الله الذی خلق کل شیء وهو بکل شیء علیم

توضیح مع جمیع بیشال ... گوناگون اشکال از کتاب مستطاب بدائع مصنوعات صنعت قدرت خالق ارض و سماوات ...

عجائب المخلوقات

حسب فرمائش لالہ بہاری لال صاحب کاغذی بعد حفظ حقوق تالیف بار اول ماہ ... [illegible] عیسوی

در مطبع [illegible] واقع شہر لکھنؤ طبع شد

قدرت بدیع العجائب کا اظہار
عجائب المخلوقات اُردو کا اشتہار

پہلے آیہ کریمہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ورد زبان ہی پھر ہذا شی عجیب کا بیان ہی مشتریان عجائب پسند کو
بشارت ہو شائقین ہمت بلند کو مسترت ہو کہ موالید ثلاثہ مین جو چیزین عجیب الصورت ہین یعنی نباتات و جمادات و
حیوانات مین جو شکلین غریب الخلقت ہین اس کتاب مین اونکا حال بہ تفصیل تمام ہی عجائب المخلوقات اسکا نام ہی چند سال
پیشتر یہ کتاب ایسی کمیاب تھی کہ پڑھنے کو کیا دیکھنے کو بھی میسر نہین آتی تھی اول سنہ ۱۲۸۰ع فارسی زبان مین طبع ہوئی بعدہ اوسکے
خدا بخش خانصاحب نے جناب کمالات مآب مقبول حضرت رب المشرقین مولوی امجد حسین صاحب شاگرد رشید عالم
باعمل فاضل اجل حضرت مولانا محمد نذیر علی صاحب لکھنوی دام فیوضہ سے اردو زبان مین ترجمہ کراکی طبع
کی جو کہ چندہی روز مین بڑی قدر کیساتھ فروخت ہو گئی اوسکی بعد مادھو رام صاحب کاغذی نے سنہ ۱۸۸۱ع مین خانصاحب
موصوف سے حق تالیف اِس کتاب کا حاصل کرکی مطبع ثمر ہند لکھنؤ مین چھپوایا جب وہ بھی سب فروخت ہوگئین
تو پھر شائقین کو دکان دکان تلاش کرنیکی تکلیف اوٹھانی پڑی لہذا نیاز مند نے زوجہ مادھو رام سے حق تالیف
اس کتاب کا بتاریخ ۲۹ ماہ جون سنہ ۱۸۹۳ع خرید کرکی طبع کرایا ہی جن صاحب کو ضرورت ہو بلا تامل راقم سے
تین روپیہ آٹھ آنہ قیمت کتاب اور چھ آنہ بابت محصول ڈاک بھیجکر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرمائین
بلا تامل روانہ کیجائیگی والا بعد تھوڑے دنون کی پھر یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ نہ آئیگی۔

العبـــــــد
بہاری لال ساکن لکھنؤ شاہ گنج

مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۷ع

اللہ خالق کل شیء وہو بکل شیء علیم

تو فیق [illegible] گردانیدن اشکال التنبیہ مستطاب [illegible] مصنوعات [illegible] قدرت خالق [illegible] مسمی ہے

حسب فرمایش منشی بہاری لال صاحب کاغذی بعد حفظ حق تالیف بار اول ماہ اکتوبر ۱۸۹۳ سنہ عیسوی

در مطبع محمدی واقع شہر لکھنؤ طبع شد





بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحان من ابدء الارض والسماء وآنشاء ما فیهما من الاشیاء ظهرت کل شیٔ ا[illegible] و تحیرت العقول فی ادراک حکمته الاتری فی مخلوقاته کیف تراها انظر الی السماء کیف زینٰها والی الشمس کیف اخرج ضحٰها والی الارض کیف بسطها وطحٰها فتبارک الله احسن [illegible] والصلوٰة والسلام علی سید البشیر اشرف الخلوقات منتهی الرسل مبدء الموجودات حبیبه و نبیه [illegible] مقتدانا والی الاسلام دعانا وهدانا وعلی اله واصحابه رضی الله عنهم اجمعین ا[illegible] اسرار حکمت پر واضح ہو کہ کتاب عجائب المخلوقات ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ مین زبان عرب سے زبان [illegible] ہوئی عجیب و غریب کتاب ہے کہ دیکھنے والونکا عجائب صنع واجب الوجود اور غرائب بداع واہب [illegible] ہین لیکن بسبب زبان اجنبی کے اکثر اہل ہند مطالعہ اوس اعجوبہ روزگار سے مستفید نہین ہو سکتے ہ[illegible] اشائقین دوبارہ زبان اردو مین ترجمہ کیا گیا محرومین بھی بہرہ یاب ہون اور قدرت گوناگون [illegible] اسکی صنعت بوقلمون مین تعقل اور تفکر کرکے ساتھ حمد اور شکر کے گویا ہون [illegible] فی المقصود جانا چاہیے کہ انسان چاہتا ہے کہ سب چیز پر قادر ہو اور اگر قادر نہو سکے تو چ[illegible] اسلیے کہ حقیقت دریافت کرنا بھی مثل قادر ہونے کے ہے اور سچ ہے کہ جس شئی کو [illegible] مین آگئی مثال اسکی یہہ ہے کہ مثلاً کسی کو کسی صنعت عجیب جیسے ہندسہ وغیرہ [illegible] عاجز ہے اور سکے سیکھنے سے اور جانتا ہے کہ محاوضہ آوینگی چاہتا ہے کہ اوسکی کیفیت عمل ہی بردا [illegible] ہوا کچھ نہ کچھ مطلب حاصل ہو گیا اور حق جل و علا نے حکم نظر کا فرمایا ہے اُولِی الْاَبْصَار [illegible] کرنے سے دیکھنا

مقصود نہین ہی اسلیے کہ جانور بھی دیکھتے ہین آدمی کی کیا تخصیص ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ فکر کرین اور حکمت الٰہی پہچانین حصول
معرفت سبب حصول لذات دنیوی و سعادات اخروی و موجب زیادت تحقیق و یقین ہی اسلیے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے خود دعا فرمائی ہی اَللّٰهُمَّ اَرِنِی الْاَشْیَاءَ کَمَا هِیَ یعنی ای معبود بتلا ہمکو حقیقت اشیاء کی اور ہمکو بھی تعلیم
فرماتے تھے تفکروا فی خلق اللہ یعنی فکر کرو بیچ مخلوق خدا کے اور یہ نظر کرنا اوسکو نصیب ہوتا ہی کہ علوم سے بہرہ ور
ہوا اور سلوک نفس مین ریاضت کھینچے ہوے ہو جب موصوف باین صفات ہوگا دیدہ باطن ایسا منور ہوگا کہ ہر چیز مین
عجائب اور غرائب اسقدر تماشا کرے کہ ذکر سے خود عاجز ہو اور اگر کہے تو سامعین قبول نکرین اور تا وقتیکہ موصوف
باین صفات مذکورہ نہوگا سوائے شبہات اور فسخ اعتقاد کچھ اور حاصل نہوگا اکثر کم فہم اور نادان جب عجائب دنیا مین
نظر کرتے ہین کہتے ہین کہ اسکی عمر کیون کوتاہ ہوئی اور اوسکی دراز اور یہ خوبصورت کیون ہوا اور وہ بدصورت اور یہ صحیح و تندرست
کیون ہوا اور وہ بیمار اور یہ مفلس تنگدست کیون ہوا اور وہ غنی اور تونگر اور یہ ایسی مثل ہی کہ کوئی کشتہ پڑا ہوا دیکھے اور
قاتل کو ملامت کرے لیکن جب معلوم ہو کہ یہ قصاص مین مارا گیا ہی ملامت سے باز رہے کیونکہ قصاص تنبیہ ہی ظالمونکو
اور دور کرتا ہی فساد کو قاتل اور مقتول کے خاندان سے اور آزاد کرتا ہی قاتل کو عذاب آخرت سے اور حق تعالیٰ کا عدل اور
احسان ہی نقل ہی کہ موسی علیہ السلام ایک چشمہ پر پہونچے کہ بن کوہ مین جاری تھا وضو کیا اور نماز پڑھی اور تھوڑی دیر
ٹھہرے ناگاہ ایک سوار آیا اور پانی پیا اور چلا گیا اوسکا کیسہ زر رہ گیا بعد اوسکے ایک چرواہا آیا اوسنے وہ کیسہ اوٹھا لیا
اور چلا گیا بعد اوسکے ایک پیر مرد آیا نہایت عاجز اور ضعیف پیٹھ پر گٹھا لکڑیون کا لادے ہوے اوسنے گٹھا رکھدیا
اور پانی پیکے اوس چشمہ پر لیٹ رہا ناگاہ وہی سوار اپنا کیسہ ڈھونڈھتا ہوا آیا پیر مرد کو دیکھا جانا کہ اسی نے لیا ہوگا اوس سے
مانگا پیر مرد نے انکار کیا سوار نے اوسے ایسا مارا کہ مر گیا موسی علیہ السلام متحیر ہوے اور کہا یا الٰہی اسمین کیا حکمت ہی اور
یہ کیا عدل ہی حکم ہوا کہ ہیزم کش سوار کے باپ کا قاتل تھا اور چرواہے کے باپ کا اسی قدر قرض سوار کے باپ کے ذمہ
تھا اسوقت حکم ہمارا قصاص اور ادائے دین پر واقع ہوا ای موسیٰ مین حکیم علیم ہون مترجم عجائب المخلوقات لکھتا ہے
کہ مجکو دیکھنے اور سننے اور فکر سے بہت حکمت عجیبہ و خواص غریبہ و صنایع بدیعہ حاصل ہوئی اون سبکو بقید تحریر
مین کیا مین نے بعض اشیا ایسے اس کتاب مین مذکور ہین کہ طبیعت جاہل کی اوسکو قبول نکرے اور نفس ہوشیار عزیز
جانے اوسکی تحقیق ہر چند کہ بحسب عادت زمانہ مخالف طبع ہی ولیکن چاہیے کہ قدرت خالق پر نگاہ رکھے اور اوسکی قدرت کو
ہر شی پر مستولی جانے تا عقل کو بیچ اقبال وجدان اشیا کی دقت نہو اور اس کتاب مین عجائب صنع الٰہی کہ مذکور ہین یا قسم
معقولات یا قسم محسوسات سے ہین اور اوسمین کچھ شک کو دخل نہین یا خواص غریبہ بعض اشیا کے یا چند حکایتین عجیب
بروایت صحیح کتب متقدمین منقول ہین پس اگر خواص اشیا مین شک کرے اوسکا تجربہ کرے تا موجب یقین ہو اور اگر
تجربہ مین بھی رفع شک نہو تو کاتب کو ملامت بھی نکرے اسواسطے کہ اختلاف کے چند سبب ہو سکتے ہین مثلاً عدم شرط

باوجود مانع مثال اسکی ایسی ہی کہ مقناطیس باوجودیکہ کو ہے کو کھینچنا خاصہ اوسکا ہی لیکن جب لہسن کی بو اوسمین بسبب
مقارنت کے آنے لگتی ہی یہہ خاصہ تجربہ سے نہین آتا ہی تا وقتیکہ سرکہ سے زوال اوسکا نہو بعد اسکے جاننا چاہیے کہ مترجم بارہی
نے دیباجہ مین چار مقدمہ ترتیب دیے ہین تا ناظرین اوسکے مطالعہ سے مقصود کتاب پر اجمالاً واقف ہو جاوین مقدمہ
پہلا عجب کے بیان مین علمانے کہا ہی کہ عجب تحیر ہی کہ عارض ہوتا ہی آدمی کو اسوجہ سے کہ عقل اوسکی قاصر ہو
دریافت سبب سے یا اسوجہ سے کہ قاصر ہو دریافت تاثیر سبب سے مثال اوسکی یہہ ہی کہ کوئی چھتا شہد کی مکھی کا پہلے پہل دیکھے
تو اوسکو حیرت ہوتی ہی کہ بنانے والا اسکا کون ہی اور جب جان لیوے کہ شہد کی مکھیون نے بنایا ہی پھر متحیر ہوتا ہی کہ اس جانور
ضعیف نے کیونکر ایسی جالی مسدس متساویۃ الاضلاع بنائی کہ مثل انکے مہندس اوستاد باوجود پرکار اور مسطر کے نہین
بنا سکتا ہی اور اسپر یہہ خوبی کہ سب طول عرض عمق مین ایسے برابر ہین کہ گویا ایک سانچے مین ڈھالے ہین علاوہ اسکے
یہہ جانور موم کہان سے لائے اور یہہ شہد کہان سے پایا کہ جاڑے کی فصل کیواسطے جمع کیا ہی اور کیونکر جانا کہ فصل جاڑے کی آویگی
اور اوس فصل مین سواے اس غذا کے کچھ اور نہ ملیگا اور شہد کے خزانہ کو ایسا موم سے چارون طرف بند کر دیا کہ ہوا سے
خشک نہو اور غبار نہ پہونچے جیسے مرتبان ڈھکا ہوا رکھا ہی یہہ معنی تعجب کے ہین اور عجب اونہین چیزون سے نہین حاصل ہوتا ہی
کہ مطلقاً ذہن اور فکر سے دور ہون بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئی شی مدتون کسیکی پیش نظر رہے پھر جب نظر سے دور ہو گئی اور
بعد مدت مدید کے دیکھا تو نہین پہچانتا ہی اور متعجب ہوتا ہی اور جو چیز جہان مین ہی ایسی ہی عجیب ہی مگر آدمی غفلت سے
نظر کرتا ہی کہ آٹھون پہر دریاے غم مین ڈوبا رہتا ہی اور امور دنیا اور تحصیل شہوات نفسانی مین مصروف رہتا ہی جب کوئی جانور
عجیب یا کوئی فعل برخلاف عادت کے دیکھتا ہی تو بے اختیار سبحان اللہ کہتا ہی حالانکہ ہمیشہ پیش نظر ایسی چیزین
رہتی ہین کہ عقل ہر ایک کی اونمین حیران ہی عاقل کو چاہیے کہ دیدۂ بصیرت سے آسمان کو دیکھے کہ قیامت تک تغیر اور فساد سے
محفوظ ہی اور ایسا بلند اور وسیع ہی کہ عناصر اربعہ اوسمین سے ایسے معلوم ہوتے ہین کہ جیسے ایک حلقہ صحراے وسیع مین
ہو حق تعالی فرماتا ہی وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ یعنی ہمنے بنایا آسمان کو اپنی قدرت سے اور ہمنے اوسکو اتنی
وسعت دی اور اوسکے اختلاف دور کو دیکھے کہ کیا صنعت ہی ایک ہی گردش ہی اور بعض کی نسبت رحوی او بعض کی
نسبت حمائلی اور بعض کی نسبت دولابی اور سب تلے اوپر ہین ولیکن بعض حرکت مین سریع ہین اور بعض بطی اور کبھی
ساکن نہین ہوتے جیسی جسکی حرکت ہی یکسان ہی پھر دیکھے کہ کیونکر اپنے مرکز پر قائم ہین نہ کوئی ستون ہی کہ اوسکے سہارے پر ہون
نہ کوئی رسی بندھی ہی کہ اوسمین لٹکے ہون پھر اونکے کواکب ثوابت وسیارات کو دیکھے خصوصاً مہر و ماہ اور اونکے اختلاف
مشارق اور مغارب کو کہ نشو و نما مو الید ثلثہ کا اوسیکے متعلق ہی پھر نظر کرے سیر کواکب اور کثرت کواکب اور اونکے اختلاف
رنگ کو کہ بعض مائل بسرخی اور بعض مائل بسپیدی اور بعض رانگے کے رنگ پر ہین پھر سیر آفتاب کو دیکھے کہ ایک سال مین
دورہ طی کرتا ہی اور ہر روز کے طلوع اور غروب کو نظر کرے کہ رات دن کا فرق اور اوقات کی تعیین اور اوقات معاش اور

اوقات استراحت مین امتیاز اسی سے ہی اور وسط النہار سے آفتاب کے میل کرنیکو دیکھے کہ اسی پر گرمی سردی بہار خزان سب
فصلون کا مدار ہی **فائدہ** حکما اسپر متفق ہین کہ زمین آفتاب کے مقابلہ مین ایسی ہی کہ جیسے ایک سو سرسٹھ جزو کے مقابلہ مین
ایک جزو اور آفتاب قطر زمین سے زیادہ ایک لحظہ مین سیر کرتا ہی اور مثل اسکے قول جبرئیل علیہ السلام سے بھی ظاہر ہی کہ ایک روز
کسی بات کے ضمن مین کہا کہ جتنی دیر مین مینے لفظ نعم کی کہی آفتاب پانسو برس کی راہ طی کر گیا پھر نظر کرے ماہتاب کو
کہ کیونکر نور لیتا ہی آفتاب سے اور شب کو اوسکا نائب ہوتا ہی اور اوسکے گھٹنے بڑھنے اور نورانی ہونے کو اور اون دونون کے
کسوف وخسوف کو دیکھے عجب تر سب سے سیاہی جرم قمر کی ہی کہ آجتک اسمین کوئی قول صحیح نہین سنا پھر نظر کرے شرح السماء کو
کہ وہ ایک سپیدی آسمان پر ہی اور گردش اوسکی ہماری نسبت رجوی ہی عجائب آسمان کے بہت ہین کہانتک کوئی ذکر کرے
اسی قدر اہل دانش کو کافی ہی پھر جو السماء یعنی درمیان زمین اور آسمان کے دیکھے کہ سحاب اور ابر اور رعد اور برق اور
صاعقہ کیونکر بنے ہین اور ہوا کو دیکھے کہ چلنے مین کیسی مختلف ہی اور سحاب مین فکر کرے کہ کیونکر جمع ہوی اور پانی کی حامل کیونکر
ہوی اور کیونکر مسخر کر لیا ہوا کو اور ہوا اوسکو کیونکر لیجاتی ہی حد معین تک اور دیکھنا چاہیے کہ کس اندازے سے اوس سے زمین چھڑکی
جاتی ہی قطرہ قطرہ پانی گرتا ہی جبتک ایک قطرہ زمین تک نہین پہونچ لیتا ہی دوسرا نہین گرتا اگر ایکبار جتنا پانی چاہیے گر پڑے
کھیتی خراب ہو اور کیا حکمت ہی کہ موافق اندازے کے برستا ہی نہ اتنا برستا ہی کہ حاجت سے زیادہ ہو اور نباتات سڑ جائین اور نہ اتنا
کم کہ خشک ہو جائین حق تعالی جل شانہ ارشاد فرماتا ہی وَاَنزَلنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ اور برسائے ہین ہم بدلی سے پانی موافق
اندازہ کے اور اختلاف ہوا کو دیکھنا چاہیے ایک ہوا ایسی ہی کہ جمع کرتی ہی ابر کو اور ایک ایسی ہی کہ حرکت دیتی ہی ابر کو اور ایک
ایسی ہی کہ پھیلاتی ہی ابر کو اور اونمین سے ایک ہوا ایسی ہی کہ برساتی ہی ابر کو اور ایک ایسی ہی کہ درختون کو بارور کرتی ہی اور ایک
ایسی ہی کہ ترتیب زراعت وپختگی اثمار بھی اوس سے متعلق ہی اور انھین مین سے ایک وہ ہی کہ خشک کر دیتی ہی پھر غور سے زمین کو
دیکھے کہ خالق نے حیوانات کیواسطے ایک بچھونا سا بچھایا ہی اور کسقدر لمبی چوڑی چوکور ہی کہ آدمی ہرچند عمر دراز پاوے جمیع
جوانب تک نہین پہونچ سکتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَالاَرضَ فَرَشنَاهَا فَنِعمَ المَاهِدُونَ یعنی زمین کو ہمنے بچھونا بنا دیا ہم کیا
اچھے بچھانے والے ہین اور کیا حکمت ہی کہ پشت زمین کو جگہ زندون کی کیا اور شکم زمین کو جگہ مردون کی اور اسی زمین سے
ظاہر کیے معدن اور اوگایا نباتات کو اور اوس سے پیدا کیا سب حیوانات کو اور اوسی کے اطراف کو ایسا مضبوط اور محکم کر دیا
کہ جنبش سے محفوظ ہی اور زمین کے جسم مین پانی پیدا کیا اور کس حکمت سے باہر نکلتا ہی جابجا چشمے نہرین بہتی ہین نباتات اور
حیوانات کی زندگی ہی جبتک فصل باران آوے وہی کافی ہوتا ہی اور دریاؤنکو دیکھے کہ گویا سمندر سے نہرین نکلی ہین اور سمندر
دریاے محیط ہی کہ تمام زمین گھیرے ہی چہارم زمین کہ اوس سے باہر ہی ایسی معلوم ہوتی ہی کہ جیسے کوئی ٹاپو بڑے دریا مین ہو اور
کیا صنعت ہی کہ جو جو چیزین روے زمین پر ہین مثل اونکا پانی مین بھی ہی بلکہ بعض پانی مین وہ ہین کہ مثل اونکا خشکی مین نہین ہی جیسے
مین موتی کیسا خوبصورت پیدا کیا اور پانی کے تلے پتھر سے مونگا نکالا کہتے ہین کہ مونگا ایک نبات ہی درخت کی شکل پر اور پتھر سے

اوگاہی اور سوائے اوسکے عنبر وغیرہ بہت عمدہ عمدہ نفائس اکثر دریا سے موج کے ساتھ کنارے پر لگجاتے ہین اور کشتی کو دیکھنا چاہیے کہ کیونکر ایک چوب خشک کو واسطے جلب اموال کے دریا مین جاری کیا اور کس سرعت سے ہوا کے سہارے سے چلتی ہے اور اوس حکمت کو دیکھیے کہ کیونکر اللہ تعالی نے آبہاے رواں کو باہم جمع کیا اور اقسام معادن کو دیکھیے کہ پہاڑون کے تلے اللہ تعالی نے اونکو کیونکر رکھا ہے بعض قابلیت بگھلنے کی رکھتے ہین جیسے سونا چاندی لوہا سیسا رانگا تانبا وغیرہ اور بعض یہ قابلیت نہین رکھتے جیسے فیروزہ یاقوت ہیرا پنّا زمرد وغیرہ انکو نکالتے ہین اور صاف کرتے ہین اور برتن اور زیور طرح طرح کے بناتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ چشمے کی طرح جاری ہین جیسے رال گندھک نمک وغیرہ اگر یہ اشیا معدوم ہو جاوین کسی شہر سے اوس قوم کے امور مین فساد واقع ہو جاوے پھر میوون کے اقسام اور نباتات کی انواع کو دیکھیے ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے پیدا ہوے اور رنگ بو مزہ کیفیت تاثیر مین ایک سے ایک جدا بعض بعض کے ساتھ متشابہ ہین اور بعض غیر متشابہ کوئی روئیدگی ایسی نہین کہ جسمین کچھ فائدہ نہو مگر بے تجربہ مطلع کیونکر ہوسکے اور جانورون کو دیکھیے کہ بعض ہوا پر اوڑتے ہین اور بعض مین تیرا و بعض پانی پر چلتے ہین جو جانور خشکی مین چلتے ہین بعض دو پیرون سے چلتے ہین اور بعض چار پیر سے اور بعض کے سیکڑون پیر ہین جیسے حشرات الارض اگر اونکی صورتون اور شکلون کو دیکھیے تو حیران ہو جائے بڑے بڑے جانورون کا کیا ذکر چھوٹے جانورون مین سے مکھی مکڑی کو دیکھیے کہ اتنے سے جانور اور ایسی صنعتین مکھی کا حال پہلے سنا چکے ہین کہ اوسکی صنعت مین مہندس بھی حیران ہوتا ہے ایسی ایسی صنعتین عجیبہ اور غریبہ موجود ہین مگر چونکہ ہر وقت پیش نظر ہین تعجب نہین ہوتا آدمی اپنے ہی تئین دیکھے ایسی صنعتین موجود ہین کہ تمام عمر مین اوسکے عشر عشیر پر مطلع ہونا دشوار ہے حق تعالی فرماتا ہے وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی تم مین ہماری شان خلاقی موجود ہے کیون نہین دیکھتے غور سے تو دیکھو کہ تمکو جوڑا پیدا کیا عورت مرد اور زنجیر شہوت سے دونون کو باہم ربط دیا اور نطفہ منی کو ساتھ حرکت جماع کے مرد کے بدن سے باہر نکالا پھر عورت کے نطفہ کے ساتھ عورت کے رحم مین ودیعت رکھا اور باہم دونون کو اوپر استخوان اور رگ و پے اور وتر اور گوشت کے تقسیم کیا اور ان اقسام سے اعضاے ظاہر بدن کی ترتیب کی جیسا کہ تفصیل اسکی کتاب مین مذکور ہوگی اور اوسمین جان پیدا کی اور خون حیض عورتونکی رگون سے جاری کرکے رحم مین خزانہ کیا وہی غذا اوسکی معین کی فائدہ مترجم فارسی نے اس مقام مین تشریح الابدان کو مفصل ذکر کیا چونکہ کتاب مین بالتفصیل مذکور ہے مینے اوس تفصیل کو مکرر جان کے ترک کیا اور کیا شان اوسکی ہے کہ جب رحم بعد انقضاے مدت حمل کے بار طفل سے بہ تنگ ہوتا ہے اوسکو ایک راہ سے خارج جسم کے دفع کر دیتا ہے اور جب بچہ باہر آتا ہے فورًا پستان عورت منہ مین لیتا ہے حق تعالی اوس سے دودھ باہر نکالتا ہے بعد اوسکے دانت دیتا ہے تا غذا سے محروم نرہے پھر جب جوان ہوتا ہے قوت جماع دیتا ہے کہ اسپر بقاے نوع انسان موقوف ہے اسیطرح وقت موت تک ہر ایک پر حالات عجیبہ و غریبہ بہت طاری رہتے ہین ہر گاہ ایک مخلوق مین باوجود کوچکی مقدار اور ضعف جثہ کے اسقدر عجائب ہین زمین آسمان پہاڑ دریا کے عجائب کا کیا شمار ہے فرمایا حق جل و علا نے قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مقدمہ دوسرا

مخلوقات کی تقسیم مین جو سوا ے حق سبحانہ وتعالی کے ہر وہ مخلوق ہی آور مخلوق یا قائم بالذات ہی یا قائم بالغیر قائم بالذات یا متحیز ہی یا متحیز نہین ہی جو متحیز ہی اوسے جسم کہتے ہین آور جو متحیز نہین ہی اوسے جوہر روحانی کہتے ہین آور جوہر روحانی اگر متعلق بجسم ہی تو اوسے نفس کہتے ہین آور اگر متعلق بجسم نہین ہی تو اگر شہوت اور غضب سے بری ہی اوسے ملک کہتے ہین آور اگر بری نہین ہی تو جن کہتے ہین یہ اقسام قائم بالذات کے ہین اور قائم بالغیر اگر قائم بمتحیز ہی اوسے اعراض جسمانی کہتے ہین آور اگر قائم بمفارقات ہی اوسے اعراض روحانی کہتے ہین جیسے علم قدرت ارادت پھر اعراض جسمانی چند اقسام ہین اسواسطے کہ یا حاصل ہو عوض عرض سے صدق نسبت یا صدق قسمت یا نہ صدق نسبت حاصل ہو اور نہ صدق قسمت پس بتقدیر صدق نسبت اگر وہ نسبت حصول بمکان ہی تو اوسی عرض کو این کہتے ہین آور حصول بزمان ہی تو اوسے متی کہتے ہین آور اگر نسبت مکرر ہی تو اضافت کہتے ہین آور اگر تاثیر ہی تو فعل کہتے ہین آور تاثر ہی تو انفعال کہتے ہین آور اگر وہ نسبت احاطہ ہی باین حیثیت کہ ایک شی دوسری شی کو محیط ہو اس طور پر کہ محیط بانتقال محاط بہ منتقل ہوجاوے تو اوسے ملک کہتے ہین آور اگر وہ نسبت ایک ہیئت حاصلہ ہی مجموع جسم کو بسبب نسبت اجزا کے ساتھ امور خارجی کے یا نسبت بعض اجزا کے ساتھ بعض کے اوسی جسم سے تو اوسے وضع کہتے ہین آور بر تقدیر صدق قبول قسمت کے اگر درمیان اقسام یعنی اجزا کے حد مشترک نہو تو اوسے عدد کہتے ہین آور اگر حد مشترک ہی تو اوسے مقدار کہتے ہین آور بر تقدیر عدم صدق حصول نسبت و قبول قسمت یا وہ مشروط بحیات ہی یا نہین اگر مشروط بحیات ہی تو موقوف اوپر شہوت اور نفرت کے ہی یا نہین اگر موقوف ہی تو اوسے تحریک کہتے ہین آور اگر موقوف نہین ہی تو اوسے ادراک کہتے ہین پس ادراک یا کلی ہی یا جزئی ادراک کلی علم اور ظن اور جہل ہی آور ادراک جزئی ادراک حواس خمسہ ہی آور اگر مشروط بحیات نہین ہی تو وہ محسوس حواس خمسہ ظاہریہ ہی محسوسات قوت باصرہ جیسے لون اور روشنی اور محسوسات سامعہ جیسے اصوات اور حروف آور محسوسات شامہ جیسے خوشبو اور بدبو اور محسوسات ذائقہ طعوم ہین اور وہ تو مشہور ہین جیسے کھٹا میٹھا پھیکا اور محسوسات لامسہ جیسے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست ثقل خفت لین خشونت صلابت ملاست اور ان سبکو ممکنات کہتے ہین اور آگے اسکے آوینگے انشاء اللہ تعالی **فصل** اہل سیر روایت کرتے ہین کہ توریت کے سفر اول مین لکھا ہی کہ باریتعالی نے اپنی قدرت سے ایک گوہر پیدا کیا ہی اور ہیبت سے اوس گوہر کیطرف نظر کی وہ گھل گیا ایک دھوان نکلا اور کسافت نیچے بیٹھ گئی دھوین سے آسمان پیدا کیے اور اوسی کیفیت سے زمین پیدا کی آیات قرآنیہ بھی مؤید اسکے ہین فرمایا اوسنے اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناهما یعنی اور پیدا کیا زمین اور آسمان کو چھ یوم مین علما ایسا تحقیق کرتے ہین کہ یوم کون حادث کو لغت عرب مین کہتے ہین پس چھ یوم مراد چھ مراتب مکونات کے ہین ایک مرتبہ مادہ زمین دوسرا مرتبہ صورت زمین تیسرا مرتبہ مادہ آسمان چوتھا مرتبہ صورت آسمان آور دو مرتبہ تکوینات مخلوقات زمین اور آسمان کے مثل جبال و کواکب و نفوس جو کلام

اللہ تعالیٰ سے بھی مفہوم ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ عرب فوق الارض کو سما اور تحت فلک القمر کو ارض کہتے ہین پس اس طور پر سات طبقہ زمین کے ہوئے اول کرۂ نار دوسرا کرۂ ہوا تیسرا مخلوط ان دونون سے چوتھا کرۂ آب پانچوان مخلوط ہوا اور آب سے چھٹا زمین ساتوان مخلوط پانی اور مٹی سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یعنی پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے سات طبق آسمان اور سات طبق زمین بعد اوسکے تدبیر فرمایا اپنی حکمت اور عنایت سے امر معادن کو پھر امر نبات کو پھر امر حیوانات کو یہ قول کلی ہے احوال مخلوقات مین اور جزئیات دو مقالون مین کتاب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ **مقدمہ تفسیر غریب کے معنی مین** غریب عجیب سے خاص ہے عجیب کبھی غریب ہوتا ہے اور کبھی غیر غریب پس غریب امر عجیب قلیل الوقوع مخالف عادت کو کہتے ہین اور سبب وقوع امور غریبہ کا یا تاثیر نفوس قویہ کی ہے نفوس غیر قویہ مین یا تاثیر امور فلکی یا تاثیر اجرام عنصری اور وقوع انکا موقوف اوپر ارادہ باریتعالی کے ہے اور امور غریبہ عالم مین بہت ہین از آنجملہ معجزات انبیا علیہم السلام کے ہین کہ جب نفوس مقدسہ اونکے طالب کسی امر خلاف عادت کے ہوئے باریتعالی نے اونکو احداث کیا جیسے شق القمر اور راہ دنیا رود نیل کا اور اژدہا بنجانا عصا کا اور سرد ہونا آتش عظیم کا اور پتھر سے ناقہ نکلنا اور زندہ کرنا مردہ کا اور برص اور کوڑھ کا زائل کرنا اور کرامات اولیا رحمہم اللہ بھی امور غریبہ سے ہین کہ نفوس اونکے بسبب قوت اور صفا کے تاثیر کرتے ہین اپنے غیر مین اور اونکی تاثیرات سے انفعالات غریبہ حادث ہوتے ہین جیسا کہ مریض اونکی دعا دینے سے شفا پاتے ہین اور خشک سالی مین مینہ برسے اور وبا زائل ہوجاوے اور کسی وقت قہر کے طوفان اور ژالہ باری اور خسف ہووے کہ موجب ہلاک حیوانات اور نباتات کا ہو اور میوہ ایک فصل کا دوسری فصل مین پیدا ہووے اور وحشت طیور کی ساتھ انس کے اور درندگی درندون کی ساتھ خشوع کے مبدل ہو اور اسی قبیل سے اخبار کاہنون کے ہین اور کہانت وقت بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفقود ہوگئی ہے البتہ قبل بعثت کے بہت چیزین عجیب و غریب معلوم ہوتی تھین کتاب مین انشاء اللہ تعالیٰ چند اخبار مرقوم ہونگے اور کہتے ہین کہ سبب ان اخبار غریبہ کا یہ تھا کہ نفوس اونکے نفوس اجنہ کے ساتھ مخلوط ہوکے اکتساب اخبار کرتے تھے اور بعض امور غریبہ سے اصابۃ العین ہے اور اصابۃ العین یہ ہے کہ دیکھنے والا کوئی چیز دیکھے اور پسند آوے اور تعجب کرے تعجب اوسکا باعث ہلاک اوس شی مرئی کا ہوتا ہے اور بعض امور غریبہ سے اختصاص بعض نفوس کا ساتھ امر غریب فطرت کے ہے چنانچہ ایک قوم اہل ہند سے ہے کہ جب چاہتے ہین کہ کوئی امر حادث ہو تنہا عزلت اختیار کرتے ہین اور ہمت اوس طرف مصروف رکھتے ہین وہ امر بہ وقوع مین آتا ہے اور اسی قبیل سے ہے اختصاص بعض نفوس کا ساتھ اخبار غیب کے نقل ہے کہ کوئی نجومی اصفہان مین تھا اور احکام اوسکے خطا نہین ہوتے تھے ابو معشر طبری کہ بزرگترین حکماء عصر سے تھا اوسکی ملاقات کو گیا دیکھا کہ برسر راہ سایہ مین بیٹھا ہے اور ایک جماعت اوسکو گھیرے ہے ہر ایک اوس سے سوال کرتا ہے وہ اول اصطرلاب ہاتھ مین اوٹھا کر دیکھتا ہے پھر جواب دیتا ہے جب سب چلے گئے ابو معشر نے پوچھا ای حکیم دلالت ان احکام پر کہ تو نے کہی کہان سے پائی کہا جو کچھ میرے ذہن مین آتا ہے کہدیتا ہون یہ سب اوسکو تسلیم کرتے ہین اور مجھے کچھ

مل رہتا ہو اور اصطرلاب اسواسطے اوٹھالیتا ہون تا یہ معلوم کرین کہ ان احکام پر بھی دلیل ہو پھر اوسنے ابو معشر سے پوچھا کہ مجکو
بتلا کہ ارتفاع اصطرلاب کیونکر لیتے ہین ابو معشر تعجب مین آیا اور یہ جانا کہ یہ قوت اسکے نفس کی ہے اور اسیطرح سے یہ بھی حکایت
مشہور ہے کہ ایک شخص بلاد ہند سے بعد سلطان محمود خراسان مین آیا اور مسلمان ہوا دانائے ہند نام تھا طالع رصدی خوب
استخراج کرتا تھا جسکی صورت دیکھتا تھا کہتا تھا تیرا طالع فلانا برج ہے اتنے درجہ طوالع رصدی سے لوگون نے چند بار امتحان
کیا کہین خطا نہ پائی رفتہ رفتہ خبر اوسکی سلطان تک پہونچی بلا کے پوچھا کہ سواے طالع کے اور بھی استخراج کرسکتا ہے کہا ہان
سلطان نے کہا تبلا مینے شب کو کیا خواب مین دیکھا ہے بعد تامل کے جواب دیا کہ تو نے یہ دیکھا ہے کہ تو ایک کشتی مین تلوار ہاتھ
مین لیے بیٹھا ہے سلطان نے اعتراف کیا اور کہا کہ مین اس بات پر تیرے کمال کا قائل نہین ہو سکتا ہون کہ مین اکثر دریا کے کنارے
بیٹھا ہون اور تلوار کبھی ہاتھ سے جدا نہین ہوتی ہے جائز ہے کہ یہ سخن تیرا اتفاقی ہو غرض جب متواتر امتحان کیا اوسکو یقین ہوا اور
مقرب اپنا کیا اور بعض امور غریبہ سے امور سماوی ہین کہ ہوا مین ظاہر ہوتے ہین جیسے ستارہ دنبالہ دار اور اکثر اشکال مختلفہ کہ
مدت مدید تک کبھی وہ نمایان رہتے ہین اور ٹوٹنا ستارونکا اور اوسکو شہاب کہتے ہین اور گرنا جسم ثقیل کا جو سما سے شیخ
ابو علی بن سینا سے منقول ہے کہ زمین جرجان مین جسم ثقیل مثل آہن کے برابر دانہاے جاورس یعنی باجرہ کے متفرق گرا اور باہم
منضم ہو کے ایک جسم ہوگیا قریب پچاس من کے وزن مین تھا ہر چند چاہا کہ اوسکو تراشین ایسا سخت تھا کہ لوہا اثر نکرتا تھا
اور اسی قبیل سے ہے گرنا پتھر کا جو سما سے مانند لوہے اور تانبے کے ابو الحسن علی بن الاثیر اپنی تواریخ مین لکھتا ہے کہ سنہ [illegible] مین بیچ
زمین افریقیہ کے ایک ابر مع رعد اور برق کے پیدا ہوا اولے اتنے بڑے گرے کہ جسپر پڑے وہ ہلاک ہوگیا اور مشائخ قزوین
حکایت کرتے ہین کہ ہماری عہد مین بیچ فصل زردآلو کے اولے بمقدار جوز کے برسے بہت حیوانات و نباتات اوسسے ہلاک ہوئے
اور یہ خود مشاہدہ ہے بلکہ اس فقیر مترجم ثانی کا اور سب عوام و خواص شاہد ہین کہ بیچ سنہ [illegible] ہجری کے ایک شب شہر لکھنؤ مین
اسقدر بڑے اولے پڑے کہ ہر ایک سبوے کلان کے منہ مین نہ سماتا تھا اور بعض اتنا بڑا تھا کہ صبح کو جب تولا گیا من کا وزن
کیا گیا جس سے اکثر عمارتین اوسکے صدمہ سے منہدم ہوگئین اور غریب اس سے زیادہ وہ ہے کہ جو جاحظ سے منقول ہے کہ شہر
ایج مین جو درمیان اصفہان و خوزستان کے واقع ہے ایک ابر جو سما مین پیدا ہوا اور ایسا نزدیک زمین سے تھا کہ آدمیون کے
سر سے تھوڑا بلند تھا اور اوس ابر سے آواز شیر نر کی بہت جوش و خروش سے بلند تھی اسقدر پانی برسا کہ قریب تھا کہ تمام مخلوق
غرق ہو جاوے اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیان بمقدار ایک دراع کے کہ اوسکو عرب شبابیط کہتے ہین
گرین بہت خوش طعم اور خوش ذائقہ سبھون نے خوب کھایا اور ذخیرہ رکھا اور اسی قبیل سے چند امور متعلقہ بہ ارض ہین
جیسا زمین خشک ہو جانا دریا کا اور زمین خشک کا دریا ہو جانا زمین یونان سابق مین خشک تھی اب دریا ہے کہتے ہین
کہ خاصہ اوس خطہ کا یہ ہے جو چیز کچھ وہان کوئی یاد کرتا تھا کبھی فراموش نہین ہوتی تھی اب بھی یہ تاثیر ہے کہ تاجر بیان کرتے ہین
کہ جب اوس طرف سے کشتی گذرتی ہے بھولی ہوئی باتین یاد آجاتی ہین اور زمین ساوہ کہ پہلے وہان دریا تھا عہد حضرت

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین خشک ہر اب زراعت ہوتی ہر اور بعض امور غریبہ سے یہ بھی ہر کہ دریا سے بخارات
بلند ہوتے ہین جسکو حیوانات یا نباتات سے مس کرتے ہین وہ چیز سنگ خارا ہو جاتی ہر ایسا واقعہ اکثر مکان الصابین
کہ زمین مصر مین ہر اور بیچ زمین قرائن کے کہ اوس جگہ کو بلد تسنیم کہتے ہین واقع ہوا ہر اور بعض امور غریبہ سے زلزلہ ہر کہ
شہر نیشاپور اور شہر رے مین اکثر واقع ہوتا ہر شہر غنجرہ مین دیکھا گیا کہ زمین دھنس گئی اور سیاہ پانی باہر نکلا اور زلزلہ ایک
مہینے یا زیادہ تک بھی رہتا ہر امام ابو القاسم رافعی سے منقول ہر کہ مشاہدہ کیا اونھون نے اپنے گھر مین کہ شب کو زمین جنبش
مین آئی اور ناگہان چھت مین اتنا شگاف ظاہر ہوا کہ ستارے آسمان کے معلوم ہوتے تھے بعد تھوڑی دیر کے زمین کو
سکون ہوا اور چھت پھر برابر ملگئی اسطرح کہ ہرگز کسی کو امتیاز نہوتا تھا کہ کہانسے شق ہوئی تھی اور بعض امور غریبہ سے
ظاہر ہونا معدن کا ہر بیچ کسی زمین کے کہ کبھی مثل اوسکے ظاہر نہوئی ہو جیسے زمین اسماعیلیہ مین معدن زر کی ظاہر ہوئی
اور بعض امور غریبہ سے بعض اوقات مین پیدا ہونا کسی نباتات کا ہر جیسے زمین سادا مین ہر سال ایک بار درخت ترنجبین
ناگاہ پیدا ہو جاتا ہر مصنف کتاب لکھتا ہر کہ مینے بھی ایکبار مشاہدہ کیا ہر اور بعض امور غریبہ سے تولید حیوان غریب الشکل ہر
کہ مثل اوسکا کسی نے ندیکھا ہو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہر کہ اونھون نے زمین یمن مین ایک آدمی دیکھا کہ کمر سے
پیر تک بصورت زن اور سر سے کمر تک بصورت مرد اور اوپر کا جسم دو بدن تھے دو سر اور سب اعضائے سر دو چند
اور چار ہاتھ اور دو گلو اور دو سینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو آدمی الگ ہین دونون جسم علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے عضو سے
کام کرتے تھے مثلاً کھانا پینا بولنا بیٹھنا اوٹھنا اور وہ دونون کبھی باہم لڑتے تھے اور کبھی صلح کرتے تھے مصنف لکھتا ہے
مین نے سنا ہر کہ ولایت بلخ مین ایک گانون ہر اوسے گل وساماں کہتے ہین اوس گاؤن مین ۶۲۵ ہجری مین ایک
عورت بچہ جنی آدھے دھڑ کا یعنی آدھا سر اور ایک ہاتھ ایک پیر بشکل درخت نسناس کہ اطراف زمین یمن مین ہوتا ہر پھر دوسرے
سال دوسرا بچہ جنی دوسرا کا اور بعض امور غریبہ سے کلام اطفال ہر جیساکہ مشہور حکایت گواہی یوسف صدیق علیہ السلام
اور طفل ماشطہ آل فرعون اور عیسی علیہ السلام اور طفل صاحب الاخدود کی ہر اور بعض امور غریبہ سے کلام ہاتف ہر کہ ایک
آواز مسموع ہوتی ہر اور قائل نہین دکھائی دیتا ہر ایسا بہت وقوع مین آیا بیچ زمانہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے اور بعضے امور غریبہ سے کلام بہائم ہر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہر بینما رجل راکب علی بقرۃ التفتت
الیہ فقالت لم اخلق لهذہ خلقت للحراثۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم قال امنت بہ انا و ابو بکر و عمر واخذ الذئب
شاۃ فتبعها الراعی فقال لہ الذئب من لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری قال امنت بہ انا و ابو بکر و عمر
یعنی ایک آدمی گائے پر سوار تھا متوجہ ہوئی وہ گائے طرف اوس آدمی کے پس کہا گائے نے نہین پیدا کی گئی مین واسطے
سواری کے پیدا کی گئی ہین واسطے زراعت کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مینے سچا جانا اوسکے قول کو
اور میرے رفیقون نے کہ ابو بکر اور عمر ہین یعنی تصدیق میری بعینہ تصدیق اونکی ہر اور پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس پیچھا

کیا اوسکا چرواہے نے پس کہا اوسی چرواہے سے بھیڑیے نے کون مالک ہوگا اوس گلہ کا جبکہ ان میں ہوگا کہ کوئی چرواہا انکا ہوگا سوا میرے یعنی شہر ویران ہوگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچا جانا مین نے اوسکے قول کو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یعنی تصدیق میری بعینہ اونکی تصدیق ہے خلاصہ کلام معنی غریب کے نزدیک حکما کے تین قسم ہین ہرایک کا جدا جدا نام ہے اول آثار نفسانی اگر اوسکو خیر مین صرف کرے تو معجزہ انبیاے علیہم السلام ہے اور کرامات اولیا رحمہم اللہ ہے اور اگر شر مین صرف کرے تو سحر ہے دوم آثار اجرام سماوی و عنصری مخصوص ساتھ شکل اور وقت کے اور اوسکو طلسم کہتے ہین سوم آثار اجسام ارض جیسے کھینچنا مقناطیس کا لوہے کو اوسکو شریک کہتے ہین یہ قول کلی امور غریبہ ہین کتاب مین جزئیات ہرایک کے جدا جدا مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی

مقدمہ چوتھا موجودات کی تقسیم مین

جو موجود سوا واجب الوجود کے ہے مخلوق واجب الوجود کا ہے ذرہ ذرہ مین عجائب اور غرائب بے شمار ہین ہر شخص بمقدار فہم کے ادراک کرتا ہے ذکر اوسکا مجملاً کیا جاتا ہے کہ موجودات کی دو قسم ہین ایک قسم وہ ہے کہ ادراک اوسکا خارج ہے حد بشر سے فرمایا اللہ تعالی نے ویخلق ما لا تعلمون یعنی پیدا کی گئین وہ چیزین کہ تم نہین جانتے ہو اون مین کلام کرنا ممکن نہین اور دوسری قسم وہ ہے کہ مجملاً اوسکو جانتے ہین لیکن تفصیل پر اوسکے واقف نہین ہین وہ دو حال سے خالی نہین ہے یا مرئی ہے یا غیر مرئی جو غیر مرئی ہے جیسے عرش کرسی ملائکہ جن شیاطین پس مجال فکر اوسمین تنگ ہے کلام اوسمین نہین کرسکتے مگر اوسیقدر کہ بہ نصوص و اخبار ظاہر ہوا ہے اور جو مرئی ہے جیسے آسمان ستارہ شمس و قمر اور دورہ اونکا اور اختلاف حرکات اونکا اور زمین جو زمین پر ہے جیسے پہاڑ جنگل دریا کان نباتات حیوانات اور جو دریا کے اندر ہے اور جو درمیان آسمان زمین کے جیسے ہوا ابر باران برق رعد صاعقہ شہب پس ان مین مجال کلام کی ہے ہرایک کا حال بجاے خود کتاب مین مذکور اکثر آویگا انشاء اللہ تعالی یہ سب اجناس عجائب کے ہین کہ جو اس کتاب مین مذکور ہین ہر جنس متنوع ہے اوپر چند انواع کے اور ہر نوع منقسم ہے اوپر چند اصناف کے اور شہب اوسکے حصر سے خارج ہین یہ سب اوسکی وحدانیت پر ایک برہان قاطع قائم ہین شعر ولله فی کل تحریکة وتسکینه ابدا شاهدا + وکل شئی له آیة تدل علی انه واحد ++

فہرست مقالہ اول کتاب عجائب المخلوقات اردو

تمام شد

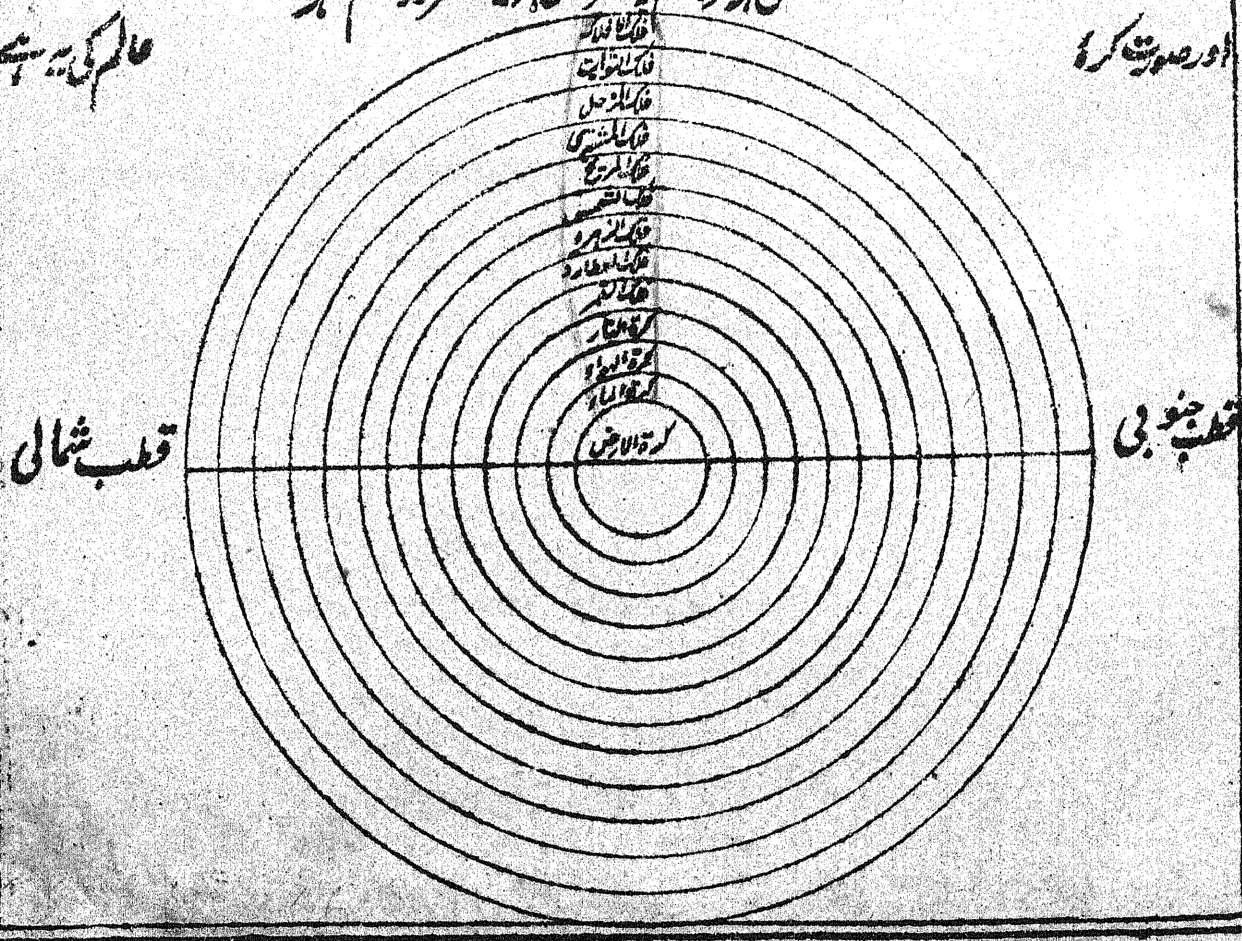
فہرست مقالہ دوم کتاب عجائب المخلوقات اردو

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالۂ اول علویات کے بیان مین اور اسمین تیرہ نظرین ہین **نظر اول** آسمان کی حقیقت اور اوسکی شکلون اور وضعون اور حرکتون کے بیان مین علی سبیل الاجمال حکما قائل ہین کہ آسمان جسم بسیط گول بصورت کرے کے متحرک ہے اپنے مرکز پر کہ شامل ہے اوسکو نہ بھاری ہی نہ ہلکا گرم ہی نہ سرد تر ہی نہ خشک نہ ٹوٹ سکتا ہی نہ جوڑ سکتا ہی اور ہر ایک مقدمہ پر دلیلین بھی لکھی ہین مگر اس کتاب مین وہ متروک ہین اور جملہ آسمان بموجب قول تحقیق کے نو ہین ایک دوسرے کو محیط جیسے پیاز کے چھلکے تلے اوپر ہوتے ہین بحساب تحتانی اوپر کا سطح ہر ایک کا کہ مسمی بمحدب ہی دوسرے آسمان کے نیچے کے سطح سے کہ مسمی بمقعر ہی ملا ہوا ہی سات آسمان اونمین سے ایسے ہین کہ اونمین ہر ایک ایک ستارہ سیارہ ہی اور ہر ایک اپنے ستارے کے نام سے مشہور ہی پہلا فلک قمر کہ عناصر کو محیط ہی دوسرا فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چوتھا فلک شمس پانچوان فلک مریخ چھٹا فلک مشتری ساتوان فلک زحل اور آٹھوین پر کواکب ثابتہ بیشمار ہین اسوجہ سے مشہور بفلک ثوابت ہی ستارے ان آسمانون مین ایسے جڑے ہین کہ جیسے نگینہ انگوٹھی مین مگر نگینہ وار پار نہین ہوتا ہی اور ستارے وار پار ہین اور نوین پر کوئی کوکب نہین مثل اطلس کے سادہ ہی اور سبکو محیط ہی اور سب سے بڑا ہی اسی سبب سے مشہور بفلک اطلس و فلک اعظم و فلک الافلاک ہی یہ سب افلاک کلی ہین ان سبکو مع عناصر اربعہ کے کرۂ عالم کہتے ہین ہر ایک ان افلاک تسعہ سے مشتمل ہی مرکز عالم پر اور مرکز بھی ہر ایک کا مرکز کرہ عالم کا ہی

اور صورت کرۂ عالم کی یہ ہے



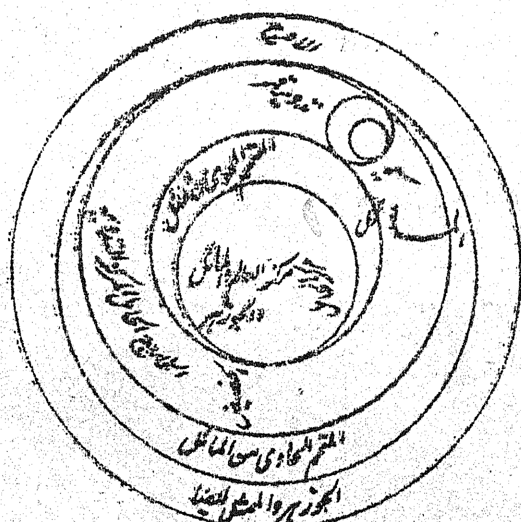
ہر فلک سیارہ مشتمل ہی اوپر اور افلاک کے جیسے تداویر اور خارج المرکز اور سواے اسکے کہ بیان انکا آگے آویگا اور انہین کو افلاک
جزئیہ کہتے ہین انہین سے بھی بعض کا مرکز مرکز عالم ہی اور مشتمل ہین مرکز عالم پر جیسے فلک مائل اور بعض انہین سے
مشتمل ہین مرکز عالم پر لیکن مرکز اونکا مرکز عالم نہین ہی جیسے افلاک خارج المرکز اور بعض نہ مشتمل ہین مرکز عالم پر اور
نہ مرکز اونکا مرکز عالم ہی جیسے تداویر ہر ایک فلک اپنے اپنے مکان خاص مین اپنے جسم سے متحرک ہی نہ ایک لحظہ ٹھہرتا ہی
نہ ایک نقطہ اپنی جگہ سے ہٹتا ہی فلک اعظم کی حرکت مشرق سے مغرب کی طرف ہی اور افلاک باقیہ کی بالعکس اور جملہ حرکات کہ عالم
مین موجود ہین حسب ضبط متقدمین اصحاب رصد خصوصاً بطلیموس کہ اوسکی رصد نہایت معتبر ہی ۴۵ - ہین ایک حرکت
فلک اعظم کی اور ایک فلک ثوابت کی اور چھ چھ فلک زحل و مشتری و مریخ کی کہ جملہ اٹھارہ ہوتی ہین اور دو فلک شمس کی
اور چھ فلک زہرہ کی اور نو فلک عطارد کی اور چھ فلک قمر کی اور دو حرکتین اجسام تحت فلک قمر کی اور وہ حرکت خفت
و ثقل کی ہی اور جو متحرک فرض کیا جاوے اوسکی حرکت سے حرکت ہر آسمان کی زیادہ تر ہی اور سب آسمانون سے فلک اعظم
کی حرکت سریع تر ہی حکما نے لکھا ہی کہ جتنی دیر مین بڑا دوڑنے والا گھوڑا دونون قدم لگا اوٹھا کر زمین پر رکھے اتنی دیر مین
فلک اعظم بمقدار تین ہزار فرسنگ کے مسافت قطع کرتا ہی اور کواکب اپنے آسمانون کے ساتھ متحرک ہین مگر سیارات
بجاے خود بھی متحرک ہین ہذا ما بلغ الله فہم العقلاء و ذہن الاذکیاء یعنی یہ وہ چیز ہی کہ دریافت کیا اوسکو فہم عقلا اور ذہن اذکیا
نے والله الموفق بالصواب

نظر دوم فلک القمر کے بیان مین

فصل پہلی فلک قمر کے دو سطح ہین مرکز ہر ایک کا مرکز
عالم ہی سطح محدب کہ عبارت ہی سطح اعلی سے ملا ہوا ہی سطح اسفل فلک عطارد سے اور سطح مقعر اوسکا کہ عبارت ہی سطح اسفل سے
ملا ہوا ہی سطح محدب کرۂ نار سے اور ایک دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ کہ مغرب سے مشرق کیطرف مقرر ہی اٹھائیس روز مین
تمام ہوتا ہی اور دورہ اوسکے فلک تدویر کا چودہ روز کا ہی پس ایک دورۂ فلک کلی مین اوسکے دو دورے ہوتے ہین
دورۂ اول مین رخ منور مہتاب کا طرف زمین کے ہوتا ہی اور دوسرے دورہ مین رخ غیر منور اوسکا جانب زمین کے
پس فلک کلی منقسم ہوتا ہی چار افلاک پر تین فلک محیط ہین کرۂ ارض کو اور ایک فلک صغیر ہی غیر محیط اون تینون مین
سے اول کو جوزہر کہتے ہین سطح اعلی اوسکا مماس ہی سطح اسفل فلک عطارد کو اور دوم کو مائل کہتے ہین سطح اعلی اوسکا
مماس ہی سطح اسفل فلک جوزہر سے اور سطح اسفل اوسکا مماس ہی کرۂ نار سے اور مائل اسوجہ سے کہتے ہین کہ منطقہ اوسکا
مائل ہی منطقہ جوزہر سے اور مرکز اسکا مرکز عالم ہی اور سوم کو فلک خارج المرکز کہتے ہین کہ مرکز اوسکا خارج ہی مرکز عالم سے
اور ہٹا ہوا ہی ایک طرف فلک کلی سے دبا ہوا ہی فلک مائل مین اسطرح پر کہ سطح اعلی اوسکا مماس ہی سطح اعلی فلک مائل کو
ایک نقطہ مشترکہ پر اور اوس نقطہ کو اوج کہتے ہین اور اسیطرح سطح اسفل اوسکا مماس ہی سطح اسفل مائل سے ایک نقطہ مشترکہ پر
اور اس نقطہ کو حضیض کہتے ہین اسی سبب سے دو جسم مختلف الثخن بیچ غلظت اور رقت کے مائل سے حاصل
ہوتے ہین ایک حاوی ہوتا ہی خارج المرکز اور دوسرا محوی رقت حاوی کی اوج کی طرف ہی اور غلظت اوسکی حضیض

کی طرف اور رقت اور غلظت محوی کی بالعکس اور ان دونون سے هر ایک کو متمم کهتے هین اور جو تها فلک صغیر که تحت فلک خارج المرکز مین هی اوسکو فلک تدویر کهتے هین اور ماهتاب اسی فلک مین جڑا هی اور حرکت قمر کی اسی فلک کی حرکت کے تابع هی اور حرکت ذاتیه اس فلک کی خاص هی جدا حرکت فلک کلی سے حکما قائل هین که ثخن فلک قمر یعنی بعد درمیان سطح اعلی سطح اسفل کے ایک لاکه اٹهاره هزار چهیاسٹه میل هی بطلمیوس نے ثخن افلاک اور مقادیر اجرام کواکب اور دوائر اور اقطار اونکے کو دلائل هندسیه سے ثابت کیا هی اور در اصل اس امر کی تصدیق مین کوئی شک نکریگا مگر وه شخص که علم هندسه سے واقف نهو اور جو شخص که مقاله دوم اقلیدس کو جانتا هی اوسپر یه آسان هی اگر ذهن یاری کرے

اور صورت فلک قمر کی یه هی



فصل دوسری حقیقت قمر کے بیان مین

ماهتاب ایک ستاره هی که مکان طبعی اوسکا فلک اسفل هی اور جرم اوسکا تاریک هی نور قبول کرتا هی آفتاب سے باشکال مختلفه موافق اپنے بعد کے آفتاب سے اور هر برج مین دو شب اور دو ثلث شب رهتا هی اور تمام فلک کو ایک مهینے مین قطع کرتا هی اور ماهتاب تمام ستارون سے چهوٹا هی اور سب سے سریع یعنی تیز رو هی اسی سبب سے اسکو بیک فلک کهتے هین اور فلک بهی اسکا تمام افلاک سے چهوٹا هی اور منازل اوسکے اٹهائیس هین که هر شب کو ایک منزل طی کرتا هی اور اگر انتیسوین شب کو کبهی پوشیده رهتا هی تو اوس شب کو بهی ایک منزل قطع کرتا هی اور جب که آفتاب سے گذر کر پشت آفتاب پر آتا هی هلال هو جاتا هی جیسا که فرمایا الله تعالی نے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ اور کتب اهل هیئت سے معلوم هوا هی که جرم ماهتاب کا ایک جزو هی سوا دو انتالیس جزو زمین سے اور دائره قمر کا چار سو باون میل کا هی اور قطر جرم قمر ایک سو چالیس میل کا هی تقریبًا اور یهی هی مذهب اصحاب هندسه کا اور کهتے هین که صورت … والله اعلم



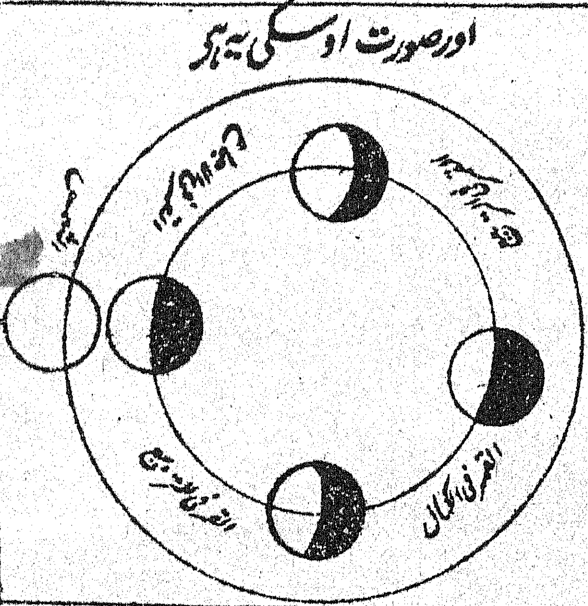
فصل تیسری زیادتی و نقصان نور قمر کے بیان مین

جرم قمر کثیف اور تاریک هی قابل النور سوا ایک ٹکڑے کے هیچ مین که سیاه معلوم هوتا هی پس وه نصف که مقابل آفتاب هی همیشه روشن هوتا هی اور جب که مقارن آفتاب کے هوتا هی نصف روشن اوسکا آفتاب کیطرف هوتا هی اور نصف غیر روشن زمین کی طرف

پس اوسوقت نظر اہل عالم سے مخفی ہوتا ہی اور جب آفتاب سے دور ہوتا ہی مشرق کی طرف بمقدار نو درجہ یا زیادہ کے نصف سیاہ اوسکا جانب مغرب ہوتا ہی اور جسقدر کہ اوس سے روشن ہوئے بشکل ہلال دکھلائی دیتا ہی پھر جتنا کہ آفتاب سے دور ہوتا جاتا ہی جرم اوسکا زیادہ روشن ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ مقابل آفتاب کے ہو جاتا ہی پس اوسوقت وہ نصف کہ مقابل زمین کے ہی اوس وقت تمام روشن ہو جاتا ہی اور اوسکو بدر کہتے ہین بعد اوسکے نصف آخر مہینے مین جیسا جیسا کہ نزدیک آفتاب کے ہوتا جاتا ہی نور اوسکا کم ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی اوسوقت وہ نصف کہ روشن ہی جانب فلک عطارد کے ہوتا ہی اور وہ نصف کہ غیر روشن ہی جانب زمین کے پس نظر اہل زمین سے مخفی ہوتا ہی اگر مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی تو اٹھائیسوین شب کو چھپتا ہی اگر مہینا تیس دن کا ہی تو اونتیسوین شب کو چھپ جاتا ہی اور ہمیشہ ہر مہینے مین اسیطرح گھٹتا بڑھتا ہی حتی یبلغ الکتاب اجلہ

فصل چوتھی خسوف ماہ کے بیان مین

سبب خسوف کا حائل ہونا زمین کا ہی درمیان جرم ماہتاب اور آفتاب کے وقت استقبال کے جب ایک دو نقطون راس یا ذنب پر قریب کسیکے ان نقطون سے پہونچتا ہی زمین درمیان ماہتاب اور آفتاب کے متوسط اور حائل ہو جاتی ہی اور ماہتاب اوسکے سایہ مین واقع ہوتا ہی اور اپنے سواد اصلی پر دکھائی دیتا ہی اور منخسف نظر آتا ہی اور چونکہ آفتاب زمین سے بہت بڑا ہی پس سایہ اوسکا



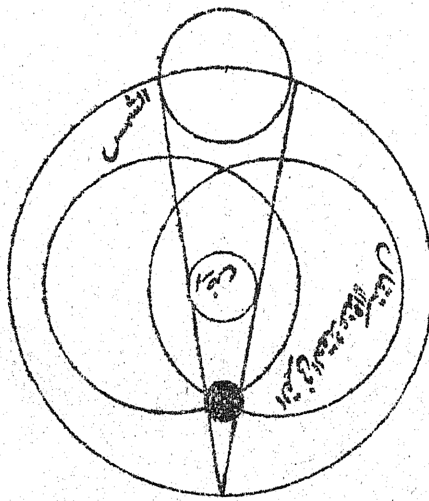
بشکل مخروطی پیدا ہوتا ہی کہ قاعدہ اوسکا دائرہ صفحہ زمین کا ہوتا ہی وجہ اوسکی یہ ہی کہ خطوط شعاعی کہ آفتاب سے خارج ہوتے ہین اور زمین تک پہونچتے ہین اور زمین کو طی کرکے اطراف سے نکل جاتے ہین اور دوسری طرف ایک نقطہ پر سب ملتے ہین اور سایہ زمین مخروطی الشکل پیدا ہو جاتا ہی پس اگر قمر کو فلک البروج سے استقبال کے وقت عرض نہو تو تمام جرم ماہتاب کا سایۂ مخروطی مین واقع ہوگا اور کل منخسف ہو جائیگا اور دیر تک رہیگا اور اگر فلک البروج سے اسکو عرض ہوگا تو کچھ منخسف ہوگا اور کچھ نہین اور کبھی جرم قمر کا مماس ظل مخروطی کے ہوتا ہی یعنی کنارہ اوسکا ملا ہوا کنارۂ سایہ مخروطی کے ہوتا ہے اس حالت مین کچھ بھی منخسف نہوگا اور یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی کہ عرض قمر برابر نیم مجموع قطرین قطر قمر اور قطر ظل کی ہو اور اگر نصف مجموع قطرین سے کم ہوگا اوس صورت مین ایک ٹکڑا منخسف ہوگا

فصل پانچوین خواص اور تاثیرات قمر مین

تاثیرات قمر جملہ بواسطہ رطوبات قمر کے ہوتے ہین جسطرح آفتاب کی جملہ تاثیر بواسطہ حرارت کے بعض وقت زمین سے گھٹنا بڑھنا

دریا کے پانی کا ہی کہ جب
دریا کے ہوتا ہی پانی اوس طرف کا
اوس طرف سے بلند ہوتا ہی
آتا ہی حتی کہ جب ماہتاب
پہونچتا ہی مد دریا یعنی زیادتی
اور جب ماہتاب وسط السما سے
گھٹنا دریا کا شروع ہوتا ہی تاآنکہ
اوس وقت جزر کامل ہوتا ہی پھر
دوبارہ مد دریا پیدا ہوتا ہے

اور یہ صورت خسوف قمر کی ہی



ماہتاب طرف مشرق یا مغرب
بڑھجاتا ہی اور جیسا جیسا کہ قمر
اوسیطرح آب دریا بھی ترقی
اوس موضع کے وسط السما پر
اوسکی اپنی غایت پر پہونچتی ہی
میل کرتا ہی یعنی ہٹتا ہی جزر یعنی
قمر مغرب اوس موضع پر پہونچے
جب ماہتاب ہالے سے آگے بڑھتا ہی
یہانتک کہ قمر وتد الارض پر پہونچے

اوس وقت پھر مد دریا کا کامل ہوتا ہی اور جب قمر وتد الارض سے زائل ہوا پھر جزر دوبارہ اوسکا ہوا حتی کہ قمر افق مشرق پر
پہونچتا ہی پھر مد پیدا ہوتا ہی الغرض اسیطرح ہر شبانہ روز مین دو مد اور دو جزر اوس موضع مین ہوتے ہین وقت ابتداے
مد کے دریا کو حرکت عظیم ہوتی ہی پانی نیچے سے طغیانی کرکے اوپر آتا ہی اور نفخ عظیم اور موج اور باد سخت پیدا ہوتی
ہے تاآنکہ جزر شروع ہوا اوس وقت یہ سب امور موقوف ہو جاتے ہین اوس وقت جو شخص کنارہ دریا مین ہوتی ہین تحقیق
وہ زیادتی آب اور انتفاخ اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور مد اوس جگہ سے شروع ہوتا ہی کہ موضع وسیع ہو اور عمیق اور
پانی زیادہ اور زمین سخت اور ماہتاب وسکے افق پر ہو یا سامت ہوتا الجزرہ کثیر پیدا ہون اور قصد نکلنے کا کرین اور
نکل نہ سکین پس ہیجان اور نفخ عظیم پیدا ہو جاوے اور پانی طغیانی مین آوے اور جہان یہ امور پائے نہ جاوینگے وہان
مد و جزر بھی نہوگا اور یہ کیفیت اوس مد و جزر کی ہی کہ جو ہر روز طلوع وغروب آفتاب سے پیدا ہوتا ہی اور جو مد و جزر
مہینے مین ایکبار ہوتا ہی وہ خلاف اوسکے ہی اور دریا کے رہنے والے کہتے ہین کہ وقت اجتماع شمس و قمر سے تا امتلاء قمر
دریا زیادتی مین رہتا ہی اور بعد امتلاء کے نقصان اوسمین شروع ہوتا ہی اجتماع ثانی تک آور منجملہ اوسکے کیفیت ابدان حیوانات
کی ہی کہ تاثیر قمر سے ابدان حیوانات کے وقت زیادتی نور کے قوی ہوتے ہین اور نمو اونپر غالب ہوتا ہی اور اخلاط مردم
ظاہر بدن کی طرف متوجہ رہتے ہین اور عروق ممتلی اور مزاج مین حرارت غالب رہتی ہی اور بعد زمان امتلاء کے بدن حیوانات
ضعیف ہو جاتے ہین اور نمو قلیل اور اخلاط باطن کی طرف متوجہ اور امتلاے عروق کمتر اور برودت مزاج پر غالب
ہوتی ہی اور یہ مقدمات علماے طب پر خوب ظاہر ہین منجملہ اوسکے قول اطبا ہی کہ جب بیمار نصف اول ماہ مین بیمار ہوتا ہی
طبیعت اوسکی دفع بیماری پر زیادہ قادر ہوتی ہی نسبت اوسکے کہ نصف ماہ آخر مین بیمار ہو کسواسطے کہ نصف اول مین
قمر بسبب زیادتی نور کے طبیعت کو قوت دیتا ہی اور منجملہ اوسکے یہ امر ہی کہ جب [illegible] زائد النور ہوتا ہی بال ابدان حیوانات

مین بہت جلد نکلتے ہین اور ایسے قوی ہوتے ہین کہ اونکا پالنا اونکا دشوار ہوتا ہی اور نقصان قمر مین بالعکس اسکے اور منجملہ
اوسکے کثرت شیر حیوانات ہی منقول ہی کہ جب قمر زائد النور ہوتا ہی شیر حیوانات کی چھاتیون مین بڑھ جاتا ہی اوسی مقدار سے
کہ جب قمر ناقص النور ہوتا ہی اور ایسا ہی دماغ حیوانات اور زردی اور سپیدی انڈون کی زیادت نور قمر مین بڑھ جاتی ہی
اور منقول ہی کہ یہ حالات مذکورہ ایک وزمین بسبب احوال قمر کے مختلف ہوتے ہین یعنی جب قمر فوق الارض ہوتا ہی حکم
اوسکا حکم زائد النور کا ہوتا ہی اور ربع غربی مین تحت الارض حکم اوسکا بالعکس ہوتا ہی اگر کوئی شخص ان امور کا لحاظ رکھے
اور تجربہ کرے آثار اوسکے مشاہدہ ہون اور منجملہ اوسکے فاسد ہونا اشیاء زائد الرطوبت کا ہی اور انسان جب چاندنی مین
بہت بیٹھتا ہی خواب وسیر غالب ہوتا ہی اور کسل معلوم ہوتا ہی اور سستی اعضا اور زکام اور درد سر پیدا ہوتا ہی اور اگر گوشت
چاندنی مین رکھدیا جاوے بو اور مزہ اوسکا بگڑ جاتا ہی اور منجملہ اوسکے مقدمہ مچھلیون کا ہی کہتے ہین کہ مچھلی نصف اول
ماہ مین دریا اور نہرون اور حوضون مین فربہ اور زیادہ ہوتی ہین اور منجملہ اوسکے افعال حشرات الارض ہین اول مہینہ
حشرات اپنے سوراخون سے زیادہ نکلتے ہین اور گزندگی اونکی سخت ہوتی ہی اور تاثیر انکی زہر کی قویتر ہی اور منجملہ
اوسکے حال درندونکا ہی کہتے ہین کہ درندے اول ماہ مین طلب شکار زیادہ کرتے ہین اور منجملہ اوسکے کیفیت مقدمہ
اشجار کی ہی کہتے ہین کہ درخت اگر اول ماہ مین لگایا جاتا ہی بہت جلد بڑھتا ہی اور پھلتا ہی اور اگر نکاح اور حمل زیادت
نور قمر مین واقع ہو بہت خوب ہوتا ہی اور اگر وقت نقصان نور قمر مین واقع ہون یا جسوقت کہ قمر وسط السما سے
گذر جاتا ہی تو یہ چیزین کامل نہین ہوتی ہین اور درخت دیر کو بار ور ہوتے ہین اور اکثر خشک ہو جاتے ہین اور منجملہ اوسکے
مقدمہ ریاحین اور زراعت اور ترکاریون اور عناب کا ہی کہتے ہین کہ بالیدگی ان چیزون کی اول ماہ سے تازمان امتلا
زیادہ ہوتی ہی بنسبت زمان محاق کے خصوصاً شفتالو ککڑی ترنج ککڑی کھیرہ لوکی مین اور یہ امور ارباب فلاحت یعنی کسانون پر
خوب ظاہر ہین اور منجملہ اوسکے امر فواکہ ہی کہ شعاع ماہتاب کی جسوقت میوون پر پڑتی ہی رنگ عجیب سرخ زرد سوا اسکے
پیدا ہوتا ہی اور جو رنگ کہ اول ماہ مین پیدا ہوتا ہی وہ اچھا ہوتا ہی رنگ آخر ماہ سے اور منجملہ اوسکے مقدمہ قصب اور کتان کا ہی
جب شعاع قمر قصب یا کتان پر پڑتی ہی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہی چنانچہ قول شاعر شاہد اپنے مدعا کا ہی ؎
انچہ با عاشقان رخ او کرد با قصب ٭ تو قمر نکند ٭ اور تاثیر اول ماہ مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت آخر ماہ سے اور منجملہ اوسکے امر معادن ہی جو جواہرات
نصف اول ماہ مین پیدا ہوتے ہین صفا اونکی زیادہ ہوتی ہی اون جواہر سے کہ جو آخر ماہ مین پیدا ہوتے ہین اور اس مقدمہ کو ارباب
معادن خوب پہچانتے ہین اور حکما کہتے ہین کہ جو شخص چاہے کہ تجربہ کرے اپنی قوی طبعی کا کہ کسطرح بسبب زیادتی نور قمر کے قوی ہو جاتی ہین اور
اوسکے گھٹنے سے گھٹ جاتی ہین چاہیے کہ جب قمر قریب بدرہ کے ہو بیچ ضو رمین استعمال کرے نورہ کا واسطے ازالہ موے بدن کے اور
فرق دیکھے درمیان اوسوقت اور وقت نقصان قمر کے کسواسطے کہ طبیعت قوی ہوتی ہی بسبب زیادتی نور قمر کے اور
نورہ کو خوب سے بازرکھتی ہی اگر ہوتے ہین زیادتی نور مین فصد او کھینچنے کا کرے تو درد بہت ہوگا اور سختی سے اوکھڑینگے

خاتمہ کیفیت مجرہ مین اور وہ ایک سپیدی ہی آسمان پر کہ عربی مین اوسکو شرج السما کہتے ہین اور فارسی مین راہ کہکشان اور حکمانے کوئی قول فیصل اسکی حقیقت مین نہین لکھا ہی بعضے کہتے ہین کہ سبب اسکا کواکب صغار ہین کہ ایک دوسرے کے قریب اور متصل واقع ہین اور اہل عرب اونکو ام النجوم کہتے ہین اس سبب سے کہ یہ ستارے بہت چھوٹے ہین اور ایک دوسرے سے ملے ہوے باہم تمیز نہین ہو سکتے اور مانند پارۂ ابر سپید کے دکھائی دیتے ہین جاڑون مین کنارۂ آسمان پر ہوتے ہین اور گرمیون مین اول شب وسط السما پر اوترے دکھن تک اور آخر شب مین پھر کر پورب پچھم ہو جاتے ہین گویا شفقت مادری سے سب نجوم کے جویاے حال ہین اور آسمان اوسکا نسبت ہمارے دور رہوی گرتا ہی واللہ اعلم بحقیقتہا **نظر تیسری فلک عطارد مین** یہ مرکب ہی دو سطح کروی سے کہ باہم متقابل ہین مرکز اوسکا مرکز عالم ہی سطح محدب اوسکا ہی مقعر فلک زہرہ سے اور مقعر اوسکا ملا ہی سطح محدب فلک قمر سے ایک سال مین دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ مشرق سے مغرب تک تمام ہوتا ہی اور جسطح ثخن فلک قمر مین ایک اور فلک خارج المرکز ہی او سیطرح راس فلک کی بھی ثخن مین ایک اور فلک ہی کہ مرکز اوسکا مرکز عالم سے جدا ہی خارج المرکز کہ اوسکو فلک مدیر کہتے ہین اور اس فلک مدیر کی بھی ثخن مین ایک اور ایسا ہی فلک ہی کہ اوسکو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور فلک تدویر عطارد راسی فلک خارج المرکز دوم کی ثخن مین ہی کہ عطارد اوسمین جڑا ہی اور عطارد کے دو اوج ہین ایک فلک کلی مین اور دوسرا فلک مدیر مین اور ایسا ہی دو حضیض ہین کہتے ہین کہ ثخن فلک عطارد یعنی مسافت مابین سطح اعلی و سطح اسفل ہزار چارسو بیاسی میل ہی صاحب الرصد کے اسکو ثابت کیا ہی لیکن عطارد کے ہر ایک زیچ مین کہ لسبب طول مدت کے ہو گئے او مثال اختلاف یہ ہی کہ مثلاً جسوقت ساتھ نظر آتا ہی وہ وقت

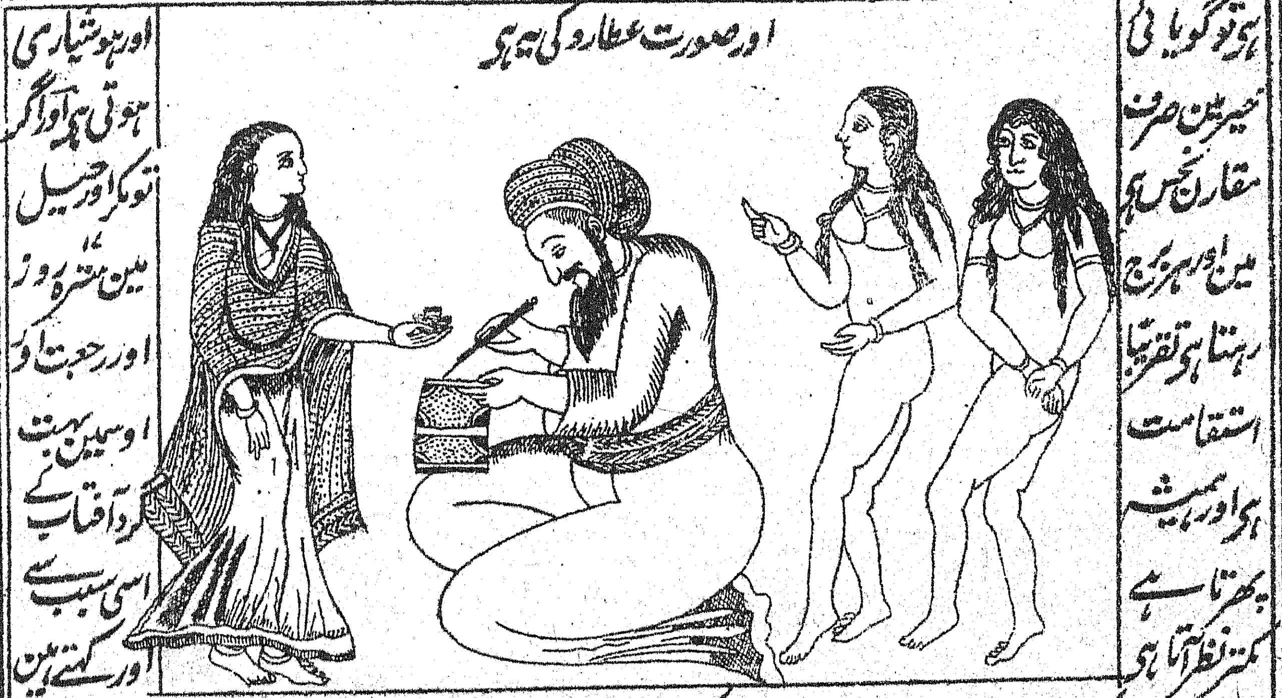
اوسکی مین ایک لاکھ اٹھائی اوپر مذہب بطلمیوس اوسنے بہ دلائل ہندسی ہمارے زمانے مین اصول مختلف ہین اس لیے اصول بطلمیوسی متغیر اصول کی زیجات سے قران عطارد کواکب کے زیچ مین اوسکے بعد کا ہی



اور صورت فلک عطارد کی یہ ہی

ادس کوکب سے اور جو وقت کہ زیچ مین اوسکے قران کا ہی اوسوقت بعد نظر آتا ہی واللہ الموفق للصواب **فصل ا خواص عطارد مین** عطارد کوکب ہی مختلف الحال سعد کے ہمراہ سعد اور نحس کے ہمراہ نحس اسی وجہ سے منجم اوسکو منافق کہتے ہین اوسکے خواص سے ہی کہ تیزی گویائی اور دانش پیدا کرتا ہی اگر مقارن سعد

اور صورت عطارد کی یہ ہی

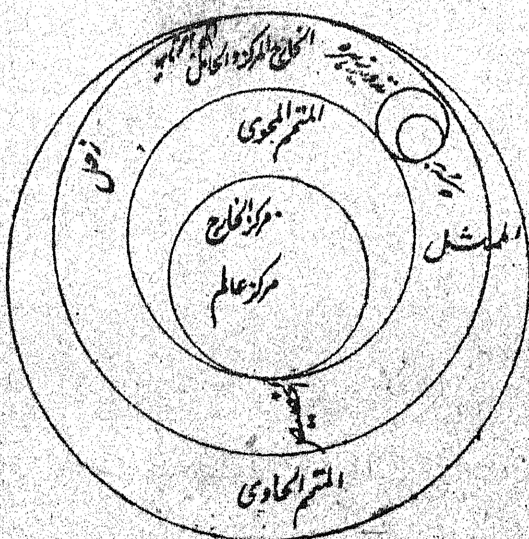


ہی تو گویا کہ تعبیر مین صرف مقارن نحس ہی مین اور ہر برج رہتا ہی تقریباً استقامت ہی اور ہمیشہ پھرتا ہے کمتر نظر آتا ہی

اور ہوشیاری ہوتی ہی اور اگر تو مکر اور حیل مین ستره روز اور رجعت او سمین بہت گرد آفتاب کے اسی سبب سے اور کہتے ہین

کہ جسم اوسکا بائیسوان حصہ زمین کا ہی اور دائرہ اوسکے جرم کا دوسو چھیاسی فرسنگ ہی اور اوسکا قطر دوسو تہتر میل کا ہی **نظر چوتھی فلک زہرہ مین** اوسکے دو سطحین ہین مقابل مرکز ہر ایک کا مرکز عالم ہی سطح اعلی اوسکی ملی ہی مقعر فلک آفتاب سے اور سطح ادنی محدب فلک عطارد سے دورہ اوسکا مغرب سے مشرق کی طرف بحرکت ذاتیہ ایک سال مین تمام ہوتا ہی مثل دور فلک آفتاب کے مگر فرق اتنا ہی کہ فلک التدویر زہرہ کو زہرہ کی سیر کو مخالف سیر آفتاب کے کر دیتا ہی کبھی سریع تر ہوتا ہی اور کبھی بطی پس جب حرکت اوسکی سریع اور مستقیم ہوتی ہی زہرہ آگے آفتاب کے ہو جاتا ہی اور جب بطی اور راجع ہوتی ہی زہرہ پیچھے ہو جاتا ہی اور شرح اوسکی انشاء اللہ تعالی بحث رجوع اور استقامت کواکب مین آئیگی اور ثخن فلک زہرہ یعنی مسافت مابین سطح اعلی اور اسفل کے تین ہزار پانسو پچانوے میل ہی اور صورت فلک زہرہ بعینہ صورت فلک شمس کی ہی اسمین فلک تدویر زیادہ ہی فلک شمس مین نہین ہی اگر اسکے فلک التدویر کو

صورت فلک زہرہ کی یہ ہے



جرم شمس تجویز کرلین تو کچھ فرق باقی نرہے

فصل خواص زہرہ

کہتے ہین اسلیے کہ سعادت ہر برج مین ستائیس روز مثل عطارد کے پھرتا ہی متعلق ہی موافق رائے ہین کہ اوسکے دیکھنے سے اگر کسی شخص پر حرارت

یہین زہرہ کو منجم سعد اصغر مین مشتری سے کم ہی اور رہتا ہی اور ہمیشہ گرد آفتاب کے اور عیش و لہو لعب وغیرہ سے منجمین کے اور بعض قائل سرور و فرح پیدا ہوتا ہی عشق غالب ہو وہ شخص

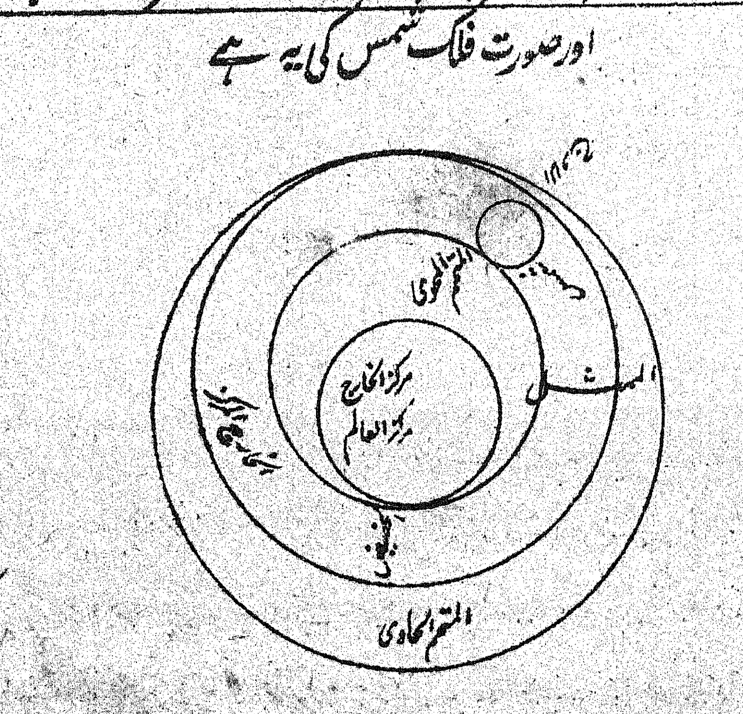
زہرہ کو دیکھا کرے تو عشق اوسکا کم ہو جائیگا چنانچہ قول شاعر گواہ ہے ۵ در روی تو نگہ کنم اندوہ کم شود ٭ چون عاشقی کہ بنگرد از دور زہرہ را ٭ اور بعض قائل ہیں کہ محبت و باہ اوس سے متعلق ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زمان نکاح مین زہرہ ناظر ہوا اور نیکو حال درمیان زوج اور زوجہ کے محبت عظیم پیدا ہوا اور جرم زہرہ ایک جزو ہے چونتیس ۳۴ جزو اور ثلث جزو جرم زمین سے اور قطر جرم زہرہ کا چار سو اونچاس میل اور سدس میل ہے

نظر پانچوین فلک شمس مین

فلک آفتاب محدود ہے دو سطح مقابل کروی الشکل سے کہ مرکز اوسکا مرکز عالم ہے سطح اعلی اوسکی ملی ہوئی ہے مقعر فلک مریخ سے اور سطح اسفل اوسکی ملی ہوئی محدب فلک زہرہ سے اور دور اوسکا مغرب سے مشرق تک بحرکت ذاتیہ مین سو ساٹھ روز اور ربع ایک روز مین تمام ہوتا ہے اور اوسکے ثخن مین ایک فلک اور ہے کہ مرکز اوسکا خارج ہے مرکز عالم سے مثل افلاک سابقہ کے بلاتفاوت الا یہ کہ جرم آفتاب کا


اور صورت زہرہ کی یہ ہے

مانند فلک تدویر نہین ہے اور اسمین نہایت حکمت بالغہ اور لطف پروردگار ہے نسبت عالم کے اسلیے کہ اگر آفتاب کیواسطے فلک تدویر ہوتا تو مثل اور ستارون کے راجع ہوتا اور زمانہ گرمی اور سردی کا مضاعف ہو جاتا یعنی چھ چھ مہینے کی فصل ہوتی جبکہ آفتاب سمت الراس پر گرمیون مین چھ مہینے رہتا غایت حرارت سے اکثر حیوانات ہلاک ہو جاتے اور نباتات جل جاتے اور ایسا ہی جاڑون کی فصل مین سمت الراس سے جب چھ مہینے دور ہو جاتا اکثر حیوانات اور نباتات کو فساد عارض ہوتا اور ثخن فلک الشمس کا یعنی مسافت مابین سطح اعلی و سطح اسفل کے تین لاکھ پچپن ہزار چوہتر میل ہے



اور صورت فلک شمس کی یہ ہے

فصل ۱ جرم شمس کے بیان مین

آفتاب بزرگترین کواکب ہے از روے جسامت کے اور روشن تر جملہ کواکب

سے اور مکان طبعی اوسکا کرہ چہارم ہی منجمین قائل ہین کہ آفتاب پادشاہ کواکب ہی اور قمر وزیر عطارد منشی مریخ امیر لشکر
مشتری قاضی زحل خزانچی زہرہ خدمتگار اوسکا ہی اور آسمان اقالیم اور بروج شہر اور درجات دیہات اور دقائق محلی
اور ثوالی مثل مکانات کے ہین اور یہ تشبیہ بہت اچھی ہی اور عجائب قدرت باریتعالی سے ایک یہ امر ہی کہ آفتاب کو
اوسنے آسمان چہارم مین جڑا ہی تا طبائع مصنوعات کی اوسکے حرکات سے معتدل رہین اسلیے کہ اگر فلک ثوابت پے
ہوتا عناصر اوس سے دور ہوجاتے اور مرکبات غایت برودت سے فاسد ہوجاتے اور اگر اول آسمان پے ہوتا شدت
حرارت سے جل جاتے دوسرا لطف اوسکا یہ ہی کہ آفتاب کو اوسنے متحرک پیدا کیا اگر ایک جگہ پر قائم ہوتا تو اوس جگہ
حرارت کی شدت ہوتی اور دوسرے مقاموں پر برودت ہوتی اور فساد برودت ظاہر ہی لہذا حکمت باری تعالی کی مقتضی
اس امر کے ہوئی کہ ہر روز مشرق سے طلوع ہو اور مغرب مین غروب تاکہ جتنی زمین کھلی ہی اوسکی شعاع سے بہرہ یاب
ہو اور ہر سال مین اوسکے واسطے دو میل مقرر ہوے ایک متصل شمال دوسرا قریب جنوب کے تاکہ دونوں جانبین
بھی اوس سے فائدہ پاوین فسبحانہ ما اعظم شانہ اور جرم آفتاب ایک سو چھیاسٹھ حصہ زمین سے بڑا ہی اور قطر
جرم آفتاب اکتالیس ہزار نو سو اٹھانوے میل ہی

اور صورت شمس کی یہ ہی



فصل کسوف شمس مین سبب کسوف حائل ہونا ماہتاب کا ہی درمیان آفتاب اور ہماری نظرون کے
از انجا کہ جرم قمر تاریک اور سیاہ ہی اس سبب سے حاجب ہوجاتا ہی اور آفتاب کو ہماری نگاہ سے چھپا دیتا ہی جب مقارن قمر
ہوتا ہی آفتاب کے کسی نقطہ پر دو نقطون راس اور ذنب سے یا کسی اور نقطہ پر کہ قریب کبھی نقطے کے اون دونون نقطون
کی سے ہو قمر آفتاب کے نیچے گذرتا ہی پس حائل ہوتا ہی درمیان آفتاب اور ہمارے ابصار کے اسلیے کہ خطوط شعاعی کہ

نکے سے نکلتے ہیں اور مرئی نہیں ہوتے ہیں شکل اوس کی مخروطی ہوتی ہے زاویہ اوسکا باصرہ اور قاعدہ اوسکا مبصر ہوتا ہے پس جب ماہتاب درمیان ہمارے اور آفتاب کے حائل ہوگا مخروط جرم ماہتاب پر اول جائیگا اور آفتاب نظر نہ پڑیگا پھر اگر ماہتاب کو فلک البروج سے عرض نہوگا تمام جرم ماہتاب مخروط میں واقع ہوگا اور آفتاب تمام وکمال چھپ جائیگا اور اگر ماہتاب کو عرض ہوگا مخروط آفتاب سے منحرف ہوگا جسقدر کہ عرض مقتضی ہو اس صورت میں کچھ آفتاب نظر آئیگا اور کچھ چھپ جائیگا اور زمانہ کسوف بہت نہ ہوگا اسلیے کہ قاعدہ مخروط انصاف کا جب صفحہ قمر پر منطبق ہوگا فی الحال اوس سے منحرف ہوگا اور روشنی پیدا ہوگی اور مقدار کسوف باختلاف اوضاع مساکن اور مناظرہ کے مختلف ہوتا ہے اور بعض بلاد میں کبھی کسوف نہیں ہوتا ہے

اور صورت کسوف شمس کی یہ ہے

فصل خواص شمس

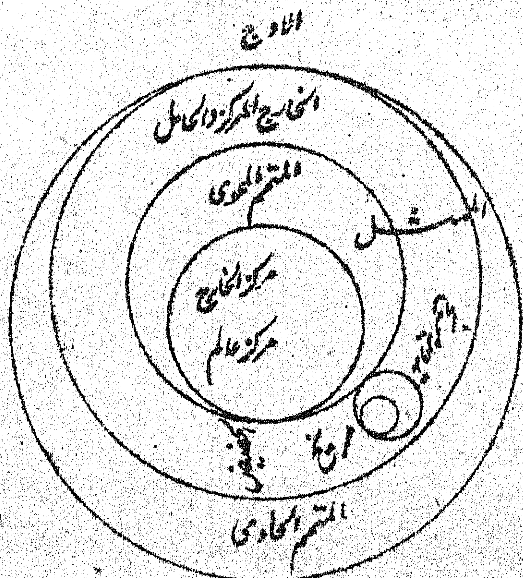
میں شمس کی تاثیرات علویات اور سفلیات میں ظاہر ہیں علویات میں یہ تاثیرات ہیں کہ کمال روشنی سے اپنے جملہ کواکب کو معدوم کردیتا ہے اور قمر کو روشن کرتا ہے اور جو خواص ماہتاب کے مذکور ہوے ہیں وہ سب آفتاب سے مستفاد ہیں اور تاثیر اوسکی سفلیات میں یہ ہے کہ جب حرارت آفتاب کی دریا میں اثر کرتی ہے بسبب گرمی کے بخارات اوٹھتے ہیں ساتھ اجزا ناریہ کے اور اجزا ماریہ کے مرکب ہوتے ہیں پس اجزا ناریہ قصد اپنے مرکز کا کرتے ہیں اور جسوقت ہوا بارد یعنی کرہ زمہریر تک پہونچتی ہے کثرت برودت سے کثیف ہوجاتے ہیں اور بصورت ابر کے نظر آتے ہیں پھر ہوا اوسپر مسلط ہوتی ہے جس جگہ پروردگار برسانا چاہتا ہے پہونچاتی ہے تا سبب حیات بلاد اور عباد کا ہو اور اونسے نہریں اور چشمے جاری ہوتے ہیں اور سبب پھلوں اور کھیتی کا ہو جیساکہ فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے هُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور منجملہ اون تاثیرات سفلیہ کی ایک تاثیر یہ ہے کہ جسوقت اجزا آبی اجزا ارض کے ساتھ مختلط ہوتے ہیں اونسے عصارات باطن زمین میں پیدا ہوتے ہیں اور حرارت آفتاب کی اوسکو پکاتی ہے پس موافق قابلیت ہر موضع کے اجسام معادن مختلفہ پیدا ہوتے ہیں جیسے سونا چاندی سیسا لوہا یاقوت ہیرا پارہ گندھک ہرتال نمک اور سواے انکے اور خواص ان چیزون کے پوشیدہ نہیں ہیں اور منجملہ اون تاثیرات کے ایک یہ ہے جس جگہ حرارت آفتاب کی پہونچتی ہے اوس جگہ درخت اگتے ہیں اور کھیتی ہوتی ہے اور گھاس نکلتی ہے اور جس جگہ نہیں پہونچتی ہے وہان کچھ نہیں اوگتا اگر منظور ہو کہ ہم تاثیرات آفتاب کو نباتات میں دیکھیں نیلوفر سورج مکھی ریدسی کو ملاحظہ کریں کہ ابتداے بہار میں جب آفتاب ارتفاع میں ہوتا ہے یہ چیزیں کیسی بزور ہوتی ہیں اور جب آفتاب وسط السما پر پہونچتا ہے کمال اونکی قوت کا ہوتا ہے اور جب آفتاب زوال پر آتا ہے آثار پژمردگی کے پیدا ہوجاتے ہیں اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے

یہ چیزین بالکل پژمردہ ہوتی ہین دوسرے روز جب آفتاب پھر طلوع کرتا ہی اپنے حال پر رجوع کر جاتی ہین اور منجملہ اون تاثیرات کے ایک یہ ہی کہ صبح کے وقت حیوانات کے بدنون مین قوت و نشاط پیدا ہوتی ہی اور جیسا جیسا کہ آفتاب بلند ہوتا ہی قوت و حرکت اونکی بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ جب آفتاب وسط السما پر پہونچتا ہی قوت اونکی کامل ہوتی ہی پھر جبکہ آفتاب ڈھلتا ہی ضعف قوی مین پیدا ہوتا ہی اور جیسا جیسا کہ قریب بغروب ہوتا ہی ضعف بڑھتا ہی حتی کہ جسوقت غروب ہوتا ہی تمام حیوانات اپنے مسکن کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور مردون کیطرح اپنی جگہ پر پڑے رہتے اور جب آفتاب پھر طلوع ہوتا ہی حیوانات بدستور اپنی حالت کی طرف رجوع کرتے ہین اور ایک تاثیر عجیب اوسکی یہ ہی کہ جن لوگون کے سمت الراس پر رہتا ہی مانند بلاد حبش کے رنگ اونکے سیاہ ہوتے ہین اور چہرے بھنے اور بدن خشک اور اخلاق اونکے مثل اخلاق درندون کے ہوتے ہین اور جن لوگون کے سمت الراس سے دور ہی جیسے اہل صقالیہ سر اونکے خام ہوتے ہین اور رنگت اونکی سفید اور چہرے اونکے چوڑے اور بدن اونکے فربہ اور اخلاق اونکے مانند اخلاق جانورون کے اور منجملہ اوسکے مرغوم یہ ہی کہ اوج آفتاب کا ہر برج مین تین ہزار برس کا ہوتا ہی اور چھتیس ہزار برس مین فلک کو طی کرتا ہی اور اس زمانہ مین کہ سنہ ۶۶ ہجری ہی برج جوزا مین ہی اور یہ کہتے ہین کہ جب اوج اوسکا برج جنوبی مین ہوتا ہی شکل زمین کی بدل جاتی ہی یعنی جو ربع کہ آباد ہی ویران ہوتا ہی اور جو ربع کہ ویران ہی آباد ہو جاتا اور دریا خشک ہو جاتے ہین اور صحرا دریا اور تر دکسن ہوتا ہی اور دکسن اوتر واللہ اعلم بحقیقۃ

یعنی اللہ دانا تر ہے حقیقت حال کا

نظر چھٹی فلک مریخ مین اوسکے فلک کے دو سطح ہین متقابل کہ مرکز دونکا مرکز عالم ہی سطح اعلی ملا ہوا ہے فلک مشتری کے سطح اسفل سے اور سطح اسفل ملا ہی فلک آفتاب کے سطح اعلی سے اور دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ مغرب سے مشرق کی طرف ہے اور ایک سال و چھ مہینے بائیس دن مین تمام ہوتا ہے اور صورت اوس فلک کی مانند صورت فلک قمر یا فلک زہرہ کے ہی لہذا حاجت اعادہ نہین ہی اور ثخن اوسکا یعنی مسافت درمیان سطح اعلی و سطح اسفل کے بقول بطلمیوس بیس کرور تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو اٹھانوے میل ہے

صورت فلک مریخ کی یہ ہی



فصل ۱۔ خاصیت مریخ مین منجم اوسکو نحس اصغر کہتے ہین اسلیے کہ نحوست اوسکی نحوست زحل سے

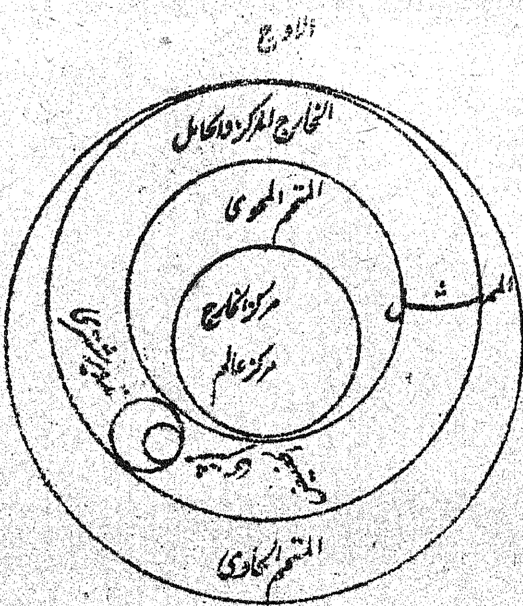
کم ہے اور تسعہ اوسکا
وغیرہ سب اور
اسی کی طرف
ہین اور جرم مریخ
اور قطر اوسکا
پینتیس میل ہے اور
مستقیم ہوتا ہے
ہے اور ہر روز
دقیقہ طے کرتے



غلبہ قتل لوٹ غضب
اصناف ترک کو
منسوب کرتے
ڈیوڑھ زمین کا ہے
نو لاکھ اسی ہزار آٹھ سو
ہر برج مین اگر
چالیس روز رہتا
قریب چالیس
کرتا ہے واللہ اعلم

نظر ساتوین فلک مشتری مین دو سطح ہین مقابل مرکز دونون کا مرکز عالم ہی سطح اعلی اوسکا ملا ہوا ہے سطح اسفل فلک زحل سے اور سطح اسفل سطح اعلی فلک مریخ سے دورہ اوسکا مغرب سے مشرق کیطرف بحرکت ذاتیہ گیارہ برس دو مہینے پندرہ روز مین تمام ہوتا ہی اور صورت اوسکی مثل فلک مریخ کے ہے اور ثخن اوسکا یعنی مسافت مابین سطح اعلی و سطح اسفل کے بیس کرور تین سو تیئیس میل ہی **فصل خاصیت مشتری مین**

سعد اکبر ...
ہین اس لیے کہ
زہرہ سے زیادہ
نیکیان اور سعادت
طرف منسوب
جرم اوسکا
اور ایک ثلث
زمین کے ہے
برابر ہے چار حصہ
ایک سدس



مشتری ستارہ
اسکو سعد اکبر کہتے
سعادت اوسکی
ہے اور اکثر
عظیمہ اوسکی
کہتے ہین اور
برابر جو اسی مرتبہ
اور ایک سبع
اور قطر اوسکا
اور ایک ربع اور
قطر زمین کی اور

ہر روز پانچ دقیقہ طے کرتا ہے **نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین** فلک زحل کے

صورت مشتری کی یہ ہے



دو سطح متقابل
اور یکسا مرکز
اور سطح
مماس
فلک
کے ہے
اسفل سطح اعلی
اور دورہ خاص اپنا کہ مغرب
انتیس برس پانچ مہینے چھ
جرم فلک زحل کا بقول
چھتیس ہزار چھ سو چھپن ہے
مین زحل ستارہ نحس ہے
کہتے ہین اسلیے کہ نحوست
اور ہلاکی اور خرابی اور غم و
کرتے ہین اور
اکانشی مرتبہ
زمین کے ہے
قطر زمین کے
اور ایک ثلث
اہل نجوم کہتے
دیکھنا غم پریشانی
جیسے کہ زہرہ کا

فصل ۶ بیان
رجوع اور

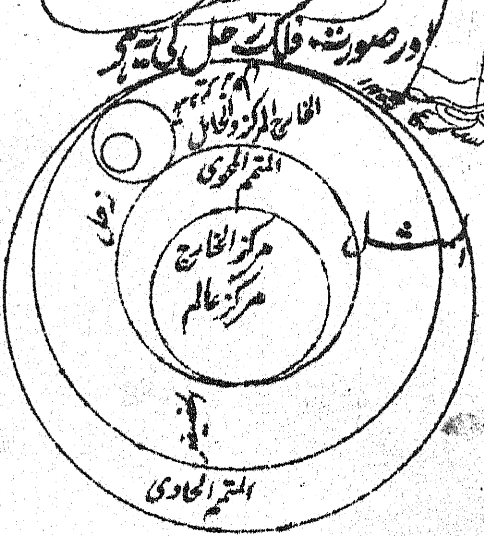
ہین مرکز
عالم سے
اعلی
سطح اسفل
ثوابت
اور سطح
فلک مشتری سے
سے جانب مشرق کو بکر
روز مین تمام کرتا ہے اور بقول
بطلمیوس اکیس کروڑ چھ لاکھ

فصل ۵ خاصیت زحل

اہل نجوم اسکو نحس اکبر
مین مریخ سے زیادہ ہے
اندوہ کو اسیکی طرف منسوب
جرم زحل برابر
اور ایک سدس
اور قطر جرم زحل
چالیس مرتبہ
کے برابر ہے اور
ہین کہ زحل کا
خرابی لاتا ہے
دیکھنا خوشی اور عجز

کیفیت
استقامت

اور صورت فلک زحل کی یہ ہے

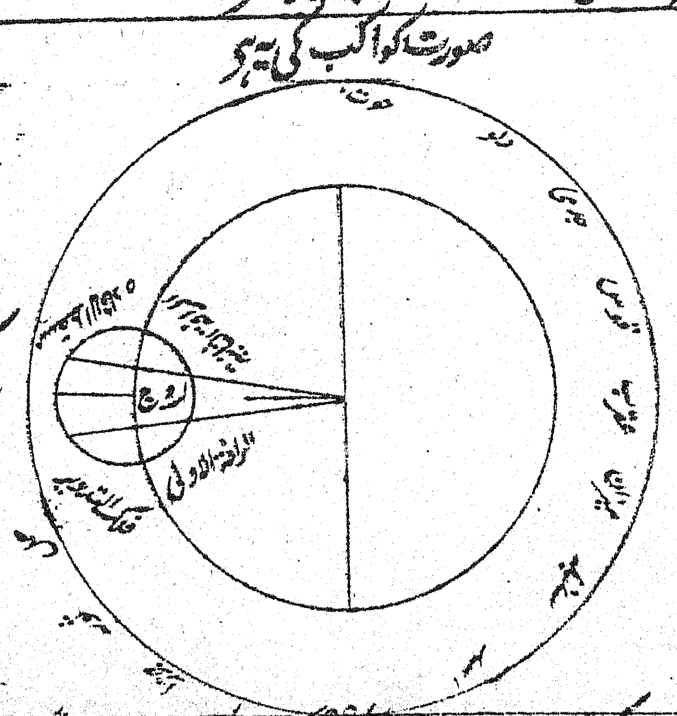


صورت زحل کی یہ ہے



کواکب مین رجوع کواکب اور استقامت کواکب منسوب ہے طرف فلک تدویر کے جبکہ سیر فلک تدویر کی

موافق سیر فلک حاوی کے ہوتی ہی سیر کواکب بڑھ جاتی ہی اس لیے کہ دو حرکتین جمع ہو جاتی ہین ایک حرکت فلک حاوی کی اور ایک فلک تدویر کی اور اسوقت کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی اور ابتداے استقامت اعلی فلک تدویر سے ہوتی ہی اور جب کوکب اسفل فلک تدویر تک پہونچتا ہی سیر فلک تدویر کی مخالف سیر فلک حاوی کے ہوتی ہی پس جب تک کہ حرکت خاصاوسکی کم رہتی ہے حرکت فلک حاوی سے کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی مگر سیر اوسکی اس وقت مین کمتر ہوتی ہی اور جب حرکت اوسکی حرکت فلک حاوی سے بڑھ جاتی ہی راجع دکھائی دیتا ہے اسواسطے کہ فلک حاوی اگرچہ فلک تدویر کو حرکت دیتا ہی لیکن حرکت فلک تدویر کی سریع حرکت فلک حاوی سے ہوتی ہی اسلیے کہ فلک حاوی مثلاً ایک جزو حرکت کرتا ہی تو فلک تدویر دو جزو ایک جزو اوسکے مقابل مین ہٹتا ہی اور ایک جزو فاضل الیس وہ



ربع معلوم ہوتا ہی پھر جب دونون حرکتین مستوی ہوتی ہین کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی اور اگر توضیح اوسکی چاہین تو صورت اوسکی اسطرح پر ہی کہ مثلاً وقت استقامت کوکب کے ایک خط فرض کرین خارج مرکز زمین سے اسطرح پر کہ جرم کوکب کو قطع کرتا ہوا فلک البروج تک پہونچے اور ایک خط اسی طور پر اور فرض کرین وقت رجوع کوکب کے پس فرق استقامت و رجوع کا بخوبی مشاہدہ ہو جائیگا

نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین

فلک ثوابت مین دو سطحین ہین متقابل مرکز دونون کا مرکز عالم ہی سطح اعلی مماس ہی ہوئی سطح ادنی فلک اعظم سے اور اسفل اعلی فلک زحل سے اور دورہ خاص اوسکا مغرب سے مشرق کیطرف چھتیس ہزار برس مین تمام ہوتا ہی اور سو برس مین ایک درجہ طی کرتا ہی اور قطب اس فلک کے قطب دائرۃ البروج کے ہین کہ آفتاب دسپر دورہ کرتا ہی انشاء اللہ تعالی ذکر اوسکا قریب آویگا اور رصد بطلیموسی سے ثابت ہی کہ جملہ کواکب ثابتہ اسی فلک مین جڑے ہین اسی وجہ سے حرکت اونکی مختلف نہین ہی اور ثخن اوسکا یعنی مسافت درمیان سطح اعلی و اسفل اوسکی کے قریب چونتیس ہزار سات سو چوالیس میل کے ہی اور یہی مقدار قطر اعظم کواکب ثابتہ کا ہی اور جرم اوس کوکب ثابتہ کا جو اول درجہ عظیم مین ہی برابر چورانوے مرتبہ اور ایک خمس زمین کے ہی اور جرم اصغر کوکب ثابتہ کا کہ ششم درجہ عظیم مین ہی برابر اٹھارہ مرتبہ زمین کے ہی اور قطر فلک ثوابت کا کہ وہ محور فلک البروج ہی ایک ارب اکاون کرور پانچ لاکھ سینتیس ہزار ایک سو چوراسی میل کا ہی جو شخص کہ علم ہندسہ سے آگاہ نہین ہی اگر ان مقادیر کا انکار کرے اور کہے کہ جو شخص زمین پر ہی آسمانون کی پیمائش کیونکر کرسکتا ہی اور مقدار اجرام کواکب کے کس طرح

معلوم کر سکتا ہے تو یہ انکار اوسکا قابل اعتبار نہیں ہے جو علم اوسکو نہو لازم نہیں ہے کہ دوسرے کو بھی نہو فان لکل عمل رجال

فسبحان من ابداع هذه الاجسام الرفيعة وزينها بهذه الاجرام المنيرة وخصص كل واحد منها بما شاء من المقدار

ثم اعطى لنوع البشر البتة ادراك بها هذه الامور الغامضة فقال تعالى انه وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا

یعنی ہر کام کے لیے ہر آدمی جدا ہے تسبیح کہنا چاہیے خدا ے پاک کی کہ پیدا کیا ان اجسام رفیعہ کو اور زینت دی اونکو کواکب

منیرہ سے اور مخصوص کیا ہر ایک کوکب کو ساتھ ایک مقدار کے پھر فضیلت دی نوع بشر کو اوپر جمیع انواع کے ساتھ عقل

کے دریافت کرتا ہے اوسکے سبب سے ان تمام امور غامضہ کو فرمایا حق تعالی نے وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا

تَفْضِيلًا **فصل ۱ کواکب ثابتہ کے بیان میں** اعداد کواکب ثابتہ کے اس کثرت سے ہیں کہ انسان

ضبط نہیں کر سکتا ہے لیکن ایک ہزار بائیس کواکب البتہ اونسے ضبط کیے ہیں سوا ان کے وہ کوکب ہیں کہ جیسے اڑتالیس

صورتیں مرکب ہوتی ہیں ہر صورت مشتمل ہے چند کواکب پر کہ بطلیموس نے بالاستیعاب اونکو کتاب مجسطی میں لکھا ہے

بعضے اونمیں سے شمال میں واقع ہیں اور بعض منطقۃ البروج پر کہ سیر کواکب سیارہ کا راستہ ہے اور بعض جنوب میں

اور ہر ایک صورت کا علیحدہ علیحدہ نام رکھا ہے تشبیہ دی ہے بعض کو صورت انسان سے مثل جوزا کے اور بعض کو حیوان

دریائی سے مثل سرطان کے بعض کو حیوان بری سے مثل حمل کے بعض کو طیور سے مثل عقاب کے اور بعض کو غیر حیوان

سے مثل میزان کے اور سفینہ کے بعض کو صورت ناتمام سے تشبیہ دی مثل قطعۃ الفرس کے اور بعض ان صورتون سے

ایسی ہیں کہ نصف اوسکا ایک حیوان سے مشابہ ہے اور نصف حیوان آخر سے مثل رامی کے اور بعض وہ صورتیں

ہیں کہ تمام نہیں ہوتی ہیں جبتک دوسری صورت سے کوئی کوکب اونمیں ملایا نہ جاوے جیسے ممسک الاعنہ ہے کہ

صورت اوسکی تمام نہیں ہوتی ہے جبتک کوکب نیر کہ اوپر طرف شمالی قرن ثور کے واقع ہے اوسکے ساتھ ضم ہوا سلیے کہ

کوکب قرن ثور پر واقع ہے اوسی قدم ممسک الاعنہ پر ان صورتون کو اسواسطے تالیف کیا ہے تاکہ کواکب کو بذریعہ انکے

پہچان لیں اور پتا اور نشان دے سکیں مثلاً کہیں کہ وہ کوکب فلان صورت سے فلان عضو کی جانب شمال میں یا

اوپر منطقۃ البروج یا جانب جنوب میں واقع ہے پس فوراً معلوم ہو جائیگا اور جو چاہیں کہ طالع وقت کو معلوم کریں ارتفاع

ایک کا اوس سے پہچان لیں غرض حصل ہوگی اور باقی کواکب اون ایک ہزار بائیس کواکب سے ایک سو اٹھارہ ہیں کوئی

شکل اونسے مرکب تھی لہذا اونکو منسوب کر دیا ہے اوس صورت کی طرف کہ جسکے نزدیک واقع ہیں اور خارج الصورت اونکا

نام رکھدیا ہے جیسے وہ کوکب نیر کہ حمل کے سر پر ہے اور اہل عرب اوسکو ناطح کہتے ہیں اور منجملہ اون اڑتالیس صورتون سے

اکیس اوتر میں ہیں اور بارہ منطقۃ البروج پر اور پندرہ دکھن میں اب ہر ایک صورت کو مع کواکب خارج الصورت کے

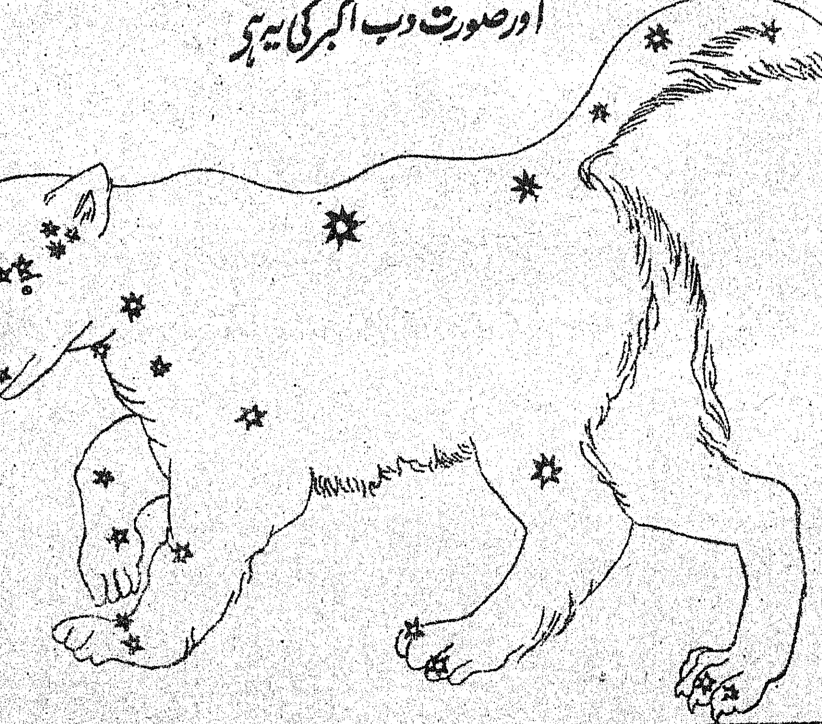
بہ تفصیل بیان کرتے ہیں واللہ الموفق للصواب **فصل ۲ صور شمالیہ کے بیان میں** اور وہ اکیس صورتیں ہیں

اور مجموع کواکب اونکے تین سو تیس ہیں اور کواکب خارج الصورت اونتیس ہیں پس جملہ تین سو انسٹھ ہوتے ہیں کوکبۃ الدب الاصغر

نزدیک قطب شمالی کے واقع ہی اور ستارے اوسکے نفس صورت مین سات ہین اور خارج صورت ایک اہل عرب اون سات کو بنات النعش صغرا کہتے ہین منجملہ اوسکے چار کوکب کو کہ بصورت مربع مستطیل کے ہین نعش کہتے ہین دو ضلع جنوبی پر اور دو ضلع شمالی پر اور خاص ان دونون کو فرقدین کہتے ہین ایک کو انور الفرقدین اور دوسرے کو اخفی الفرقدین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر ہین اونکو بنات کہتے ہین ایک بن دنبال پر اور دو طرف پر اور ایک ستارہ روشن کہ کنارہ ذنب پر واقع ہی اوسکو جدی کہتے ہین اور اوس سے قبلہ کو پہچانتے ہین اور ان کواکب نے اصل صورت اور خارج صورت کو جسوقت دیکھین تو مانند سمکہ کے معلوم ہوتے ہین اور اوسکو فاش کہتے ہین کسواسطے کہ فاش آسیا کی صورت پر ہی کہ قطب درمیان رہتا ہی اور قطب دائرہ معدل النہار کا نزدیک کوکب جدی کے ہی کوکب دب اکبر ستائیس ہین نفس صورت ہین اور آٹھ کوکب خارج الصورت ہین عرب چار کوکب کو کہ بصورت مربع مستطیل ہین اور تین کوکب کہ اوسکے دنبال پر واقع ہین بنات النعش الکبرے کہتے ہین وہ چار نعش ہین



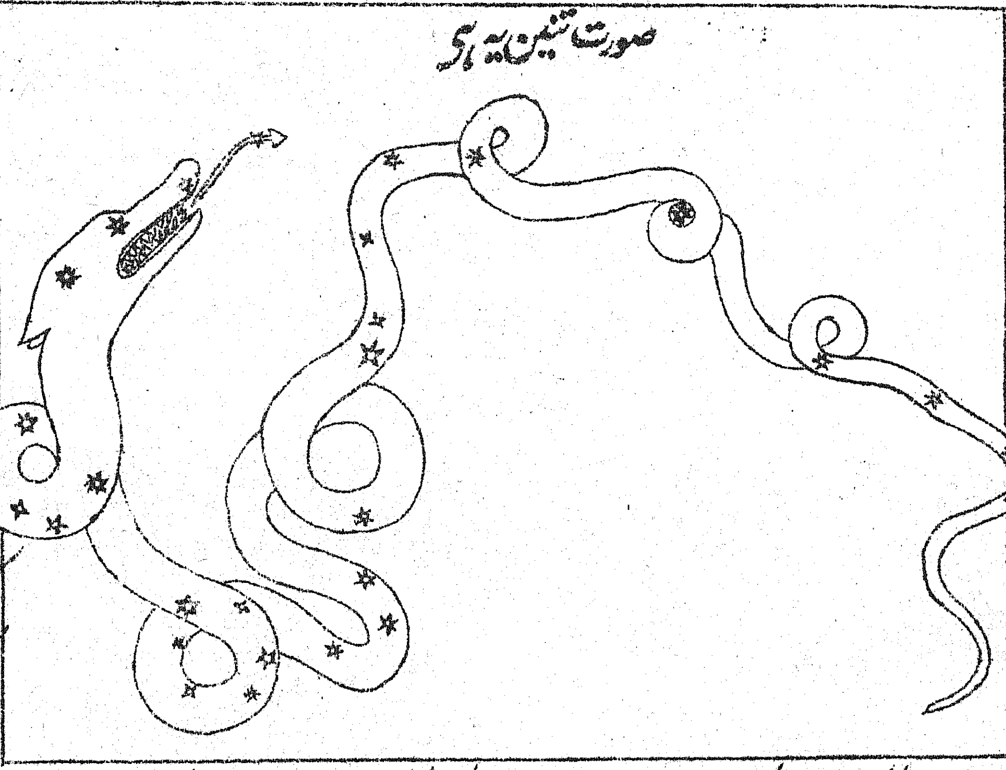
اور تین بنات پھر ان تین کواکب سے وہ کوکب کہ کنارۂ دنبال پر ہی اوسکو قاید بنات کہتے ہین اور جو درمیان مین ہین اوسکو عناق کہتے ہین اور جو کہ قریب نعش کے بن دنبال پر واقع ہی اوسکو جون کہتے ہین اور ایک ستارہ چھوٹا متصل عناق کے ہی اہل عرب اوسکو سہا کہتے ہین اور اوس سے امتحان کرتے ہین اپنی بصارت کا اور کہتے ہین کہ جو شخص اوسکو دیکھے اور کہے اعوذ برب الهيئة من كل عقرب وحيّة اوسے اوس شب کو ہوام سے صدمہ نہ پہونچے اور چھ ستارہ ہین کہ اوپر اقدام ثلثہ اوسکے ہین ہر ایک قدم پر دو کوکب اونکو فقرات الظبا کہتے ہین اسواسطے کہ ہر دو کوکب اور اسمین ایک فقرہ ہی اور وہ ستارہ کہ دو ہنسے پیر پر ہی اوسکے قریب ایک ستارہ واقع ہی اوسکو صرفہ کہتے ہین اور وہ دنبال اسد پر واقع ہی اور چند ستارہ ہین مجتمع بالا صرفہ کے اونکو صلبہ کہتے ہین اہل عرب کہتے ہین ضرب الاسد بذنب الاسد فقرات الظبا اور سات ستارہ کہ گردن او سینہ



اور دونون زانو پر ہین مثل نصف دائرہ کے معلوم ہوتے ہین نام اونکا سریر النعش ہی اور بعضے اونکو حوض بھی کہتے ہین اور کواکب چند کہ برابر ہیرو چشم و گوش و سر و بینی اوسکے کے واقع ہین اونکو ضبا کہتے ہین گویا کہ اسد سے بھاگا ہی اور دو کوکب ان آٹھ خارج الصورت سے کہ درمیان صلبہ اور رجلہ ایکے ہین ایک دونون مین روشن تر ہی اہل عرب اوسکو کبد الاسد کہتے ہین اور چھ کواکب کہ باقی ہین نیچے فقرۂ سوم کے دست چپ پر واقع ہین تین اونمین سے روشن تر ہین اونکو ظبا کہتے ہین اور باقی کو اولاد ظبا

فصل سوم قطب شمالی کے خواص مین

قطب شمالی ظاہر ہی اور دکھائی دیتا ہی گرد اوسکے بنات النعش صغری اور چند کواکب روشن اور ہین اگر کل کو جمع کرین تو شکل سمکی یعنی مچھلی کی صورت اوس سے پیدا ہو اور قطب میان سمک کے ہو کہتے ہین کہ اوس قطب مین بہت خاصیتین ہین منجملہ اوسکے ایک یہ ہی کہ قطب شمالی اور دب اصغر کے دیکھنے سے عارضہ رمد اور جرب العین کا دور ہوتا ہی ترکیب اوسکی یہ ہی کہ شب یکشنبہ کو جسوقت کواکب خوب نمودار اور ظاہر ہون بیمار اوٹھے اور قطب شمالی کے برابر کھڑا ہوکر اوسکو دیکھے اور سلائی کو عرق گلاب مین تر کرکے کو عارضہ ایک ہی آنکھ مین ہو مگر دونون آنکھون مین پھیرتا جاے اور یہ پڑھتا جاے یا اٰھل عالم القطب اشفونی من ھذہ العلۃ انا متایۃ منھا وارحمونی وارحمون یارحماء واقلعوا ھذا الرمد والجرب من عینی اور اس عمل کو شب دوسری یکشنبہ تک مکرر کرے انشاء اللہ تعالی اوسکو شفا ہوگی اور رمد اور جرب اوسکا دور ہوگا اور منجملہ اوسکے یہ ہی کہ شتر بھیڑ یا تیندوا اور تمام چوپاے کہ جب بیمار ہوتے ہین اس قطب کے برابر کھڑے ہوکر اوسکو دیکھتے ہین شفا پاتے ہین اور منجملہ اوسکے یہ ہی کہ شترنی جب حاملہ ہوتی ہی اوسپر نہایت ضعف اور کسل طاری ہوتا ہی حتی کہ کثرت ضعف سے اکثر بیہوش ہو جاتی ہی اور دانا پانی اوسکا چند روز موقوف ہو جاتا ہی پھر وہ جاتی ہی اور آب روان مین جا کھڑی ہوتی ہی اور قطب شمالی مین نظر کرتی ہی اوس رنج سے شفا اور تسکین پاتی ہی اور منجملہ اوسکے یہ ہی کہ صاحب یرقان شب جمعہ کو اس قطب کے برابر کھڑا ہوکر نظر اپنی اوس قطب پر اور اون کواکب پر جو اوسکے گرد ہین ٹھہراے اور دست چپ قطب اور اون ستارون کی طرف دراز کرے جسطرح کسی چیز کے مانگنے کے واسطے ہاتھ بڑھاتے ہین پھر اوسکو اپنے کلیجے پر رکھ کے اور اس دعا کو پڑھے یا کوکب قطب الشمالی اشفونی لی ھذا الیرقان الذی قد امرضنی واسھرلیلی واقلقنی ارحمونی وارحمونی و اشفونی منہ آمین اور دوسری شب آدینہ تک مکرر عمل کرے انشاء اللہ تعالی شفا پاویگا کواکب التنین ستارے اوسکے اکتیس ہین اور جملہ داخل صورت ہین جو کوکب کہ اوسکے زبان پر واقع ہی اوسکو اہل عرب رافض کہتے ہین اور چار ستارے کہ اوسکے سر پر ہین اونکو عوائذ اور ایک ستارہ صغیر کہ درمیان عوائذ کے واقع ہی اوسکو ربع کہ یعنی بچہ شتر کے ہی کہتے ہین اور دو ستارے روشن کہ اوسکے دنبال پر واقع ہین اونکو ذئبین کہتے ہین اور دو ستارے خفی کہ آگے ذئبین کے



صورت تنین یہ ہی

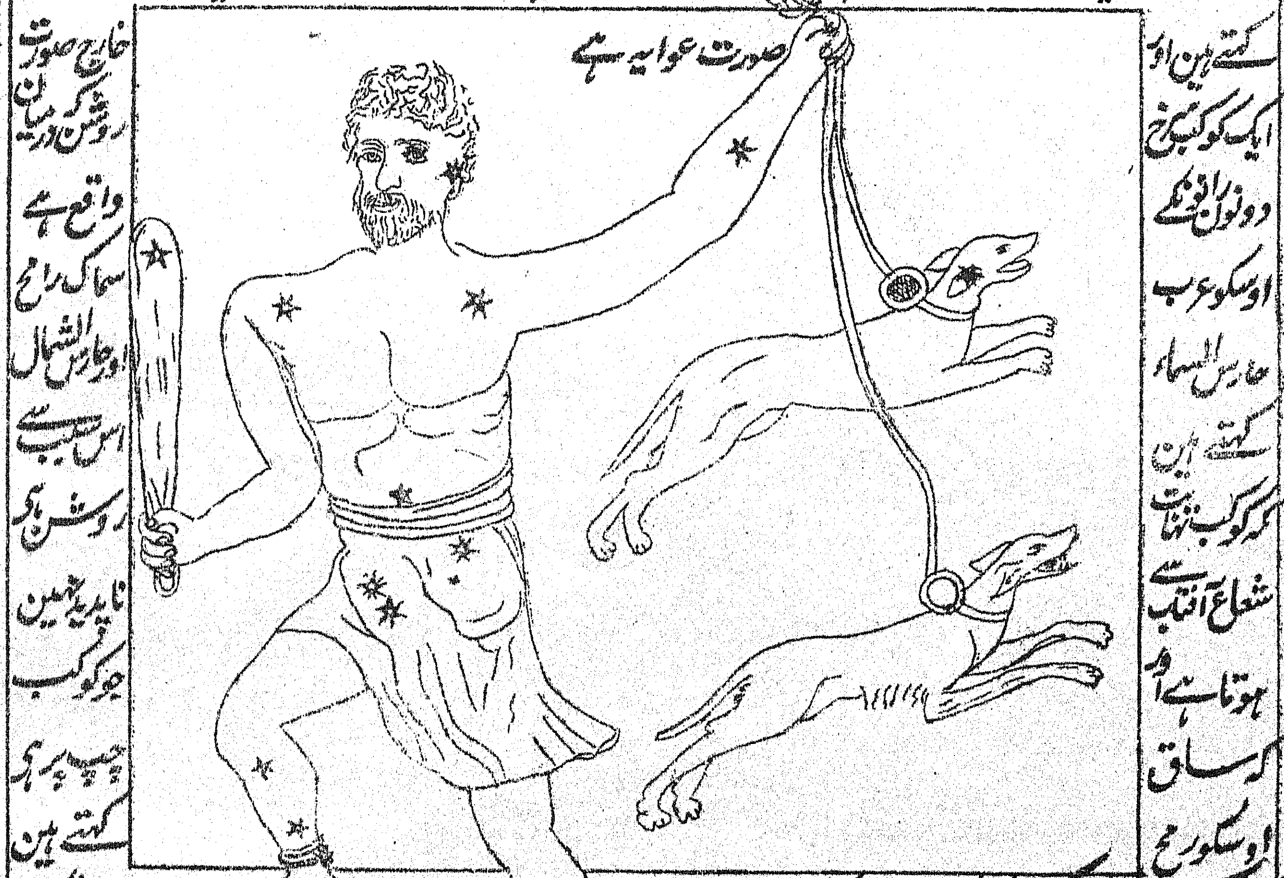
ہین اونکو اظفار الذئب
کہتے ہین اور درمیان
عوائد اور ذئبین ضلع تنین
چند منطفات یعنی موڑ واقع
ہین اہل عرب ذئبین کی
تشبیہ دیتے ہین
دو بھیڑیون سے کہ
چاہتے ہین کہ اونٹ کے
بچے کو کہالین اور
عوائد کو چار اونٹون کے
ساتھ کہ گرد سے بچے کو گھیرے ہین تاکہ بھیڑیے سے بچالین اور ایک کوکب روشن اور تابان کہ اصل دنبال پر واقع ہے



صورت قیقاوس یہ ہی

اوسکو اہل عرب فریج
یعنی کفار کہتے ہین
کوکبتہ القیقاوس
کہ گیدہ ستارے اوسمین داخل
صورت اور دو خارج صورت
ہین درمیان کوکب
ذات الکرسی اور کوکب
جدی کے واقع ہے
اوسکے سینے پر جو کوکب واقع
ہی اہل عرب اوسکو فرحہ
کہتے ہین اور جو اوسکے
داہنے کندھے پر واقع ہی اوسکو
عرق اور جو کوکب خارج الصورت کہ ذنب دجاجہ پر ہی اوسکو روف کہتے ہین اور دائرہ کہ اوسکے کواکب قریب الذراع
کواکب خارج الصورت اور کوکب داہنے بازو کو کبہ دجاجہ سے پیدا ہوتا ہی اوسکو قدر کہتے ہین اور جو بائین قدم پر ہی

اوسکو راعی اور جو دونون قدمون کے بیچ ستارہ صغیرہ ہی اوسکو کلب الراعی کہتے ہین اور جو کواکب صغیرہ کہ اوسکے قدمون اور کوکبہ جدی کے بیچ مین ہین اونکو غنائم کہتے ہین **کوکبۃ العوا** جملہ کواکب اوسکے تیئیس ہین داخل صورت اور ایک خارج از صورت اور یہ جملہ کواکب میان کواکب فکہ و کواکب بنات النعش کبری کے بصورت ایک مرد کے کہ داہنے ہاتھہ مین عصا لیے ہوے کھڑا ہی واقع ہین اور کواکب کہ اوسکے سر اور دونون شانون اور عصا پر واقع ہین ان سبکو صباع کہتے ہین اور وہ کوکب کہ دست چپ اور ساعد دست مذکور اور چند کوکب خفیہ کہ جو اوسکے گرد ہین ان سبکو اولاد ضباع کہتے ہین اور ایک کوکب بیچ دونون رانونکے اوسکو عرب حارس السماء کہتے ہین کہ کوکب نہایت شعاع آفتاب سے ہوتا ہے اور کہ ساق اوسکو رمح خارج صورت روشن کہ میان واقع ہے سماک رامح اور حارس الشمال اسی سبب سے روشن ہی ناپدید ہین جو کوکب چپ پر ہی کہتے ہین



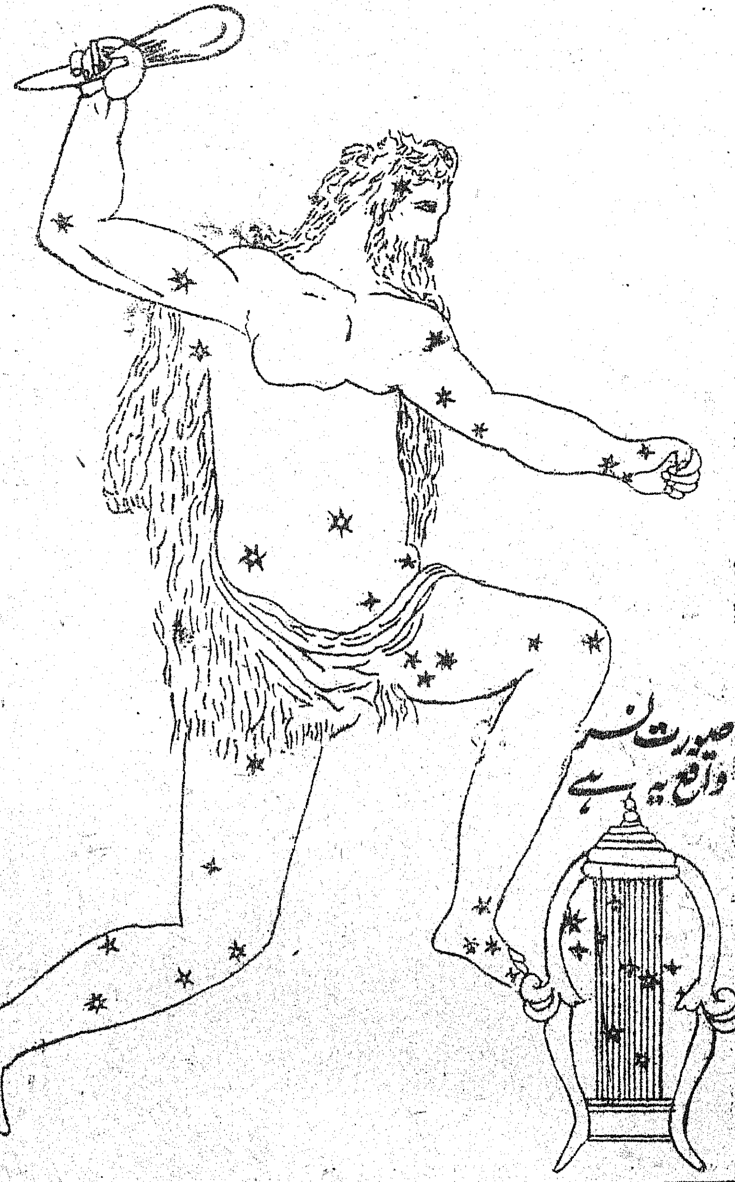
کواکب الفکہ جمیع کواکب اوسکے آٹھہ ہین داخل صورت اور یہ کواکب پیچھے عصا کے ضباع ہے کے اوپر شکل مستدیر کے واقع ہین استدارت کا فسہ کنارہ شکستہ مین ناقص ہے مانند اسی سبب سے اہل فارس اوسکو کاسۂ درویشان کہتے ہین اور ان کواکب سے ایک کوکب ہی کہ اوسکو

اور صورت اکلیل یہ ہے

نیر الفکہ کہتے ہین اور صورت فکہ کی یہ ہی **کواکب جاثی** اور اوسکو راقص بھی کہتے ہین کواکب داخل الصورت اوسکے سواے اون کواکب کے کہ بیچ مین اوسکے اور عوا کے مشترک ہین اٹھائیس ہین اور کوکب خارج الصورت کہ ساعد راست کے قریب واقع ہی ایک ہی اور یہ کواکب بصورت اوس مرد کے کہ دونون ہاتھون کو پھیلائے اور دونون زانوون کو خم کیے ہوئے واقع ہی داہنا پیر اوسکا عوا کی طرف ہی اور بایان پیر نزدیک اون چار کوکب کے ہے

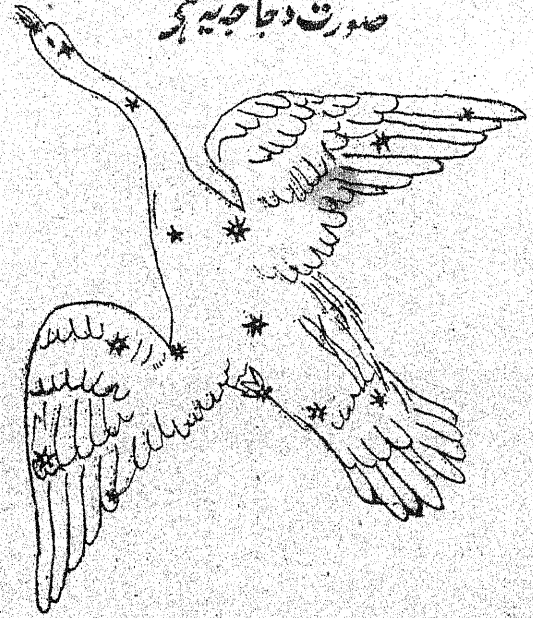
کرسی نشین پر واقع ہین
کوکبۃ الشلیاق
اور جملہ داخل صورت
اس صورت مین ہے
کہ نزدیک اوسکے ہین
یعنی سہ پایہ دیگ کے
کہتے ہین اسوجہ سے
کے کہ دونون بازو اپنے
اور عوام اوسکو اثافی
کہتے ہین اور قریب
ایک ستارہ اور ہے
کہتے ہین ۔
سب اونیس ستارے
اور دو خارج صورت
ایک صف مین واقع
کو عرض مین قطع
کہتے ہین گویا چار سوار
دوڑاتے ہین اور
کہ ذنب طائر پر ہین
اسلیے کہ فوارس کے
قائل ہین کہ وہ ستارہ
وہ بھی داخل فوارس ہے
طرف ہین اور دو بائیں
صورت کے
یہ کوکب بصورت

صورت جاثی یہ ہے



صورت نسر واقع یہ ہے

صورت دجاجہ یہ ہے



اور اونکو عوائد کہتے
ستارے اوسکے دین ہین
وہ ستارہ روشن کہ
مع اور اون دو ستارے کے
اور مجموعہ مثل مثلث
واقع ہین اونکو نسر واقع
کہ مشابہ ہین ساتھ کرگس
سمیٹے ہوے گرا چاہتا ہے
یعنی سہ پایہ دیگ
اور دس ستارہ روشن کے
روشن کہ اوسکو اظفار
کوکبۃ الدجاجہ
ہین سترہ داخل صورت
ہین چار ستارے کہ
ہین اور مجرہ یعنی کہکشان
کرتے ہین اونکو فوارس
ہین کہ متفرق گھوڑے
دو ستارے روشن
اونکو روادف کہتے ہین
پیچھے ہین اور بعض
جو داہنے بازو پر ہے
اور دو ستارے داہنی
طرف اور ایک عقب
کو کہتے ذات الکرسی
ایک عورت کے گھر

کرسی دو پایہ پر تکیہ لگائے پیر لٹکائے بیٹھی ہو درمیان کہکشان کے بالائی کواکب سر قیقاوس کے واقع ہین اور ستارے
اوسمین تیرہ ہین اونہین سے جو روشن ہی اہل عرب اوسکو کف الخضیب کہتے ہین اور مشہور الیا ہی کہ یہ کف الخضیب کف بسوط ثریا کا ہی

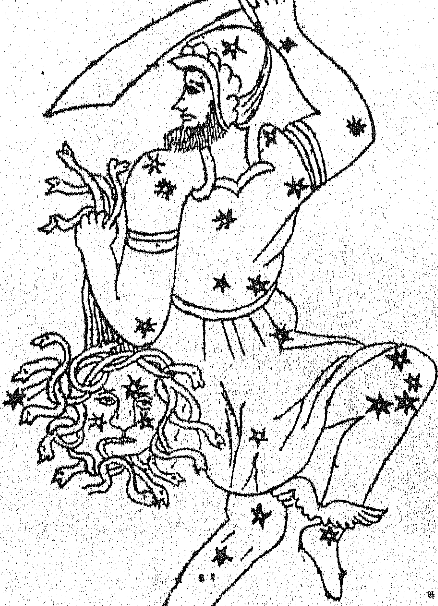


صورت ذات الکرسی یہ ہے

تشبیہ دی ہی اس ہاتھ کو پھیلے ہوئے ہاتھ کے ساتھ

کوکبہ برساوش

صورت اوسکی مثل ایک مرد کے ہی کہ داہنے پیر کو اوٹھائے ہوئے بائین پیر پہ کھڑا ہوا ہے داہنے ہاتھ مین شمشیر برہنہ لیے ہوئے اور سر پر رکھے اور بائین ہاتھ مین اوسکے راس غول یعنی دیو کا سر کٹا ہوا جملہ ستارے اوسکے اونتیس ۲۹ ہین چھبیس ۲۶ داخل صورت اور تین خارج صورت



صورت برساوش یہ ہے

کوکبہ ممسک الاعنہ

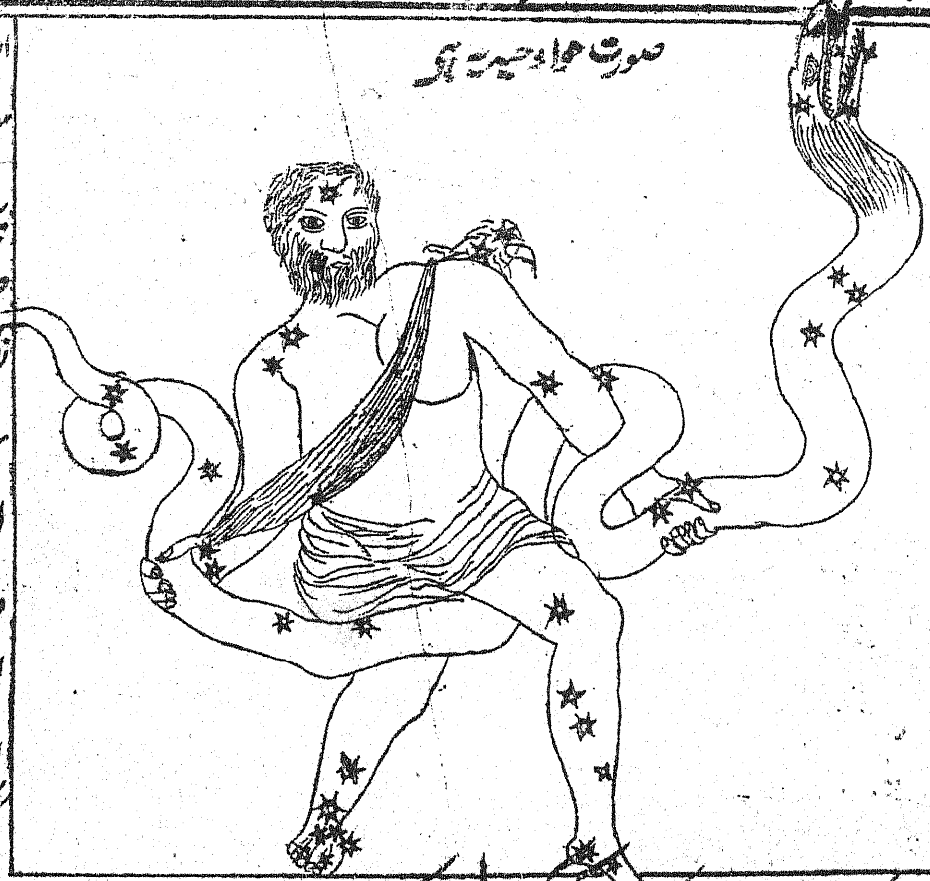
صورت اوسکی مانند اوس مرد کے ہی کہ کھڑا ہوا ہی ایک ہاتھ مین تازیانہ اور بائین ہاتھ مین باگ اور واقع ہی پشت حامل راس الغول پر درمیان ثریا و دبا کبر کے ستارے اوسکے تیرہ ۱۳ ہین جملہ داخل صورت چونکہ خیمہ کے ساتھ مشابہ ہین لہذا اہل عرب اونکو خبا کہتے ہین اور ستارہ روشن کہ اوسکے دوش چپ پر ہی اوسکو عیوق کہتے ہین اور جو بائین کہنی پر ہی اوسکو عین کہتے ہین اور دو ستارہ کہ اوسکے ساعد چپ پر ہین اونکو جدیین کہتے ہین اور کواکب عناز بھی اور عیوق کو رقیب الثریا بھی کہتے ہین اس جہت سے کہ اکثر ثریا کے ساتھ طلوع کرتا ہے اور ایک ستارہ کہ اوسکے داہنے شانہ پر ہی اور دو ستارے کہ اوسکے کعبین پر ہین ان تینون کو توابع العیوق کہتے ہین



صورت ممسک الاعنہ ہے

کوکبۃ الحوا والحیہ

صورت اوسکی مانند اوس مرد کے ہے کہ دونون ہاتھون سے سانپ پکڑے کھڑا ہوا ہین جملہ ستارہ اونتیس ۲۹ ہین چوبیس ۲۴ داخل صورت اور پانچ خارج صورت جو ستارہ کہ سر پر ہی اوسکو راعی کہتے ہین اور جو کوکبہ حاثی کے سر پر ہی اوسکو کلب الراعی کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اوسکے دہنے شانہ پر ہی اوسکو بھی

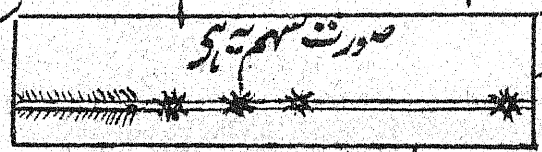


صورت حوا و حیہ یہ ہی

کلب الراعی کہتے ہین
ستارہ ہین اور
اونمین سے جو گردن
الحیہ کہتی ہین اور جو
مہرہ حیہ پر ہی اوسکو
ہین اسلیے کہ
واقع ہین
کہ گردن پر
اوسکو
کہتے ہین
سے کہ یمن

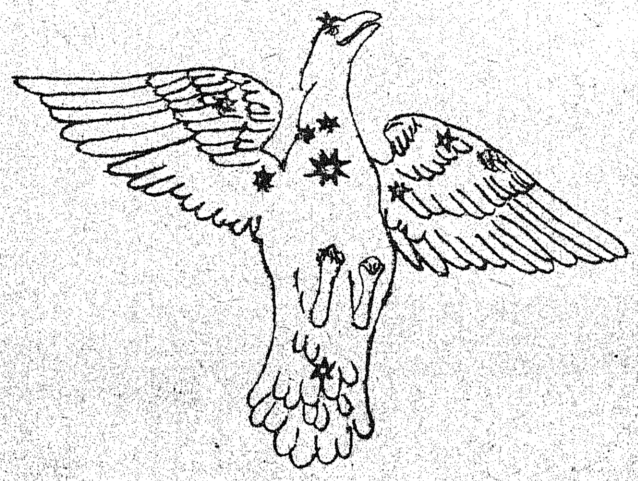
اور چھتین اٹھارہ
سب داخل الصورت
پر ہین اوسکو عنق
صف ستارونکی کہ
نسق شامی کہتے
شام کیطرف
اور جو صف
واقع ہے
نسق یمانی
اس وجہ
کی طرف

ہی اور ما بین دونون نسق کو روضۃ الاغنام کہتے ہین کوکبۃ السہم کہ ستارے اوسمین پانچ ہین درمیان منقار دجاجہ اور نسر
طائر کے ہین کہکشان پر مانند تیر کے کہ پیکان اوسکا جانب مشرق کے ہی



صورت سہم یہ ہی

اور سوفار مغرب کیطرف واقع ہے جسوقت کہ وسط السما پر پہونچتا ہی
طول اوسکا دو گز دکھائی دیتا ہی کوکبۃ العقاب ستارے اوسمین نو داخل صورت ہین اور چھ خارج صورت تین ستارون کو نفس
صورت سے نسر طائر کہتے ہین مقابل ہین نسر واقع کے اور عوام شاہین میزان کہتے ہین اور نسر طائر اس لیے کہتے
ہین کہ وہ بشکل کرگس پرواز کنندہ کے ہی اور
منجملہ کواکب خارج الصورت کے تین ستارون کو
عوام میزان لکھتے ہین اور وہ دو ستارہ کہ اوسکے
سر پر ہین اونکو ظلمتین کہتے ہین کوکبۃ الدلفین
ستارے اوسمین دس ہین اونمین سے
ایک ستارہ روشن کہ دنبال پر واقع
ہی اوسکو دنبال دلفین کہتے ہین اور
جو ستارہ کہ درمیان ہین واقع ہین
اونکو قعود کہتے ہین اور عوام اونکو صلیب



صورت عقاب کی یہ ہی

صورت دلفین کی یہ ہے

صورت قطعة الفرس یہ ہے

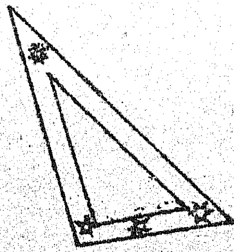
اور اوسکو عمود الصلیب کہتے ہین اور یہ کوکب [illegible]
تابع ہے اور دلفین جانور دریائی ہے کہ ڈوبنے والے کو بچاتا
ہے کوکبة قطعة الفرس ستارے اوسمین چار ہین منجملہ
اوسکے دو ستارے متصل ہین کہ بعد درمیان اونکے قریب
ایک بالشت کے ہے اور یہ دونون اوسکے منھ پر واقع ہین
اور دو ستارے ہین متفرق فی جملہ اون مین قریب ایک گز کے ہے
اور یہ دونون اوسکے سر پر ہین اور یہ قطعة الفرس قریب دلفین کے پشت پر ہے
کوکبة الفرس الاعظم یہ کوکب بصورت ایک گھوڑے کے ہے
کہ اوسکے سر اور گردن اور دونون اگلے پیر اور سینہ وغیرہ کمر تک موجود ہو اور پٹھے اور پچھلے پیر نہین ہین
اوسمین ستارے بیس ہین منجملہ اونکے ایک ستارہ کہ اوسکی ناف پر ہے وہ مشترک ہے درمیان اسکے
اور صورت کوکبة مراة المسلسلة کی کہ اوسکے سر پر واقع ہے اوسکو سرة الفرس کہتے ہین اور جو ستارہ کہ
اوسکی پشت پر واقع ہے اوسکو جناح الفرس کہتے ہین اور جو اوسکے شانے پر ہے اوسکو منکب الفرس
کہتے ہین اور ایک ستارہ اوسکی پیٹھ پر نزدیک گردن کے ہے اوسکو متین الفرس کہتے ہین اور ایک اوسکے

صورت فرس اعظم کی یہ ہے

ہونٹھ پر ہے اوسے قم الفرس
کہتے ہین اور اہل عرب مجموع
ان چار کواکب یعنی منکب الفرس
ومتین الفرس وجناح الفرس
اور کوکب مشترک کو کہ شکل مربع
پر واقع ہین دلو کہتے ہین
اور دو ستارے کہ اونپر مقدم ہین
اونکو عرقوہ کہتے ہین اور
دو ستارے ہین یعنی پر جناح
واقع ہین اونکو کرب کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوسکی گردن پر ہین اونمین سے تالی کو سعد التمام کہتے ہین
اور ستارے کہ اوسکے سینے پر ہین اونمین جو مقدم ہے اوسکو سعد البارع کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوسکی
داہنے زانو پر ہین اون مین سے جو شمالی ہے اوسکو سعد المنظر لکھتے ہین کوکبة المراة المسلسلة


صورت مراۃ المسلسلہ یہ ہے

یہ کوکب بصورت ایک عورت کے کہ دہنا ہاتھ
اوسکا اوپر کیطرف اور دست چپ اوسکا دکھن
کیطرف کھنچا ہے اور اوسکے پیرون پر بہت
ستارے جمع ہین گویا کہ اوسکے پیرون پر زنجیر پڑی
ہے اسیوجہ سے اوسکو کوکبۃ المسلسلہ کہتے ہین
جملہ ستارہ اوسمین داخل صورت تیئیس ہین سواے اوس ستارہ
روشن کے کہ مشترک ہے درمیان اوسکے اور
سرۃ الفرس کے منجملہ ان کواکب نورانی کے ایک
نورانی کہ اوسکے میزر پر واقع ہے اوسکو بطن الحوت کہتے ہین


صورت مثلث یہ ہے

کوکبۃ المثلث یہ کوکب مثلث در ایک صورت
پر ہے اور اوسمین چار ستارے ہین سواے
اوس ستارہ منور کے کہ پاے چپ مراۃ المسلسلہ پر
واقع ہے منجملہ اوسکے ایک ستارہ سر مثلث پر
ہے اور تین قاعدے پر نہایت فکر تھا صور شمالیہ

کا کہ سب اکیس صورتین ہین واللہ الموفق

فصل ۳ فی بروج الاثنا عشر فصل بروج دوازدہ گانہ

کے بیان مین یہ جو صورتین کہ دائرۂ منطقۃ البروج مین کواکب سیارہ کی راہ پر ہے واقع ہین وہ سب بارہ
ہین اور اونکو بارہ برج کہتے ہین جو برج جسکی صورت پر واقع ہے اوسیکے نام سے مشہور ہے چنانچہ ذکر
ہر ایک برج کا مع نام اور شکل اور تفصیل کواکب کے موافق مذہب منجمین اور اہل عرب کے اس فصل مین
کیا ہے اب اول برج سے شروع کرتے ہین **کوکبۃ الحمل** یعنی ہیکل یہ کواکب مینڈھے کیصورت پر واقع ہین مقدم اوسکا مغرب
کیطرف اور موخر اوسکا مشرق کیطرف اور منہ اوسکا پشت کی طرف پھرا ہوا ہے جملہ ستارہ اوسمین اٹھارہ ہین تیرہ داخل صورت
اور پانچ خارج صورت منجملہ اونکے دو ستارے روشن کہ اوسکے سر پر ہین اونکو شرطین کہتے ہین اور ایک ستارہ روشن خارج


صورت حمل یہ ہے

صورت اوسکی شاخ پر واقع ہے اوسکو ناطح اور جو
ستارہ کہ آلت اور ران پر بشکل مثلث متساوی
الاضلاع ہین اونکو بطین کہتے ہین اور شرطین اور
بطین دو منزلین منازل قمر سے ہین کوکبۃ الثور

یعنی بر کھو بیل کی صورت پر ہی کمر سے آدھا جسم پچھلا نہین ہی مقدم اوسکا مشرق کیطرف اور موخر اوسکا مغرب کیطرف
اور ستارے اوسمین سولے اوس ستارہ روشن کے کہ اوتر طرف قرن کے شمالی جانب اور دہنے پر ممسک الاعنہ
کی صورت کے واقع ہے اور مشترک ہے فیمابین صورت اور اوسکی صورت کے اسکے تیتیس ستارہ ہین داخل
صورت اور گیارہ خارج صورت اونمین سے چار ستارے متوالی موضع قطع پر ایک صف مین واقع ہین اور
ایک ستارہ روشن سرخ اوسکی چشم جنوبی پر ہے اوسکو دبران اور عین الثور کہتے ہین اور جو ستارے کہ اوسکے

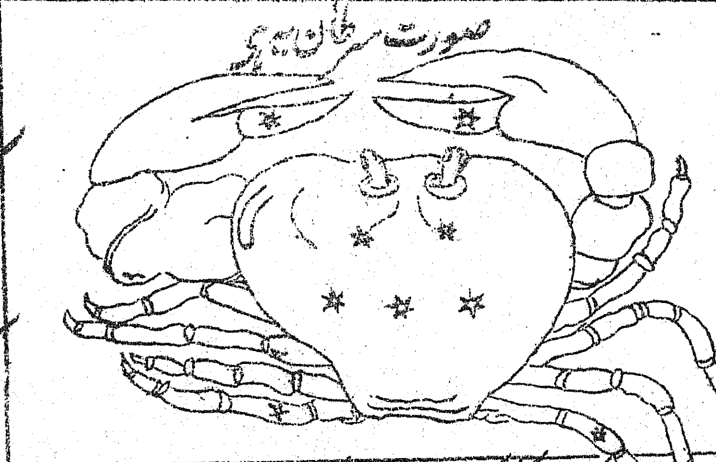


دوش پر ہین اونکو ثریا کہتے ہین اور نجم بھی وہ سب
چھ ستارے ہین بشکل خوشہ انگور کے گویا مجموع
ایک ستارہ ہی دو روشن اور باقی خفی اور بعضے
کہتے ہین کہ سات ہین اور دو ستارے متقارب
کہ اوسکے گوش پر واقع ہین اونکو کلبین کہتے
ہین گویا کہ وہ دو کلب ہین دبران کے اور عرب
دبران کو شوم ونحس جانتے ہین اس سے
خشک سالی ہوتی ہی اور چند ستارے کہ حوالی
ثور مین ہین اونکو قلاص کہتے ہین کوکبتہ
التوامین یعنی جوڑا ہندی ہیں اوسکو متھن کہتے ہین یہ صورت صورت دو آدمیون کی سی ہی سر اونکے
اوتر اور پورب کی طرف اور پیر اونکے پچھم اور دکھن کیطرف ہین ستارے ایک صورت کے دوسری صورت سے
ملے ہوے ہین اور دونون صورتون کی ملا کے سب اٹھارہ ہین داخل صورت اور سات خارج صورت
دو ستارے روشن کہ ان دونون کے سرون پر ہین عرب اونکو ذراع مبسوط کہتے ہین اور دو ستارے کہ لیسان



صورت شمالی غربی پر ہین اونکو سقعہ غنمہ کہتے ہین
اور بعضے ایک کو میسان اور دوسرے کو ازر
کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوپر قدم صورت اول کے
ہین اور وہ ستارہ کہ اوسکے آگے واقع ہی اون سبکو
نجاشی کہتے ہین کوکبتہ السرطان
یعنی کرک نو ستارے اسمین داخل صورت ہین
اور چار خارج صورت وہ ستارہ کہ انہین سے

روشن ہے اہل عرب اونکو نثرہ کہتے ہین اور مجسطی نے نثرہ کو مطلق بیان کیا ہے اور دو ستارے کہ نثرہ کے پشت پر



صورت سرطان یہ ہے

ہین اونکو حمارین کہتے ہین اور ایک ستارہ
کہ اوپر ایک پیر جنوبی اس شکل کے ہے
اوسکو طرفہ کہتے ہین کوکبۃ الاسد یعنی
سنگہ ستائیس ستارے اوسکے داخل صورت ہین اور آٹھ
خارج صورت جو ستارے کہ اوسکے منہ پر ہین اون
جو ستارے سرطان کے خارج صورت ہین ان
سکو طرفہ کہتے ہین اور چار ستارے کہ اوسکی گردن پر ہین اونکو جبہہ اور جو ستارے کہ اوسکے سینے پر ہین اونکو قلب
اور جو اوسکی پیٹھ اور تہی گاہ یعنی ناف کے متصل ہین اونکو زبرہ کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اوسکے موخر دم پر ہے اوسکو



صورت اسدیہ ہے

صرفہ کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جب
مغرب مین ساقط ہوتا ہے سردی
موقوف ہوتی ہے اور جب وہ طلوع
کرتا ہے تحت الشعاع سے گرمی موقوف
ہوتی ہے کوکبۃ السنبلہ
یعنی کنیا اور اسکو کوکبۃ العذرا
بھی کہتے ہین ستارے اوسکے
چھبیس داخل صورت اور چھ خارج صورت ہین یہ صورت بہ شکل ایک عورت کے ہے سر اوسکا جانب سر شیر کے
کہ وہ ایک ستارہ روشن ہے دنبال اسد پر اور پیر اوسکے اوس مقام پر ہین کہ جہان زبانۂ ترازو ہے اہل عرب
اوس ستارے کو کہ بائین دوش سنبلہ پر ہے اوسکو عوا کہتے ہین اور عوا نام ہے تیرھوین منزل کا منازل قمر
سے اور بعضے کہتے ہین کہ عوا اوس ستارے کا نام ہے جو نیچے بغل و شکم سنبلہ کے ہے اسلیے کہ کتا پیچھے
شیر کے بہت فریاد کرتا ہے اور عوا البرد بھی کہتے ہین اسواسطے کہ جب طلوع کرتا ہے سنبلہ تا غروب
سردی رہتی ہے اور اوس ستارہ روشن کو کہ نزدیک ہاتھ سنبلہ کے ہے اور اوسکو کہ سنبلہ کے ہاتھ مین ہے
سماک اعزل کہتے ہین اس لیے کہ ہتھیار نہین رکھتا ہے اور مقابل اوسکے سماک رامح ہے اور اہل نجوم ان ستارونکو
ساق الاسد کہتے ہین اور وہ ستارہ کہ بائین پیر پر ہے اوسکو عفر کہتے ہین اسواسطے کہ نزدیک اوسکے
ایک ستارہ خفیہ اور ہے گویا کہ یہ اوسکو چھپاتے ہے کوکبۃ المیزان یعنی تولا ستارے اوسکے آٹھ

داخل صورت
کواکب
کواکب
کے واقع
ہو خارج
اور اس
سے کوئی
مشہور نہین ہے
العقرب
ستارے
اکیس داخل
ہین اور تین
اور اہل عرب
کہ اوسکی
ہین اونکو
کہتے ہین
روشن
کہ اوسکے
اوسکو قلب
ہین اور وہ ستارہ
قلب العقرب
اوسکے
نساط
ہین اور
ستارہ کہ جنکو حزرات

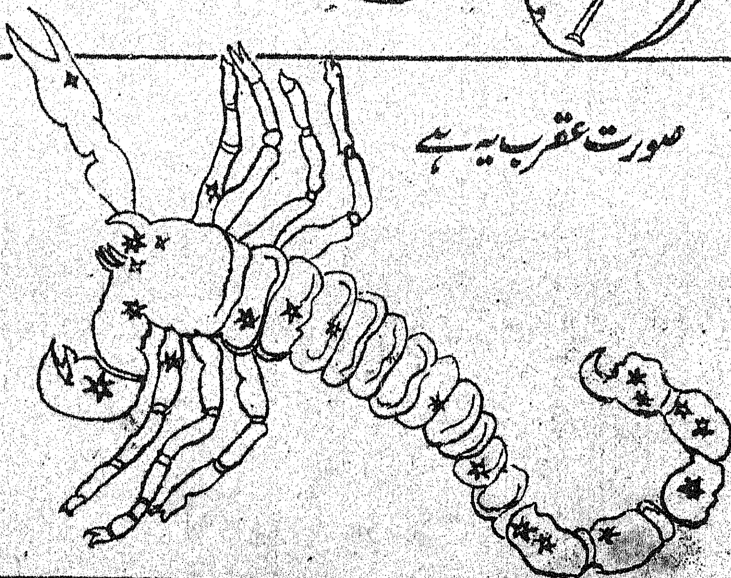
ہین درمیان
عذرار اور
عقرب
ہین اور
صورت
مجموع
ستارہ
کوکبہ
یعنی برجھپک
اوسکے
صورت
خارج صورت
اون ستارونکو
پیشانی پر
اکلیل
اور وہ ستارہ
مائل بسرخی
بدن پر ہے
العقرب کہتے
کہ آگے
وہ ستارہ کہ پیچھے
ہے اونکو
کہتے
چند
واقع ہین

صورت سنبلہ یہ ہے

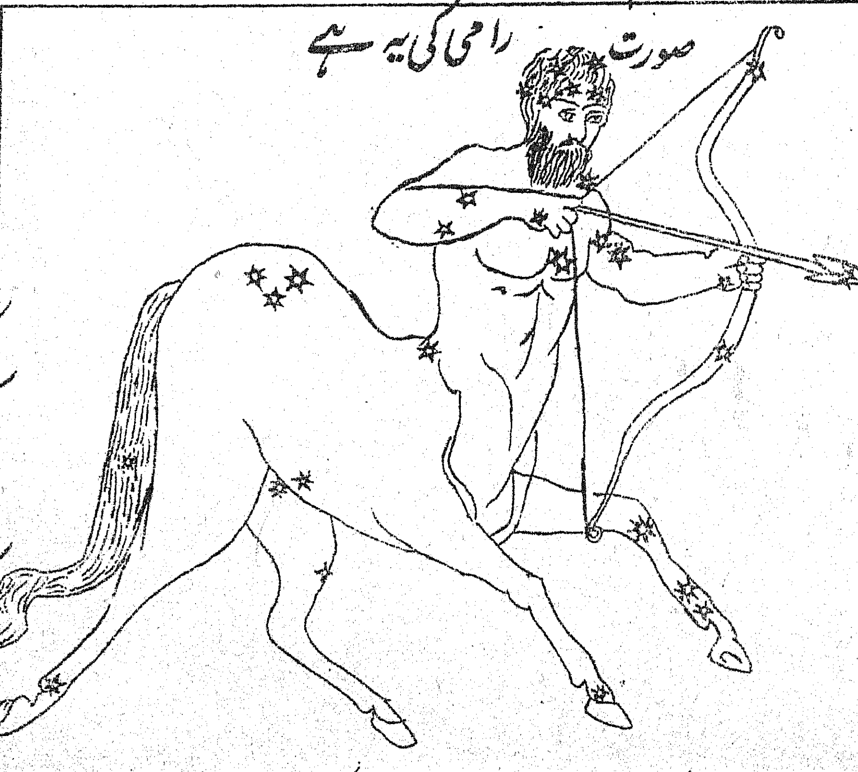


صورت میزان یہ ہے

صورت عقرب یہ ہے



ہین اونکو فقرات کہتے ہین اور وہ دو ستارے کہ کنارہ ذنب پر واقع ہین اونکو شولہ کہتے ہین کوکبۃ الرامی
یعنی قوس ہندی ہین اوسکو دھن کہتے ہین ستارے اوسمین جملہ اکتیس ہین اور گرد اوسکے کوئی ستارہ نہین
منجملہ اونکے جو ستارہ اوپر پیکان اور قبضۂ کمان اور طرف جنوب قوس اور طرف دست راست کے ہین وابہ سے
اہل عرب ان سبکو انعام وارد کہتے ہین اسیلیے کہ کہکشان کو نہر کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور یہ ستارے اوسکے
کنارے پر واقع ہین پس گویا نعائم ہین کہ پانی پینے کو لب نہر آئے ہین اور جو ستارے کہ دوش چپ اور پاے



سہم اور شانۂ چپ اوسکے واقع ہین پورب طرف کچھ انعام صادر گویا کہ نعائم ہین ہین اور دو ستارے گوشۂ شمالی پر ہین ہین اور دو ستارے ران پر ہین اونکو

اور زیر بغل اور کہکشان سے ہٹے ہین اون کو کہتے ہین یعنی کہ پانی پیکر جاتے کہ کمان کے اونکو ظلیمین کہتے کہ پائین ساق اور مردین کہتے ہین

کوکبۃ الجدی

یعنی بکرا اوسمین اٹھائیس ستارے ہین اور گرد اوسکے کوئی ستارہ نہین ہے منجملہ اونکے دو ستارے کہ اوسکے سر اور دم پر واقع ہین
اونکو سعد ذابح کہتے ہین یعنی جو ستارہ انمین روشن ہے اوسکو ذابح کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور جو خفی ہے اوسکو
بکری کے ساتھ گویا کہ وہ اوسکو ذبح کرتا ہے اور اوسکی روشنی کو مٹاتا ہے اور دو ستارے روشن کہ اوسکے دنبال پر



واقع ہین اونکو عجب بین یعنی دلو ہندی ہین اوسکو ستارے داخل صورت ہین دو ستارے روشن کہ اوسکے اہل عرب سعد الملک کہتے چپ پر ہین مع اون ستارون کے سعد السعود کہتے ہین اور

کہتے ہین

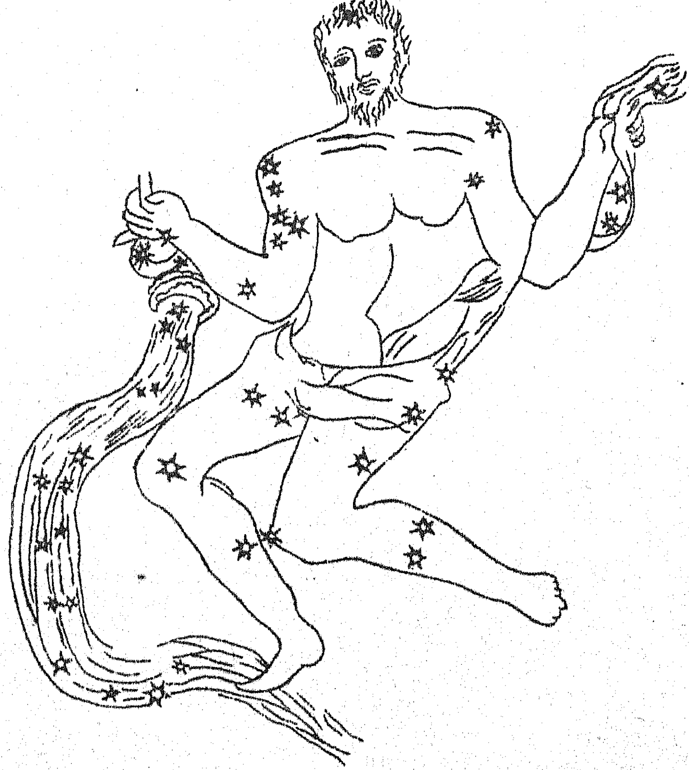
کوکبۃ ساکب الماء

کمبھ کہتے ہین اوسمین بیالیس ستارے ہین اور تین خارج صورت منجملہ اونکے دوش راست پر ہین اونکو ہین اور دو ستارے کہ دوش کہ جو دنبال جدی پر ہین اونکو تین ستارے کہ دست چپ پر

ہین اونکو سعد بلع اسلیے کہتے ہین کہ ان دونون مین مسافت کم ہی مسافت فیما بین سعد ذابح سے اور انکو تشبیہ دیتے ہین کشادہ دہن سے کہ آمادہ ہو کسی شی کے کھانے پر اور کہتے ہین کہ وقت طوفان نوحی کے جب پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا یَا اَرْضُ ابْلَعِی مَاءَكِ اوسوقت یہ دونون ستارے طالع تھے اور وہ تین ستارے کہ اوسکے داہنے ہاتھ پر ہین اونکو سعد اور اوس ستارے کو کہ دہنے ساعد پر ہی اخبیہ اور مجموع کو سعد الاخبیہ کہتے ہین اسلیے کہ جب یہ ستارے طالع ہوتے ہین ہوام اور حشرات الارض نیچے زمین کے چلے جاتے ہین بسبب شدت سردی کے اور وہ ستارے کہ دکھن کی طرف ہین حوت پر ہی اوسکو ضفدع کہتے ہین اور بعض طلیم

کوکبۃ السمکتین

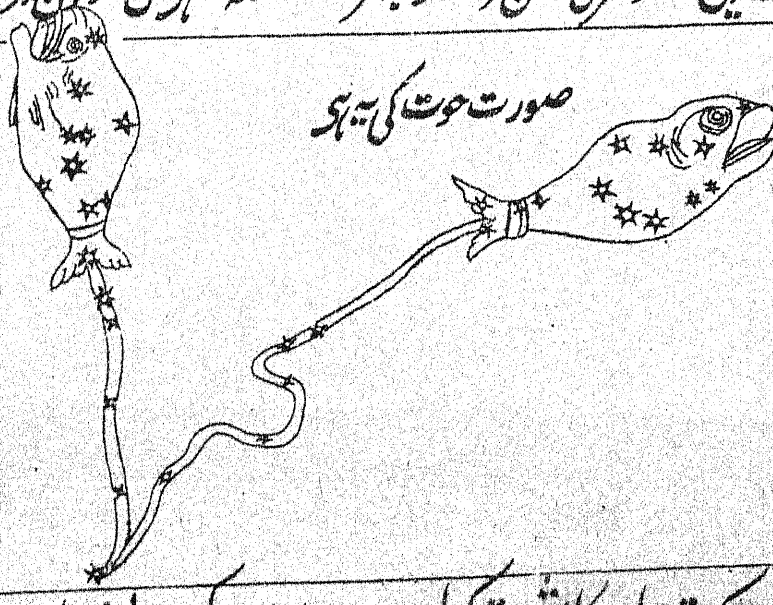
یعنی حوت ہندی مین اسکو مین ہتے ہین اس کوکبہ مین چوبیس ستارے داخل


صورت ساکب الماء یہ ہی

صورت ہین اور چار خارج صورت اور شکل اوسکی مانند دو مچھلیون کے ہی ایک اونمین سے پشت فرس اعظم پر ہے اوسکو سمک متقدم کہتے ہین اور دوسری دکھن طرف کو کبہ مراۃ المسلسلہ کے ہی ان دونون کے درمیان مین ایک خط پیچیدار ستارون سے کھنچا ہی

بیان صور فصل ۵

جنوبیہ مین اور وہ پندرہ صورتین ہین چنانچہ بیان ہر ایک کا موافق مذہب منجمین اور اہل عرب کے آتا ہی مثل بیانات سابق کے


صورت حوت کی یہ ہی

کوکبہ قیطس

یہ ایک کوکب دریائی جانور کی صورت پر ہی کہ مقدم اوسکا مشرق کی طرف برج حمل سے دکھن جانب اور موخر اوسکا مغرب کی طرف اون تین ستارون کی پشت پر کہ جو خارج از صورت دلو ہین ستارے اوسمین بائیس ہین عرب ان ستارونکو

کہ جو اوسکے سر پر ہین کف الجذما کہتے ہین اسواسطے کہ کشش اوسکی کشش کف الخضیب سے کم ہے اور پانچ ستارے
کہ اوسکے آخر بدن پر ہین اونکو نعامات کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اوسکے اصل دنبال پر ہے اوسکو نظام کہتے ہین اور ایک
ستارہ اوسکی دم کے دکھن طرف کے شعبہ پر ہے اوسکو ضفدع ثانی کہتے ہین لیکن فرق اتنا ہے کہ ضفدع اول دلو سے خارج
صورت فیما بین اوسکے اور قیطس کے واقع ہے

صورت قیطس یہ ہے

کوکبۃ الجبار کواکب اوسکے اڑتیس ہین صورت ہین اور وہ بصورت مرد استادہ کے ہے دکھن طرف طریق آفتاب
سے اور اوسکے ہاتھ مین عصا اور کمر پر تلوار ہے جوب اون تین کواکب کو جو اوسکے منھ پر ہین ہقعہ کہتے ہین اور
اثافی بھی اور وہ ستارہ اعظم کہ اوسکے داہنے دوش پر ہے منکب الجوزا اور ید الجوزا کہلاتا ہے اور وہ دو ستارے کہ بائین
دوش پر ہین اونکو ناجد و مرزم کہتے ہین اور اون تین ستارونکو کہ ایک صف مین ہین اونکو منطقۃ الجوزا کہتے ہین اور
اون تین ستارونکو
متصل ہین سیف
وہ ستارہ بڑا کہ بائین
کہتے ہین وررعی
اور اون نو ستارونکو
قوس کے واقع ہین
اور ذوائب الجوزا بھی
یہ صورت بشکل ایک
کثیر الانعطاف کے

صورت جبار کی یہ ہے

کہ ایک دوسرے سے
الجبار کہتے ہین اور
قدم پر ہے رجل الجبار
الجوزا بھی کہلاتا ہے
کہ آستین پر شکل
تاج الجوزا کہتے ہین
کوکبۃ النہر
دریاے باریک
واقع ہے ستارے

اوسکی چوبیس ہین صورت مین گرد اوسکی کوئی ستارہ جڑا نہین شروع ہے یہ صورت اوس ستارے سے کہ قدم جوزا پر واقع ہے اور گذرتی ہے تا جہۃ مغرب پر لطافت تعریج کے اون چار ستارون تک کہ سینۂ قیطس پر واقع ہین بعد ازان گذری ہے تین ستارون پر جنوب مین بعد اوسکے پھرتا ہی مشرق کیطرف اور گذری ہے اون تین ستارون پر کہ مجتمع ہین بعد اوسکے پھرتا ہی دکھن کیطرف تین ستارون پر منقطع ہوتا ہے اور گذرتا ہے دکھن کی جانب اون دو ستارون پر کہ متصل ہین بعد اوسکے مغرب کیطرف گذری ہے پھر دو ستارون پر کہ وہ بھی متصل ہین بعد ازان تین ستارون پر کہ متصل ہین بعد اوسکے پہونچتا ہے ایک روشن ستارہ پر کہ آخر نہر پر ہے عرب اول اور دوم اور سوم کو کرسی الجوزا کہتے ہین اور اون چار کوکب کہ درمیان نہر کے ہین اور پانچ کوکب کو کہ دوسری جانب ہین ارخی نعام کہتے ہین یعنی آشیانہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور اون ستارون کو کہ گرد اوسکے ہین بیض اور اوس ستارے کو کہ آخر نہر پر ہے ظلیم کہتے ہین اور درمیان اس ظلیم اور اوس ظلیم کے کہ حوت کے منہ پر واقع ہے بہت ستارے ہین اونکو ربا کہتے ہین یعنی فراخ نعام صورت نہر کی یہ ہے۔

کوکبة الارنب ستارے اوسکے بارہ ہین صورت بین اور جڑا ہوا نہین ہے اور وہ نیچے پر جوزا کے ہے اور شکل اوسکی منہ اوسکا مغرب کی طرف اور دنبال اوسکی مغرب کی طرف کہ دونون ہاتھ اور دونون پیر پر ہین کرسی الجوزا اور عرش الجوزا

گرد اوسکے کوئی ستارہ بصورت ارنب کے ہے اور عرب اون چار ستارون کو بھی کہتے ہین



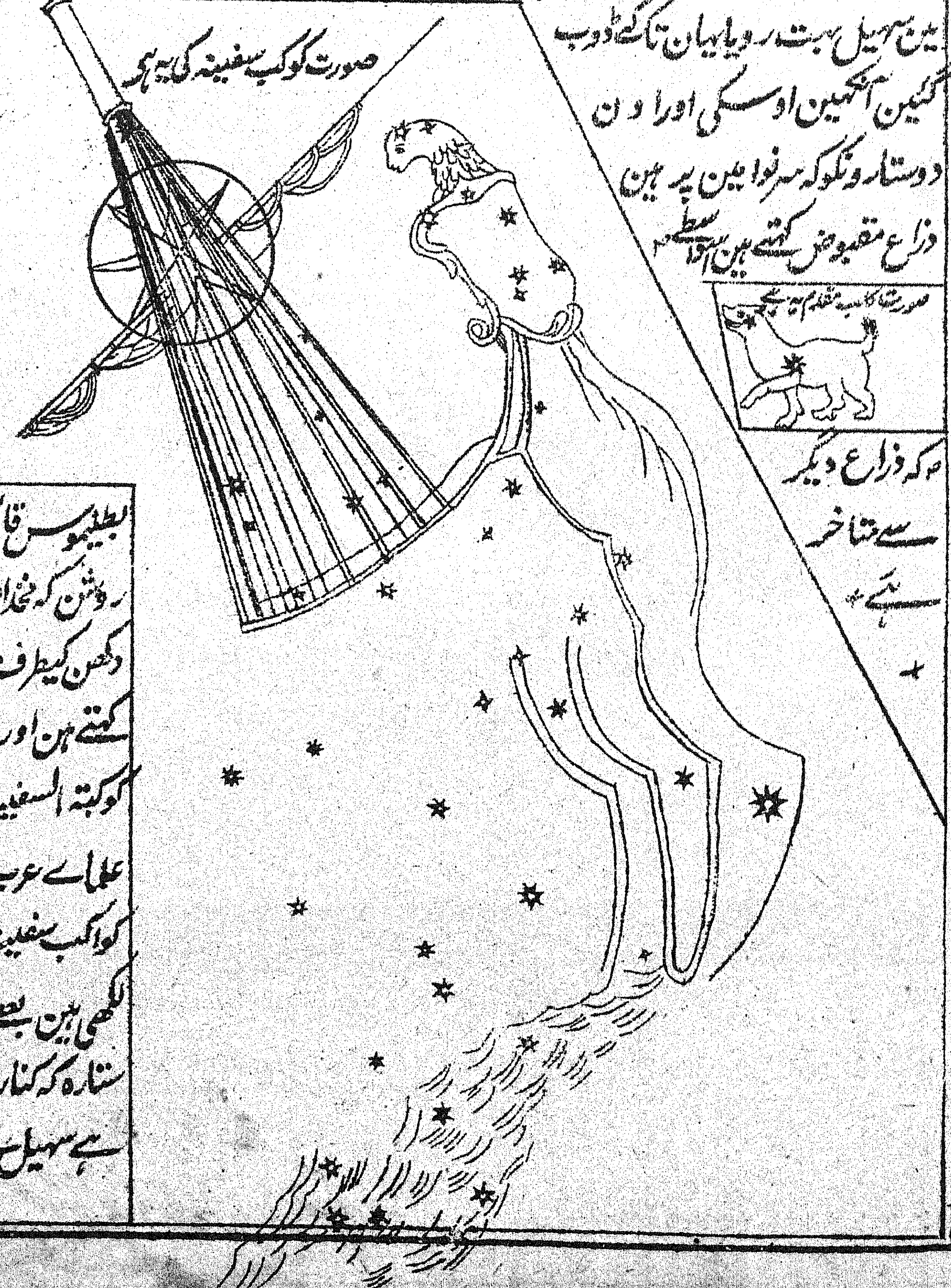
کوکبة الکلب الاکبر ستارے اوسکے اٹھارہ ہین صورت مین ہے اور وہ ایک کتے کی اوسکو کلب کہتے ہین ہی عرب اوسکو شعری العبور اوسکی پرستش

اور گیارہ خارج صورت سے شکل پر ہے بعد کوکبہ جوزا کے اور اسکے اور وہ ایک ستارہ کہ اوسکے منہ پر واقع کہتے ہین زمان جاہلیت مین ایک قوم کرتی تھی اسواسطے کہ یہ ستارہ آسمان کو عرض مین قطع کرتا ہے بخلاف تمام کواکب کے فرمایا اللہ تعالے نے وانہ ہو رب الشعری اور شعری العبور وجہ سے کہتے ہین کہ مجرہ سے عبور کیا ہے

اسی نزدیک اور اوس ستارہ کو واقع ہے مرزم العبور کہ شانہ اور ران سہیل کے کہ چنگل کلب پر ہین اور وہ چار ستارے



اور وہ بال کہ پیچھے اوسکے ہین اوردو بیار ستارے کہ خارج از صورت ایک صف مین واقع ہین اونکو فرود کہتے ہین
دو ستارے کہ خارج از صورت ہین ایک حضار کہتے ہین اور دوسرے کو وزن اور ان دو کو علماے نجوم تیر کہتے ہین
اسواسطے کہ قبل سہیل کے طلوع ہوتے ہین ایک شخص نے قسم کہائی ہے کہ سہیل ہین **کوکبۃ الکلب المقدم**
اس شکل مین کل دو ستارے ہین روشن واقع ہین درمیان اون دو کواکب کے شکل کے کہ سر نواعین پہ ہین اور درمیان روشن
ستارے کے کہ دہن کلب متاخر پر یعنی کلب الاکبر پہ ہے مشرق کیطرف ایک ستارہ ان دونون سے روشن تر ہے
عرب اوسکو شعری الشامیہ کہتے ہین اسوجہ سے کہ شام کیطرف مین غائب ہوتا ہے اور شعری الغمیضا بھی کہتے ہین اسواسطے
کہ وہ بہن سہیل کی ہے اور شعری العبور نے مجرہ سے عبور کیا ہے نزدیک سہیل کے اور وہ اوسطرف رہ گیا پس مفارقت
مین سہیل بہت رویا یہان تک کے ڈوب گئین آنکھین اوسکی اور اون دو ستارونکو کہ سر نواعین پہ ہین ذراع مقبوض کہتے ہین اسواسطے
کہ ذراع دیگر سے متاخر ہے

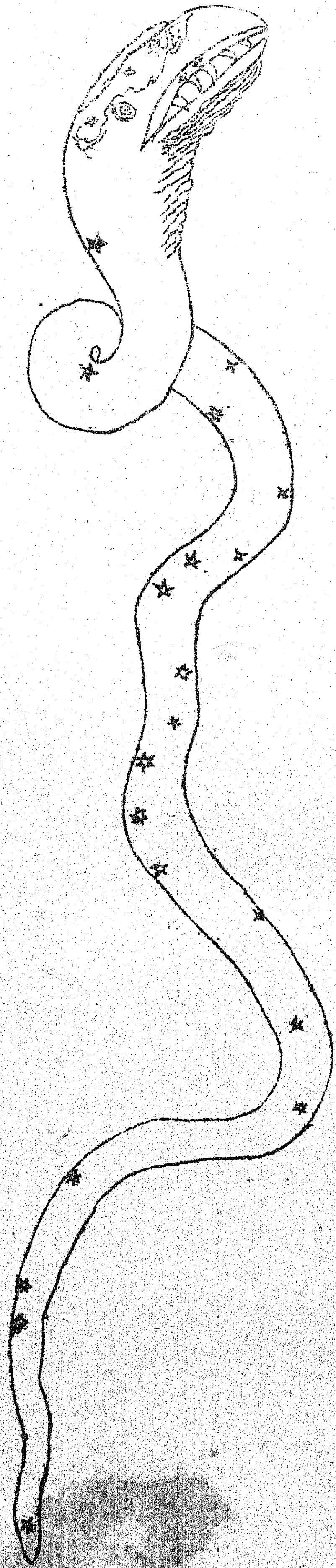


کوکبۃ السفینہ
ستارے اوسکے پینتالیس ۴۵ ہین صورتمین اورگرد اوسکے کوئی ستارہ مرصود نہین ہے

بطلیموس قائل ہے کہ وہ ستارہ روشن کہ مجداف پر واقع ہے دکھن کیطرف اوسکو سہیل کہتے ہین اور وہ بہت دور ہے کوکبۃ السفینہ سے دکھن کیطرف علماے عرب نے سہیل اور کواکب سفینہ مین بہت دو تین لکھی ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ ستارہ کہ کنارہ مجداف دوم پہ ہے سہیل ہے

فصل ۲ فوائد قطب جنوبی مین قطب جنوبی مقابل قطب شمالی کے واقع ہے اور خارج ہے کواکب سے
نزدیک ستارہ جدی کے اور گرد اوسکے بہت ستارے ہین نیچے سہیل کے علمانے قطب جنوبی کے بہت
فوائد بیان کیے ہین ازانجملہ ایک امر وضع حمل کا ہے کہتے ہین کہ اگر کسی حیوان پر ولادت دشوار ہو نظر کرے اس
قطب اور سہیل مین فی الحال وضع حمل کرے اور منجملہ اوسکے امر الباہ ہے اگر کوئی شخص نامرد ہو گیا ہو بے استعمال
دوا چند شب سہیل اور قطب جنوبی مین نظر کرے مرد ہو جاے اور منجملہ اوسکے دفع الثولول ہے چاہیے کہ صاحب
اوسکا موافق عدد ثولول کے پتی درخت عرب کے لے اور طرف قطب جنوبی اور سہیل کے نظر کرے اور بیالیس
مرتبہ یہ کہے کہ یہ واسطے دفع ثولول کے ہے بعد اوسکے اون پتون کو ہاون دستہ مین کوٹے اور اوپر ثولول کے رکھے
ثولول محو ہونگے کہتے ہین کہ یہ خواص عجیب اور مجرب سے ہے اور منجملہ اوسکے دفع مالیخولیا ہے چاہیے کہ صاحب اوسکا
چند مرتبہ سہیل اور قطب جنوبی پر ہر شب مین چند مرتبہ نظر کرے یہانتک کہ مالیخولیا دفع ہوئے کہتے ہین کہ یہ مجرب ہی
اور منجملہ اوسکے پیدا ہونا خوشی کا ہی کہتے ہین صبح نظر کرنا سہیل اور قطب جنوبی مین سرور اور طرب زیادہ کرتا ہے
یہی باعث ہے کہ زنگی مخصوص ہین ساتھ زیادت طرب کے اور غم نزدیک انکے نہین آتا ہے اسواسطے کہ مدار
قطب جنوبی اور سہیل کا سمت الراس اونکا ہے اور منجملہ اسکے ازالہ ظفرۃ العین ہے اور ظفرہ ایک مرض ہے امراض
چشم سے اگر صاحب ظفرہ قطب جنوبی اور سہیل مین بہت نظر کرے اس عارضہ سے نجات پاوے لیکن چاہیے
کہ نظر بہت کرے اور انگشت شہادت کثرت سے آنکھ پر پھیرے اور ابتدا اسکی شب سہ شنبہ سے کرے اور جبتک
کہ ظفرہ زائل نہو منقطع نکرے بیالیس یا اونچاس روز تک اور بعد زوال آفتاب کے کھانا نہ کھاوے کہتے ہین کہ جس
اونٹ کی آنکھ سہیل پر پڑتی ہے فی الحال ہلاک ہوتا ہے یا بیمار ہو کر ہلاک ہوتا ہے اور وہ شتر مردہ واسطے چند
چیزون کے کام آویگا **اول** یہ کہ اگر کسی عورت کو خون حیض بند ہو گیا ہو خون اوس اونٹ کا اپنے پاس رکھے
خون جاری ہوگا **دوم** یہ کہ اگر استخوان اوسکے پیس کر مع روغن زیت سر مصروع مین ملے صرع زائل ہو
سوم یہ کہ جس شخص کے کبھی آنکھ مین پانی اوترا ہو تین روز گوشت اس اونٹ کا کھاوے پانی دفع ہو جائیگا
چہارم یہ کہ اگر کوئی شخص اوسکی ہڈی یا گوشت یا رگین یا جلد یا پتہ کو ساتھ چوب عوسج یا اوسکی خاکستر کے ملا رکھے
بدن مین جس جگہ پر منظور ہو کہ بال نہ نکلین اوس جگہ کے بال اوکھیڑ کے چار مثقال اوسمین سے سرکے مین حل
کرکے ضماد کرے اوس مقام پر بال نہ نکلین **پانچوین** یہ اگر اس خاکستر کو بواسیر پر تین یا چار بار ملے
بواسیر زائل ہو لیکن چاہیے کہ اول دانہ بواسیر کو قطع کرلین **چھٹے** یہ کہ اگر کسی کو دار الثعلب ہو گوشت اور چربی
کوہان اوس شتر کو مقدار ڈیڑھ رطل کے ساتھ پیاز تازہ کے لگاوے یہان تک کہ آدھا رہجاے بعد
اوسکے سر پر اوسکو ملے وہ مرض زائل ہو **کوکبۃ الشجاع** ستارے اوسکے پچیس داخل صورت مین

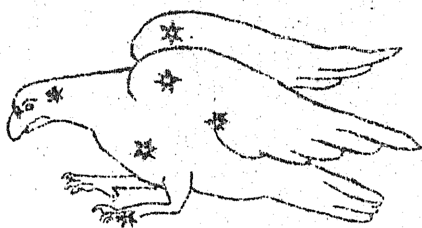
اور وہ خارج از صورت اور یہ
صورت درمیان شعری الغمیصا او
قلب الاسد کے واقع ہے اور
شمالی جنوب کی طرف کھینچی
منعطف ہے صورت قریب اوس
کوکب روشن کے کہ آخر عقدہ پیچ کا
نزدیک پشت کے اور اوپر اوسکے
چار ستارے ہین اور طرف اوسی
ستارہ روشن کے اور اس ستارہ کو
کہ آخر گردن پر ہے قریب اوسکو فرد
کہتے ہین اسواسطے کہ اوسمین کوئی
ستارہ مثل اوسکے نہین ہے
اور وہ دو ستارے کہ اوسکے
دنبالہ مین کہتے ہین کہ وہ
خارج صورت ہین اوسمین
زیادہ کیے گئے ہین اور
اور باقی کواکب شجاع
مین عرب نے بہت
اختلاف کیا ہے کہ
اوس کے بیان مین
کوئی فائدہ نہین ہی
کو کہتے الباطیہ
ستارہ اوسکو ستارہ ہین نہایت
اوسکے کوا سے غرب
اوسکو معلف شجاع کہتے ہین





کوکبۃ الغراب
ہین عقب کواکب
سماک اعزل کے
اور عرش السماک بھی او ر
کوکبۃ القنطورس ستارے
مثل صورت اوس حیوان کے

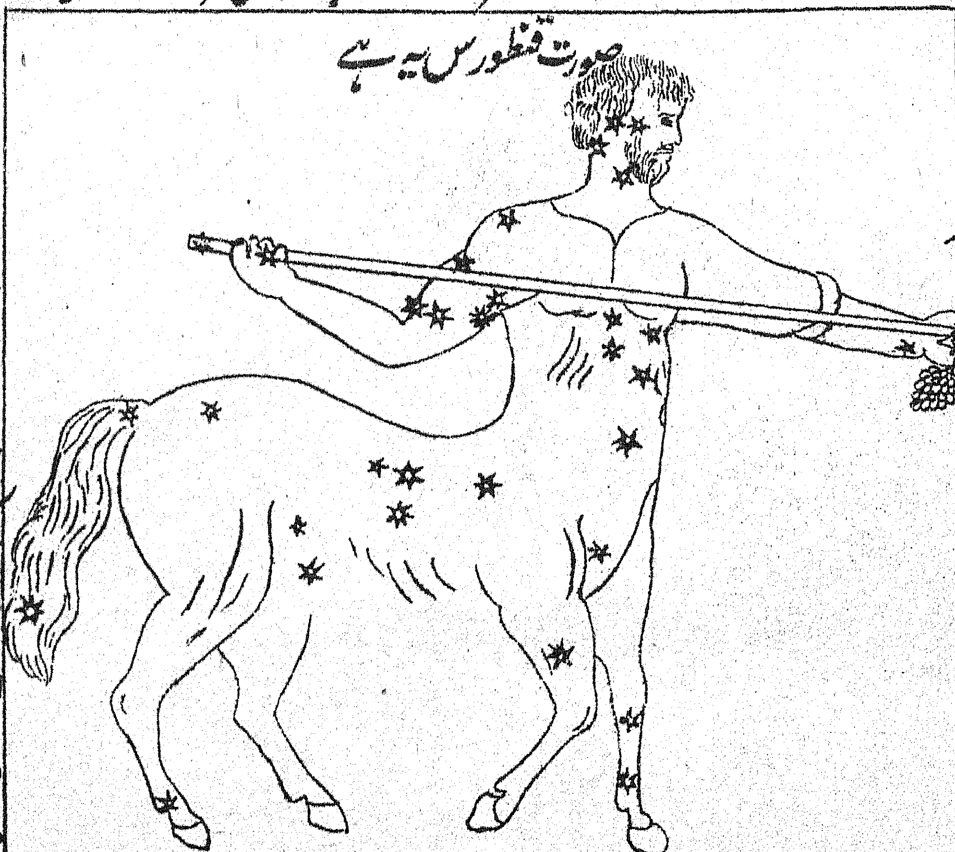
ستارے ... اور ... سکے
بالمیسر ... دکھن طرف
عرب انکو عجز الاسد کہتے ہین
بعضے اوسکو اجمال کہتے ہین
اوسکے سینتیس ہین اور وہ
ہے کہ سر سے کمر تک بصورت


صورت کوکب غراب یہ ہی

انسان کے اور کمر سے آخر تک بصورت اسپ بے سر کے منہہ اوسکا پورب کی طرف اور آخر اوسکا پچھم کی طرف

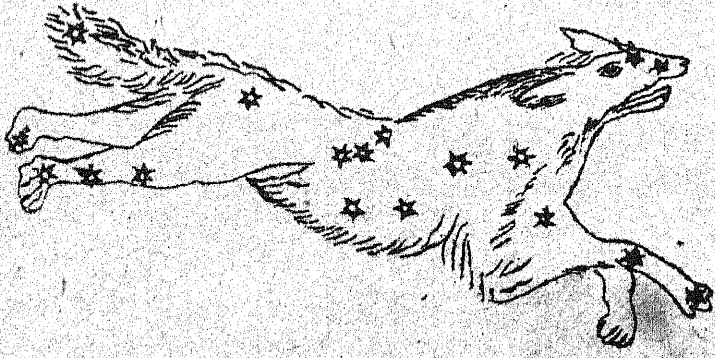
اور ایک ہاتھہ
دو خوشۂ انگور
ہاتھہ مین شیر
ایک ستارہ ہی
بطن کہتے ہین
پر اوسکے ایک
اوسکو حصار
بائین ہاتھہ پر
ستارہ ہے کہ
کہتے ہین اور یہ
روشن کہ اونکو

مین اوسکے
ہین اور دوسرے
اور شکم اسپ پر
روشن کہ اوسکو
اور داہنے ہاتھہ
ستارہ ہی روشن
کہتے ہین اور
اوسکے ایک
اوسکو ...
دو ستارے ہین
محلفین کہتے ہین


صورت قنطورس یہ ہے

کوکبۃ السبع ستارے
ہین صورت مین
اور ملی ہوئی ہے
کے اور قنطورس
پکڑی ہوی ہی عرب
اور کواکب سبع
بسبب کثافت

اوسکے انتیس ۲۹
اور ایک خارج صورت
یہ صورت ساتھ قنطورس
ہاتھہ اس سبعہ کا
کواکب قیطورس
کو شمارنج کہتے ہین
اور کثرت اونکے کے

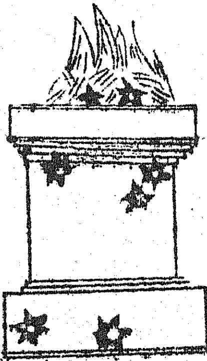

صورت کوکبہ سبع یہ ہی

اور گرد اوسکے کوئی ستارہ معدودہ ستارے اس مین سات ہین اور کوئی نام اس صورت کے لیے

الاکلیل الجنوبی ستارے اون دو ستارون کے کہ اوپر ہیر کہتے ہین اسواسطے کہ خوب مدد گاہ ہے

نہین ہے **کوکبۃ المجمرہ** سب داخل صورت اہل عرب نے نہین وضع کیا ہے **کوکبۃ** اوسکے تیرہ ہین صورت مین آگے رامی کے ہین بعضے اوسکو قبہ اور بعضے اونکو وخی نعام کہتے ہین

صورت کواکب مجمرہ یہ ہے



اور بعضے آشیانہ شترمرغ اسواسطے کہ دکھن طرف نعام کے صادر وارد ہے اور ذکر اوسکا گذرا

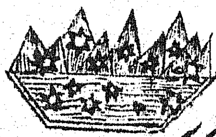
کوکبۃ الحوت الجنوبی ستارے اور چھ خارج صورت دکھن طرف ہے اور دنبال پچھم کی طرف اور اوسکو فم الحوت کہتے ہین تمام ہوے

فصل ۷ منازل قمر کے بیان مین

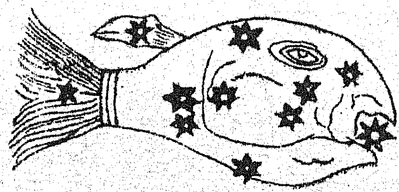
ہر منزل مین ایک رات رہتا ہے تک ور انتیسوین رات کو چھپ جاتا ہے

اوسکے گیارہ ہین صورت مین دلو کے سر اوسکا پورب کی طرف ستارہ روشن کہ منھ پر واقع ہین کواکب ثابتہ اور اللہ ہی استعانت دینے والا منازل اوسکے اٹھائیس ہین ماہتاب اول مہینے سے اٹھائیسوین یعنی نیچے شعاع آفتاب کی آجاتا ہے

صورت کوکب اکلیل جنوبی یہ ہے

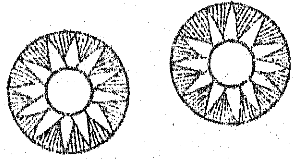


صورت کوکب حوت جنوبی یہ ہے



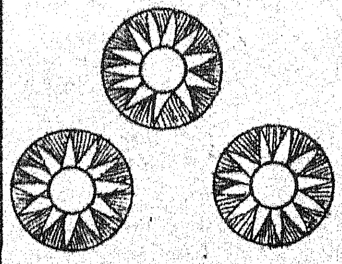
اور اگر مہینا انتیس روز کا ہے تو اٹھائیسوین رات کو چھپ جاتا ہے اور اگر مہینا تیس روز کا ہے تو رات انتیسوین کو اور اوس رات کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہے اور ہمیشہ چودہ منزلین فوق الارض رہتی ہین اور چودہ منزلین تحت الارض اور جسوقت کہ طلوع کرتا ہے رقیب اوسکا مغرب مین غروب ہوتا ہے اور جبکہ غروب ہوتا ہے رقیب اوسکا طلوع ہوتا ہے علماے عرب منجملہ ان منازل کے چودہ منزلون کو شامی کہتے ہین اور چودہ کو یمانی اور ابتداے منازل شامی سے سرطان ہے اور آخر اوسکے سماک اعزل ہے اور اول منزل یمانی سے عفر ہے اور آخر رشا اور عرب طلوع ہر منزل کو ان منازل سے اور سقوط اوسکے رقیب نو کہتے ہین اور زمانہ طلوع اور سقوط ہر ایک منزل کا اور اوسکے رقیب کا تیرہ دن ہے مگر جبہہ کہ نوروز اوسکی نو کی مدت ہے اور یہ انوا سال بھر مین تمام ہوتی ہین اور ابتداے سال سے پھر از سر نو شروع ہوتی ہین اور جس نوع مین جو شے پانی ہوا گرمی سردی حادث ہوتی ہے اہل عرب اوسکو اوسی نو کی طرف منسوب کرتے ہین اور حکما کو آفتاب اور ماہتاب کے نازل ہونے مین بیچ ان منازل کی اور احکام موالید اور حدوث حوادث جو ان منازل سے متعلق ہین اقوال بہت ہین اور عرب کو طلوع اور غروب مین مثالین کثیر ہین بعض اونسے بیان کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالی منزل پہلی سرطان ہے ہندی مین اوسکو

اسو نی کہتے ہین شرطان برج حمل کی دونون شاخ کو کہتے ہین اور اونکو ناطح بھی کہتے ہین اور وہ دو ستارے ہین اور
بعد درمیان انکے ایک قوس کے برابر دکھائی دیتا ہے جب وسط السماء پر پہونچتے ہین ایک ان دو ستارون سے



صورت اوسکی یہ ہی

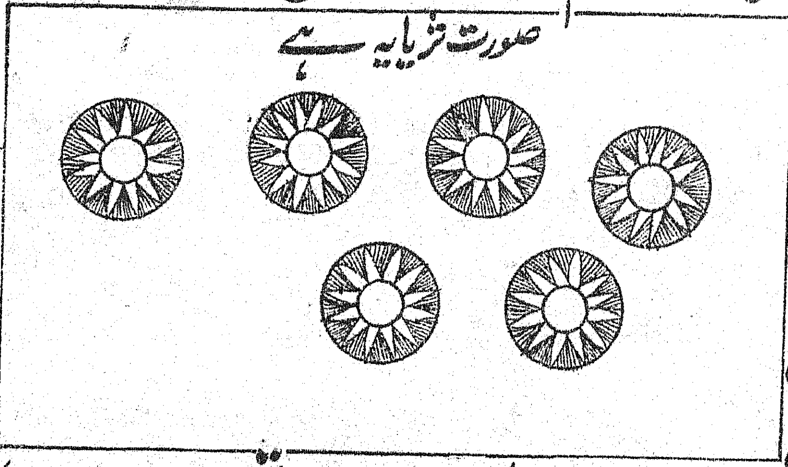
اوتر کی طرف ہوتا ہے اور دوسرا دکھن کی جانب اور جب آفتاب اس
منزل مین پہونچتا ہے زمانہ معتدل ہوتا ہے اور روز و شب برابر ہوتے ہی
عرب کہتے ہین اذا طلع الشرطان فقد استوی اجزاء الزمان
یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے شرطان پس بہ تحقیق برابر ہو جاتے ہین
اجزا زمانے کے اور طلوع اونکا سو طوین نیسان مین ہوتا ہے اور
سقوط اونکا اٹھارھوین تشرین اول مین اور جب آفتاب سرطان مین حلول کرتا ہے بیسوین آذار کی ہوتی ہے
اور جبکہ آفتاب شرطان مین پہونچتا ہے سال تمام ہوتا ہے اور زمانہ نوء شرطان کا اچھا ہوتا ہے پانی بہت
برستا ہے فواکہ تیار ہوتے ہین اور کہتے ہین قیب سرطان کا عقر ہے **منزل دوسری** بطین ہے ہندی
اسکو بھرنی کہتے ہین اور بطین شکم حمل کو کہتے ہین اور وہ تین کوکب ہین خفی اور درمیان شرطان اور ثریا کے اور جب
نیسان سے ایک شب باقی رہتی ہے طلوع کرتا ہے اور سقوط اوسکا اوسوقت ہوتا ہے کہ تشرین سے ایک شب
باقی رہتی ہے وقت سقوط کے دریا بیچ اضطراب کے آتا ہے اور گذر کشتی کا محال ہوتا ہے اکثر پرند مثل خطاب و زغن



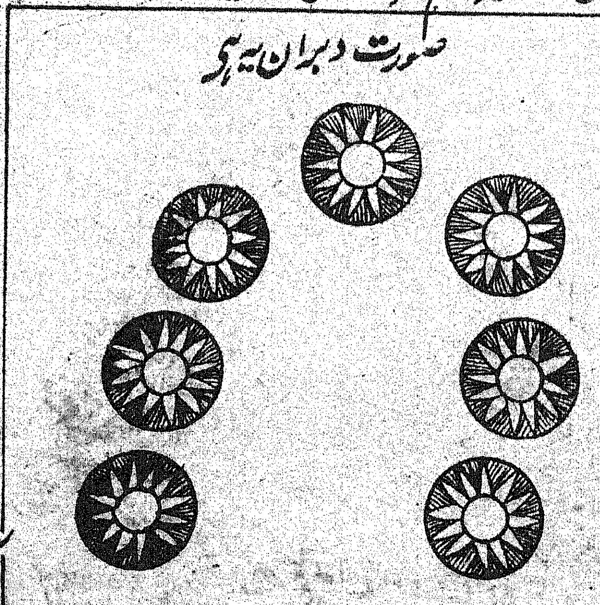
صورت بطین یہ ہی

ملک سردسیر سے گرم سیر مین چلے جاتے ہین اور نحل زمین مین چھپ
جاتے ہین اہل عرب کہتے ہین اذا طلع البطین فقد اقتضی
الدین یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے بطین مقتضی ہوتا ہے دین کو
جب اس نوء مین پانی برستا ہے خشک سالی ہوتی ہی بقول عرب نوءہ
شر الانواء یعنی نوء اوسکی بدترین انواء ہے اگر کوئی شخص بطین مین
نظر کرے اور تین بار کہے کہ باندھا مینے خواب فلان ابن فلان کو نے خوابی اوسپر غالب ہوگی اور اس نوء مین گھانس
خشک ہو جاتی ہی اور جو کاٹے جاتے ہین اور رقیب اسکا زبانان ہی **منزل تیسری** ثریا ہے ہندی اسکی کرتکا ہی
ثریا کو نجم بھی کہتے ہین اور وہ مشہور ترین منازل سے ہے اور یہ الیہ حمل یعنی سرین حمل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
کوہان ثور ہے اور اوسکو خوشہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور وہ چھ ستارے ہین اور درمیان مین بہت ستارے
ہین خفیہ اور طلوع اوسکا تیرھوین ایار کو ہوتا ہے اور سقوط اوسکا تیرھوین تشرین آخر کو جو ثریا اول شب مین طلوع
کرتا ہے سردی ہوتی ہے اور اثمار آفتون سے محفوظ ہوتے ہین جیسا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اذا طلع النجم لم یبق من العاھۃ شئ یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے نجم آفت باقی نہین رہتا ہے کوئی اندیشہ و آفت

واسطے اثمار کے اسواسطے کہ جب ثریا حجاز مین طلوع کرے بسر یعنی خرمائے نیم پختہ رنگ پکڑتا ہی اہل عرب اوسکی نور کو
مبارک جانتے ہین بارش اوسکی بہت نافع ہوتی ہے اسلیے کہ اوسوقت مین زمین خشک ہوتی ہے اور پانی کی محتاج
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من رکب البحر بعد طلوع الثریا جیسا کہ قول اہل عرب ہی فقد بریٔ منہ الذمۃ

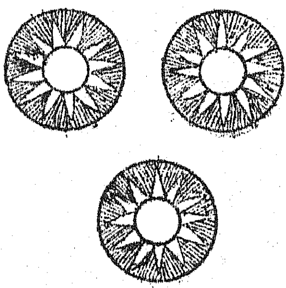


یعنی جو سوار ہو کشتی پر دریا مین بعد طلوع
ثریا کے پس یہ تحقیق بری الذمہ ہوا وہ شخص
اور نوء ثریا مین دریا حرکت مین آتا ہے او
گرمی بہت ہوتی ہے اور سیب و کشمش تیار
ہوتی ہے اور گھاس خشک اور اوسکے اثر
دنون مین دریائے نیل بڑھجاتا ہے اور دود
چارپایون کا بہت ہوتا ہے اور رقیب ثریا کا اکلیل ہے **منزل چوتھی** دبران ہے ہندی اسکی روہنی ہی دبران
ایک ستارہ عظیم سرخ روشن بعد ثریا کے طلوع کرتا ہے اور گرد اوسکے چند ستارے ہین چھوٹے اور وہ تمام سر
گاؤ مین اور اونکو تابع ثریا کہتے ہین اور وجہ تسمیہ دبران کی یہ ہے کہ پیچھے ثریا کے طلوع کرتا ہے اور نوء اوسکی غیر محمود ہی
اہل عرب اسکے نور کو دشمن جانتے ہین اور طلوع اوسکا سولھوین ایار کو ہوتا ہے اور سقوط اوسکا چھبیسوین تشرین
اول مین اور اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الدبران یبست الغدران اور نزدیک اوسکے دو ستارے ہین کہ اونکو
کلب دبران کہتے ہین اور بعض اوس نیر اعظم سرخ کو فنحل کہتے ہین اور اون ستارون خرد کو کہ گرد دبران کے

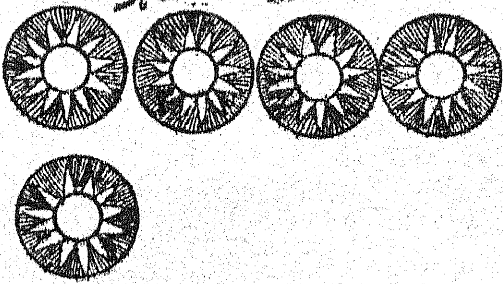


ہین قلاص کہتے ہین اور دبران کو حادی النجم
بھی کہتے ہین جیسا کہ قول شاعر کا ہے **شعر** اما ابن
روف فقل دامي بذمة كما وقت بقلاص النجم حاديها
اور اوسکی نوء مین بہت گرمی ہوتی ہے اور باد سموم
چلتی ہے اور انگور تیار ہوتا ہی اور رقیب اوسکا قلب ہے
منزل پانچوین ہقعہ ہے ہندی اسکی مرگسر ہے
ہقعہ سر جوزا کا ہے اور وہ تین ستارے ہین بشکل مثلث پر
ہقعہ اس وجہ سے کہتے ہین کہ دائرۃ القوس کے ساتھ
مشابہ ہے نوین خزیران مین طلوع کرتا ہے اور نوین کانون اول مین سقوط اوسکا ہوتا ہے اور نوء اوسکی بہت بری
ہے اہل عرب کہتے ہین کہ جسوقت طلوع کرتا ہے ہقعہ رجوع کرتے ہین رومی بچہ سے حکایت ہی ایک شخص نے

اپنی عورت سے کہا انت طالق لعدد نجوم السماء یعنی تو مطلقہ ہے موافق عدد ستارون آسمان کے ابن عباس

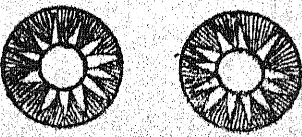


رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیفیک هقعة الجنی العنی کاتی ہر
تنحکو هقعة الجوزا اور اوسکی نوء ہین خربزہ اور تمام میوے
تیار ہوتے ہین اور گرمی بہت ہوتی ہے اور باد سموم چلتی
ہے اور رقیب هقعه کا شولہ ہے منزل چھٹی هنعه
ہے ہندی مین اسکو آدرا کہتے ہین هنعه دو ستارے ہین
بہت سفید کہکشان مین کہ بعد درمیان ان دونون کے
برابر ایک تازیانہ کے ہے ایک کو زر کہتے ہین اور دوسرے کو میان اور تین ستارے اور محیط ہین کہ مجموع پانچ ہوتے
ہین منجملہ اوسکے چار متتابع یعنی ایک طرف مین برابر واقع ہین اور پانچوان عرض مین ستارہ چہارم کے مقابل مانند شکل الف
نجط کوفی کے ہے ادہم عبیدی نے لکھا ہی کہ هنعه جوزا کی کمان ہی کہ اوس سے تیر مارتا ہے اسد کے ہاتھ پر اور وہ چھے
ستارے ہین کمان کی صورت کہ قبضہ اوس کمان کا زر اور میان ہے اور طلوع هنعه کا بائیسوین حزیران کو ہوتا ہے



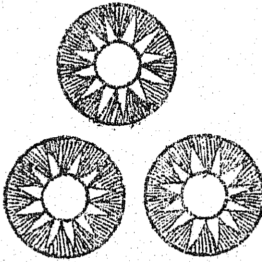
اور سقوط اوسکا بائیسوین کانون اول کو اور ستارے اوسکے
منجملہ کواکب جوزا سے ہین اور سوسمار کو درمیان طلوع
ثریا اور هنعه کے شکار کرتے ہین کہ خوب تازہ اور
فربہ ہوتے ہین اور بعد اوسکے شکار موقوف کر دیتے
ہین کہ لاغر ہوتے ہین اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الجوزا
اکتسب الضباء یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے جوزا سوسمار کو شکار کرتے ہین اور اوسکی نوء مین نہایت شدت
گرمی کی ہوتی ہے اور خرما اور انجیر پکتا ہے اور پانی متغیر ہوتا ہے اور رقیب اوسکا نعائم ہے منزل

ساتوین ذراع ہے



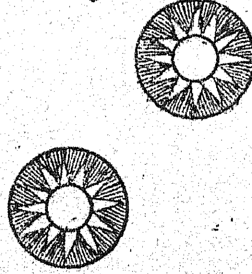
ہندی اسکی پنرپس ہے
یعنی ذراع الاسد ہے اور وہ دونون مقبوض و
مبسوط ہین مقبوض یعنی بستہ شام کی طرف ہے
اور مبسوط یعنی کشادہ یمن کی طرف اور منزل قمر ذراع مقبوض ہے اور وہ دو ستارے ہین کہ بعد اونمین ایک
تازیانہ کا ہے چوتھے تموز کو طلوع ہوتے ہین اور چوتھے کانون ثانی مین غروب اور نوء اسکی نہایت محمود ہے کمتر
اتفاق ہوتا ہے کہ اوسمین بارش نہو اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الذراع ترقرق الشراب فی کل قاع یعنی جسوقت
طلوع کرتا ہے ذراع بہتی ہے شراب ہر زمین مین اور اوسکی نوء مین ہولے گرم چلتی ہے انار اور خرما تیار ہوتے ہین اور

پونڈہ شبلی کہتا ہے رقیب اوسکا بلدہ ہی **منزل آٹھوین** نثرہ ہی ہندی مین اسکو پکہ کہتے ہین وہ تین ستارے ہین قریب قریب کہ اون مین سے ایک نہایت خفی ہے واقع ہین اسد پہ نور اوسکی نہایت محمود ہے ساتوین تموز کو طلوع کرتا ہے اور ساتوین کانون آخر مین غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت النثرة قناب البقر یعنی جسوقت طلوع کرتا ہے

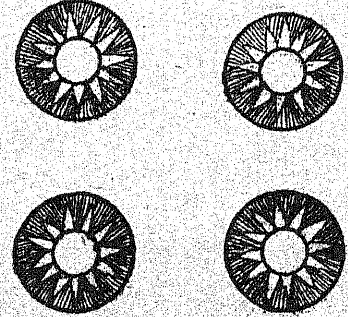

صورت نثرہ یہ ہے

نثرہ سرخ ہو جاتے ہین چہرے اور اوسوقت مین خرمے تیار ہوتے ہین اور وقت غروب نثرہ پانی لکڑیون مین جاری ہوتا ہے اور اس نوء مین نہایت گرمی ہوتی ہے اور باد سموم چلتی ہے اثمار اور زراعت فاسد ہو جاتے ہین دودھ جانورون کا تمام دودھ پیتے ہین اسواسطے کہ بچے اونکے تیار ہوکر چراگاہ کو جاتے ہین اور رقیب اوسکا سعد ذابح ہے

منزل نوین طرفہ یعنے پیپن الاسد ہے ہندی اسکی اشلیکھا ہے اور وہ دو ستارے ہین صغیر مانند فرقدین کے ملکہ صغیر تر اونسے اور او نہین کچھ کجی ہے اول آب مین طلوع کرتے ہین اور اول کانون آخر مین غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت الطرفة کثرت الطرفة یعنی جبکہ


صورت طرفہ یہ ہے

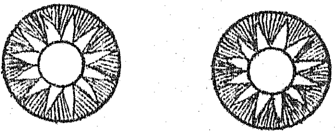
طلوع کرتا ہے طرفہ بہت ہوتا ہے طرفہ اور اوسکے نوء مین دریاے مصر سست بہتا ہے اور باد سموم چلتی ہے اور انگور اور خرمے تیار ہوتے ہین رقیب اوسکا سعد بلع ہے **منزل دسوین** جبہہ یعنے جبہہ اسد ہے ہندی مین اسکو مگھا کہتے ہین اور وہ چار ستارے ہین معوج درمیان انکے ایک تازیانہ کے برابر فاصلہ نظر آتا ہے اور دکھن سے اوتر کیطرف منبسط ہین اہل نجوم اوس ستارے کو کہ دکھن طرف ہے قلب الاسد کہتے ہین اور چودھوین آب مین سہیل کے ساتھ طلوع کرتا ہے اور بارھوین شباط مین غروب اور وقت غروب اوسکے


صورت جبہہ یہ ہے

کے سردی کم ہو جاتی ہے پتے درختون کے گر جاتے ہین ہواے ابرانگیز چلتی ہے مادہ ہاے شتر باردار ہوتی ہین اہل عرب کہتے ہین لولا طلوع الجبهة ماكان للعرب مرفعة یعنی اگر نہ طلوع ہوتا جبہہ نہوتی اہل عرب کے واسطے سقاہ اور نوء اوسکی نہایت محمود ہے کہتے ہین کہ جو زمین نوء جبہہ مین پانی پاتی ہے گھانس سے بھر جاتی ہے

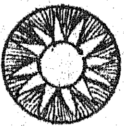
اور اس زمانہ مین سہیل حجاز مین طلوع کرتا ہی اور بسر رطب ہوتے ہین شراب انگوری بنتی ہی خرمی تیار ہوتی ہین اور رقیب اوسکا سعد السعود ہے

صورت زہرہ یہ ہے



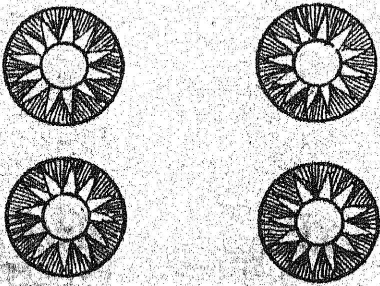
منزل گیارھوین زہرہ ہی اسکو ہندی مین پوربا پھالگنی
کہتے ہین یعنی دوش اسد اور بعضے کہتے ہین تب تشبیہ خصمہ مین
آتا ہی وہ نکلے اوسکے بدن کے کھڑے ہو جاتے ہین اس حالت
کو زہرہ کہتے ہین الغرض وہ دو ستارے ہین ایک دوسرے سے
زیادہ روشن اور کچھ کچھ بھی انکے مابین مین محسوس ہوتی ہی چوتھی آب کو طلوع اوسکا ہی اور پانچوین شباط کو غروب اس
نوء مین بارش ہوتی ہے اور سہیل عراق مین طلوع کرتا ہے دن کو گرمی اور رات کو سردی رقیب اوسکا سعد الاخبیہ ہے

صورت صرفہ یہ ہے



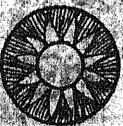
منزل بارھوین صرفہ ہے ہندی اسکی اوترا پھالگنی ہی
اور وہ ایک ستارہ ہے عقب زہرہ کے نہایت روشن
اور گرد اوسکے ستارے قلیل النور واقع ہین بعض توہم کرتے ہین
کہ وہ قلب الاسد ہی نوین ایلول کو طلوع کرتا ہی اور نوین آذار کو
غروب اور جب طلوع کرتا ہی دریاے مصر بڑھ جاتا ہے اور ایام العجوز ایسی نوء مین ہوتے ہین جس لڑکے کا دودھ اس نوء مین
بڑھایا جاتا ہے وہ لڑکا دودھ نہین مانگتا ہے اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت الصرفة احتال کل ذی صرفة
یعنی جبکہ صرفہ طلوع کرتا ہی ہر صاحب پیشہ حیلہ گری کرتا ہے اور ہر صاحب نطفہ آثار حمل ظاہر کرتا ہی اور اس نوء مین بارش
موسمی ہوتی ہے ہواے تند چلتی ہے رات کو سردی ہوتی ہی اور رقیب اوسکا فرع دلو مقدم ہے

صورت عوا یہ ہے



منزل تیرھوین عوا ہی اہل ہند اسکو ہست کہتے ہین
اہل عرب اسکو اوس کتے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
کہ جو شیر کے پیچھے چلا دوڑتا ہو اور وہ چار ستارے ہین بصورت
الف خط کوفی کے بائیسوین ایلول کو اوسکا طلوع ہوتا ہی
اور بائیسوین آذار کو غروب اور نور اوسکی قلیل ہوتی ہے
اہل عرب کہتے ہین اذا طلع العوا طاب الطو یعنی جسوقت
کہ عوا طلوع کرتا ہے ہواے صالح چلتی ہے اس نوء مین رات دن برابر ہوکر دن گھٹنے لگتا ہے اور رات بڑھنے

صورت سماک یہ ہے

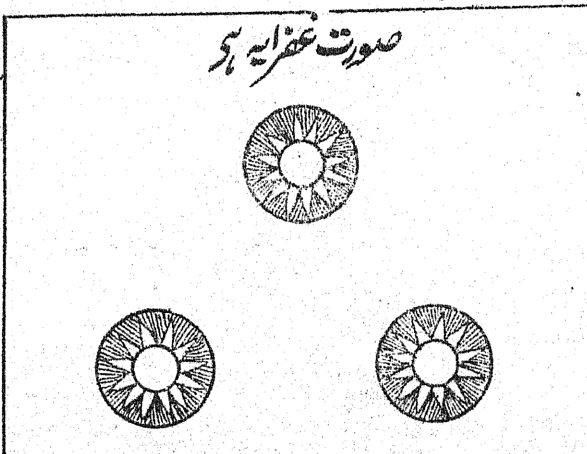


لگتی ہے اور یہی زمانہ ابتداے فصل خریف کا ہوتا ہے اور
رقیب اوسکا فرع دلو موخر ہے **منزل چودھوین سماک**
ہے اہل ہند اسکو چترا کہتے ہین یعنی سماک اعزل اور سماک رامح

منازل قمر سے نہین ہے اور سماک اعزل ایک ستارہ روشن ہے اعزل اسوجہ سے کہتے ہین کہ کوئی ستارہ اوسکے آگے بجائے رمح کے اسکے آگے نہین ہے بخلاف سماک رامح کے کہ اوسکے آگے ایک ستارہ قائم مقام رمح کے واقع ہے اہل عرب ان دونون سماک کو ساقین اسد کہتے ہین اور سماک اعزل حد ہے درمیان منازل شامی و یمانی کے اسلیے کہ وہ قریب خط استوا کے واقع ہے پانچوین تشرین اول کو طلوع کرتا ہے اور پانچوین نیسان کو غروب اور یہ نوء نہایت محمود ہے کمتر ایسا ہوتا ہے کہ اسمین بارش نہو لیکن عرب اسکو نحس جانتے ہین اسلیے کہ نشر اوسمین اوگتی ہے وہ ایک گھانس ہے کہ اونٹ اوسکو کھاتا ہے بیمار ہو جاتا ہے اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت السماک ذهبت العکاک یعنی جب سماک طلوع کرتا ہے شدت گرمی کی دور ہو جاتی ہے اور اس نوء مین خرمے اور انگور کٹتے ہین اور رقیب اوسکا البطن الحوت ہے

اور منازل یمانی پہلی

سوانی ہے غفر اسلیے اوسکو کہتے ہین کہ جب کوکب طلوع کرتا ہے تر و تازگی زمین کی ہو جاتی ہے اور وہ تین ستارے ہین تشرین اول کو طلوع ہوتی ہین عرب کہتے ہین اذا طلع الغفرا

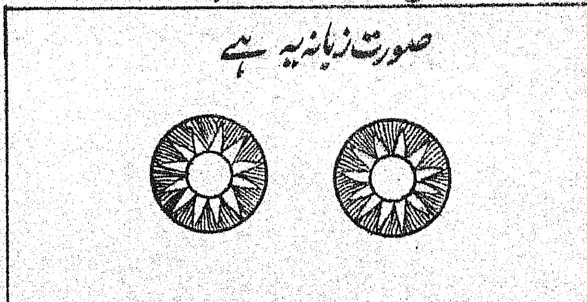


صورت غفر یہ ہے

اونمین غفر ہے ہندی اسکی جاتی رہتی ہے اور بے رونق ہین قلیل النور اٹھارھوین اور سولھوین نیسان کو غروب تقشعر السفر یعنی جبکہ غفر طلوع کرتا ہے بدن مین رعشہ پڑتا ہے اور اس نوء مین فصل خرما کی آخر ہوتی ہے اور نیشکر فارسی کٹ جاتی ہے اور اوسکی بارش مین کمات اوگتا ہے اور رقیب

منزل دوسری زبانہ ہے

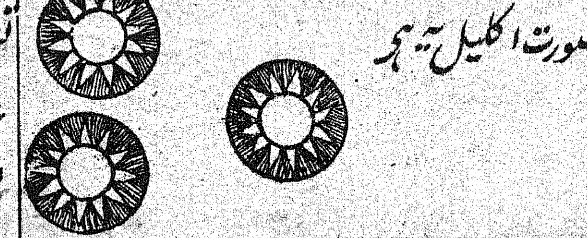
ہین یعنی شاخہای عقرب اور کہ درمیان اونکے بعد تخمینًا اوس کا سرطان ہے اہل ہند اسکو بیسا کھا کہتے وہ دو ستارے ہین متفرق پانچ گز محسوس ہوتا ہے



صورت زبانہ یہ ہے

آخر تشرین اول کو طلوع کرتا ہے اور آخر نیسان مین غروب اس نوء مین باد شمالی تند چلتی ہے عرب کہتے ہین جسوقت طلوع کرے زبانہ لیس درست کر سامان سرما کو واسطے اہل اپنے کے اور اس نوء مین اقلیم بابل کے رہنے والے اپنے گھرون مین چھپ رہتے ہین اور سردی سخت ہوتی ہے اور رقیب اوسکا بطین ہے

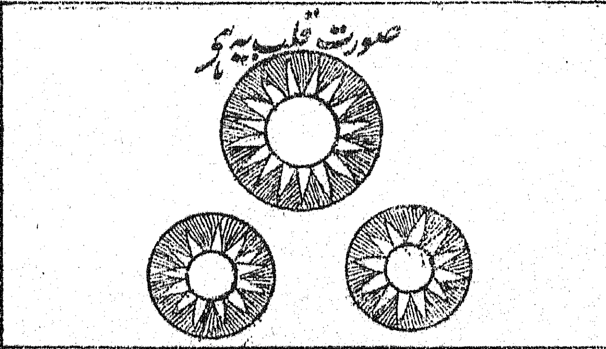
منزل تیسری اکلیل یعنی سر عقرب کا ہے ہندی اسکی ازادھا ہے اور وہ تین ستارے روشن ہین ایک صف مین معترض تیرھوین ہین اور تیرھوین ایار کو غروب الاکلیل باخت السئول



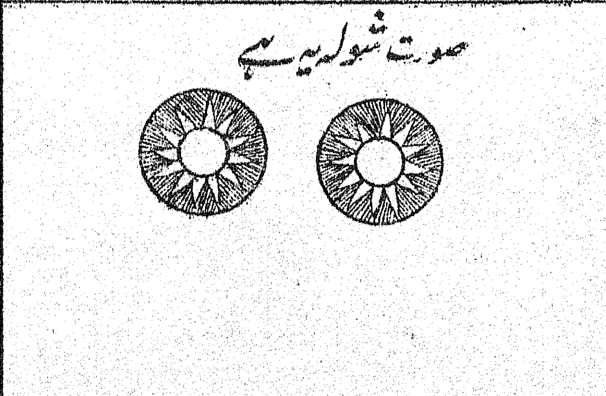
صورت اکلیل یہ ہے

تشرین اول کو طلوع کرتے عرب کہتے ہین اذا طلع یعنی جب طلوع ہوتا ہے

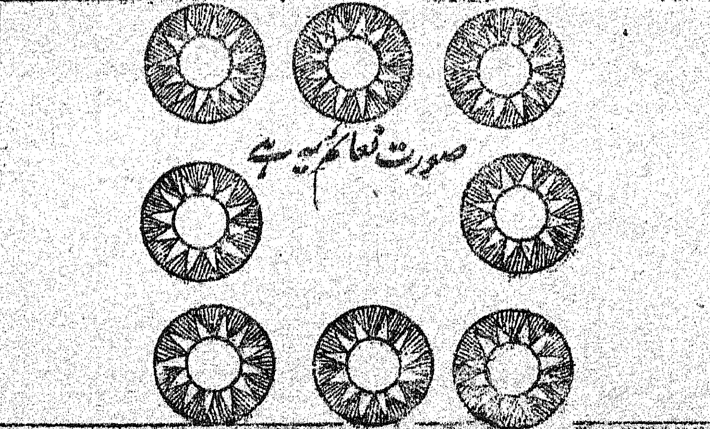
اکلیل جاری ہوتے ہین خون اور جب یہ غروب ہوتا ہے پانی زمین مین جذب ہونا شروع ہوتا ہے غروب بطن
الحوت یعنی پانچوین تشرین اول تک اور اس نوء مین بارش بہت ہوتی ہے اور اکثر یشیر اور رقیب اسکا ثریا ہے
منزل چوتھی قلب ہے اہل ہند اسکو جیشٹھا کہتے ہین اور اس کوکب کو قلب العقرب بھی کہتے ہین اور وہ ایک
ستارہ ہے سرخ روشن بعد اکلیل کے درمیان دو ستارون کے کہ اونکو نیاط کہتے ہین اور اونمین وہ سرخی اور روشنی نہین
ہے جو قلب مین ہے اور جب قلب اور نسر واقع طلوع کرتے ہین بچے اونٹون کے صحرا مین پیدا ہوتے ہین اور سردی بہت
ہوتی ہے اور طلوع اوسکا چھبیسوین تشرین آخر کو ہوتا ہے اور غروب اسکا بائیسوین ایار مین عرب کہتے ہین اذا طلع
القلب جاء الشتا کالکلب یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے قلب آتی ہے سردی مثل کتے کے اور یہ نوء غیر محمود ہے


صورت قلب یہ ہے

عرب اسکو نحس جانتے ہین اور جب قمر اس منزل مین ہوتا ہے
سفر نہین کرتے ہین اور اسکو قمر در عقرب بھی کہتے ہین اور
بچے اونٹون کے جو اس نوء مین پیدا ہوتے ہین اچھے نہین
ہوتے ہین سبب یہ ہے کہ اسوقت مین دودھ کم ہوتا ہے اور
گھانس بھی کم اور اس نوء مین ہوا تیز چلتی ہے سردی بہت بڑھتی ہے
پانی درختوں کی رگون مین ساکن ہوتا ہے رقیب اوسکا قلب دبران ہے

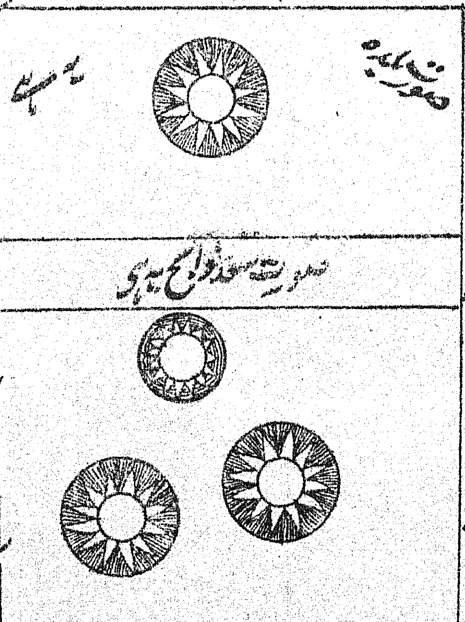

صورت شولہ یہ ہے

منزل پانچوین شولہ ہے ہندی اسکی مول ہے اور وہ
دو ستارے متقارب ہین گویا دم عقرب سے ملے ہین اور
اونکو شولہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ بلند اور مرتفع ہین اور بعد
انکے نیش عقرب ہے اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت الشولة
اشتدت علی العیال العولة یعنی جسوقت شولہ طلوع کرتا ہے بڑھ جاتا ہے عیال پر افلاس اور اس نوء مین پتے
درختوں کے گر پڑتے ہین اور کثرت بارش ہوتی ہے اور اہل بادیہ متفرق ہو جاتے ہین اور بلاد گرمسیر مین سکونت اختیار کرتے ہین
شب نہم کانون اول کو طلوع کرتا ہے اور شب نہم حزیران کو غروب اور رقیب اوسکا ہنقعہ ہے

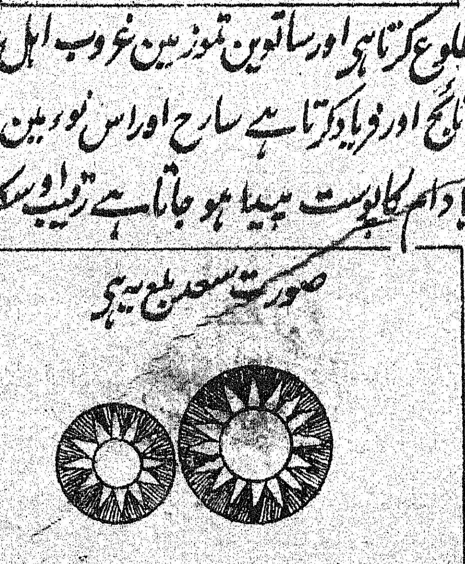

صورت نعائم یہ ہے

منزل چھٹی نعائم ہے ہندی مین اسکو پوربا کھاڈ
کہتے ہین اور وہ مجموع آٹھ ستارے ہین پشت شولہ پر
منجملہ اونکے چار کہکشان ہین کہ اونکو نعائم وارد کہتے
ہین اسواسطے کہ گویا نعائم ہین کہ پانی پینے کو نہر پر آئی ہین
اور چارون مین سے خارج از کہکشان ہین کہ

اونکو نعائم صادر کہتے ہین اسلیے کہ گویا نعائم ہین کہ پانی پیکر نہر سے پھرے ہین اور اکیسوین کانون اول کو طلوع کرتا ہے
اور بائیسوین حزیران کو غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت النعائم توسعت البہائم یعنی جسوقت طلوع
کرتا ہی نعائم کشادہ ہو جاتے ہین بہائم اور اس نوء کی خاصیات غیر مذکور ہین سوائے اسکے کہ سردی اس نوء مین
شروع ہوتی ہی اور کوتاہی روز اور درازی شب اپنی انتہا کو پہونچتی ہی اور رقیب اسکا ہنعہ ہی منزل اکیسوین
بلدہ ہی ہندی اسکی اوترا کھاڈ ہی یہ نام ہی فضا کا کہ درمیان نعائم اور سعد ذابح کے آسمان پر واقع ہی اور اس منزل
مین سوائے ایک ستارے خفیہ کے کہ نظر نہین آتا ہی کوئی ستارہ نہین ہی اور اس منزل کو اوس جگہ کے ساتھ تشبیہ
دی ہی کہ جہان ثعلب سوتی ہی اور دم سے اوس جگہ کو جھاڑ ڈالتی ہی کہ کوئی تنکا یا سنگریزہ وہان نہین رہتا ہی اور اکثر
ماہتاب اس منزل مین نزول نہین کرتا ہی بلکہ قلادہ مین نزول کرتا ہی کہ وہ چند ستارے مستدیر کوچک مشابہ بکمان ہین بعض
عرب اونکو قوس کہتے ہین اور بعض نعائم یعنی آشیانہ شترمرغ اور حبال قوس مین ایک ستارہ ہی کہ اسکو سہم الرامی
کہتے ہین چہارم کانون آخر کو طلوع کرتا ہے اور چہارم تموز کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلعت البلدة حممت

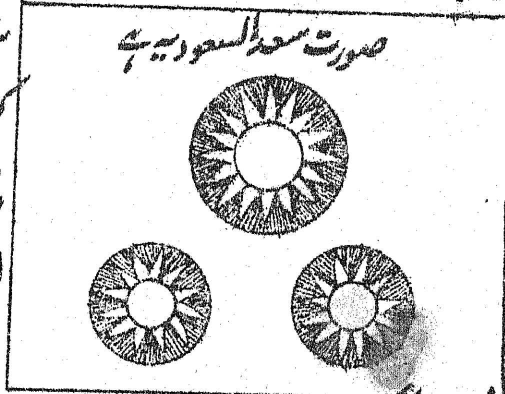

صورت سعد ذابح یہ ہی

الجعدة یعنی جبکہ طلوع کرتا ہی بلدہ گرم ہوتا ہی جعدہ اور اس نوء مین پانی
منجمد ہو جاتا ہی سردی کی کثرت ہوتی ہی باغ خار و خاشاک سے
پاک کیے جاتے ہین اور رقیب اوسکا ذراع ہے +
منزل آٹھوین سعد ذابح ہی اہل ہند اسکو سمرن کہتے ہین اور وہ
دو ستارے ہین کہ نمایان ہین اونکے تخمیناً ایک گز کا بعد محسوس ہوتا ہے
اون دونون مین ایک اوپر کیطرف کچھ بلند ہی اور دوسرا دکھن کیطرف
پست اور اون دونون کے بالا تر ایک اور ستارہ صغیر ہے کہ اوسکو
اہل عرب کہتے ہین یہ گوسپند ہی کہ اوسکو سعد ذابح ذبح کرتا ہے اور
سعد ذابح ساتوین کانون آخر مین طلوع کرتا ہی اور ساتوین تموز مین غروب اہل عرب کہتے ہین جب طلوع کرتا ہے
سعد ذابح حمایت کرتا ہی اہل اپنے کی نابح اور فریاد کرتا ہے سارح اور اس نوء مین پانی درختون کی شاخون مین پہونچتا ہی
بارش کی امید ہوتی ہے اور جوز اور بادام کا پوست پیدا ہو جاتا ہے رقیب اوسکا نثرہ ہی منزل نوین سعد بلع ہے

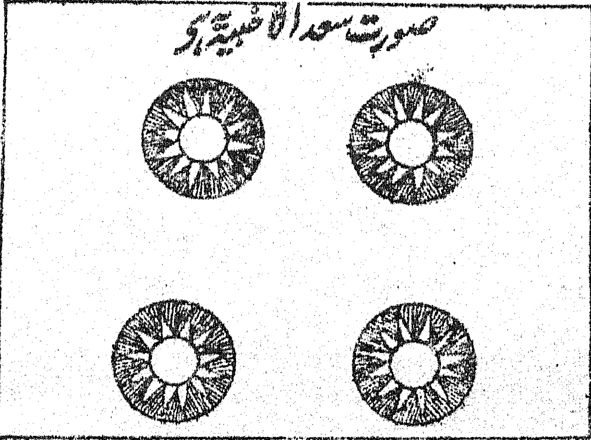

صورت سعد بلع یہ ہی

ہندی اسکی دہنشٹھا ہے اور وہ دو ستارے ہین متقارب
کہ ایک اونمین روشن زیادہ ہی اور دوسرا خفی یہ معلوم ہوتا ہی
کہ گویا ستارہ روشن اوس خفی کو کھائے لیتا ہے چنانچہ اسی وجہ
سے عرب اسکو بلع کہتے ہین اور اس نوء مین بارش کثیر ہوتی ہی مینڈک

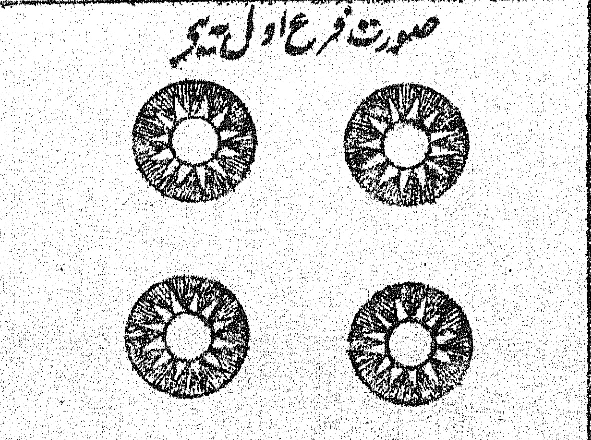
اور عصافیر بولتے ہین باد جنوبی چلتی ہے ہدہد بیضہ دیتا ہے رقیب اسکا طرفہ ہے منزل دسوین سعد السعود ہے



ہندی اسکو سبا باد ربٹ ہے اور وہ تین ستارے ہین ایک اونمین روشن تر اور دو قلیل النور چونکہ عرب اس نوع کو بہت مبارک جانتے ہین لہذا اسکو سعد السعود کہتے ہین ماہ شباط کو طلوع کرتا ہے اور چودھوین آب کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع السعد السعود ذرب والشمس القعود یعنی جب سعد السعود طلوع کرتا ہے آفتاب مین بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور اس نوء مین طرح طرح کی گھانس اوگتی ہے چڑیان بولتی ہین درخت ہرے ہوتے ہین خطاطیف خروج کرتے ہین اشجار شگوفہ لاتے ہین اور رقیب اوسکا جبہہ ہے منزل گیارھوین سعد الاخبیہ ہے اہل ہند اسکو ست بکہا کہتے ہین وہ چار ستارے مجتمع ہین دو طول مین اور دو عرض مین ایک ستارہ اونمین سعد ہے اور باقی اخبیہ یعنے کہتے ہین

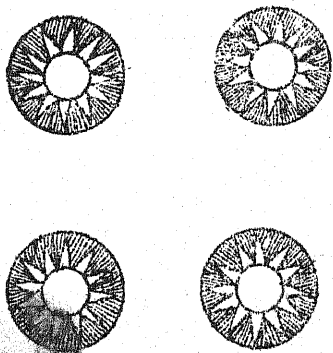


سب مین جو روشن زیادہ ہے وہ سعد ہے اور باقی اخبیہ جسوقت یہ ستارے طلوع کرتے ہین حشرات الارض جو زمین مین چھپے رہتے ہین وہ سب نکل پڑتے ہین اسلیے اونکو سعد الاخبیہ بھی کہتے ہین چھبیسوین شباط کو طلوع کرتے ہین اور چہارم آب کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع سعد الاخبیہ خلت من الناس الابنیہ یعنی جب سعد الاخبیہ طلوع کرتا ہے خالی ہو جاتے ہین آدمیون کے گھر اور یہ نوء غیر محمود ہے بارش کثیر ہوتی ہے انگور جاتا رہتا ہے اور رقیب اسکا زہرہ ہے



منزل بارھوین فرع اول ہے کہ اوسکو فرع دلو مقدم بھی کہتے ہین اور ہندی مین اوسکو اوترا بہادر پت کہتے ہین اور وہ چار ستارے ہین از ہم متفرق بتفریق معتدل دو کو اونمیسے فرع دلو مقدم کہتے ہین اور دو کو فرع دلو موخر اور اسی نوع مین تجرہ ثالثہ ہوتا ہے اور یہ نوء محمود ہے بیسوین آذار کو طلوع ہوتی ہے اور نوین ایلول کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع الدلو طلب العدو یعنی جب طلوع کرتا ہے دلو طلب کرتے ہین مردم آرام اور اسی نوء مین بلاد گرم مین اثمار منعقد ہوتے ہین مثل بادام اور کشمش اور سیب وغیرہ کے اور پک جاتے ہین اور اگر اس نوء مین سردی ہوتی ہے تو جملہ اثمار فاسد ہو جاتے ہین اور رقیب اسکا صرفہ ہے منزل تیرھوین فرع ثانی ہے ہندی مین

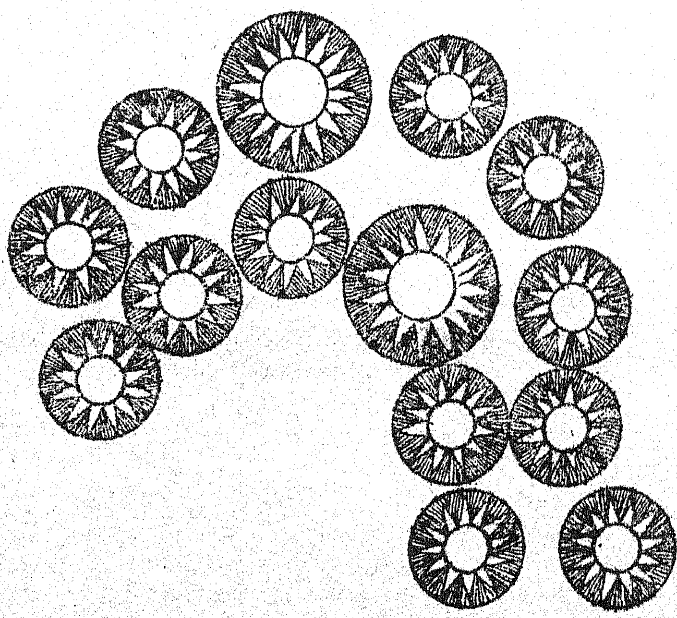
اسکو بوتی کہتے ہین بیان اوسکا
آذار مین طلوع کرتا ہی اور بارہوین
عزیز اور محمود ہی اور زیادتی بارش
ہوتا ہی اور غروب اوسکا آخر
غروب ہوتا ہی تہامہ اور حجاز
نور مین غورہ بناتے ہین اور انشہ


صورت فرع ثانی یہ ہی

فرع اول مین گندم یا جو بوتے ہین
ایلول کو غروب اور یہ نوء بہت
اور طلوع فر مین ابتدای زمستان مین
زمستان مین اور جب فرع دوم
مین نخل کٹھاتے مین اوراسی
نکالتے ہین اور اسس نوء مین

فصل بارش سرما کی آخر ہوتی ہے اور گھانس بہت اوگتی ہے اور سیر اور باقلا پیدا ہوتا ہے اور درخت برابر ہوتے ہین

اور رقیب اوسکا عوا ہی
بطن الحوت ہی اس
مین مچھلی کی صورت
اوسکی بین کی طرف
کی طرف اور اوسکو
اور وہ دو صفین ہین
کیطرف او صف دوم
صف مقدم مین ایک
اور صف دوم کے
ستارہ روشن ہی
طلوع اور پانچوین
وقت غروب ہوتے


صورت بطن الحوت یہ ہی

منزل چودہوین
منزل مین کواکب بہت
حلقہ کیے ہوے دم
اور سر اوسکا شام
رشا بھی کہتے ہین
صف مقدم مغرب
مشرق کی طرف اول
ستارہ ہے روشن
درمیان مین بھی ایک
چہارم نیسان کو
تشرین اول کو غروب
اس نوء کے پانی تہ

زمین مین پہونچتا ہے اور اوسکے غروب کے بعد سرطان طلوع کرتا ہی اور پانی خارج کیطرف متوجہ ہوتا ہی عرب کہتے ہین
اذا طلعت السمکة امکنت الحرکة یعنی وقت طلوع سمک کے ممکن ہوتی ہے حرکت اور رقیب اسکا سماک ہی
ابو اسحاق زجاجی نے لکھا ہی کہ سال منقسم ہوتا ہے چار قسمون پر ہر قسم کو فصل کہتے ہین اور ہر فصل مین سات نوء
ہوتی ہین اور ہر نوء تیرہ دن کی نوء آخر مین ایک دن زیادہ کرنے سے سال تمام ہوتا ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن پورے
ہوتے ہین اور آفتاب اس مدت مین تمام آسمان کو طی کرتا ہے واللہ اعلم **نظر دسوین فلک البروج**
کے بیان مین فلک البروج آسمان نہین ہی مثل اون آسمانون کے کہ مذکور ہوے بلکہ مراد اوس سے یہان ایک

امر موہوم یعنی دائرہ عظیمہ ہی کہ دور فلک آفتاب سے پیدا ہوتا ہی اور سابقاً ذکر ہوچکا ہی کہ ہر ستارے کے واسطے ایک آسمان
مخصوص ہی اور ہر فلک کیواسطے دو قطب اور یہ بھی مذکور ہوچکا کہ کواکب آسمان مین جڑے ہین اور جب آسمان
ایک مرتبہ دورہ کرتا ہی اون ستارون سے کہ فلک مین جڑے ہین ایک دائرہ موہوم حاصل ہوتا ہی اور حرکات کواکب کے
مشرق سے مغرب کی طرف حرکات قسری ہین اور حرکت مخصوص اونکا افلاک کی مغرب سے مشرق کیطرف ہی پس
فلک آفتاب جب مغرب سے مشرق کیطرف ایکبار دورہ تمام کرتا ہی اوس سے ایک دائرہ عظیم موہوم اوسپر پیدا ہوتا ہے
کہ مرکز اوسکا مرکز عالم ہی اوس دائرہ کو فلک البروج کہتے ہین بعد اوسکے ایک دائرہ عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ مرکز اوسکا مرکز
عالم اور دونون قطب اوسکے شمال و جنوب ہین اوسکو دائرہ معدل النہار کہتے ہین من بعد فرض کرتے ہین کہ
دائرہ فلک البروج دائرہ معدل النہار کو بتقاطع صلیبی دو ٹکڑے کرتا ہی اور وہ دونون نقطہ متقابل کہ جہان یہ تقاطع صلیبی
واقع ہوا ہی ایک نقطۂ اعتدال ربیعی اور دوسرے کو نقطۂ اعتدال خریفی کہتے ہین بعد ازان اور ایک دائرہ عظیمہ فرض کرتے
ہین کہ وہ دونون قطب معدل النہار اور دونون قطب فلک البروج پر گذرتا ہی بعد دائرہ فلک البروج دو نقطون متقابلین پر
قطع کرتا ہی ایک نقطہ جانب شمال اور دوسرا طرف جنوب مین ہی نقطۂ شمالی کو نقطۂ انقلاب صیفی کہتے ہین اور جنوبی کو نقطہ
انقلاب شتوی پس دائرہ فلک البروج کے ارباع دونون دائرون سے چار حصہ برابر ہوتے ہین پہلے کو کہ درمیان نقطۂ اعتدال
ربیعی کے اور نقطۂ انقلاب صیفی کے ہی زمان ربیع کہتے ہین اسلیے کہ حرکت آفتاب کی جبتک بمقابلہ اس قوس کے رہتی ہی
وہ زمانہ ربیع کا ہوتا ہی اور دوسرے کو کہ درمیان نقطہ انقلاب صیفی اور نقطۂ اعتدال خریفی کے ہے زمان صیف
کہتے ہین اسواسطے کہ جبتک آفتاب بمقابلہ اس قوس کے حرکت کرتا ہی زمانہ صیف ہوتا ہی اور تیسرے کو کہ درمیان نقطۂ
اعتدال خریفی اور نقطۂ انقلاب شتوی کے ہے زمانہ خریف کہتے ہین اسوجہ سے کہ آفتاب جبتک بمقابلہ اس قوس کے
متحرک ہی زمانہ خریف ہوتا ہے اور چوتھے کو کہ درمیان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطۂ انقلاب ربیعی کی ہی زمان شتا کہتے ہین
کیونکہ آفتاب جبتک اس قوس کے مقابلہ مین متحرک ہی زمان شتا رہتا ہے پھر دو دائرہ عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ قطب
فلک البروج سے پیدا ہوتے ہین اور حصہ ربیعی بعد حصہ خریفی کو کہ اوسکے مقابل ہے تین تین حصہ کر دیتے ہین اور دو دائرہ
عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ وہ بھی قطب فلک البروج سے خارج ہوتے ہین اور ربع صیفی اور ربع شتوی کو تین تین حصہ
کر دیتے ہین پس تمام دائرہ کہ قطب فلک البروج سے پیدا ہوتے ہین چھ ہین پھر جسوقت کہ فرض کرین کہ یہ چھ دائرہ
کہ دونون قطب فلک البروج سے پیدا ہوے ہین اور عالم کو دو نقطون متقابل پر قطع کرتے ہین آسمان کے بارہ حصہ
ہو جاتے ہین اور ہر حصہ کو ایک برج کہتے ہین پھر ہر برج کے تیس حصہ کرتے ہین اور ہر حصہ کو درجہ کہتے ہین پس اس
حساب سے فلک البروج کے تین سو ساٹھ درجے ہوتے ہین اور ہر گاہ کہ یہ مقدمہ مرتب ہوچکا پس فلک ثوابت کو بھی
باعتبار تقسیم اس دائرہ فلک البروج کے بارہ حصہ کرتے ہین اور چونکہ ہر حصہ مین ستارون سے ایک صورت جدا گانہ پیدا

ہوتی ہی اوس حصہ کو اوسی صورت کے نام سے تعبیر کرتے ہین مثلاً جس حصہ مین صورت حمل کی ہی اوسکو برج حمل کہتے ہین اور
جسمین ثور کی ہی اوسکو برج ثور کہتے ہین اور اسیطرح ہر ایک قسم کو آخر اقسام تک نامزد کرتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ فلان
ستارہ فلان برج مین ہی مراد اوس سے یہ ہی کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کیا جاوے کہ مرکز زمین سے ستارونکو قطع کرتا ہوا فلک
ثوابت تک پہونچے تو وہ خط اوسی حصہ مین واقع ہو کہ جسمین وہ ستارہ ہی اور بطلیموس کہتا ہی کہ دائرۃ البروج اڑتالیس کرور باسٹھ
لاکھ اونسٹھ ہزار سات سو اکیس میل اور سبع میل ہی اور طول ہر ایک برج کا تین کرور ترانوے لاکھ اٹھاسی ہزار تین سو ساڑھے دس
میل اور سدس میل ہی اور عرض ہر برج کا تیرہ لاکھ بائیس ہزار نو سو پینتالیس میل اور ثلث میل ہی واللہ الموفق بالصواب

نظر گیارھوین فلک الافلاک کے بیان مین اس فلک کو فلک الافلاک اسلیے کہتے ہین کہ سب افلاک کو
گھیرے ہے اور اسکو فلک الاعظم بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سب آسمانون سے بڑا ہی اور بھی اسکو فلک اطلس کہتے ہین اس جہت سے
کہ اسمین کوئی ستارہ نہین ہی اور حرکت اس فلک کی مشرق سے مغرب کی طرف ہی بخلاف تمام افلاک کے اور حرکت کرتا ہی دو نقطون
متقابل پر کہ ایک کو قطب جنوبی اور دوسرے کو شمالی کہتے ہین اور دور اوسکا مقدار چوبیس ساعت مین تمام ہوتا ہی اور اسکی حرکت سے
تمام افلاک متحرک ہوتے ہین اور حرکت اسکی سریع تر ہی اوس شی سے کہ انسان اوسکو سریع تصور کرے بدلائل ہندسیہ ثابت ہے
کہ آفتاب متحرک ہوتا ہی بحرکت قسریہ کہ مراد اوس سے حرکت فلک اعظم کی ہی آٹھ سو فرسنگ اسقدر عرصے مین طی کرتا ہی کہ انسان اپنے
قدم کو زمین سے اوٹھا کر پھر زمین پر رکھے اور شاہد اس مقال کی حدیث شریف ہی کہ روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
قال جابرئیل علیہ السلام عن دخول وقت الصلوۃ فقال لا نعم قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عن لا نعم فقال من وقت قلت لا الی ان قلت نعم مرت الشمس خمس مائۃ فرسخ یعنی سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے وقت نماز سے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے لا نعم یعنی پہلے کہا نہین پھر کہا ہان پھر
سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا کہنے سے ساتھ نعم کے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ جب آپنے پوچھا تھا
وقت نہین آیا تھا مینے لا کہا جبتک تلفظ لا کا ادا ہو آفتاب پانچ سو فرسنگ قطع کر گیا وقت نماز کا آگیا مینے اسواسطے لفظ نعم کی
کہی اسی فلک کی حرکت کے باعث سے رات اور دن معلوم ہوتا ہی اور جسوقت آفتاب گردش اس آسمان سے طلوع کرتا ہے
زمین اور ہوا روشن ہوتی ہی اور حیوانات جنبش کرتے ہین اور جب غروب کرتا ہے ہوا اور زمین تاریک ہو جاتی ہی اور حیوانات ساکن
ہو جاتے ہین اور نباتات پژمردہ اور جبتک حرکت اس آسمان کی باقی ہی حال حیوانات اور نباتات کا اسیطرح ہی اور حق تعالی
فرماتا ہی وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ یعنی رحمت اوسکی
سے یہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات اور دن تاکہ سکون لو تم اوسمین اور حاصل کرو تم فضل اوسکے سے اور شاید تم شکر کرو اور حکما
اس آسمان کو محدود کہتے ہین اور چونکہ حسب اعتقاد فاسد اپنے کے قائل ہین کہ بعد اس آسمان کے نہ خلا ہی نہ ملا لہذا افضل المتاخرین
ابو عبید اللہ محمد بن عمر الرازی قدس اللہ روحہ نے ابطال اس مذہب مین کہا ہی کہ جو شخص ارادہ کرے پیمائش مملکت باری کا سا تھ

پیمانہ عقل کے لیس نہایت گمراہی ہو اور بعض علماء اسلام واسطے تطبیق کے درمیان آیات اور احادیث اور اقوال حکما کے قائل ہوے ہین کہ کرسی فلک ہشتم ہو اور وسعت اور عجائبات اوسکے مذکور ہو چکے اور عرش فلک نہم ہو کہ جسکو فلک اعظم اور فلک الافلاک کہتے ہین واللہ اعلم بصحۃ ذلک اور نہین شک ہو وجود عرش اور کرسی مین اسلیے کہ آیات اور احادیث انکی ثبوت پر دال ہین چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مثال آسمان سبعہ کی درمیان کرسی کے ایسی ہو کہ جیسے ایک حلقہ جنگل مین پڑا ہو اور بزرگی عرش کی کرسی پر ایسی ہو کہ جسطرح عظمت صحرا کی اوس حلقہ پر اور عرش ایک مخلوق عظیم ہو مخلوقات پروردگار سے اور قبلہ ہو اہل آسمان کا جیسے کعبہ قبلہ ہو اہل زمین کا حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہو کہ نہین ہو کوئی مومن مگر اوسکے لیے عرش پر ایک مثال ہو جسوقت وہ مومن رکوع اور سجدہ کرتا ہو اوسکی مثال بھی رکوع اور سجود مین مشغول ہوتی ہو پس اوسوقت ملائکہ دیکھتے ہین اوسکو اور درود بھیجتے ہین اور اوسکے واسطے استغفار کرتے ہین اور جسوقت مشغول ہوتا ہو مومن کسی معصیت مین وحی کرتا ہو خداوند کریم اوسکی مثال پر کہ وہ کام نکرے تا ملائکہ اوس فعل قبیح پر مطلع نہون اور یہی تاویل ہو قول پاک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ فرمایا یا من اظہر الجمیل وستر القبیح یعنی اے وہ شخص کہ ظاہر کیا نیکیون کو اور چھپایا برائیون کو **نظر بارھوین ساکنان آسمان یعنی ملائکہ کے بیان مین** ملک یعنی فرشتہ جوہر بسیط یعنی غیر مرکب ہین اور زندگی اور گویائی اور عقل رکھتے ہین اور اختلاف درمیان ملک و جن اور شیاطین کے اختلاف انواع کا ہو یعنی ملک اور قسم ہین اور جن قسم علیحدہ اور شیاطین قسم دیگر بعضے قائل ہین کہ اختلاف درمیان انکے بوجہ اعراض کے ہو مانند اختلاف کے درمیان کامل اور ناقص کے یعنی حقیقت سبکی ایک ہی ہو مگر اونمین سے جو اکمل ہین ملک ہین اور ناقص جن اور جو نہایت کمتر مرتبہ مین ہین اونکو شیاطین کہتے ہین اور فرشتے جوہر پاک ہین بری ہین شہوت اور غضب سے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی نافرمانی نہین کرتے ہین جس چیز کے لیے مامور ہین اور وہی کام کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہو کھانا انکا تسبیح اور پانی انکا تقدیس و رمونس انکا ذکر باریتعالی اور خوشی انکی عبادت خدایتعالی کی ہے پروردگار عالم نے انکو مختلف صورتون پر پیدا کیا ہو اور متعدد مقدارون پر تاکہ عالم کی اصلاح کرین اور آسمانون پر عبادت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطت السماء وحق لھا ان یطاء ما فیھا قدر شبر الا علیھا ملک راکع او ساجد یعنی طی کیا مین نے آسمانون کو اور حق ہو اونکا کہ طی کیے جاوین نہین ہو آسمانون مین بقدر ایک کف دست کے مگر اوسپر کوئی فرشتہ ہو رکوع مین یا سجود مین اور بعضے حکما نے لکھا ہو کہ جبکہ حکمت جناب باریتعالی نے اجسام کثیفہ کو مثل دریاے ذخار کے خلق حیوانات مائی اور ہوائی رقیق کو اصناف طیور اور صحراے خشک اور پہاڑ سخت کو انواع حیوانات اور خاک سیاہ کو ہوام اور حشرات الارض سے خالی نچھوڑا پس کس طرح جائز ہو کہ حکمت بالغہ اوسکی فضاے آسمان کو با این ہمہ نزاکت مخلوق سے خالی چھوڑے اور اصناف ملائکہ کو سوا جناب باریتعالی کے کوئی نہین جانتا ہو چنانچہ خود فرماتا ہو وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ یعنی کوئی نہین

جانتا ہی لشکر خدا کو مگر خدا ہان مگر بعضے اقسام کہ صاحب شرع نے اونکو ذکر کیا ہی اور بعضی قسمین کہ جسکو عقل نے دریافت کیا ما من ذرۃ من ذرات العالم الا و قد وکل بہا ملک و ملائکۃ وما من قطرۃ الا و علیہا ملک و ملائکۃ ینزل بہا من السحاب و تدعہا فی المکان الذی قدرہ اللہ تعالی یعنی نہین ہی کوئی ذرہ ذرات عالم سے مگر مقرر ہی اوسپر ایک فرشتہ یا چند فرشتہ اور نہین ہی کوئی قطرہ مگر اوسکے ساتھ ایک فرشتہ یا چند فرشتہ کہ اوترتے ہین اوسکے ہمراہ ابر سے اور پہونچاتے ہین اوس قطرہ کو جس جگہ کہ اللہ چاہتا ہی پھر جبکہ یہ حال ذرون اور قطرون کا ہی کیا حال ہوگا آسمانون اور ستارون اور ہوا اور ابر اور ریاح اور بارش اور پہاڑ اور دریا اور نہرون اور چشمون اور معدنیات اور نباتات اور حیوانات کا اور صلاح عالم اور کمال موجودات فرشتون پر موقوف ہی اور عقل کو مجال نہین کہ انکی معرفت دریافت کرے مگر بوسیلہ انبیا صلوات اللہ علیہم لہذا بعض قسمین کہ جنکی کیفیت صاحب شریعت کی بیان سے معلوم ہوئی ہین ذکر کی جاتی ہین منجملہ اونکے حملۃ العرش ہین یعنی اوٹھانیوالے عرش کے نہایت مکرم اور معظم اور اشرف جملہ فرشتون سے سب فرشتے صبح و شام انکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین اور سلام کرتے ہین اور اونکو اپنا وسیلہ کرتے ہین اور وہ حقتعالی کی تسبیح کیا کرتے ہین اور اہل ایمان کیواسطے استغفار حدیث شریف مین ہی کہ حملۃ العرش چار فرشتے ہین ایک آدمی کی صورت اور دوسرا بیل کی شکل پر اور تیسرا شیر کی شکل پر اور چوتھا گدہ کی شکل پر مروی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شعر شعر رجل و ثور تحت یمنی رجلہ والنسر للاخری ولیس یلید امیہ بن ابی الصلت کی سنی تعجبانہ فرمایا کہ اس شعر مین حاملان عرش کو جمع کیا ہی اور اب یہ چار فرشتے ہین کہ عظمت انکی قیاس سے باہر ہی لیکن قیامت کے روز چار اور نمین اور شریک ہوکر آٹھ ہو جاوینگے فرمایا اللہ تعالی نے ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ یعنی اوٹھاوینگے تیرے رب کے عرش کو اوپر قیامت کے دن آٹھ فرشتے اور وہ فرشتہ کہ بشر کی صورت پر ہی واسطے اولاد آدم کی دعا کرتا ہی اور جو بیل کی صورت پر ہی وہ چارپایون کیواسطے اور جو شیر کی ہیئت پر ہی وہ درندون کیواسطے اور جو گدہ کی صورت پر ہی وہ طیور کیواسطے دعا کرتا ہی


صورت حاملان عرش یہ ہے

منجملہ اونکے ایک فرشتہ ہی کہ جسکو روح کہتے ہین اور وہ ایک فرشتہ ہی کہ بسبب عظمت اور کرامت کے ایک صف مین کھڑا ہوتا ہی اور جملہ فرشتہ دوسری صف مین اور روح اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ اوسکے نفس سے ایک روح حیوانی پیدا ہوتی ہی اور حرکت افلاک اور



ستارون کی تربیت عناصر اور موالید ثلثہ یعنے نباتات اور معدنیات اور حیوانات اور جو کچھ کہ زیر فلک قمر ہی سب اسی سے متعلق ہین اور یہ فرشتہ آسمانون سے بہت بڑا ہے اور قوی تر اور جملہ مخلوقات سے بزرگتر اتنی اوسمین قوت ہے کہ جس طرح فلک کو جنبش دیتا ہی اگر چاہے روک رکھے اور منجملہ اوسکے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہین کہ حکم فرشتون کو پہونچاتے ہین اور اجسام مین نفخ روح کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واصغی بالاذن حتی یوم فینفخ فیہ یعنی کیونکر آرام کرین ہم درحالیکہ صاحب صور نے صور منہ مین لی ہی اور بگوش خود سنے ہی اجازت پروردگار کی کہ دن قیامت کو صور پھونکدین مقاتل کہتے ہین کہ قرن صور کو کہتے ہین اور حضرت اسرافیل علیہ السلام منہ اپنا اوسپر رکھے ہین اور قرن بصورت قرنا ہی کہ دائرہ اوسکے سر کا دائرہ جملہ آسمان اور زمین سے بڑا ہی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام ہر وقت منتظر عرش کیطرف دیکھا کرتے ہین کہ جسوقت فرمان الٰہی ہو فوراً نفخ صور کرین اور جبکہ وہ نفخ صور کرینگے بیہوش ہو جاوینگے تمام ساکنان آسمان اور زمین کے مگر جسکو پروردگار عالم چاہے پھر جب دوبارہ نفخ صور کرینگے دفعۃً وہ سب لوگ پھر اوٹھکر دیکھنے لگینگے مروی ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کعب احبار سے پوچھا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے یارب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل جبرئیل اور میکائیل کو تو قرآن پاک سے پہچانتے ہون مگر بیان کرو کہ حضرت اسرافیل کون ہین حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ایک فرشتہ ہین بہت بڑے اور اونکے چار پر ہین ایک پر سے تمام مشرق کو چھپائے ہین اور دوسرے سے مغرب کو اور تیسرے سے [illegible] تک زمین اور چہارم بسبب عظمت جناب باری کے اپنے منہہ پر رکھے ہین اور سر اونکا عرش کے پایون سے ملا ہی [illegible] زمین ہفتم کے

نیچے اور دونون آنکھون کے سامنے ایک تختی جواہر کی رکھی ہے جسوقت اللہ کو منظور ہوتا ہے کہ کوئی حکم کرے قلم کو ارشاد ہوتا ہے وہ اوس حکم کو لوح پر لکھتا ہے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اوسکو دیکھکر حضرت میکائیل سے ابلاغ حکم کرتے ہین اور بہت سے فرشتے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے تابع ہین کہ وہ اونکی طرف سے تمام عالم مین موجود ہین حتی علی الارکان والمولدات ینفخون ارواحها فیصیر معدنا ونباتا وحیوانا وهی القوی التی بها صلاحها وحیوتها یعنے حتی کہ متعین ہین عناصر پر اور موالید ثلثہ پر پھونکتے ہین اونکی روحون کو جسم مین پس ہو جاتے ہین وہ معدن اور نباتات اور حیوان اور روح اوس قوت کو کہتے ہین کہ جسکے سبب سے صلاح اور حیات موالید کی ہے



اور منجملہ اونکے جبرئیل علیہ السلام امین وحی اور خازن قدس ہین اور اونکو روح الامین اور روح القدس اور ناموس اکبر اور طاوس ملائکہ بھی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی اذا تکلم بالوحی سمع اهل السموات صلصلة کجرالة المسلسلة علی الصفا فیصعقون ولا یزالون کذلک حتی یاتیهم جبرئیل علیه السلام فاذا جاء هم فزع عن قلوبهم فیقولون ماذا قال ربک فیقول الحق فینادون الحق الحق یعنی جبکہ کلام کرتا ہے

پروردگار عالم ساتھ وحی کے سنتے ہین اہل آسمان ایک آواز مثل آواز جرس کے گویا کہ کھینچتی ہو زنجیر پتھر پر لیس بیہوش ہوجاتے ہین اور اسی بیہوشی مین پڑے رہتے ہین یہانتک کہ آتے ہین جبرئیل علیہ السلام پس جبکہ آتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونکے پاس دور ہوتا ہی ہراس اونکا پھر کہتے ہین کیا فرمایا رب تیرے نے پس کہتے ہین جبرئیل الحق پس تمام فرشتے کہتے ہین الحق الحق اور حدیث شریف مین آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین چاہتا ہون تمکو تمہاری صورت اصلی مین دیکھون حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجکو میری صورت اصلی مین نہ دیکھ سکین گے آپنے ارشاد کیا کہ ہیچ ہی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ بقیع مین شب ماہ کو آونگا یہانتک کہ اوس رات کو اپنی صورت پر آئی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ تمام آفاق اونسے بھر گیا آپپر اونکی ہیبت سے غش طاری ہو گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غش سے افاقہ ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت مالوفہ پر پایا فرمایا کہ یقین ہے کہ کوئی دوسرا مخلوقات سے اس صورت پر نہو حضرت جبرئیل نے کہا کہ اسرافیل بہت عظیم الجثہ ہین کہ عرش اونکے دوش پر ہے اور دونون پیر اونکے تحت الارض اور باین ہمہ عظمت جناب باری سے مانند کنجشک کے صغیر اور کوچک ہو جاتے ہین اور

صورت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ ہے



کعب الاحبار سے منقول ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ پر ہین اور ہر پر مین سو پر اور ہین اور سوائے ان پرون کے دو پر اور ہین کہ وہ پر کبھی نہین کھولتے ہین مگر جسوقت خدا تعالی بھیجتا ہے اونکو کسی قریے کے ہلاک کرنیکو جب یہ وَاِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ نازل ہوئی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے حال اونکی قوت کا استفسار فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین اوٹھا لیا شہر قوم لوط علیہ السلام کو اپنے دونون پرونپر اور اتنا بلند لیگیا کہ اہل آسمان نے آواز اونکے مرغون کی سنی پھر وہان سے اوندھا پھینکدیا اور جبرئیل علیہ السلام کے تابع اور ملائکہ ہین کہ وہ تمام

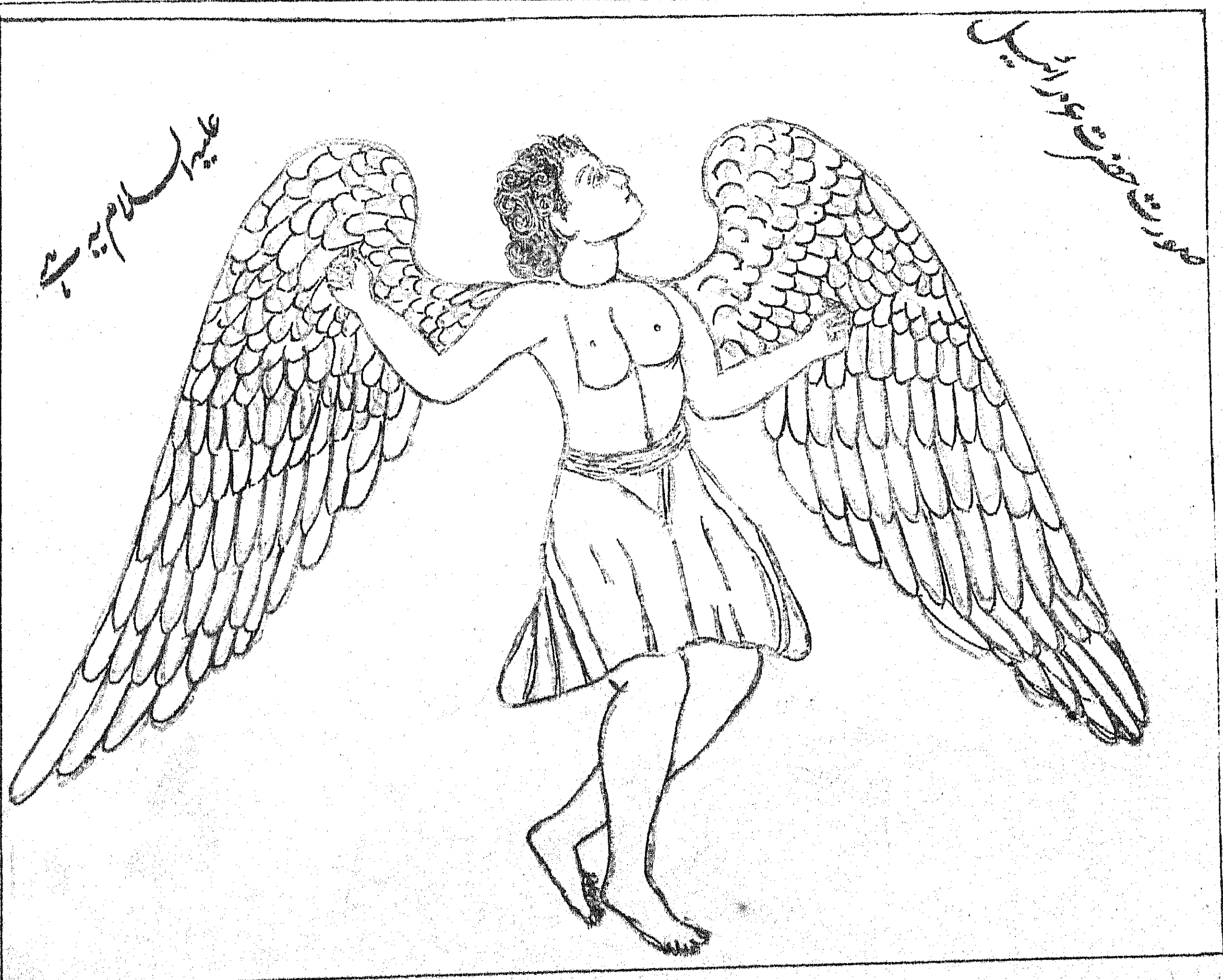
عالم مین اس امر پر موکل ہین کہ حیوانات مین قوت غضبیہ واسطے دفع شر اور ایذا کے حادث کرتے ہین



صورت حضرت میکائیل علیہ السلام یہ ہے

آور ملائکہ معظم ہین سے میکائیل علیہ السلام ہین اور وہ موکل کیے گئے ہین اوپر ارزاق اجسام کے او حکمت اور معرفت نفوس ہین حادث کرتے ہین اور کعب الاحبار رضؓ سے مروی ہے کہ ساتوین آسمان ہین ایک دریا ہے کہ اوسکو بحر مسجور کہتے ہین اوسمین اتنے ملائکہ ہین کہ عدد اونکے سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور میکائیل علیہ السلام اوس اونکے ہین اور اوسی دریا پر قائم ہین وصف میکائیل علیہ السلام کا اور شمار اونکے پرون کا سوائے خداے تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور کعب الاحبار رضؓ ہین ہے کہ اگر میکائیل علیہ السلام منہ اپنا کھولین سب آسمان مقابلہ اوسکی فراخی کے مثل ایک دانہ خردل کے معلوم ہو اور اگر تجلی کرین تمام اہل زمین اور اہل فلک جل جاوین اور تابعین اونکے تمام عالم مین موکل ہین اس کام پر کہ قوت نہوض کی ارکان اور مولدات مین پیدا کرتے ہین اور اوس قوت سے اشیا اپنے حد بلوغ کو پہونچتی ہے اور ارزاق مخلوق کا بھی متعلق اونکے ہے

آور ملائکہ معظم سے عزرائیل علیہ السلام ہین اور وہ مسکن حرکات کے اور تفرقہ ڈالنے والے درمیان ارواح و اجساد کے ہین کعب رضؓ الاحبار سے منقول ہے کہ عزرائیل علیہ السلام آسمان دنیا مین ہین اور قد اونکا اتنا دراز ہے کہ سر اونکا آسمانون کے اوپر ہے اور پیر زمین کے نیچے اور منہ اونکا مقابل لوح محفوظ کے ہے اور فرمان بردار اونکے بہت ملائکہ ہین بمقدار تعداد اون مخلوقات کے کہ موت اونکے لیے مقدر ہے تمام خلق اونکی آنکھ کے سامنے ہے کسی کی روح قبض نہین کرتے ہین جبتک کہ اپنا رزق تمام کھالیوے



آور اشعث ابن اسلم سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کہ اگر ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین اور ایک ملک مین وبا ہو اور دوسرے مین ہنگامۂ قتال پس تم کیونکر قبض ارواح کروگے عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ تمام ارواح کو خدا کے حکم سے بلا سکتا ہون تمام مخلوق میری دو انگلیون کے بیچ مین ہے وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ملک الموت کو دیکھین اور اونکے ساتھ دوستی پیدا کرین ملک الموت فوراً حاضر ہوے گویا اونکے تخت کے تلے سے نکل آئے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تو کون ہے کہا ملک الموت سلیمان علیہ السلام بیہوش ہوگئے ملک الموت نے درگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ الٰہی تیرے بندے سلیمانؑ نے چاہا کہ مجکو دیکھے جب مین حاضر ہوا وہ بیہوش ہوگیا الٰہی اوسکو میرے دیکھنے کی قوت دے خداے تعالیٰ نے ملک الموت پر وحی کی پس ہاتھ اپنا سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر رکھا فوراً ہوش مین آئے اور فرمایا ای ملک الموت مینے تجکو بزرگتر مخلوق پایا کیا سب فرشتے ایسے ہین ملک الموت نے جواب دیا کہ قسم خداے پاک کی کہ تجکو اپنی پیغمبری مین قبول کیا کہ کہ اسوقت دونون پیر میرے ایک فرشتے کے کندھے پر ہین کہ سر اوسکا آسمانون سے اوپر ہزار سالہ راہ کی ہے اور پیر اوسکے پانصد سالہ راہ زمین کے نیچے ہین اور ہاتھ پھیلائے ہوے اور منھ کھولے ہوے ہے اگر خداے تعالیٰ کے حکم سے منھ بند کرلے تمام آسمان اور زمین اوسکے منھ مین ہوجائین سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک امر عظیم بیان کیا پھر فرمایا کہ تو

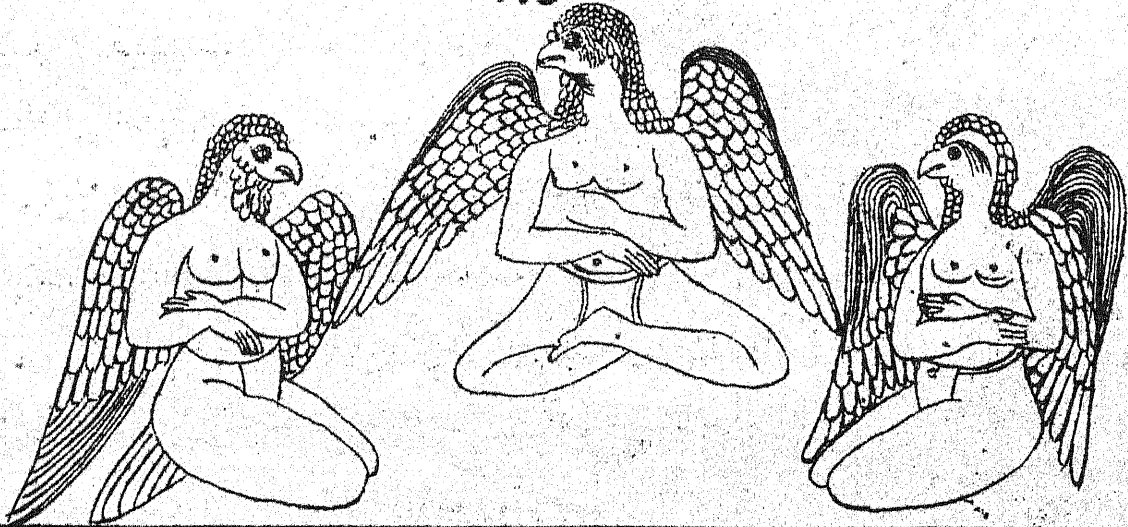
آیا زیارت کو آیا ہی یا قبض روح کو کہا زیارت کو پس درمیان ملک الموت کے اور سلیمان علیہما السلام کے باہم دوستی ہوئی ملک الموت ہر پنجشنبہ کو واسطے زیارت سلیمان علیہ السلام کے آتے تھے ایک روز سلیمان علیہ السلام نے سوال کیا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ تمکو قبض ارواح مین عادل نہین پاتا ایک کی روح نکالتے ہو دوسرے کی چھوڑ دیتے ہو ملک الموت نے جواب دیا مسئول اس سوال مین سائل سے دانا تر ہے شب پانزدہم ہر ماہ شعبان کو رقعے مجھپر نازل ہوتے ہین کہ اونکے نام اونپر لکھے ہوتے ہین کہ جنکی روح اوس سال مین قبض ہوگی اہل توحید کی روح دہنے ہاتھ سے قبض کرتا ہون اور حریر سفید مشک آلودہ مین لپیٹ کے مقام علیین مین پہونچاتا ہون اور اہل شرک کی روح بائین ہاتھ سے قبض کرتا ہون اور پارچہ قطران مین لپیٹ کے مقام سجین مین پہونچاتا ہون وَاَمْرُهُمْ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی امر کافرین اور مومنین کا دانائے ظاہر و پنہان کی جانب راجع ہی خبر دیگا وہی اونکو اون اعمال کی کہ کرتے ہین اور جزا دیگا بمقابلہ اعمال کے اور اعمش حیثمہ سے روایت کرتے ہین کہ ملک الموت پاس سلیمان علیہ السلام کے ایک روز حاضر ہوے ایک شخص اور وہان حاضر تھا ملک الموت بار بار اوسکی طرف دیکھتے تھے جب ملک الموت چلے گئے اوس شخص نے پوچھا یا نبی اللہ یہ کون تھا آپ نے فرمایا ملک الموت تھا میری زیارت کو آیا تھا اوس شخص نے کہا میری طرف بار بار دیکھتے تھے ڈرتا ہون کہ شاید میری روح کے طالب ہون آپ ہوا سے حکم فرمائیے کہ مجھکو ہند مین پہونچادے آپ نے ویسا ہی کیا جب پھر ملک الموت دوبارہ حاضر ہوے سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اوس دن تم فلان شخص کی طرف بار بار کیون دیکھتے تھے ملک الموت نے کہا کہ مجھکو بلاد ہند مین اوسکی قبض روح کا حکم تھا اور زمانہ قلیل باقی رہگیا تھا مجکو تعجب تھا کہ اس مدت قلیل مین یہ وہان تک کیونکر پہونچے گا مین وقت معہود پر جب وہان گیا اوسکو وہین پایا اور روح اوسکی قبض کی وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ ملک الموت نے کسی ظالم کی روح قبض کی جب آسمان پر صعود فرمایا فرشتون نے پوچھا تمنے اون تمام مخلوق سے کہ روح اونکی قبض کی کسی پر رحم بھی آیا کہا ہان ایک روز حکم ہوا ایک عورت کی روح قبض کرنیکا بیابان مین اور اوسی وقت وہ بچہ جنی تھی پس رحم آیا مجکو اوس عورت کی غربت پر اور اوس بچے کی ضعیفی اور تنہائی پر فرشتون نے کہا یہ جبار وہی بچہ ہے کہ جسپر تونے رحم کیا تھا اور جملہ ملائکہ سے کروبی ہین وہ معتکف ہین حظیرۂ قدس مین کسی طرف اونکا التفات نہین مستغرق مشاہدہ جمال حضرت ربوبیت رہتے ہین ہمیشہ تسبیح اور تہلیل مین مصروف ہین اور قیامت تک یونہین رہین گے اللہ تعالی فرماتا ہے وَيُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ یعنی تسبیح کرتے ہین خدائے تعالی کی دن رات اور بیکار نہین رہتے ہین اور جب قیامت قائم ہوگی کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ منجملہ اونکے ملائکہ سبع سموات ہین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ملائکہ آسمان دنیا کے گاو کی صورت پر ہین اور نام اونکے افسر کا اسمائیل ہے

صورت اسرائیل یہ ہے



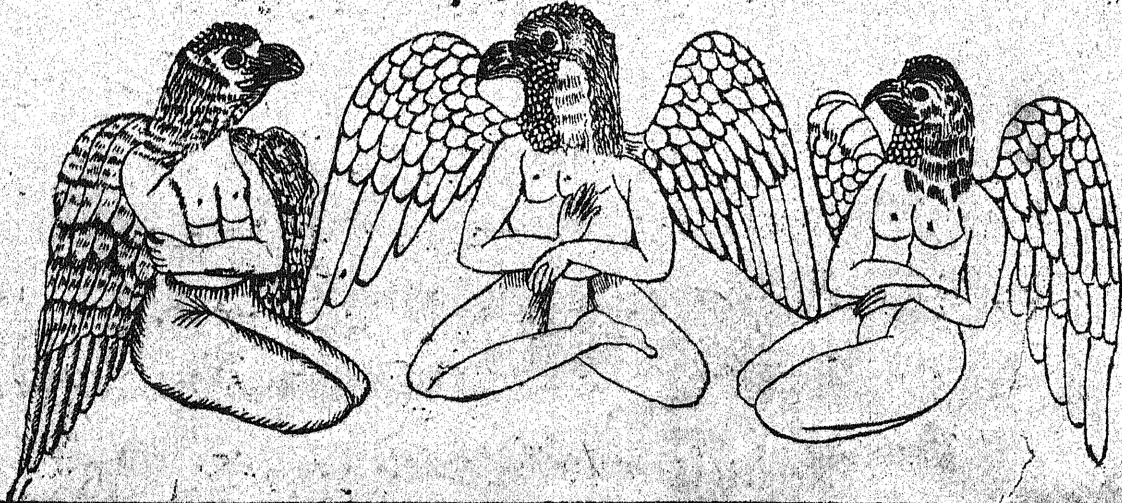
ملائکہ آسمان دوسرے کے عقاب کی ہیئت پر ہین اور نام اون کے افسر کا میخائیل ہے

صورت میخائیل یہ ہے

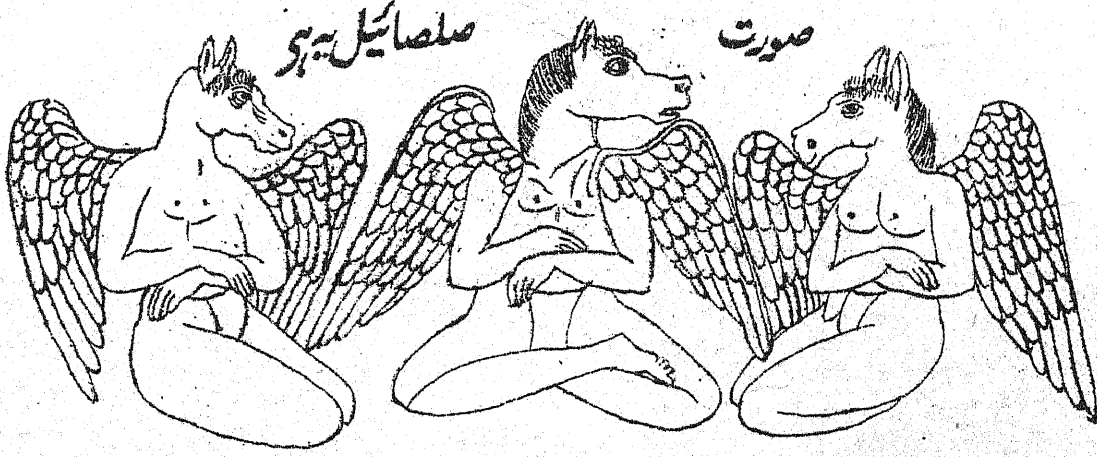


ملائکہ تیسرے آسمان کے کرگس کی شکل پر ہین اور سردار اون کا صاعدیائیل ہے

صورت صاعدیائیل یہ ہے



ملائکہ چوتھے آسمان کے گھوڑے کی تصویر ہین اور حاکم اونکا صلصائیل ہے



ملائکہ پانچوین آسمان کے حور العین کی صورت ہین اور افسر اونکا کلکائیل ہے



ملائکہ چھٹے آسمان کے لڑکون کی طرح ہین اور سردار اونکا سمخائیل ہے



ملائکہ ساتوین آسمان کے بنی آدم کی صورت پر ہین اور سردار اونکا رویائیل ہے



وہب ابن منبہ سے مروی ہی کہ بالای آسمانون کے چند حجاب ہین اون حجابون مین ملائکہ اتنے ہین کہ بسبب کثرت کے
ایک دوسرے کو نہین پہچانتا ہی اور حق جل شانہ کی تسبیح کرتے ہین مختلف زبانون مین اور آوازین اونکی مثل رعد قاصف
کے ہین اور بعض ملائکہ سے وہ ہین کہ اونکو حفظہ کہتے ہین اور وہ موکل ہین اوپر بنی آدم کے ہر ایک پر دو دو ایک داہنی
طرف اور ایک بائین طرف صاحب جانب راست کاتب حسنہ ہے اور صاحب جانب چپ کاتب سئیہ
ہی اور بعضے کہتے ہین دو دن کو رہتے ہین اور دو رات کو پس اوپر اس قول کے ہر ایک شخص پر چار چار موکل
ہین اور بعض کہتے ہین ایک فرشتہ اور ہے کہ شب و روز موکل رہتا ہے اس قول پر پانچ ہوے مومنین
کی تخصیص نہین ہے کافرون کے لیے بھی حفظہ ہین حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ
وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہی
صاحب جانب چپ چھ ساعت قلم روکے رہتا ہے اگر اتنی دیر مین توبہ کر لی تو خیر نہین تو لکھ لیتا ہے اور
اور دوسری روایت مین ہے کہ اگر بعد لکھنے کے کوئی خیر کی تو صاحب یمین کہ صاحب یسار پر امیر ہے اوس سے
کہتا ہے کہ تو اوس گناہ کو کہ ابھی لکھا ہے مٹا ڈال تا مین ایک نیکی دس نیکیون سے کہ بعوض اس ایک نیکی کے لکھنا
چاہیے نہ لکھون اور نو نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھون صاحب یسار بموجب امر صاحب یمین کے کرتا ہے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو فرشتے ہر ایک بندے پر موکل ہین اعمال اوسکے لکھا
کرتے ہین جب وہ بندہ مرتا ہی وہ دونون درگاہ خداے تعالی مین عرض کرتے ہین آلہی فلان بندہ تیرا مر گیا اب
ہم کہان جاوین ارشاد ہوتا ہی کہ آسمان فرشتون سے بھرے ہین اور وہ سب بندگی مین مشغول ہین اور زمین بھری ہوئی بندون سے
اور وہ سب طاعت مین مصروف ہین تم اوسکی قبر پر جاؤ اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر مین تا قیام قیامت مشغول ہو اور ثواب اوسکا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھو

صورت کراماً کاتبین یہ ہے



اور بعض ملائکہ سے ملائکہ معقبات ہین اور وہ چند فرشتے ہین کہ برکتین لے کے آسمان سے زمین پر اوترتے ہین اور
اعمال بندون کے لے کے آسمان پر جاتے ہین جب بندہ نماز وقت پر ادا کرتا ہی اسطرح سے کہ عمداً کبھی قضا نہو تو وہ فرشتے
سوائے حسنات کے کچھ نہین ساتھ لینے لیجاتے ہین جو گناہ درمیان دو نمازون کے ہوتا ہی نماز کفارہ اوسکا ہو جاتی ہی
اور حال ملائکہ معقبات کا قول امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ فرمایا آپ نے کہ حق تعالی
خطاب فرماتا ہی جانب بنی آدم کے اور ارشاد کرتا ہی کہ انصاف کر کہ میری نعمتین بنے نہایت تیری طرف پہونچتی ہین اور تیری طرف
سے گناہ ہماری طرف صعود کرتے ہین اور ہمیشہ فرشتہ کریم ہمارا تیری جانب سے عمل قبیح لاتا ہی پس کردم جیسا کہ مین
وصف تیرا تیرے غیر سے یعنی فرشتون سے سنتا ہون اور تو اوس سے غافل ہی اگر مین اوسپر عمل کرتا تو البتہ بہت جلد
تجکو مین ہلاک کرتا اور عذاب مین مبتلا کرتا اور جملہ ملائکہ سے منکر اور نکیر دو فرشتے ہین کہ بعد دفن کے قبرون مین آتے ہین اور
سوال کرتے ہین بندے سے اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
جسوقت بندے کو قبر مین رکھتے ہین اور آدمی قبر سے جدا ہوتے ہین وہ ہنوز ان کے پیرون کی آواز سنتا ہی کہ ناگاہ آتے ہین دو
فرشتے تند پس بٹھاتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا کہتا ہی اس مرد کے حق مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس
اگر مومن ہی کہتا ہی کہ گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندہ خدا کا ہی اور رسول اوسکا ہی پس وہ دونون فرشتے کہتے ہین کہ دیکھ
اپنے مقام کو کہ دوزخ تھا اور برکت متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدل دیا گیا وہ مقام تیرا ساتھ بہترین مقام کے
کہ بہشت ہی پس دیکھ لیگا وہ بندہ اون دونون مقامون کو اور اگر منافق ہی یا کافر ہی پس جسوقت کہ سوال کرینگے اوس سے
کہ کیا کہتا تھا تو دنیا مین اسکے حق مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہیگا وہ کہ نہین جانتا ہون مین اسکو اور
کہتا تھا مین اسکے حق مین جیسا کہ کچھ کہتے تھے سب آدمی پس جواب دینگے اوسکو فرشتے کہ کیا نہین پہچانا تو نے

اور نہین پڑھا تو نے اُسکا وصف اور مارین گے اوسکو لوہے کے کوڑون سے پس چلائے گا وہ شخص ایسا چلانا کہ سنین گے
فرمایا اوسکی تمام مخلوق سوائے جن و انس کے اور جملہ ملائکہ سے ملائکہ سیاحین ہین کہ دوست رکھتے ہین مجالس ذکر خیر کو
ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ چند فرشتے ہین سوائے
کاتبین اعمال کے کہ زمین مین پھرتے ہین جسکو خدا تعالی کے ذکر مین پاتے ہین اپنی قوم کو ندا کرتے ہین کہ آؤ اپنے
مقصود کے پاس پس جاتے ہین پھر اپنی قوم کے ساتھ اوپر آسمان دنیا کے جب طے کرتے ہین آسمان دنیا کو حق
جل شانہ اون سے کہتا ہی کہ کس کام مین چھوڑ آئے ہو میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ کہ ہم چھوڑ آئے ہین اونکو حمد
کرتے ہوئے اور تیری تسبیح کرتے ہوئے پس فرماتا ہی اللہ تعالی آیا دیکھا ہی اونھون نے مجکو پس کہتے ہین فرشتے کہ نہین
دیکھا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا حال ہوا اونکا اگر دیکھین وہ مجکو پس کہتے ہین فرشتے کہ اگر دیکھین وہ تجکو ہر آینہ زیادہ
کرین تسبیح اور تحمید اور تمجید کو پس حق تعالی فرماتا ہی کس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہین مجھسے پس فرشتے کہتے ہین کہ پناہ
مانگتے ہین وہ دوزخ سے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اونھون نے دوزخ کو فرشتے کہتے ہین نہین دیکھا پس
حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ کیا حال ہوتا اونکا اگر وہ دیکھتے دوزخ کو پس کہتے ہین وہ فرشتے کہ اگر دوزخ کو دیکھتے البتہ زیادہ
ہوتا اونکا خوف پس حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا چیز مجھسے مانگتے ہین پس فرشتے کہتے ہین کہ بہشت مانگتے ہین پس حق تعالی
فرماتا ہی کہ کیا بہشت کو اونھون نے دیکھا ہی پس فرشتے کہتے ہین نہین دیکھا پس حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ اگر دیکھتے
وہ بہشت کو تو کیا حال ہوتا اونکا شوق مین پس فرشتے کہتے ہین کہ اگر وہ بہشت کو دیکھتے تو البتہ شوق
اونکا اس سے زیادہ ہوتا کہ اب ہی پس حق عز و جل ارشاد فرماتا ہی کہ اے فرشتو تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشا اون سبکو
پس کہتے ہین فرشتے کہ اونکے ساتھ فلانا شخص ہے کہ نہین دوست رکھتا ہی تیرے ذکر کو بلکہ وہ اور کسی کام کو وہان
آگیا تھا پس حق جل و علا فرماتا ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ہمنشین اونکا بدبخت نہین ہوتا ہے اور جملہ ملائکہ سے
دو فرشتے ہین ہاروت و ماروت کہ چاہ بابل مین معذب ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نظر کی ملائکہ نے دُنیا کی طرف پس دیکھا بنی آدم کو عصیان
مین پس کہا الٰہی یہ لوگ کیا نہین معترف ہین تیری بزرگی کے پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر
تم بھی انکی صفت پر ہوتے تو عصیان کرتے کہا فرشتون نے کیونکر یہ ہوتا ہم تسبیح اور
تقدیس تیری ہمیشہ کرتے ہین پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ چن لو تم اپنے مین سے دو فرشتے کہ زمین پر
بحکومت بنی آدم جاوین پس فرشتون نے دو فرشتے ہاروت ماروت اپنی قوم مین سے چھانٹے پس وہ زمین
آئے اور شہوت بنی آدم اونکی ذات مین پیدا کی گئی اور دیکھا اونھون نے اوس چیز کو کہ جس مین بنی آدم مبتلا تھے
پس وہ فرشتے اپنے تئین گناہ سے باز نرکھ سکے اور گناہ آلودہ ہوئے پس اختیار دیا اونکو حق تعالے نے

عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے پس ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اسکا جواب کیا ہی اوسنے جواب دیا کہ عذاب دنیا کی نہایت ہی اور عذاب آخرت کی نہایت نہین پس اختیار کیا اونھون نے عذاب دنیا کو اور یہ وہ فرشتے ہین کہ حق تعالی نے جنکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہی ببابل ہاروت وماروت اور راوی چشم دید بیان کرتا ہی کہ مین نے دو جسم نہایت بزرگ کہ بیچ معلق لٹکے ہوے اور دیکھا مینے کہ دونون ایڑیون سے دونون زانو تک آہن سے چھپے ہین اور روایت ہی کہ حق تعالی نے اونسے فرمایا کہ مین بنی آدم پر رسول بھیجتا ہون اور درمیان میرے اور تمھارے رسول نہین ہی زمین پر جاؤ اور شریک نکرو میرے ساتھ اور کسیکو اور چوری اور زنا نکرو کعب الاحبار سے منقول ہی کہ پہلے ہی روز مرتکب ہوے اون چیزون کے کہ جنسے اونکو منع کیا تھا پس باز رکھے گئے صعود آسمان سے جب زمانہ خلافت اور نبوت حضرت ادریس علیہ السلام کا آیا خدمت مین حاضر ہوے اور شفاعت چاہی کہ حق تعالی سے آمرزش اونکے گناہون کی طلب کرین ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ کیونکر معلوم ہو مجکو کہ حق تعالی نے تمھارے گناہ عفو فرمائے اونھون نے کہا دلیل استجابت کی یہ ہی کہ آپ ہمکو بعد دعا کے دیکھین گے اور اگر ہمکو آپ نے نہ دیکھا تو جانیے کہ ہم ہلاک ہو گئے اور دعا مقبول نہین ہوئی پس ادریس علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا کی اور اونکے حق مین دعا فرمائی پھر اونکی طرف نگاہ کی نہ دیکھا اونکو پس جانا کہ عذاب مین مبتلا ہوے اور زمین بابل مین اونکو لے گئے ہین اور وہان بند ہین واللہ اعلم بالصواب

صورت ہاروت و ماروت یہ ہی

اور جملہ ملائکہ سے وہ ملائکہ ہین کہ اوپر اصلاح امور کائنات اور دفع فساد کے موکل ہین ابو امامہ رضی ا...
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ موکل ہین ہر مومن پر تین سو ساٹھ فرشتے کہ دفع...

تکلیف کو اونمین سے سات فرشتے موکل ہین آنکھ پر کہ دفع کرتے ہین تکلیف کو آنکھ سے جسطرح کہ دفع کرتے ہین آدمی مکھی
تشہد سے اور یہ ایک امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور نبوت سے پہچانا اونھین امور سے ایک امر تعبدی بدن
حیوانات ہے کہ بے تاثیر ملائکہ کے تمام نہین ہوتا ہے اور معنی تعبدی کے یہ ہین کہ جزو غذا کا جزو بدن ہوا ہے اسلیے کہ جو قوت بدن سے
تلف ہوتی ہے جزو غذا کا قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی جسم محتاج غذا کا نہ ہوتا
اور نہ تمام ہوتا امر تعبدی کا بے تاثیرات ملائکہ کے ظاہر ہے کہ غذا بنفس خود جماد ہے بے اثر کرنے کسی موثر کے خون اور گوشت
اور استخوان نہوگی جس طرح سے کہ گیہون بنفس خود بے عمل صناع کے آٹا اور خمیر اور روٹی نہین ہوتا ہے پس جسطرح
صناع ظاہر آدمی ہے ویسے ہی صناع باطن ملائکہ ہین پس جاننا چاہیے کہ ایک فرشتہ کہ کھینچتا ہے غذا کو نزدیک گوشت اور
استخوان کے اسواسطے کہ غذا بنفس خود متحرک نہین ہے اور ایک فرشتہ نگاہ رکھتا ہے اوس غذا کو اور ایک فرشتہ پہناتا ہے
اوسکو صورت خون اور گوشت کی اور ایک فرشتہ دفع کرتا ہے جسم سے اوسقدر کو کہ بچ رہتی ہے غذا سے اور وہ نجاست ہے
کہ جسم حیوان سے خارج ہوتی ہے اور ایک فرشتہ تمیز دیتا ہے ہر ایک چیز کو اجزاء لطیفہ غذا سے کہ کون جزو صلاحیت خون
اور گوشت اور استخوان اور رگ وپی ہونے کی رکھتا ہے اور ایک فرشتہ ملاتا ہے بعض اجزا غذا کو اوس جزو جسم کے ساتھ کہ
صلاحیت اوسکی رکھتا ہو مثلاً جو اجزا صلاحیت استخوان کی رکھتے ہین اونکو استخوان کے ساتھ ملاتا ہے اور جو اجزا صلاحیت
گوشت کی رکھتے ہین گوشت کے ساتھ اور جو اجزا صلاحیت رگ کی رکھتے ہین رگ کے ساتھ اور ایک فرشتہ
نگاہ رکھتا ہے مقدار ہر چیز کا اجزاء غذا اور اعضاے بدن سے پس پہونچاتا ہے نزدیک مدور کے اون اجزا کو کہ قابلیت
استدارت کی رکھتے ہین اور نزدیک عریض کے اون اجزا کو کہ قابلیت عرض کی رکھتے ہین اور نزدیک مجوف کے اون
اجزا کو کہ قابلیت تجویف کی رکھتے ہین یہ سب سات فرشتے ہین کہ تدبیر بدن حیوانات کی تعلق ہے اگر ان تاثیرات مین سے
ایک بھی نہو بدن حیوان اس انتظام پر نرہے اسی طرح پر قیاس کرنا چاہیے احوال جمیع کائنات کا نظر تیرھوین

بیچ بیان زمانہ کے زمانہ عبارت حرکت فلک الافلاک سے اوپر مذہب ارسطو اور تابعین اوسکے کے اور نزدیک
غیر اوسکے عبارت ہے گذرنے لیل ونہار سے اور زمانہ منقسم ہے اوپر قرون کے اور قرون منقسم ہین اوپر سنین کے اور سنین
منقسم ہین اوپر شہور کے اور شہور منقسم ہین اوپر ایام اور لیالی کے اور ایام اور لیالی منقسم ہین اوپر ساعات کے اور ساعات
[illegible] اوپر آنات کے اور ہر آن ایک نفیس راس المال ہے انسان کے حق مین کہ قیمت اوسکی سواے حق تعالی کے
[illegible] اور زمانہ غیر قار ہے یعنی ایک جزو فانی ہوتا ہے دوسرا جزو آتا ہے اور ہر ساعت مین یہ قابلیت ہے کہ اوسمین
[illegible]ی حاصل کرے افسوس ہے کہ یہ راس المال نفیس انسان ضائع کرتا ہے اور زمانہ عمر انسان کی ہے اور مثل
[illegible] چلنے والا اوسکو قطع کرے برابر ہر سال مین ایک منزل ہر مہینے مین ایک برید اور ہر ہفتہ مین ایک
[illegible]ن ایک میل اور ہر نفس مین ایک قدم پس بیشک قطع ہو جائیگی وہ مسافت اگرچہ دراز ہو اور

حکما اعتقاد رکھتے ہین کہ موجب حوادث اوضاع فلکیہ ہین اسی سبب سے ہمیشہ شکایت زمانہ اور فلک کی کرتے تھے
لیکن شریعت مین یہ بات ہی کہ حوادث متعلق بقضاے آلہی ہین جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ زمانہ کو برا نہ کہو کہ زمانہ
بھی ایک مخلوق اللہ تعالی کا ہی قول بیچ بیان لیالی اور ایام کی دن شریعت مین عبارت ہی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک
اور رات عبارت ہی اوس زمانہ سے کہ درمیان طلوع فجر اور غروب آفتاب کے ہی اور مجموع اس زمانہ کا چوبیس ساعت
بمقدار دور فلک اعظم کے نہ زیادہ ہوتا ہی نہ کم مگر رات دن گھٹتے بڑھتے ہین جسقدر زمانہ دن سے گھٹتا ہی رات مین بڑھتا
ہی اور جسقدر رات مین گھٹتا ہی دن مین بڑھتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی یُولِجُ اللَّیلَ فِی النَّهَارِ وَیُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیلِ
اور انتہا درازی روز کی ہر سال مین سترھوین حزیران کو ہوتی ہی کہ جب آفتاب آخر برج جوزا مین پہونچتا ہی اوس تاریخ پندرہ
ساعت کا دن اور نو ساعت کی رات ہوتی ہی بعد اوسکے دن گھٹنے لگتا ہی اور رات بڑھنے لگتی ہی اٹھارہوین ایلول تک
کہ جب آفتاب آخر سنبلہ مین پہونچتا ہی اس زمانہ مین رات دن برابر ہوتے ہین ہر ایک اونمین سے بارہ بارہ ساعت اس اعتدال کو
اعتدال خریفی کہتے ہین پھر رات یونہین بڑھتی جاتی ہی اور دن گھٹتا جاتا ہی سترھوین کانون اول تک اوس زمانہ مین رات پندرہ
ساعت کی ہوتی ہی اور دن نو ساعت کا اور یہ انتہا درازی رات کی ہی اور انتہاے کوتاہی روز کی پھر رات گھٹنے لگتی ہی اور دن
بڑھنے لگتا ہی سولھوین اذار تک کہ آفتاب آخر برج حوت مین پہونچتا ہی یہ زمانہ مساوات شب و روز کا ہی رات دن دونون
بارہ بارہ ساعت کے ہوتے ہین اس اعتدال کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اسیطرح ہمیشہ زیادت و نقصان و مساوات
ہوتا رہتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَالشَّمسُ تَجرِی لِمُستَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقدِیرُ العَزِیزِ العَلِیمِ یہ بھی ایک لطف باریتعالی کا
ہی کہ رات دن پیدا کیے اسواسطے کہ انسان کو حرکت اور اعمال ضروری ہین اور وہ موجب تعب اور مشقت کا ہی اور سستی
مشقت کی نیند سے زائل ہوتی ہی پس باری تعالی نے دن کو واسطے اعمال کے اور رات کو واسطے آسائش اور سکون کے
پیدا کیا تو وقت حرکت و اعمال کے سب اپنے کام مین معروف رہین اور وقت آسائش کے آسائش کرین فرمایا اللہ تعالی نے
وَمِن رَّحمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّیلَ وَالنَّهَارَ لِتَسكُنُوا فِیهِ وَلِتَبتَغُوا مِن فَضلِهِ وَلَعَلَّكُم تَشكُرُونَ

فصل ۳ فضائل ایام اور خواص ایام مین

روز جمعہ عید ہی ملت حنیف مین اور سید سب دنونکا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر دنون کا
کہ آفتاب اوسدن طلوع کرے روز جمعہ ہی کہ اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اوسیدن بہشت مین ساکن ہوے اور اوسیدن بہشت سے زمین پر اوترے اور اوسی
روز توبہ اونکی قبول ہوئی اور اوسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن مین ایک ساعت ایسی ہی کہ بندہ اس ساعت مین
جو کچھ سوال کرے اللہ تعالی عنایت فرماے اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ ملائکہ جمعہ کے دن بندہ مومن کی جستجو کرتے
کرتے ہین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ نماز جمعہ مین تاخیر کی باہم کہتے ہین کہ کیا کیا فلانے نے اور کس نے اوسکو ملازمت
وقت جمعہ سے باز رکھا پھر کہتے ہین ای اللہ اگر باز رکھا ہو فقر نے اس تیرے بندے کو بندگی تیری سے پس اوسکو

غنی کر اور اگر بازر کھا ہو مرض نے پس اوسکو شفا دے اور اگر باز رکھا ہو کسی شغل نے پس اوسکو اوس شغل سے فارغ کر اور اگر باز رکھا ہو لہو و لعب نے پس اوسکے دل کو اپنی بندگی کیطرف منقلب کر اور بعض سلف سے منقول ہے کہ حق تعالی کا سوا ے رزق کے ایک اور فضل ہے کہ کسیکو اوس فضل سے نہین دیتا مگر اوس شخص کو کہ سوال کرے اوس سے شب جمعہ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو جمعہ کو ناخن تراشے حق تعالی اوسکے جسم سے مرض کو زائل کرتا ہے اور شفا عنایت فرماتا ہے اصمعی کہتے ہین کہ مین ہارون الرشید کی خدمت مین جمعہ کو گیا وہ ناخن کٹواتا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن ناخن کٹوانا سنت ہے اور دفع کرتا ہے فقر کو پس کہا مین نے کہ اے امیر المومنین تو فقر سے ڈرتا ہے اوسنے جواب دیا مجھسے زیادہ ڈرنے والا فقر سے کون ہے روز شنبہ یہود کی عید ہے کلبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حکم کیا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی امت کو کہ ہر ہفتہ مین ایک روز خدا ے تعالی کی عبادت کے واسطے اختیار کرلین اور اوسدن تمام اشغال سے فارغ رہین پس اونھون نے سواے روز شنبہ کے کوئی اور دن قبول نکیا اور کہا یہ وہ دن ہے کہ اللہ جلشانہ اسدن آفرینش عالم سے فارغ ہوا اور مذہب یہود مین مقرر ہے کہ جو امر امور دنیوی سے کہ اسدن حادث ہوتا ہے تمام ہفتہ اوسی حال پر گذرتا ہے اسی سبب سے اسدن داد و ستد نہین کرتے ہین ولیکن اہل اسلام اس امر مین مخالف اونکے ہین اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت ہے میری امت کو روز شنبہ اور پنجشنبہ مین اور اصحاب زراعت یہ کہتے ہین کہ ہر گاہ تمر کو نخل سے روز شنبہ کو توڑین دوسرے برس نہ پھلیگا روز یکشنبہ عید نصاری ہے اور اصحاب سیر اسپر متفق ہین کہ یہ دن اول روز ہاے ہفتہ ہے اور یہ روز اول روز ہاے دنیا ہے اور اوسیدن ابتدا فرمائی ہے حق تعالی نے آفرینش عالم کی اور کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو امر فرمایا کہ جمعہ واسطے عبادت کے مقرر کرین اور روز عید مقرر کرین جواب دیا کہ ہم نہین چاہتے کہ عید یہود کی بعد ہماری عید کے ہو پس اختیار کیا انھون نے روز یکشنبہ کو اور کہتے ہین کہ یہ دن واسطے ابتدا کرنے کامون کے بہتر ہے روز دوشنبہ مبارک ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواظبت کی روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پس سوال کیا قوم نے کہ یہ دو دن کیا فضیلت رکھتے ہین ارشاد فرمایا کہ ان دو دن مین اعمال بندون کے آسمان پر فرشتے لیجاتے ہین اور مین دوست رکھتا ہون کہ میرے عمل فرشتے لیجائین اور مین روزہ دار ہون اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبہ کو پیدا ہوے اور اوسی روز وحی اونپر دوشنبہ کو نازل ہوئی اور مدینہ منورہ کو دوشنبہ کے دن مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور دوشنبہ کو وفات فرمائی اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے روز سہ شنبہ دن بہت خوب ہے اصلاح حال نفس اور حجامت بنوانے مین روایت ہے کہ قابیل نے ہابیل علیہ السلام کو اسی روز قتل کیا روز چہار شنبہ اس دن خیر کم ہے اور ہمیشہ ہر مہینے مین یہ نحس ہے نقل کرتے ہین کہ ایک مرد ظریف سے اوسکے بھائی نے کہا کہ میرے ساتھ باہر چل کسی کام کے واسطے اوس مرد نے

جواب دیا آج روز چہار شنبہ ہی گھر مین بیٹھنا خوب ہے اوسکے بھائی نے کہا کہ کیا آج کے دن یونس علیہ السلام بطن مادر سے نہین پیدا ہوے اوس مرد نے جواب دیا اسی سبب سے فوت ہوئی برکت اونکی حق مسکن و خوبی لباس مین اونکی مسکن ظاہر ہے کہ شکم ماہی تھا اور خوبی لباس یہ ہے کہ ورق کدو تھا پھر اوسکے بھائی نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کیا اس روز شکم مادر سے نہین پیدا ہوے اوسنے جواب دیا کہ پھر دیکھا تو نے کہ بھائیون نے اونکے ساتھ کیا کیا اور قید خانے مین مدت دراز تک رہے اور اہل سے جدا ہوے پھر اوسکے بھائی نے کہا کہ روز چہار شنبہ کو باری تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی اور آگ کو اونپر سرد کیا اوسنے جواب دیا کہ پہلے آگ مین ڈالے گئے پھر آخر اللہ پاک نے بچایا پھر اوسکے بھائی نے کہا روز چہار شنبہ کو اللہ تعالی نے فتحیاب کیا ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ احزاب مین اوسنے جواب دیا ہان ولیکن بعد ازان کہ آنکھین تاریک ہوگئین اور دل گلون مین آ پھنسے روز پنجشنبہ مبارک دن ہے خصوصاً واسطے طلب حاجات کے اور ابتدا کرنے سفر کے زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ سفر کا فرماتے اسی روز سفر فرماتے اور اس روز حجامت مکروہ جانتے تھے حمدون ابن اسمٰعیل کہتے ہین کہ سنا مین نے معتصم سے کہ روایت کی اوسنے مامون سے اور مامون نے رشید سے اور رشید نے مہدی سے اور مہدی نے منصور سے اور منصور نے اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے اور اوسنے ابن عباس سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جو حجامت کرے پنجشنبہ کو پس گرم ہوتا ہے یعنی تپ اوسکو عارض ہوتی ہے پس مرجاتا ہے اسی مرض مین حمدون کہتے ہین کہ بعد ایک مدت کے پنجشنبہ کو پاس معتصم کے گیا مین دیکھا مین نے کہ حجامت کرتا ہے متحیر کھڑا رہا مین معتصم نے کہا اے حمدون شاید وہ حدیث کہ روایت کی تھی مین نے تجکو یاد آگئی کہا مین نے ہان کہا واللہ وہ حدیث مجکو نہ یاد آئی تھی جبتک کہ حجام نے نشتر مارا تھا پس تپ اوسکو آخر روز مین لاحق ہوئی اور اوسی مرض مین وفات پائی انس ابن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایام کا حال پوچھا فرمایا آپ نے کہ روز شنبہ دن مکر و فریب کا ہے کہ قریش نے اسی دن مکر کیا ہے دار الندوہ مین روز یکشنبہ روز درخت تھلانے اور بنائے عمارت کا ہے کہ حق تعالے نے اوسی روز ابتداے آفرینش دنیا کی ہے اور روز دوشنبہ روز تجارت اور سفر کا ہی اسواسطے کہ شعیب علیہ السلام نے اسی روز سفر کیا اور تجارت کی اور سودمند ہوے اور روز سہ شنبہ روز خون کا ہی کہ ام البشر حوا علیہا السلام اسی روز حائض ہوئین اور روز چہار شنبہ ہمیشہ نحس ہے کہ اللہ تعالے نے اسی روز ہلاک کیا قوم عاد اور ثمود کو اور غرق کیا فرعون اور اوسکے لشکر کو اور روز پنجشنبہ روز قضاے حوائج ہے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اسی روز پادشاہ کے پاس گئے اور اکرام کیا اور حاجت اونکی روا کی اور روز جمعہ روز نکاح کا ہی اسی روز نکاح آدم علیہ السلام کا ساتھ حوا علیہا السلام کے ہوا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

اشعار

لنحو الیهام یوم السبت حقا + یصد ان اردت بلا امتراء + وفی احد البناء لان فیه + یبدی الله فی خلق الغعا + وفی الاثنین ان سافرت فیه + ستظفر بالنجاح وبالثراء + وان ترد الحجامة فالثلثا + ففی ساعته حرق الدماء + وان شرب امرء یوما + لنحو یوام یوم الاربعا + وفی یوم الخمیس قضاء حاج + فان الله یاذن بالقضاء + ویوم الجمعة التزویج فیه + ولذات الرجال مع النسا + وهذه العلو لم یعلمه الا + نبی او وصی الانبیاء + **خاتمہ** بیچ بیان اون دنون اور راتون کے کہ تمام سال مین بزرگ ہین لیکن ایام پس پہلا دن محرم کا متبرک ہے کہ پہلا دن سال کا ہی اور تاسعا اور عاشورا یعنی نوان اور دسوان دن محرم کا کہ اونکی فضیلت مین احادیث وارد ہین اور بارھوان دن ربیع الاول کا کہ وہ ولادت باسعادت خاتم المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کا دن ہے اور پہلا دن رجب کا اسلیے کہ رجب اول شہرہاے حرام سے ہے اور پندرھوان دن رجب کا اسلیے کہ حدیث اسکی فضیلت مین وارد ہے اور ستائیسوان دن رجب کا اسلیے کہ اسکی رات کو شب معراج تھی اور پندرھوان دن شعبان کا بسبب فضیلت اسکی شب کے اور سترھوان اور اکیسوان اور ستائیسوان دن رمضان کا بسبب فضیلت اونکی راتون کے اور روز عید فطر کا بسبب خوشی خلاص ہونے کے آتش دوزخ سے اور ایام معلومات کہ احب الایام ہین نزدیک باری تعالے کے اور روز عرفہ اسلیے کہ احادیث اسکی فضیلت مین وارد ہین اور روز عید الضحی کہ اسدن مردم مہمان خوان نعمت خداوند کریم کے ہین اور روز جمعہ اور پنجشنبہ اور دوشنبہ ہر ماہ کا کہ ذکر اونکا سابق گذرا اور لیکن راتین پس پہلی اور دسوین رات محرم کی اور پہلی اور پندرھوین رات رجب کی اور ستائیسوین رات کہ شب معراج ہے اور پندرھوین رات شعبان کی کہ شب برات ہے اور طاق راتین اخیر ماہ رمضان کی کہ ان مین شب قدر طلب کرتے ہین خصوصًا ستائیسوین شب کہ اوسکی صبح کو یوم الفرقان ویوم التقی الجمعان ہے اور شب عیدین کہ حدیث اون کے فضائل مین وارد ہے پس یہ چند روز و شب کہ ذکر کیے گئے طالب خیر کو چاہیے کہ انسے غافل نرہے کہ یہ اوقات موسم خیرات اور تجارت آخرت کی ہین ظاہر ہے کہ جب موسم تجارت کا فوت ہوگیا تاجر سودمند نہین ہوتا ہے اور اگر کچھ سودمند ہوا بھی تو سودا وسکا اوس تاجر کے سود کو کب پہونچتا ہے کہ جو موسم سے غافل نرہا **القول فی الشهور** ہر قوم کے مثل عرب روم فرس قبط ترک ہند زنج وغیرہم کے مہینے جدا جدا ہین لیکن مشہور نہ تھے عرب اور روم اور فرس کے بہت مشہور ہین اس سبب سے تفصیل انہین نین کی ہمنے بھی اختیار کی اور ان مہینون مین جو موسم عجیب اور عیدین اور جشن کسی قوم کے ہین اونکا بھی ذکر بسبیل اختصار کیا گیا

فصل ۲ عرب کے مہینون کے ذکر مین

مہینا نزدیک عرب کے اوس مدت کو کہتے ہین کہ درمیان دو ہلالون کے واقع ہے کبھی تیس اور کبھی انتیس

دن کا مہینا ہوتا ہی اور ایک سال مین سو چون دن کا اس سبب سے کہ ان دنون مین بارہ بار اجتماع مہر و ماہ ہوتا ہی فرمایا اللہ
نے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
اور وہ چار مہینے کہ حرام یعنی صاحب حرمت ہین رجب ذیقعدہ ذی حجہ محرم ہین ان مہینون مین خیر کا ثواب
بہت ہوتا ہی اور معصیت کا عقاب بھی ہوتا ہی اور یہ مہینے جاہلیت مین بھی محترم تھے عرب ان مہینون مین کانسی
چیز دن سے دور کرتے تھے اور غارت اور خصومت سے دور رہتے تھے اب ذکر کرتے ہین ہم بعض اون چیزون کے
کہ ان مہینون مین واقع ہوئی ہین محرم مہینا مبارک ہی وجہ تسمیہ کی یہہ ہی کہ قتال اس مہینے مین حرام ہے اہل عجم
اسکا نزدیک ملوک عرب کے ایسا ہی کہ نوروز نزدیک سلاطین عجم کے اس دن لوگ محفل جشن منعقد کرتے تھے اور
سریر سلطنت پر بیٹھتے ہین اور تمام ارکان دولت حاضر ہوتے ہین روز ہفتم کہتے ہین کہ یونس علیہ السلام اسی دن
شکم ماہی سے باہر آئے اور بعض کہتے ہین کہ چودھوین ذی قعدہ کو روز عاشورہ تمام مذاہب مین معظم ہی اسی دن
توبہ آدم علیہ السلام کی قبول ہوئی اور کشتی نوح کی کوہ جودی پر ٹھہری اور مولد ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام
اسی روز تھا اور آتش ابراہیم علیہ السلام پر اسی روز سرد ہوئی اور یعقوب علیہ السلام کو اسی روز بصارت رفتہ پھر
ملی اور یوسف علیہ السلام کنوے مین سے باہر نکالے گئے اور ملک سلیمان علیہ السلام کا اونپر رد ہوا اور اسی روز عذاب
قوم یونس علیہ السلام سے اوٹھایا گیا اور بلا ایوب علیہ السلام سے دور کی گئی اور زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کی
فرمائی اور دعا مستجاب ہوئی یحیی علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی روز موسی علیہ السلام نے ساحرون پر غلبہ کیا جب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لے گئے یہود مدینہ کے روز عاشورہ کو روزہ رکھتے تھے بر وقت
استفسار سبب اونھون نے کہا کہ اس روز باریتعالی نے فرعون کو غرق کیا اور بنی اسرائیل کو خلاصی دی اس سبب سے
ہم اس روز کو معظم جانتے ہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم احق ہین احیاے سنت موسی علیہ السلام
مین یہود سے اور فرمایا کہ اس روز روزہ رکھا کرین بسبب قتل حسین رضی اللہ عنہ اس روز واقع ہوا امامیہ نے اس روز
کو روز عزا قرار دیا اور اہل یزید نے روز عید روز ہفتدہم اصحاب فیل واسطے خرابی خانہ خدا کے مکہ مین آئی حق جلشانہ نے
مرغ ابابیل کو اوپر مسلط فرمایا صفر صفر خالی کو کہتے ہین چونکہ اس مہینے مین مردم قتال کو جاتے تھے گھر خالی ہوتے
تھے لہذا ساتھ اسی اسم کے مسمی ہوا اکثر مردم اس امر پر ہین کہ قیام اس ماہ مین سفر سے اولی ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپ نے من بشرنی بخروج الصفر ابشرہ بالجنۃ یعنی جو بشارت دے مجکو گذرنے
صفر کی مین بشارت دون اوسکو جنت کی دو ہم صفر کو سر حسین رضی اللہ عنہ دمشق مین لائے کہتے ہین کہ جب یزید نے
سر مبارک دیکھا کہا قبح اللہ ابن زیاد انا ارضی منہ بدون ھذا یعنی برا کرے خدا ابن زیاد کا مین راضی تھا اوس سے
بدون اس فعل کے بیسوین صفر کو سر مبارک متصل تن اطہر کے گیا اور اسی روز خلیفہ مامون رشید نے جامہ سبز ترک کیا اور جامہ

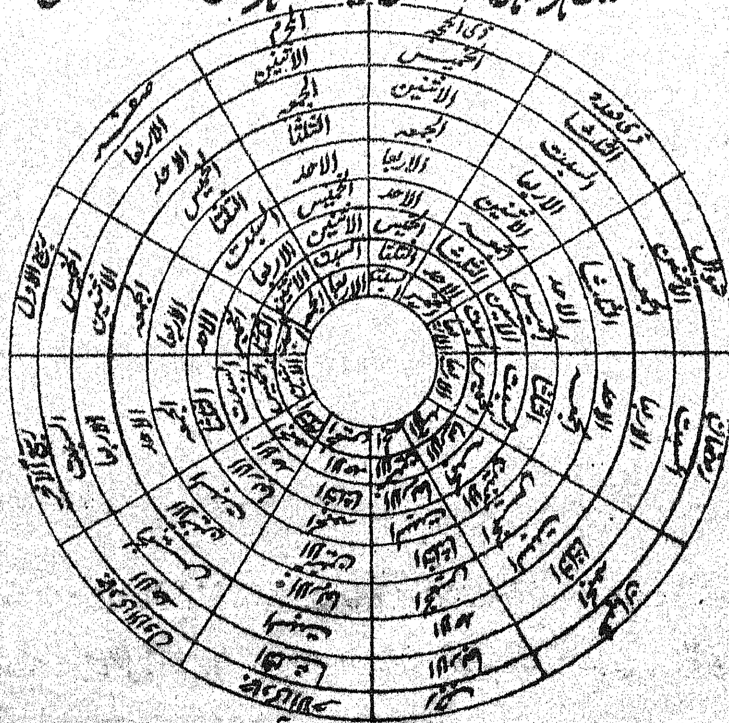
سیاہ پہننا اختیار کیا پانچ مہینے تک چوبیسوین صفر اسی روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غار مین تشریف لے گئے **ربیع الاول** چونکہ مردم اس ماہ مین جمع ہوکر قیام بامور حرات کرتے ہین لہذا مسمی ساتھ اس اسم کے ہوا ایسا ماہ مبارک ہے کہ باری تعالی نے دروازہ خیر وسعادت کا ساتھ وجود سراپا جود خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام عالم پر کھولدیا اور آٹھوین کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ کے ہجرت فرمائی بارھوین کو مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تیرھوین کو مختار ثقفی نے قاتلان حسین رضی اللہ عنہ سے انتقام لیا **ربیع الآخر** وجہ تسمیہ اس ماہ کی سابق سے ظاہر ہے روز تیسری حجاج نے بیچ جنگ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے خانہ کعبہ مین آگ لگادی **جمادی الاول** نام اس مہینے کا اور جو بعد اسکے آتا ہے اس سبب سے جمادی الثانی ہوا کہ بر وقت تسمیہ دونون مہینے شدت فصل سرما مین واقع ہوے کہ پانی بستہ ہو جاتا تھا پانچوین روز حرب جمل کا ہے اور بعض پندرھوین روایت کرتے ہین آٹھوین مولد علی رضی اللہ عنہ کا ہے **جمادی الاخری** کہتے ہین کہ حوادث عجیبہ اس مہینے مین بہت واقع ہوے ضرب المثل ہے العجب کل العجب بین جمادی ورجب پہلے روز نزول جبرئیل علیہ السلام کا ہے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھٹے روز خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پندرھوین روز عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کو اپنے ہاتھ سے گرایا موافق حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر زمان جہالت قریب بزمان اسلام نہوتا تو نقل کرتا مین ہیئت کعبہ کو اوس ہیئت پر کہ زمان ابراہیم علیہ السلام مین تھی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اوسی ہیئت پر نقل کیا اور حجاج نے اوس ہیئت کو پھر باطل کردیا اب جس ہیئت پر ہے وہ بناے حجاج ہے روز چھبیسوین کو مولد فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **رجب** چونکہ یہ مہینا نزدیک عرب کے عظیم ہے لہذا مسمی برجب ہوا اور اسکو اصم بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اسمین آواز سلاح کی کان مین آتی یا اس سبب سے کہتے ہین کہ اس مہینے مین کان کرم کا سننے برائی سے بہرا ہے کہ اس مہینے مین مواخذہ گناہ کا نہین ہوتا ہے اذن الکریم عن الفحشاء صماء اور اصب بھی کہتے ہین کہ اس مہینے مین رحمت ومغفرت باری تعالی کی بندون پر بہت گرتی ہے بہت احادیث اسکی فضیلت مین وارد ہین دعا جلد مستجاب ہوتی ہے اور عبادت کا اس مہینے مین بہت ثواب ہوتا ہے زمان جاہلیت مین مظلوم صبر کرتا جب جب آتا دعاے بد کرتا مستجاب ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مین پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا ایک پیر مرد اندھا لنگڑا دوسرا کوئی اوسکا ہاتھ پکڑے اوسکو کھینچتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہین دیکھا مین نے ایسا کوئی کریہ منظر کسی نے کہا یا امیر المومنین آپ اسے نہین پہچانتے کہا نہین اوسنے کہا یہ ابن صفار اسلمی ہے کہ عیاض اسلمی اوسکے حق مین دعاے بد کی ہے آپ نے عیاض کو بلایا اور حال ابن صفار اسلمی کا پوچھا کہا اے امیر المومنین بنو صفار دس بھائی تھے اور مین اونکے چچا کا بیٹا تھا اکیلا کوئی بھائی میرا نہ تھا یہ سب مجھسے قوی تھے مجھپر ظلم کرتے تھے اور مال میرا چھین

لیتے تھے اونکو خدا سے ڈرایا اور حقوق خویشی اور ہمسا گی یاد دلائے کچھ سود مند نہوا صبر کیا مہینے جب ماہ رجب آیا ہاتھ
آسمان کی طرف اوٹھا کے بین نے دعا کی اور یہ کہا اللھم ادعوك دعاءً جاهداً اقتل بنی صنعاء الا واحداً ثم اضرب الرجل
فذره قاعداً اعمی اذا قیل اعیا القاعد ا تو سی سال نو بھائی متواتر مرگئے یہ ایک شخص زندہ بچا اس حال پر کہ آپ نے ملاحظہ
فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سبحان اللہ یہ امر عجیب ہے روز پہلے بین نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوے روز چوتھے جنگ
صفین واقع ہوئی روز پندرھوین روز صلوۃ داؤد علیہ السلام کا تھا شب ستائیسوین شب معراج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہے اور روز ستائیسوان روز بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **شعبان** اس مہینے کو شعبان اس وجہ سے
کہتے ہین کہ قبائل عرب اس مہینے بین منشعب یعنی جمع ہوے تھے اور اس مہینے کو ماہ نبی بھی کہتے ہین اسلیے کہ حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان شہری یعنی شعبان مہینا میرا ہے روز تیسرے ولادت حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی ہے روز پانچوین یوم میلاد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہے شب پندرھوین کو لیلۃ الصک کہتے ہین
اسواسطے کہ اس رات بین حساب ارزاق و مدت امور عباد کا ہوتا ہے اور بعض روایات بین ہے کہ مراد آیہ اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ
مُبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ فِیھَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ حَکِیمٍ بین لیل سے یہی شب ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حق تبارک و تعالی شب نیمہ شعبان یعنی رات پندرھوین شعبان کو
جملہ خلائق کو بخشتا ہے مگر مشرک کو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ان اللہ یغفر فی لیلۃ النصف من شعبان اکثر من عدد شعر غنم بنی کلب یعنی تحقیق بخشتا ہے اللہ تعالی
رات پندرھوین شعبان کو گناہ اپنے بندون کے زیادہ شمار بال بکریون بنی کلب سے اور تخصیص ساتھ بکریون بنی
کلب کے اسواسطے فرمائی کہ اوس زمانہ بین بکریان بنی کلب کی اور قبائل کی بکریون سے زیادہ تھین روز سترھوین بیت المقدس
کے عوض کعبہ قبلہ مقرر ہوا اور یہ آیہ پاک نازل ہوئی فَوَلِّ وَجھَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ **رمضان** اس سبب سے اسکو
رمضان کہتے ہین کہ سختی اور سوزش بھوکھ سے ملاقی ہوتی ہے اور بعض قائل ہین کہ اس سبب سے اسکو رمضان کہتے
ہین کہ تمام گناہ اس مہینے بین محو ہوتے ہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے
الرجب شھر اللہ و شعبان شھری و رمضان شھر امتی یعنی اس مہینے بین باری تعالی جل شانہ گناہ اس امت کے
بخشتا ہے اور روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ان للہ تعالی
عند فطر کل لیلۃ من رمضان سبعین الف الف عتیق من النار فاذا کان اخر لیل من شھر رمضان
اعتق اللہ تعالی بعدد کل عتیق اعتقہ فی ذلک الیوم وفیہ لیلۃ القدر التی فیہا یفرق کل امر حکیم ابوذر
غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رات تیسری اس مہینے کو زبور حضرت داؤد
علیہ السلام پر نازل ہوئی اور ایک روایت بین ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ رات تیسری کو حضرت ابراہیم

علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اٹھارھوین کو نازل ہوئی اور انجیل حضرت عیسی علیہ السلام تیرھوین کو نازل ہوئی اور فرقان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پندرھوین رات مین نازل ہوا ستائیسوین روز مامون خلیفہ نے جامہ سبز پہنا ہے آونیسوین روز فتح مکہ ہو رات اکیسوین شب قدر ہے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بھی اسی روز ابو مسلم خراسانی نے دعوت بنی عباس کی خراسان مین کی تھی رات تیئیسوین بھی نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر ہے رات ستائیسوین شب قدر ہے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسمین ایک نکتہ یہ ہے کہ لفظ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ لفظ تین بار اس سورہ مین متواتر آئی ہے اور نو کو اگر تین مین ضرب کرے تو ستائیس ہوتے ہین اور جنگ بدر اسی روز ہوئی تھی اور نزول ملائکہ واسطے نصرت اہل اسلام کے جنگ بدر مین ہوا تھا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اول شب رمضان مین حق تبارک وتعالی ندا فرماتا ہے رضوان خازن جنت کو کہ کہ کھولدے دروازہ بہشت کو اور مزین کردے بہشت کو واسطے روزہ داران امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ بند کر بہشت کو جب تک نہ تمام ہو مہینہ انکا اور ندا کرتا ہے مالک خازن دوزخ کو پس عرض کرتا ہے لبیک وسعدیک حکم ہوتا ہے کہ بند کر دروازون دوزخ کو روزہ داران امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہ کھول انکو جبتک کہ نہ تمام ہو مہینا انکا بعد ازان ندا فرماتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پس عرض کرتے ہین لبیک وسعدیک پس ارشاد ہوتا ہے کہ جا طرف زمین کے اور زنجیر ڈال شیاطین جن وانس کی گردن مین تاکہ روزہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاسد نکرین اور افطار انکے باطل نکرین اور اللہ جل جلالہ وجل شانہ ہر روز روزہ ہاے رمضان سے وقت طلوع آفتاب اور وقت افطار کے آزاد کرتا ہے بندون کو آتش دوزخ سے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہشت مزین ہوتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک واسطے آنے رمضان کے پس جب آتی ہے اول شب ماہ مبارک کی ایک ہوا چلتی ہے زیر عرش اعظم سے کہ اوسکو مثیرہ کہتے ہین کہ اس سے ہلجاتے ہین پتے درختان بہشت اور زنجیرین دریچہ ہاے فردوس کی اور ایک ایسی آواز اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ ہرگز مثل اوسکے مسموع نہین ہوئی حتی کہ نکل آتی ہین حوران بہشت اور کھڑی ہوتی ہین درمیان شرف جنت کے اور کہتی ہین کہ اے رضوان یہ کیا حالت ہے آج کی رات پس جواب دیتا ہے رضوان بعد لبیک کے کہ اے خیرات حسان یہ اول رات ہے ماہ رمضان کی کہ کھولے جاتے ہین اس رات کو دروازہ ہاے بہشت اور حکم فرماتا ہے حق جل وعلا کہ اے رضوان کھولدے دروازہ ہاے بہشت کو اور اے مالک بند کردے دروازہ ہاے دوزخ کو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حق تعالے جل جلالہ ہر رات کو راتون رمضان سے ستر ہزار بندگان مسلم کو آزاد فرماتا ہے آتش دوزخ سے اور جب آخر رات رمضان کی آتی ہے آزاد فرماتا ہے اوس قدر کہ تمام راتون مین رمضان کی آزاد فرماتا ہے اور رمضان مین شب قدر ہوتی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لکھا جاتا ہے شب قدر مین جو لکھا جاتا ہے تمام سال مین خیر اور شر اور روزی اور مدت عمر

خلائق سے اور نزدیک بعض علما کے اس رات کو تفریق کرتا ہے خداوند کریم امور مین جابر رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے شب قدر کو پس بھول گیا مین اور وہ عشرہ اخیر رمضان تھا اور
یہ رات لطیف اور معتدل ہوتی ہے یعنی نہ گرم اور نہ سرد اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے طلب کرو شب قدر کو رات ستائیسوین اور اکیسوین اور تیئیسوین رمضان مین بعد ازان سکوت فرمایا
اور ایک روایت مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب قدر ستائیسوین ہی لکھا ہے کہ صبح شب قدر کو آفتاب مثل
ایک طشت کے نکلتا ہے کہ اوسمین شعاع نہین ہوتی ہے یہانتک کہ بلند ہووے شوال اسکو شوال اس وجہ سے کہتے ہین
کہ اونٹ اپنی دُم پر شولان کرتے ہین یعنی وقت جماع کے اپنی دُم کو چاٹتے ہین روز اول شوال یوم عید الفطر ہے اس روز
حق تعالی بندون کو بخشتا ہے اور اس روز کو یوم رحمت بھی کہتے ہین اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
برگزیدہ کر لیا اسی روز واسطے تبلیغ وحی کے پاس پیغمبران علیہم السلام کے اور اسی روز مکھیون کو الہام فرمایا کہ مکان اپنا
پہاڑون اور درختون پر بناوین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حق تعالے
جبرئیل علیہ السلام سے شب فطر کو فرماتا ہے کہ زمین پر ملائکہ کے ساتھ جا چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مع ملائکہ زمین پر آتے
ہین اور مغفرت چاہتے ہین جمیع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور موافقت کرتے ہین سب فرشتے دعا مین
طلوع آفتاب تک اور جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہین الرحیل الرحیل پس ملائکہ کہتے ہین کہ اے جبرئیل علیہ السلام کیا کیا حق
جل علا نے مومنون کے ساتھ جواب دیتے ہین جبرئیل علیہ السلام حق تعالی جلت عظمتہ نے نظر رحمت کی فرمائی
انپر اس رات مین اور عنایت کی انپر اور بخشا انکو پھر جب صبح یعنی یوم عید ہوتا ہے بھیجتا ہے اللہ جل شانہ فرشتون کو
زمین پر پس وہ آکر کھڑے ہوتے ہین راہ پر ان لوگون کے اور کہتے ہین کہ اخرجوا یعنی باہر آؤ اے امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم طرف پروردگار کریم اپنے کے کہ انعام کرے تمپر اور بخشنے گناہان بزرگ تمھارے پس جب جاتے ہین امتیان
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف عیدگاہ کے فرماتا ہے حق تعالی اے بندو میرے طلب کرو مجھسے جو چاہو قسم ہے مجکو اپنی عزت
اور جلال کی کہ جو کوئی تم مین سے طلب کرے مقاصد دینی اور دنیوی سے البتہ اوسکو بخشونگا روز چھٹے حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تھے ساتھ انصار کے اور اسی روز حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے کھایا تھا اور
بیسوین سے آخر ماہ تک تمام روز نحس ہین اور حق تعالی نے ان روزون مین قوم عاد کو ہلاک کیا ماہ ذی قعدہ
اسلیے اسکو ذی قعدہ کہتے ہین کہ عرب اس مہینے مین ترک جنگ کرتے تھے اور اپنے گھرون مین بیٹھ رہتے تھے اسلیے
کہ اول ماہہاے حرام کا ہے روز اول کو حق تعالے نے وعدہ فرمایا موسی علیہ السلام سے واسطے میقات مناجی کے روز چوتھے
اصحاب کہف غار مین گئے تھے اور بموجب حکم خداوند کریم تین سو نو برس بناہ مین سوئے تھے روز پانچوین حضرت ابراہیم و
اسمعیل علیہما السلام نے بنائے کعبہ کی ابتدا کی تھی روز ساتوین متفرق ہوا تھا دریا واسطے بنی اسرائیل کے ساتھ

معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کے روز چودھوین اسی روز حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تھے روز اونیسوین اللہ تعالی نے درخت کدو کو گرداگرد یونس علیہ السلام کے اوگایا اسلیے کہ جسم آپکا شکم ماہی مین گل گیا تھا اور مکھیان اوسپر بیٹھتی تھین اور آپکو تکلیف ہوتی تھی اسواسطے کہ مکھی درخت کدو پر نہین آتی ہو ذی الحجہ اس وجہ سے اسکو ذی الحج کہتے ہین کہ عرب زمان جاہلیت مین حج کرتے تھے روز اول ایام معلومات سے ہے اور دوست زیادہ ہو نزدیک حق تعالے کے روز دوسرے کو نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہوا تھا روز آٹھوین کو یوم الترویہ کہتے ہین اسلیے کہ زمان جاہلیت اور اسلام مین سقایہ حاج کو مسجد الحرام مین بھرتے تھے تاکہ تمام حاجی سیراب ہوین روز نوین کو یوم عرفہ ہے اسلیے کہ حاجی سب عرفات مین حاضر ہوتے ہین اور ایک دوسرے کو پہچانتے ہین روز دسوین کو یوم عید ہو اس روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو قربان کرنیکو چاہا تھا اللہ تعالی نے دنبہ واسطے فدیہ اسمعیل علیہ السلام کے بھیجا تھا گیارھوین سے تیرھوین تک ایام تشریق ہین ان ایام مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے مواخات کی تھی روز اونیسوین کو دعا حضرت داود علیہ السلام کی مقبول ہوئی اور خطا معاف ہوئی **خاتمہ** ہر مہینے کی پہلی تاریخ پہچاننے مین کہ کس دن تھی یا کس دن ہوگی قاعدہ اسکا یہ ہے کہ جس مہینے کی کسی سال سے پہلی تاریخ دریافت کرنا ہو اوس سال تک ابتداے سال ہجرت سے شمار کرے اور چار اوپر زیادہ کرکے آٹھ آٹھ طرح کرے اگر کچھ باقی رہے تو اوس نقشے مین اوسی مہینے کی جدول مین نظر کرے جو روز کہ شمار مین مطابق عدد باقی ماندہ کے ہو اوسکو غرہ اوسی ماہ کا جانے مثلاً اگر چار بعد طرح کے باقی رہے اور اوس جدول کے قانون مین پھیریا اور کوئی دن قانون کے حساب سے چوتھا ہے تو وہی دن غرہ ہو اور اگر بعد طرح کے کچھ باقی نرہا تو اوس مہینے کی جدول مین جو دن آخر خانہ مین ہو وہی غرہ اوس مہینے کا ہے اس نقشے سے مفصل معلوم ہوجائیگا



فصل ۳ رومی مہینون کے بیان مین

رومی مہینون کا حساب سیر آفتاب پر ہی بعض مہینے اٹھائیس دن کے ہین اور بعض تیس اور بعض اکتیس دن کے ہین مجموع تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین آخر سال مین پانچ دن اور بڑھاتے ہین تا آنکہ عدد ایام تمام سال کے تین سو پینسٹھ ہو جاتے ہین نام مہینون کے یہ ہین تشرین اول تشرین ثانی کانون اول کانون ثانی شباط اذار نیسان ایار حزیران تموز اب ایلول کسی شاعر عرب نے اسامی شہور مع اعداد ایام کو دو بیت مین جمع کیا ہی شعر

تشرینکم الثانی وایلول نیسان	ثلثون ثلثون سواء وحزیران
شباط خص بالنقص وذلک النقص یعمان	وباقیها ثلثون ویوم واحد کان

یعنی تشرین ثانی و ایلول اور نیسان اور حزیران تیس تیس دن کے ہین اور شباط دو دن کم ہی یعنی اٹھائیس دن کا اور باقی اکتیس اکتیس دن کے ہین **تشرین اول** اکتیس دن کا ہوتا ہی روز پہلے باد صبا خوب چلتی ہی تیسرا دن زیارت دیر الثعالب کا ہی چوتھا دن زیارت اصحاب کہف کا ہی پانچوان دن عید کنیسۃ الغمامہ کا ہی کہ وہ کنیسہ بیت المقدس مین ہی نصاری کہتے ہین کہ ایک آگ آسمان سے اوترتی ہی اور شمع اوس کنیسہ کی خود بخود اوس سے روشن ہو جاتی ہی اور ساتوان دن عید الدنیا ایک کا ہی آٹھوان دن زیارت مشہد خلیل اللہ علیہ السلام کا ہی اور دسوان دن وہ ہی کہ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کو واسطے ذبح کے باہر لے گئے اور باری تعالی نے بہشت سے دنبہ بھیجا تیرھوین دن پانی جوش مین آتا ہی اضطراب بحر مین پیدا ہوتا ہی اس دن دریا مین سفر نہین کرتے ہین پندرھوین دن سرما پیدا ہوتا ہی اور اکثر نخل کو اسی دن کاٹتے ہین اور ہوا سخت چلتی ہی اس وجہ درخت کاٹتے ہین اوسکی لکڑی مین کیڑا نہین لگتا ہی اٹھارھوین دن رود نیل مین نقصان پانی کا ظاہر ہوتا ہی انیسوین دن مصر مین آب نیل سے زراعت سینچتے ہین اکیسوین دن ہوا سرد ہوتی ہی دارو سے منع کرتی ہین چوبیسوین دن اسقدر سرما سخت ہوتا ہی کہ آدمی گھر سے باہر نہین نکلتے ہین چھبیسوان دن وہ ہی کہ سر یحیی علیہ السلام کا قبر مین رکھا گیا تیسوین دن پرندہ گرم سیر ہوتے ہین اور حشرات الارض باطن زمین مین گھستے ہین بسبب سرما کے **تشرین ثانی** تیس دن کا ہوتا ہی پہلا دن ہوا جنوبی چلنے کا ہی دوسرا دن اول اوقات باران کا ہی پانچوان دن وہ ہی کہ گزندی سوراخ مین پوشیدہ ہوتے ہین ساتوان دن وہ ہی کہ اسدن زیتون ملک شام مین چنتے ہین اور ابر بہت ہوتا ہی اور دریا اضطراب مین آتا ہی اور موجین بہت اوٹھتی ہین راہ دریا کی مسدود ہو جاتی ہی آٹھوان دن بھی جوشش دریا کا ہی نوان دن پہلی مد کا ہی اور مد کا حال اوپر گذرا تیرھوان دن ابتداے اضطراب دریاے حارس کا ہی اس دن اگر لکڑی درخت سے کاٹتے ہین تو کیڑا لکڑی مین نہین پڑتے ہین چودھوان دن ابتداے صوم میلاد کا ہی نزدیک نصاری کے اور ایام صیام کے انکے مذہب مین چالیس ہین بیسوان دن وہ ہی کہ اس دن ہر حیوان بے استخوان سرما سے ہلاک ہو جاتا ہی بائیسوان دن وہ ہی کہ اس دن مین بعد خواب کے رات کو آب سرد پینا مضر ہوتا ہی تیئیسوان دن وہ ہی کہ اس دن مصری زیتون چنتے ہین اٹھائیسوان دن انتہاے سختی موج دریا ہی **کانون اول** اکتیس دن کا ہوتا ہی

پہلا دن دمشق بازار تومان کا ہی اور اسی دن شاخ بان کی بوتے ہین گیارھوان دن بازار ونکا ہوتا ہی چودھوان دن اول اربعینات کا ہی سترھوان دن وہ ہی کہ اطبا اس دن گوشت گاو اور ترنج کہانے سے اور بعد سوا و ٹھنے کے آب سرد پینے سے منع کرتے ہین اور حجامت اور استعمال نورہ سے پرہیز ہی اور اس دن کو میلاد اکبر کہتے ہین اور اس دن نور زیادہ ہوتا ہی بسبب نزدیک ہونے آفتاب کے اور کہتے ہین کہ آدمی کا نشو اس دن زیادہ ہوتا ہی اور جن کا ضعف بڑھتا ہے اونیسوان دن نہایت طول ہونے رات کا اور صغیر ہونے دنکا ہی بیسوان دن دانیال پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کا ہی تئیسوان دن درخت کے پتے جھڑ نیکا ہی اور اس دن کثرت مطر اور زیادتی دریاے مصر کی ہوتی ہی چبیسوان دن میلاد مسیح علیہ السلام کا ہی ستائیسوان دن زیارت قبور یعقوب علیہ السلام اور داود علیہ السلام ہی اٹھائیسوان دن وہ ہی کہ اس دن شراب اور پانی سے منع کرتے ہین بعد خواب کے کہتے ہین کہ جو پانی پیتا ہی تو کر دیتا ہی جو وہ پیے ایسا بیمار ہو کہ کبھی اچھا نہو یہ عوام کے ڈرانے کے لیے مشہور ہی تا آدمی کثرت سرد آب اور رطوبت ہوا سے پرہیز کرین **کانون ثانی** اکتیس دن کا ہی پہلا دن باران کی امید کا ہی اور اسیدن وہ مذہب نصرانی مین ظاہر ہوا اور شام کے اور انطاکیہ کے ملک مین اندلون آگ روشن کرتے ہین دوسرا دن وقت قطع کرنے درختون کا ہی اور چھٹا دن عید فصح کا ہی کہتے ہین کہ اس دن مین ایک ساعت ہی کہ کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہی دسوان دن روزہ عذاری کا ہی سترھوان دن وہ دن ہی کہ سرما بلاد فارس مین کم ہو جاتا ہی بائیسوان دن آخر اربعینات کا ہی چوبیسوان دن نینوی کے روزہ کا ہی اور اسی دن گھانس زمین سے نکلتی ہی اور چڑیان راحت کرتی ہین پچیسوان دن روئی اور خربزہ بونے کا ہی اور زمین روم مین درخت اسی دن پھلاتے ہین اور اسی دن درخت انگور کے بوتے ہین زمین مصر مین اور شکر کو بادہ پر چھوڑتے ہین **شباط** اٹھائیس دن کا مہینہ ہی ساتوان دن وہ ہی کہ جمرۂ اولی اسدن ساقط ہوتا ہی تیرھوین دن پانی جاری ہوتا ہی درختون سے اور سینی سے درخت بلند ہوتے اور دیک بولتا ہی چودھوین دن جمرہ دوم ساقط ہوتا ہے پندرھوان دن وہ ہی کہ ترکاری گرمیون کی اور ککڑی اور خربزہ بوتے ہین اور وحشی جانور بچہ دیتے ہین اور چڑیان بولتی ہین اور چمگادڑ ظاہر ہوتا ہی اور بکریان بچہ دیتی ہین اور درخت پھول کے مثل نرگس یاسمن وغیرہ کے بوتے ہین اور درخت انگور مین پتے نکلتے ہین اور گھانس زمین مین بہت ہوتی ہی سولہوان دن وہ ہی کہ اوس دن تمام کثرت باد و باران کی زمین مصر مین ہوتی ہی اور کماۃ زمین شام مین پیدا ہوتا ہے بیسوین دن مکھیان اور پسو اکثر نکلتے ہین اکیسوین دن سقوط جمرۂ ثالث کا ہوتا ہی حقیقت سقوط جمرات کی یہ ہی کہ زمان قدیم مین فارسی آتش پرست تھے اونکا دستور تھا کہ تین گھر ایک کے اندر دوسرا جاڑون مین بناتے تھے بڑے جانورونکو جیسے ہاتھی گھوڑا پہلے گھر مین رکھتے تھے اور چھوٹے جانورون کو جیسے بکری دنبہ دوسرے گھر مین اور آپ تیسرے گھر مین رہتے تھے اور تینون گھرون مین آگ جلاتے تھے اور کوئلے پاس رکھتے تھے اسواسطے کہ آگ ہمیشہ باقی رہے ساتوین شباط کو بڑے جانورون کو صحرا مین بھیجتے تھے اور چھوٹے جانورون کو اونکی جگہ پر باندھتے تھے اور دوسرے گھر مین

بجای اونکے رہتے تھے ایک ہفتہ ایک جمرہ ساقط ہوا جب ایک ہفتہ اور گذرا چھوٹے جانورون کو بھی ہوا مین سمجھتے تھے اور آپ پہلے گھر مین بجلے اونکے رہتے تھے پس دوسرے ہفتہ مین دوسرا جمرہ بھی ساقط ہوا پھر جب ایک ہفتہ اور گذرا اور اکیسوین شباط کی ہوئی آپ بھی باہر نکلتے تھے اور آگ روشن کرنا ترک کرتے تھے اس دن ہوا اعتدال پہ آئی ہی اور شکم زمین کا گرم ہوجاتا ہی اور ہوائے خوش شہوت انگیز چلتی ہے اور درخت انگور روتے ہین چھبیسوان دن اس مہینے کا پہلا دن ایام العجوز کا ہی اور ایام العجوز سات دن ہین صِنّ صنّبر وبر آمر موتمر معلّل مطفی الجمر یہ سات دن سرما اور باد طوفانی سے خالی نہین ہوتی اور یہ امور ان ایام کے واسطے امور طبعیہ کے ہین یعنی طبیعت انکی مقتضی ان امور کی ہی کسی برس ایام العجوز ان امور مذکورہ سے خالی نہین ہوتے اذار اکتیس دن کا ہوتا ہے پہلا دن ظہور مگس اور ملخ کا ہوتا ہے اور یہ دن چوتھا ایام العجوز کا ہی جاننا چاہیے کہ مقولہ بعض کا یہ ہی کہ ایام العجوز وہ ایام ہین کہ قوم عاد جنمین ایام مین ہلاک ہوئی اور وجہ تسمیہ کی یہ ہی کہ بعد ہلاک ہونے قوم عاد کے ایک بڑھیا باقی رہی وہ اپنر سات دن نوحہ کیا کی ساتوین دن اس مہینے کے بادہای پراگندہ چلتی ہین بارھوین دن اطبا حکم فصد اور حجامت کا کرتے ہین تیرھوین دن اکثر ظہور کرگس وغیرہ کا ہوتا ہی سولھوین دن آنکھین سانپون کی روشن ہوتی ہین اسواسطے کہ سانپ جاڑے مین زمین کے اندر جمع ہوکے بیٹھتے ہین اور آنکھین تاریک ہوتی ہین اس دن پھر دوبارہ روشن ہوجاتی ہین اٹھارھوین دن اعتدال روز وشب ہوتا ہی یہ دن اول بہار ہی بلاد عجم مین اور پانی دریا کا سنگین ہوجاتا ہی اسلیے کہ آفتاب اوسکے اجزای لطیف کو جذب کرلیتا ہی اور کہتے ہین کہ اس دن کی سانپ کو جسکی نظر سانپ پر پڑے اور عورت کے ساتھ جماع کرے وہ حاملہ ہوجاے اس شب کو ہوا شہوت انگیز چلتی ہی آدمی کثر اس شب کو مجامعت کی جانب میل کرتا ہی گیہون مین بالی نکلتی ہی اور اکثر نباتات پیدا ہوتے ہین اور بادام اور زردآلو پر پوست ظاہر ہوتا ہی اور قوت پیدا ہوتی ہی اور درختون مین پتے نکلتے ہین اور گھڑیال دریامین ترسناک ہوتا ہی چھبیسوین دن دریا جوش مین آتا ہی اور اس دن عید نار ہوتی ہی عید نار وہ عید ہے کہ مریم علیہا السلام نے حمل عیسی علیہا السلام کی بشارت پائی نیسان اکتیس دن کا مہینا ہوتا ہی پہلے دن امید باران کی ہوتی ہے چوتھا دن سعا مین کا ہوتا ہے چودھوان دن عید الفطر نصاری کا ہے اٹھارھوین دن لوہا ہاتھ مین رکھنا مبارک ہے بیسوین دن ہوا غربی چلتی ہے اور چڑیان خوش ہوتی ہین اکیسوین دن شہر فلسطین مین بازار قائم ہوتا ہی وہان سب آدمی جمع ہوتے ہین بائیسوین دن ہوا جنوبی چلتی ہے اور آدمی خوش ہوتے ہین تیئیسوین دن ملک شام مین زیارت دیر عیوب کی ہوتی ہے ستائیسوین دن دریاے فرات زیادہ ہوتا ہے اٹھائیسوین دن بدن مین ہیجان خون کا ہوتا ہی اور میوے درختون مین منعقد ہوتے ہین ایار اکتیس دن کا ہوتا ہی پہلا دن زیارت ارمیا کا ہوتا ہی دوسرا دن زیارت دیر ثعالب کا ہوتا ہی ساتوین دن عید الصلیب ہوتی ہے نوین دن زیارت قبر شعیب علیہ السلام کی ہوتی ہے پندرھوان دن عید الورد کا ہے سولھوین دن باد صبا اور میوہ کماۃ کہ خوش ذائقہ ہوتا ہے کاٹا جاتا ہے اور واسطے سفر دریا کے مبارک ہے اور یہی روز زیارت زکریا علیہ السلام کا ہے تیئیسوان دن زیارت شمعون علیہ السلام کا ہی چوبیسوان دن کھیت کاٹنے کا ہی اور واسطے سفر دریا کے مبارک ہے اور اس دن دریاے نیل گھٹتا ہی اور ہوا پورب کی چلتی ہی چھبیسوین دن

عید الورد ہوتی ہے ستائیسوین دن کو راہب سبت القامہ یعنی سبۂ قیامت کہتے ہین اور اکتیسوین دن کو صوم السکنجبین کہتے
ہین **حزیران** تیس دن کا مہینا ہوتا ہے پہلا دن زیارت حزقیل علیہ السلام کا ہے چوتھے دن کو جمعۃ المذہب کہتے ہین
گیارھوان دن نوروز خلفاے بغداد کا ہے سولھوین دن پانی نیل کا مصر مین چار دن طرف پھیل جاتا ہے اور اطراف مین
بہتا ہے اٹھارھوان دن ابتداے درازی ایام کا ہے اور کمی شب کا ہے بائیسوین دن ہنسیا کھیتی مین لگتا ہے اور میوے پکجاتے ہین
اور گرمی تیز ہوتی ہے چوبیسوان دن ولادت حضرت یحیی علیہ السلام کا ہے اور سہولے گرم چلنا شروع ہوتی ہے اور پچاس
دن تک ایسی ہی ہوا چلتی ہے اور دریاے جیحون زیادہ ہو جاتا ہے اٹھائیسوان دن آخر ایام لواح کا ہے اور تیسوین دن تجارب
جو اصحاب تجربہ ہین اگر دیکھتے ہین کہ اس دن کثرت شبنم کی ہے تو حکم کرتے ہین کہ نیل خوب بڑھا ہوگا اور اگر کثرت شبنم کی
نہ دیکھی تو گمان کیا کہ نیل کم بڑھا ہوگا **تموز** اکتیس دن کا مہینا ہے پانچوین دن اس مہینے کے شعری طلوع کرتا ہے ایک ہفتہ
قبل طلوع شعری کے اصحاب زراعت ایک لوح پر جو کچھ بونا منظور ہے تھوڑا تھوڑا بوتے ہین اور جو شب کہ طلوع شعری
کی ہے اوس شب لوح کو بلندی پر رکھتے ہین صبح کو دیکھتے ہین قدرت حق تعالی سے بعض نبات سبز ہوتے ہین اور بعض
نہین ہوتے جو سبز ہوتا ہے اوسی دانہ کو اوس سال بوتے ہین وہ خوب اوگتا ہے ساتوان دن ہلاک ملخ کا ہے دسوان دن بازار بصری
ہے تیرھوان دن اول بحران کا ہے اور وہ سات دن ہین ہر ایک ہے وزنی یعنی ہر ایک مہینے کا خریف اور شتا سے قیاس کرتے
ہین یعنی جو حال اس روز کا ہو وہی حال خریف اور شتا کا اوس مہینے جو اوسکے مقابل ہے ہوتا ہے مثلاً جو حال اول روز کا ہے
وہی حال اول ماہ خریف اور شتا کا ہے اور جو حال کہ دوسرے روز کا ہو وہی حال خریف و شتا کے دوسرے مہینے کا ہے
علی ہذا القیاس آخر تک اور نسبت ان دونون سال کی ساتھ مثل نسبت ایام بحران کے ہے مرض کے ساتھ یعنی جبکہ ایام
بحران سے حال مرض کا معلوم ہوتا ہے اسی طرح ان دنون سے حال سال کا معلوم ہوتا ہے چوبیسوان دن شدت گرمی
کا ہے اور دفع مرض طاعون کا درد چشم پیدا ہوتا ہے اور خربزہ زمستانی اور جوار اور گاجر بوئی جاتی ہے چھبیسوان دن ممانعت
جماع کا ہے بسبب شدت حرارت کے نزدیک حکما کے ستائیسوان دن پختگی خوشہ خرما کا ہے اور انگور توڑنے اور انجیر
کاٹنے کا دریا جوش مین آتے ہین اور تمام میوجات پختہ ہوتے ہین اکتیسوان دن عید کنیسۂ مریم علیہا السلام کا ہے
آب اکتیس دن کا مہینا ہے اول روز سے روزہ وفات حضرت مریم علیہا السلام کا ہے پندرہ روز تک تیسرا دن حضرت
عیسی علیہ السلام کی زیارت کا ہے چوتھا دن حضرت الیاس علیہ السلام کی زیارت کا ہے پندرہ دن تک پانچوان دن حضرت
موسی علیہ السلام کی زیارت کا ہے چھٹا دن عید تجلی کا ہے آٹھوان دن ہوائین مختلف چلتی ہین دسوین دن بازار عمان ہوتا ہے
بارھوین دن عراق مین ہواے خوشگوار چلتی ہے پندرھوین دن عید زیارت حضرت مریم علیہا السلام ہے سترھوین
دن پھر عید تجلی ہے اٹھارھوین دن انار پختہ ہوتا ہے ترنج زرد ہوتا ہے ہوا تیز چلتی ہے بیسوان دن آخر باد سموم کا ہے
بائیسوین دن گرمی کم ہوتی ہے چھبیسوین دن درد چشم پیدا ہوتا ہے ستائیسوین دن زیارت حضرت الیسع اور زیارت والد

حضرت یحیی علیہما السلام ہی اٹھائیسوین دن پانی خوشگوار ہوتا ہی رات کو ہوا ہی معتدل چلتی ہی زکام پیدا ہوتا ہو بلغم غلبہ
کرتا ہی دودھ سفید ہوتی ہی انگور اور خرماے عمدہ کثرت سے ہوتی ہین ملک شام مین شبنم برستا ہی اور من وسلوی یعنی ترنجبین نازل
ہوتی ہی **ایلول** تیس دن کا ہی اول روز عید ابتداے سال کی ہوتی ہی اور بازار منبج قائم ہوتا ہی تیسرے دن یوشع بن
نون علیہما السلام کی زیارت ہی اور جو شہر کہ سردسیر ہین اونمین ابتداے افروختگی آتش کی اسی روز کرتے ہین پانچوین دن
زیارت زکریا علیہ السلام کی ہوتی ہی بارھوین دن فصد لیتے ہین دوا پیتے ہین تیرھوین دن نیل کے بڑھنے کی انتہا
ہوتی ہی اور عید کنیسۂ قمامہ بیت المقدس کی ہوتی ہی چودھوین دن عید صلیب ہوتی ہی سولھوین دن لڑکون کا دودھ
بڑھاتے ہین اٹھارھوین دن رات دن برابر ہوتا ہی اور اس اعتدال کو اعتدال خریفی کہتے ہین اور یہ پہلا روز خریف کا
ہی نزدیک عجمیون کے اور ربیع کا پہلا دن ہی چینیون کے نزدیک لکھا ہی کہ اگر ابر اس روز آسمان پر موجود ہو اور کوئی شخص
اوسکو دیکھے تو عقل اوسکی روشن ہو اور بدن اوسکا امراض سے پاک ہو اور اس روز رطوبات درختون کی شاخون سے
جڑ کی طرف آتی ہین چوبیسوین دن اصحاب تجربہ نے لکھا ہی کہ اس دن کوے ابلق رنگ نہ سیاہ نہ سفید کہ اونکو ابقع کہتے
ہین ہوتے ہین اور یہ جملہ امور ہر سال مکرر ہوتے ہین چنانچہ صالح ابن عبد القدوس نے ایک قصیدہ بھی اس مضمون کا
زبان عربی مین لکھا ہے الایمان تحصیل لا حاصل جانکر ترک کیا

فصل ۷ فارسی مہینون کے بیان مین

فارسی مہینے سب تیس تیس روز کے برابر ہین کسواسطے کہ سال اونکی راے پر تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہی بارہ مہینے
کے تیس دن کے حساب سے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین پانچ روز آخر سال مین زیادہ کرکے تین سو پینسٹھ دن
کرتے ہین اور ان ایام خمسہ کو مسترقہ کہتے ہین اور فارسی مہینون مین ہفتہ نہین ہوتا ہی یعنی جسطرح عربی مہینون مین ہفتہ
ہوتا ہی اور ہفتہ کے ہر ایک دن کا نام مقرر ہے اور ہر مہینے مین چار ہفتہ ہوتے ہین دو ایک روز زیادہ یہ طریقہ
فارسی مہینون کا نہین ہے بلکہ اہل فارس نے ہر روز کا جدا جدا نام مقرر کیا ہے آگے بادشاہان فارس کا دستور
تھا کہ ہر روز نئی غذا کھاتے تھے اور نئی پوشاک پہنتے تھے سال کے اندر پھر اوس غذا اور لباس کا اتفاق نہین ہوتا تھا
چنانچہ پہلے دن کو ہرمزد دوسرے کو بہمن تیسرے کو اردی بہشت چوتھے کو شہریور پانچوین کو اسفندار چھٹے کو فرداد
ساتوین کو مرداد آٹھوین کو دی نوین کو آذر دسوین کو آبان گیارھوین کو خور بارھوین کو ماہ تیرھوین کو تیر چودھوین کو
گوش پندرھوین کو دی بمہر سولھوین کو مہر سترھوین کو سروش اٹھارھوین کو رشن انیسوین کو فروردین بیسوین کو بہرام
اکیسوین کو رام بائیسوین کو باد تیئیسوین کو دی بدین چوبیسوین کو دین پچیسوین کو آذر چھبیسوین کو اشتاد ستائیسوین
کو آسمان اٹھائیسوین کو رامیاد انتیسوین کو مار اسفند تیسوین کو انیران کہتے ہین اور ہر مہینے مین چند عیدین کیا کرتے
ہین بعضی عیدین بجہت امور دنیوی اور بعضی بجہت امور دینی جو بجہت امور دنیا کے ہین وہ عیدین ہین کہ اگلے بادشاہون

نے مقرر کی ہین تاکہ اسواسطے شادمانی نفس اور حمد وثناے پروردگار عالم کے اور احسان کرتے تھے اوس دن رعایا پر بادشاہان حال بھی متابعت اونکی کرتے ہین اور ان عیدونکو ایام مبارک جانتے ہین چنانچہ انھین عیدون سے عید نوروز ہی اور دیگر وہ ہین کہ اصحاب دیانت نے مقرر کی ہین اب ہم ہر مہینے کے ایام فاضلہ کا ذکر کرتے ہین اور اوسمین عیدونکا بھی ذکر آجائیگا فروردین شروع سال اسی مہینے سے ہوتا ہی اول دن اسکا روز نوروز ہی کہتے ہین کہ اسی دن جناب باری تعالی فلک کو گردش مین لایا ہی اور کواکب کو سیارہ کیا اور آفتاب کو پیدا کیا اور اسدن اہل زمین کو سعادت تقسیم ہوتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اوس روز ہدیہ بھیجا آپنے فرمایا کہ کیا ہی عرض کیا کہ مٹھائی نوروز کی ہی آپ نے ارشاد کیا کہ نوروز کیا چیز ہی عرض کیا کہ عید ہی فارسیون کی آپنے فرمایا یہ وہ دن ہی کہ زندہ کیا حق تعالی نے اون لوگون کو کہ نکلے اپنے گھرون سے موت سے ڈر کر پھر فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ مرو تم بعد زندہ کیا اونکو اور اسی خوشی مین ایکدوسرے پر رنگ ڈالتے ہین اصطلاح مین نام پروردگار کا یہی ہی اس روز کو بسبب کثرت سعادت کے ہرمز کہتے ہین اور یہ بھی اعتقاد ہی کہ نوروز مین صبح کیوقت قبل کلام کرنے کے جو تھوڑی سی شکر اور روغن زیتون کھالیوے تمام سال کی آفتون سے محفوظ رہے سروش یعنی سترھوان دن اس روز زمزمہ ملت مجوس مین شروع ہی کہتے ہین کہ سروش نام فرشتہ کا ہی کہ نگہبانی شب کی اوسکے متعلق ہی اوسی کے نام پر اس روز کا نام رکھا ہی اور بعض کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نام ہی اور قلع وقمع جن اور ساحرونکا انھین سے متعلق ہی ہر شب تین مرتبہ نازل ہوتے ہین اول مرتبہ جن اور ساحرونکا قلع اور قمع کرتے ہین اور دوسری مرتبہ ہوا خنک کرتی ہین اور پانی میٹھا اور مرغ بولتا ہی اور شہوت ہر ایک جانور مین پیدا ہوتی ہی اور تیسری مرتبہ طلوع فجر ہوتا ہی نباتات اوگتے ہین بیمار آرام پاتے ہین اور خواب سچے دیکھتے ہین فرشتے خوش ہوتے ہین اور جن غمناک فروردین یعنی اونتیسوان دن یہ روز یوم عید ہی اس عید کو عید فروردجال کہتے ہین اسلیے کہ نام اسکا موافق نام مہینے کے ہی اور یونہی ہر مہینے مین جس روز کا نام موافق نام کسی مہینے کے ہوتا ہی وہ روز یوم عید ہوتا ہی اور بادشاہان فارس نے تمام اس مہینے کو عید قرار دیا ہی اور چھ حصہ کیے ہین پانچ پانچ روز اول کو عید بادشاہونکی کہتے ہین اور دوسرے کو عید شریفون کی اور تیسرے کو عید بادشاہ کے خدمتگارون کی اور چوتھی کو عید اعزہ اور اہل بیت بادشاہ کی کہتے ہین اور پانچوین کو عید اولاد اور خواص بادشاہ کی کہتے ہین مضمون اسکا یہ ہی کہ جو عید جسکے واسطے مقرر ہی بادشاہ اون عیدون مین جلوس کرکے تقسیم انعام اور رواے حاجت کیا کرتے تھے اور چھٹی کو اداے حقوق مردم سے فراغت پاکر باہم محفل نشاط کرتے تھے اور دستور بادشاہان اکاسرہ کا یہ تھا کہ خمسہ اول مین کہ عید مخصوص بادشاہون کی ہی اول روز عامہ خلائق پر انعام اور احسان بادشاہانہ کرتے تھے اور دوسرے روز شریفون پر مثل دہقانون اور ارباب خاندان قدیم کے اور تیسرے دن مصاحبون پر اور چوتھے روز خاص عزیزون اور خواصون پر اور پانچوین روز اپنی اولاد پر اردی بہشت پہلا دن مبارک ہی تیسرا دن عید کا ہی کہ اوسکو اردی بہشت کہتے ہین اسلیے کہ نام اوسکا موافق نام مہینے کے ہے اور کہتے ہین کہ اردی بہشت نام ہی اوس فرشتہ کا

کہ اللہ جل جلالہ نے نار اور نور پیدا کیا ہے اور شغل اوسکا دور کرنا بیماریوں کا ہے ساتھ دوا اور غذا کے اور چھبیسواں دن
اس مہینے کا کہ اوسکو اوشتاد کہتے ہین اول کھنبار ہے اور کھنبار چھ ہین ہر ایک پانچ دن کا اور اسکو زردشت نے وضع
کیا ہے واسطے صدقہ کرنے کے اور زیارت قبرستان کے **خرداد** چھٹا روز اسکا دن عید کا ہے اسلیے کہ نام اوسکا موافق
نام مہینے کے ہے اور کہتے ہین کہ خرداد نام اوس فرشتہ کا ہے کہ واسطے ترتیب نباتات و اشجار اور دور کرنے نجاست کے
پانی سے مقرر ہے چھبیسواں دن اوسکو اشتاد کہتے ہین پہلا دن کھنبار چوتھی کا ہے کہتے ہین کہ باریتعالی نے اسی روز گھانس
اور درخت پیدا کیے تیسوین دن کو کہ اوسکو انیران کہتے ہین دن عید کا ہے اور اس دن غسل کرتے ہین اور لباس
نئے پہنتے ہین اور یہ عید ابتک اصفہان مین باقی ہے **تیر ماہ** چھٹا دن اس مہینے کا خرداد ہے اور جشن ہے
جسکو جشن نیلوفر کہتے ہین تیرھوین دن کو کہ تیر کہتے ہین روز عید کا ہے بسبب متفق ہونے دو نام کے ایک مہینہ دوسرے
دن اور اس مہینے کو مبارک جانتے ہین اسلیے کہ جب افراسیاب نے بلاد ایران پر غلبہ کیا اور منوچہر طبرستان کے قلعہ مین تھا
اس روز درمیان ان دونون کے صلح ہوئی اور افراسیاب نے ملک ایران کا منوچہر کو دیا سولھوین دن کو کہ مہر
کہتے ہین اور مہر آفتاب کا بھی نام ہے پہلا دن کھنبار پنجم کا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی جل شانہ نے اس دن چار پایونکو
پیدا کیا ہے **مرداد** ساتوان دن اس مہینے کا یوم عید ہے اور اس عید کو عید مردادگان کہتے ہین بسبب متفق
ہونے دو نام کے یعنی مہینا اور دن جیسا کہ مذکور ہوا **شہریور** چوتھا دن اس مہینے کا یوم عید ہے اور اس عید کو عید
شہریورگان کہتے ہین بسبب متفق ہونے دو ناموں کے اور یہ روز پہلا کھنبار خامس کا ہے سولھوان دن آخر روز کھنبار
پانچوین کا ہے بیسوان یوم کو بہرام ہے اسکو مہرجان صغیر بھی کہتے ہین **مہر ماہ** سولھوین دن اس مہینے کو
مہر کہتے ہین اور یہ یوم عید عظیم کا ہے کہ اوسکو مہرجان کہتے ہین اسلیے کہ وہ موافق نام مہینے کے ہے اور مہر
نام آفتاب کا ہے اور رسم تھا اکاسرہ کہ بادشاہ عجم تھے اپنے لڑکون کے سر پر تاج زرین رکھتے تھے اور اوسمین صورت
آفتاب کی بناتے تھے کہتے ہین کہ اس روز فریدون بارادہ جنگ نکلا تھا اور درمیان اوسکے اور ضحاک کے لڑائی ہوئی تھی
چنانچہ ضحاک کو شکست ہوئی اور ملائکہ واسطے اعانت فریدون کے نازل ہوے کہتے ہین کہ جو کوئی شخص اس
روز انار اور رمان الورد تناول کرے بہت بلائین اوس سے دفع ہون اور کہتے ہین کہ اسی روز حق تبارک وتعالی نے
زمین کو بچھایا اور جسمون کو محل روحون کا بنایا اکیسوین دن کو رام کہتے ہین اور اسی دن فریدون نے ضحاک پر فتح
پائی اور اوسکو مقید کیا تھا اوسوقت ضحاک نے درخواست کی کہ مجکو قتل نکر پس فریدون نے اوسکو جبل دنباوند مین محبوس
کیا اور قتل سے باز رکھا اہل فارس کہتے ہین کہ اس لڑائی مین فرشتون نے کاوہ آہنگر کی کمک کی تھی **ابان** سوین
روز اس مہینے کو ابان کہتے ہین اور وہ یوم عید ہے کس لیے کہ نام اسکا موافق نام اس مہینے کے ہے اباکان بھی
کہتے ہین لکھا ہے کہ اس دن عمارات زمین اور کندگی نہرون کی واقع ہوئی ہے اور ایک ملک سے دوسرے ملک مین

خبر ہو پہونچانا اسکی بھی ابتدا اسی دن ہوئی تھی چھبیسوان دن اشتاد ہی اور اس روز سے آخر ماہ تک کو سرور جان کہتے
ہین اندنون مین فارسی لوگ کھانے پکاتے تھے اور بالا خانون پر رکھدیتے تھے اور کہتے تھے کہ مردون کی روحین
اپنی اپنی جگہون سے یہان آتی ہین اور اس کھانے سے اونکو قوت حاصل ہوتی ہی اور بخور بھی کیا کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ اسکی خوشبو سے مردون کو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہی بعضے اہل فارس کہتے ہین کہ یہ خمسہ اسی
ماہ ابان کے آخر مین ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ماہ آذر کے آخر مین چنانچہ اسی اختلاف کی وجہ سے عوام دونون
مہینون کے آخر مین یہ رسم کرتے ہین ماہ آذر روز پہلے کو ہرمز کہتے ہین اور یہ دن کوسہ کی سواری کا ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ فارس
مین ایک شخص کوسہ مسخرہ تھا اس روز پرانے کپڑے پہنکر گدھے پہ سوار ہوتا تھا اور کھانے گرم کھاتا تھا
اور کچھ دوائین بھی گرم بدن پہ ملتا تھا اور ظاہر کرتا تھا کہ سخت گرمی ہی حالانکہ وہ زمانہ سردی کا ہوتا تھا ہر چند کہ پنکھا جھلتا تھا مگر
شکایت گرمی کی دفع نہوتی تھی اور یہی کہتا تھا کہ افسوس گرمی ہلاک کرتی ہے عوام اور خواص اوسکی یہ باتین سنکر ہنستے تھے
اور آب سرد اوسپر چھڑکتے تھے اور برف سے اوسکو مارتے تھے اور کپڑے اوسکے چھین لیتے تھے الغرض اس مسخرہ پن
مین خلق سے زر کثیر حاصل کرتا تھا اور اوسکے پاس سرخ مٹی گھلی ہوئی تیار رہتی تھی جو شخص اوسکو کچھ ندیتا تھا
اور اوسکے اوپر وہ مٹی ڈال دیتا تھا القصہ جبتک وہ شخص زندہ رہا اوسکی یہی عادت رہی جب وہ مرگیا اوسکی اولادنے
اس طریقہ کو جاری کیا اور مدت دراز تک یہ رسم جاری رہی آخر کار ایک پادشاہ نے اپنے عہد مین آمدنی کثیر سمجھکر اوسپر خراج کثیر
مقرر کیا کہ تمام آمدنی بھی انکی اوس خراج کو کافی نہوتی تھی ناچار عاجز ہوکر ترک کیا اور کہتے ہین کہ عہد جمشید مین اسی روز
دریا سے اسطرح کے موتی نکلے کہ قبل ازان مثل اونکے کسی کی نظر سے نگذرے تھے اور بعضے قائل ہین کہ اسی
دن خداوند کریم نے خیر و شر کا حکم کیا یعنی فرق کردیا درمیان خیر و شر کے اور یہ بھی اعتقاد اون لوگون کا ہی کہ
جو شخص اس روز صبح کو قبل تکلم کے بھی تناول کرے اور ترنج سونگھے تمام سال اوسپر بخیریت گذرے گا اور اوسکے حق مین بہت
فلاح اور بہبود ہوگی نوان روز آذر ہی یہ روز بوجہ توافق نام مہینے کے یوم عید ہی اور اسکو آذر جشن کہتے ہین اس روز آگ
روشن کرتے ہین اور آذر نام فرشتہ کا ہی کہ آگ پر موکل ہی اور اس روز آتش خانون کی زیارت کرتے تھے اور قربانیان
بھیجتے تھے کہ زردشت نے یہی تعلیم کیا تھا اور بادشاہ اس روز اپنے امور مملکت مین مصاحبون سے مشورہ لیتے تھے ماہ
دی اس مہینے کو خرم بھی کہتے ہین اور اوسکے اول روز کا بھی خرم نام ہی اور خرم نام جناب باری تعالی کا ہی اس روز
بادشاہ تخت سے اوترتا تھا اور سپید کپڑے پہنتا تھا اور سپید فرش پر بیٹھتا تھا اور اذن عام دیتا تھا کہ کل رعایا
وضیع و شریف دہقانی کسان حاضر ہوتے تھے اور برابر بیٹھتے اور کھانا کھاتے اور بادشاہ اونسے کلام کرتا اور امور مملکت
مین صلاح اور مشورہ لیتا اور کہتا کہ مین مثل تمہارے ہون آبادی دنیا کی تمہین سے ہی لیکن آبادی کے واسطے عدل
ضرور ہی اور عدل کے واسطے سیاست ضرور لہذا مین سیاست کرتا ہون ورنہ ہم تم دو بھائی ہین کہ ایک کو دوسرے سے

چارہ نہین ہی گیارھوین روز اس مہینے کو خور کہتے ہین اور یہ پہلا روز گھنبار اول کا ہی کہتے ہین کہ جناب باری تعالی
نے آسمانون کو اسی روز پیدا کیا چودھوان دن اس مہینے کا گوش ہی اور اسکو عید شیر کہتے ہین اس روز دودھ کھایا
کرتے تھے اور گوشت کو گھانس مین پکاتے تھے اور کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکے کھانے سے حفاظت رہتی ہی جن
اور پری سے اور جو امراض کہ جن کی طرف منسوب ہوتے اونکا علاج بھی اسی گوشت سے کرتے تھے اور کہتے ہین
کہ اسی روز فریدون کا دودھ بڑھایا گیا تھا اور کہتے ہین جو شخص اس روز صبح کو قبل از تکلم نرگس سونگھتے تمام
سال اوسپر بخیریت گذرے اور اسکی شب مین سوسن کا جلانا قحط اور فقر سے محفوظ رکھتا ہی پندرھوین روز اس مہینے کو
دی مہر کہتے ہین اس روز مٹی یا خمیر سے ایک تصویر بناتے تھے اور دروازون پر آمد و رفت کے مقام پر رکھتے تھے
اور اوسکی خدمت اور پرستش مثل بادشاہون کے کرتے تھے بعد اوسکے جلا دیتے تھے سولھوین دن کو اس مہینے
کے مہر روز کہتے ہین اور عید کا بیل ہی اس روز فارسیون نے بلاد ترک کو فتح کیا اور فریدون اس روز گائے پر سوار ہوا
اور اسی روز کی شب مین ایک گائے ظاہر ہوئی تھی کہ بچہ اوسکا چاندی کا تھا اور شاخ اوسکے سونے کے اور ساتھ
اوس بچے کے چاندی کے تھے خاصہ اوسکا یہ تھا کہ ایک لحظہ ظاہر ہوتے تھے اور ایک لحظہ چھپ جاتے تھے اور
اوسی شخص کو نظر آتے تھے جو اہل سعادت ہوتا تھا اور جو شخص دیکھ لیتا تھا دعا اوسکی مقبول ہوتی تھی **بہمن دوسرا**
روز اس مہینے کا بہمن ہی وہ روز بوجہ توافق نام ماہ کے روز عید ہی اس روز کو عید بہمنجہ بھی کہتے ہین اور بہمن
نام اوس فرشتہ کا ہی کہ جو مقرر ہے چارپایو پر اور اہل فارس اسدن ایک کھانا پکاتے ہین کہ اوسمین ہر طرح کا غلہ ہوتا ہی
اور گوشت بھی ہوتا ہی اور بہمن سفید کہ ایک دوا ہی اسکو دودھ مین ملا کر پیتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے قوت
حافظہ بڑھتی ہے اور اکثر امراض سے حفاظت رہتی ہی اور اس دن مین ایک خاصیت ہی پہاڑ سے دوائین نکولاتے ہین
اور تیل نکالتے ہین اور بخورات وغیرہ جمع کرتے ہین کہتے ہین کہ جاماسپ گستاسپ کا وزیر جو دوا اس روز بناتا تھا
بہت نافع ہوتی تھی اور اس مہینے کے پانچوین دن کو اسفندار کہتے ہین اور صد نو بھی کہتے ہین اور یہ روز یادگار ضحاک ہے
دسوین روز کو ابان کہتے ہین اور عید صد بھی کہتے ہین اور یہ یادگار اردشیر بابک کا ہی اور اسکو صد اسلیے کہتے ہین کہ اس روز سے
آخر سال تک سو دن باقی رہتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی روز مستان یعنی سرما دوزخ سے دنیا مین آیا اور اس روز انسان
آگ روشن کرتے ہین اور اوسکی گرمی مین بیٹھتے ہین تا تکلیف سرما کی دفع ہو اور کہتے ہین کہ اس روز ایک سیکڑا عدد کیومرث
سے تمام ہوا اور اس روز کی رات کو کھانے پکاتے ہین اور بادشاہ اس شب کو آتش بازی چھوڑتے ہین اور وحوش
و طیور کو پکڑ کر کانٹے اونکے پیرون مین باندھکر آگ لگا دیتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین طیور ہوا مین اوڑ جاتی ہین اور وحوش صحرا مین چلے
جاتے ہین اور وہ آگ مثل مشعل کے اونکے ساتھ دکھائی دیتی ہی تیسوین روز کو انیران کہتے ہین اس روز کو اصفہان مین عید
انیرگان کہتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ بیچ زمان سلطنت فیروز کسری کے دادا کی قحط پڑا تھا اوسوقت مین فیروز شاہ نے خراج

معاف کیا تھا اور آتش خانون سے روپیہ قرض لیکر رعیت پر تقسیم کیا کہ کوئی شخص بھوک سے ہلاک نہووے
بعد ازان آتش خانہ مین جا کر نماز ادا کی اور تین مرتبہ آگ کو گود مین لیا ہرچند کہ ڈاڑھی اوسکی بہت گھنی تھی مگر اوسکا ایک بال بھی
نہ جلا اوسوقت ہاتھ دراز کرکے مناجات کی کہ الٰہی اگر یہ قحط میری شومی کے باعث سے ہے مجکو مطلع کر تا مین اپنے
تئین بادشاہت سے باز رکھون اور اگر کوئی سبب اور ہو تو اوسکو ظاہر کر تاکہ اوس سبب کو دور کرون اور اہل دنیا پر
رحمت کر اور اونکے واسطے باران رحمت بھیج جسوقت فیروز آتشخانہ سے باہر آیا ایک ابر پیدا ہوا اور اس قدر
بارش ہوئی کہ کبھی مثل اوسکے نہوئی تھی پس معلوم ہوا کہ دعا فیروز کی مقبول ہوئی اور پانی بازارون اور خیمون مین
جاری ہوا لوگ مارے نہایت خوشی سے ایک دوسرے پر پانی چھڑکتے تھے اور یہ رسم وہان اب تک بطور سنت کے
باقی ہے الا مجوسیون مین نہین **اسفندارماہ** معنی اسکے عقل و حکمت ہین پانچوان روز اس مہینے کا یوم عید ہے بسبب
موافقت نام مہینہ اور دن کے اور اسفندار نام ہے اوس فرشتہ کا کہ موکل ہے زمین پر اور اوس عورت کو کہتی ہین کہ صالحہ ہو اور
اپنے شوہر کو دوست رکھتی ہو اور اوس عید کو عید مردگیران کہتی ہین اسلیے کہ اس روز عورتین مردونکو اختیار کرتی ہین اور اسی روز
افسون گر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک تین رقعے واسطے دفع ہوام کے لکھکر مکان کے اوس دیوار پر لگاتے ہین
کہ مقابل مکان صدر کے ہوتی ہے اور یہ روز افسون گرون کی کتب مین مذکور ہے گیارھوان ان اس مہینے کا خور ہے
اور وہ دن پہلا روز ہے کھنبار دوم کا کہتے ہین کہ اللہ جل شانہ نے پانی کو پیدا کیا ہے انیسوین دن کو فروردین کہتے ہین
اور اسی دن کو نوروز بھی کہتے ہین اس دن خوشبو مثل گلاب وغیرہ کے آب روان مین ڈالتے ہین **قول** سال کے بیان مین
اور سال کی فصلون کے بیان مین سال نزدیک اہل عرب اور عجم کے بارہ مہینے کا ہوتا ہے لیکن شروع عرب کے
مہینے کا ظاہر ہونے ہلال پر ہے اسی وجہ سے مہینہ عرب کا کبھی تیس دن کا اور کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور
ایام سال تمام کے تین سو چون ہین اور تمام ہونا سال اہل روم اور فارس کا سیر آفتاب پر موقوف ہے اور
دورہ آفتاب کا تین سو پینسٹھ دن مین تمام ہوتا ہے اور ایام عرب و سال فارس مین نوروز کا تفاوت ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالے نے وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ یعنی بحساب اہل روم وَازْدَادُوْا تِسْعًا یعنی بحساب
اہل عرب کے اسواسطے کہ سال عرب کا قمری ہے اور سال روم کا شمسی اور آفتاب جب حمل پر پہونچتا ہے اوس
زمانہ کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور رات دن برابر ہوجاتا ہے اور جب آفتاب اول سرطان مین پہونچے اوس زمانہ کو انقلاب
صیفی کہتے ہین دن بہت بڑا ہوتا ہے اور رات بہت چھوٹی ہوتی ہے اور جب آفتاب نقطۂ میزان مین پہونچتا ہے
اوسوقت کو اعتدال خریفی کہتے ہین یہ دوسری مرتبہ رات دن برابر ہوتے ہین اور جب آفتاب جدی مین آتا
ہے اوس زمانہ کو انقلاب شتوی کہتے ہین اور اسی اعتبار سے سال کی چار قسمین کی ہین ہر ایک قسم کو فصل کہتے ہین

فصل ۵ ارباع سال کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ دائرہ فلک البروج قطع کرتا ہی دائرۂ معدل النہار کو دو نقطونپر اور دو حصہ برابر کردیتا ہی نقطۂ شمالی کو اعتدال ربیع
کہتے ہین اور جنوبی کو اعتدال خریفی کہتے ہین اور جب دو نقطے ان دونون نقطون کے درمیان مین دو فرض کیا تو اس تمام
دائرہ کے چار حصے برابر ہوے اور ہر نصف منتصف ہوگیا منتصف نصف شمالی کو نقطۂ انقلاب صیفی کہتے ہین اور منتصف
نصف جنوبی کو انقلاب شتوی کہتے ہین اور جو ربع کہ درمیان نقطۂ اعتدال ربیعی اور نقطۂ انقلاب صیفی کے ہی اوسکو ربیع کہتے ہین
اسلیے کہ جبتک آفتاب مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ ربیع کا ہوتا ہی اور وہ ربع کہ درمیان نقطۂ انقلاب صیفی اور نقطۂ اعتدال
خریفی کے ہی اوسکو صیف کہتے ہین اسلیے کہ جبتک آفتاب مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ صیف کا ہوتا ہی اور وہ ربع کہ درمیان
اعتدال خریفی اور انقلاب شتوی کے ہی اوسکو خریف کہتے ہین اسلیے کہ آفتاب جبتک مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ خریف کا ہوتا ہی اور وہ ربع
کہ درمیان نقطۂ انقلاب شتوی اور نقطۂ اعتدال ربیعی کے ہی اوسکو شتا کہتے ہین اسواسطے کہ آفتاب جبتک مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ شتا کا
ہوتا ہی اور منجملہ فضل اور عنایت جناب باری سبحانہ کے یہ ہی کہ ہر ایک فصل کو دو کیفیتین عنایت کین ایک موافق اوس فصل کے کہ سابق اس سے
تھی اور دوسری موافق اوس فصل کے کہ اس فصل کے بعد آویگی کہ فصول اربعہ بتدریج بدنون مین موثر ہون اور اگر ایکبارگی مرتبہ گرمی سے
سردی بدل جاتی بدنونمین فساد پیدا ہوتا جیسا کہ مشاہدہ ہوتا ہی ایک دن مین بعض وقت نہایت گرمی ہوتی ہی اور بعض وقت سردی ہوتی ہی
اوسمین کیسا تغیر بدنون مین ظاہر ہوتا ہی کہ اگر اسی طور پر فصلون مین تغیر واقع ہوتا ہی تو کیا حال ہوتا فسبحانہ ما اعظم شانہ ربیع ربیع کا
وہ زمانہ ہوتا ہی کہ آفتاب برج حمل سے نقل کرتا ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی اور زمانہ معقول اور ہوا خوش ہوتی ہی اور نسیم بہت چلتی
ہی برف گھل جاتی ہے پانی روان ہوتا ہی دریا اور نہرین بڑھجاتی ہین اور چشمے جا بجا ظاہر ہوتے ہین اور گھانس اوگتی ہے
اور رطوبت درختون کی اسفل سے اعلی کیطرف جاتی ہی اور درختون مین پتے اور کلیان نکلتی ہین اور زمین مین سبزہ جمتا ہی
بسبب اعتدال ہوا کے حیوانات پیدا ہوتے ہین اور بہائم بچے دیتے ہین اور چھاتیان اونکی دودھ سے بھر جاتی ہین اور چڑیان
جوڑہ کرتی ہین اور حیوانات اپنے وطنون سے منتشر ہوتے ہین اور منھ زمین کا ایسا آراستہ ہوتا ہے کہ جیسے عورت
جوان زیور وغیرہ سے آراستہ ہو اور یہی کیفیت رہتی ہی جب تک کہ آفتاب آخر جوزا مین پہونچتا ہی **صیف** فصل
صیف وہ وقت ہی کہ آفتاب اول برج سرطان مین آتا ہی اوس زمانے مین دن بہت بڑا ہوتا ہی اور رات بہت چھوٹی ہوتی
ہی بعد ازان رات بڑھنا شروع ہوتی ہی اور گرمی بہت ہوتی ہی اور نباتات اور حیوانات قوت پکڑتے ہین اور رطوبت کم ہوتی
ہی اور زمین بسبب قرب آفتاب کے روشن ہوتی ہی اور ابدان قوی اور بہائم فربہ ہو جاتے ہین ہوا سے گرم چلتی ہی
چشمے اور نہرین اور گھانس خشک ہوجاتی ہی اور وقت زراعت کھیتی کا ہوتا ہی جانورون کی چھاتیون مین دودھ
زیادہ ہوتا ہی اور آدمیون مین قوت بہت ہوتی ہے دانہ طیور اور گھانس وحوش کے واسطے بہت ہوتی ہی اور دنیا آراستہ
ہوتی ہی مثل اوس دولھن کے کہ صاحب جمال اور کثیرۃ العشاق ہو اور یہی کیفیت رہتی ہی اوس وقت تک کہ آفتاب آخر سنبلہ
مین پہونچے اور یہ زمانہ آخر تابستان اور اول خزان کا ہوتا ہی **خریف** فصل خریف اوس وقت ہی کہ آفتاب اول

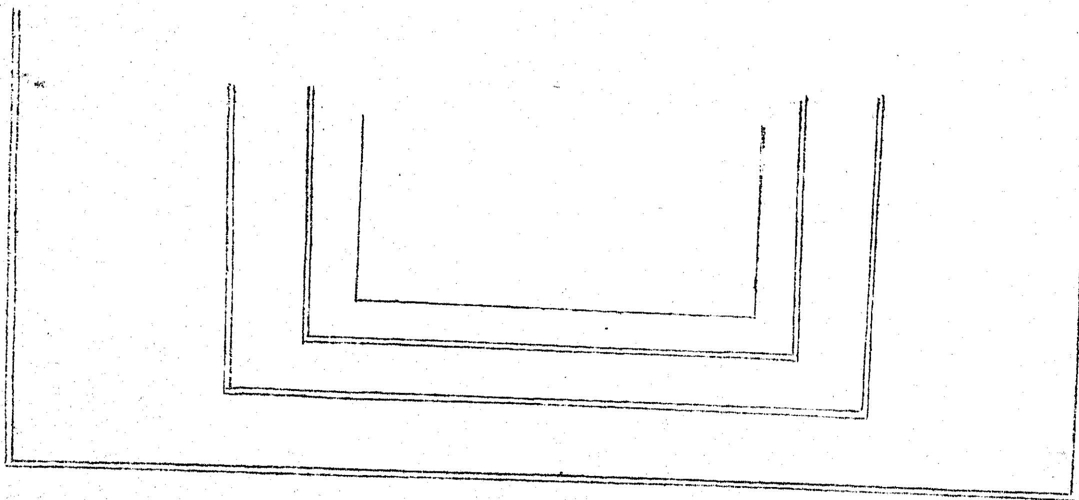
میزان مین پہونچتا ہی اوس وقت رات دن برابر ہوتا ہی دوسری مرتبہ بعد ازان رات بڑھنا شروع ہوتی ہی اور جیسا کہ اول ربیع
مین درخت بڑھتے ہین اور پتے نکلتے ہین اسوقت مین درخت خشک ہوتے ہین اور پتے گرجاتے ہین اور پانی سرد ہوتا ہی
اور ہواے شمالی چلتی ہی نہرین وغیرہ خشک ہو جاتی ہین پھل درختون کے گرجاتے ہین اور آدمی پھل اور اناج جمع کرتے ہین
مکھیان کم ہو جاتی ہین حشرات الارض زمین مین چھپ جاتے ہین اور وحوش اور طیور بلاد گرم سیر مین چلے جاتے ہین بوجہ
آمد سرما کے آدمی اسباب سرما جمع کرتے ہین اور بالاخانون سے نیچے آتے ہین اور کپڑے بھاری مثل پوستین وغیرہ کے پہنتے
ہین تاکہ سردی دفع ہو ہوا متغیر ہو جاتی ہی اور دنیا مثل اوس شخص کے معلوم ہوتی ہی کہ اوسکا زمانہ جوانی کا گذر گیا ہو اور آمد پیری ہو
اور یہ کیفیت اوس ماہ تک رہتی ہی کہ آفتاب آخر قوس مین پہونچے اوسوقت فصل خزان گذرتی ہی اور فصل سرما
ہوتی ہی **سرما** فصل سرما اوسوقت ہی کہ آفتاب اول جدی مین پہونچتا ہے اوسوقت رات نہایت بڑی ہوتی ہی اور
دن چھوٹا بعدہ دن کا بڑھنا شروع ہوتا ہی اور رات کا گھٹنا اور سردی بہت ہوتی ہی اور ہوا خنک درختون مین پتے نہین
رہتے ہین گھانس بالکل جاتی رہتی ہی حیوانات زمین مین چھپ جاتی ہین وحوش وطیور پہاڑون مین رہتے ہین بسبب
سردی کے اور رطوبات بہت ہوتے ہین اور عالم بوجہ بعد آفتاب کے ہو تاریک ہوتا ہی ابر اکثر ہوتا ہی برف اور شبنم بہت
گرتی ہی بہائم لاغر ہو جاتے ہین آدمی بوجہ سردی کے اکثر کامون سے باز رہتے ہین عیش اکثر جوانون کا تلخ ہو جاتا ہے
پانی اسقدر سرد ہوتا ہی کہ پینا اوسکا دشوار ہوتا ہی اور چھوٹے جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے نیست ونابود ہو جاتے ہین
اور جانوران ہرناک بھی مخفی ہو جاتے ہین ارباب ثروت کا عیش زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ اونکو سوا کھانے پینے کے کوئی کام نہین
ہوتا ہی اور یہ زمانہ کھانے پینے سونے کا خوب ہوتا ہی جیسا کہ زمانہ گرما مین رنج وتعب ہوتا ہی اور دنیا مثل عورت پیر کے
کہ عمر اوسکی آخر ہوئی ہو ہو جاتی ہی اور یہی کیفیت رہتی ہے جب تک کہ آفتاب آخر حوت مین پہونچتا ہی بعد ازان فصل سرما دفع ہوتی
ہی اور ایام بہار آتے ہین اور یہی صورت ہمیشہ رہتی ہے تمام ہوا احوال چارون فصلونکا واللہ الموفق بالصواب

فصل بعض عجائب کے بیان مین

کہ تکرار سال سے پیدا ہوتی ہے بعض علما قائل ہین کہ رب جل وعلا ہر ہزار سال مین ایک پیغامبر ساتھ معجزات ظاہرہ کے
واسطے اظہار دین حق اور کلمہ توحید کے دنیا مین بھیجتا ہے اور غرض اس سے یہ نہین ہے کہ اول ہر ہزار سال مین ایک نبی
آتا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ درمیان دو پیغمبرون کے زمانہ ہزار سال سے زیادہ نہین ہوتا چنانچہ ہزار اول مین حضرت ابو البشر آدم
علی نبینا وعلیہ السلام کو بھیجا اور ہزار دوم مین شیخ المرسلین حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام مبعوث ہوے اور ہزار سوم مین
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام اور ہزار چہارم مین حضرت موسی کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام اور ہزار پنجم مین
حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام اور ہزار ششم مین حضرت عیسی روح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام اور ہزار ہفتم مین حضرت
خاتم النبیین محبوب رب العالمین سیدنا وہادینا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا پس ختم ہوئی وجود باجود

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت اور منتہی ہوے سات ہزار سال عالم کے روایت کی ہو سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ان الدنیا جمعۃ من جمع الاخرۃ سبعۃ الاف سنۃ وقد مضی ستۃ الاف ومائۃ و لیاتین من علیہا مئون وعلی راس کل مائۃ من مبعث من نبینا یظہر صاحب علم یرفع اعلام العلم فعلی راس مائۃ الاولی عمر بن عبد العزیز وعلی راس مائۃ الثانیۃ محمد بن ادریس الشافعی وعلی راس مائۃ الثالثۃ ابو العباس احمد بن شریح وعلی راس مائۃ الرابعۃ ابوبکر بن طیب الباقلانی وعلی راس مائۃ الخمسۃ ابو حامد محمد بن محمد الغزالی وعلی راس مائۃ السادسۃ ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ موضوعا من عمرہ اللہ اربعین سنۃ کفی اللہ تعالی عنہ انواعا من البلاء منہا الجذام والبرص وجنون الشیطان ومن عمرہ اللہ خمسین سنۃ فی الاسلام خفف اللہ حسابہ یوم القیامۃ ومن عمرہ اللہ ستۃ سنۃ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ بما یحب اللہ تعالی ومن عمرہ اللہ تعالی سبعین سنۃ احبہ اہل السماء والارض ومن عمرہ اللہ تعالی ثمانین سنۃ محی اللہ سیئاتہ وکتب حسناتہ ومن عمرہ اللہ تسعین سنۃ غفر اللہ ذنوبہ وکان اسیر اللہ فی الارض ویشفع فی اہل بیتہ کہ دنیا ایک جمعہ ہی آخرت کے جمعون سے سات ہزار برس کا چھ ہزار ایک سو برس اوسمین سے گذر چکے ہین و تحقیق آوینگے اس سیکڑے پر اور سیکڑے اور ہمارے زمانۂ بعثت سے ہر سیکڑے کے آغاز مین ظاہر ہوگا ایک صاحب علم کہ بلند کریگا جھنڈے دین کے علما مصداق اس حدیث کا بیان کرتے ہین کہ بھیجا اللہ تعالی نے اول صدی مین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو اور دوسری صدی مین محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ کو اور تیسری مین ابو العباس احمد شریح رحمۃ اللہ کو اور چوتھی مین ابوبکر بن طیب باقلانی رحمہ اللہ کو اور پانچوین مین ابو الحامد محمد غزالی رحمہ اللہ کو اور چھٹی مین ابو عبد اللہ محمد ابن عمر الرازی رحمہ اللہ کو اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جس شخص کو اللہ تعالی نے چالیس برس کی عمر دی دین اسلام مین دور کین اوس سے طرح طرح کی بلائین اون مین سے مرض جذام اور جنون شیطان ہی اور جس شخص سے پچاس برس گذرانے دین اسلام مین سبک کیا اوسکو قیامت سے اور جسکی عمر ہی ساٹھ برس اسلام مین روزی اوسکی کرتا ہی جو چیز کہ آپ دوست رکھتا ہی اور جسکی عمر ہی ستر برس گذرانے اسلام مین دوست رکھتے ہین اوسکو اہل زمین و آسمان اور جسکی عمر سے اسی برس گذرا سنے اسلام مین محو کین اوسکے نامۂ اعمال سے برائیان اور لکھین بدلی اوسکے نیکیان اور جسکی عمر سے نوّے برس گذرا نے اسلام مین بخشدیے سب گناہ اوسکے اللہ تعالی نے اور اذن شفاعت دیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکے اہل بیت کے حق مین اور حکما قائل ہین کہ ہزار سال سے حوادث عجیب و غریب عالم مین پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ہوا ے گرم مین پانی کا سرد ہونا یا زمین خشک کا دریا اور دریا کا زمین ہو جانا اور ظاہر ہونا معادن کا اور نباتات عجیب اور غریب کا کہ ذکر اوسکا ابتداے کتاب مین ہو چکا ہو وکل ذلک بتقدیر العزیز العلیم

اب یہ مقالہ ختم کیا جاتا ہے ایک حکایت پر **حکایت** لکھا ہے کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک جوان صالح یعنی عابد تھا حضرت خضر علیہ السلام اوسکے پاس آیا کرتے تھے پادشاہ وقت اس حال سے مطلع ہوا اوس جوان کو طلب کیا اور کہا کہ جب حضرت خضر تیرے پاس آوین ہمارے نزدیک لانا ورنہ تجکو قتل کرونگا جوان نے کہا خوش خوش تیرے پاس خضر کو لاؤنگا بادشاہ نے کہا اگر نہ لاویگا تو مین تجکو قتل کرونگا جوان اپنے مکان پر پھر آیا اور متفکر تھا کہ حضرت خضر تشریف لائے جوان نے کیفیت بیان کی آپنے فرمایا کہ چل مین تیرے ہمراہ بادشاہ کے پاس چلونگا جب نزدیک بادشاہ کے آئے پادشاہ نے پوچھا کہ خضر آپکا نام ہے آپنے فرمایا ہان بادشاہ نے کہا کہ عجائب جہان سے جو کچھ آپ نے دیکھی ہو بیان فرمائے آپنے ارشاد کیا کہ مین نے عجائب بہت دیکھے ہین الا جو اسوقت زمانہ مین موجود ہین اونکو بیان کرتا ہون کہ زمان گذشتہ مین ایک مرتبہ ایک شہر عظیم مین گذرا کہ وہان خلق کثیر اور عمارت رفیع یعنی بلند تھی ایک شخص سے دریافت کیا مین نے کہ یہ شہر کب بنایا گیا اوسنے کہا یہ شہر قدیم ہے مین اور میرے باپ دادا نہین جانتے کہ یہ شہر کب سے آباد ہے بعد ازان پھر بعد پانسو برس کے اوس شہر کیطرف گیا مین دیکھا مین نے کہ وہ شہر خراب اور ویران تھا کہ اکثر عمارات وہان باقی نہ تھی ایک شخص کو وہان دیکھا مین نے کہ گھانس کاٹکر جمع کرتا ہے پس پوچھا مین نے کہ یہ شہر کبسے ویران ہے اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے یہ شہر ویران اور خراب ہے پس پوچھا مین نے کہ کبھی آباد تھا اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے ہمارے باپ دادا نے کبھی آباد نہین دیکھا پھر تیسری مرتبہ بعد پانچ سو برس کے جو اوس شہر کی طرف گیا مین دیکھا مین نے کہ وہان دریا ہو گیا ہے پس دریافت کیا مین نے صیادون سے کہ جو وہان جمع تھے کہ کب سے یہ زمین دریا ہو گئی ہے انہون نے کہا ہمیشہ سے مین نے کہا کبھی خشک بھی تھا اون لوگون نے کہا کہ ہمنے اور ہمارے باپ دادا نے کبھی خشکی دیکھی نہ سنی پھر چوتھی بار بعد پانچ سو برس کے جو اوس طرف آیا دیکھا کہ خشکی ہے ایک شخص وہان گھانس کاٹ رہا تھا اوس سے کہا مین نے یہ دریا کب سے خشک ہو گیا اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے خشک ہے پس مین نے پوچھا کہ یہان کبھی دریا تھا اوسنے کہا کہ نہ ہمنے دیکھا اور نہ اپنے باپ دادا سے سنا پھر پانچوین مرتبہ بعد پانچ سو برس کے جو اودھر گیا مین تو دیکھا مین نے کہ ایک شہر آباد ہے اور خلق کثرت سے وہان موجود ہے اور عمارت عالیشان بہتر اور خوشتر اوس عمارات سے کہ سابق مین تھے بنے ہوئے ہین پوچھا مین نے وہان کے لوگون سے کہ یہ شہر کب آباد ہوا جواب دیا اون لوگون نے کہ یہ شہر قدیم ہے ہمکو مدت اسکی آبادی کی معلوم نہین ہے اور نہ ہمارے باپ دادا کو معلوم ہے پس بادشاہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ مین سلطنت اپنی چھوڑکر آپ کے ہمراہ ہونگا آپ نے فرمایا کہ تو میری ہمراہی نہین کر سکتا ہے لیکن اس جوان کی اطاعت کر کہ یہ جوان تجکو راہ راست بتاویگا واللہ الموفق بالصواب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ دوسرا سفلیات کے بیان مین

جو شی نیچے افلاک کے ہی عناصر سے ہو یا موالید ثلثہ سے وہ سفلیات سے ہی اور اس مقالہ مین پانچ نظرین ہین **نظر پہلی**
حقیقت عناصر اور ترتیب عناصر اور انقلاب عناصر کے بیان مین حکما قائل ہین کہ عناصر اصل ہین اور مراد عناصر سے
وہ اجسام ہین کہ فلک قمر کے تحت مین اور ان اجسام کو امہات کہتے ہین اور ارکان بھی اور جو کہ ان سے حاصل ہوتا ہی
مثل معادن ونباتات وحیوانات کے انکو مولدات کہتے ہین اور امہات چار ہین پہلے آگ دوسرے ہوا تیسرے پانی چوتھے
خاک پس آگ مزاج اوسکا گرم وخشک ہی اور مکان طبعی اوسکا نیچے فلک قمر اور اوپر کرہ ہوا کے ہی اور ہوا مزاج اوسکا
گرم وتر ہے مکان اوسکا اوپر کرہ آب اور نیچے کرہ آگ کے ہی اور پانی مزاج اوسکا سرد وتر ہی اور مکان اوسکا کرہ خاک کے
اوپر اور کرہ ہوا سے نیچے ہی اور خاک مزاج اوسکا سرد وخشک ہی مکان اوسکا وسط عالم ہی ہر ایک کے لیے دو کیفیتین
ہین ایک موافق اوس عنصر کے ہے کہ اوپر اوسکے ہی اور دوسرے موافق اوس عنصر کے کہ نیچے اوسکے ہی مثلاً ہوا ہی کہ اوسمین
دو کیفیتین ہین گرمی اور تری گرمی موافق اوس عنصر کے ہے جو اوسکے اوپر ہی یعنی آگ اسلیے کہ وہ بھی گرم ہی اور تری اوسکی
موافق اوس عنصر کے ہی کہ نیچے اوسکے ہی یعنی پانی کہ وہ بھی تر ہی اور مخالف آگ کے ہی کیونکہ وہ خشک ہی اور اسی وجہ سے
ہر ایک کے لیے مکان خاص مقرر ہی کہ سوا اوس مکان کے وہ عنصر کہین اور نہین ٹھہرتا اور جناب باری عز اسمہ نے کمال
حکمت اپنی سے ترتیب مکانون عناصر کی اوپر وجہ بدیع اور صنع عجیب کے رکھی ہی جو سب مین زیادہ خفیف تھا یعنی
آگ مکان اوسکا ملا ہوا فلک قمر سے نیچے اوسکے مقرر فرمایا کہ اور جو سب سے ثقیل زیادہ ہی یعنی زمین مکان اوسکا فلک قمر کے

دور تر بنایا اور ہوا کو آگ سے ثقیل اور پانی سے سبک ہی اوسکا مکان کرہ آگ کے نیچے اور کرہ پانی کے اوپر معین کیا اور پانی کو ہوا سے
ثقیل اور نسبت زمین کے سبک ہی اوسکو زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے جگہ دی **فصل ۱** کون و فساد کے بیان مین یعنی جسم عنصری
ایک صورت ترک کرتا ہی اور دوسری صورت قبول کرتا ہی جیسا کہ پانی ہوا ہو جاتا ہی اور ہوا پانی صورت متروکہ کو فاسد اور
صورت حاصلہ کو کائن کہتے ہین کبھی ہوا پانی ہو جاتی ہی اور یہ حال مشاہدہ کیا جاتا ہی جب ظرف کاسہ وغیرہ مین یخ
رکھی جاتی ہی جو قطرات کہ اطراف ظرف پر پیدا ہوتے ہین وہ ہوا ہی کہ برودت سے پانی ہو گئی اور پانی کبھی ہوا ہو جاتا ہی
بخارات کہ بسبب حرارت آفتاب یا نار کے خود پانی ہوا ہو کے اوپر صعود کرتا ہی اور ہوا آگ بھی ہو جاتی ہی جیسا کہ مشاہدہ
اون مقامون مین کہ وہان حرارت بہت ہی چنانچہ مرئی ہوتا ہی جیسا کہ لوہارون کی بھٹی مین جو ہوا اوسمین جاتی ہی وہ آگ
ہو جاتی ہی اور پانی مٹی ہو جاتا ہی جیسا کہ بعض پانیون کو دیکھیے کہ پتھر ہو جاتے ہین اور مٹی پانی ہوتی ہی جیسا کہ ارباب کیمیا کرتے
ہین کہ اجزاے ارضیہ کو بعض ادویہ کے ساتھ مخلوط کرتے ہین پس وہ پانی ہو جاتے ہین اور اجزاے ارضی اوسمین نہین رہتے
پس جو کہ ان عناصر اربعہ سے کہ لطیف زیادہ ہی انقلاب اوسکا سریع تر ہی اور جو کہ کثیف تر ہی انقلاب اوسکا دیر مین ہوتا ہی مثلاً
جب ہم دو پانیون کو کہ ایک اونمین سے سبک ہی اور دوسرا گران ہی ہوا سے سرد مین رکھتے ہین پانی سبک جلد سرد ہوتا ہی اور پانی گران
دیر مین سرد ہوتا ہی اسیطرح اگر دونون کو آفتاب مین یا آگ پر رکھتے ہین آب لطیف جلد گرم ہو جاتا ہے آب کثیف سے
نظر دوسری کرۂ آتش کے بیان مین آگ جسم بسیط ہی یعنی غیر مرکب اور طبیعت اوسکی گرم و خشک ہی متحرک ہی اپنے مرکز سے
اسلیے کہ نیچے فلک قمر کے ہے اور دید مین نہین آسکتی اسواسطے کہ کوئی اوسکا رنگ نہین ہی اور کرۂ نار کے پیدا کرنے مین تحت
فلک قمر کے عجیب صنعت الٰہی ہے کہ جو ادخنہ غلیظہ زمین سے صعود کرین اونکو جلا دے اور بخارات غلیظہ کو لطیف
کر دے تاکہ ہمیشہ ہوا صاف اور شفاف رہے اور آتش صرف کے واسطے کوئی رنگ نہونی مین یہ حکمت ہی کہ اگر رنگ ہوتا تو
ہر آئینہ مانع ہوتا انظار کو دیکھنے عجائب عالم افلاک سے اور ایک حکمت یہ ہی کہ محجوب کیا آتش کو ساتھ کرۂ زمہریر کے
کہ ایک طبقہ ہی طبقات ہوا سے نہایت سرد تا مانع ہو سردی کرۂ زمہریر کی ہیجان کرۂ نار سے اور اگر یہ حجاب نہوتا تو حیوانات
اور نباتات اور معادن اوسکے ہیجان سے تلف ہو جاتے فسبحانہ ما اعظم شانہ اور عجیب تر یہ ہی کہ لوہے اور پتھر
دونون سے آگ نکلتی ہی باوجودیکہ وہ دونون جسم کثیف ہین اور بارد مزاج اور آگ جسم لطیف تر اور حار اللہ تعالے نے
اجتماع سنگ و آہن کو وہ خاصیت دی ہی کہ ایسا فعل عجیب روشنی ظاہر ہوتا ہی اور یہ بھی عجائب ہی کہ مرخ اور عفار سے
نکلتی ہی باوجودیکہ طبائع مختلف ہین آگ کی طبیعت پر یبوست غالب ہی اور اونکی طبیعت پر رطوبت مرخ ایک درخت
ہوتا ہی کہ عرب اوس سے آگ نکالتے ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اور عفار
زمین اور درخت اور متاع خانہ کو کہتے ہین اور کیا صنعت ایزدی ہی کہ جسم نار کو بخلاف اور اجسام کے حرارت اور روشنی
لازم ہی اور جسم نار سب اجسام سفلیہ پر غالب ہی یہان تک کہ جو جسم اوسکے متصل ہو جاے جل جاتا ہے اور انسان کے

مصالح جو متعلق آگ سے ہین اگر انسان غور کرے تو فہم اوسکی ادراک سے قاصر ہی حق تعالی فرماتا ہی نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا
لِّلۡمُقۡوِيۡنَ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ یعنی گردانا ہمنے آگ کو تذکرہ اور متاع واسطے جنگل والون کے پس تسبیح کر ساتھ نام اپنے
رب کے کہ سب سے بڑا ہی اور یہ ذکر اوس آگ کا ہی کہ حق تعالی نے واسطے بنی اسرائیل کے پیدا کی تھی تا اوس سے اونکا اخلاص
اور اعتقاد امتحان کرین بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب کبھی قربتًا للہ قربانی کرتے تھے ایک گھر مین کہ بدون چھت کے تھا اور
اسیواسطے مخصوص تھا رکھدیتے تھے اور آپ باہر نکل آتے تھے پیغمبر اوس عہد کے تشریف لاتے تھے اور متوجہ اللہ کی طرف
ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے پس اگر اونسے قربانی اخلاص اور اعتقاد سے کی تو ایک آگ آسمان سے اوترتی تھی اور اوس چیز کو گھیر لیتی
تھی اور تمام کھا لیتی تھی اور یہ وہ آگ ہی کہ یہود اوسکو معجزہ انبیا کا جانتے تھے اور تصدیق اونکی نبوت کی اونکے نزدیک اسی پر موقوف
تھی چنانچہ اللہ تعالی نے اونکے عقائد سے خبر دی ہی قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ
تَاۡكُلُهُ النَّارُ یعنی کہا یہود نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے عہد لیا ہی کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ کسی رسول کے یہانتک قربانی کرین ہم اور
آگ اوسکو کھاے اور ایک آگ عجیب اور ہی کہ اوسکو حوبین کہتے ہین آگے بلاد عبس مین تھی رات کو آسمان سے ظاہر ہوتی
تھی اور بنی طی اوسکی روشنی مین اپنے اونٹون کو تین روز کی راہ سے کہ بیچ مین چرتے تھے دیکھ لیتے تھے جو چیز اوسکے محاذاۃ پر ہوتی
تھی وہ جل جاتی تھی رات بھر وہ آگ رہتی تھی جب دن ہوتا تو ایک دھوان ظاہر ہوتا تھا جب آدمی نہایت پریشان ہوے حق تعالی
نے خالد بن سنان علیہ السلام کو بھیجا وہ قبیلہ بن عبس سے تھے اور اونکے قبل نبی کوئی بنی اسمعیل سے نہین ہوا اونھون نے
ایک کنوان کھدوایا اور اوس آگ کو اوسمین بھیجا آگ اوسمین اوترتی تھی اور لوگ تماشا دیکھتے تھے یہانتک کہ اوس چاہ مین اوتر کے
اور غائب ہوگئی **فصل۲ شہب اور انقضاص کواکب کے بیان مین** یعنی وہ روشنی کہ شب کو آسمان
سے زمین کی طرف گرتی معلوم ہوتی ہی جسکو عوام کہتے ہین کہ تارہ ٹوٹا ہی حکما قائل ہین کہ جب دھوان ہوا کی طرف چڑھے اور برودت
اوسکے ساتھ لاحق ہو یہانتک کہ طبقہ ناری مین پہنچے تو بسبب ہیئت کے کہ دخان مین باقی رہتی ہی مشتعل ہوگا اور جبتک
نار صرف نہوگا محسوس ہوگا جب نار صرف ہو جائیگا محسوس نہوگا اگر دخان زمین سے متصل ہی اور منقطع نہین ہوا تو
شعلہ نار زمین تک برابر متصل محسوس ہوتا ہی اور جو مقام کہ مادہ دخان سے بواسطہ دخان کے ہو وہ بھی مشتعل ہوتا ہی اوسکی جو
چیز ہوگی جل جائیگی مثال اوسکی یہ ہی کہ اگر بجھے ہوے چراغ کو کہ ہنوز دھوان اوس سے بلند ہو چراغ روشن کے شعلے کے نیچے لیجاوین اور اوسکی
دھوین کو اوسکے شعلے سے متصل کرین وہ دھوان مشتعل ہو جائیگا اور مادہ دخان کہ فضلہ اوسکا ہی بواسطہ دخان کے مشتعل
ہو جائیگا اور اسکا تجربہ بھی اکثر کیا گیا ہی اور اگر دخان زمین سے منقطع ہو کر طبقہ نار مین پہنچیگا تو جس ہیئت پر دخان ہوگا وہی ہیئت بعد مشتعل
ہونیکے دکھائی دیگی اسی سبب سے کبھی شکل دنبالہ دار محسوس ہوتی ہی کہ اوسکو ذوذنب یعنی جاروب کہتے ہین اور کبھی مثل اژدہے کے اور کبھی مانند ایک آدمی
کے کہ دو سر رکھتا ہو اور کبھی مثل عمود یعنی ستون کے اور کبھی مانند ظرف کے اور کبھی مانند شکل مخروطی کے دکھائی دیتا ہی کہ قاعدہ اوسکا کرہ نار
اور راس اوسکا قریب کرہ زمہریر کے ہوتا ہی اور اگر اجزای ارضیہ شامل ہین تو دخان بعد مشتعل ہونے کے نیچے گرتا معلوم ہوتا ہے

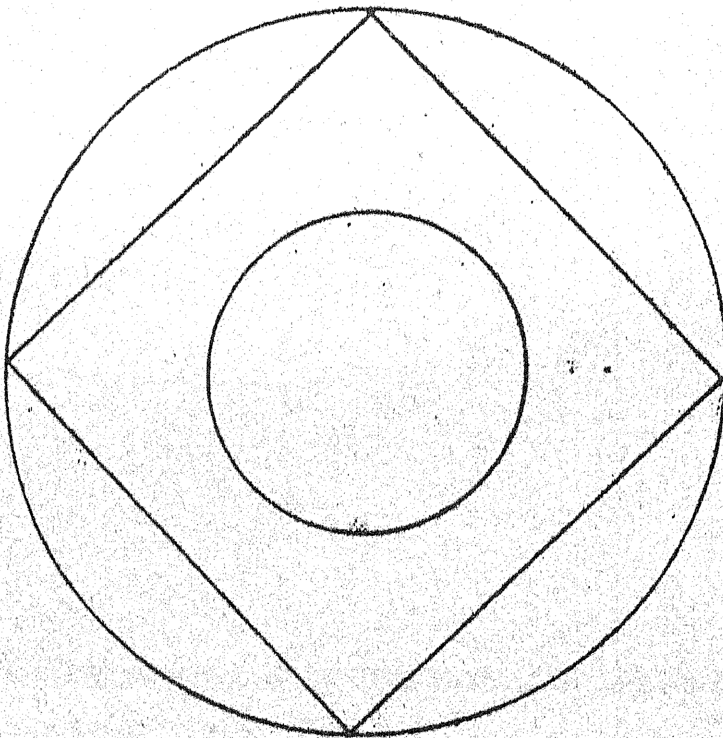
اوسیکو عوام کہتے ہین کہ تارا ٹوٹا ہی اور کبھی وقت انقضاض کے مثل کرہ کے معلوم ہوتا ہی کہ سطح فلک پر پھرتا ہی یہ حاصل قول حکما ہے اور مطابق آیۂ قرآن پاک کے قول عوام کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ اِلْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ **خاتمہ** حکماے متقدمین قائل ہین کہ درمیان طبیعت نار اور نفس انسانی کے ایک مشابہت ہی کہ درمیان اوسکے اور کسی عنصر کے نہین ہی دیکھو زندہ رہتا ہی نفس انسانی جس مقام پر زندہ رہتی ہی آگ اور محتبس ہوتا ہی نفس انسانی اوس مقام مین کہ منتفی ہوتی ہی آگ چنانچہ لکھا ہی کہ اصحاب معادن اور حفائر وقت داخل ہونے کسی غار وغیرہ کے ایک لانبی لکڑی لیکر اوسکے ایک سرے کو روشن کرکے اپنے منھ کے سامنے لاتے ہین اگر وہ شعلہ باقی رہتا ہی تو اوس غار مین داخل ہوتے ہین اور اگر وہ شعلہ خاموش ہو جاتا ہی تو نہین داخل ہوتے ہین اور اسیطرح اگر کنوے مین اوترنا چاہتے ہین تو ایک قندیل مین چراغ روشن کرکے اوس کنوے مین لٹکاتے ہین پس اگر وہ چراغ نہ بجھا تو کنوے مین در آتے ہین اور اگر بجھ گیا تو نہین جاتے ہین اور دیکھو جب چراغ بجھنے کو ہوتا ہی تو اوسوقت شعلہ اوسکا پہلے سے روشن تر اور بڑا ہوتا ہی اسیطرح انسان کو وقت موت کے قوت انسان کی غالب ہو جاتی ہی کہ اوسکو فرحۂ موت کہتے ہین بعد اوس قوت کے ہلاکت مین عرصہ نہین رہتا ہی

نظر تیسری کرۂ ہوا کے بیان مین ہوا ایک جرم بسیط یعنی غیر مرکب ہی طبیعت اوسکی گرم و سرد ہی مکان طبیعی اوسکا تحت کرۂ نار اور فوق کرۂ آب کے ہے حکما قائل ہین کہ کرۂ ہوا تین قسم پر منقسم ہی پہلے وہ کہ متصل فلک قمر ہی اور اوسکو کرۂ اثیر کہتے ہین اور دوسری قسم وہ کہ متصل سطح آب اور بعض زمین کو اور اوسکو کرۂ نسیم کہتے ہین اور تیسری قسم وہ کہ درمیان ان دونون قسمون کے ہے اور اوسکو زمہریر کہتے ہین پہلے بوجہ اتصال کرۂ نار کے نہایت حار ہی اور دوسری حرارت اور برودت بوجہ بعد کرۂ نار کے نہایت سرد ہی اور تیسری بسبب انعکاس شعاع آفتاب کی حرارت اور برودت مین قریب باعتدال کے ہی اگرچہ بعض مواضع مین نسبت جانب بعض مواضع کے حارتر ہی اور بعض مواضع مین نسبت بجانب بعض کے باردتر اور اگر تیسرے طبقہ مین انعکاس شعاع آفتاب ہوتا تو بسبب اتصال آب کے کرۂ زمہریر سے زیادہ تر سرد ہوتا اسیوجہ سے نیچے قطب شمالی کے ہی کہ وہان طلوع آفتاب چھ مہینے تک نہین ہوتا ہی زمان غروب مین ہوا نہایت سرد ہوتی ہی حتی کہ آب بستہ ہو جاتا ہی اور بسبب کثافت کے تاریک بھی ہوتی ہی اور زمان طلوع مین بخلاف اسکے وہان حیوانات نہین بستے اور روئیدگی نہین ہوتی اور ارتفاع اس طبقے کا سولہ ہزار گز سے زیادہ ہے ارتفاع اعظم خیال کا اس انتہا تک نہین پہونچتا ہی اور نافذ ہی یہ قسم تیسری عمق زمین مین جہانتک کہ مسکن حیوانات ہی اور اس طبقہ مین بسبب حرارت کے کہ انعکاس شعاع شمسی سے پیدا ہوتی ہی انعکاس سحاب وغیرہ نہین ہوتا اور اسی طرح طبقۂ اولی مین اور کرۂ ہوا مین استحالات کثیرہ اور تغیرات عجیبہ واقع ہوتے ہین مثل نور اور ظلمت اور بخارات اور دخانات اور بادہاے مختلف اور روایح اور ہالہ اور قوس قزح اور رعد اور برق اور صاعقہ اور مطر اور صبا اور ظل اور شبنم اور اولا اور برف بعض طبقۂ اخیر مین مثل شہب وغیرہ کے او ذکر اوسکا اوپر گذرا اور بعض طبقۂ زمہریر مین اور بعض طبقۂ نسیم مین چونکہ ذکر استحالات طبقۂ اولی کا بہ تبعیت کرۂ نار کے گذر چکا لہذا ذکر باقی کا کہ طبقۂ ثانیہ وثالثہ مین ہوتے ہین اب کہا جاتا ہی اسیوجہ سے ارباب

معادن جیکہ عمق زمین مین جاتے ہین اولًا باعانت چراغ وغیرہ دیکھ لیتے ہین کہ یہان نسیم ہی یا نہین پس اگر نسیم ہوتی ہی تو درآتے
ہین ورنہ نہین جاتے ہین **فصل۱ بادل اور مینہ کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ جب آفتاب روشن ہوتا ہی بسبب حرارت
آفتاب کے زمین اور پانی سے اجزاے ارضیہ اور مائیہ متحلل ہوکے صعود کرتے ہین اجزاے مائیہ کو بخار اور اجزاے ارضیہ کو دخان
کہتے ہین پس جب یہ دونون بلند ہوتے ہین بادہاے مختلفہ ان دونون کو حسب مشیت ایزدی ایک طرف سے دوسری طرف لیجاتے
ہین یا اور بوجہ بلندی پہاڑون کے بالاے کرۂ زمہریر کے گذر اونکا نہین ہوتا ہی پس جب بخار اور دخان منفصل ہوکر ایکدوسرے مین
داخل ہوتے ہین اوسکو ابر کہتے ہین اور ابر جتنا بلند ہوتا جاتا ہی بعض بعض کے ساتھ ملتا جاتا ہی پس مادۂ دخانی ہوا ہوتا ہی اور
مادۂ بخاری پانی بعد ازان وہ پانی قطرات ہوکے رجوع کرتا ہی اسفل کیطرف اوسیکو باران کہتے ہین پس اگر بخار شب کے
وقت صعود کرتا ہی اور ہوا سرد ہوتی ہی سرما مانع صعود ہوتا ہی بخار منجمد ہوکر ابر رقیق ہو جاتا ہی اور اگر سرما سے سخت ہوتا ہی
بخار ٹھہر کر برف اور کھرا ہو جاتا ہی اسلیے کہ اجزاے مائیہ جنکا اجزاے ہوائی کے ساتھ مختلط ہوکر باہستگی زمین پر گر جاتی ہین
بخلاف پانی اور اولے کے کہ یہ دونون زور سے گرتے ہین اور اگر ہوا سرد نہووے بخار اور دخان جب صعود کرتے ہین اور
طبقۂ زمہریری صعود سے مانع ہوتا ہی بخار اور دخان متراکم یعنی نیچے اوپر ہوتے ہین مثل پہل روئی کے جیساکہ فصل بہار اور خزان
مین دیکھا جاتا ہی اور جب سردی طبقۂ زمہریری اوسکے ساتھ پہونچتی ہی اجزا اوسکے ملکر پانی ہوتے ہین اور قصد اسفل کا کرتے
ہین اور بارش ہوتی ہی اور اگر سردی اوپر سے آتی ہی بڑے بڑے قطریکا پانی برستا ہی اور اگر بعد منفصل ہونے کے ہواے سرد
پائے اولہ ہوگا **فائدہ** لطف باری تعالی سے یہ امر ہے کہ ہر سال بارش ہوتی ہی اون مقامات مین کہ مساکن حیوانات
ہین تا سبب حیات حیوانات ہو نہ اون مقامون مین کہ جہان آبادی نہین ہی اہل تجربہ اسپر متفق ہین کہ جو مقامات دریا سے
چالیس کوس کے فاصلہ پر واقع ہین اونہین پانی نہین برستا ہی اور منجملہ الطاف ایزدی کے یہ ہی کہ بارش اوسی مقدار ہوتی ہی جسقدر
نافع اور مطلوب ہی نہ زیادہ اوس سے اور نہ کم اگر کم ہوتی نباتات نہ اوگتی اور اگر زیادہ ہوتی خراب ہو جاتے اسی کی طرف
اشارہ فرمایا جناب باری عز اسمہ نے وَھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا الخ اور یہ بارش
جو مثل چھڑکاؤ کے ہوتی ہی اور دفع واحد مین پانی گر نہین پڑتا ہی اسمین حکمت یہ ہی کہ زمین کو صدمہ نہ پہونچے اور اگر دفعتًا بارش
ہوتی زمین کو صدمہ پہونچتا اور زراعت ضائع ہوتی **فصل۲ ہواؤن کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ جب
دخان بسبب حرارت آفتاب کے زمین سے صعود کرکے طبقۂ باردہ مین پہونچتا ہی پس اگر وہان پہونچکر حرارت اوسکی بالکل
دفع ہوگئی کثیف ہوکر متوجہ اسفل ہوتا ہی اثناے توجہ مین ہوا موج زن کرتی ہی اور اگر حرارت کچھ باقی ہی تو دخان کرۂ آتش تک
صعود کرتا ہی ہوا اوسکی مواج اور محرک ہوتی ہی جیساکہ اگر کوئی شی پانی مین ڈالے تو پانی محرک ہوتا ہی اسی موج زنی اور تحرک
ہوا کو باد کہتے ہین لیکن حرکت ہوا کی خفیف اور حرکت پانی کی ثقیل ہوتی ہی اور جب ہوا طبقۂ باردہ سے رجوع کرتی ہی اور
اوسکو ابر ملاقی ہوتا ہی پس ہوا بسبب اپنی حرکت کے کہ سخت ہوتی ہی گردش مین آکر اوسی ہیئت سے زمین تک آتی ہے

اوسکو گرد باد یعنی بونڈلہ کہتے ہین اور کبھی حدوث اسکا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ ہوا زمین سے بہ ہیئت تدویر یہ صعود کرتی ہی مثل گھونگھر والے بالون کے کہ پیچیدہ ہوتے ہین اس سبب سے کہ مسامات اونکی کج ہوتے ہین اور کبھی پیدا ہونا اسکا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ دو ہوا مختلف ملاقی ہوتی ہین کہ ہر ایک خلاف جہت دوسرے کے متحرک ہوتی ہی یہ گرد باد گردش کھاکر مثل منارہ کے ہو جاتی ہی لکھا ہی کہ جب کشتی اس گرد باد مین پڑتی ہی پانی سے بلند ہو جاتی ہی اور گردش کرتی ہی اور اگر پارۂ ابر گرد باد مین پڑتا ہی تو اوسکو گردش ہوتی ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سانپ ہوا پر اوڑتا ہی اور اقسام ہوا کے اعتبار اوسکی سبب کے چار ہین ایک شمال یعنی مقام چلنے اوسکے کا بنات النعش سے مغرب آفتاب تک ہی دوسری صبا اور مقام اوسکا مطلع بنات النعش سی مشرق آفتاب تک ہی تیسری دبور مقام اوسکا مطلع سہیل سے مغرب تک ہی چوتھی جنوب مقام اوسکا مطلع سہیل سے مشرق تک ہی پس شمال درمیان مطلع بنات النعش اور مغرب کے ہوئی اور صبا درمیان مطلع بنات النعش اور مشرق کے اور دبور درمیان مطلع سہیل اور مغرب اور جنوب درمیان سہیل اور مشرق کے لیکن شمال سرد اور خشک ہی اسلیے کہ یہ ہوا آتی ہی اوس طرف سے کہ آفتاب ہرگز اوسکے مقابل نہین ہوتا ہی اور وہان پانی نہایت سرد ہوتا ہی اور برف کثرت سے ہوتی ہی اور خشک اس سبب سے ہی کہ اوس طرف کوئی دریا نہین ہی بلکہ صحرا اور پہاڑ بہت ہین پس یہ ہوا صحرا اور پہاڑ سے خشکی قبول کرتی ہی اور ہبوب شمال قوی تر ہی ہبوب جنوب سے اسلیے کہ راستہ اوسکی آمد کا تنگ ہی مابین پہاڑون سے آتی ہی بخلاف باد جنوبی کے راستہ اوسکی آمد کا کشادہ ہی جیسے پانی جب تنگ سوراخ سے آتا ہی زور سے گرتا ہی اور جب سوراخ کشادہ سے آتا ہی اوسمین زور نہین ہوتا ہی ہواے شمالی بدن کو سخت کرتی ہی اور دماغ کو قوی اور رنگ کو صاف کرتی ہی اور شہوت کو صحیح کرتی ہی حکما قائل ہین کہ جس مقام پر باد شمالی بہت چلتی ہی اکثر وہان حیوانات نر پیدا ہوتے ہین اور جس مقام پر باد جنوبی کثرت سے چلتی ہی اکثر حیوانات مادہ پیدا ہوتے ہین اہل عرب باد شمالی کو برا جانتے ہین اسواسطے کہ ابر کو لاتی ہی اور سردی پیدا کرتی ہی اور بیشتر جاڑون مین چلتی ہی اور ہواے جنوبی گرم و تر ہے گرمی کا باعث یہ ہی

اور صورت مہاب یعنی مقامات نکلنے ہوا کی یہ ہی



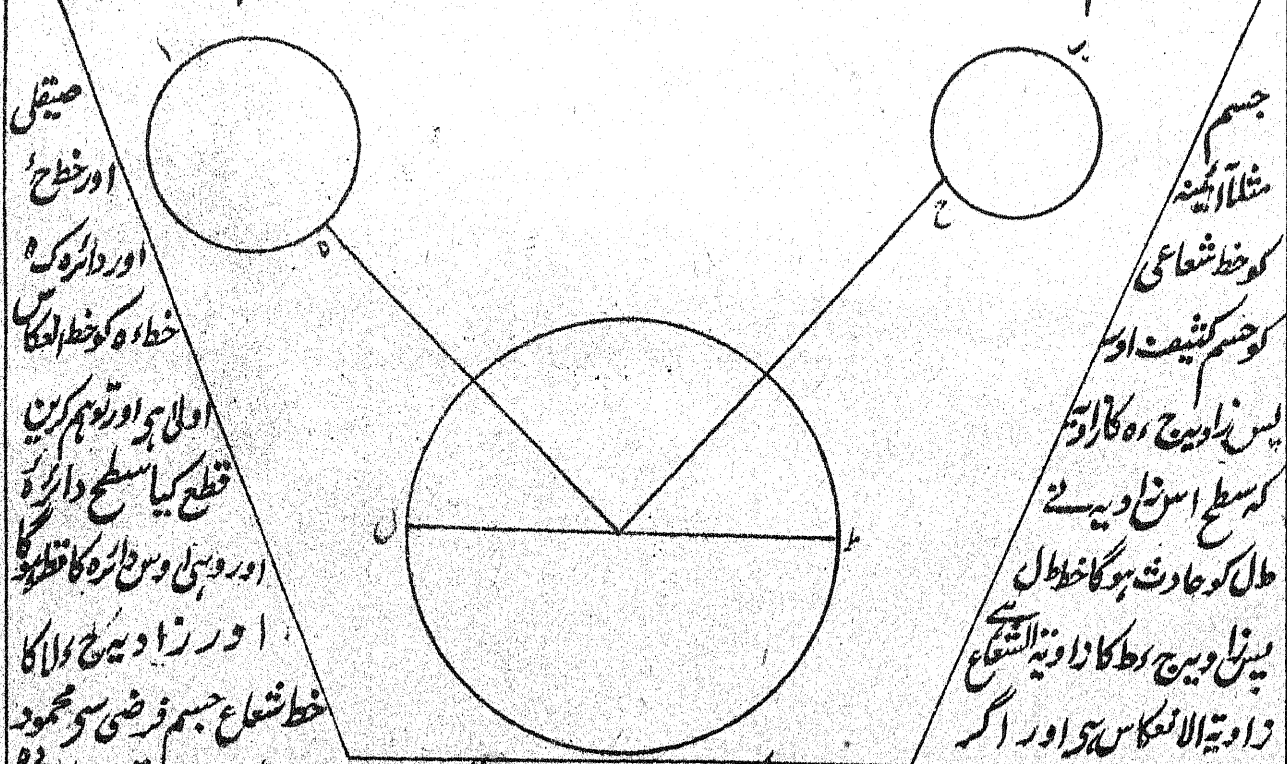
کہ ہواے جنوبی خط استوائی کی طرف سے آتی ہی اور وہان چونکہ سال مین دو بار آفتاب سمت الراس پر آتا ہی جیسا کہ شمال
دور رہتا ہی وہان سے کبھی دور نہین ہوتا حرارت زیادہ ہی وہ حرارت اوس ہوا مین بھی اثر کرتی ہی اور اوسکے مزاج کو گرم
رکھتی ہی اور تری کا سبب یہ ہی کہ جنوب مین دریاؤن کی کثرت ہی یہ ہوا بوجہ مصاحبت کے اون دریاؤن سے اخذ رطوبت
کرتی ہی لہذا مزاج اوسکا تر ہی اطبا نے لکھا ہی کہ باد جنوبی حیوانات کو سست اور ضعیف کردیتی ہی اور کسل اور گرانی اوسکے
بدن مین پیدا کرتی ہی جو اسمین اور ہوا مین تیرگی اور کثافت اوس سے پیدا ہوتی ہی عمدہ خواص اوسکا یہ ہی کہ گرم پانی اس ہوا مین
سرد ہو جاتا ہی بخلاف باد شمالی کے کہ اوس سے پانی سرد نہین ہوتا ہی اور بدستور گرم رہتا ہی اور وجہ یہ ہی کہ جب باد شمالی چلتی ہے
اوپر کی تہ پانی کی سرد اور کثیف ہو جاتی ہی اور گرمی جو اوسکے اندر ہی باہر نہین نکل سکتی بند ہو جاتی ہی جس طرح جاڑون مین سردی کی
شدت سے زمین کے اندر گرمی ہوتی ہی اور ظاہر سرد رہتا ہی اور جب باد جنوبی چلتی ہی یہ چونکہ گرم ہی ظاہر پانی کا سرد اور کثیف
نہین ہوتا ہے تمام گرمی اوسکے اندر سے نکل جاتی ہے اور پانی سرد ہو جاتا ہے جسطرح گرمیون مین حرارت
زمین کے اندر سے نکل جاتی ہی اور جب حرارت باطنی دور ہوئی پانی اپنی طبیعت اصلی پر آتا ہی اور سرد ہوتا ہی اور جب ہوا جنوبی چلتی ہی ابر پیدا ہوتا ہے
اور بارش ہوتی ہی اسیواسطے اہل عرب اوسکی مدح کرتے ہین **صبا** صبا کا مزاج اعتدال کے قریب ہی صبح کو چلتی ہے
نہایت خنک اور فرحت بخش ہوتی ہی باعث یہ ہی کہ صبا اون مقامون سے آتی ہی کہ جو رات کو بوجہ آفتاب کے سرد
ہوتے ہین اور آفتاب پشت پر ہوتا ہی اوسکی تلطیف کیا کرتا ہی یہانتک کہ وہ معتدل اور نسیم سحری ہو جاتی ہی اوسکے چلنے سے
انسان کو فرحت ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ اوسوقت نیند بہت آتی ہی اور بعض مریض مین خفت اور تخفیف پاتا ہی اور غمناک کو
سرور حاصل ہوتا ہی اور وقت اوسکا صبح سے بلندی آفتاب تک ہی مگر زمانہ اوسکا قلیل ہی کیونکہ آفتاب ساتھ ہی اوسکے تھوڑی
دیر کے بعد طلوع کرتا ہی **دبور** اوس ہوا کو کہتے ہین کہ صبا کے مخالف ہو کیونکہ وہ اوسوقت چلتی ہی کہ جب آفتاب غروب کے
قریب ہوتا ہی اور آفتاب ہر وقت اوسکے سامنے رہتا ہی اور رات کو یہ ہوا نہین چلتی ہی کسواسطے کہ جہان سے یہ چلتی ہے
رات کو آفتاب اون جگہون پر پہونچکر بخارات کو تحلیل کردیتا ہی اور یہی سبب ہی کہ زمانہ اوسکے چلنے کا بھی قلیل ہی **خاتمہ**
مطلقاً خاصیت ہوا کے بیان مین خواص عجیبہ سے اوسکے یہ ہی کہ دخان بخارات اور بو اور آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ
پہونچاتی ہی اور درختونکو بارور اور زراعت کو گاہ تر و تازہ و گاہ خشک اور طبیعت حیوانات کو متغیر کرتی ہی چنانچہ لکھا ہی کہ
ہوا کا نباتات مین بھی اثر ہی کہ اوسکو اُگاتی ہی اور بدن انسان مین بھی چنانچہ بعضے ہوا کے اثر سے سست ہو جاتے ہین
اور قوت اونکی ضعیف اور رنگ زرد اور بعضے ہوا کے اثر سے قوی اور چالاک ہو جاتے ہین اور رنگ سرخ و سپید عمدہ
خاصیت اوسکی یہ ہی کہ ابر کو تمام عالم مین منتشر کرتی ہی چنانچہ خود پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی هُوَ الَّذِي
يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ الآیہ **فصل ۳ کیفیت رعد اور برق کے بیان مین** حکما قائل ہین
کہ آفتاب کا عکس جب دریا مین پڑتا ہی تو اوسکی تاثیر سے اجزاے آبی بلند ہوتے ہین اور اونکو بخارات کہتے ہین اور جب

زمین پر پڑتا ہی اجزاے ارضی صعود کرتے ہین اور اونکو دخان کہتے ہین بعد ازان بخار اور دخان باہم ملکر بلند ہوتے ہین
اور طبقۂ زمہریر مین پونہچتے ہین اوسکی سردی سے بخارات جمجاتے ہین اور مجتمع ہوکر بصورت ابر ہو جاتے ہین اور دخان
اوسمین بند ہو جاتا ہی پس اگر اون ادخنہ مین کچھ حرارت باقی ہی تو قصد چڑھنے کا کرتے ہین والا اسفل کی جانب متوجہ ہوتے
ہین اور ابر کو زور سے پھاڑتے ہین اس پھٹنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہی اوسکو رعد کہتے ہین اور ایک دوسرے سے جب
گھستے ہین اونسے آگ پیدا ہوتی ہی اگر وہ آگ لطیف ہی تو اوسکو بجلی کہتے ہین اور اگر وہ آگ کثیف ہی تو اوسکو صاعقہ کہتے
ہین اور بسبب کثافت کی زمین پر گرتے ہین لکھا ہی کہ جس چیز پر وہ آگ گرتی ہی اوسکو جلا دیتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اکثر دروازہ نہین
جو لوہا ہوتا ہی اوسکو جلا دیتی ہی اور لکڑی محفوظ رہتی ہی اور سونا چاندی جو کیسہ مین ہوتا ہی وہ گل جاتا ہی اور کپڑے مین اثر نہین
آتا ہی اور اگر پانی مین گرتی ہی تو اکثر جانور دریائی جل جاتے ہین لکھا ہی کہ رعد و بجلی دونون ساتھ پیدا ہوتے ہین الا بجلی پہلے نظر
آتی ہی اور آواز رعد کی اوسکے بعد مسموع ہوتی ہی اسلیے کہ بجلی جسوقت چمکتی ہی اور سامنے نظر کے ہوتی ہی فوراً نظر آتی ہی اور سننا
آواز رعد کا ہوا کی جنبش پر موقوف ہی پس جب جنبش کرے اور جنبش اوسکے کان کے پردے تک پونہچے اوسوقت معلوم
ہو اسمین لامحالہ تاخیر متصور ہی مثال اوسکی یہ ہی کہ جب دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتا ہی گرنا اوسکا پتھر پر فوراً نظر آتا ہی لیکن آواز
اوسکی بعد کان تک پونہچتی ہی رعد و برق ایام سرما مین نہین ہوتے ہین کیسلیے کہ اوس زمانہ مین حرارت آفتاب مین کم ہوتی ہی
اور دخان کم اوٹھتا ہی اور اسی سبب سے جو بلاد سردسیر ہین اونمین اور جس زمانہ مین کہ برف گرتی ہی رعد و برق نہین ہوتے ہین کیونکہ
شدت برد سے بخار اور دخان موقوف ہو جاتے ہین اور جب بجلی کثرت سے ہوتی ہی بارش بھی کثرت سے ہوتی ہی وجہ
یہ ہی کہ بسبب کثافت ابر کے پانی اوسکے اندر پیدا ہوتا ہی پھر جب ابر متفرق ہوتا ہی پانی کثرت سے گر پڑتا ہی جسطرح کوئی شخص
اپنی ہنسی کو روکے اور ہنسی اوسپر غالب ہو تو بے اختیار قہقہہ اوسپر طاری ہوتا ہی

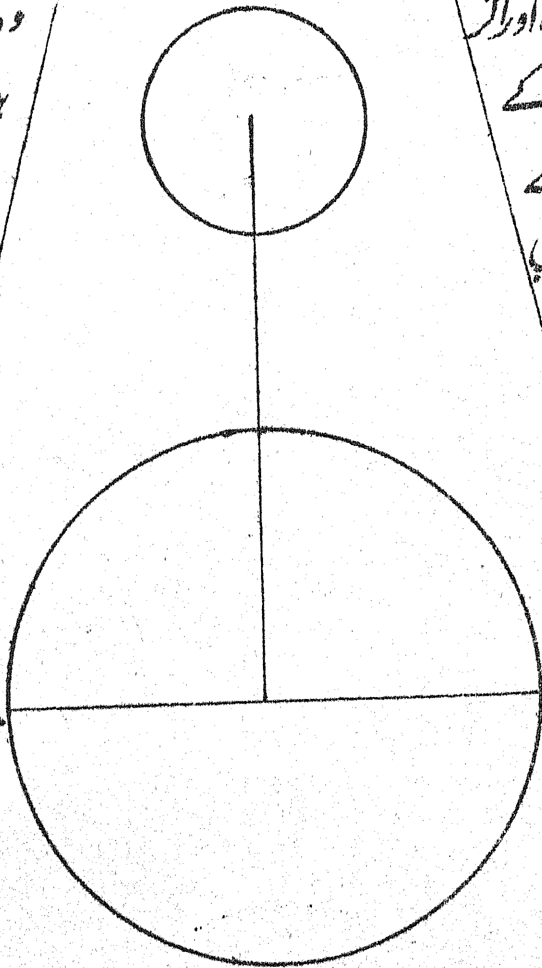
فصل ۴ ہالہ اور قوس قزح کے بیان مین

قاضی عمر بن سہلان سادی کہتے ہین کہ تحقیق ہالہ اور قوس قزح چار مقدمون پر موقوف ہی چنانچہ ایک
رسالہ بھی اونھون نے اس باب مین لکھا ہی کہ خلاصہ اوسکا یہان مرقوم ہوتا ہی **مقدمہ پہلا** انعکاس بصر کے بیان مین
انعکاس بصر کا قیاس انعکاس ضو اور شعاع پر نہ چاہیے کیونکہ حقیقت انعکاس شعاع کی خارج مین موجود ہی برخلاف انعکاس
بصر کے کہ حقیقت اوسکی خارج مین نہین پائی جاتی ہی بلکہ وہ ایک امر موہوم ہی ہان انعکاس دونون کا کیفیت مین البتہ برابر ہی
اسمین کچھ فرق نہین ہی اگر کیفیت انعکاس ضو کی معلوم ہو جاے تو انعکاس بصر کو بھی اوسی پر قیاس کر لین اور کیفیت
انعکاس شعاع کی یہ ہی کہ جب شعاع کسی شی تابان کے جسم صیقلی پر ترچھی گرتی ہی وہان سے منعکس ہوکر یعنی پلٹ کر دوسرے
جسم کثیف پر گرتی ہی مگر شرط یہ ہی کہ وضع جسم کثیف کی جسم صیقلی سے ایسی ہو کہ جیسے جسم مضی وضع جسم صیقلی سے ہے
یعنی وضع جسم کثیف کی اور وضع جسم مضی کی ساتھ جسم صیقلی کے متحد ہو مثلاً جسم کثیف اور جسم مضی دونون جہت علو مین
جسم صیقلی سے واقع ہون پس اگر جسم کثیف صیقلی کی جہت تحت مین ہو تو وضع کثیف و مضی کی صیقلی سے متحد نہین ہے

مضی کہ جہت علو مین صیقلی سے ہی اور کثیف جہت تحت مین اور یہ اتحاد وضع ہسطر چہر ہوکہ زاویہ انعکاس اور زاویہ شعاعیہ دونون برابر ہون مثلاً ایک دیوار مین تابدان ہی اور تحت مین اوسکے ایک آئینہ رکھا ہی تو شعاع تابدان سے جب آئینہ پر ترچھی پڑیگی آئینہ سے منعکس ہوکر دوسری دیوار پر جو مقابل اوس تابدان کے ہوگی پڑیگی پس تابدان اور دیوار دوسری دونون آئینہ سے ایک جہت مین یعنی علو مین واقع ہین اور جہت تحت آئینہ کے مخالف جہت تابدان کے ہے پس ایک خط کہ تابدان سے خارج ہوکے آئینہ تک منتہی ہوا ہی وہ خط شعاع ہی اور آئینہ سے ہٹ کر جو دیوار مقابل تک منتہی ہوا ہی اوسی کو خط انعکاس کہتے ہین اور زاویہ کہ ان دو خطون سے حادث ہوا ہی اوسکو زاویہ اولی کہتے ہین پھر اس زاویہ کی سطح کو توہم کرین کہ آئینہ کی یہ قاطع ہی تو خط مستقیم حادث ہوگا اور موقع زاویہ کہ سطح آئینہ مین ہی تقسیم کریگا اوس خط کو دو قسمون پر پس حادث ہون گے دو زاویہ اور ایک کو محیط ہوگا خط شعاعی اور ایک قسم خط مذکور کی اور اسکو زاویة الشعاع کہتے ہین اور دوسریکو محیط ہوگا خط انعکاس اور دوسری قسم خط مذکور کی اور اوسکو زاویة الانعکاس کہتے ہین کہ فرض کرین دائرہ ا ب ج کو جسم مضی اور دائرہ ط ل کو

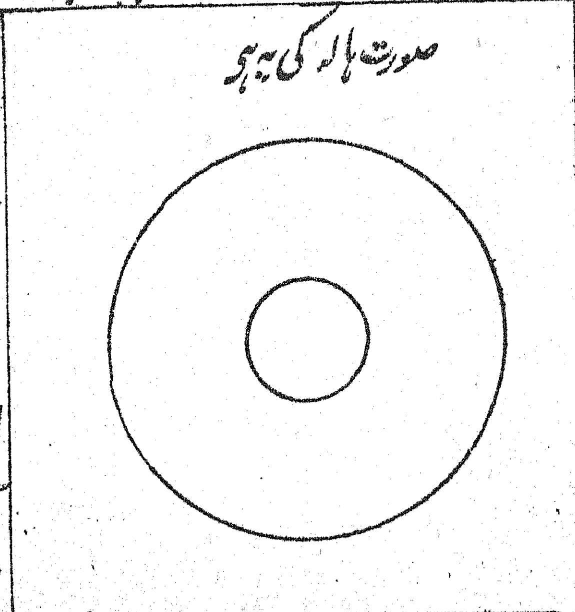


جسم صیقلی پر واقع ہو تو زاویہ اولی حادث ہوگا اسلیے کہ خط مستقیم جب سطح پر واقع ہوتا ہی دو زاویہ قائمی پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اس سے وسعت نہین ہوتی ہے پس ضو کہ جسم مضی سے نکل کے صیقلی پر پڑی ہے اولٹی پھر طرف جسم مضی کے پھرے گی پس اس صورت مین ہر ایک اون دونون زاویون قائمہ سے زاویة الشعاع اور زاویة الانعکاس ہو سکتا ہی لیکن اولی یہ ہے کہ زاویة الشعاع اوس زاویہ کو کہین کہ جو جہت شعاعیہ سابقہ مین زاویة الشعاع تھا پس جب کیفیت انعکاس ضو کی معلوم ہوگئی انعکاس بصر کو اسی پر قیاس کرنا چاہیے یعنی جب کوئی جسم صیقلی ناظر کے سامنے ہو تو ناظر کی آنکھ سے خط بصر نکلکر سطح جسم صیقلی ایک خط مفروض پر واقع ہوتا ہی پس اگر وہ خط بصر راست اور سیدھا مثل عمود کے واقع ہوا تو ان دونون خطون



یعنی خط بصر اور خط مفروضہ سطح جسم صیقلی سے دو زاویہ قائمہ پیدا ہونگے اور خط
بصر راجع ہوگا چشم ناظر کی طرف اور اگر وہ خط ترچھا واقع ہوا ہی تو خط بصر منعکس
ہوکے طرف خلاف جہت ناظر کے ہوگا تو ان دو خطون سے زاویہ پیدا
ہوگا اوسکو زاویہ اولی کہین گے اور موقع اس زاویہ سے وہ خط کہ دقت
واقع ہوئے خط بصر کے سطح جسم صیقلی مرئی پر فرض کیا ہے دو قسم پر منقسم
ہوگا پس دو زاویہ اور حادث ہونگے جیسے کہ تفصیل اونکی مذکور ہو چکی
پس جو جسم کثیف کہ اس خط منعکسہ کی راہ مین واقع ہوگا
ناظر اوسکو بھی دیکھے گا اور یہی سبب ہی کہ دیکھتا ہی آدمی
آئینہ مین جو اوسکے پس و پیش یا چپ و راست یا زیر
و بالا ہی **دوسرا مقدمہ** یہ ہے کہ جب آئینہ چھوٹا ہوتا ہی
تو اوسمین سوا رنگ کے صورت اشیا کی جیسے کہ
خارج مین ہی نظر نہین آتی ہی مثلاً شکل مربع یا
مثلث کو اگر چھوٹے آئینہ مین دیکھین سوا
رنگ کے اور صورت نظر نہ آوے گی
تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ اگر آئینہ خود
رنگین ہی تو رنگ اشیا کا جیسا کہ درحقیقت ہی نظر نہین آتا ہی بلکہ رنگ وسکا مثل رنگ آئینہ کے دکھائی دیتا ہی مثلاً اگر کافور کو کہ
سفید ہوتا ہی سبز آئینہ مین دیکھیے تو سبز دکھائی دیگا اور سفید نہ معلوم ہوگا **چوتھا مقدمہ** یہ ہی کہ جو چیز آئینہ مین معلوم ہوتی
ہی اوسکے واسطے کوئی حقیقت نہین ہی یعنی درحقیقت وہ آئینہ مین موجود نہین ہوتی ہی فقط شبیہ اوسکی نظر آتی ہی کسلیے کہ اگر
اوسکے واسطے آئینہ مین حقیقت اور جسمیت ہوتی تو واجب تھا کہ جب ناظر ایک طرف سے دوسری طرف جاکر دیکھتا وہ چیز
اوسیطرح معلوم ہوتی اور دیکھنے والے کی تبدیل مکان سے صورت اور حقیقت اوسکی متغیر ہوتی حالانکہ ہم خلاف اوسکے
دیکھتے ہین مثلاً دیکھنے والا آئینہ مین ایک جگہ کھڑا ہوکر ایک درخت کو دیکھے بعد اوسکے وہان سے ہٹکر دوسری جگہ سے
اوسی آئینہ مین پھر دیکھے تو اب وہ درخت جسجگہ پہلے نظر آیا تھا وہان نہ معلوم ہوگا بلکہ اور جگہ پر نظر آویگا اگر درحقیقت وہ درخت
آئینہ مین موجود ہوتا تو ناظر کے تغیر مکان سے اوسکی جگہ متغیر نہوتی اس سے ثابت ہوا کہ نفس الامر مین مرئیات آئینہ مین موجود
نہین ہین فقط خیال ہی خیال ہی اور معنی خیال کے یہان یہ ہین کہ ایک صورت کو دوسری صورت کے ساتھ دیکھے اور سمجھے کہ
ان دونون صورتون سے ایک صورت دوسرے مین داخل ہے اور حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ درحقیقت یہ ہے کہ ایک صورت

بذریعہ دوسری صورت کے دکھائی دیتی ہی اور اوسمین ثابت نہین ہی الغرض جب کوئی دیکھتا ہی تو جس جسم کی نسبت آئینہ کے ساتھ مثل نسبت ناظر کے ہی وہ اوسمین نظر آتی ہی جیسا کہ مقدمہ انعکاس بصر مین معلوم ہو چکا پس جبکہ یہ مقدمات معلوم ہو چکے اب کیفیت ہالہ اور قوس قزح کی بیان کی جاتی ہی وباللہ التوفیق **ہالہ** اوسکو خرمن ماہ بھی کہتے ہین حقیقت اوسکی یہ ہی کہ جب نظر رائی کی پڑے گی اجزاے رشیہ صیقلیہ پر کہ جو جو آسمان یعنی درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین جمع ہی اور ابر ایسا رقیق اور لطیف اونکو محیط ہو کہ مانع ابصار نہو نگاہ اون اجزاے منعکس ہو کر قمر پر پڑتی ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور چونکہ اجزاے رشیہ نہایت صغیر ہین سوا رنگ اور ضو قمر کے صورت قمر کی سوا کے اوسکے اور ضو رنگ کے دکھائی ندیگی اور جب صورت قمر کی دکھائی ندی اور ضو اور روشنی اوسکی ہر جز و سے نظر آئی اور وہ اجزا گرد قمر کے واقع ہین لامحالہ ایک دائرہ روشن اونسے دکھائی دیگا اوسی دائرہ کو ہالہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

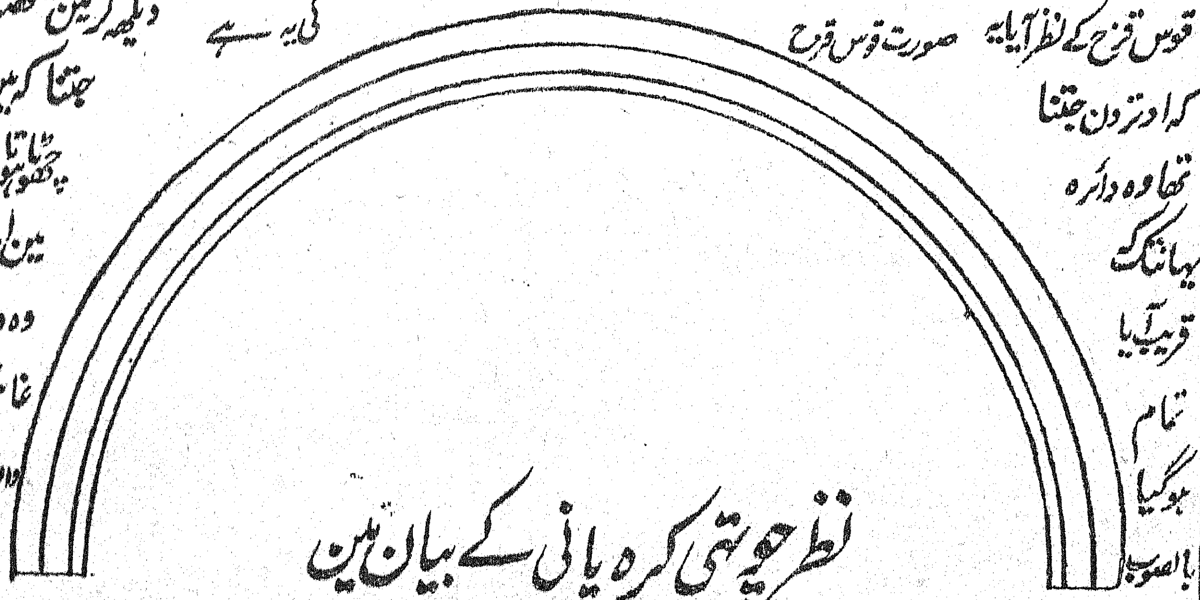


صورت ہالہ کی یہ ہے

قوس قزح حقیقت اوسکی یہ ہی کہ جب ہوا مین اجزاے مائی شفاف بارش یا بخارات سے آفتاب کے مقابل جمع ہوتے ہین اور اونکی پشت پر کوئی چیز کثیف مثل پہاڑ یا ابر وغیرہ کے ہوتی ہی اور آفتاب بھی قریب افق کے ظاہر ہوتا ہی اور انسان آفتاب کی طرف پشت کرکے اون اجزاے رشیہ کو دیکھتا ہی تو نگاہ اوسکی اون اجزاے رشیہ سے کہ صیقلی اور شفاف ہین منعکس ہو کر آفتاب پر واقع ہوتی ہی اور چونکہ وہ اجزا نہایت صغیر ہین صورت آفتاب کی اونمین نظر نہین آتی ہی مگر ضو اور شعاع اوسکی البتہ دکھائی دیتی ہی اور چونکہ آفتاب بھی مدور ہی اور وہ اجزا بھی بصورت دائرہ کے واقع ہین لہذا وہ شعاع مدور بصورت کمان نظر آتی ہی اور یہی صورت قوس قزح ہی اب باقی رہا یہ امر کہ اونمین اختلاف رنگونکا کیون ہوتا ہی کیفیت اوسکی یہ ہی کہ تیسرے مقدمہ مین معلوم ہو چکا ہی کہ جب آئینہ خود رنگین ہوتا ہی اوسمین رنگت اشیا کی صاف نظر نہین آتی بلکہ رنگ آئینہ سے ملی ہوئی دکھائی دیتی ہی اسیوجہ سے یہان پر بھی چونکہ وہ اجزاے رشیہ رنگین ہین شعاع آفتاب اونکی رنگون سے ملی ہوئی کبھی سرخ کبھی سبز کبھی بنفشی کبھی گلابی بسبب اختلاف الوان اجزاے مائیہ دکھائی دیتے ہین اور اکثر تین رنگ ہوتے ہین اور جب ان اجزاے مائیہ کی پشت پر کوئی چیز کثیف نہین ہوتی ہی نگاہ نفوذ کرکے نکل جاتی ہی اور انعکاس اوسکا آفتاب پر نہین ہوتا ہی قوس قزح نظر نہین آتی ہی شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا نے لکھا ہے کہ مین نے حمام مین قوس قزح دیکھی اور وہ محض خیال نہ تھا بلکہ درحقیقت قوس قزح نظر آتی تھی کیونکہ جب فسان ایک مقام سے دوسرے مقام پر ہٹکر دیکھتا تھا جب بھی وہ صورت اوسی مقام پر دکھائی دیتی تھی پس اگر درحقیقت نہوتی اور فقط خیال ہی خیال ہوتا تو ہٹنے سے نظر نہ آتی قاضی عمر بن سہلان لکھتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب کی روشنی حمام کے شیشون پر کہ

کہ رنگین تھے پڑتی تھی اور منعکس ہو کر حمام کی دیوارون پہ کرہ وہ بھی رنگین تھین پڑتی تھی اور چونکہ یہ ایک امر حقیقی تھا انسان کے تبدیل مکان سے متغیر نہین ہوتا تھا اور یہ بھی شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ مین طوس مین ایک بلند پہاڑ پر تھا اور آفتاب کھلا ہوا تھا یعنی ابر وغیرہ سے چھپا نہ تھا اور میرے اور پہاڑ کے درمیان ایک ابر تھا ناگہان اوس قوس مین جو مین نے نگاہ کی ایک دائرہ رنگین مثل قوس قزح کے نظر آیا یہ

صورت قوس قزح کی یہ ہے



دیکھ کر مین نے قصد کیا کہ اوتروں جتنا جتنا کہ مین اوترتا تھا وہ دائرہ چھوٹا ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ مین اوترکے قریب آیا وہ دائرہ تمام غائب ہوگیا واللہ اعلم بالصواب

نظر چوتھی کرہ پانی کے بیان مین

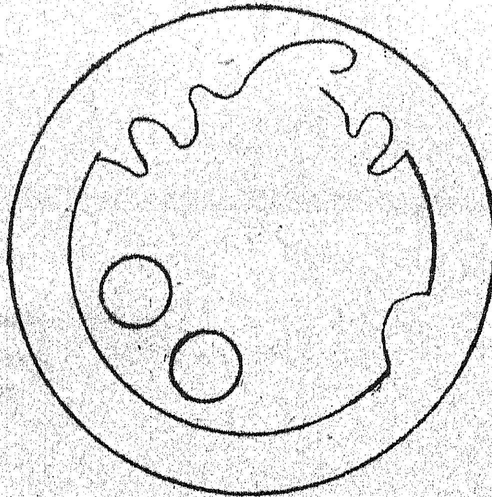
پانی ایک جسم بسیط یعنی غیر مرکب اور شفاف ہے اور مزاج اوسکا بارد رطب ہے اور مکان اصلی اوسکا کرہ ہوا کے نیچے اور کرۂ زمین کے اوپر ہے حکما کہتے ہین کہ صورت پانی کی کروی یعنی گول کرہ کی صورت ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ کشتی کا سوار جب کسی پہاڑ کے نزدیک پونہچتا ہے اولاً چوٹی پہاڑ کی نظر آتی ہے بعد ازان جڑ اوسکی پس اگر صورت اوسکی کروی نہوتی اور برابر مثل تختہ کے ہوتی تو چوٹی اور جڑ اوسکی ساتھ ہی نظر آتی مگر یان اسقدر البتہ ہے کہ بسبب نشیب و فراز زمین کے صورت کروی اوسکی قائم نہین ہے لیکن اس سے نہین لازم آتا ہے کہ در حقیقت صورت اوسکی مانند کرہ کی نہین ہے اور زمین کی نشیب و فراز مین حکمت یہ ہے کہ جب جناب باری تعالیٰ نے زمین کو بعض حیوانات خصوص انسان کے کہ اشرف ہے رہنے کی جگہ ٹھہرائی اور حیوان بغیر ہوا کے نہین رہ سکتا ہے کیونکہ مدار اوسکی زندگی کا تنفس پر ہے اور تنفس ہوا سے متعلق ہے پس جناب باری تعالیٰ نے تھوڑی زمین پانی سے بلند نشیب و فراز پیدا کی بعدہ بلندیون پر حیوانات کو جگہ دی اور جو اوسمین نشیب تھے اونمین دریا اور نہرین جاری کین اور اگر جناب باری تعالیٰ زمین بلند اور کھلی ہوئی نہ پیدا کرتا تو یہ حیوانات کہان رہتے ہوا مین رہ نہ سکتے تھے کیونکہ انمین مٹی غالب ہے اور جس مرکب مین جو عنصر غالب ہوتا ہے وہ اوسمین رہتا ہے یہ لامحالہ زمین پر رہتے اور زمین پر پانی ہوتا تو تنفس کس طرح کرتے اسلیے کہ تنفس ہوا سے ہے اور ہوا بوجہ پانی کے نہ پونہچتی اور تنفس بند ہوتا تو حیات انکی نہوتی اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر عنصر ایک دوسرے کو ہر چار طرف سے گھیرے ہے مگر پانی کہ زمین کو ہر طرف سے محیط نہین ہے پانی دو طرح پر ہے میٹھا اور کھاری اور ہر ایک قسم مین طرح طرح کے فائدے ہین بیان کھاری پانی کا

شوریت اوسکی بسبب ملنے اجزاے ارضی کے ہی کہ گرمی آفتاب سے جلکر شور ہوگئی اور حکمت سمندر کے پانی کے شور ہونے
مین یہ ہی کہ اگر پانی اوسکا شیرین ہوتا تو چند روز مین متعفن ہو جاتا کس لیے کہ جب میٹھا پانی چند روز ٹھہرا رہتا ہی اور گرمی آفتاب کی
اوسمین اثر کرتی ہی بسبب طول مکث اور تاثیر آفتاب کے متعفن اور بدبودار ہو جاتا ہی اور جب سمندر کا پانی متعفن ہوتا عفونت
اوسکی بذریعہ ہوا کے تمام اطراف زمین مین پہونچتی ہی اور وہ عفونت ہوا کو فاسد اور خراب کر دیتی ہی اور اوس سے طرح
طرحکی بیماریان وبائی مثل ہیضہ اور طاعون اور تپ وغیرہ کے عالم مین موجود رہتی کہ حیات حیوان کی دشوار ہو جاتی بلکہ
کوئی حیوان عالم مین زندہ نرہتا لہذا حکمت آلہی یون جاری ہوئی کہ سمندر کے پانی کو شور کر دیا کہ یہ فسادات دور رہین اور
منجملہ فوائد آب شور کے پیدا ہونا موتی عنبر مونگے کا ہی اور سوا اسکے اور چیزین دریا سے آتی ہین کہ ذکر اونکا عجائبات دریا
مین عنقریب آتا ہی انشاء اللہ تعالی **بیان شیرین پانی کا** عظیم تر اوسکا ایک یہ فائدہ ہی کہ حیوان اوسکو پیتے ہین اور
بقا اونکے حیات کی اوسی پر موقوف ہی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ یعنی پانی سے ہمنے کل شی زندہ کی اور جناب باری
نے اوسمین ایک قوت اور اثر عطا فرمایا ہی کہ جو کوئی چیز ذی طعم یعنی مزہ دار یا رنگین اوسمین ملتی ہی صاف رنگ اور مزہ اوسکا
لے لیتا ہی اور اوسی رنگ و مزہ پر خود ہو جاتا ہی اور خود اوسمین نکوئی رنگ ہی نہ مزہ اور چونکہ حاجت پانی کی مخلوق کو از بس ہی
حتی کہ حیات حیوانات اور نباتات کی اوسی پر موقوف ہی جناب باری نے اوسکو بکمال الطاف کثیر المقدار متعدد جگہون مین
پیدا کیا کہ کسیکو اوسکا حاصل کرنا دشوار نہو اور اہتمام بلیغ کی حاجت نپڑے یہانتک کہ تمام روے زمین پر نہرین اور
چشمے جاری کر دیے تاکہ پانی کثرت سے ہو جاے اور ایک دوسرے سے اوسکے لینے مین عداوت اور دشمنی نکرے
جیسا کہ اکثر خشک سالی مین واقع ہو جاتا ہی اور جناب باری نے جو جو چیزین قسم ماکولات اور مشروبات پیدا کی ہین ہر ایک چیز
مین ایک نوع کی ضرورت اصلاح کی ہوتی ہی اور بدون اصلاح کے استعمال مین نہین آتی ہین مگر پانی کہ اسمین کسیطرح
اصلاح کی ضرورت نہین پڑتی ہی اور یونہین مستعمل ہوتا ہی اگرچہ آب شیرین کا آب شور سے بطریق تقطیر اور تبخیر کے
حاصل ہونا ممکن تھا یعنی جسوقت کھاری پانیکو تقطیر کرتے آب شیرین حاصل ہو جاتا مگر غور کیجیے کہ کسقدر مشقت اور
محنت تھی لہذا جناب باری نے عین عنایت اور رحمت سے اوس مشقت کو ہمسے دور کر دیا یعنی آفتاب کو مسلط کیا کہ
اوسکی تاثیر سے ابخرے دریا سے بلند ہوئے اور ہوا کو حکم کیا کہ اون ابخرون کو لیکر جہان جہان ضرورت ہو لیجا کر مینہ برسا دے
اور اوسی پانی کو غارون اور پہاڑون مین ذخیرہ اور امانت جمع کر کے تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت چشمون اور نہرون مین
جاری کر دیا جب مدت سال مین وہ پانی قریب تمامی کے ہوا پھر بدستور آفتاب اور ہوا کو مسلط فرمایا اور مثل سال
گذشتہ کے انتظام جاری فرمایا فسبحانہ ما اعظم شانہ یعنی پاک ہی اللہ اور بڑی شان ہی اوسکی **فصل زمین کے
ایک جانب دریا سے کھلی ہونے کے بیان مین** ہر چند کہ مقتضاے امر طبعی کا یہ تھا کہ کرہ پانی کا ہر چہار
طرف سے محیط کرہ زمین کا ہوتا لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہ تمام حکمتین غریب اور صنعتین عجیب کہ جناب باری پردہ عدم

سے تختۂ ظہور پر لا یا ہی باطل ہو جاتین اور خلقت حیوانات اور نباتات اور معادن بلکہ جملہ نظام عالم برہم و درہم ہو جاتا
لہذا حکمت جناب باری کی مقتضی اسکی ہوئی کہ پانی کو زمین سے ایک طرف کر دیا اور دوسری طرف زمین کھلی رکھی تا کہ وہ
مسکن حیوانات اور منبت نباتات اور مظہر عجائبات صنع الٰہی کا ہی چنانچہ اسیواسطے اولًا مرکز دائرۂ جرم آفتاب کا
مخالف مرکز زمین کے پیدا کیا تا کہ آفتاب زمین سے ایک جانب دور رہے اور ایک طرف نزدیک بعدہ جو جانب زمین
کہ آفتاب سے قریب تھا اوسکو قرارگاہ اور منبت ثانی کا بنایا اور دوسری طرف کہ آفتاب سے دور رہے اوسکو خشک
اور کھلا رکھا اور سرا سمین یہی کہ پانی کا دستور ہی کہ جب گرم ہوتا ہی نہایت لطافت اور رقت سے جسطرف نشیب پاتا ہے
بہجاتا ہی پس جو جانب کہ آفتاب سے قریب ہے جب پانی وہان کا گرمی آفتاب سے گرم ہوا بہکر نشیب کی طرف
متوجہ ہوا اور جب بہکر ایک طرف متوجہ ہوا لا محالہ دوسری جانب کہ جدھر سے پانی بہا ہے وہ خشک ہو جائیگا اور وہ
جانب کہ آفتاب سے نزدیک ہی دکھن ہی اور دوسری جانب کہ دور ہی اوتر ہے لہذا دکھن کی جانب پانی اور دریا واقع
ہین اور اوتر کی طرف خشکی اور یہ جو دریا اوتر کی طرف واقع ہین یہ سب منتفعات ہین کہ زمین پر جاری ہین اور ایک
دوسرے سے ملے ہین خواہ زمین کے اوپر یا اندر زمین کے اور انکے درمیان مین اکثر پہاڑ اور جزیرہ چھوٹے بڑے واقع
ہین کوئی آباد ہی کوئی ویران کسی مین آدمی ہین کہ وہان کھیتی ہوتی ہی اور گاؤن قصبہ شہر آباد ہین سلطنتین قائم ہین
کسی مین جنگل اور بیابان اور پہاڑ ہین کہ وہان درندے رہتے ہین اور طرح طرح کے جانور جیسے بکری گائے اونٹ کہ تعداد
اور گنتی اونکی سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہی اور پھر ان جزیرون مین بھی دریا ہین کوئی چھوٹا کوئی بڑا کوئی کھاری کوئی میٹھا اور
اونمین عجیب عجیب صورتون کے جانور ہین جیسا کہ بیان ان جزائر کا بھی آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **فصل ۲ عجائبات**
دریا کے بیان مین عجائبات دریا بہت ہین ہیجان یعنی جوش مارنا دریا کا بلند ہونا پانی کا اور مد اور جزر کا ہونا کہ جسکو ہندی مین
جوار بھاٹا کہتے ہین یا بعضے وقت مقررہ پر بڑھنا جیسا کہ فصول اربعہ یا مہینون کی ابتدا اور انتہا مین یا بعضے رات
دن کی ساعتون مین ہوا کرتا ہی چنانچہ ہر ایک کا مفصل بیان ہوتا ہی پانی کے بلند ہونے کا سبب تو حکمانے یہ لکھا ہے
کہ جب گرمی آفتاب کی پانی مین اثر کرتی ہی پانی مین لطافت آجاتی ہی اور کچھ اجزا اوسکے تحلیل ہوکر متخلخل ہو جاتے ہین
اور قاعدہ ہی جب جسم لطیف رقیق مین تخلخل ہو گا حجم اوسکا بڑھ جائے گا الغرض بوجہ تخلخل حجم پانی چارون طرف
یعنی پورب پچھم اوتر دکھن مین بڑھ جائیگا اوسی کو پانی کا بلند ہونا کہتے ہین چنانچہ مثال اوسکی جو پانی کہ آگ پر گرم کیا جاتا
خوب ظاہر ہی اور اسی وقت مین ہوا بھی مختلف دریا کے کنارے چلتی ہے آورمد اور جزر دریا کا طلوع وغروب قمر سے
متعلق ہی اور ہر ایک دریا مین ہوتا بھی نہین سکتے ہین کہ جب دریا کے قعر مین پتھر سخت ہوتے ہین اور چاند اوسی دریا کے
سطح مقابل پہونچتا ہے شعاع اوسکی اون پتھرون تک پہونچتی ہی اور وہان سے پھر ٹھوکر کھاکے وہ شعاع پلٹتی ہے
اس آمد و رفت مین شعاع کے پانی گرم ہو جاتا ہی اور لطافت پیدا کرتا ہے اور بوجہ لطافت کے کچھ اجزا اوسکی تحلیل

اور فنا ہو جاتے ہین اور اوس سے تخلخل ہوتا ہی اور بسبب تخلخل کے حجم اوسکا کنارے کی طرف بڑھ جاتا ہی اور اسیکو مد کہتے ہین یہانتک چاند وسط آسمان کو طی کرے اوسوقت وہ جوش وخروش اوسکا ٹھہر جاتا ہی اور اسکو جزر کہتے ہین دریا پھر بدستور مجتمع ہو کر اپنی حالت پر آجاتا ہی تا آنکہ قمر افق غربی پر پونہچے پھر مد افق شرقی مین شروع ہوتا ہی یہانتک چاند وسط زمین کو طی کرے بعدہ جب وسط زمین کو طی کیا پانی جوش سے ٹھہر گیا اور جزر پیدا ہوا حتی کہ چاند افق شرقی مین پونہچتا ہی پھر مد افق غربی مین شروع ہوتا ہی الغرض اسیطرح ہمیشہ مد و جزر چلا جاتا ہی اور ہیجان یعنی جوش مارنا دریا کا مثل ہیجان اخلاط کے بدن انسان مین یعنی جسطرح آدمی کے بدن مین کبھی خون کبھی سودا کبھی صفرا کبھی بلغم جوش کرتا ہی اور پھر آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہی اسی طرح سے دریا بھی جوش کرتا ہی اور آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعبارت فصیح اسی طرف اشارہ فرمایا ہی ان الملک الموکل بالبحار یضع رجلہ فی البحر فیکون منہ المد ثم یرفع فیکون منہ الجزر یعنی تحقیق فرشتہ کہ دریاؤن پر متعین ہی جب قدم اپنا دریا مین رکھتا ہی دریا بڑھ جاتا ہی اور جب اوٹھا لیتا ہی دریا گھٹ جاتا ہی اور اب ہم یہان سے جو دریا کہ مشہور ہین اونکا بیان اور ایک دوسرے کی ملنے کی کیفیت اور ہر ہر دریا مین جو عجائبات اور جزائر واقع ہین اونکا ذکر شروع کرتے ہین واللہ الموفق بالصواب **بحر محیط** یہ دریا ایسا عظیم ہی کہ آج تک کسی شخص کو اوسکا کنارہ معلوم نہین ہوا اور جتنے دریا کہ روے زمین پر ہین سب اسی سے پیدا ہین اور تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوے ہی اسیوجہ سے اسکو محیط کہتے ہین اور حکماء یونان اپنی زبان مین اسکو اوقیانوس کہتے ہین حضرت کعب الاحبار فرماتے ہین کہ حق تعالی نے سات دریا پیدا کیے ہین **اول دریا** محیط ہی کہ کرۂ ارض کو اوسکو نیطس کہتے ہین اور دوسرا اوسکے بعد ہی اوسکو قبیس کہتے ہین اور تیسرا اوسکے بعد ہی اوسکو اصم کہتے ہین اور اسیطرح تیسرے کے بعد چوتھا اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چھٹا اور اوسکے بعد ساتوان واقع ہی اور چوتھے کا نام مظلم اور پانچوین کا ماس اور چھٹے کا ساکن اور ساتوین کا باکی اور یہ دریا سب دریاؤن کے بعد ہی اور ہر ایک دریا انمین سے دوسرے دریا کو محیط ہی اور ساتوان کل کو گھیرے ہی چنانچہ خود جناب باری ارشاد فرماتا ہی والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر درحقیقت دریاے عظیم یہ ہین کہ جنکی ابتدا اور انتہا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی اور یہ دریا جو روے زمین پر جاری ہین یہ اونکی نسبت خلیج یعنی نہرین ہین اور ان دریاؤن مین خلائق اور حیوانات اس کثرت سے ہین کہ تعداد اونکی سواے حق تعالی کے کسیکو معلوم نہین اور ابوریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ جو دریا کہ سرزمین مغرب مین بلاد اندلس کے کنارے واقع ہی بحر محیط وہی ہی اور اوسیکو یونانی اپنی زبان مین اوقیانوس کہتے ہین اوسکے کنارے تک البتہ انسان پونہچا ہی لیکن کوئی اوسمین جا نہین سکتا ہی کسیلیے کہ اوسکا کنارہ پیدا نہین ہی اور اوسمین سے ایک خلیج یعنی نہر ہی بلاد اندلس کے شمال کی جانب جاری ہوئی ہی کہ جسکو حکماء یونان نیطس کہتے ہین اور حکماء غیر یونان اوسکو بحر طرابزندہ کہتے ہین اور یہ نہر قلعہ قسطنطنیہ کے نیچے ہو کر نکل گئی ہی اور وہان پر عرض بھی اسکا کم ہو گیا اور آگے بڑھ کر دریاے شام سے ملی ہی بعدہ یہ دریا شمال کی طرف گیا ہی اور آگے بڑھکر بلاد صقالیہ کے برابر او راس سے ایک اور خلیج عظیم نکلا ہی زمین بلغار کے قریب کہ وہان مسلمان رہتے ہین اور وہ اسی خلیج کو نہر ورنگ کہتے ہین پھر وہ دریا منحرف ہو کر مشرق طرف جھکپڑا ہی اور اوسکے اور ملک ترک کے درمیان بہت زمین اور پہاڑ مجہول الکیفیت ویران خراب ایسے واقع

ہوے ہین کہ نہ کوئی اودھر جاتا ہی اور نہ کسیکو اوسکا حال معلوم ہی اسیطرح یہ دریا کنارے کنارے ملک چین کے ہوتا ہوا پورب چلا گیا ہی
اور اس دریا مین آبادی نہین ہی اور نہ اوس مین کوئی جاتا ہی اور اوس سے ایک اور خلیج عظیم نکلا کہ اوس سے بزرگتر کوئی خلیج نہین نکلا ہی اور یہ
دریا جس ملک مین گیا اوسی ملک کے نام سے مشہور ہوا پس اول زمین چین مین نکلا وہان دریاے چین نام ہوا بعدہ زمین ہند مین پونہچا
وہان دریاے ہند نام رکھا گیا اوسکے بعد اسی دریا سے دو خلیج اور بہت بڑے نکلے ہین کہ ایک کو دریاے فارس اور دوسرے کو دریاے قلزم
کہتے ہین یہ دریاے بربری ملگیا اور یہ دریاے بربر عدن سے سفالہ زنج کیطرف گیا ہی اور اوسمین بوجہ خوف واندیشہ نہ کوئی جہاز جاتا ہی نہ کشتی
اور وہان سے گذر کر جبال قمر تک کہ جہان سے نیل مصر نکلا ہی پونہچا ہے اور وہان سے ملک سودان مین ہوتا ہوا مغرب مین بلاد اندلس کے
قریب دریاے اوقیانوس مین ملگیا ہی اور اس دریا مین جزیرے بہت ہین کہ شمار اونکا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی
حتی کہ جو جزیرے ایسے ہین کہ وہان انسان آتے جاتے ہین وہ بھی بیشمار ہین یعنی بعض بیس کوس کے ہین اور بعضے سو کوس کے اور بعض
ہزار کوس کے اور ان مین جو جزیرے کہ مشہور ہین یہ ہین جزیرہ قبرس جزیرہ سامس جزیرہ اودے جزیرہ اودش جزیرہ صقلیہ
ساحل اس دریا پر واقع ہی اور جنوب کی طرف جزائر زنج جزیرہ سقوطری جزیرہ سراندیپ جزیرہ دہجان و سیلان و جزائر
رانج اور دریاے جزر دریاے محیط سے جدا ہی بلکہ کسی دریاے ملا نہین ہی حتی کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کہ ہین اسکے گرد پھرن
ممکن ہے اور جہان سے ابتدا سیر کی کرے وہین دورہ
کرکے پھر پونہچ جائیگا اور یہ شکل دریاے محیط کی ہے
اور جسقدر کہ زمین پانی سے کھلی ہے اور آباد سمرقندی نے
ایک حکایت عجیب اپنی کتاب مین لکھی ہے وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ سکندر ذوالقرنین کو منظور ہوا کہ اس دریاے محیط
کا کنارہ دریافت کرین ایک جہاز بہت بڑا تمام سامان
اور زاد راحلہ سے مرتب کرکے حکماے جلیل القدر
دور اندیش خرد پرور مقرر فرمائے کہ ایک سال
تمام اسی دریا مین ایک طرف مقرر کرکے سیر کرین غالب ہے



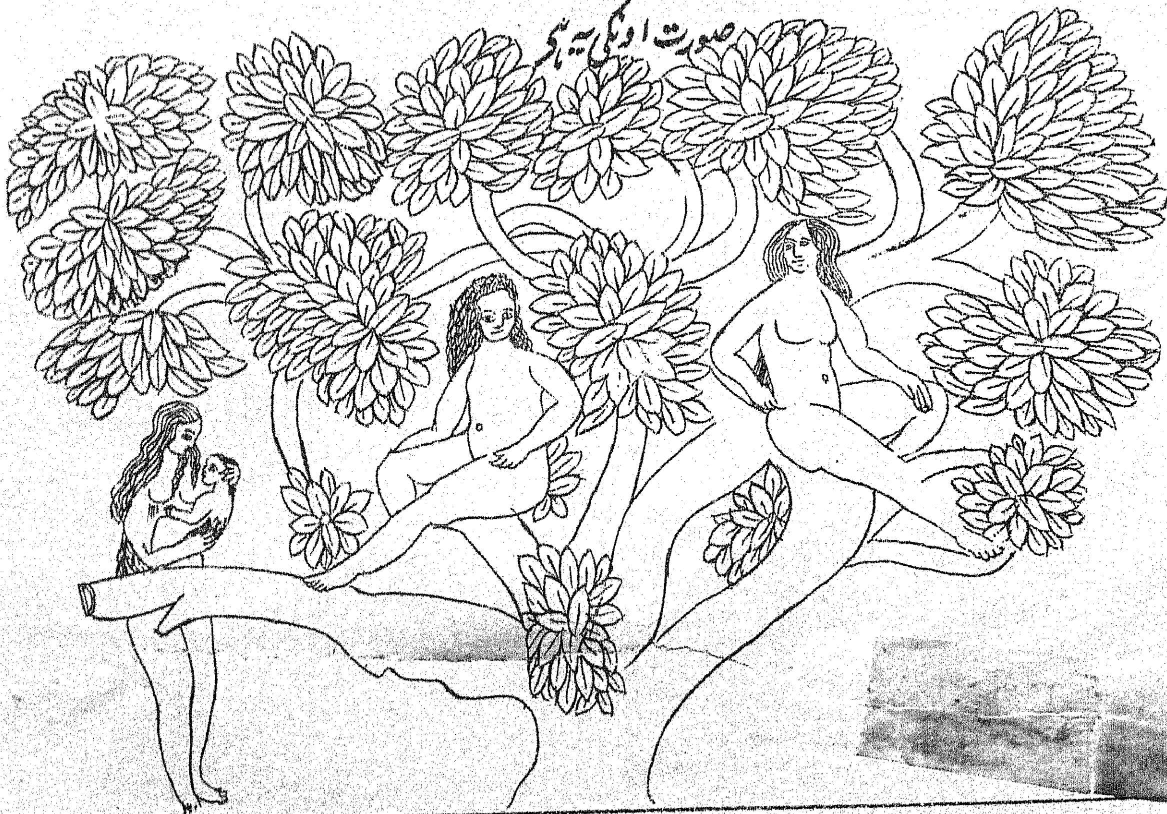
کہ گوہر مقصود ہاتھ آئے اور تمنا پوری ہو حسب ارشاد بادشاہ وہ جہاز روانہ ہوا سال تمام گذرا مگر ہنوز روز اول تھا نہ کنارہ پیدا ہوا
اور نہ ساحل ہرچند جاتے تھے سوا پانی اور سطح آبی کوئی چیز نہین دیکھتے تھے آخر الامر جو لوگ کہ اسی کام پر مقرر تھے گھبرائے اور
اور کثرت پانی سے صورت یاس دیکھکر آمادہ مراجعت ہوے بعضون نے تامل کیا اور تجویز یہ ہوئی کہ ایک مہینا اور طے کیجیے شاید
مدعا حاصل ہوجاے الغرض پھر روانہ ہوے تھوڑی راہ طے ہوئی تھی ایک جہاز سامنے سے ظاہر ہوا جب قریب آیا دیکھا کچھ لوگ
اوسپر سوار ہین مگر زبان اونکی سمجھ مین نہین آتی کہ اونسے ادراک حال ہو مشورہ یہ ٹھہرا کہ ایک مرد اپنے جہاز سے انکو دیجیے اور اوسکے

عوض اونسے ایک عورت لیکر کسیکے ساتھ عقد کر دیجیے کہ اوس سے اولاد پیدا ہو اور وہ عالم دونون زبان کا ہو اور یہان سے کیفیت پوچھکر بیان کرے آخر کار ایسا ہی کیا اور ریلپٹ پڑے جب اوس عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور باتین کرنے لگا اوسی کے ذریعے سے پوچھا کہ کہان سے آئی ہی اوسنے کہا کہ دریا کے اوس طرف سے پوچھا کیونکر کہا ہمارے بادشاہ نے ہمکو ادھر کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا پوچھا اودھر بھی آبادی اور ملک ہی کہا ادھر کے ملک سے بہت بڑا ملک ہی اور بادشاہ یہان کے بادشاہ سے ذی رتبہ تر اور خلق وہان کی یہان کی خلق سے زیادہ تر واللہ اعلم بصحتہ ذالک اور قدرت جناب باری سے کچھ بعید نہین ہی کہ ایسا ہو

دریاے چین دریاے چین بہت بڑا دریا ہی کہ عالم مین مثل اوسکے کوئی اور دریا نہین ہی اور مشرق سے شروع ہے اور دریاے قلزم سے ملتا ہوا دریاے مغرب مین ملگیا ہی اور یہ دریا بہت عمیق اور گہرا اور مواج ہی اور اسکو جوہر کند بھی کہتے ہین اور مثل دریاے فارس کے اسمین بھی مد وجزر ہوتا ہی یعنی جب ماہتاب افق مشرقی پر پونہچتا ہی دریا مین مد اور جوش شروع ہوتا ہی یہانتک کہ جب وسط السما کو طی کرکے افق مغربی کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسوقت سکون اور جزر پیدا ہوتا ہی پھر جب افق مغربی سے متصل ہوا پھر مد بدستور شروع ہوتا ہی تا آنکہ وسط الارض طی کرے اور جب وسط الارض طی کیا جزر ظاہر ہوا حتی کہ افق مشرقی پر پونہچتا ہی اور پھر حسب دستور مد شروع ہوتا ہی غرض اسیطرح ہمیشہ اوسمین مد اور جزر چلا جاتا ہی اور بعض حکمانے وجہ مد اور جزر کی یون لکھی ہی کہ زمین گول ہی اور پانی ہر طرف سے اوسکو محیط اور ماہتاب ہر شبانہ روز مین گرد اوسکے ایک دورہ تمام کرتا ہی پس جب قمر جس جگہ پر پونہچتا ہی وہ جگہ کہین کی نسبت افق مشرقی ہوتی ہی اور کسی جگہ کی نسبت افق مغربی کسی موضع کی نسبت وسط السما ہی اور کسی مقام کی نسبت وتد الارض لہذا کہین جزر ہوتا ہی اور کہین مد غرض اس سبب سے شبانہ روز مین ہر روز و شب حال دریا کا مختلف رہتا ہی حضرت کعب الاحبار سے روایت ہی کہ حضرت [illegible] علیہ السلام ایکبار چند لوگون کے ساتھ دریا مین سوار ہوے جب اس دریا مین پونہچے ذرا توقف کیا [illegible] یارون نے پوچھا کہ دریا مین آپ نے کیا دیکھا آپنے فرمایا کہ مجھے ایک پیشوا میرا فرشتہ ملا اوسنے کہا اے آدمی کہان جاتا ہی [illegible] اسکا عمق دریافت کرون کہ کتنا ہی اوسنے کہا کہ یہ محال ہی اور دو سو برس ہی حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے کہ تین سو برس گذری ہین کہ ایک شخص اسی کیفیت کے دریافت کرنے کے لیے اسمین آیا ہی برابر نیچے چلا جاتا ہی مگر ابتک انتہا کو نہین پونہچا اور ابوریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ جب دریاے چین جوش مین آتا ہی مچھلیان باہر آجاتی ہین اور جب وہ ساکن ہوتا ہی اوسکو ایک چڑیا کہ اوس ملک مین مشہور ہی اور ہمیشہ دریا مین رہتی ہی سوا پانی اور موج اور طوفان کے خشکی کا نام بھی نہین جانتی ہی خس و خاشاک کہ دریا مین جمع ہوتا ہی اوسپر انڈے دیتی ہی اور یہی وقت سکون دریا کا اوسکے انڈے دینے کا وقت ہی اور انھین دونون علامتون سے اوس ملک کے لوگ پہچان لیتے ہین کہ دریا اب جوش مین ہی یا ساکن اور اس دریا مین جسجگہ میٹھا پانی ہی وہان موتی پیدا ہوتا ہی اور اکثر بہت بڑا دانہ اور نفیس نکلتا ہی اور اسکے بعضے جزیرون مین سونا اور بعضون مین جواہر پیدا ہوتے ہین اور بعض جزیرون مین حیوانات عجیب الشکل رہتے ہین اور جزیرے اسمین اس کثرت سے ہین کہ کوئی اونکی گنتی اور شمار نہین جانتا ہی اور اسمین ایک مقام ایسا بڑا گرداب قیامت انگیز ہی کہ جو جہاز اوسمین پڑا کبھی سواے ملک عدم کے ساحل نجات پر نہ پونہچا

فصل ۳ جزائر دریاے چین کے بیان مین اس دریا مین جزائر اس کثرت سے ہین کہ شمار اونکا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہے بعضے اونمین مشہور ہین وہان انسان آتے جاتے ہین اور بعض غیر مشہور اونمین سے ایک جزیرہ ہی کہ اوسکو رائج کہتے ہین اور یہ جزیرہ بہت بڑا ہی کہ حدود اوسکے حدود چین سے لیکر حدود ہند سے ملگئے ہین محمد بن زکریا رازی کہتے ہین کہ اس جزیرے مین بادشاہ بھی ہی نام اوسکا مہراج ہی ہر روز دوسو من سونا کہ ہر من چھ سو درم کا ہوتا ہے اور ہر درم ساڑھے تین ماشے کا خراج مین آتا ہی اور بادشاہ اوسکی اینٹین بنواکر دریا مین ڈلوا دیتا ہی کہ وہی اوسکا خزانہ ہی آور ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ اس جزیرے مین ایک قوم رہتی ہی کہ صورت اونکی مثل صورت آدمی کے اور عادات اور اطوار اونکے مانند اطوار جانورون کے اور کلام اونکا سمجھ مین نہین آتا ہے ایک درخت سے دوسرے درخت پر کودتے ہین

صورت اونکی یہ ہی



آور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس جزیرے مین ایک قسم کی بلیان ہین کہ اونکے پر مثل چمگادڑ کے پر کے ہوتے ہین گوش سے اصل دم تک

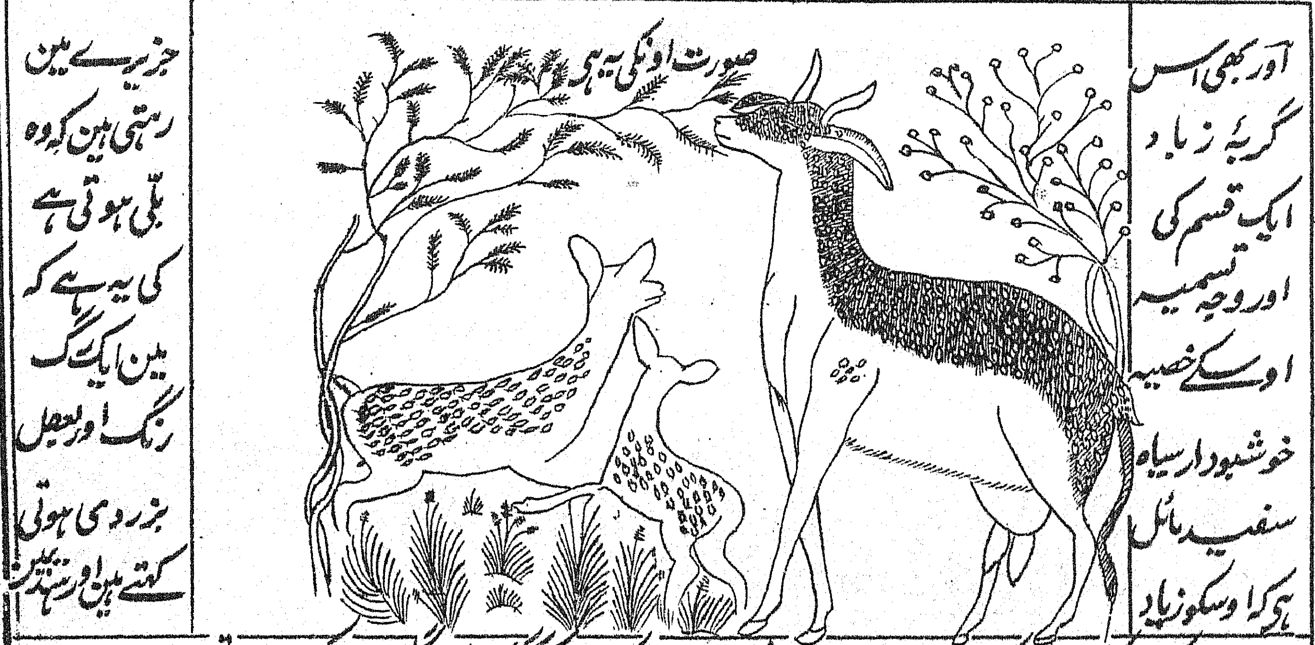
آور اسی جزیرے مین ہین پاڑھے کے برابر سفید نقطے جیسے ہوتے ہین ہرن کی اور گوشت

صورت اونکی یہہ ہے



ایک قسم کی بکریان ہوتی رنگ اونکے سرخ اور سپید پار طے کے اور دم اون کی دم سے مشابہ اون کا کھٹا

اور کبھی اس جزیرے مین
گربۂ زباد رہتی ہین کہ وہ
ایک قسم کی بلّی ہوتی ہے
اور وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ
اوسکے خصیہ مین ایک رگ
خوشبودار سیاہ رنگ اور بعض
سفید مائل بزردی ہوتی
ہی کہ اوسکو زباد کہتے ہین اور ہندمین



صورت اونکی یہ ہی

اوسکو مشک بلائی کہتے ہین اور صاحب غیاث نے لکھا ہے کہ گربۂ زباد جنگلی بلی کے برابر ہوتی ہے

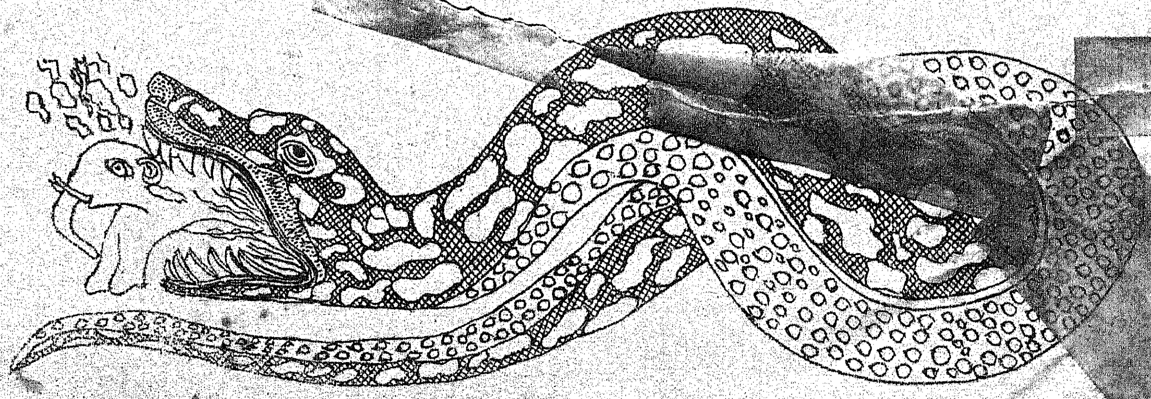
اور مصطلحات
مین ہے کہ شہری
بلّی سے کچھ بڑی
ہوتی ہے اور اس
جزیرے مین ایک



صورت اوسکی یہ ہے

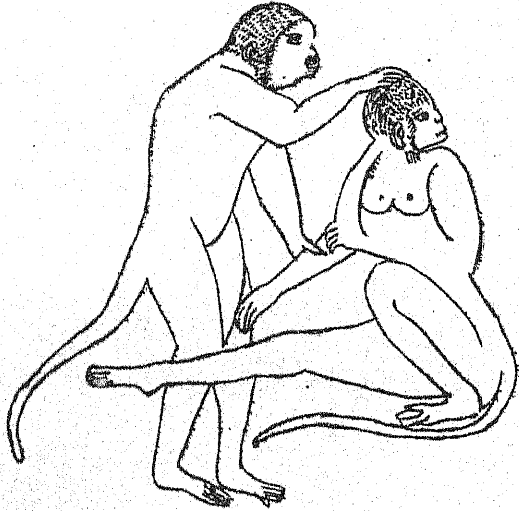
پہاڑ ہے کہ اوسکو نصبان کہتے ہین اوس پہاڑ مین بہت بڑے بڑے سانپ رہتے ہین کہ ہاتھی اور بھینس کھاجاتے ہین

اور صورت اوسکی یہ ہے



اور اسی جزیرے مین بندر رہین بہت بڑے بکریکے برابر ہوتے ہین سیاہ رنگ سفید سینہ اور بعض بھینس کے برابر

صورت اونکی یہہ ہی



اور زکریا بن یحیی خاقان نے لکہا ہے کہ مین نے جزیرۂ رائج مین ایک خلقت دیکھی آدمی کی صورت اور آدمی ہی کی طرح کہاتے پیتے ہین مگر مانند چڑیون کے اونکے بازو اور پر ہین کہ اونکے زور سے ایک درخت سے دوسرے درخت پر اوڑجاتی ہین اور آواز اونکی مانند آواز مرغ زرور کے ہی اور کلام اونکا سمجھ مین نہین آتا ہی اور کوئی سیاہ اور کوئی سفید کوئی سبز رنگ ہوتا ہے

صورت اونکی یہہ ہے



دیتی ہین سیاہ رنگ قد اونکا چار پانچ بالشت کا ہوتا ہی گویا کہ یہ لوگ حبشیان کوتاہ قد ہین کشتی دیکھتے ہی کشتی پر آتی ہین لیکن کسیکو ضرر نہین پہونچاتے ہین

صورت اونکی یہ ہی



اور بعض اونسے ایک گروہ ہی
کہ رنگ اونکا بھی سیاہ ہی اور
پانی مین اس طرح بسر کرتے
ہین کہ جیسے طیور مرغ ہوا پر سیر
کرتا ہے جب ہوا کشتیون
کے واسطے موافق چلتی
ہے او کشتیان دریا مین چلتی
ہین یہ لوگ بھی سیاحت
کرتے ہین اور اکثر عنبر لاکر
لوہے کے ساتھ بیچتے ہین لوہے
کہان لوگون کو محکوے کرتے
ہین اور تعداد انکی سواے
خدائے تعالی کے کوئی نہین جانتا ہی اور ایک قوم ہے سیاہ رنگ جب کشتی اونکے جزیرے کے قریب پوہنچتی ہی دریا جوش مین آتا ہی
اس علامت سے وہ معلوم کرتے ہین کہ کشتیان آتی ہین وہ اپنے جزیرے سے باہر آتے ہین اور کشتیون پر چڑھ آتے ہین سوداگر لوگ بیان
کرتے ہین کہ اس دریا مین ایک جانور ہے بصورت مرغ کے ایسا نورانی کہ چشم کو طاقت دیکھنے کی نہین جیسا کہ بوجہ نور کے

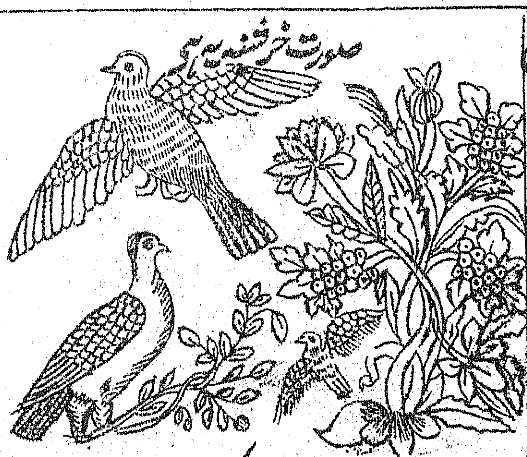
صورت مرغ کی یہ ہی



آفتاب مین نظر کرنا دشوار ہے پس جب
وہ جانور کشتی پر آکر بیٹھتا ہے جوش و خطر
دریا کا موقوف ہوتا ہی اور پھر وہ مرغ غائب
ہو جاتا ہے نہین معلوم ہوتا کہ کہان گیا ہے
اور پیدا ہونا اوس جانور کا دلیل سلامتی و نجات
کی ہے اور ایک طائر ہوتا ہے کہ اوسکو خرشنہ
کہتے ہین قدر قامت مین کبوتر سے بڑا ہی تحفۃ الغرائب
مین لکھا ہی کہ جب وہ اڑتا ہے ایک جانور اور آتا ہے کہ
اوسکو کرکتے بروزہ بھی خرشنہ کے برابر اوڑا

گر یا ہی رہتا ہے تک کہ خرشنہ پر اپنے گراتا ہے گر کر اون پرون کو کھاتا ہے اور خرشنہ پر نہین گراتا ہے مگر اوڑتے ہین اور ایک جانور

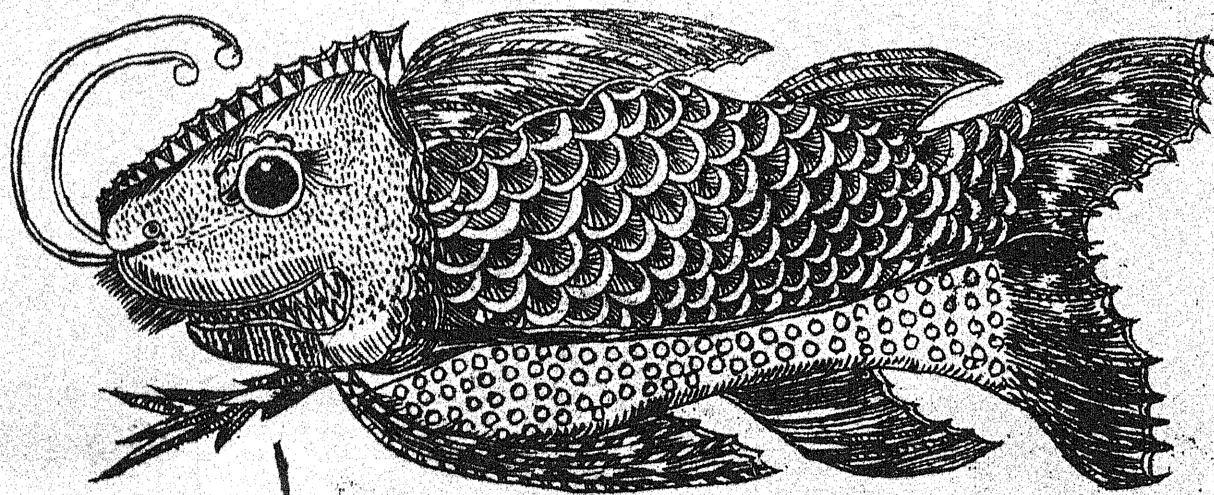
چوپایہ ہوتا ہے کہتے ہین شکل
ہین مثل سور کے اوسکو
وقت معین پر نکلتا ہے لوگ
ناف مین ایک خون ہوتا ہے
اوس مقام مین اوسکی خوشبو
مقام مین اوسکو بیجاتی ہین
اور ایک مچھلی ہے قریب
درازی اوسکی دوسو گز سے
ہین کہ وہ مچھلی قریب آئی
بجاتے ہین اور پتھر پھینکتے
گریز کرے اور جب وہ
کشتی کی طرح معلوم


صورت خرشنہ یہ ہے

ہرن سے کے اور اوسکے دو دانت
دابۃ المشک کہتے ہین ہر سال
اوسکو شکار کرتے ہین اور اوسکی
اوسیکو مشک کہتے ہین الا
ظاہر نہین ہوتی جب دوسرے
اوس سے خوشبو پیدا ہوتی ہے
جزیرۂ واق واق کے
نزدیک ہے جب لوگ جاتے
غل کرتے ہین اور ڈھول
ہین تاکہ وہ مچھلی اوس مقام سے
مچھلی بازو کھولتی ہے بادبان
ہوتے ہین اور ایک


صورت دابۃ المشک یہ ہے

صورت اوسکی یہ ہے

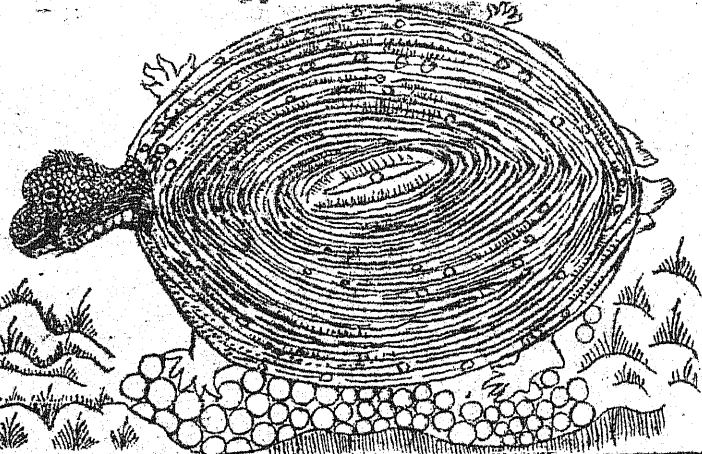


مچھلی اس دریا مین کہ درازی اوسکی دو سو گز کی ہے اور وہ ایک مرتبہ مین ہزار بچہ دیتا ہے اور یہ بھی نزدیک جزیرۂ واق واق کی رہتا ہے

اور اس دریا
قسم کی
کراوسکو
کہتے ہین
مچھلی کو
ہین اسکا
رنگ خراب

ہین ایک
مچھلی ہے
سیلان
جب اس
شکار کرتے
گوشت دو
نہین ہوتا ہی

صورت کچھوے کی یہ ہی

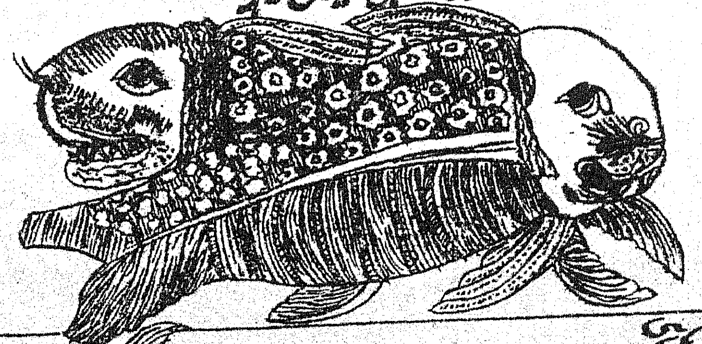


صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ اگر اسکے پکانے مین سر دیگ کو بند نکرین تو وقت گرم ہونے دیگ کے یہ کود کر بھاگ جاتی اور کسی سوراخ مین چھپ جاتی ہے مثل چوہے کے

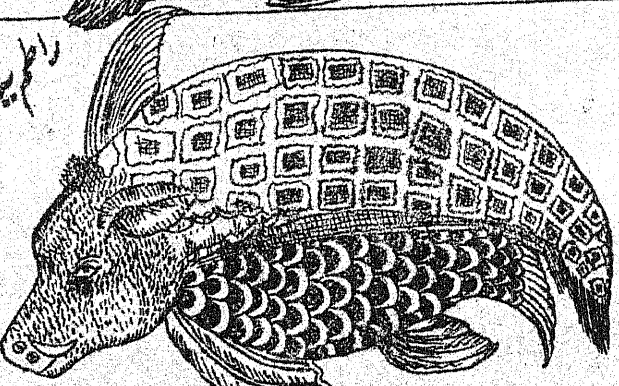
اور بھی ایک مچھلی ہی کہ
منہ اوسکا مانند منہ
بدن پر پوست مثل
بلکہ وہ مثل ایک پارہ
اوسکی مثل فرج عورتون
ایک قسم کا بچھو ہی
بمقدار ایک گز کے
کم نہین ہوتا جب
ہی فی الحال مثل پتھر
پیس کے سرمہ بناتی ہین
اور بھی ایک سانپ ہی
کہتے ہین دریا سے نکلکر
توالد کرتا ہی بعد ازان
یا پتھر پر بیٹھا ہی تاکہ
جبکو کھایا ہی ٹوٹ
آواز اونکے
مسموع ہوتی ہی

اوسکو راطم کہتے ہین
سور کے ہی اور اوسکے
مچھلیون کے نہین ہی
گوشت کے ہی اور فرج
کے ہی اور منجملہ اوسکی
اکثر درازی اوسکی
ہی اور ایک بالشت سے
پانی سے خشکی مین آیا
کی ہو جاتا ہی اوسکو
حکایت مشہور ہی
کہ اوسکو حیات عظام
ہاتھی اور بھینس وغیرہ کو
اپنے تئین کسی درخت
ہڈیان اوس حیوان کی
جاوین چنانچہ
ٹوٹنے کی
اور خواص اس دریا سے

صورت ماہی سیلان یہ ہی



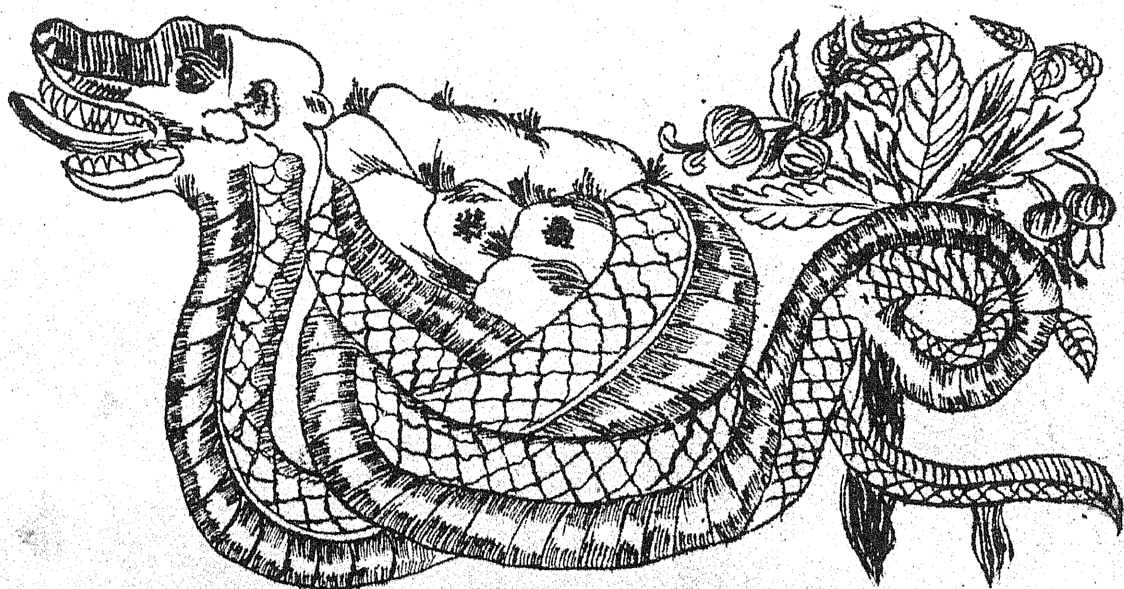
صورت ماہی راطم یہ ہی



صورت بچھو کی یہ ہی



صورت سانپ عظام کی ہے



یہ ہے کہ موتی اور جواہرات نکلتے ہین اور حیوانات عجیبۃ الاشکال اور مختلفۃ المقدار پیدا ہوتے ہین چنانچہ مقدار بعض کا دسو گز اور بعض کا
دسو بالشت ہوتا ہے اور بعض حیوان بعض کو کھا جاتے ہین اور اوس دریا مین ایک گرداب ہے کہ وہان سے کشتی کو نجات دشوار ہوتی ہے
ملاح اوس مقام کو جانتے ہین اور وہان سے گریز کرتے ہین چنانچہ ایک حکایت کسی تاجر کی منقول ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک
مرتبہ دریا مین کشتی پر سوار جاتا تھا ناگاہ ہواے تیز و تند چلی اور کشتی منزل مقصود سے برطرف ہوگئی معلم کشتی باوجودیکہ
نابینا تھا الا اپنے فن مین کامل تھا ہمیشہ اپنے ساتھ کشتی مین بہت سی رسیان رکھتا تھا سوداگر لوگ اوس سے کہا کرتے
کہ اگر عوض ان رسیون کے مال و اسباب ہوتا تو فائدہ زیادہ ہوتا مگر معلم کبھی اونکے کلام پر خیال نکرتا پس جب وہ ہواے
تیز و تند چلی اور کشتی مقصود سے برطرف پڑی ہر بار معلم سوداگرون سے کہتا تھا کہ کیا دیکھتے ہو وہ لوگ بیان کرتے تھے
کہ ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ اون لوگون نے بیان کیا کہ مرغ سیاہ معلوم ہوتے ہین کہ پانی کے اوپر پھرتے ہین معلم
فریاد برلایا اور ہاتھ سر پر مارے اور کہا ای قوم ہلاک ہوا چاہتے ہین ہم سب تھوڑے زمانہ مین اسی گفتگو مین تھے کہ کسی
گرداب مین جا پڑے اوسوقت تحقیق ہوا کہ جنکو ہم مرغ سیاہ سمجھتے تھے وہ کشتیان تھین کہ گرداب مین پڑی ہوئی تھین اور
اہل کشتی مرگئے تھے ناقل لکھتا ہے کہ جب مین نے یہ حالت دیکھی امید زندگی کی منقطع ہوئی اوسوقت معلم نے کہا کہ اگر نصف
مال کہ جو کشتی مین ہے مجکو دو تو مین کوئی تدبیر کرون شاید کہ اس گرداب سے نجات ملے سب اہل کشتی اسپر راضی ہوے اوس
معلم کے ساتھ چند قرابے کسی روغن کے تھے اونکو رسی مین باندھکر دریا مین لٹکا دیا اوس روغن کی بو سے قرابون کے
گرد اسقدر مچھلیان جمع ہوئین کہ حصر اونکا دشوار تھا بعد ازان بموجب حکم معلم کے ارباب کشتی نے اون مردون کو کہ کشتیون مین

تھے ٹکڑے کٹواکر سیبون مین بند ھواکر دریا مین ڈالے اور رسی کو کشتی مین باندھ دیا جب وہ مچھلیان اون ٹکڑون کو کہ رسی مین
بندھے تھے نگل گئین پس معلم نے حکم دیا کہ غل مچاؤ اور ڈھول بجاؤ یہانتک کہ کشتی کو حرکت ہوئی اور اسیطرح شور و غل مچایا
کہ کشتی گرداب سے نکل گئی پس معلم نے حکم دیا کہ ان سیونکو کاٹ دو چنانچہ ہمنے رسیونکو کاٹ دیا اور اوس گرداب سے نجات پائی
بحر الہند یہ دریا بزرگترین دریاؤن کا ہی بحر محیط سے ملا ہی لیکن بسبب وسعت مقام اتصال کے نہین معلوم ہوتا ہی کہ کس مقام پر
بحرین ملاقی ہین جزائر اسکی خارج از شمار ہین اور کیفیت اتصال اس بحر کی ساتھ بحر محیط کے برخلاف کیفیت بحر مغرب کے ہے اسلیے
کہ اتصال بحر مغرب کا ساتھ بحر محیط کے ظاہر اور اس بحر سے دو خلیج بزرگ نکلے ہین بحر فارس اور بحر قلزم بحر فارس اوس سے جدا ہوکے
مائل اوتر کیطرف اور بحر زنگ اوس سے جدا ہوکے مائل دکھن کی جانب ہی ابن الفقیہ نے کہا ہی کہ بحر ہند خلاف ہی بحر فارس کے اسواسطے
کہ جب آفتاب برج حوت مین پہونچتا ہی رات و دن دونو قریب استوا کے ہوتے ہین اس بحر مین تاریکی ہوتی ہی اور موجین بہت
اوٹھتی ہین اور کوئی اون روزون مین سفر نہین کرتا ہی اور اسیطرح رہتا ہی جبتک آفتاب نزدیک ہوتا ہی استواء خریفی یعنی اول
میزان کے اور اون اوقات سے وہ وقت زیادہ تر سخت ہوتا ہی کہ آفتاب برج جوزا مین پہونچتا ہی اور جب آفتاب برج سنبلہ مین
پہونچتا ہی تاریکی دور ہوتی ہی اور موجین کم ہوتی ہین اور لوگ سفر کرتے ہین یہانتک کہ آفتاب برج حوت مین آوے اور بہترین
اوقات وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج قوس مین آوے اور عجائب اس بحر کے بہت ہین مثل جزائر اور حیوانات کے بعض
اونسے مذکور ہین **فصل** جزائر بحر ہند کے بیان مین حکیم بطلیموس نے کہا ہی کہ بحر ہند مین اسقدر جزائر ہین کہ اگر شمار کیے جاوین
زائد بیس ہزار سے ہون اور مخلوقات اون جزائر کی شمار سوائے باری تعالی عز اسمہ کے کوئی نہین جانتا ہی اون جزیرون سے بعض وہ ہین
کہ کوئی آدمی وہان نہین پہونچا لیکن جزائر مشہورہ کہ اہل بلاد ہمارے وہان تک پہونچے ہین بعض اونسے مذکور ہین منجملہ ان جزائر کے
جزیرہ برطائیل ہی اور یہ جزیرہ قریب ہے جزیرہ رانج سے ابن الفقیہ نے کہا ہے کہ اس جزیرے مین ایک قوم ہی کہ منہ
اونکے مثل ماہ درخشندہ یا مانند سپر چراق کے اور بال اونکے مثل دم اسپ کے ہین اور اس جزیرے مین کرگدن پیدا ہوتا ہی اور اس
جزیرے مین پہاڑ ہین کہ شب کے وقت وہان سے آواز دف اور طبل اور چنگ کی مسموع ہوتی ہے اور کبھی آواز ہاے کریہ منکر
بحری لوگ کہتے ہین کہ دجال اسی جزیرے مین ہی اور یہان سے خروج کریگا اور قرنفل یعنی لونگ اس جزیرے مین پیدا ہوتی
ہی سوداگر وہان پہونچتے ہین اسباب سوداگری کنارے رکھتے ہین اور کشتی پر سوار رہتے ہین ساکنان اوسی
جزیرے کے کنارے […] ہین اور پہلوے ہر اسباب مین لونگ رکھکر چلے جاتے ہین صبح کو تجار آتے ہین جو راضی ہوتا ہی
لونگ لیجاتا ہی اور اپنا اسباب چھوڑ جاتا ہی اور جو نہین راضی ہوتا ہے اپنا اسباب اور لونگ دونون چیزون کو وہانہی
چھوڑ دیتا ہی یہانتک کہ دوسری شب کو وہ لوگ پھر آتے ہین اور کچھ لونگ زیادہ کر دیتے ہین اگر کوئی لونگ اور اپنا اسباب دونون لیجانیکا
ارادہ کرتا ہی کشتی ساکن ہوتی ہی یہانتک کہ وہ شخص اپنا اسباب لونگ وہان پر چھوڑ دے اور اگر اس لونگ کو کوئی شخص اوس وقت مین
کہا دی کہ جب تازی ہو تو اوس شخص مین پیری نہ اثر کرے اور بال اوسکے سفید ہوون

حکایت ہے کہ ایک
تھا اوسنے بیان کیا کہ
ایک قوم کو دیکھا مرد
اور بال اونکے بہت [illegible]
اور [illegible] عورتون کی
نظر سے [illegible] ہو گئے
وہان آئے ایک
پائی معلوم [illegible] سبب
[illegible] بات کے
[illegible] لونگ
اور اس
ایک درخت
الوف کہتے
اوس
لباس
اور پھل غذا
جزیرے
ہی گینگٹے
اوسکو
اور وہ گینگٹے
سی باہر آتے
پتھر ہو جاتے ہین
اور یہ سرمے
بہت نافع

صورت اون لوگون کی جو لونگ بیچتے ہین یہ ہے



صورت اونکی یہ ہے



تاجر اس جزیرے مین گیا
مین نے اس جزیرے مین
بصورت ترکون کی زرد رنگ
اور کان پھٹے ہوے
جو نظر میری اون پر پڑی
بعد اوسکے تاجر لوگ
مدت تک لونگ نہین
اوسکا یہ تھا کہ انکو دیکھا
اپنی عادت مالوف پر آگئی
لانے لگے
جزیرے مین
ہے کہ اوسکو
ہین سیتے
درخت کے
اونکا ہے
اور اس
مین ایک قسم
کی کہ وہ قوم
کھاتی ہے
جب [illegible] انی
ہین فی الحال
اور وہ پتھر
ہی اور آنکھ کو
ہے اور غذا

اس قوم کی لونگ ہی اور ناریل اور کیلہ اور ماہی

صورت درخت الوف یہ ہے



اور بعض ونعین جزائر سے جزیرۃ السلاط ہے اسمین درخت صندل اور کافور اور سنبل اوگتا ہے اور اس جزیرے
مین مچھلیان ہین کہ دریا سے نکل کر درختون پر جاتی ہین اور اوسکے پھلون کو کھاتی ہین اور اوسکو کھاکر مست ہو جاتی
ہین اور درخت سے گر پڑتی ہین آدمی آتے ہین اور اونکو شکار کرتے ہین اور کھاتے ہین

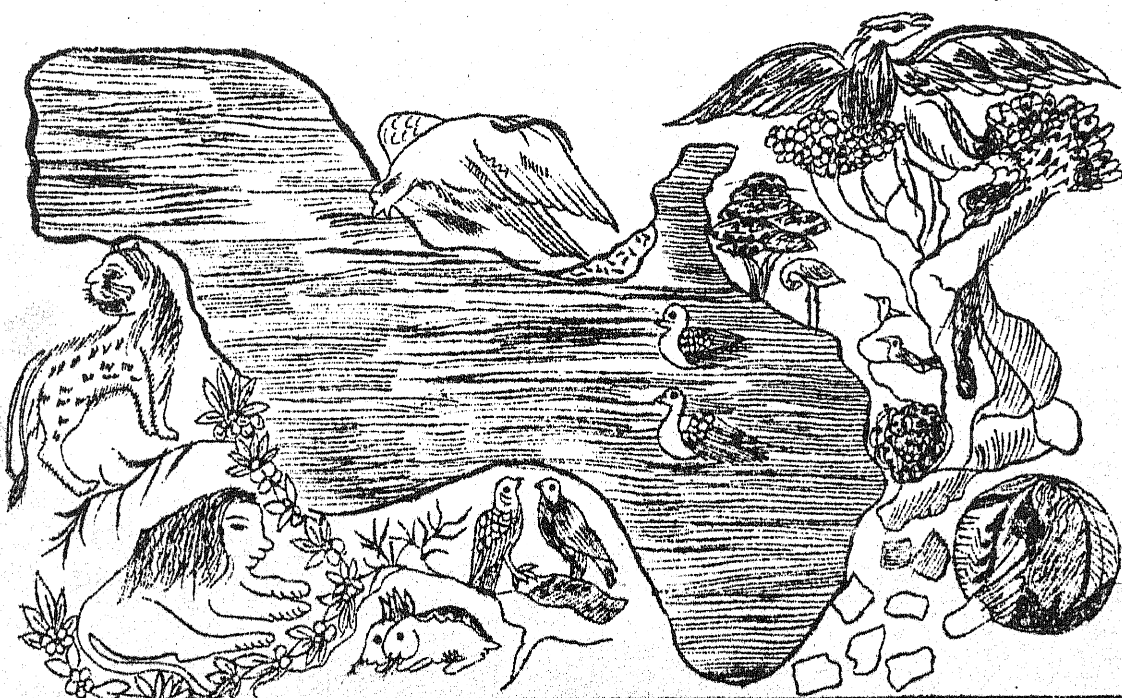
صورت اوسکی یہ ہے



صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ اس جزیرے مین ایک چشمہ ہے کہ پانی اوسکا جوش کرتا ہی اور قریب اوسکے ایک سوراخ
ہی کہ پانی اوسمین جاتا ہی جو کچھ کہ رشاشات یعنی ریزش سے اوسکے کنارے پر رہجاتا ہی وہ پتھر ہو جاتا ہے جسقدر کہ ڈنکو

رشاشات سے رہتا ہی سنگ سفید ہوتا ہی اور جسقدر کہ رشاشات شب سے رہجاتا ہے سنگ سیاہ ہوتا ہے

صورت چشمہ یہ ہے



اور بعض اونھین جزائر سے جزیرۃ القصر ہے اس جزیرے مین ایک قصر ہے سپید دور سے نمودار ہوتا ہی اہل کشتی جو اوسکو دور سے دیکھتے ہین خوش ہوتے ہین اسلیے کہ دیکھنا اوسکا دلیل سلامتی کی ہی اور کوئی نہین جانتا ہی کہ اس قصر مین کون ہی اور وہ قصر نہایت بلند اور کہتے ہین کہ اوس قصر مین مردے ہین اور ہڈیان مردون کی کہتے ہین کہ ایک بادشاہ عجم سے اوس جزیرے مین پونہچکر اندر قصر کے مع تمام خدام اور حشم کے داخل ہوا اعضا اوسکے حرکت سے باز رہے اور خواب و بیہوشی غالب ہوا باہر نکلنے کی طاقت نہ پائی بعضون نے اونسے تعجیل کی پھر آئے اور باقی ہلاک ہوئے جو لوگ پھر آئے تھے اون لوگون نے



صورت جزیرۃ القصر یہ ہی

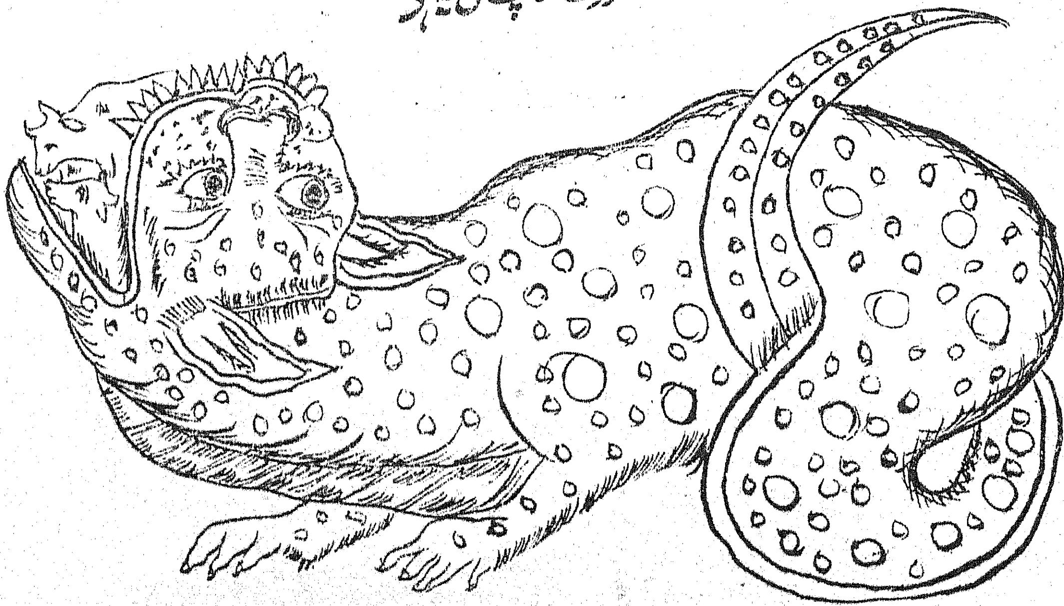
بیان کیا کہ اس قصر مین مردے اور ہڈیان ہین حکایت ہی کہ سکندر ذوالقرنین بعض جزائر مین وارد ہوا ایک قوم کو دیکھا کہ بدن اونکا مانند بدن آدمیون کے اور سر اونکے مثل سر کتون کے اور دانت اونکے منھ سے باہر نکلے ہوے مثل سور کے اور منھ سے آگ نکلتی ہی ذوالقرنین کے ساتھ لڑائی کرتے تھے اور ہمراہیان ذوالقرنین نے ایک قصر روشن دیکھا صاف زیادہ

بلور سے اور یہ قوم اوسی مکان سے آتی تھی ذوالقرنین نے چاہا کہ اوس جزیرے مین اوترے بہرام حکیم ہندی نے منع کیا اور کہا جو کہ یہان اوترتا ہی خواب اور غشی اوسپر طاری ہوتی ہی اور رہائی یہان سے مشکل ہوتی ہے اور یہ قوم اوسپر غالب آتی ہی اور بعض اونھین جزائر سے جزیرۃ الثلث ہی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ تین جزیرے ہین ایک جزیرے مین تمام رات بجلی چمکتی ہی اور دوسرے مین ہوا سخت چلتی ہی اور تیسرے مین پانی برستا ہی یہ صورت وہان ہمیشہ رہتی ہی اور منجملہ اون جزائر کے جزیرۃ الکالوس ہی ساکنان اس جزیرے کے ننگے رہتے ہین اور طعام انکا مچھلی اور کیلہ اور نارجیل ہی اور مال انکا لوہا اہل کشتی سے معاملہ کرتے ہین منجملہ اون جزائر کے جزیرۂ جابہ ہے اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی تمام رات اوسی پہاڑ پر آتش عظیم دکھلائی دیتی ہی اور ونکو بوجہ دھوئین کے کوئی شخص اوسکے نزدیک نہین جاسکتا اور اس جزیرے مین ایک قوم ہی بصورت آدمی کے سرخ رنگ مائل بہ تیرگی منھ اوسکے سینہ پر ہین اور گردن نہین رکھتے ہین اور وہان ناریل اور عود اور گنا اور کیلہ پیدا ہوتا ہی اور منجملہ اون جزائر کے جزیرۃ السّین ہی یہ جزیرہ نہایت بزرگ اور آباد ہے اوسمین بہت شہر اور قلعہ ہین اور خلقت بہت ہے اور پہاڑ اور درخت کثرت سے ہین اور زراعت بہت ہوتی ہی حکایت ہے کہ عہد اسکندر مین اس جزیرے مین ایک سانپ پیدا ہوا کہ اوس جزیرے کے جانورونکو کھا جاتا تھا اوسکی وجہ سے بہت فساد اوس جزیرے مین واقع ہوا باشندے وہان کے ہر روز دو گائین چھوڑ دیتے تھے وہی سانپ آتا اور اون گایونکو کھا کر پھر اپنے مقام پر چلا جاتا اگر گایونکو نہ پاتا عمارت کی طرف متوجہ ہوتا اور جو کچھ سامنے پڑتا اوسکو کھا جاتا جب اسکندر



ذوالقرنین وہان پہونچا باشندے وہان کے ظلم اور جور سانپ کے شاکی ہوے اسکندر نے حکم کیا کہ دو گائین حاضر کرین اور اونکی کھال کو گوشت سے خالی کرین اور بجاے گوشت کے گندھک اور چونہ اوس کھال مین بھرین اور درمیان اوسکے میخہاے آہنی جابجا نصب کرین اور اونکو گذرگاہ سانپ پر رکھدین چنانچہ وہ لوگ حسب الحکم بجا لائے موافق معمول کے وہ سانپ آیا اور اوسکو کھا گیا گندھک وغیرہ نے اوسکے بدن مین اثر کیا اور میخہاے آہنی اوسکے بدن مین چبھین کہ نہایت پریشان ہوا جب دوسرے روز نہ آیا آدمی اوسکے مقام سکونت پر گئے اوسکو مردہ پایا بہت خوش ہوے

صورت سانپ کی یہ ہے



بعد ازان اسکندر ذو القرنین کی بہت تعریف کی اور ہدایا پیش کیے اور آو سی جزیرے مین ایک حیوان ہے بشکل بھیڑیے کے زرد رنگ اوسکے سر پر ایک سینگ ہے سیاہ نام اوسکا معراج ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جو درندہ اوسکو دیکھے بھاگ جائے

صورت معراج یہ ہے

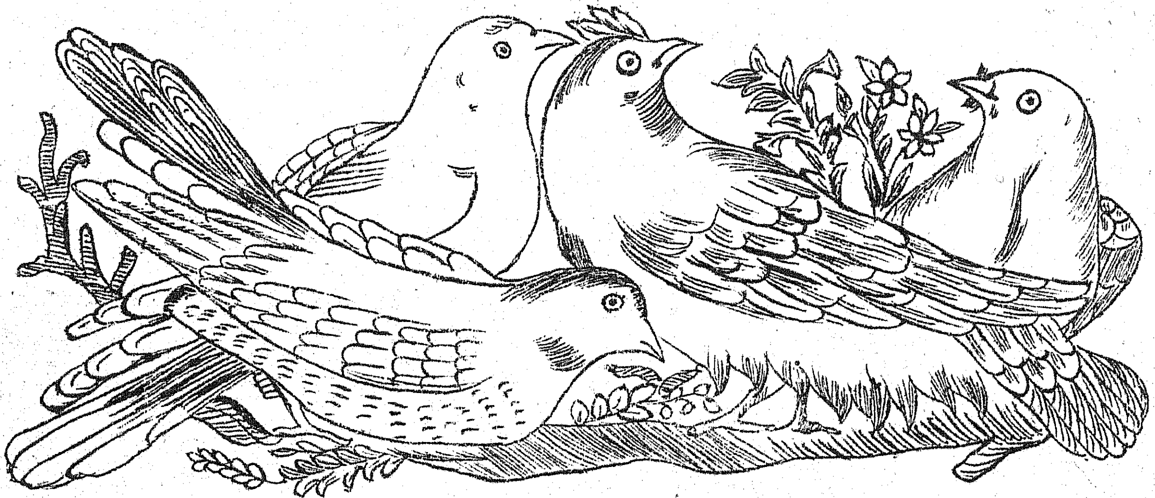


فصل ۱۰

بیان حیوانات اس بحر مین

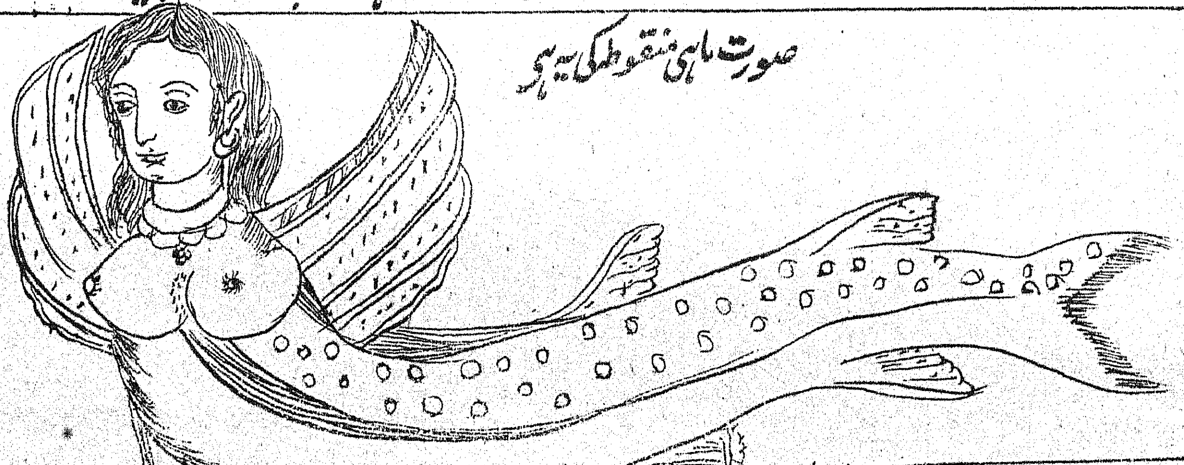
کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ اس دریا مین ایک مرغ ہے کہ اوسکو قفنون کہتے ہین یہ مرغ اپنے ماں باپ کی رعایت بہت کرتا ہے جب ماں باپ اوسکے ضعیف ہوتے ہین دو بچے اوسکے بچوں سے واسطے مراعات کے موجود رہتے ہین اور اونکے واسطے جدا آشیانہ بنا کر اوسمین کھتے ہین اور آب و دانہ سے اوسکی خبرگیری کرتے ہین اور جب یہ مرغ بیضہ دیتا ہے دریا ساکن ہوتا ہے یعنی پانی اوسکا نہین بہتا ہے یہانتک کہ اوس بیضہ سے بچہ پیدا ہو اور وقت سکون دریا کے باشندے وہاں کے جانتے ہین کہ قفنون نے بیضہ دیا ہے اور چودہ روز مین بچہ پیدا ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ چونکہ یہ جانور اپنے ماں باپ کی بہت خدمت کرتا ہے اسوجہ سے اللہ تعالی اوسکے لیے دریا کو ساکن کرتا ہے اپنی عنایت سے

صورت ققنون یہ ہے



اور بعض اونمین حیوانات سے سمکہ منقوطہ ہے منھ اوسکا مثل منھ آدمیون کی ہی اور اوسپر نقطہاے سیاہ ہین اور یہ تمام جسم

صورت ماہی منقوطہ کی یہ ہی



اوسکا مثل جسم مچھلی کے ہی منجملہ اوسکی سمکہ طیارہ ہی یہ ایک مچھلی ہی کہ رات کو دریا سے نکلتی ہی اور اوڑتی ہی مانند چڑیون کے اور خوراک اوسکی گھانس ہی اور تمام شب خشکی مین رہتی ہے قریب طلوع آفتاب کے پھر دریا مین چلی جاتی ہے

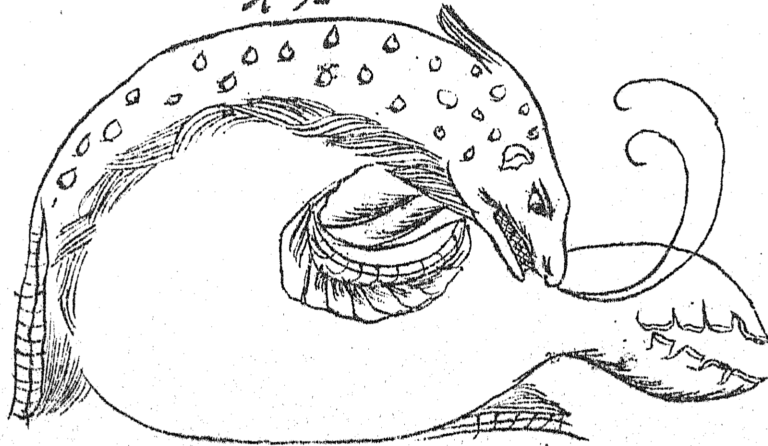
منجملہ اوسکے خاصیت اوسکی رطوبت سے کوئی یا تختے پر کچھ کچھ نہ پڑھا جائیگا شب کے ایسی ظاہر پڑا ھ

صورت مچھلی اوڑنے والی کی یہ ہی

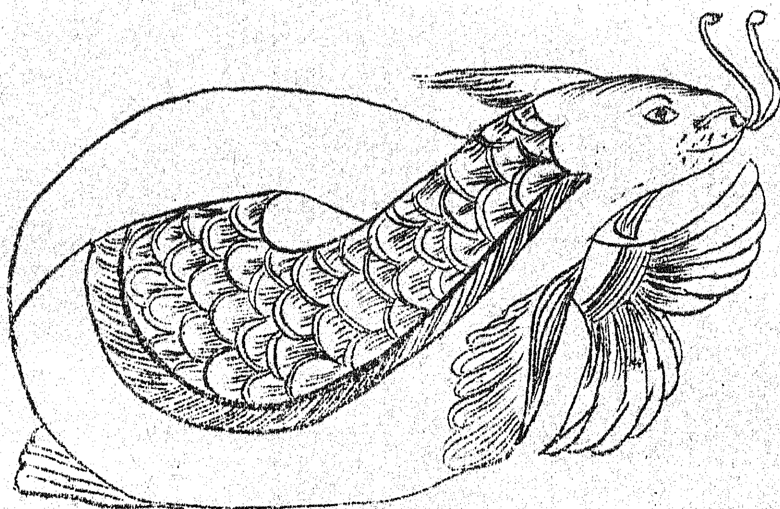


سمکہ کبیرہ ہے یہ ہے کہ اگر اوسکی شخص کاغذ لکھے اوسوقت مگر وقت وہ کتابت ہووے کہ سکین

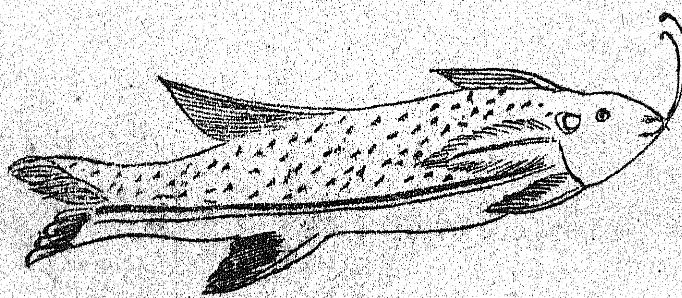
صورت سمکہ کبیر وسیع ہے



صورت مچھلی سبز کی یہ ہے



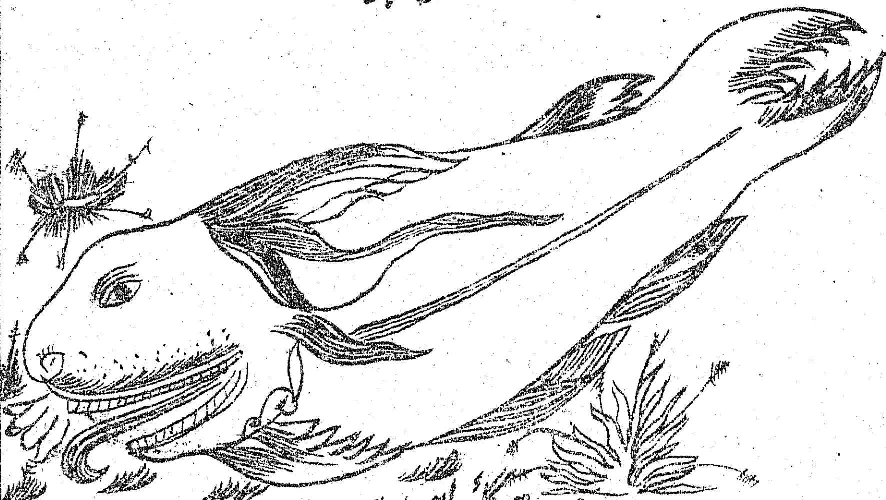
صورت اوسکی یہ ہی



سر اوسکا مثل سر سانپ کے
ہے اور باقی جسم اوسکا
مچھلی کا خاصیت اوسکی یہ ہے
کہ اگر کوئی شخص گوشت اوسکا
کھائے چند روز بھوک
نہ لگے اور منجملہ اوسکے ایک
مچھلی ہے کہ پانی کے اوپر
پھرا کرتی ہے جو حیوان ہین
کشادہ رکھتی ہے اوسکے
منھ مین چلی جاتی ہے
اور اپنے تئین غذا اوسکی
حیوان کی کرتی ہے صاحب
تحفۃ الغرائب نے اس ماہی کا
ذکر اپنی کتاب مین کیا ہے منجملہ اوسکے
ایک مچھلی ہے کہ ذکر کیا ہے
اوسکو صاحب تحفۃ الغرائب
نے کہ ایک مچھلی ہے کہ پانی
سے باہر آتی ہے اور گھانس
کھاتی ہے اور منھ اور ناک
اوسکے سے آگ نکلتی ہے
یہانتک کہ جب مقام پر وہ
گھانس کھاتی ہے گرد اگرد اوسکے
جلجاتا ہی اسلیے سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ مقام چراگاہ
اوس مچھلی کا ہے

بعض اوسسے
کر اوسکو
ہین اور یہ مچھلی
پیٹھ پر تین عمود
عمودون کا تیزی
ہلاک کرتی ہے
دریا مین بوجہ
مقابلہ اوسکا
یہ حیوانات کہ اس
نادر ہین لیکن
کر مشہور ہین خصوص
بحار یعنی دریاؤن کے
حروف معجم کے

وہ مچھلی ہے
گاؤ ماہی کہتے
سکی
مدور ہے اور اوسکی
ہین کہ سر اون
مچھلیون کو اونسے
اور کوئی حیوان
اوسکے خوف کے
نہین کر سکتا
فصل مین مذکور ہین
جو حیوانات کہ بحر
اونکے بعد ذکر
موافق ترتیب
مذکور ہونگے


صورت اوسکی یہ ہے


صورت گاؤ ماہی یہ ہے

انشاء اللہ تعالی **بحر فارس** ایک شعبہ اعظم ہے بحر ہند سے یہ دریا مبارک ہے ہمیشہ اس مین سفر کرتے ہین اضطراب اوسکا نسبت اور دریاؤن کے کم ہے محمد بن زکریا کہتے ہین کہ عبد الغفار شامی علم بحار خوب جانتے تھے اونسے احوال بڑھنے اور گھٹنے کا پوچھا مین نے کہا بڑھنا گھٹنا بحر اعظم مین ہر سال دو مرتبہ ہوتا ہے فصل گرمی مین اوتر اور پورب کی طرف بڑھتا ہے چھ مہینے تک اور اسوقت مین پانی زیادہ ہوتا ہے دریاؤن مین مثل بحر چین کے اور بحر ہاے مغرب مین کم ہوتا ہے اور فصل جاڑے مین پچھم اور دکھن کی طرف سے بڑھتا ہے چھ مہینے تک اور پورب سے کم ہوتا ہے لیکن بڑھنا اور گھٹنا بحر فارس کا اوپر مطالع قمر کے ہوتا ہے جب ماہتاب کسی افق مین افق بحر سے پہونچتا ہے دریا بڑھتا ہے یہانتک کہ ماہتاب وسط السما کو پہونچے اوسوقت گھٹنا شروع ہوتا ہے حتی کہ ماہتاب مغرب مین پہونچے اور جب ماہتاب مغرب مین پہونچتا ہے دوسری مرتبہ بڑھنا شروع ہوتا ہے یہانتک کہ ماہتاب وتد ارض کو پہونچے اوسوقت دوسری مرتبہ گھٹنا شروع کرتا ہے یہانتک کہ ماہتاب افق مشرق کو پہونچے اور اس بحر فارس مین ایک مد اور جزر اور ہے موافق مد و جزر مہینہ کے یعنی جب اول مہینہ ہوتا ہے ہر روز تھوڑا تھوڑا پانی زیادہ ہوتا ہے نصف ماہ تک بعد ازان ہر روز قدرے قدرے پانی کم ہوتا ہے آخر مہینے تک ابن الفقیہ کہتا ہے کہ اگرچہ بحر فارس بحر ہند سے متصل ہے الا حال بحر فارس کا خلاف بحر ہند کے ہے یعنی جب بحر ہند ساکن ہوتا ہے بحر فارس مین اضطراب ہوتا ہے بحر فارس مین اوسوقت اضطراب ہوتا ہے کہ جب آفتاب برج سنبلہ مین نزول کرتا ہے اور زمانہ اعتدال خریفی نزدیک ہوتا ہے اور یہ اضطراب

اوسوقت تک رہتا ہی کہ آفتاب برج حوت مین آتا ہی اور زمانہ اعتدال ربیعی قریب پونہچتا ہی اور بہترین اوقات سکون سے وہ وقت ہی کہ آفتاب جوزا مین نزول کرے ابو عبداللہ صیفی کہتا ہی کہ حضرت باری تعالی جلشانہ نے بحر فارس کو مخصوص کیا ہی ساتھ عجائب کثیرہ کے مثل مدوجزر وکثرت آب کے اور عمق اسکا ستراسّی گز کا ہی اور اس دریا مین موتی پیدا ہوتا ہی اور جو موتی اس دریا مین پیدا ہوتا ہی بہت خوب ہوتا ہی کہ ویسا کسی دریا مین نہین ہوتا اور اس دریا کے جزیرون مین کان عقیق اور انواع یاقوت وغیرہ اور سونے اور چاندی اور لوہے اور تانبے کی ہی اور ان جزیرون مین اقسام خوشبو پیدا ہوتی ہین اور اس دریا مین ایک ورطہ یعنی بھنور ہی جو کشتی اوسمین پڑتی ہی خلاصی اوسکی دشوار ہوتی ہی الا ماشاء اللہ اور عویرا ور کمیر کہ وہ دو موضع اسمین ہین زمین سراسر سنگلاخ ہی بہت کم ہی کہ کشتی اوس سے نجات پاے اور نہ ٹوٹے اور حیوانات عجیبۃ الاشکال اس دریا مین ہین ذکر بعض کا اونسے کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **فصل** جزائر بحر فارس کے بیان مین اکثر جزیرے اس دریا کے آباد ہین اور مسکون تمام ان جزیرون مین آدمی رہتے ہین اور عمارت بنی ہی اور سوداگر اون جزیرون مین مثل جزائر قیس اور ہرموز اور قنبات وغیرہ کے معاملہ کیواسطے آتے ہین اور جزیرہ مغاص کہ اون جزیرون مین غوطہ زن واسطے موتی نکالنے کے غوطہ مارتے ہین نزدیک عمان کے ہین منجملہ اون جزائر کے جزیرہ خارق ہی کہ وہ بہترین مغاص ہی الا بہترین مغاص لولوہ ہی کہ جس مقام پر دو بحر ملے ہون کہتے ہین کہ نہین پائی جاتی ہی سیپ موتی کی مگر اوس بحر مین کہ چشمہ شیرین اوسمین گرتے ہون جب وقت اول فصل بہار کا ہوتا ہی ہوا تیز چلتی ہی اور امواج بلند ہوتے ہین قطرات بحر اوقیانوس سے سیپ مین پہونچتے ہین اور پانی بحر اوقیانوس کا بیسدار ہی اور مثل پارے کے غلیظ موتی اونھین قطرات سے پیدا ہوتا ہی اور سیپ اون قطرات کو اسطرح اپنے منھ مین لیتی ہی کہ جیسے رحم نطفہ کو لیتا ہی اگر سیپ کے منھ مین قطرہ بزرگ گرتا ہی موتی بیش قیمت ہوتا ہی اور اگر قطرے چھوٹے گرتے ہین موتی چھوٹے پیدا ہوتے ہین اور جب سیپ ان قطرات کو منھ مین لیتی ہی پانی کے اوپر آجاتی ہی اول روز مین منھ کھولے رہتی ہی یہانتک کہ باد شمالی اور حرارت آفتاب اوسمین اثر کرے اور آخر روز مین بھی اسیطور پر پانی کے اوپر آکر منھ کھولدیتی ہی الا درمیان روز مین پانی کے اوپر نہین آتی ہی اسلیے کہ حرارت آفتاب بطور موج دریا موتی کو خراب کر دیتی ہی پس منعقد ہوتا ہی سیپ مین موتی جیسا کہ رحم مین بچہ پس اگر درون صدف آب تلخ سے خالی ہی تو موتی نہایت خوبصورت اور آبدار نہایت ہوتا اور اگر کسیقدر بھی آب تلخ باقی ہے تو موتی بد رنگ یعنی مائل بسیاہی یا زردی اور زنجیر مدور ہوتا ہے پھر جب موتی سیپ مین تیار ہوتا ہی سیپ اوس مقام سے کسی مقام سخت مین جاتی ہے مثل اون مقامات کے جہان بہت پتھر ہون اور اپنی گون سے اوس مقام کو خوب مضبوط پکڑتی ہی اور جب سیپ تحویل کرتی یعنی جاتی ہی مقام سخت مین باشندے وہان کے اوسوقت سے مطلع ہوتے ہین اور جب آتی ہی زمین بحرین مین آدمی وہان کے ایک دوسرے کو سیپ کے آنے کی مبارکباد دیتے ہین پس جب غوطہ زن غوطہ لگاتا ہی سیپ بقوت تمام اپنی جگہہ سے اوکھڑتی ہی پس جو سیپ کہ وقت تیاری موتی کے نکلتی ہی موتی اوسکا خوشرنگ اور لطیف ہوتا ہی اور جو سیپ بعد تیاری یا قبل تیاری موتی کے نکلتی ہی موتی اوسکا خوشرنگ نہین ہوتا ہی بلکہ رنگ اوسکا متغیر

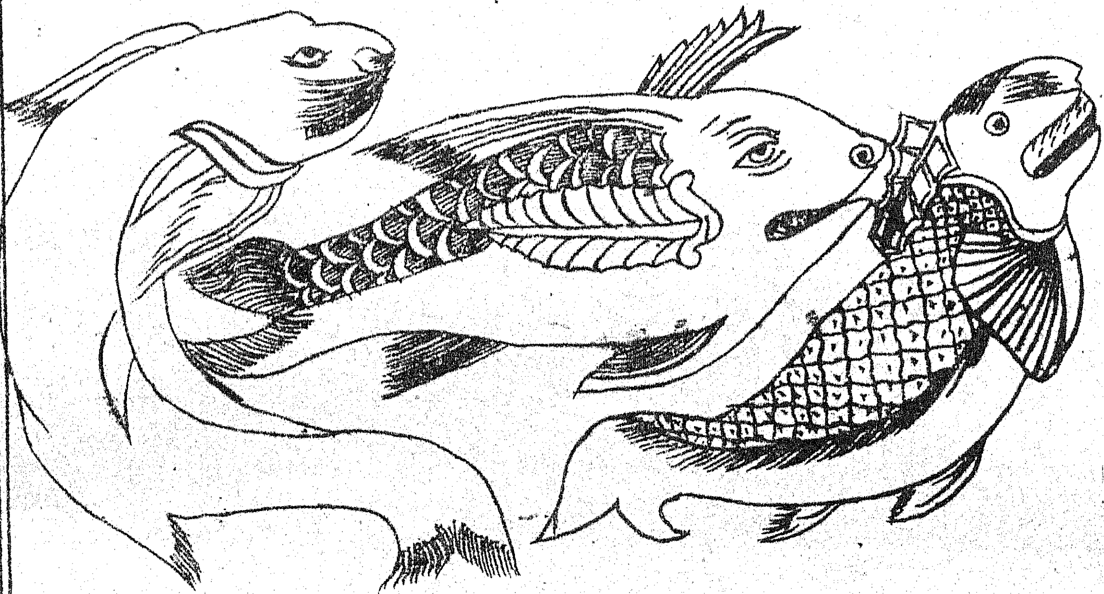
ہوتا ہی اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ کیش ہی دور اوسکا چار فرسنگ ہی اور شہر اوسکا مثل شہرون خوش منظر کے ہی اوس شہر مین شہر پناہ ہی او شہر پناہ مین دیواز
اور اوسمین بہت باغ اور درخت ہین او پانی کنوونکا استعمال کرتے ہین اور سوداگران عجم وعرب اور کشتیان ہند وفارس کی وہان
مجتمع ہوتی ہین لیکن گرمیون مین مثل تنور گرم کے ہوتا ہی پوست آلہ ذکر بڑھجاتے ہین اسیلیے ہر ایک شخص ایک تھیلی بناکر اوسمین
انار کے پتے بھر کر اوسکے درمیان مین آلہ ذکر کو رکھتا ہی تاکہ پوست اوسکا نہ بڑھے اور جو چیز کہ دریاے ہند مین ہوتی ہی یہان بھی ہوتی
ہی اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ جاشک ہی یہ جزیرہ کیش سے نزدیک ہی باشندے یہان کے دریا کی لڑائی سے خوب واقف ہین
یعنی پانی مین خوب لڑتے ہین کہتے ہین کہ یہ لوگ پانی مین تلوار سے اسطرح پر لڑتے ہین کہ اور لوگ خشکی مین اور اونکو اسقدر قوت
ہی کہ اگر چاہین تو چند روز دریا مین سیاحت کرین اہل شہر قیس کہتے ہین کہ بادشاہ ہند ہدیہ بھیجتے تھے لونڈیان خوبصورت کو کشتیون
جانب قیس کے وہ کشتیان جزیرہ جاشک مین جا پڑین پس وہ لونڈیان اوس جزیرے مین اوترین تاکہ چندے شورش دریا سے آرام
کرین پس جن وہان وارد ہوے اور اونکو لیگئے اور اونکے ساتھ مجامعت کی پس اونسے یہ اولاد پیدا ہوئی اور کہتے ہین یہ لوگ
اسقدر بہادر ہین کہ دوسرا اونکے مقابل نہین اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ کندلاری ہی کہتے ہین عنبر و اشہب اسی جزیرے سے
لاتے ہین لیکن اہل سیراف کہتے ہین کہ عنبر اس دریا کے قعر مین پیدا ہوتا ہی جیسا کہ کماۃ زمین مین پیدا ہوتا ہی جب دریا نہایت جوش مین
آتا ہی عنبر دریا سے باہر نکل آتا ہی اسیوجہ سے ٹکڑے ٹکڑے پایا جاتا ہے اور کبھی اسکو بڑی مچھلی کھا لیتی ہی پس ہلاک ہوتی ہی پانی
اوسکو کنارے پہ ڈالتا ہی آدمی اوسپر اطلاع پاکر اوسکی شکم سے عنبر نکالتے ہین

فصل ۸ بعض حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان مین جو
اوس بحر مین ہی بعض اون حیوانات سے ایک مچھلی مشہور ہی کہ جب وہ پانی کے اوپر آتی ہی دریا جوش مین آتا ہی آدمی اس دریا کے
اوس مچھلی کو پہچانتے ہین جسوقت اوسکو دیکھتے ہین معلوم کرتے ہین کہ دریا جوش مین آویگا پس سفر سے احتراز کرتے ہین ابو ریحان
خوارزمی اپنی کتاب مسمی بآثار الباقیہ مین لکھتا ہی کہ تیرھوین کانون آخر کو بحر فارس و اسکندریہ مین ہیجان یعنی جوش پیدا ہوتا ہی
اور ایک قسم کی مچھلی پانی کے اوپر ظاہر ہوتی ہی اور یہی مچھلی دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ دریا جوش مین آویگا اور یہ مچھلی
ایک وقت قبل جوش دریا کے منو دہولی
ہی اور بعض امر سے اسیو وجراف
وہ ستیح ہین اور یہ تین قسمین
مچھلیون کی ہین ہر ایک انمین ایک
وقت معین مین بحر فارس سے
ظاہر ہوتی ہے اور پھر دوسرے
سال تک وہ قسم دکھلائی نہین
دیتی ہی یہانتک کہ اوسکے ظاہر

صورت اوسکی یہ ہے

ہونیکا وقت آجاوے آدمی اس بحر کے کہتے ہین کہ یہ تینون قسمین قریب بصرہ کے ظاہر ہوتی ہین ہر سال مین دو مرتبہ اور ہر قسم دو مہینے ظاہر رہتی ہی بعد ازان چھپ جاتی ہی اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہی کہتے ہین کہ یہ تینون بلاد زنگ سے آتی ہی جبکہ بصرہ مین ظاہر ہوتی ہی بلاد زنگ مین اوسکا نشان نہین ہوتا ہی اور جب بلاد زنگ مین آتی ہی بصرہ مین نشان اوسکا نہین پایا جاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ یہ تینون قسمین انتہاے بحر سے دجلہ بصرہ مین آتی ہین اور تمام سال یہ قسمین پانی شیرین کی طالب ہوتی ہین مثل اونٹ کے کہ کبھی گھانس شور کی خواہش کرتا ہے اور کبھی گھانس شیرین کی

صورت ہر سہ ماہی یہ ہی



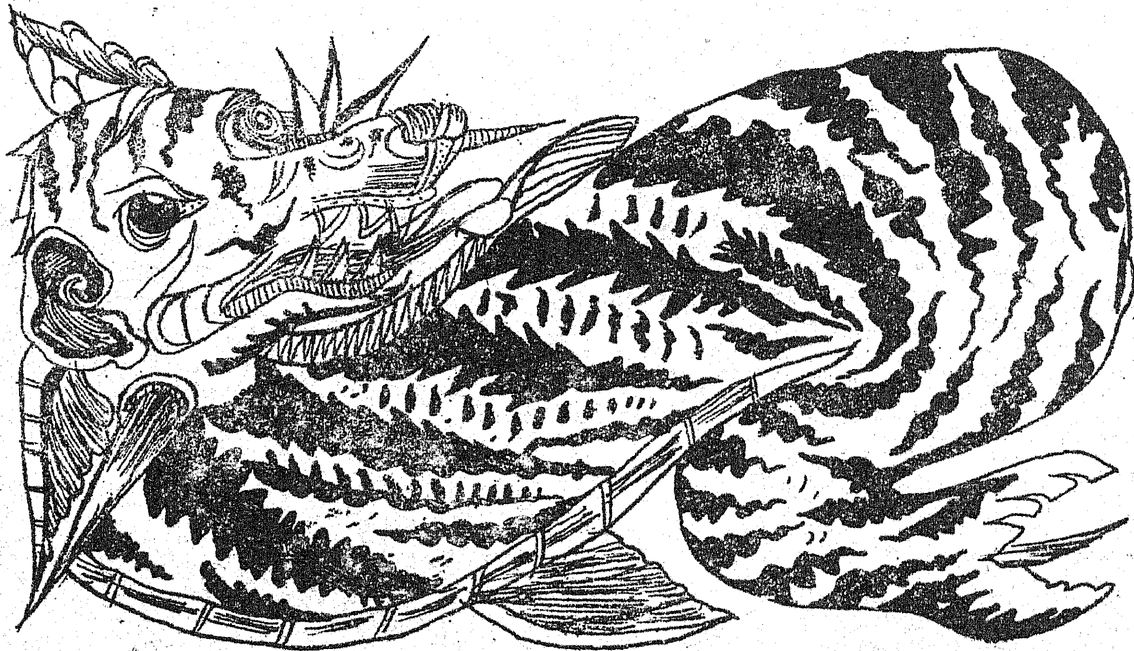
اور بعض لوگ اسے ماہی کوسنج ہی اور یہ ایک قسم ہی مچھلی کی بہت شریر ہی پانی مین جیسا کہ شیر خشکی مین مثل درندون کے دانتون سے پانی کو پھاڑتی ہی اور دانت اوسکے مانند تلوار کے ہوتے ہین بصورت آدمی کے دانتون کے اور یہ مچھلی بقدار ایک گز یا دو گز کے ہی اور قریب بصرہ کے بہت ہوتی ہی

اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ اوسکو تنین کہتے ہین یہ قسم کوسنج سے بھی بدتر ہے اور دانت اوسکے مانند نوک نیزہ کے ہین اور قد اوسکا دراز ہی مثل درخت کے اور آنکھین اوسکی سرخ ہین اور وحشت ہیبت کہ یہ منظر یعنی بصورت ہی کوسنج اور تمام حیوان دریائی اوس سے

صورت اوسکی یہ ہی

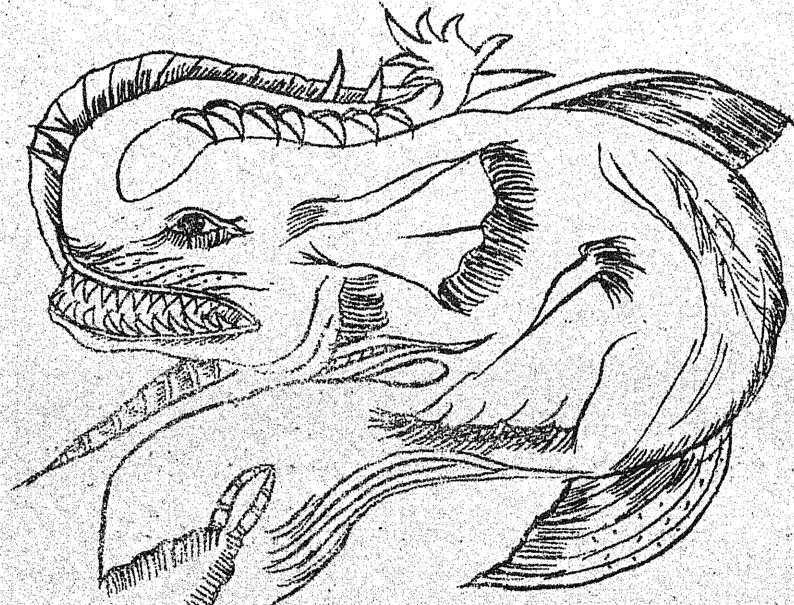


صورت ماہی تنین یہ ہی



اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہی سبز رنگ طول اوسکا ڈیرہ گز کا ہی اور اوسکے ایک سونڈ ہی خاردار کہ حیوانون کو اون کانٹون سے
زخمی کرتی ہی اور کہا جاتی ہی مصنف لکھتا ہی کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی ایک مچھلی کو اسی قوم سے کہ اوسکے پیٹ مین بہت مچھلیان نکلین

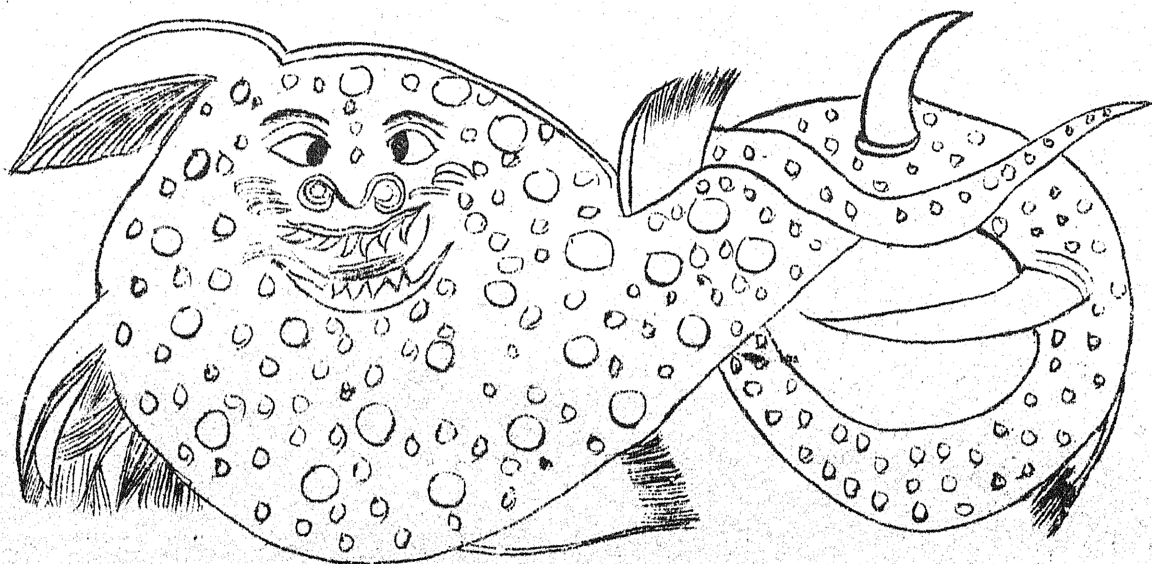
صورت اوسکی یہ ہی



اور منجملہ اونکے
یعنی گول مانند
اوسکی تین گز ہے
اوسکی مثل دم
معلوم ہوتی ہے
دم کے ایک
ہے سرخ
اور سخت مانند
جسم پر نقطے ہین
اور دو سوراخ بینی
اور منہ اوسکا نیچے
اوسکی مثل فرج

ایک مچھلی ہے دو
سر کے اور دم
زائد ہے گویا دم
سانپ کے
اور درمیان
نیش بزرگ
مانند عقیق کے
پتھر کے اور اسکے
نہایت سرخ اور سیاہ
ہین ہین پشت پر
پیسکے ہے اور فرج
عورتون کے ہے

صورت اوسکی یہ ہے



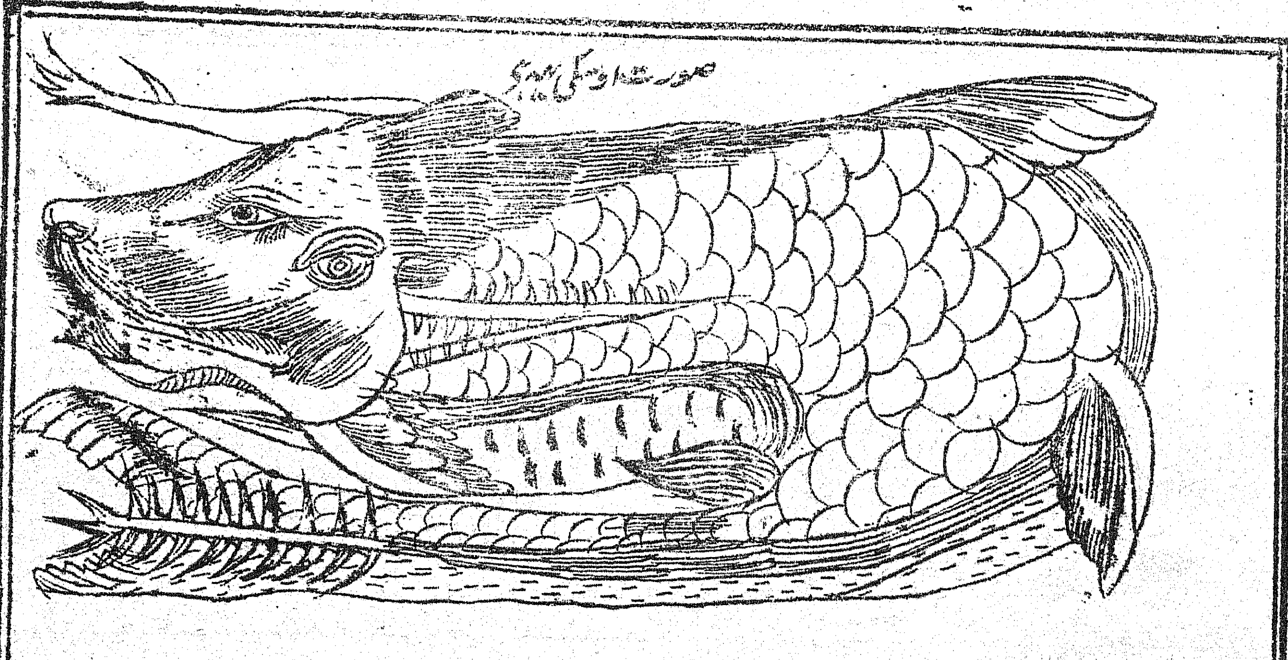
عجائب اس دریا کے بے انتہا ہین حصر اونکا دشوار ہی ختم کیے جاتے ہین ایک حکایت عجیب ہے کہ کتاب عجائب البحر مین مرقوم ہی حکایت ہے کہ ایک مرد اصفہانی نے بیان کیا کہ مین صاحب عیال تھا بوجہ قرضداری کے اصفہان سے چلا گیا سوداگرون کے ساتھ کشتی پر سوار ہوکر کسی طرف کو جاتا تھا کہ یکایک ہوائے مخالف چلی حتی کہ بحر فارس مین وہ کشتی جا پڑی معلم نے کہا کہ یہ مقام ہی کہ یہانسے کوئی نجات نہین پاتا ہی مگر جسکو اللہ چاہے سوداگرون نے معلم سے کہا کہ تجکو کوئی طریقہ اس سے نجات کا معلوم ہی اوسنے جواب دیا کہ ہم سب بھی محل ہلاکی مین ہین اگر تم لوگون سے ایک شخص اپنی جان فدا کرے مین کوشش کرون شاید یہ صورت نجات کی حاصل ہو مین نے کہا مین زندگی سے سیر ہون مین اپنی جان فدا کرتا ہون اس شرط پر کہ تم لوگ قرضہ میرا ادا کرو اور میری اولاد کے ساتھ احسان کرو سب نے اس شرط کو قبول کیا اور اوس شخص کو آب دانہ اسقدر دیا کہ ایک مدت کو کافی ہو پس معلم نے کہا کہ اوس جزیرے مین جو نزدیک اس مقام کے ہے کھڑا ہوکر تین رات دن ڈھول بجا اور بجانے مین کچھ قصور نکر شاید کہ نجات حاصل ہو مین اوس جزیرے مین کھڑا ہوا ڈھول بجانے لگا دیکھا مین نے کہ پانی متحرک ہوا اور کشتی روان ہوئی یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہوئی پس جب کشتی سے مین فارغ ہوا اوس جزیرے مین سیر کرتا تھا وہان ایک درخت عظیم دیکھا کہ ہرگز کبھی ویسا نظر سے نہ گذرا تھا اوسکے اوپر ایک سطح عریض دیکھا جب دن تمام ہوا ایک آواز سخت سنی مین نے ناگاہ دیکھا مین نے ایک مرغ سفید بزرگ کہ کبھی اس عظمت کا جانور نہ دیکھا تھا وہ جانور اوس سطح پر بیٹھا مین بوجہ خوف کے چھپ رہا کہ مبادا مجکو شکار کرے جب صبح ہوئی اوس جانور نے چند مرتبہ بازو ہلائے اور اوڑ گیا پس جب دوسرا دن تمام ہوا پھر آیا اور اوسی مقام پر بیٹھا مین زندگی سے مایوس تھا نزدیک اوسکے گیا اور

اس ارادے سے کہ مجکو کہا لے آگے اوسکی کہڑا ہوا لا مجسے کچھ تعرض نہ کیا وقت صبح پہر چلا گیا تیسرے دن پہر آیا بیخوف اوسکے پاس بیٹہا مین جب صبح ہوئی اوس جانور نے بازو جہاڑے جانا مین نے کہ اب یہ اوڑا چاہتا ہی پس مین نے اوسکے پیر مضبوط پکڑے پس وہ مجکو لیکر اوڑا یہانتک کہ پہر دن آیا اوسوقت جو نظر کی مین نے دیکہا نیچے دریا ہی چاہا مین نے کہ اوسکے پیر چہوڑ دون اسوجہ سے کہ بہت تکلیف پائی تہی مین نے الاصبر کیا مین نے کہ ناگاہ دیکہا مین نے جانب مین کے زمین خشک معلوم ہوئی اور عمارات اور دیہات نظر آئے اور وہ جانور ہوا سے نزدیک زمین کے آیا کسی مقام پر ایک انبار گہانس کا تہا اوس جگہ پر مین نے اوسکے پیر چہوڑ دیے اور اپنے تئین اوس گہانس کے انبار تک پوہنچایا اور وہ جانور چلا گیا لوگ مجکو دیکہتے تہے جب مین اوس انبار پر پوہنچا آدمی میرے پاس آئے اور مجکو اوٹہا کر نزدیک بادشاہ کے لے گئے ایک شخص آیا کہ میری زبان سے واقف تہا اوسنے دریافت کیا کہ تو کون ہے مین نے حکایت اپنی ابتدا سے بیان کی پس اون لوگون نے مجکو مبارک جانا اور بادشاہ نے مجکو بہت مال عنایت کیا چند روز اوس مقام مین گذرے تہے کہ ایک روز مین کنارہ دریا کے گیا کشتی اپنے دوستون کی دیکہی جب مجکو اون لوگون نے دیکہا متعجب ہوے اور حال پوچہا مین نے کہا یارو خدا علیم و دانا ہے کہ مین نے اپنے نفس کو خدا کی راہ مین فدا کیا تہا اوسکے لطف ازلی نے مجکو اوس بلا سے نجات دی ایک طریقہ عجیب اور غریب سے کرامت کی اور تمسے قبل مقصد کو پوہنچایا


صورت مرد صفہانی اور جانور کی یہ ہے

بحر قلزم یہ ایک شعبہ ہے بحر ہند سے دکھن طرف اسکے بلاد بربرہ و حبشہ ہے اور پچھم اوسکے بلاد عرب اور پورب اوسکے بلاد مین ایک شہر قلزم نام کنارے پر واقع ہے کا ہی سو اس دریا کے اسکو سر اس سبب سے کہتے ہین قلزم جوش و اور کیفیت خروش اس دریا کی وہی ہے جو بحر ہند مین مذکور ہوئی اور یہ دریا ہے کہ حق تعالی نے فرعون کو مع لشکر اسمین غرق کیا کہتے ہین کہ اگلے زمانے مین مابین دریا اور زمین مین کے مسافت بہت تہی اور ایک پہاڑ بہی درمیان مین تہا پس ایک بادشاہ نے اوس

پہاڑ کو تڑ شوایا اور اس حکمت سے تا داخل ہوا اوس مین خلیج اور ہلاک ہون اوسمین دشمن پس دور کیا پانی نے زمین ہین کہ تدارک اوسکا
دشوار ہوگیا اور بہت بلاد خراب ہو گئے اور ... دریاے عظیم پیدا ہوا بلاد مین اور جدہ و حجاز و ینبع و مدین مین اور پہونچ گیا قلزم تک اور یہ
دریا مابین دریاے ہند و فارس و زنگ سے ہے اور متصل ہے بعض اوس دریا کا بعض سے جیسا کہ مذکور ہو چکا **فصل ۱۰** اس دریا کے جزائر کے
بیان مین جزیرے اسکے خراب ہین اور سوداگر وغیرہ بھی ان جزائر مین نہین جاتے ہین اور مشہور بھی نہین ہین منجملہ اون جزائر کے
جزیرہ نازان ہے اور وہ قریب ہے شہر ایلہ کے اس جزیرے مین نہ زراعت ہوتی ہے اور نہ عمارت ہے اور نہ پانی شیرین ہے ایک قوم
اشقیا سے وہان رہتی ہے اونکو بنو جدال کہتے ہین طعام اونکا مچھلیان ہین اور مکان اونکے کشتی ہاے شکستہ اگر کوئی شخص
اتفاقاً وہان وارد ہوتا ہے آب شیرین اور روٹی دیکھتے ہین تعجب کرتے ہین اور وہان ایک چشمہ ہے پانی کا بن کوہ مین جب ہوا اوس
پہاڑ پر آتی ہے دو قسم ہو جاتی ہے اور درمیان دو شعبون متقابل کے در آتی ہے پس باہر نکلتی ہے ہوا اون شعبون سے اور کشتی کو اولٹ
دیتی ہے اور اس جگہ سے کشتی کم خلاصی پاتی ہے اور طول اوسکا چھ میل ہے بعضے لکھتے ہین کہ اسی مقام مین فرعون مع لشکر غرق
ہوا ہے اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ جساسہ ہے اس جزیرہ مین ایک چارپایہ ہے کہ تجسس کرتا ہے اخبار کا اور دجال کو خبر دیتا ہے شعبی فاطمہ
بنت قیس سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا کہ
ایک بات تمیم داری سے سنی مین نے کہ اوسکی خوشی نے نیند کو مجھسے دفع کیا کہ بیان کیا تمیم داری نے کہ ایک قوم کے
ساتھ دریا مین جاتا تھا مین کہ ایک ہوا سخت چلی اور کشتی کو ایک جزیرہ مین پہونچایا دیکھا مین نے اوس جزیرے مین
ایک حیوان کو پوچھا مین نے تو کون ہے اوسنے کہا کہ مجکو جساسہ کہتے ہین اوسی سے خبر پوچھی مین نے اوسنے کہا کہ
اس مقام مین چلو وہان ایک مرد ہے کہ اوسکو تمہارے دیکھنے کی آرزو ہے مین وہان گیا ایک مرد کو دیکھا کہ بزرگتر اوس سے کسیکو مخلوقات
سے نہ دیکھا تھا مین نے اور سر سے پیر تک مقید تھا کہا اوسنے کہ کہان سے آتے ہو مین نے کہا کہ زمین عرب سے پوچھا کہ دریاے طبریہ
کسطرح ہے کہا مین نے کہ پانی بھرا ہے اوسنے پوچھا کہ نخل عمان کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ پھل اوسکے وہان کے لوگ چنتے ہین
اوسنے پوچھا کہ دریاے زغر کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ پانی اوسکا پیتے ہین اوسنے کہا کہ اگر وہ خشک ہو جاے مین اس
قید سے نجات پاؤن اور تمام روے زمین کو زیر قدم کرون الا مکہ اور مدینہ کو اور منجملہ اوسکے کوہ مقناطیس ہے اس دریا مین ایک
پہاڑ ہے کہ معدن مقناطیس وہان ہے اور مقناطیس کی تاثیر یہ ہے کہ لوہے کو جذب کرتا ہے اور جو کشتی وہان جاتی ہے اوسمین
لوہا نہین ہوتا ہے اور اگر لوہا ہوتا ہے تو وہ پہاڑ اپنی طرف اوس کشتی کو کھینچ لیتا ہے کہ نجات اوسکی دشوار ہوتی ہے
فصل ۱ دریاے ہند کے حیوانون کے بیان مین جو حیوانات اور دریاؤن مین بھی ہین اونکا ذکر ہو چکا الا جو حیوانات
اس دریا کے ساتھ مخصوص ہین اونکا ذکر کیا جاتا ہے منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوسکی دو سو
گز کی ہے جب اپنی دم کشتی پر مارتی ہے کشتی غرق ہو جاتی ہے اصحاب کشتی اس سے بہت ڈرتے ہین صورت اوسکی صفحہ ۹۵ مین
اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوسکی ایک گز سے زائد ہے اور منہ اوسکا مثل بوم یعنی الو کے ہے صورت اوسکی صفحہ ۱۴۹ ہے

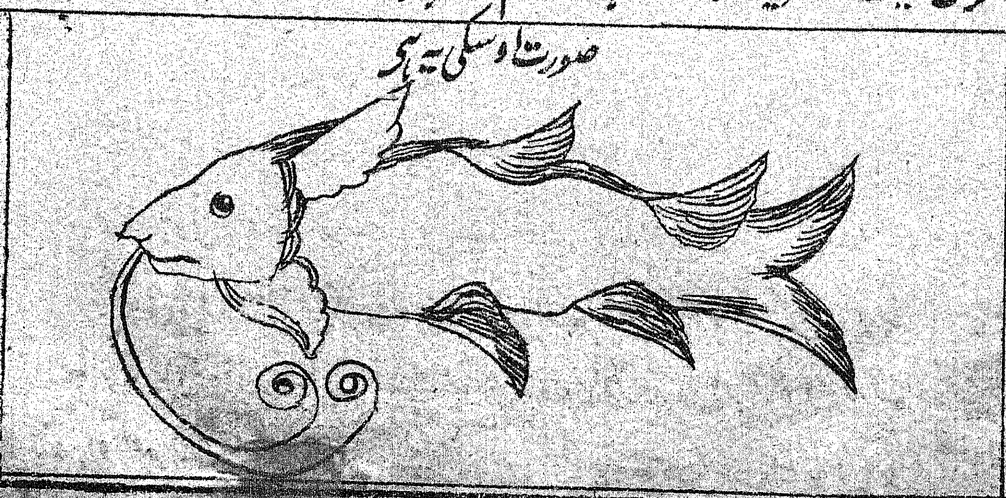


صورت اوسکی یہ ہی



صورت اوسکی یہ ہی

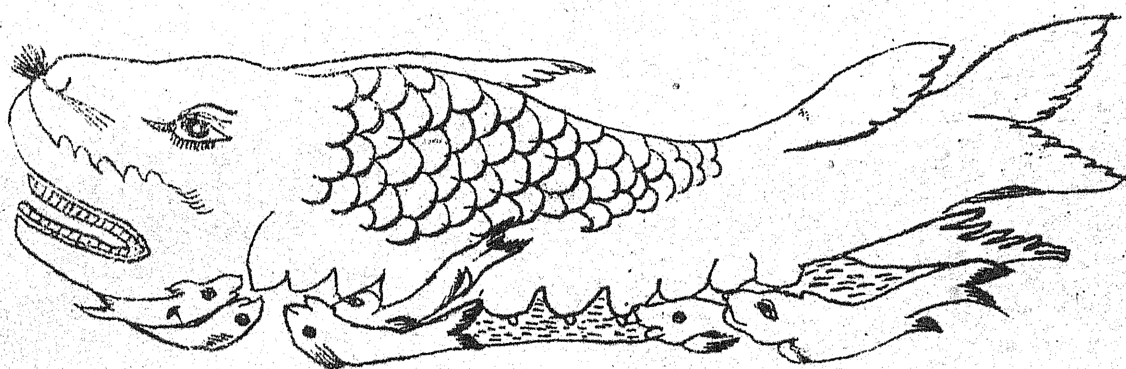
اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہی کہ جب اوسکو شکار کرکے خشک کرتے ہین وہ مثل روئی کے ہوجاتی ہی اوسکو کاتکر کپڑا بنتے ہین وہ کپڑا بہت گران قیمت اور عزیز الوجود ہوتا ہے اور نام اوس کپڑے کا غیاب سمی ہے اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہی کہ درازی اوسکی بیس گز کی ہے اور اوسکے پیٹ مین ہزار بچہ ہوتے ہین اور پشت اوسکی مثل مچھلیون



صورت اوسکی یہ ہی

نیک کے سبب کہتے ہین کہ اپنے بچون کو وہ دودھ دیتی ہے اور مثل جانوران خشکی کے پرورش کرتی ہے

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ شکل اوسکی شکل گائے کی ہے بچہ دیتی ہے اور دودھ پلاتی ہے بخلاف تمام مچھلیون کے کہ بیضہ دیتی ہین

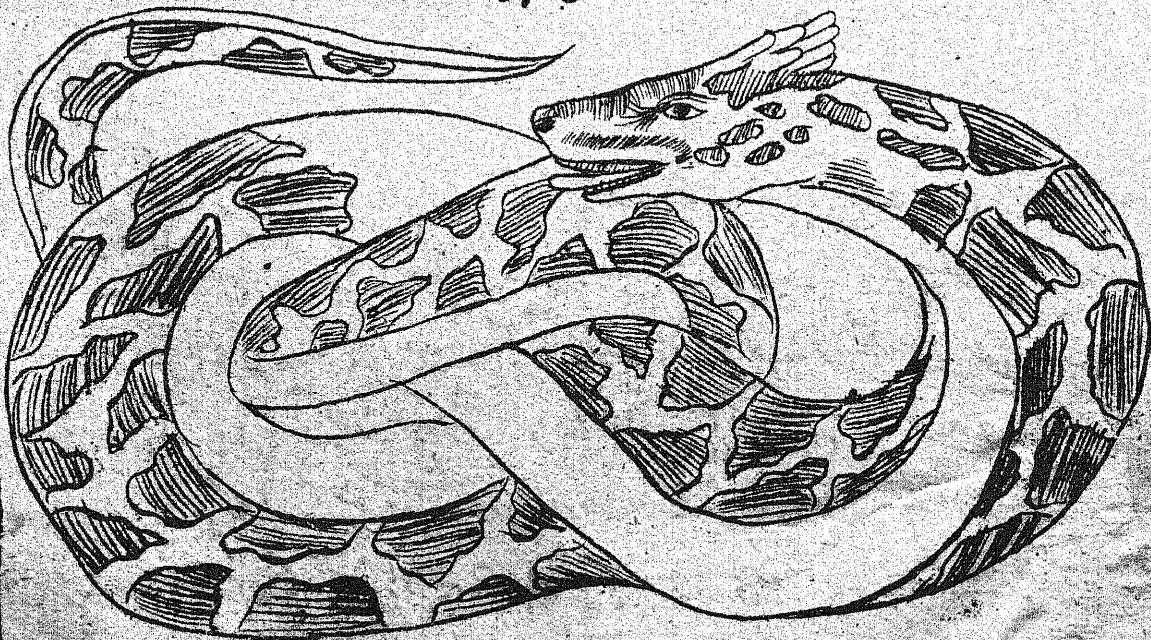
صورت اوس مچھلی کی یہ ہے



بحر زنج بحر زنج مثل دریاے ہند کے ہے اور بلاد زنج اوسکے اوتر طرف واقع ہے نیچے سہیل کے جو شخص اس دریا مین سیر کرتا ہے سہیل اور قطب جنوبی اوسکو دکھائی دیتا ہے اور قطب شمالی نہین معلوم ہوتا ہے اور اس دریا کے کنارے پر ایک قوم ہے اوسکو بربر کہتے ہین ایک طرف اس دریا کا دریاے محیط سے متصل ہے اس دریا کی موج جسوقت بلند ہوتی ہے مثل چوٹی پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے اور جب پست ہوتی ہے مانند صحراے عمیق کے معلوم ہوتی ہے اور اس دریا مین کف وغیرہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ موج اوسکی موج نہین ٹوٹتی اور بعض لوگ اسکی موج کو موج مجنون بھی کہتے ہین بسبب تندی ورفع اعتدال کے اس دریا مین جزیرے اور درخت بے ثمر بہت ہین اور صندل اور آبنوس اور قنا اور عنبر اشہب اکثر اوسکے کنارون پر پایا جاتا ہے اور کبھی بڑے ٹکڑے بھی بعض جزائر مین پائے جاتے ہین بعض جزائر اس دریا کا ذکر یہان کیا جاتا ہے

فصل الجزائر بحر زنج کے بیان مین منجملہ اونکے جزیرہ محترقہ ہی اور یہ جزیرہ بہت دور ہی اور شاذ و نادر کوئی اوس طرف کو جاتا ہے ایک تاجر حکایت کرتا ہی کہ ایکمرتبہ اس دریا مین کشتی پر سوار تھا کہ اتفاقاً کشتی میری ایک گرداب عظیم مین پڑی آخرالامر جزیرۂ محترقہ مین پہونچی وہان ایک قوم کو دیکھا کہ مجمع کیے ہوے فریاد و بکا کرتے ہین سبب نالہ و زاری پوچھا مین نے اون لوگون نے بیان کیا کہ یہ ستارہ جو ہمارے سمت ہنی طرف معلوم ہوتا ہی بعد تیس برس کے ظاہر ہوتا ہی اور جو کچھ اس جزیرے مین ہوتا ہی سب جلا دیتا ہی اور ہر روز وہ ستارہ نزدیک ہوتا جاتا تھا اوس قوم نے کشتیان بنائین جب ستارہ قریب ہوا جو اسباب اوٹھ سکا کشتیون پر رکھکر روانہ ہوے مین بھی اونکے ہمراہ ہوا بعد ایک مدت کے جب اون لوگون کو معلوم ہوا کہ ستارہ سمت راس سے زائل ہو گیا ہوگا ہم اوس جزیرے مین گئے دیکھا مین نے جو وہان باقی تھا سب جل کر خاک ہو گیا دوسری مرتبہ اوس قوم نے وہان سامان ایجاد درست کیا اور عمارت بنائی اور منجملہ اونکے جزیرہ صوصا ہی یہ جزیرہ قریب بلاد زنج واقع ہے ایک سوداگر سے حکایت ہی کہ اس جزیرے مین ایک شہر ہی سنگ سپید کا وہان کوئی شخص نہین رہتا ہی الا آواز شور و غوغا کی مسموع ہوتی ہے جب ارباب کشتی اتفاقاً وہان وارد ہوتے ہین وہان کا پانی پیتے ہین اوس پانی سے بوے کافور آتی ہے اور نزدیک اوسکے پہاڑ ہین شب کو اون پہاڑون سے آتش عظیم پیدا ہوتی ہی اور گاہ گاہ آواز بھی معلوم ہوتی ہی وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ آواز دلیل موت بادشاہ جنات کی ہے اور اوسی قرب مین ایک سانپ ہرسال ایکمرتبہ پیدا ہوتا ہی بادشاہ زنج اوسکو شکار کرتا ہی اسلیے کہ اوسمین فوائد متعدد ہین اوسکو پکاکر چربی اوسکی بدن پر ملتے ہین قوت اور ہیبت و فرحت حاصل ہوتی ہی اور مرض سل کو استعمال اوسکا بہت نافع ہی بادشاہ اوسکے اوسکی پوست کو بطریق تحفہ کے جابجا بھیجتے ہین اور اوسکو عزیز رکھتے ہین سلاطین ہند کے خزانے مین اکثر ہوتا ہی اسلیے کہ یہان عارضہ سل کا اکثر لاحق ہوتا ہی

صورت اوسکی یہ ہی



اور منجملہ اونکے ایک جزیرہ ہے کہ اوسمین آدمی کوتاہ قد ہوتے ہین یعقوب ابن اسحٰق السراج سے نقل ہے کہ ایک مرد سے مین نے دیکھا ہین
کہ وہ بیان کرتا تھا کہ مین اس دریا مین کشتی پر سوار جاتا تھا ناگاہ ہوا سے سخت چلی اور کشتی ٹوٹ گئی مین تختہ کے سہارے سے
اس جزیرے مین وارد ہوا ایک قوم کو دیکھا کہ قد اونکا ایک گز کا تھا اور اکثر لوگون کی آنکھ بھی ایک تھی جب مجھکو دیکھا میرے گرد
جمع ہوے اور مجھکو اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے اوسنے مجھکو پنجرے مین محبوس کیا جب وہ لوگ چلے گئے مین پنجرے کو توڑکر باہر آیا
پس بادشاہ نے مجھکو پناہ دی ایک مدت مین اون لوگون مین رہا ایک روز اونکو دیکھا مین نے کہ سامان لڑائی کا درست کرتی ہین اونسے
مین نے حال دریافت کیا بیان کیا کہ ہمارا ایک دشمن ہے ہر سال ان ایام مین آتا ہے اور ہمسے لڑتا ہے اور وہ ایک مرد یہان رہتا ہے
ناگاہ ایک غول جانوران جنگلی کے
کہ اونکو غرانیق کہتے ہین آیا
پس مین نے ایک عصا سے
سخت اونکو مارا وہ سب
جانور اوڑ گئے اون لوگون نے
مجھکو غریب جانا پستوں کے ٹکڑے
لکڑی کے مین نے اونکو سے
اور اومین سپتے دور بنا خین
درختوں کے باندھے اور اوس
کچھ توشہ رکھکر سوار ہوا ہوا نے
مجھکو وہانسے اوڑا کر مدینہ مین
ڈالا جس شخص نے اس قول کو


صورت یا نگکے لوگونکی یہ ہے

سنا تسلیم کیا ارسطاطالیس نے کتاب حیوان مین لکھا ہے کہ جب دریاے نیل کا پانی جاری ہوتا ہے غرانیق خراسان سے
ناحیہ مصر مین جاتے ہین اور وہان ایک قوم سے مقابلہ کرتے ہین کہ قد اونکا ایک گز کا ہوتا ہے اور منجملہ اونکے جزیرہ سگسار ہے
یعقوب ابن اسحٰق السراج نے لکھا ہے کہ مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ اوسکے منہ پر ناخن کے داغ تھے مین نے اوسکا سبب پوچھا
اوسنے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین کشتی پر سوار تھا کہ ہوا نے میری کشتی کو ایک جزیرہ مین پہنچایا کہ وہانسے خلاصی نا ممکن تھی کوہسار تھا
وہان ایک قوم کو دیکھا کہ سر اونکے مثل کتون کے سر کے اور بدن اونکے مانند بدن انسان کے اس ہیئت پر اولاد وہ لوگ میرے
پاس کھڑے رہے بعد ازان ایک شخص اون سے باہر آیا اور ہاتھ مین لکڑی لیکر مثل بکریون کے مجھکو اپنے مکانون مین دوڑا لیا
پس وہان ایک قوم کو دیکھا کہ تمام انسان عالم سے بلند اور قوی بعدہ مجھکو مکان کے اندر لیگئے وہان اور ایک شخص مثل میرے



مفید تھا ہمیشہ میرے واسطے انواع انواع کے فواکہ اور طعام لاتے پس اوس شخص مقید نے کہا کہ یہ تمکو اسواسطے کھلاتے ہین تاکہ
تم فربہ اور توانا ہو جب تم فربہ ہو جاوگے تمکو کھا لینگے مین کم کھاتا ہون لیکن میرے ہمراہیون سے جسنے خوب کھایا اور فربہ ہوا
اوسکو کھا لیا مجکو اور اوسکو چھوڑ دیا اسلیے کہ مین ضعیف تھا اور وہ شخص جو سابق سے مقید تھا بیمار تھا پس اوس شخص نے
بیان کیا کہ اس قوم مین ایک عید ہوتی ہے کہ اوس دن سب عیدگاہ کو جاتے ہین اور تین روز وہان رہتے ہین پس اگر تو
اپنی نجات چاہتا ہے تو یہانسے چلا جا مین بوجہ ضعف علالت کے چلنے سے معذور ہون اور یہ قوم جانورون سے تیز رو ہے
اور تمام مخلوقات سے تیز نگاہ اور تیز شنوا اور بو ہر چیز کی سب سے پیشتر اونکے دماغ مین پونہچتی ہے یعنی قوت شامہ اونکی بہت
قوی ہے اور بہت خلق کو ڈھونڈتے ہین مگر اوس شخص کو نہین پاتے ہین کہ جو درخت کدا کے نیچے پہونچتا ہے پس مین اوس مقام سے باہر آیا اور شب و روز برابر قطع مسافت کرکے اوس
درخت کے نیچے پہونچا تیسرے روز وہ قوم جب عیدگاہ سے آئی اور مجکو مکان پر نہ پایا بلکہ اوس درخت کے نیچے دیکھا مجکو چھوڑ کر چلے گئے جب مین نے اونکی قید
سے [illegible] مین سیر کرتا تھا کہ ناگاہ ایک درخت نظر آیا پر از فواکہ اور نیچے اوس درخت کے بہت سے آدمی خوبصورت
[illegible] دیکھا نہ وہ میری بات سمجھتے تھے اور نہ مین اونکی بات اوسوقت ایک شخص نے اونمین سے اپنے
[illegible] میری گردن پر [illegible] کر سوار ہوا اور دونون پیر اپنے حلقہ کیے اور مجکو سخت پکڑا مین نے چاہا کہ کسی طرح سے اسکو
[illegible] اوسنے میرے منہ پر پنجہ مارا اور وہ لوگ مثل آدمیون کے تھے اور پاؤن اونکے دراز تھے اور پیر مین ہڈی
[illegible] اسوجہ سے چلنے سے معذور تھے جب مجپر سوار ہوا مین اوسکے ساتھ اوس درخت پر سیر کرتا تھا اور پھل اوس
درخت سے [illegible] دون کو دیتا تھا اور وہ ہنستے تھے کہ ناگاہ مابین سیر دونون آنکھین اوسکی کور ہوگئین پس مین نے
[illegible] ایک پتھر سے پیسے اور اوس سے کہا کہ پی لے جب اوسنے ارادہ پینے کا کیا دونون آنکھین

اور صورت اونکی یہ ہے

اوسکی روشن ہوگئین اور پیر اوسکے
کھل گئے پس مین نے اوسکو گرادیا اور پیر
نشان تیر منھ پر اوسکی ناخن کی ہین

فصل ۱۲ اس دریا کے بعض
حیوانون کے بیان مین منجملہ اونکے
ایک مچھلی ہی بزرگ کہ اوسکو منشار
کہتے ہین بعض تاجر کہتے ہین کہ ہمنے
اوسکو دیکھا ہی مثل پہاڑ کے
بزرگ ہی اور سر سے دم تک اوسپر
دندانے مثل آرہ کے سیاہ مانند آبنوس کے ہوتے ہین اور اوسکے سر کے قریب دو ہڈی مثل دانت کے بمقدار دس گز کی
دراز ہین کہ اونسے وقت حرکت کے آواز ہولناک سنائی دیتی ہی اور ناقل کہتا ہی جب پانی سے ظاہر ہوتی ہی پانی اوسکے

صورت مچھلی منشار کی یہ ہے

منھ اور ناک سے بلند ہوتا ہے کہ
بوچھار اوسکی مثل آب بارش کے
مجھ تک پہونچی تھی باوجودیکہ درمیان
میرے اور اوسکے فاصلہ تھا اور وہ
مچھلی جسوقت اپنے دانت کشتی پر
مارتی تھی کشتی ٹوٹ جاتی تھی
منجملہ اونکے ایک مچھلی ہی کہ اوسکو
بال کہتے ہین درازی اوسکی چارسو گز بھی
پانچ سو گز تک ہوتی ہی جب اپنے بازو کو
ظاہر کرتی ہی مثل شراع کے معلوم
ہوتی ہی اور بعض اوقات سر کو پانی
سے نکالکر پھونکتی ہی وہ پانی ہوا سے بمقدار تیر پرتابی کے بلند ہوتا ہی کہ اہل کشتی اوس سے مخوف رہتے ہین جب
اونکو معلوم ہوتا ہی کہ یہ مچھلی قریب آئی ہی غل اور شور کرتے ہین اور ڈھول بجاتے ہین تاکہ وہ بھاگ جاوے اور وہ
مچھلی اپنے بازو اور دم سے مچھلیون کو اپنے منھ کے قریب جمع کرتی ہی اور کھا جاتی ہی یہ مچھلی جانوران دریائی کے

واسطے آفت عظیم ہی چونکہ ظلم اور تعدی اوسکی جانوران بحری پر بہت ہوتی ہی جناب باری عز اسمہ ایک مچھلی کو کہ مقدار ایک گز کے ہوتی ہی وہان بھیجتا ہی وہ اوسکے کان مین گھس جاتی ہی اور اوسکا مغز کھا جاتی ہی اس آفت سے اوسکو خلاصی محال ہوتی ہی پس اپنے تئین زمین پر گراتی ہی اور ٹکرین مارکر مرجاتی ہی بعد مرنے کے پانی پر جب آتی ہے مثل پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے



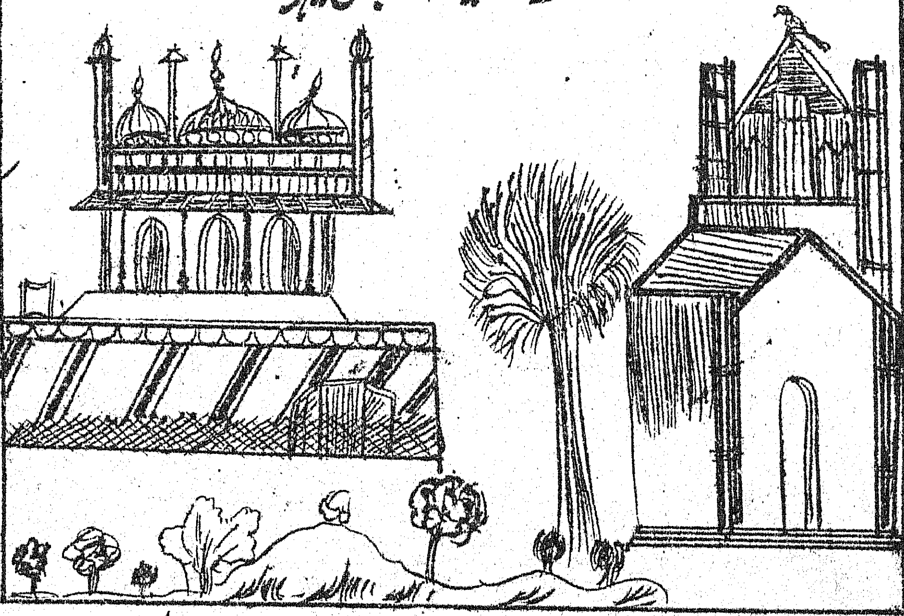
صورت بال مچھلی کی یہ ہی

بعض سیاحین یا کہتے ہین کہ جب دریا جوش مین آتا ہی اوسمین سے ٹکڑے عنبر کے نکلتے ہین مثل پہاڑ کے یہ مچھلیان ان ٹکڑونکو کھاتی ہی پس مر جاتی ہی اور پانی کے اوپر آجاتی ہی اوس نواح مین ایک قوم ہے کہ اسکو فقت کی منتظر رہتی ہے جب وہ انکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مچھلی مرگئی دریا مین قلابے ڈالتے ہین اور اوسکو کھینچکر کنارے پر لاتے ہین اور اوسکا پیٹ چاک کرکے اوسمین سے عنبر نکالتے ہین پس جو عنبر اوسکے پیٹ سے نکلتا ہی اوسکو عنبر سمکی کہتے ہین اور اوسکو عطاران عراق و فارس و ہند مول لیتے ہین اور جو عنبر اوسکے پیٹھ پر ہوتا ہے صاف اور خوب ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب

بحر مغرب یہ دریا بعینہ مانند دریای شام اور قسطنطنیہ کے ہی بحر محیط سی نکلا ہی اپنے ماخذ سے نکلکر اوتر طرف گیا ہی بلاد اندلس تک وہان سے بلاد فرنگ و تنجہ و قسطنطنیہ مین دکھن طرف نکلکر بلاد سلابس و سبتہ و طنجہ مین پونچا ہی پھر وہانسے طرابلس اور اسکندریہ و اطراف ملک شام مین ہوتا ہوا انطاکیہ تک پونچا ہی اور اس دریا مین جزیری بہت بڑی ہین مثل جزیرہ اندلس و میورقہ و صقلیہ و قبرس و رودس اخبار مصر مین لکھا ہی کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے مع لشکر بادشاہت و ہانکی بادشاہان بنی دلوکہ کے قبضہ مین آئی سلاطین روم نے چاہا کہ اونسے یہ ملک کسی حیلہ سے لیلیجیے پس اوس خلیج کو کہ بحر محیط سی بحرین ملا ہی اور اوسکو دریاے ظلمات کہتے ہین کھولدیا چنانچہ بہت سے شہر آباد اور مملکت ہای عظیمہ اوس دریا مین آگئے اور دریا شام اور روم کی طرف کو درمیان بلاد مصر اور روم کے آگیا اور حائل ہوگیا اور میان روم اور مصر کے اور یہ وہی دریا ہی کہ جسکا وصف ہم کرچکے ہین پس اس قاعدے پر دریاے مغرب اور دریاے اسکندریہ اور شام اور روم اور زنج اور قسطنطنیہ سب ایک ہونگے اور مجمع البحرین

روم اور مغرب ہی عرض اوسکا تین فرسنگ ہی اور طول اوسکا پچیس فرسنگ ہی اور بحر روم آگے اندلس کے ہی اور شرقی اوسکے
بھی اندلس ہی اور رنگ اوسکا سبز ہی اور رنگ دریاے مغرب کا سیاہ ہی مثل روشنائی کے یہانتک کہ اگر کوئی تھوڑا پانی دریا سے
اپنے ہاتھ یا برتن مین لیکر دیکھے سیاہ معلوم ہوگا باوجودیکہ رنگ اوسکا صاف ہی مجمع البحرین مین ہر روز چار مرتبہ جزر اور
مد ہوتا ہی اسطور پر کہ دریاے سیاہ مین وقت طلوع آفتاب کے مد شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہے
اور دریاے روم مین کہ سبز ہی داخل ہوتا ہی یہ صورت زوال آفتاب تک رہتی ہے بعد زوال کے دریاے سیاہ مین جزر
شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز سے پانی اسمین آتا ہی یہ صورت غروب آفتاب تک رہتی ہی پھر دوسری مرتبہ دریاے سیاہ مین
جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین مد آدھی رات تک بعد ازان دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سیاہ مین
مد طلوع آفتاب تک واللہ الموفق بالصواب **فصل** ۱۴۱ - اس دریا کی جزیرون کے بیان مین ابو حامد اندلسی نے
واسطے وزیر ہبیرہ کے ایک کتاب تصنیف کی ہی اوسمین حالات اون جزائر کے لکھے ہین بعضے اونمین یہان بھی
مذکور ہین منجملہ اونکے جزیرہ مجمع البحرین ہی اوسمین ایک منارہ ہی کہ سنگ خارا سے بنایا گیا ہی اوسپر لوہا وغیرہ کچھ اثر نہین
کرتا ہی اور اوسمین کوئی دروازہ نہین ہی طول اوسکا سو گز سے زیادہ ہی اور اوسکے سر پر صورت ایک آدمی کی بنی ہے
گویا چادر اوڑھے ہی اور دست راست دریاے سیاہ کی طرف بڑھائے ہی جیسے کوئی شخص کسیطرف اشارہ کرتا ہی اور فائدہ
اوسکا سوا خداوند کریم کے کوئی نہین جانتا ہی ہر چند کہ عقلا اور اذکیا اسمین بہت تاویلین کرتے ہین اور منجملہ اونکے جزیرہ
تینس ہی یہ جزیرہ خشکی سے نزدیک ہی اور اس جزیرے مین دریاے خاص ہی درمیان اوسکے اور بحر اعظم کے ایک وادی
ہی بحر عظیم سے اوسمین پانی آتا ہی خاصیت اوس جزیرہ کی یہ ہی کہ وہان کوئی ہوا خراب نہین چلتی ہی اور وہان خلقت
بہت ہی اور اوسمین علما اور فضلا کثیر ہین اور وہان طرح طرح کے کپڑے بنے جاتے ہین اور فرش معقول وہین سے آتا ہی
اور وہان مرغ و ماہی کی ایک سو تیس قسمین ہین منجملہ اونکے آٹھ قسمین مچھلیون کی ہین اور ہر ایک قسم کا نام جداگانہ ہے
اور ہر ایک نوع چندروز ظاہر رہتی ہی بعد ازان وہ قسم غائب ہوتی ہی اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہی اور نام اونکے کتاب
اخبار تینس مین مرقوم ہین اور اسقدر مرغ و ماہی اور کسی مقام مین نہین پائے جاتے ہین اور منجملہ اونکے جزیرۃ الکنیسہ ہی ابو حامد
اندلسی لکھتے ہین کہ بحر اسود مین ایک جزیرہ ہی اور اوسمین ایک پہاڑ ہی اور پہاڑ پر ایک کنیسہ ہی اوس کنیسہ کی چوٹی پر ایک
غراب یعنی کوا بیٹھا ہی کہ ہرگز وہانسے جنبش نہین کرتا ہی اور کنیسہ کے مقابل ایک مسجد ہے وہان لوگ واسطے زیارت کے
جاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہان دعا مقبول ہوتی ہی وہان کے خدام زائرون کی دعوت کرتے ہین جو ایک زائر جاتا ہی
وہ کوا سر اپنا ایک روشندان مین کہ پشت قبہ پر ہے رکھکر ایک آواز دیتا ہے اور اگر زائر چند ہین تو چند آوازین دیتا ہے
غرضکہ جسقدر زائر ہوتے ہین اوسیقدر آواز دیتا ہے اور اوس آواز سے خدام کنیسہ معلوم کر لیتے ہین کہ اسقدر آدمی
آئے ہین چنانچہ وہ اوسیقدر کھانا لاتے ہین کہ اون مسافرون کو کفایت کرے اہل کنیسہ کہتے ہین کہ یہ جانور ہمیشہ اسی

جگه رہتا ہے ہمکو
آب و دانہ کہان سے
منجملہ اونکے جزیرہ
اندلسی لکھتا ہے
بکریان بہت ہین
آدمیون سے
اور اس جزیرے
بہت ہے جو کشتی
اہل کشتی

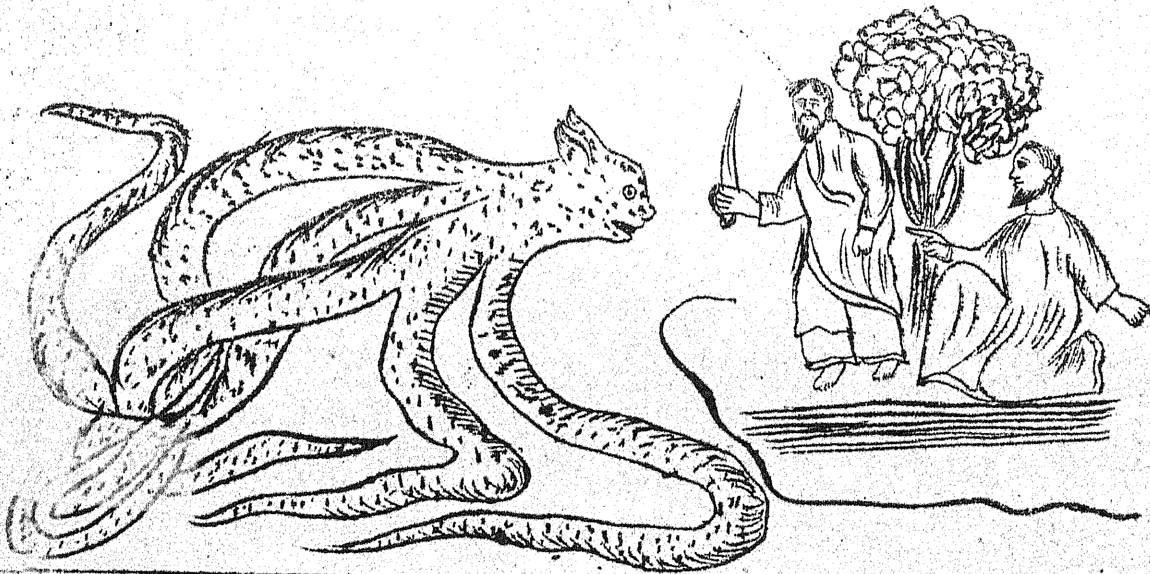


معلوم نہین کہ یہ
پاتا ہے اور
خالص ہے ابوحامد
کہ اس جزیرے میں
اور بسبب کثرت کے
نہین بھاگتی ہین
ہین پانی اور گھاس
وہان جاتی ہے
چاہتے ہین انسے

بکریان لیتے ہین بلکہ گمان ناقل کا یہ ہے کہ اگر تمام کشتیان بکریون سے بھری جائین توبھی اونمین کچھ نقصان نہ معلوم ہوگا اس
جزیرے مین سوا بکریون کے اور کوئی نہین ہے اور یہ جزیرہ اسکندریہ کے راستے مین پڑتا ہے اور منجملہ اونکے ایک جزیرہ
ایک یہ ہے کہ ہمیشہ پانی مین چھپا رہتا ہے تمام سال مین ایک دن ظاہر ہوتا ہے اوس روز کو وہانکے لوگ یاد رکھتے ہین
جب وہ روز آتا ہے وہ لوگ زیارت کرتے ہین اور ہدیہ لیجاتے ہین وقت عصر سے پانی آنا شروع ہوتا ہے سب لوگ وہانسے چلے آتے
ہین پس پانی اوسکو چھپا لیتا ہے اور یہ جزیرہ قسطنطنیہ کے قریب ہے **فصل ۱۴** اسبیان مین حیوانات عجیبہ سے جو اس
بحر مین ہین منجملہ اونکے ایک مچھلی عجیب و غریب ہے عبدالرحمن ابن ہارون مغربی مجلس خانی مین لکھتا ہے کہ مین اس دریا مین
کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک مقام پر پہونچا کہ اوسکو برطون کہتے تھے میرے ہمراہ غلام تھا اوسکے پاس قلابے تھے اوسنے
دریا مین قلابہ ڈالا اور مچھلی کو پکڑا وہ مچھلی بقدر ایک بالشت کے تھی پس دیکھا مین نے کہ اوسکے داہنے کان پر لکھا تھا
لا الہ الا اللہ اور اوسکی پیشت پر محمد اور بائین کان پر رسول اللہ اور منجملہ اوسکے ایک حیوان ہے کہ ذکر کیا ابوحامد اندلسی نے کہتا ہے
کہ مین نے دیکھا ناگاہ پانی دریا کا کم ہوا اور کھل گیا زبانہ کوہی اور اوسپر ایک نارنج سرخ نظر آیا گویا کہ ابھی درخت سے توڑا ہے مجھکو
گمان ہوا کہ کسی اہل کشتی سے گرا ہوگا چاہا مین نے کہ ایک اونمین سے لون دیکھا مین نے کہ ایک حیوان تھا اسقدر پتھر سے
لپٹا تھا کہ چھری سے جدا نہو سکا نہ اوسکے سر تھا نہ آنکھ اور منہ اوسکا پتھر سے ملا تھا پس اوسپر ایک کپڑا لپیٹ کر کھینچا
مین نے پس دیکھا مین نے کہ اوسکے منہ کے باہر پانی مثل لعاب کے تھا اور وہ نرم تھا اور مثل نارنج کے سرخ پس جب مین نے
اوسکو چھوڑ دیا اوسنے اپنا منہ کھولا اور منہ کو حرکت اسطرح دیتی تھی کہ جیسے دم لیتا ہے منجملہ اونکے ایک حیوان ہے کہ ذکر کیا ہے اوسکو
ابوحامد اندلسی نے کہتا ہے کہ مین بحر روم مین تھا چاہا مین نے کہ وضو کرون ایک پتھر پر مین بیٹھا اوس پتھر کے نیچے سے
ایک دم بقدر رنگ سانپ کی معلوم ہوئی کہ اوسپر سیاہ نقطے تھے پس مین اوس پتھر پر سے اوتر آیا بعد ازان اوس

پتھر کے نیچے سے اوسنے سر نکالا مثل سر خرگوش کے اور بدن اوسکے پانچ تھے ہر ایک بقدر تین گز کے پانی مین پھرتا تھا ایکبارگی
میرے ہمراہیون سے اوسکو خنجر مارا کچھ اوسکو اثر نہوا باوجودیکہ نہایت نرم تھا اور پوست اوسکا پوست پیازسے باریک زیادہ تھا
گوشت اوسکا مثل گوشت دنبہ کے ہوتا ہے اور اوسکے بدن مین ہڈی نہین تھی اہل دریا کہتے ہین کہ یہ سانپ جب کشتی پر
آجاتا ہے وہان کے کتنون کو کھا لیتا ہے اوسکو خرگوش دریائی بھی کہتے ہین خواص اوسکے احوال حیوانات آبی کے شمول مین

صورت اوسکی یہ ہے



مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی اور منجملہ اونکے ایک مرغ ہے صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہے کہ اس دریا مین ایک مرغ ہے اوسکا [illegible] رکھتی ہین
یہ مرغ مبارک ہے جب بیضہ دیتا ہے دریا ساکن ہوتا ہے اگر کشتی کے واسطے کوئی خوف ہوتا ہے کسی مکان یا حیوان سے
وہ مرغ آگے کشتی کے آتے ہین اور اوپر جاتے ہین اور نیچے آتے ہین یعنی قوم کو اطلاع دیتے ہین تاکہ تدبیر کرین



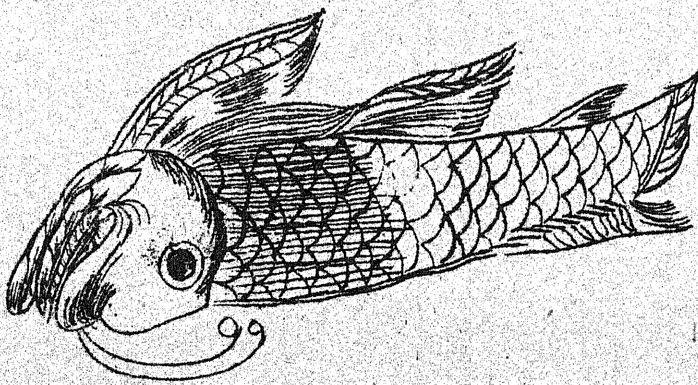
اور منجملہ اونکے شیخ یہودی ہے ایک حیوان ہے منہ اوسکا مانند مینڈک کے لیکن جثہ مثل جلد گائے کے ہے اوسکو کہ شب شنبہ کو پانی سے باہر خشکی مین رہتا ہے اور کچھ نہین کے شب یکشنبہ کو پانی نیز

ابو حامد اندلسی کہتا ہے کہ بیان مثل آدمی کے اور بدن اوسکا اوسکا بقدر گوسالہ کے اور جلد شیخ یہودی کہتے ہین اسلیے آتا ہے اور شب یکشنبہ تک کھاتا ہے بعد غروب آفتاب جاتا ہے پوست اوسکا [illegible]

رکھتے ہین فی الحال درد کو زائل کر دیتا ہے اور منجملہ اونکے ایک حوت موسی ہے ابو حامد اندلسی کہتا ہے کہ [illegible]


صورت شیخ یہودی کی یہ ہی.

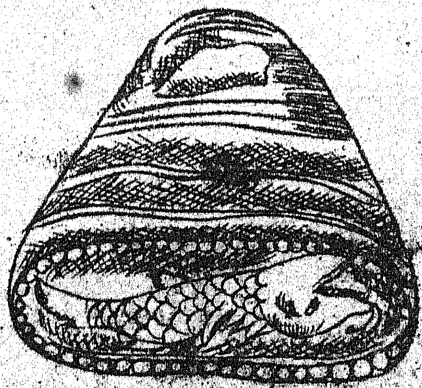
شہر سبتہ کے ایک مچھلی ہے
ہین نے نسل اوس مچھلی سے
کہ حضرت موسیٰ ویوشع علیہ
نبینا وعلیہما السلام نے نصف
کھائی تھی اور نصف دیگر
خداوند کریم نے اپنی قدرت
کاملہ سے زندہ فرمائی تھی جیسا
کر دیا یا اللہ پاک نے
فاتخذ سبیلہ فی البحر عجبا
اور مثل اوس مچھلی کے اس
دریا مین ابتک موجود ہی طول اوسکا ایک گز کا اور عرض اوسکا ایک بالشت کا ہوتا ہی ایک جانب اوسکے ہڈیون پر پوست
باریک کھنچا ہی تاکہ اعضا منتشر ہون اور ایک چشم اور نصف سر اوسکے نہین ہی اگر اسطرف دیکھے تو کھائی ہوئی مچھلی
معلوم ہوتی ہے اور دوسری طرف سے مثل مچھلی مسلم کے دکھائی دیتی ہی لوگ تبرک جانتے ہین اور بزرگون کے پاس ہدیہ
بھیجتے ہین اور یہودی اوسکو نہین کھاتے ہین اور ممالک دور و دراز مین بطریق ہدیہ کے بھیجتے ہین اور منجملہ اوسکے ایک


صورت حوت موسی یہ ہی

مچھلی ہے کہ اوسکو بغل کہتے ہین ابو حامد
اندلسی کہتا ہے کہ مجمع البحرین مین ایک
مچھلی ہے مثل پہاڑ کے دیکھی ہین نے کہ
آواز اوسکی خوفناک وکریہ تھی وقت
سننے آواز کے مجکو خوف تھا کہ
پہاڑ پھٹ نجائے اور اوسکی
حرکت سے دریا مین ایسا اضطراب
پیدا ہوا کہ خوف کشتی کے غرق ہونیکا
تھا دریائی لوگ کہتے ہین کہ اس مچھلی کو
بغل کہتے ہین اور مچھلی بڑی اس سے دریاے ظلمات مین ہی جب وہ اسکے کھانیکا قصد کرتی ہی یہ وہانسے بھاگ کر مجمع البحرین مین
آتی ہے وہ بھی اسکا تعاقب کرنا چاہتی ہے کہ یہان آکر اوسکو کھاوے لیکن وہ بسبب تنگی کے مجمع البحرین مین نہین سماتی ہی اور پھر جاتی ہی

اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے مثل کلاہ ترکوں کے ابو حامد اندلسی کہتا ہے کہ اس دریا مین ایک جانور کو دیکھا مین نے مثل کلاہ ترکون کے کہ نہ اوسکے سر ہوتا ہے نہ آنکھ نہ منھ اوسکے جوف مین ایک حیوان ہوتا ہے معلق اور درمیان اوسکے پتہ مثل پتہ گائے کے جب شکار کرتی ہین جو پانی اوسکے گرداگرد ہوتا ہے سیاہ ہوتا ہے سیاہی اوسکی بہت خوب اور شفاف ہر چند دھوتے ہین زائل نہین ہوتی ہے اور جو کچھ اوس سے لکھتے ہین کبھی محو نہین ہوتا ہے اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ ابو حامد اندلسی اوسکو بیان کرتا ہے کہ اس دریا مین ایک مچھلی دیکھی مین نے کہ اوسکو جب ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین اور پکاتے ہین اون ٹکڑون سے حرکت پیدا رہتی ہے جبتک کہ وہ بالکل پختہ نہین ہوتی اور یہ مچھلی بہت لذیذ ہوتی ہے اور منجملہ


صورت اوسکی یہ ہے


صورت مچھلی کی یہ ہے


صورت اوسکی یہ ہے

صورت اوسکی یہ ہے



اوسکے ایک
خطاف کہتے ہین
کہتا ہے کہ اس
مچھلی دیکھی ہین نے
وہ پر سیاہ ہین
ہوا پر مثل طیور
اڑتی جب چاہتی ہی
اور منجملہ
ایک
کہ اوسکو
کہتے ہین
اندلسی
یون بیان

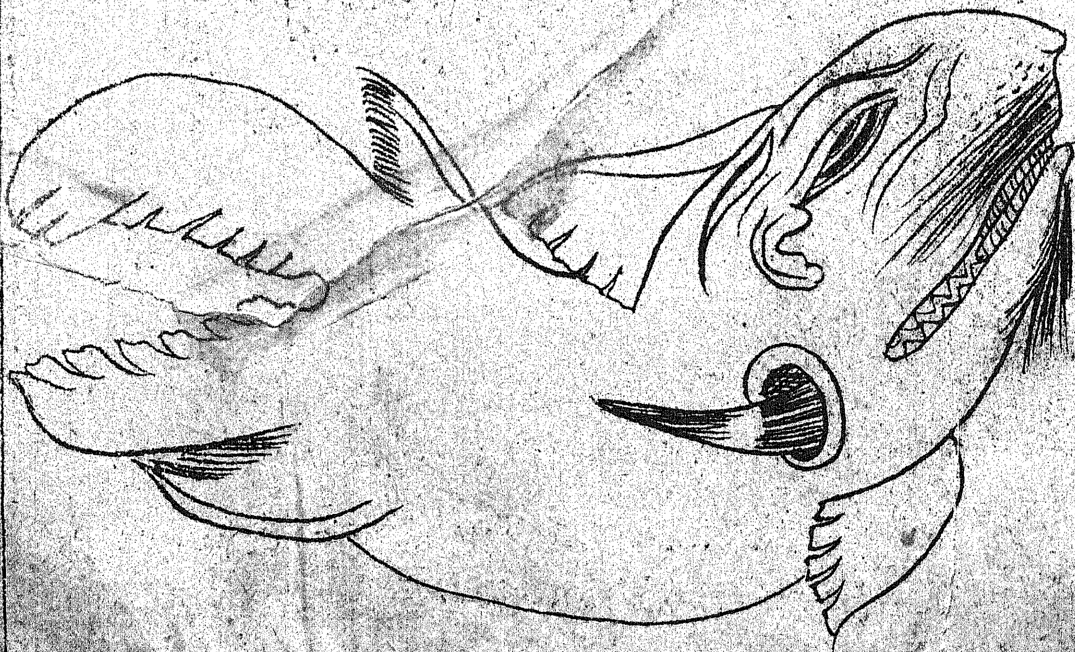
مچھلی ہے کہ اوسکو
ابوحامد اندلسی
دریا مین ایک
کہ اوسکی پشت پر
جب چاہتی ہے
کے اوڑنی ہے
پانی مین [illegible]
اوسکے
مچھلی ہے
منارہ
ابوحامد
[illegible]
کرتے ہین

صورت اوسکی یہ ہی



کہ یہ مچھلی طول مین مثل منارہ کے ہے جب پانی سے نکلکر اپنے تئین کشتی پر ڈالتی ہے فی الحال کشتی غرق ہو جاتی ہی جب اہل کشتی کو اسکی آنے کی خبر معلوم ہو جاتی ہی ڈھول وغیرہ بجاتی ہین تاکہ وہ بھاگ جاوی یہ مچھلی ایک آفت عظیم ہے دریا

صورت اوسکی یہ ہے

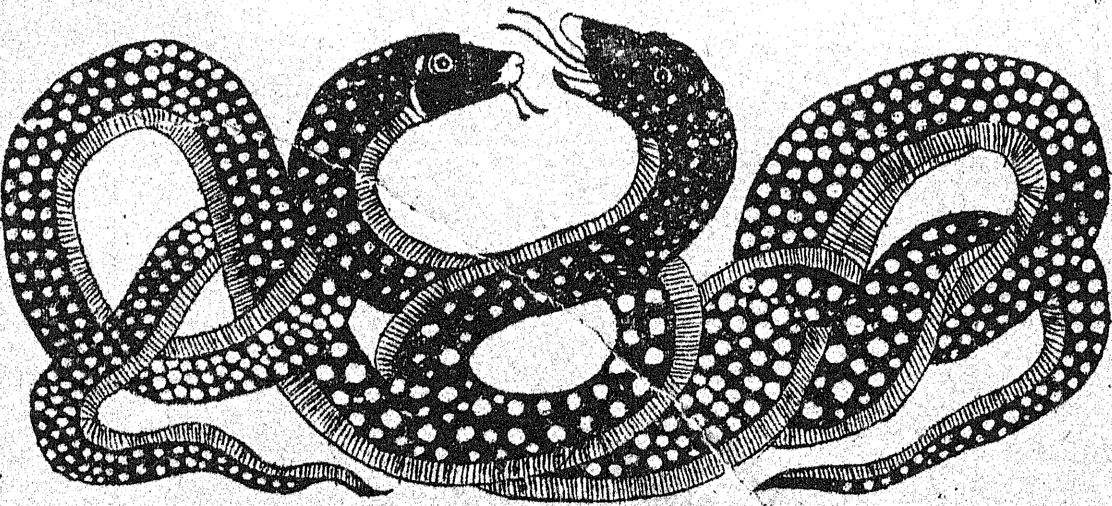


اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہی کہ ابو حامد اندلسی نے اوسکا ذکر کیا ہی کہ جب پانی دریا کا کم ہوتا ہے مچھلی کیچڑ مین رہتی ہے چھ گھڑی تک اضطراب کرتی ہی بشدت اضطراب سے جلد اوسکی شق ہوجاتی ہی دو بازو اوسکی جلد کے نیچے ہوتی ہین اوسوقت معلوم ہوتے ہین اونسے اوڑتی ہی اور پھر دریا مین آتی ہی اور اس دریا مین سانپ بہت ہین اکثر قریب طرابلس اور لاذقیہ اور جبل اقرع کے ہوتے ہین اطراف مملکت انطاکیہ مین کبھی دریا سے صحرا مین آتے ہین اوسوقت حیوانات آبی انکے عذاب سے محفوظ ہوتے ہین اور حیوانات صحرائی انکے شر سے ہلاک ہوجاتے ہین واللہ اعلم بالصواب

صورت اوس مچھلی کی یہ ہی



صورت سانپ کی یہ ہی

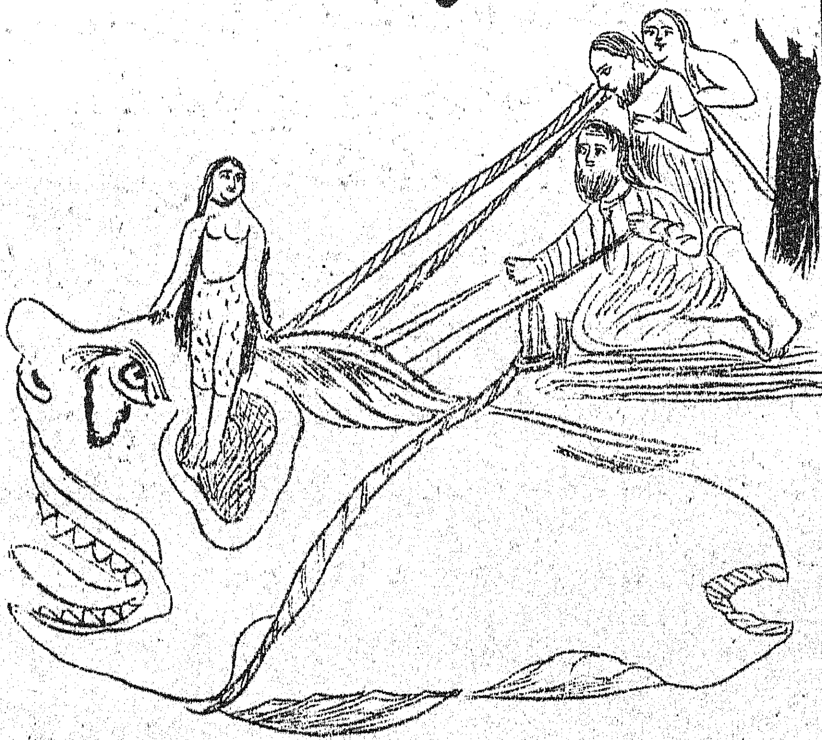


دریاے خزر یہ دریا طبرستان اور جرجان مین واقع ہی دریاے محیط سے متصل نہین ہی گرد اگرد اوسکے خشکی ہی اگر کوئی چاہے کہ گرد اوسکے پھرے اوسی جگہ پر آئیگا جہانسے ابتدا کی تھی پورب اسکے جرجان اور طبرستان ہی اُوتر اوسکے بلاد خزر پچھم اوسکے الان اور پہاڑ قیق ہین دکھن اوسکے بلاد جبل اور دیلم اس دریا مین سفر کرنا خطرے سے خالی نہین ہی اور دریاؤن سے اسمین اضطراب بہت ہے ارباب کشتی اس دریا مین مخوف جاتے ہین اور اسمین مد اور جزر نہین [illegible] سے کوئی جوہر نہین نکلتا ہی اور اسمین جزائر خراب بہت ہین اور آباد کم انسان وہان

نہین ہین جنگل اور درخت اور پانی جابجا ہی لکھا ہی کہ اس دریا کا دور ایک ہزار پانسو فرسخ کا ہی طول اسکا آٹھ سو میل ہی
اور عرض چھ سو میل ہی اور شکل اوسکی گول مائل بدرازی ہی بعضی جزائر اور اونکے حیوانات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی

فصل ۱۵ حیوانات اور جزائر اس دریا کے بیان مین منجملہ اونکے وہ ہی کہ مشاہدہ کیا اوسکو ابو حامد اندلسی نے کہتا
ہی کہ اس دریا مین ایک پہاڑ سیاہ دیکھا مین نے مثل قبر کے اور دریا اوسکو محیط ہی اور اوسکی چوٹی پر ایک سوراخ ہی کہ
اوسمین پانی آتا ہی اور اوس پانی کے ہمراہ چھل بہتے تھے صغیر بقدر ایک دانق کے اور اوس سے چھوٹے اور بڑے
لوگ وہانسے شہرون مین لیجاتے ہین تا آدمی اوسکا تماشا کرین اور منجملہ اونکے جزیرۃ الحیات ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی
کہ نزدیک کوہ سیاہ کے ایک جزیرہ دیکھا مین نے کہ اوسمین شعب بہت ہی اور درمیان اونکے سانپ اسقدر تھے
کہ حصر اونکا دشوار ہی یہانتک کہ کوئی شخص وہان پاؤن نرکھ سکتا اور اس جزیرے مین گھانس بہت ہی اور اوس گھانس مین
جانور دریائی بیضہ دیتے ہین اور وہ سانپ اونسے متعرض نہین ہوتے دیکھا مین نے کہ جو لوگ وہان جاتے ہین
ایک لکڑی ہاتھ مین لیکر اونکو ہٹاتے جاتے ہین وہ سب سانپ راستہ سے الگ ہو جاتے ہین اوسوقت وہ لوگ
راستہ صاف پاکر اون جانورون کے بیضہ لایا کرتے ہین اور وہ سانپ اونسے کچھ نہین مزاحم ہوتے تھے اور منجملہ اونکے
جزیرہ جن ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی کہ اس جزیرے مین مین نے کسی حیوان کو نہین دیکھا ہی الا آواز مسموع ہوتی تھی
لوگ کہتے ہین کہ یہ جزیرہ مکان جنون کا ہی اور منجملہ اونکے جزیرہ سیاہ کوہ ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی کہ یہ جزیرہ بڑا ہی اور وہان
نہرین اور اشجار بہت ہین وہان وناس ہوتا ہی وہین سے شہرون مین لیجاتے ہین ایک مرتبہ درمیان ترکون کے
نزاع واقع ہوئی تھی ایک قبیلہ وہان سے اس جزیرہ مین چلا آیا اور اقامت اختیار کی اور منجملہ اونکے جزیرہ غنم ہے
سلام ترجمان کہتے ہین کہ جس زمانہ مین خلیفہ کی طرف سے مین رسول مقرر ہوا تھا درمیان بلغار اور خزر کے ایک
جزیرہ دیکھا مین نے کہ وہان بکریان کوہی کثرت سے تھین مانند ملخ کے بسبب کثرت کے بھاگ نہین سکتی تھین
پس جب کشتی وہان پہونچی ارباب کشتی نے اون بکریون سے کشتی بھر لی اوسمین بکریان حاملہ اور غیر حاملہ تھین مین نے
سوا بکریون کے کوئی حیوان وہان نہین دیکھا اور گھانس اور پانی بھی وہان بہت ہی اور منجملہ اونکے وہ جزیرہ ہی کہ حکایت
کیا اوسکو سلام ترجمان نے کہتے مین کہ امیر المومنین واثق باللہ نے ایک شبکو خواب دیکھا کہ سد سکندری خراب ہو گئی اس
خواب سے اونکو فکر پیدا ہوئی پس سلام ترجمان کو اوسطرف روانہ کیا کہ حال مفصل بیان کرین سلام نے جو عجائب راہ
مشاہدہ کیے اونکو لکھکر بطور رسالہ کے جمع کیا اوسی رسالہ مین لکھا ہی کہ جب مین نزدیک ملک خزر کے پہونچا پانچ روز
وہان قیام کیا دیکھا مین نے کہ لوگ وہان مچھلی پکڑتے تھے وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور اوسکے کان مین سوراخ کرتے
تھے اور اوسمین رسی باندھکر کھینچتے تھے اس صدمہ سے اوسکے کان پر ورم آجاتا تھا پس اوسکے کان سے ایک
عورت صاحب جمال خوبرو دراز مو ظاہر ہوتی تھی اور اوسکی ناف سے زانو تک حق تبارک تعالی نے ایک شی سیاہ اور

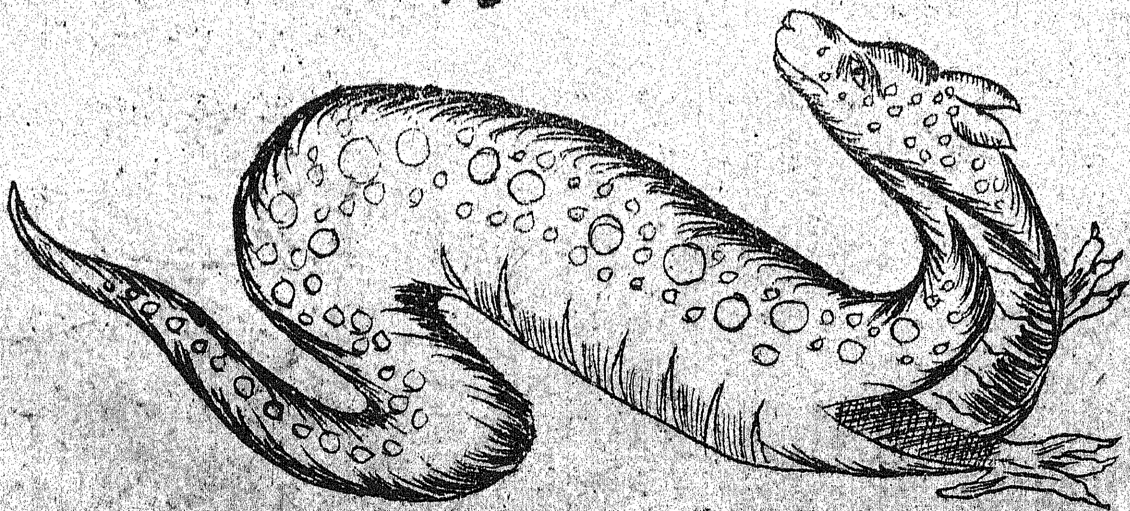
سفید اسطرح کی پیدا کی تھی کہ گویا پاپجامہ چسپت بند ہا ہی پس وہ لوگ اوسکو اپنے مکان پر لیجاتے وہ اپنا منہ پیٹتی اور بال
نوچتی اور فریاد و بکا کرتی تھی اوسکو بحفاظت رکھتے تھے جبتک کہ وہ زندہ رہتی اس حکایت کو ابو حامد اندلسی نے



صورت مچھلی اور عورت کی یہ ہے

اپنی کتاب مین کہ وزیر ابن ہبیر
کے واسطے لکھی ہی بیان کیا ہی
اور منجملہ اونکے تنین یعنی
سانپ عظیم ہے جیسا کہ بحر شام
مین مذکور ہوا لکھا ہی کہ یہ ایک
حیوان ہی کہ اوس سی حیوانات
آبی کو بہت ایذا پہونچتی ہے
باری تعالی ایک ابر کو بھیجتا ہے
کہ اوسکو تھوڑا عین ڈالدے
وہ سانپ نہایت سیاہ اور عظیم
ہی برق اوسپر اثر نہین کرتی
دم اوسکی جب کسی گھانس یا عمارت عالی یا درخت عظیم سے مس کرجاتی ہی فی الحال اوسکو گرادیتی ہی اور جب دم لپیٹا
چیز اوسکے گرداگرد ہوتی ہی جلجاتی ہی پس وہ ابر اوس سانپ کو جانب مسکن یاجوج ماجوج کے پھینکتا ہی وہ لوگ اسکو

صورت اوسکی یہ ہی



پارہ پارہ کرکے لیجاتے ہین اونکے سال بھر کی غذا وہی سانپ ہی عجائب اس دریا کے بیشمار ہین ایک حکایت عجیب پر ختم کیے
جاتے ہین کہتے ہین کہ زمان حکومت کسری مین ترکان خزر دریاے ایران مین آتے اور لوٹ لیجاتے وہان کے رہنے والے نہایت

تنگ تھے جب نوبت بادشاہت نوشیروان کی آئی اسنے بادشاہ خزر سے دوستی پیدا کی اور اوس سے درخواست کی کہ درمیان
بلاد ایران اور بلاد خزر کے ایک سد بنائی جاے اوسنے قبول کیا نوشیروان نے حکم کیا کہ یہ سد اسطرح پر تعمیر ہو کہ ہرگز خراب
نہو اور ساکنان خزر وہان سے ادھر نہ آوین نوشیروان آپ وہان گیا اور بارہ برس وہان مقام کیا اور سد بنوائی جب تعمیر سے
فراغت ہوئی بہت خوش ہوا حق تعالی جل شانہ کی حمد وثنا کرتا اور کہتا کہ یارب الارباب جیسا تونے الہام فرمایا مجکو واسطے بنانے
سد کے اور مین نے اوسکی تعمیر سے فراغت پائی اور جنگ وجدال خزر سے نجات ہوئی اپنے فضل وکرم سے مجکو میرے وطن
پہونچا اور محنت وغربت سے نجات دے یہ کہتا ہوا سجدہ جناب باری ادا کیا کہ ناگاہ دریا سے ایک شکل عجیب پیدا ہوئی
کہ تمام افق کو چھپا لیا لشکر جمع ہوا اور تیر وکمان تیار ہوا نوشیروان نے سجدہ سے سر اوٹھایا پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے بیان کیا
جو تو دیکھتا ہی اوسنے حکم کیا کہ ہتھیار رکھدو کہ حسب اللہ نے مجکو الہام فرمایا اور مین بارہ برس یہان رہا اور یہ کام مجسے ہوا یعنی
یہ سد تیار ہوئی وہ اللہ پاک ایک جانور دریائی کو مجپر غالب نکریگا اہل لشکر نے ہتھیار رکھدیے اور مطمئن ہوے پس وہ جانور
قریب تخت نوشیروان کے گیا اور کہا کہ مین ایک ساکنان اس دریا سے ہون سات مرتبہ اس سد کو بنا ہوا پایا اور سات
مرتبہ خراب اور جب یہ سد نہی اسقدر مضبوط نہی کہ کوئی دشمن اوسپر غالب نہو سکے پس الہام فرمایا مجکو حق تبارک وتعالی نے
کہ تیرے زمانہ مین ایک بادشاہ پیدا ہوگا اور تیری صورت سے مشابہ ہوگا اس سد کو تمام کریگا اور وہ سد قیامت تک رہیگی اور

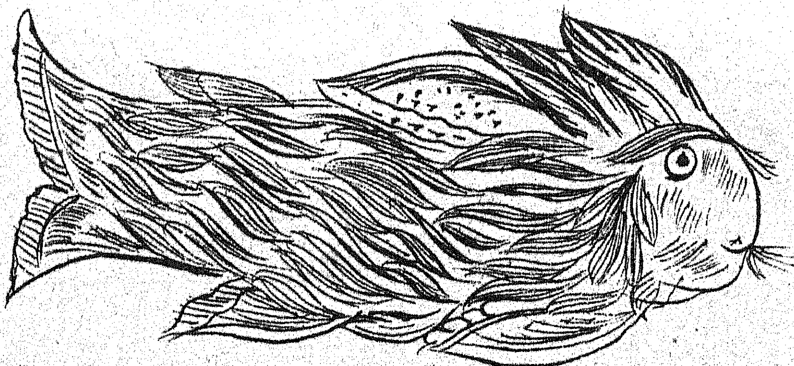


اور کوئی اوسکو خراب
نہ کر سکیگا تو وہ ہی بادشاہ
ہے پس اللہ جل جلالہ
نیک کرے کام تیرے بعد ازان
وہ جانور غائب ہوگیا یہ نہ
معلوم ہوا کہ ہوا پر اوڑ گیا
یا پانی مین غرق
ہوگیا

القول فی حیوانات الماء

حیوانات آبی دو قسم ہین
ایک قسم وہ ہی کہ اونکی گردن نہین ہی مثل مچھلی کے زندگی اس قسم کی پانی مین ہوتی ہی دوسری قسم وہ ہی کہ اونکی گردن بھی
ہی مانند مینڈک کے یہ قسم آبی اور ہوائی دونون ہوتی ہی قسم اول کو جناب باری تعالی نے ایسا پیدا کیا کہ اوسکو واسطے
فرحت کے کچھ احتیاج ہوا کی نہین بلکہ فرحت اوسکی پانی کی برودت سے ہوتی ہے جب یہ قسم پانی سے دور ہوتی

ہی اسطرحپر ہو جاتی ہی کہ جیسے دور ہونے ہوا سے اور حیوانون کی صورت ہوتی ہے اور اس قسم مین آواز نہین ہی اسلیے کہ انکی گردن نہین ہی حکمت مقتضی اس امر کی ہوئی کہ ہر حیوان کو اوسیقدر اعضا عنایت فرمائے کہ جنکی احتیاج تھی تاکہ زیادتی سے ثقل نہ پیدا ہو اور جو حیوان کہ صورت تمام ہی اعضا اوسمین زیادہ ہین اور ہر ایک کو اعضا بدن کی شکل پر عنایت کیے اور مفاصل موافق حرکات دیے پس حیوانات آبی کو اعضا اور مفاصل حیوانات بری سے کم دیے اور چونکہ حیوانات آبی کو بسبب اعضا اور مفاصل کے پانی سے صدمہ بہت ہوتا ہی بعض کو جلد صاف عنایت کی اور بعض مین ہڈی پیدا فرمائی اور بعض مین فلوس یعنی پوست مانند فلوس کے تا مثل زرہ اور جوشن کے ہو جاے اور آفات اعدا سے محفوظ رہین اور اس قسم کو ذی بازو پیدا کیا تا پانی مین سیر کرے جیسا کہ مرغ ہوا مین سیر کرتے ہین اور بعض کو آکل اور بعض کو ماکول پیدا کیا الا ماکول کو آکل سے زیادہ کیا تا نسل اونکی منقطع نہو اور غذا آکل پر تنگ نہو اس مقام پر بعض حیوانات آبی کا بیان مع عجائب او خواص موافق حروف معجم کے مذکور ہی **ارنب البحر** ایک حیوان ہی سر اوسکا مثل خرگوش کے اور بدن اوسکا مانند مچھلی کے ہے شیخ الرئیس لکھتا ہی کہ وہ ایک حیوان ہی رنگ اوسکا مثل سیب کے ہے سر اوسکا سرخی مائل ہے اوسکے اجزا مین ایک شے مثل ورق اشنان کے ہے کلفت کو دور کرتی ہی سر سوختہ اوسکا داء الثعلب کو مفید ہی اور ضماد اوسکا نورہ ہی اور استعمال اوسکا سرمہ کے ساتھ آنکھ کو روشن کرتا ہی یہ جانور بھی سمومات سے ہی اسلیے کہ کھانا اوسکا حلق کو مجروح کرتا ہی **ابلیس** ایک مچھلی عظیم ہی ہیبت ناک حیوانات عظیم کو کھاتی ہے اور اوسکو کوئی نہین کھاتا ہی



صورت ارنب البحر یہ ہی

خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر دو آدمیون مین دشمنی ہو گوشت اوس مچھلی کا ایک دسترخوان پر کھالین دشمنی کے عوض دوستی پیدا ہو **انسان آبی** تمام شکل انسان کی ہی صرف ایک دم زیادہ ہوتی ہی ایک شخص اوسکو گرفتار کر لایا تھا اوسکو قید کر کے لوگونکے آگے پیش کرتا تھا بعض کہتے ہین کہ بحر شام مین بعض وقت کنارے پر



صورت اوسکی یہ ہی

آتے ہین اور چندروز قیام کرتے ہین باشندے وہان کے بہت خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ خروج انسان آبی کا
دلیل فراخی ہی لکھا ہی کہ انسان آبی کو کسی نے گرفتار کر کے کسی بادشاہ پاس ہدیہ بھیجا کلام اوسکا مفہوم ہوتا تھا اوسکا
نکاح کسی عورت کے ساتھ کر دیا اوس سے لڑکا پیدا ہوا کہ مان باپکا کلام سمجھتا تھا اوس لڑکے سے پوچھا کہ باپ تیرا
کیا کہتا ہی اوسنے بیان کیا کہ باپ میرا کہتا ہی کہ دم سب حیوانون کی پشت پر جانب اسفل کے ہوتی ہی انسان کو کیا ہوا کہ اوسکے منہ پر واقع ہی

صورت انسان آبی کی یہ ہی



گاؤ آبی مثل گاؤ اہلی کے ہوتی ہی یہ گاے پانی سے باہر آکر چرتی ہی اور عنبر کہ کنارے دریا پر ملتا ہی سرگین اسی گای کا ہوتا ہی اکثر لوگ
جانتے ہین کہ عنبر دریا مین پیدا ہوتا ہی جب دریا مین اضطراب ہوتا ہی عنبر کنارے پر آجاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چشمے سے پیدا
ہوتا ہی مثل قیر اور نفطہ کے پس جس شخص کے مذہب پر عنبر سرگین گای کا ہی نافع دماغ ہی اور حواس کو قوی کرتا ہی اور ایک دانگ
اوسکا پینا جوہر روح کو زیادہ کرتا ہے

صورت اوس گای کی یہ ہی



بال ایک قسم ہے مچھلی کی مشہور درازی اوسکی پچاس گز کی ہی کشتی کو غرق کرتی ہی اور جو کچھ پاتی ہی کھا جاتی ہے عنبر کو کھالیتی ہی جب کنارے پر آتی ہی عنبر اوسکے شکم سے نکالتے ہین اور اوس عنبر کو مبلوع کہتے ہین یعنی کھایا ہوا وہ عنبر اچھا ہوتا ہی وقت مد بحر کے دریاے بصرہ مین آتی ہی اور بسبب تنگی اس دریا کے پھرنا اوسکا دشوار ہوتا ہے پس اوسکو قلابون سے کھینچتے ہین اور تیراندازی کرکے ٹکڑا اوسکے باہر نکالتے ہین اور اوسکے دماغ سے بہت روغن نکلتا ہے وہ چراغ مین جلاتے ہین روشنی خوب ہوتی ہی اور کشتی پر ملتے ہین الا کھانیکے لائق نہین ہے

صورت بال مچھلی کی یہ ہے



تمساح اوسکو نہنگ بھی کہتے ہین مانند سوسمار کے ہوتا ہی منہ کھولے رہتا ہی ساٹھ دانت اوسکے منہ مین ہین بیس اوپر چالیس نیچے اور درمیان دو دانتون کے ایک ایک دانت چھوٹا مربع ہوتا ہے کہ وقت منہ بند کرنے کے ایک دوسرے مین داخل ہوجاتا ہے اور پشت اوسکی مثل سنگ پشت کے ایک ہڈی ہے کہ جھک نہین سکتی اور لوہا اوسپر اثر نہین کرتا ہے اور اوسکے چار پر ہین اور ایک دُم دراز بقدر چھ گز کے اور سر اوسکا دو گز کا لانبا ہے اور بدن اوسکا درازی مین آٹھ گز کا ہے جب کوئی چیز چباتا ہے اوپر کے کلہ کو حرکت دیتا ہے بخلاف تمام حیوانون کے اور اپنے بدن پر لیٹ نہین سکتا ہے اسلیے کہ اوسکے بدن مین مہرہ نہین ہے اور وہ نہایت کریہ منظر یعنی بدشکل ہے جس حیوان کو پاتا ہے کھا جاتا ہے تمام حیوانات اوس سے ہراسان رہتے ہین دریاے نیل اور سندھ مین اکثر پایا جاتا ہے پانی کے نیچے چھپا ہوا جاتا ہے

جب کسی حیوان کو قریب پانی کے دیکھتا ہی کود کر شکار کر لیتا ہی مثل سوسمار کے بیضہ دیتا ہی اور اوسکے بیضے سے مشک کی بو آتی ہی سرگین منھ کی طرف سے کرتا ہی اسلیے کہ اوسکے جسم مین کوئی اور سوراخ نہین ہی جو شی کھاتا ہی اوسکے دانتون مین ہجاتی ہی کیڑے اوس سے پیدا ہوتے ہین اور مکلف ہوتی ہین پس پانی سے باہر نکل کر منھ اپنا کھولدیتا ہی اور آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی پس ایک جانور مثل طنطوی کے آتا ہی اور اوسکے منھ مین گھسکر و دلپس ماندہ جو اوسکے دانتون مین ہی چُن لیتا ہی جب تک اوسکے دانتون مین کچھ بھی رہتا ہی وہان سے نہین ہٹتا ہی اگر اس درمیان مین کوئی صیاد آجاتا ہی شعور کرتا ہی تاکہ تمساح دریا مین چلا جاوے بعد ازان جب تمساح کو معلوم ہوتا ہی کہ اب منھ پاک ہوگیا ہی اپنے منہ کو بند کر لیتا ہی تاکہ اوس جانور کو بھی کھالیوے اللہ پاک نے اوس جانور کے سر پر ایک ہڈی مثل سوئی کے پیدا کی ہی وہ اوسکے تالو مین مارتا ہی ناچار تمساح منھ اپنا کھولدیتا ہے وہ جانور اوڑجاتا ہی خواص اوسکے یہ ہین کہ اگر صاحب مددہنی آنکھ اوسکی اپنی داہنی طرف اور بائین آنکھ بائین طرف رکھے فی الحال درد موقوف ہو جاوے اور جو شخص دانت اوسکے اپنے پاس رکھے قوت باہ زیادہ ہووے جگر اوسکا نیچے دامن مصروع کے جلانا صرع کو دور کرتا ہی چربی اوسکی اگر موضع درد پر کسی گزندہ کے رکھین اوسیوقت درد موقوف ہوگا پتہ اوسکا اگر آنکھ مین لگاوین تو سفیدی آنکھ کی زائل ہوگی اور اوسکے دُم کی کھال اگر بچہ کی پیشانی پر رکھین تو وہ بچہ وقت لڑائی کے سب پر غالب ہو سرگین اوسکی گر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگاوین سفیدی چشم زائل ہو



صورت تمساح کی یہ ہی

تنین یعنی سانپ یہ حیوان بزرگ جثہ ہولناک صورت روشن چشم کلان سر دہن فراخ شکم وسیع رکھتا ہی جو پاتا ہی کھاجاتا ہی جانوران آبی اوس سے ہراسان رہتے ہین جب حرکت کرتا ہی دریا اضطراب مین آتا ہی جب شکم اوسکا بھر جاتا ہی جسم اپنا دریا سے بشکل قوس قزح کے نکالتا ہی تاکہ حرارت آفتاب کی اوسمین اثر کرے بقراطیس حکیم لکھتا ہی کہ مین دریا کے کنارے پہ مسکن گزین تھا اوس بلاد مین وبا پیدا ہوئی اور نہایت کثرت وبا ہوئی آخر کو معلوم ہوا کہ ایک تنین کو اپنے دریا سے نکالا ہی جس مقام مین تھا وہانسے بیس فرسنگ پر وہ سانپ پڑا تھا اوسکے باعث سے ہوا مین فساد آیا تھا اور سبب وبا کا ہوا تھا بہت مال اون بلاد سے جمع کرکے اوسکا نمک خرید کیا اور تنین پر ڈالا اوسوقت وبا کم ہوئی اوسوقت درازی اوسکی دو فرسنگ کی تھی اور رنگ اوسکا مثل رنگ شیر کے تھا اور اوپر فلوس مثل فلوس ماہی کے تھے اور دو بازو مثل ماہی کے تھے اور سر اوسکا بہت بڑا تھا مانند سر آدمی کی اور کان اوسکے بھی مثل آدمی کے تھے الا بہت دراز اور چشم فراخ گول ہر ایک آنکھ مثل خون بزرگ کے معلوم ہوتی تھی اور اوسکی گردن سے چھ گردنین اور نکلی تھین کہ ہر ایک کا طول بیس گز کا تھا اور سر اونکا مثل سانپ کے سر کے تھا خداو ابن افسلح مغربی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین عمر الکیافی کی مجلس مین حاضر تھا وہان اس سانپ کا تذکرہ ہوا مجھسے پوچھا کہ تمکو معلوم ہی کہ یہ سانپ کہانسے آیا مین نے کہا مجھے نہین معلوم کہا یہ سانپ صحرا مین ہوتا ہی متمرد جانوران صحرائی کو کھا جاتا ہی کھاتے کھاتے بہت بڑا اور قوی ہو جاتا ہی جب فساد اوسکا بہت ہوتا ہی جانوران صحرائی اوس سے تنگ ہوکر فریاد کرتے ہین اللہ تعالی ملائکہ کو بھیجتا ہی کہ اوسکو اوٹھا کر دریا مین ڈالدین یہ سانپ وہان بھی جانوران دریائی کو کھانا شروع کرتا ہی اور بھی بڑا ہو جاتا ہی آخر کو وہ جانور بھی اوس سے نالان ہوتے ہین اوسوقت اللہ جل جلالہ پھر ملائکہ کو حکم دیتا ہی کہ اس سانپ کو یاجوج ماجوج کی طرف ڈالدین کہ وہ اوسکو کھا جاوے جالینوس نے خواص اوسکے لکھے ہین کہ اگر چربی اوسکی کسی گزندہ کے زخم پر لگاوین بہت جلد نفع حاصل ہو اور اگر گوشت اوسکا کوئی کھالیوے شجاعت اور دلیری اوسمین بہت آتی ہی خون اوسکا جو شخص آلہ

ذکر پر وقت مجامعت کے ملے اونکی نون مین نہایت محبت پیدا ہوگی

صورت تنین کی یہ ہی



جری فارسی مین اسکو مار ماہی کہتے ہین یہ جانور مچھلی اور سانپ سے پیدا ہوتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ جری موشان بری کو کھاتا ہی ارباب کشتی کہتے ہین کہ رات کو موشان بری کہ انکو جردان بھی کہتے ہین دریاے بصرہ مین پانی پینے آتے ہین جری میان پانی کے منتظر وقت رہتا ہی جب جردان پانی پینا شروع کرتے ہین پانی مین جری کود کر اونکو پکڑ لیتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ گوشت اوسکا آواز کو خوش کرتا ہی اور لسّن جو بدن پر ہوتا ہی اوسپر رکھین تو وہ عارضہ دفع ہو جاتا ہی اور قوت باہ بھی زیادہ کرتا ہی اور پتہ اوسکا اگر اسپ دیوانہ کی ناک مین ڈالین تو جنون اوسکا دفع ہو **جلکا** یہ حیوان مار ماہی سے مشابہ ہے اور قسم ماہی سے ہے نیچے ریگ کے رہتی ہے صبح وشام پانی سے طلب غذا کے لیے نکلتی ہے علامت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو ذبح کرین خون اوسکے نہین نکلتا ہے اور استخوان اوسکے اسقدر نرم ہوتی ہین کہ گوشت کے ساتھ اوسکو کھالیوے گوشت اوسکا عورت کو فربہ کرتا ہے **دلفین** اہل کشتی اس ماہی کو مبارک جانتے ہین جب اسکو دیکھتے خوش ہوتے ہین جب کسی غریق کو دیکھتی ہے اوسکو کھینچکر کنارے پر لاتی ہے کہتے ہین کہ اوسکے دو بازو ہین کشتی کے ساتھ اپنی دونون بازو کھولکر ہوتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آواز کشتی مین جب کشتی اوسکے پاس آجاتی ہے تو جبہ مانند کی کے اپنے بازو بند کر لیتی ہے بعض کہتے ہین کہ غریق کو اپنی پشت پر لیتی ہی اور بعض کہتے ہین اپنی دم غریق کے ہاتھ مین دیکر کنارے پر لاتی ہے



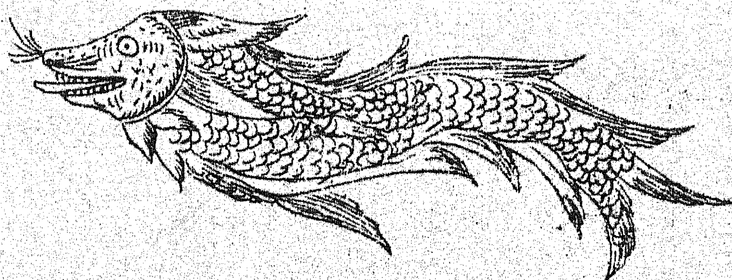
صورت جری کی یہ ہے



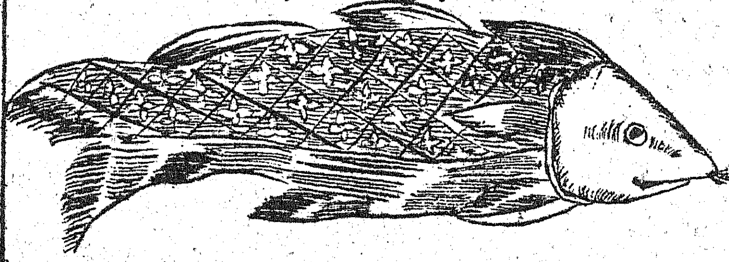
صورت جلکا کی یہ ہے

ذوبیان ایک قسم مشہور ہے
مچھلی کی اوسکے گوشت کو جس مقام
پر پیکان یا کانٹا زہر گیا ہو اگر رکھین تو
فی الحال وہ نکل آتا ہے اور اگر اوسکی گوشت
کو سیاہ چیونٹون کے ساتھ پکا کر کھا دین
شاکو سبب القرع سے پاک کرے اور قوت
باہ زیادہ ہو رعاوہ ایک مچھلی چھوٹی
ہے نہایت مخدر یعنی کیفیت مستی کی
رکھتی ہے یہانتک کہ اپنے تئین گرہون
مین ڈالدیتی ہے خاصیت اوسکی
یہ ہے کہ جب صیاد کے جال
مین آتی ہے اور صیاد رسی اوسکی
پکڑے ہوتا ہے اوسکو استعداد از
معلوم ہوتا ہے کہ رسی وسیلے ہاتھ سے
چھٹ جاتی ہے اگرچہ رسی دراز
ہو اگر صیاد رسی چھوڑ نہ دے
تو حرارت غریزی بالکل جاتی رہتی ہے
صیاد اوسکو پہچانتے ہین جب اونکو
معلوم ہوتا ہے کہ رعاوہ
جال مین آئی ہے رسی کو


صورت دلفین کی یہ ہے

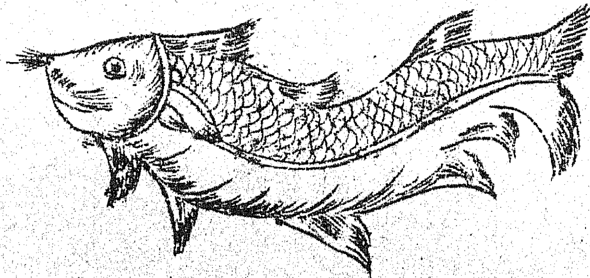

صورت ذوبیان کی یہ ہے

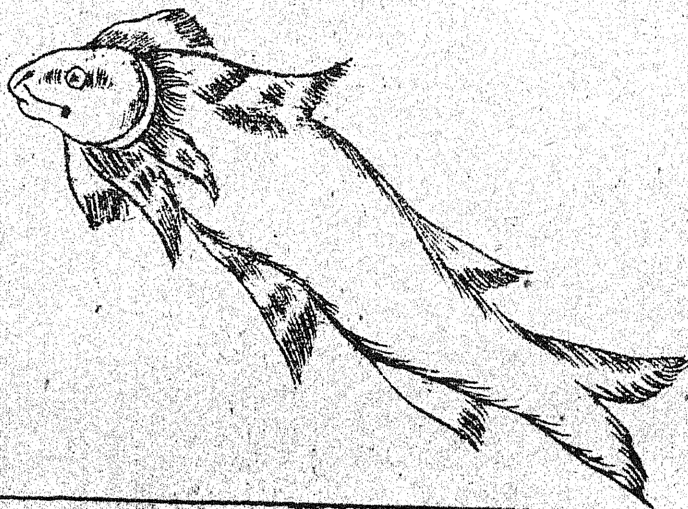
کسی درخت یا پتھر یا میخ مین باندھ دیتے ہین جب وہ مرجاتی ہے یہ خاصیت اوسکی دفع ہوجاتی ہے اطبائے ہند
اس مچھلی کا گوشت امراض حارہ مین دیتے ہین شیخ الرئیس بوعلی بن سینا نے لکھا ہے کہ اگر رعادہ زندہ کو صاحب
صداع کے پاس لیجاوین فی الحال عارضہ اوسکا دفع ہوجاوے اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اس مچھلی کا
گوشت اپنے پاس رکھے عورتین اوسکو بہت عزیز رکھین خصوصاً اوسکی زوجہ ایک لحظہ مفارقت اوسکی
گوارا نکرے ؟ فراسور ماہی معروف ہے مردم بحر اسکو بارک جانتے ہین اور اوس سے تفاول کرتے


صورت رعاده مچهلی کی یه هے

هین اگر وه جال مین آجاتی هے اوس سے
مزاحم نهین هوتے هین اور کهتے هین
که وه کبهی آدمیونکو دوست رکهتی هے
اگر دریا مین کشتی کو دیکهتی هے آگے آگے
مثل راهبر کے چلتی هے اگر کوئی بڑی
مچهلی قصد تباه کرنے کشتی کا کرتی هے یه مچهلی اوسکے کان مین گهسکر دماغ کو اوسکی حرکت دیتی هے یهانتک که وه بڑی مچهلی پتهر پر
اپنا سر مارتی هے پهر جبتک که وه مچهلی مرتی نهین هے یه اوسکے کان سے باهر نهین آتی هے جب وه مرجاتی هے یه بهی نکل آتی هے اور کشتی کو
اوسکے شر سے بچالیتی هے

بقیاس ماهی
مشهور هے جانب بیت المقدس کے
هوتی هے شیخ بوعلی بن سینا کهتا هے که
اوسکی جلد کی خاک اگر چارپایون کی آنکه
مین لگائین سفیدی اونکی آنکه کی رفع هو


صورت زمور ماهی کی یه هے


صورت بقیاس ماهی کی یه هے

سرطان
فارسی مین اوسکو
خرچنگ اور هندی مین کیکڑا کهتے هین سر
اوسکا نهین هوتا دونون آنکهین اوسکی کندهونپر
هوتی هین اور منه اوسکا سینه پر اور آٹه پیر
هین ایک پهلو سے چلتا هے تمام سال مین
سات مرتبه بدن سے کهال گراتا هے اوسکے مسکن
مین دو سوراخ هوتے هین ایک تری مین اور
ایک خشکی مین جب کهال گراتا هے سوراخ
خشکی کا کهولدیتا هے تاکه هوا آوے اور سوراخ
تری کا بوجه عدا کے بند کرلیتا هے اسلیے
که اوس زمانه مین نهایت ضعیف هو جاتا هے
جب بسبب هوا کے قوت آتی هے سوراخ خشکی کا بند کرلیتا هے اور تری کا کهولکر بتلاش معاش دریا مین جاتا هے
خواص اوسکے یه هین که اگر خرچنگ کو اوس درخت مین لٹکادین که پهل اوسمین نه آتے هون تو وه درخت بارآور هوگا

اور پھل اوسکے خراب ہوکر نہ گرینگے اور اگر اوسکے گوشت کو زخم پیکان وغیرہ پر رکھین تو پیکان نکل آویگا اور اگر سانپ
یا بچھو وغیرہ کے زخم پر رکھین نافع ہوگا اور اگر اوسکو جلا کر خاک اوسکی شربت کے ساتھ گزندہ سگ دیوانہ کو دین نفع بخشیگا
اور اگر اوسکی خاک کو بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاوین سپیدی آنکھ کی زائل ہو اور پانی جو بسبب نزلہ کے آنکھ سے نکلتا ہے
موقوف ہووے شیخ بو علی بن سینا نے لکھا ہے کہ گوشت اوسکا مسلول کو نافع ہے علی الخصوص عورت کے دودھ کے
ساتھ زیادہ تر سریع النفع ہے اگر چشم سرطان کو کوئی شخص اپنے پاس رکھے اچھے خواب دیکھے اور اگر اوسکی آنکھ کو حب الغار کے
ساتھ باندھکر جو لڑکا بہت روتا ہو اور بدمزاج ہو اوسکے گلے مین باندھین نافع ہو اور اگر سرطان کے سر کو صاحب
اپنے بازو پر باندھین تو نفع بخشے گا اگر کسی شخص کو تپ ہو سات مرتبہ سرطان کے کانٹے اوسکے دامن کے نیچے
جلاوین تپ دفع ہوگی اور اگر اوسکے پیر عنبر اور کافور کے ہمراہ صاحب خنازیر باندھین خنازیر یعنی گھینگہ دفع

صورت سرطان کی یہ ہے

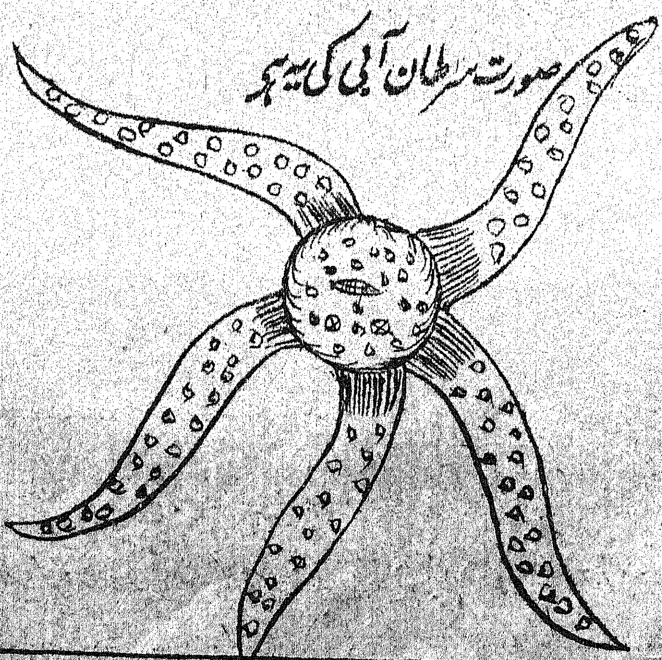


ہو اور جو شخص سرطانکو گردن مین لٹکاوے
علت خنازیر اوسے نہوگی اور بیضہ سرطان
جو منقش کے ہمراہ تپ دق کو زائل کرکے

سرطان آبی

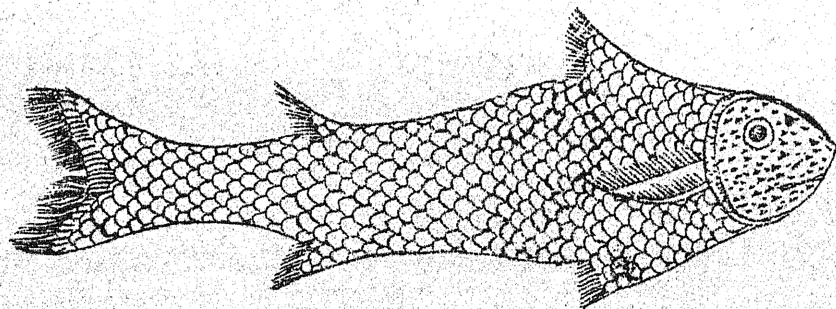
حیوان عجیب ہے
گویا ایک سر مین پانچ سانپ ہین حکیم
ولیسقوریدوس نے لکھا ہے کہ اگر اوسکو
جلاوین کلف کو نافع ہو اور اگر دانتونکو
مین جلا پاوین اور اگر چارپایون کی آنکھ مین
پھولا کدین سپیدی دور ہو اور اگر اوسمین
ناک لگاکر سرمہ کرین ناخونہ جاتا رہے شیخ
بو علی بن سینا نے لکھا ہے کہ خاک اوسکی
دانتونکو جلا دیتی ہے اور زخمون کو خشک
کرتی ہے مقفقور شیخ الرئیس نے لکھا ہے
کہ یہ حیوان آبی ہے دریاے نیل مین کہ
مصر مین واقع ہے شکار کرتے ہین بعضے
لکھتے ہین کہ یہ جانور نسل تمساح یعنی نہنگ
سے ہے اگر یہ جانور خشکی مین پرورش

صورت سرطان آبی کی یہ ہے



پاتا ہی سقنقور ہوتا ہی اور اگر پانی مین پرورش پاتا ہی نہنگ ہوتا ہی اور بعض قائل ہین کہ یہ جانور تمساح ہی پس اگر اوسکے
نکلنے کے بیضہ سے قصد دریا کا کیا تمسلح مشہور ہوا اور اگر قصد ریگ کا کیا سقنقور ہوا کہتے ہین کہ اگر یہ جانور آدمی کو
کاٹے اور وہ شخص اوس زخم کو قبل اسکے کہ وہ دریا مین آوے دہو ڈالے وہ جانور مرجائے گا اور اگر وہ شخص زخم کو
نہ دہوے گا خود مرجاویگا کہتے ہین اوسکے بھی مثل سوسمار کے دو قضیب ہوتے ہین گوشت اوسکا قوت
باہ کو زیادہ کرتا ہی خصوصاً اوسکے سر کا گوشت زیادہ تر بھی ہی اور جسقدر یہ جانور بڑا ہو گا گوشت اوسکا زیادہ مفید
ہو گا شیخ الرئیس کہتا ہے گوشت ناف اور چربی اوسکی بہی ہی اسقدر کہ ہرگز سکون نہین ہوتا ہی جبتک کہ پنیر اور
مسور نہ کہاوے اگر گوشت اوسکا کسیقدر اوس لڑکے کے باندہین کہ خواب مین ڈرتا ہے تو ہرگز نہ ڈرے گا اور
اوسکی پشت کی ہڈی اگر کوئی شخص اپنی پشت پر باندہے قوت باہ زیادہ ہو اس بارہ مین یہ جانور خاصیت عظیم رکھتا ہی

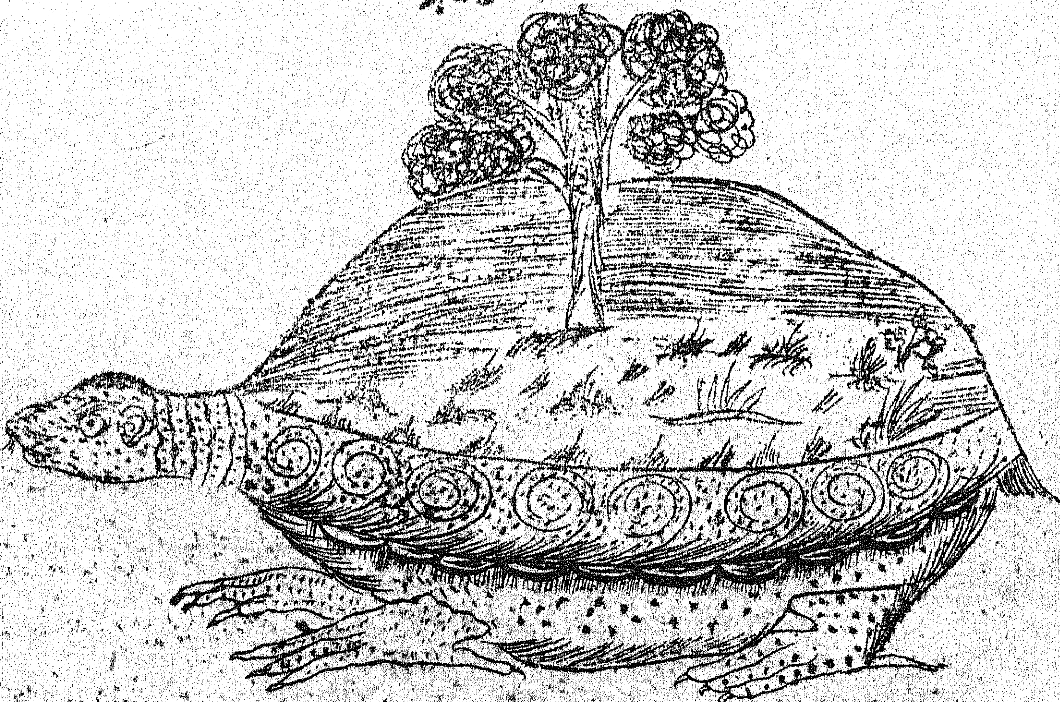
صورت ماہی سقنقور کی یہ ہی



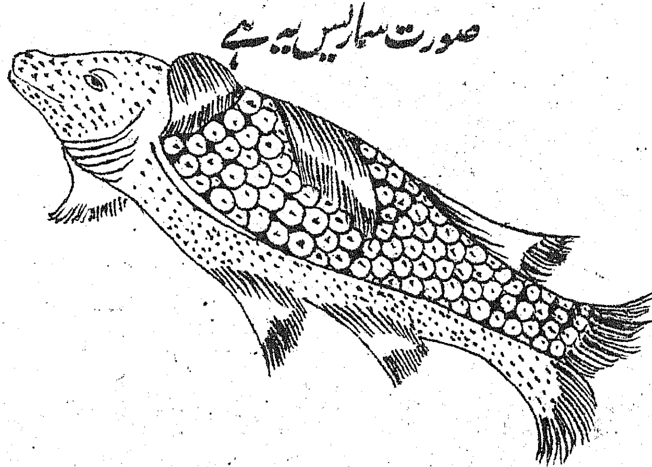
سلحفات فارسی مین اسکو سنگ پشت اور ہندی مین کچھوا کہتے ہین یہ جانور دریا مین ہوتا ہی اور صحرا مین
بھی ہوتا ہی لیکن دریائی بہت بڑا ہوتا ہی یہانتک کہ آدمی جانتے ہین کہ یہ جزیرہ ہی چنانچہ ایک تاجر سے حکایت ہی کہ
وہ بیان کرتا ہی کہ مین ایک دریا مین جاتا تہا ناگاہ ایک جزیرہ معلوم ہوا کہ اوسمین گہانس بہت تہی مین اپنے
ہمراہیون کے ساتھ وہان گیا اور وہان کہانا پکانے کے واسطے چولہے کہودے اور پخت طعام مین مشغول ہوے
کہ دفعتاً اوس جزیرہ کو جنبش ہوئی ملاحون نے کہا کہ تاجر و جلد کشتی پر بہاگ آو یہ جزیرہ نہین ہی کچہوا ہی آگ کی گرمی

اوسکو پہونچی اب پانی کے اندر جایا چاہتا ہی بسبب عظمت کے مثل جزیرے کے معلوم ہوتا ہے اور بسبب درازی
زمانہ کے خاک اوسپر جمع ہو گئی اور گھانس جمی ہی جب یہ جانور بیضہ دیتا ہے او سکے مقابلہ مین بیٹھتا ہے اور بہت
اپنی اسی امر مین مصروف کرتا ہی حق جل جلالہ اوس بیضہ مین بچہ پیدا کرتا ہی اسلیے کہ اسفل اوسکا مثل پتھر کے سخت
ہوتا ہے اور گرمی اوسمین نہین ہوتی ہے کہ بچہ پیدا ہو اور اسکا نر جب مادہ کے ساتھ مجامعت کرنا چاہتا ہے
ایک گھانس اپنے منھ مین لیتا ہی کہ خاصیت اوسکی یہ ہی کہ جو شخص اوس گھانس کو اوٹھاتا ہے حاجت روا ہوتا ہے
پس مادہ اوسکی اطاعت کرتی ہے اہل عجم اوس گھانس کو مہر گیاہ کہتے ہین شناخت اوسکی سوائے اس جانور کے
منھ مین نہین ہو سکتی ہی سنگ پشت سانپ کے دم منھ مین لیکر چباتا ہی اور سر اپنا نیچا کر لیتا ہی وہ سانپ جسم اپنا
اوسکی پشت پر مارتا ہی یہانتک کہ سانپ ہلاک ہو جاتا ہے خواص اوسکے یہ ہین کہ جس عضو انسان مین درد ہووے
عضو سنگ پشت کا اوس جگہ باندھین تو درد دفع ہو پیر اوسکا اگر منقرس پر باندھین نافع ہو گا الا داہنی طرف
داہنا پیر اور بائین طرف بایان پیر اگر کسی مقام پر بال اوکھاڑ کر سنگ پشت کا خون دو تین مرتبہ ملین بال اوس
مقام پر نہ نکلین گے اگر اوسکے پتہ کو شہد مین ملا کر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو اور پانی نزلہ کا بھی
[illegible] گا اور روشنی آجاوے اور پیا اوسکا خناق کو دفع کرے اور اگر مصروع اوسکو اپنی ناک پر لگا دے
نافع ہو اور کاسۂ پشت سنگ پشت دیگ پر بند کریں اور آتش دین ہرگز اوسمین جوش نہ آویگا زردی بیضہ سنگ پشت
تین مثقال اگر صاحب کھانسی کو دین اور دودھ بھی شامل کرین بہت نافع ہو گا چاہیے کسیقدر کھانسی سخت ہو واللہ اعلم بالصواب

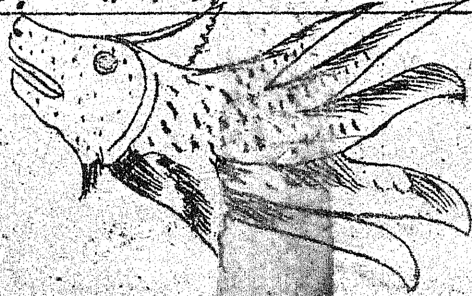
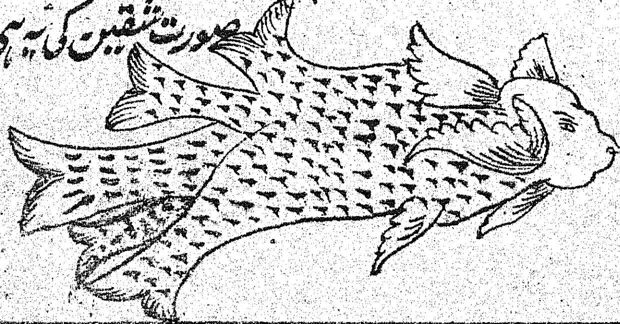
صورت کچھوے کی یہ ہے



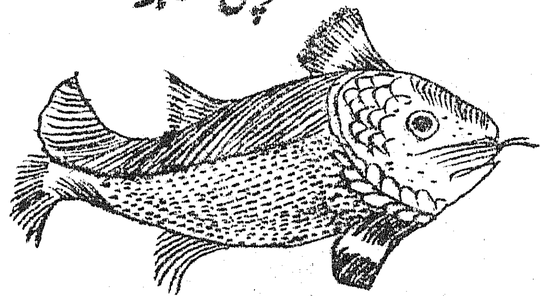
سمارلیس ایک قسم ہے مچھلی کی معروف و مشہور شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ سر اوسکا اگر مسے اور ورم پر ملین دفع ہو اور
اگر گوشت بڑھ گیا ہو اوسکو بھی دفع کرے گا


صورت سمارلیس یہ ہے

سمک اقسام مچھلی کے بہت ہین
اور ہر قسم کا نام بھی جداگانہ ہے
چھوٹی بھی ہوتی ہین اور بڑی بھی اور
بڑی یہانتک ہوتی ہین کہ انتہا
اوسکی نہین معلوم ہوتی چنانچہ بعض
تاجرون نے بیان کیا ہے
کہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بوجہ
گذر مچھلی کے گذر کشتی کا دشوار ہو گیا یہانتک تا عرصہ چہار ماہ اوسیجگہ قیام پذیر رہے جب وہ مچھلی نکل گئی اوسوقت راستہ
ملا اور بعض مچھلیان وہ ہین کہ دوسرا طرف اوسکا ہرگز نہین معلوم ہوتا ہے جو مچھلی آب شیرین مین ہوتی ہے ماہی آبخور سے
گوشت اوسکا لطیف اور خوش ذائقہ ہوتا ہے کہتے ہین کہ جسسال بارش کثیر ہوتی ہے ماہی بھی بہت ہوتی ہے جب وقت بیضہ
دینے کا آتا ہے جس مقام پر پانی صاف ہوتا ہے وہان بیضہ دیتی ہین اور بہت کثرت سے بیضے دیتی ہین او بیضونکو
مٹی مین چھپا دیتی ہین جسطرح ملخ صحرا مین گڑھی کھود کر انڈے اپنے پوشیدہ کرتی ہے اور اوسی مقام مین بچے پیدا ہوتی ہین حکیم بلیناس نے
لکھا ہے کہ ماہی تازہ کو اگر مست سونگھے مستی اور بے اختیاری اوسکی زائل ہو اور ہوشیاری آجاوے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ گوشت
اسکا شہد کے ہمراہ اگر استعمال مین لاوین نزول آب کو مانع ہو اور روشنی بصر تیز ہو اور بعض کہتے ہین کہ قوت باہ بھی پیدا کرتا ہے
اور زہر بھی جلاتا ہے اور پتہ اوسکا خناق کو نافع ہے چاہین پیلین اور چاہین شکر کے ہمراہ مخنوق کے حلق مین پھونکدین شبوط ماہی
ہے بصرہ کے قرب مین یہ قسم بہت ہوتی ہے گوشت اسکا نہایت لذیذ ہوتا ہے درازی اوسکی بقدر ایک گز کے اور عرض اوسکا بقدر
ایک بالشت کے ہوتا ہے جاحظ کہتے ہین کہ ہمنے صیادون سے سنا ہے کہ شبوط جسوقت جال مین آتی ہے اور خلاصی ہونا دشوار جانتی ہے
بقدر دس گز کی چڑھ جاتی ہے اور اسیقدر ہوا پر بلند ہوتی ہے اور جال مین سوراخ کرکے نکلجاتی ہے شقیقین ایک حیوان دریائی ہے عجیب الشکل
اوسکے پانچ دم ہین منقلب بخلاف اوس مقام کے کہ دم جانورونکی نکلتی ہے پوست اوسکا درد دندانکو زائل کرتا ہے خواہ چباوین یا دانتو پر رکھین



صورت شقیقین کی یہ ہے

صبیر مچھلی چھوٹی ہے دریاے شام مین بہت پائی جاتی ہے اگر اوسکے شوربے سے کلی کرین درد دہن دفع ہو



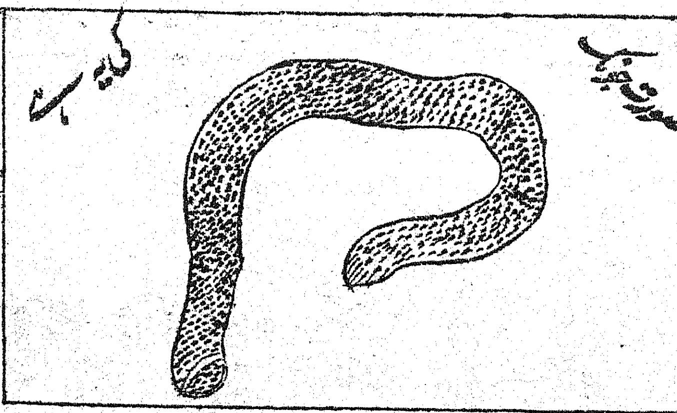
صورت صبیر مچھلی کی یہ ہی

ضفدع ہندی مین اسکو مینڈک کہتے ہین
یہ جانور دریائی اور صحرائی ہی آنکھین اوسکی نہایت
گرم ہین اور ظاہر ہین اور کان اوسکے بھی
ظاہر ہین روایت ہی کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
روایت ہے کہ فرمایا آپنے نہ مارو ضفدع کو کہ تسبیح
اوسکی تسبیح ہی حق تعالی کی اور نہین ہی مخلوقات
سے کوئی شی کہ مشغول بذکر باری تعالی ہو ابتدا انکے پیدائش کی یہ ہی کہ پانی مین مثل رودہ یعنی کیڑون کے باریک اولاً
معلوم ہوتے ہین بعد ازان مثل چنون سیاہ کے معلوم ہوتے ہین پھر بعد چند روز کے اونکے ہاتھ پیر معلوم ہوتے
ہین اور صورت مینڈک کی ہو جاتی ہی اونکے جسم مین ہڈی نہین ہوتی ہی اور بعد ازان اونسے بچے بھی پیدا ہوتے ہین انکو
شور و غل بہت کرتے ہین جب آگ دیکھتے ہین خاموش ہو جاتے ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ جب ضفدع کے منہ مین پانی
ہوتا ہی آواز کرتا ہی اور جب پانی نہین ہوتا ہی خاموش رہتا ہی اسیوجہ سے جب پانی کے باہر ہوتا ہی آواز نہین کرتا ہے
اور ضفدع صحرائی سبز ہوتا ہی اوسمین زہر ہوتا ہی اگر کوئی کھالیوے ہلاک ہو جاوے اور اگر ضفدع کو اوسوقت کہ پانی سے
نکلے ثالیل پر رکھین دو تین مرتبہ یہ عمل کرین ثالیل دفع ہونگے اور اگر اوسکا شکم چاک کرکے گزیدہ کے موضع درد پر رکھین
نافع ہووے اور اوسکو کوئی جانور نہین کھاتا ہی مگر شیر اگر دریائی مینڈک کوئی کھائے رنگ اوسکا سیاہ ہوگا اور روشنی چشم
کم ہوگی اور منہ گندہ ہوگا اور عقل زائل ہوگی بلیناس حکیم صاحب کتاب خواص نے لکھا ہی کہ اگر مینڈک دیگ جوشان مین رکھین
جوش اوسکا موقوف ہوگا اور جسکو تپ ربع ہو اوسکے اوپر لٹکا دین توانشاء اللہ تعالی تپ دفع ہوگی اور منجملہ خواص عجیبہ
اوسکے سے ایک یہ امر ہی کہ ایک زمانہ مین حاکم موصل نے ایک مکان باغچہ مین بنایا اور قریب اوسکے ایک حوض بھی تیار
کیا اوسمین مینڈک پیدا ہوے حاکم اونکی بق بق سے نہایت تنگ ہوا اپنے رفیقون سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو تاکہ بق بق
انکی موقوف ہووے ہرچند تدبیرین کین سودمند نہوئین اتفاقاً ایک شخص وہان وارد ہوا اور اوسنے ایک طشت لیکر پانی پر
پھیرا جبتک وہ طشت پانی پر رہا آواز اونکی موقوف رہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس سال مینڈک بہت پیدا ہوتی ہین
اوس سال وبا کی کثرت ہوتی ہی حکیم بلیناس نے اسکے اجزا کے خواص مین لکھا ہی کہ اگر اوسکی زبان روٹی مین چور کو دین
وہ اپنی چوری سے اعتراف کرے اور اگر سوتے شخص کے دل پر رکھدین جو کام اوسنے حالت بیداری مین کیے ہون گے
سب بیان کردیگا اور اگر اطراف زبان کو قصب یعنی گنی مین خاکستر کرکے جس مقام پر بدن سے لگاوین ہرگز وہان بال
نہ جمین گے اور اسی طور پر خون اوسکا جس مقام پر لگاوین وہان بھی بال نہ جمین گے جو شخص اسکا خون منہ پر ملے سب کے

نزدیک دوست ہوگا اور جو شخص خون اسکا کھالیوے اسقدر دمنی گرے کہ ہلاک ہوئے اور اگر چربی اوسکی بن دندان پر ملین بے تکلف دانت گر جائینگے اگر اوسکی چربی کو اعضاے بدن پر ملین اثر سردی کا اوس سے معلوم ہوگا اور دل اور پتہ اوسکا زہر قاتل ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ یہ خواص مینڈک صحرائی کے ہین نہ مینڈک آبی کے علق ہندی مین اسکو

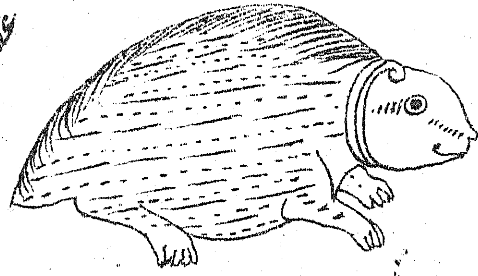


جونک کہتے ہین یہ جانور سیاہ ہوتا ہی درازی اوسکی بقدر ایک انگشت کے ہوتی ہی سر اور دُم اوسکی باریک ہوتی ہی اور تمام جسم گندہ اطبا جب چاہتے ہین کہ کسی عضو سے خون فاسد کو دور کرین اس جانور کو اوس مقام پر لگا دیتے ہین تاکہ یہ اوس مقام سے خون کو کھینچ لے اور جب چاہتے ہین کہ جدا کرین نمکین پانی اوس مقام پر ڈال دیتے ہین فی الفور اوس مقام سے جدا ہو جاتا ہی اور اکثر پانی مین بیچ حلق حیوان کے کہ پانی پیتا ہو چسپان ہو جاتا ہی جسوقت بال لومڑی کے جلا کر دھوات اوسکا اوس حیوان کے منھ مین دیتے ہین یہ جانور حلق کو چھوڑ دیتا ہی اور خواص عجیبہ اس جانور سے یہ ہی کہ جب شیشہ گر شیشے کو بھٹی پر رکھتا ہی اگر جونک اوسمین ڈالدیوے تو اوسکے دھوین کی تاثیر سے تمام شیشے ٹوٹ جائینگے ایسطور پر اگر تنور مین جونک کو ڈالدین تمام روٹیان تنور سے چھوٹ کر آگ مین گر پڑینگے اور اگر اس جانور کا بخور مکان مین کرین مچھر وغیرہ ہلاک ہونگے اور اگر اس جانور کو قارورہ مین جلا کر خاک اوسکی کسی مقام پر بال توڑ کر لگا دین ہرگز وہان بال نہ نکلین گے



عطا یہ جانور ایک قسم کا ہی جانوران صدفی سے بستہ پانی مین پیدا ہوتا ہے مثل تالاب وغیرہ کے اکثر بلاد ہند مین اور بلاد بابل و بغداد مین ہوتا ہی یہ جانور ایک حیوان عجیب ہے مکان اوسکا مدور ہوتا ہے سیپ کا جیب یہ اپنے مکان کے اندر جاتا ہے جو کوئی دیکھتا ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ پتھر ہی فقط سر اوس سے باہر نکالتا ہے اور جب پانی سے باہر نکلتا ہے دکھلائی دیتا ہے اور اپنے مکان کو اپنے ساتھ کھینچ لاتا ہی اور پوست اوسکا بہت باریک ہوتا ہی اور اوسکے ایک سر دو کان دو آنکھین ہوتی ہین اور منھ اسکا بہت خوبصورت ہوتا ہے ایام گرما مین جب پانی خشک ہو جاتا ہے یہ جانور بہت دکھائی دیتے ہین اور اوسمین خوشبو ہوتی ہے اسلیے کہ انار بہت کھاتا ہے خواص اوسکے یہ ہین کہ بخور اوسکا ... کو نافع ہے

اور خاکستر اوسکی دانتونکو
پر ضماد اوسکا نافع ہوتا ہے
مثل صحرائی گھوڑے کے
ہے اور رنگ اوسکا خوب
مثل گاے کے شگافتہ



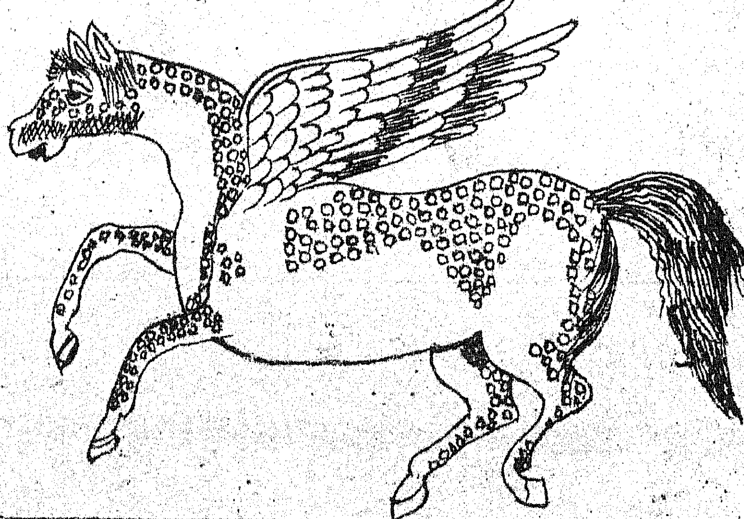
روشن کرتی ہے اور عضو سوختہ

دریائی گھوڑا

ایک گھوڑا ہے الادم اوسکی دراز ہوتی
ہوتا ہے اور سم اوسکے
ہوتے ہین اور گدھے

سے قد مین تھوڑا بڑا ہوتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ دریاے مصر مین یہ گھوڑا پایا جاتا ہے اور گھڑیال کو کھاتا ہے
اور جب صحرائی گھوڑے سے اسکا جوڑا دیا جاتا ہے بچہ بہت خوبصورت پیدا ہوتا ہے لکھا ہے کہ شیخ ابو القاسم گرگانی کہ مشایخ
خراسان سے تھے ایکبار کنارے دریا کے گئے اونکے ساتھ گھوڑیان بھی تھین دریا سے ایک گھوڑا سیاہ کہ اوسپر
نقطہاے سپید تھے نکلا اور اوسی گھوڑی کو دیکھ کہتے ہین پس وہ گھوڑا اوس گھوڑی پر کودا اور اوس سے بچہ
پیدا ہوا نہایت خوبصورت جب دوسرا سال آیا شیخ موصوف اوس مقام پر دوسرے بچہ کی طمع مین گئے پس گھوڑا
دریا سے نکلا اور اوس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا کیا بعد ازان دریا مین چلا گیا وہ بچہ بھی اوسکے پیچھے چلا گیا شیخ
ہر سال اوس مقام پر آتے اور گھوڑی بھی ہمراہ لاتے واسطے بچہ کے اسوجہ سے اونکو ابو القاسم گرگانی کہتے ہین
اور عمرو ابن سعد نے لکھا ہے کہ دریائی گھوڑا مصر مین اوس مقام سے آتا ہے کہ جہانسے دریاے نیل نکلا ہے اور خاصیت
اوسکی یہ ہے کہ دانت اوسکے جو شخص باندھے درد شکم زائل ہو لکھا ہے کہ ایک جماعت سواران مصر کی کہ اطراف نیل پر
رہتے تھے درد شکم انکو پیدا ہوا دانت دریائی گھوڑے کے باندھ لیے وہ درد زائل ہو گیا اور جس شخص کو دورہ
صرع اول ماہ مین ہوتا ہو اگر وہ دانت اوس گھوڑے کے اپنے پاس رکھے دورہ صرع کا دفع ہوگا اور خاک اوسکی

ہڈی کی اوسکی
ملکر مرہم بناوین
ایک عارضہ ہوتا
رکھین وہ عارضہ
خصیہ اوسکے
کرکے پیوین لیس
گزندہ ہوام و
بچھو بھڑ کا بہت

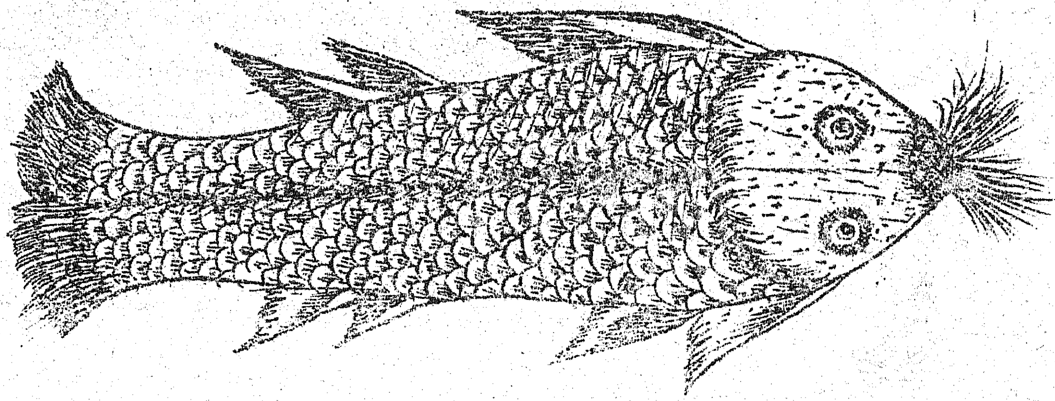

صورت دریائی گھوڑی کی یہ ہے

چربی کے ساتھ
اور سرطان پر کہ
ہے مہلک
دفع ہوگا اور
اگر خشک
تو پینا اوسکا
حشرات یعنی سانپ
نافع ہے

اور پوست اوسکا اگر جلاکر ورم پر رکھین تی الحال درد جاتا رہیگا اور اگر کسی قریہ مین دفن کرین بہت سی آفتین

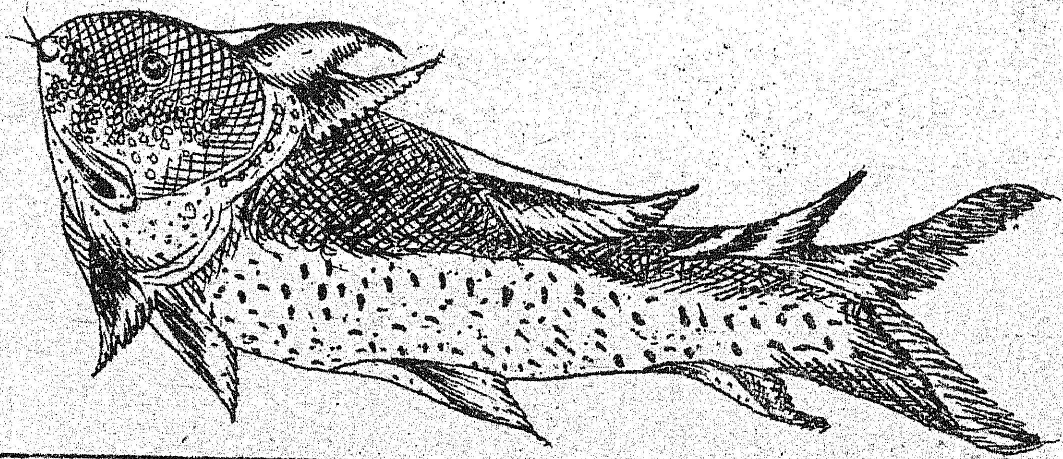
وہانسے دفع ہو جائیگی فاطوس ایک مچھلی بڑی ہوتی ہی جب قریب کشتی کے آتی ہی کشتی کو توڑ ڈالتی ہی ملاح اوسکو پہچانتے ہین اللہ حیض زنان اوسکے دفع کے لیے کشتی مین لٹکا دیتے ہین جب تک وہ لٹکا رہتا ہے وہ مچھلی کشتی سے دور رہتی ہے قریب نہین آتی ہے

صورت فاطوس مچھلی کی یہ ہے



قسطا ایک مچھلی بڑی ہوتی ہے یہان تک کہ اوسکی ہڈیون کا پل باندھتے ہین چربی اوسکی اگر برص پر لگاوین تو برص زائل ہو

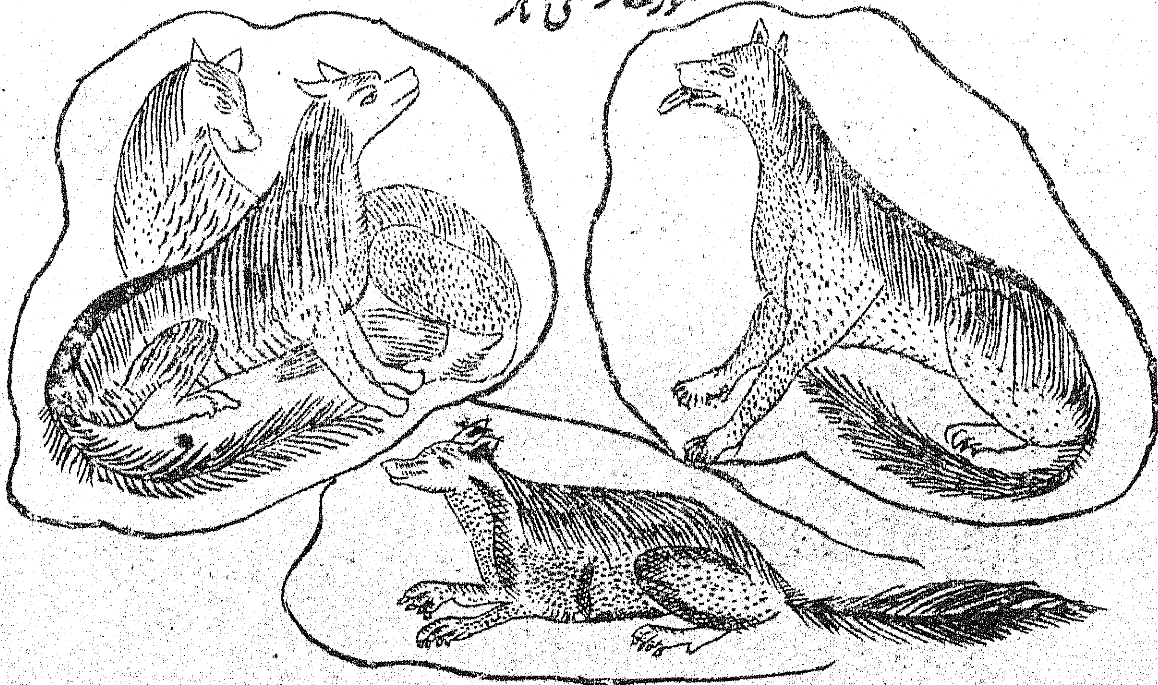
صورت قسطا مچھلی کی یہ ہی



قندریہ جانور صحرائی اور دریائی ہی بڑی نہرون مین رہتا ہی بلاد اشنو مین اور اوسکے گھر مین دو دروازے ہوتے ہین ایک خشکی مین اور ایک پانی مین اور اوسکا ایک خادم ہوتا ہی اوس مکان مین جدا جدا مکان بناتا ہی ایک اپنے واسطے ایک اپنے جوڑے کے واسطے اور ایک اولاد کے واسطے اور ایک خادم کے واسطے اور مکان اوسکا عالی

ہوتا ہی مکان جوڑے سے اور مکان جوڑیکا بلند ہوتا ہے مکان اولاد سے اور مکان خادم کا اسفل مین ہوتا ہے
اور اگر پانی زیادہ ہوتا ہی یا کوئی دشمن پانی کی طرف سے آتا ہی خشکی کی دروازے کی طرف سے باہر نکل آتا ہی
اور اگر کوئی دشمن خشکی کی طرف سے آتا ہی پانی مین بھاگ جاتا ہی اور مچھلی کھاتا ہی اور خادم لکڑی بیریکی دانتونمین
پکڑکر مخدوم کے گھر تک کھینچ لیجاتا ہی اور سوداگر اوس بلاد کے پوست خادم و مخدوم کو پہچانتے ہین اسلیے
کہ خادم کے دہنے بائین بال ٹوٹے ہوتے ہین واسطے کھینچنے لکڑی کے اور مخدوم کے بال نرم ہوتے
ہین اور خواص اوسکے یہ ہین کہ خایہ اوسکا جند بیدستر ہی اور بعض کہتے ہین کہ جند بیدستر خایہ سگ آبی ہی واسطے
ریح الصبیان کے خوب ہی جو ایک دانہ بھی اس سے جلاب مین لڑکے کو دین فی الحال عارضہ دفع ہوگا اور
اوسمین بدبو ہوتی ہے اور اسی طور پر اصحاب صرع و فالج ولقوہ ونسیان وغیرہ کو نافع ہے اور یہ مجرب ہے
شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جند بیدستر واسطے دھون اور رعشہ اور تشنج اور فالج اور نسیان اور جملہ عوارض باردہ کو
اور گزندہ ہوام کو نافع ہے

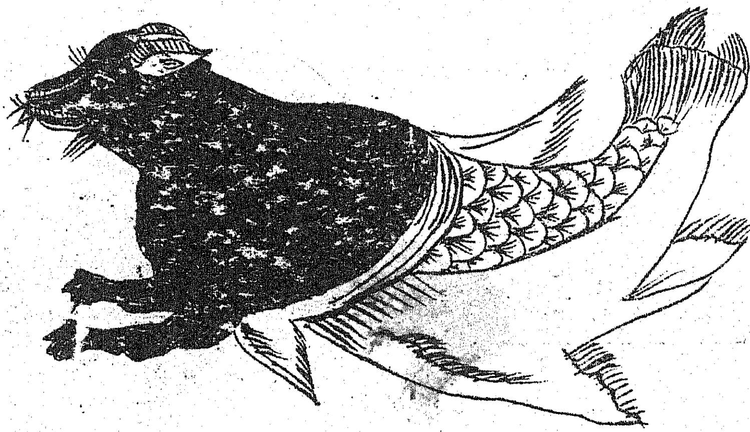
صورت اوسکی یہ ہی



قنفذ الماء یعنی خارپشت آبی ایک جانور ہی کہ سر سے شکم تک خارپشت صحرائی کے مشابہ ہی اور کمر سے آخر تک
مثال مچھلی کے ہی اور جسم اوسکا برابر گائے کے ہوتا ہے اور رنگ اوسکا سیاہ اور اوسکے جسم پر ایک بال بھی
نہین ہوتا ہی گوشت اوسکا خوش ذائقہ ہوتا ہی نواح کرمان مین مجوس کھاتے ہین خاصیت اوسکے گوشت
کی یہ ہی کہ پیشاب بہت ہوتا ہے اور سنگ مثانہ جاتا رہتا ہے اور پوست اوسکا اگر خشک کرکے تلا کرین

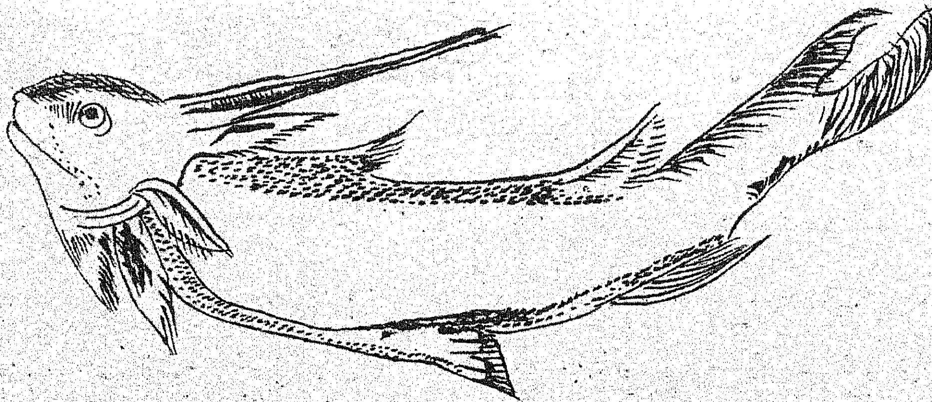
جس مقام پر کہ چربی آجاے تو دفع ہو اور اگر اوسکے پوست کا طبل بناوین تو اوسکی آواز سے حشرات الارض مثل سانپ بچھو وغیرہ مرجاتے ہین اور درندے بھاگ جاتی ہین

صورت خارپشت آبی کی یہ ہے



توقی ایک قسم ہے مچھلی کی نہایت عجیب اوسکے سر پر ایک خار ہوتا ہے بہت تیز اور قوی اگر اوس خار سے کشتی کو جنبش دے تو کشتی ٹوٹ جاوے اور اگر کسی جانور کو اوس سے مارے تو وہ جانور ہلاک ہووے لکھا ہے یہ مچھلی جب بھوکی ہوتی ہے اپنے تئین کسی بڑے جانور کے پاس ڈالتی ہی تاکہ اوسکو کھالیوے تب اوس جانور کا پیٹ اوس خار سے پھاڑتی ہی اور کھالیتی ہی ملاح لوگ کہتے ہین کہ کشتی کو اسواسطے تباہ کرتی ہی تاکہ سکان کشتی کو کھالیوے اور ملاح اوسکے پوست کے کپڑے پہنتے ہین اسلیے کہ اوسکے پوست پر اوسکا خار اثر نہین کرتا ہی

صورت توقی یعنی خاردار مچھلی کی یہ ہے



سگ آبی ایک حیوان مشہور ہی ہاتھ اوسکے چھوٹے ہوتے ہین اور پیر اوسکے دراز لکھا ہی کہ یہ کتا اپنے تئین مٹی مین چھپا دیتا ہی تاکہ تمساح معلوم کرے کہ یہ بھی ایک ٹکڑا مٹی کا ہی اوسوقت اوسکے منھ مین گھسکر دل و جگر اوسکا کھالیتا ہی اور اوسکا پیٹ چاک کرکے باہر نکل آتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ جو شخص چربی اوسکی اپنے پاس

رکھے مسلح سے بیجوف ہوجاوے اور یہ جانور آپسمین الفت بہت رکھتے ہین یہانتک کہ اگر ایک جال مین پھنستا ہی سب اوسکی بیاری جمع ہوجاتی ہین اور کبھی بموافقت ایکدوسرے کے جال مین گرفتار ہوتے ہین اگر مادہ گرفتار ہوتی ہے نر دوسری مادہ سے جوڑا نہین کرتا ہی پوست نر کا کسی کام کا نہین پوست مادہ کا بہت اچھا ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ پتہ اوسکا بقدر دانہ مسور کے زہر قاتل ہی اور خایہ اوسکا جند بیدستر ہی اگر اوسکے پوست کا پائتابہ پہنین تو عارضہ نقرس کو نہایت مفید ہو بلکہ عارضہ زائل ہوجاوے صیاد جب اوسکو شکار کرتے ہین خایہ اوسکا کاٹ کر رہا کردیتے ہین اسی سبب سے جب وہ جال مین آتا ہی اپنا خایہ اپنے دانتون سے کاٹ کر پھینک دیتا ہی تاکہ اوس سے کوئی تعرض نکرے اگر دوسری مرتبہ پھر جال مین آجاتا ہی تو صیاد کی طرف پشت کرکے پیر اوٹھا دیتا ہی یعنی کہ خایہ باقی نہین ہی پس اوسکو رہا کردیتا ہی خوراک اوسکی ماہی اور خرچنگ ہی اگر اوسکے دماغ کا سرمہ بناوین تاریکی چشم زائل ہو اور روشنی پیدا ہوتا ہی واللہ اعلم بحقیقة الحال



نظر پانچوین کرہ ارض کے بیان مین

فصل - اہمیئت

ارض مین زمین جسم بسیط کروی اثقل ہی طبیعت اوسکی سرد وخشک ہے متحرک ہی وسط کی جانب اور طلوع وغروب اور زیادہ ہونا ارتفاع اور انحطاط کواکب بہ نسبت اوس شخص کے کہ یہ موضع معین سے طرف قطب جنوبی یا شمالی کے سیر کرے دلیل کرویت کی ہی طلوع اور غروب کواکب کا بلاد شرقیہ مین قبل زمان طلوع وغروب کے بلاد غربیہ مین ہی اور یہ تفاوت موافق تفاوت ابعاد بلاد کے ہوتا ہی اور عدم کرویت ارض کی مستلزم چند امور کو ہوتی ہی کہ خارج مین اونکا وجود ہرگز نہین ہی یعنی اگر زمین ذی قعر ہوے تو طلوع وغروب اکثر مواضع غربیہ کا مقدم ہو اوپر طلوع اور غروب اکثر مواضع شرقیہ کے اور اگر مسطح ہوے تو طلوع وغروب اکثر مواضع ایک وقت مین ہو اور اگر کثیر القواعد ہو تو اوپر ساکنان ہر قاعدے کے طلوع وغروب ساتھ ہو اور اگر اسطوانی ہو اسطور پر کہ دونون قاعدے اوسکے بسمت قطبین کے ہون تو سیر کرنے والے شمال اور جنوب کو کوئی کوکب غائب ظاہر جبتک کہ سیر اوسکی قاعدے تک پہنچے اور جب سیر اوسکی قاعدے تک پہنچی تو جو کوکب کہ قریب افق ہی دفعتا سمت الراس پر آجاوے اور زمین وسط عالم مین ہی اسی سبب سے کہ حالت خسوف مین قمر درمیان سایہ زمین کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ سایہ زمین کا منحط مستقیم

ممتد ہوتا ہی اور واصل ہوتا ہی درمیان جرم شمس اور جرم قمر کے اسوقت اگر ایک خط درمیان مرکزین نیرین کے واصل کیا
جاوے لامحالہ زمین پر بھی گذریگا جیسا کہ از روے حساب کے ثابت ہی کہ وقت وسط خسوف تقویم کے نیرین
ایک قطر کے دونون طرف پر ہوتے ہین اور ظاہر ہی کہ ہر قطر کا مرکز ہوتا ہی پس مرکز زمین مرکز عالم پر منطبق ہوا اور
جب یہ ثابت ہوا کہ زمین مرکز عالم سے جانب کسی جہت کے جہات ستہ سے خارج نہین ہی پس سکون اوسکا بھی
وہان ثابت ہوا اور سکون ارض وسط عالم مین طبیعی ہی اسواسطے کہ اگر طبیعی نہووے پس یا اس سبب سے ہوگا کہ آسمان
اوسکو جمیع جہات ستہ سے علی السویہ کھینچتا ہی یا اس سبب سے ہوگا کہ آسمان جمیع جوانب سے اسیطرح دفع کرتا ہی
یا بسبب جذب مرکز عالم کے ہوگا اول باطل ہی اس سبب سے کہ اگر ایسا ہوتا تو اندفاع اخف اجزاے ارض کا اشد ظہور
ہوتا اثقل اجزاے ارض سے حالانکہ امر بالعکس ہی اور ثالث بھی محال ہی اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا تو سنگریزہ صغیر سنگریزہ
کبیر سے زمین پر جلد نگرتا اسواسطے کہ جذب صغیر کا اسہل ہی جذب کبیر سے اور حالانکہ امر خلاف اسکے ہی پس ثابت
ہوا کہ سکون ارض کا طبیعی ہی پس جو جزو کہ زمین سے جدا ہوا اور تاثیر قاسر کی اوسمین نہو بالطبع طالب مرکز کا ہوگا حرکت
انتقال کی فوق سے جانب تحت کے اسیطرح ہی نہ اس طریقہ سے کہ ارض اجزاے مباینہ اپنے کو جذب کرتی ہی اسلیے کہ اگر
ارض مین قوت جاذبہ ہوتی تو کوئی شخص شی ثقیل کو زمین سے جدا نکر سکتا اور تفاوت نیس کہ بسبب گڑھون اور مکانون
اور پہاڑون کے واقع ہین مانع کرویت ارض نہین ہین اسلیے کہ بسبب ارتفاع اعظم جبال کے طرف قطر ارض کے مثل
ساتوین حصہ ارض ایک جو کی طرف قطر اوس کرہ کے ہے کہ قطر اوسکا ایک گز ہووے تفصیل اوسکی کتب ہیئت مین
مذکور ہی **فصل ۲** امور متعلقہ ارض کے بیان مین سابقاً مذکور ہوچکا ہی کہ ارض مع کرہ آب کے مستدیر اور کروی الشکل
ہی از روے حس کے اور جمیع اثقال طالب مرکز عالم ہین لہذا جو شخص کہ سطح ارض پر جس جانب کھڑا ہو سر اوسکا جانب
محیط کے کہ جہت فوق ہی ہوگا اور پیر اوسکے جانب مرکز کے کہ جہت تحت ہی ہونگے اور مرکز ارض کا ساتھ مرکز
افلاک کے متحد ہی اسیوجہ سے سطح اوسکا سطح افلاک کے موازی ہی اور جو شخص کہ زمین پر سیر کرے واجب ہی کہ سمت الراس
اوسکا ہر وقت ایک جز ہووے اجزای فلک سے اور جب سمت الراس مختلف ہووے افق بھی مختلف ہو جاوے اور
جو نقطہ یا خط کہ فلک پر فرض کیا جاوے نظیر اوسکا زمین پر بھی موجود ہوگا پس جو دائرہ سطح ارض پر کہ محاذی معدل النہار
کے ہے اوسکو خط استوا کہتے ہین اور جو موضع کہ محاذی قطب کے ہی اوسکو عرض تسعین کہتے ہین اگر محاذی قطب
شمالی کے ہے تو عرض تسعین شمالی اور اگر محاذی قطب جنوبی کے ہے تو عرض تسعین جنوبی کہتے ہین اور یہی دونو
موضع بمنزلہ قطب خط استوا کے ہین اور جسوقت دائرہ دوسرا فرض کرین کہ اوپر دونو قطب خط استوا کے گذرے
بسبب اس دائرہ کے اور خط استوا کی ارض منقسم ہوگی چار ارباع متساویہ پر دو ربع شمالی اور دو ربع جنوبی طول
ہر ربع کا بقدر نصف دور ہوگا اور عرض بقدر ربع دور ہوگا اور چونکہ ایک ربع مین دو ربع شمالی سے معمورات کثیرہ واقع ہین

اسوجہ سے اوسکو ربع مسکون کہتے ہین اور ارباع دیگر ہین چونکہ آبادی قلیل ہے اسوجہ سے اوسپر اطلاق ربع مسکون کا
نہین کرتے ہین اور جاننا چاہیے کہ تمام ربع مسکون آباد نہین ہی بلکہ بعض اوس سے کہ جانب شمال مین ہی اوسمین فرط
برودت اور انجماد برف سے مسکن حیوانات کا متعذر ہی بلکہ آجتک متحقق نہین ہوا کہ وہ مواضع بحر ہین یا بر اور مبدار
ان مواضع کا اوس مقام سے ہی کہ عرض وہان کا متجاوز تمام میل کلی سے ہی اور قدماء منجمین فارس مبدار طول کا جزائر
خالدات قرار دیتے ہین اور وہ نقطہ کہ بعد اوسکا مبدار طول سے اوپر خط استوا کے نوّے درجہ ہی اوسکو قبۃ الارض کہتے
ہین اور آجکل وہ موضع پانی مین غرق ہی اسی سبب سے متاخرین فارس نے مبدار طول کا وہ موضع معین کیا ہے کہ
بعد بیس درجہ کے موضع اول سے جانب مشرق کے واقع ہے اور منجمین ہند مبدار طول جانب مشرق سے لیتے ہین
زبان سابق سے نام اوسکا گنگ دژ تھا اب نام اوسکا پانگنگ ہی اور بعد رصد مرزا الغ بیگ کے یہ اصطلاح متروک
ہوگئی بلکہ جس موضع سے چاہین مبدار طول قرار دین لیکن اولی یہ ہی کہ موضع رصد کو مبدار گردانین جو بلاد کہ اوس سے جانب
غرب کے واقع ہون اونکو طول غربی کہین اور جو بلاد کہ اوس سے جانب مشرق کے واقع ہون اونکو طول شرقی کہین چنانچہ
رصد محمد شاہی مین مبدار طول شاہجہان آباد ہی اور حکماء فرنگ نے اپنی دار الخلافت کو مبدار طول قرار دیا ہی اور اہل صناعت
کے نزدیک طول بلد ایک قوس ہی معدل النہار کے محصور درمیان نصف النہار مبدا اور نصف النہار بلد کے علی التوالی اور
اہل یونان نے معظم معمورہ کو اوس ربع مسکون سے سات قسم پر منقسم کیا ہی دوائر متوازیہ سے کہ موازی خط استوا کے
ہین اور ہر ایک قسم کو اقلیم کہتے ہین اور خط استوا نام اوس موضع کا ہی کہ عرض شمالی اوسکا یب م قد ہی بسبب قلت عمارت کے
اکثر محققون نے اقلیم مین اوسکو محسوب نہین کیا ہی اور بعض قدما نے داخل کیا ہی باصطلاح متاخرین مبدار اقلیم اول کا
وہ موضع ہی کہ نہار اطول وہان یب مہ قہ ہی اور عرض شمالی اوسکا یب م ہی اور وسط اقلیم اول وہ مقام ہی کہ نہار اطول
یج ہی اور عرض لولہ قہ ہی اور مبدار اقلیم دوم کا لامحالہ انتہای اول ہی وہ مقام ہی کہ نہار اطول وہان یج یہ ہی اور عرض ک
لز ہی اور وسط دوم وہان ہی کہ نہار اطول یج ل اور عرض لدم اور مبدار اقلیم ثالث کا وہان ہی کہ نہار اطول یج مہ قہ ہی اور
عرض کز ل مہ اور وسط اقلیم ثالث کا وہ مقام ہی کہ نہار اطول وہان ید ہا اور عرض ل م ہی اور مبدار رابع کا وہان ہی کہ
نہار اطول ید یہ اور عرض اوسکا لج لج اور وسط وہان ہی کہ نہار اطول وہان ید ل اور عرض اوسکا لو کب اور ابتدار خامس
وہان ہی کہ نہار اوسکی ید مہ اور عرض لح ید اور وسط وہ مقام ہی کہ نہار اطول اوسکا یہ ہا اور عرض ما یج ہی اور ابتدار سادس
وہان ہی کہ نہار اوسکی یہ یہ اور عرض اوسکا مج کج ہی اور وسط اوسکا وہ مقام ہے کہ نہار اطول یہ ل اور عرض مہ کا
ہی اور ابتدائے ہفتم وہان ہی کہ نہار اطول یہ مہ ہی اور عرض مز یب ہی اور وسط وہان ہی کہ نہار اطول یو ہا اور عرض مح نو
ہی اور انتہائے اقلیم سابع کی وہان ہی کہ نہار اطول یو یہ اور عرض ن ک قہ ہی اور اسی بیان سے معلوم ہوا کہ مابین مبدار
دو اقلیم متلاصق کے تفاوت نیم ساعت اطول کا ہی ماوراء ان اقالیم کے جو مواضع کہ جہت شمال مین واقع ہین بسبب

فقط عمارت کے اونکو اقلیم مین محسوب نہین کیا تفصیل اقالیم کی اس نقشہ سے بخوبی معلوم ہوگی

اقلیم اول
اقلیم دوم
اقلیم سوم
اقلیم چہارم
اقلیم پنجم
اقلیم ششم
اقلیم ہفتم
الشمال

یہ تقسیم اقالیم کی بموجب ہیئت نخمی اور تقسیم مشہورہ موضوعہ سلاطین اور ملوک ہی کہ اس تقسیم سے اپنے حدود ممالک کو دریافت کرتے ہین **فصل ۳** بیان زلزلہ زمین کہتے ہین کہ بخار اور دخان جو تحت زمین کے محتبس ہوے اور برودت نہین ہی کہ اوسکو پانی کرے اور مادہ اوسکا کثیر ہی اندک حرارت سے تحلیل نہین ہوتا ہے اور زمین سخت ہی اور بخار اور دخان منفذ نہین پاتا ہی کہ اوس سے باہر آوے اسی سبب سے زمین جنبش مین آتی ہی اور بلکہ کبھی زمین شق بھی ہو جاتی ہی اور اسقدر تجویف زمین مین پیدا ہوتی ہی کہ پہاڑ اور شہر اوسمین دھنس جاتے ہین **فصل ۴** اس بیان مین کہ زمین نرم پہاڑ ہو جاتی ہی اور پہاڑ زمین نرم کہتے ہین کہ جب پانی مٹی سے ملتا ہے مٹی گوندھکر حرارت آفتاب سے سخت ہوکر پتھر ہو جاتی ہی جیسا کہ آگ خشت خام کو پختہ کردیتی ہی اور سبب ارتفاع اوسکے کا یہ ہی کہ اولاً ہوا مٹی کو جمع کرکے بلند کرتی ہے بعد ازان وہ مٹی بسبب مینھ اور حرارت آفتاب کے پتھر ہو جاتی ہی اور منقول ہی کہ ہر چھتیس ہزار برس مین زمین آباد ویران ہوتی ہی اور ویران آباد دریا خشک ہوکر صحرا ہوتا ہی اور صحرا دریا اور زمین نرم پہاڑ ہوتی ہی اور پہاڑ زمین نرم وجہ یہ ہی کہ پہاڑ غایت حرارت آفتاب سے جلکر ریت ہو جاتے ہین اور وہ ریت ہوا اور سیل سے دریا مین جاتی ہے زمان دراز مین ٹیلے وہان پیدا ہو جاتے ہین اور پانی وہان سے ہٹکر دوسری طرف راستہ کرتا ہی اور وہی ٹیلے مقام حیوانات و نباتات ہوتے ہین اور اسیطرح بوجہ حرارت آفتاب کے سخت ہوتے ہوتے پہاڑ ہو جاتے ہین اسیطرح پر ہمیشہ دور رہتا ہی **فصل ۵** فوائد جبال مین اور اوسکے عجائب کے بیان مین ایک فائدہ عظیم یہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

تمہید یکھو اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جبال حائل ہین درمیان زمین اور بحر کے اگر پہاڑ نہوتے پانی تمام روے زمین مین بوجہ استدارت زمین کے آجاتا پھر جب پانی روے زمین پر ہوتا نہ معادن ہوتے نہ حیوانات نہ نباتات اور ہونا انکا خلاف حکمت الٰہی تھا اور بھی جبال کے سبب سے نہرین وغیرہ جاری ہین کہ وہی باعث حیات نباتات و حیوانات ہین اسلیے کہ اگر برف و مینہ پہاڑون کے غارون مین نرہتا اور وہان سے قدرے قدرے جاری نہوتا چشمے و نہرین نہ پیدا ہوتین پانی دوسرے برس تک زمین پر نرہتا کہ وہ وقت آمد مدد کا ہے یعنی ایام سرمامین برف پہاڑون پر جمع ہوتی ہے اور پانی غارون مین مجتمع ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی طریقہ سے جاری رہتا ہے اور تا قیام قیامت جاری رہیگا اور اگر برف و باران زمین ہموار پر گرتا چند روز مین وہ پانی خشک ہوجاتا اور گرمیون مین پانی نہ ملتا جیسا کہ اکثر صحراؤن مین دیکھا جاتا ہے اور معادن کہ پہاڑون مین پیدا ہوتے ہین مثل معدن سونا چاندی اور تانبا رانگا اور انواع جواہر مثل زمرد و یاقوت و لعل اور اقسام نباتات اور سواے انکے اور چیزین کہ سواے اللہ تعالی کے کوئی اونکو نہین جانتا ہے زائد از فہم انسان ہین بعض وہ پہاڑ ہین کہ وہان پتھر سخت ہوتا ہے اور کوئی شے پیدا نہین ہوتی ہے مثل تہامہ کے اور بعض مین سنگ نرم ہے اور ریگستان ہے اور صحرا اور نہرین اور اشجار اور نباتات ہین مثل جبل فلسطین و طبرستان و فارس وغیرہ کے اور بعض وہ پہاڑ ہین کہ اونکی چوٹی پر شب کو آگ روشن ہوتی ہے اور دن کو دھوان معلوم ہوتا ہے مثل جبل صقلیہ وغیرہ کے اور بعض وہ ہین کہ ہمیشہ وہان ہواے نرم چلتی ہے آور بعض مین ہمیشہ سخت منجملہ اونکے بعض یہان پر بموجب ترتیب حروف معجم کے مذکور ہین جبل ابوقبیس ایک پہاڑ متصل کعبۂ شریف کے ہے عوام لکھتے ہین کہ جو شخص وہان کلہ بھونکر کھاوے مرگی سے محفوظ رہے اور وہ لوگ اس امر کو یقینی جانکر وہان کلہ بریان کھاتے ہین جبل اولستان ملک روم مین ہے درمیان مین اوسکے ایک راہ ہے جو شخص اوس راہ کو ابتدا سے انتہا تک قطع کرے اس طریقہ سے کہ ایک جانب سے داخل ہو اور دوسری جانب سے خارج اور اس مدت مین وقت اشتہا غذا بجز پنیر اور روٹی کے کچھ نکھائے تو اوس شخص کو کاٹنا سگ دیوانہ کا اثر نکرے بلکہ اگر کسی اور کو بھی کاٹا ہو اور وہ اس شخص کے پیرون کے درمیان سے نکل جاوے تو اوسکو بھی اثر نہوگا یہ بات ملک روم مین مشہور ہے جبل اجا و سلمیٰ یہ دونون پہاڑ مقام بنی طے مین ہین کہتے ہین کہ اجا نام ایک مرد کا ہے اور سلمیٰ نام ایک عورت کا یہ دونون شخص ایک عورت کے مکان پر کہ نام اوسکا معروجا تھا بہم ہوتے تھے شوہر سلمیٰ انکے حال سے مطلع ہوا ایسا جا کو کوہ اجا پر مارا اور سلمیٰ کو کوہ سلمیٰ پر اور معروجا کو درمیان دونون پہاڑون کے ہلاک کیا آور لکھا ہے کہ ان دونون پہاڑون پر انگور پیدا ہوتا ہے جب بنی طے وہان پہونچے مقام خوش دیکھا وہین رہنے لگے جبل اروند یہ پہاڑ ہمدان مین ہے ایک شخص ہمدانی سے حکایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے مین ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے ارشاد کیا تو کہان سے آتا ہے مین نے عرض کیا کہ ہمدان سے آپ نے فرمایا کہ تو جبل اروند کو

جانتا ہی عرض کیا مین نے کہ جان میری آپ پر قربان یہ پہاڑ وہین ہی آپ نے ارشاد کیا کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی چشمہای بہشت سے اہل ہمدان کہتے ہین کہ اسکی چوٹی پر ایک چشمہ پانی کا ہی ہر سال مین وقت معین پر وہ پانی جوش مین آتا ہی اور چند روز وہ جوش رہتا ہی جب وہ ایام مقررہ گذرتے ہین وہ جوش جاتا رہتا ہی اور یہ چشمہ ایک پتھر کے شگاف سے نکلتا ہی پانی اسکا شیرین اور نہایت سرد ہوتا ہی اور سوا ایام معینہ کے ایک ذرہ کم و بیش نہین ہوتا ہی وقت معین پر بیمار لوگ وہان آتے ہین اور شفا پاتے ہین اور ہمراہ بھی لیجاتے ہین اگر آدمی بہت ہوتے ہین پانی بہت آتا ہی اور اگر کم ہوتے ہین کم آتا ہی اہل ہمدان نے اس پہاڑ کی تعریف مین اشعار کہے ہین **جبل اسبیرہ** یہ پہاڑ ماوراء النہر مین ناحیہ شاش مین ہی اصطخری کہتا ہی کہ اس پہاڑ مین معدن فیروزہ اور لوہا اور سیسا اور سونا ہی اور اس پہاڑ پر سیاہ پتھر بہت ہی کہ مثل کوئلون کے جلتا ہی وہان ایک انبار اوسکا ایک درہم کو ملتا ہی اور خاک اوسکی سفید ہوتی ہی جو کپڑا اوس سے دھوتے ہین خوب صاف ہوتا ہی یہ پتھر سوائے اس پہاڑ کے اور کہین نہین ملتا ہی **جبل الند** یہ پہاڑ قزوین سے تین فرسنگ پر واقع ہی اور نہایت بلند اسکی چوٹی برف سے خالی نہین رہتی اور ایک مسجد بھی اس پہاڑ کی چوٹی پر ہی ابدال وہان آتے ہین اور لوگ بھی زیارت کو وہان آتے ہین اور اس پہاڑ پر برف مین ایک کیڑا پیدا ہوتا ہی سپید اگر کوئی چھوٹی کیل بھی اوسکے بدن پر چبھوئے تو اسقدر پانی خوش اوسمین سے نکلے کہ دابہ کو کافی ہو اور بعض کہتے ہین کہ یہ حیوان نہین ہی **جبل اندلس** ملک اندلس مین ایک پہاڑ ہی اور اوس پہاڑ مین ایک غار ہی اگر کوئی شخص فتیلہ روغن مین تر کرے اور ایک لکڑی دراز مین باندھکر غار مین لٹکائے تو وہ فتیلہ روشن ہو جائیگا باوجودیکہ اوس غار مین آگ بالکل نہین ہی اوس پہاڑ کے قرب مین اور ایک پہاڑ ہی کہ شبکو اوسکی چوٹی پر آگ روشن ہوتی ہی اور دنکو دھوان معلوم ہوتا ہی اور اوسی مقام مین ایک پہاڑ اور ہی کہ اوسپر دو چشمے پانی کے ہین ایک چشمہ نہایت گرم اور دوسرا نہایت سرد صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ درمیان ان دونون چشمون کے ایک بالشت کا فاصلہ ہی چشمہ گرم اسقدر گرم ہی کہ گوشت اوسمین پکجاتا ہی اور چشمہ سرد اسقدر سرد ہی کہ پینا اوسکا دشوار ہی **جبل بخنہ** یہ پہاڑ ملک ترکستان مین ہی اسکی چوٹی پر ایک شبیہ خرگاہ ہی سنگی اور درمیان اوس خرگاہ کے ایک چشمہ پانی کا اور پشت خرگاہ پر ایک روزن ہی پانی چشمہ کا جوش کھاکر اوس روزن سے پہاڑ پر آتا ہی اور وہان سے زمین پر گرتا ہی اوس پانی سے بوے مشک آتی ہی **جبل برانس** یہ پہاڑ ملک اندلس مین ہی اس پہاڑ مین گندھک زرد و سرخ کی کان ہی وہین سے تمام ملکون مین لیجاتے ہین الا نکالنا کان سے مشکل ہی اور معدن زیبق اور معدن زنجفر بھی ہی اور معدن زنجفر سوائے اس مقام کے اور کہین نہین ہی **جبل تخمید** یہ پہاڑ درمیان پانی کے ہی اس پہاڑ پر ایک گانون آباد ہی اوسکو تخمید کہتے ہین اوسکی راہ مین ایک مقام پر اسقدر تنگی واقع ہی کہ گذر دشوار ہوتا ہی جب کوئی شخص وہان پر پہونچتا ہے ایک آواز دیتا ہی اوسکے ساتھ ایک ہوا ایسی تیز پیدا ہوتی ہی کہ آدمی کا ٹھہرنا محال ہی **جبل نے ستون** یہ پہاڑ

درمیان ہمدان اور حلوان کے ہی اور نہایت بلند ہی اور عرض اوسکا سہ روزہ راہ ہی تیج اس پہاڑ کا نہایت سخت ہی اور چوٹی سے جڑ تک یہ پہاڑ اکسان ہے تواریخ عجم مین لکھا ہی کہ خسرو پرویز کی معشوقہ تھی ایک عورت شیرین نام ایک سنگ تراش بھی فرہاد نام اوسپر عاشق ہوا جب یہ خبر خسرو کو معلوم ہوئی نہایت غمناک ہوا اور وزرا سے مشورہ کیا کہ اگر اس شخص کو چھوڑ دون تو بیعزتی ہی اور اگر ہلاک کرون تو یہ بھی گناہ ہی ایک نے حضار مجلس سے عرض کیا کہ وہ مرد سنگ تراش ہی اوسکو پتھر کے کام مین مشغول کیجیے تاکہ وہ عمر اپنی اوسمین صرف کرے اور آپ اس تہمت سے نجات پائین کسریٰ نے حکم کیا کہ فرہاد کو حاضر کرو جب وہ حاضر ہوا اوس سے کہا کہ ہمارے رستے پر ایک پہاڑ پڑتا ہی کہ اوسکے سبب سے گذر وہان مشکل ہی مین چاہتا ہون کہ اوس پتھر کے درمیان سے راستہ نکالو کہ آمد و رفت آسان ہو فرہاد نے کہا کہ یہ پتھر بادشاہ کی راہ سے مین دور کر دونگا لیکن اس شرط پر کہ بادشاہ شیرین کو مجھے بخشے بادشاہ نے کہا کہ یہ راہ دشوار نہ کھل سکیگی اوسنے کہا مین راہ بنا سکتا ہون آخر الامر بادشاہ نے کوہ بیستون کی طرف اشارہ کیا فرہاد پہاڑ پر آیا اور ایک مکان بزرگ اوسمین بنایا اور صدر مکان کی دیوار پر صورت شیرین کی بنائی اور گرد اوسکے خدم و حشم اور درمیان مکان کے صورت کسریٰ کی گھوڑے پر سوار زرہ پہنے ہوے اس لطافت سے بنائی کہ جوڑ وغیرہ زرہ کے معلوم ہوتے تھے اگر کوئی شخص غور سے اوسکو دیکھے تو یہ معلوم ہو کہ متحرک ہی ابتک وہ مکان اور صورت وہان موجود ہی بعد اوسکے پہاڑ کاٹنے مین مصروف ہوا تمام روز پتھر تراشتا تھا جو پارہ کہ پہاڑ سے جدا ہوتا تھا ایک منارہ بلند ہوتا تھا بعد ازان اوسکو بھی پارہ پارہ کرتا وہ ٹکڑے بھی بہت بڑے ہوتے تھے پھر ٹکڑون کو دامن پہاڑ مین جماتا اور تراشتہ سنگ کو اونکے شگاف مین بھرتا تھوڑے عرصے مین اوسنے بمقدار فاصلہ تیر پرتابی کے یعنی جسقدر فاصلے سے تیر جاتا ہے اسقدر رستے وہ پہاڑ تراش ڈالا چنانچہ اس زمانہ تک وہان یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی معمار اوسکی عمارت سے فارغ ہوے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ جب مین اوس مقام پر گیا جس صفت پر اوسکو سنا تھا ویسا ہی دیکھا آخر الامر ایک وزیر کوئی رفیق بادشاہ کا وہان آیا اور اہتمام فرہاد کو مشاہدہ کیا حیران ہوا اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ فرہاد کوہ کنی مین نہایت کوشش کرتا ہی ہر ضرب مین ایک پہاڑ گراتا ہے اگر چندے یون ہین زمانہ گذر گیا فرہاد اوس پہاڑ کو تراش ڈالے گا بادشاہ اس خبر سے نہایت ملول و غمناک ہوا ندیمون سے مشورہ کیا کہ کچھ تدبیر کرنا چاہیے حضار مجلس سے ایک شخص بول اوٹھا کہ یہ کام میرا ہے مین اسکو انجام دونگا پس وہ شخص فرہاد کے پاس غمناک گیا اور ملول و پریشان ہوکر کہا کہ شیرین نے اس جہان سے انتقال کیا جب فرہاد نے یہ خبر سنی تیشہ کہ ہاتھ مین رکھتا تھا پتھر پر مارا کہ وہ تیشہ اوسمین رہگیا پھر سر اپنا اوسی سے ٹکرا کر ہلاک ہوگیا قصر شیرین و جوے شیر اور راہ کہ فرہاد نے بنائی تھی ابتک باقی ہے چنانچہ نقشہ مکان مع تصویر خسرو شیرین وغیرہ مرقوم ہے



جبل ثبیر یہ پہاڑ مکہ معظمہ مین ہی اور مبارک ہی لوگ اس پہاڑ کی زیارت کرتے ہین اور دعا وہان مقبول ہوتی ہے اسلیے کہ حق تبارک و تعالی نے دنبہ حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کے فدیہ کو اسی پہاڑ پہ بھیجا تھا اور شاخ اوس دنبہ کی ور کعبہ پر آویختہ تھی اوس زمانہ تک کہ یہان سیلاب آیا تھا قبل از زمانۂ بعثت حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر اصحاب نے اون شاخون کو دیکھا ہی **جبل ثور اطحل** ایک پہاڑ ہی قریب مکہ معظمہ کے لوگ وہان زیارت کے واسطے جاتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ مقام مقبول ہی وہان ایک غار ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے اور آیہ شریف ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ وہین وارد ہوئی ہے **جبل جشن ارم** ایک پہاڑ ہی نزدیک اجاسر کے اور اوسمین گھانس بہت ہوتی ہی اور اوسکی چوٹی پر مکان قوم عاد کے ہین تصویرین پتھر کی بنی ہین کوئی فائدہ اونکا نہین جانتا ہی اسلیے کہ وہ بہت قدیم ہین **جبل جودی** ایک پہاڑ ہی نزدیک جزیرہ ابن عمر کے پورب کی طرف کشتی نوح علیہ السلام نے اس پہاڑ پر قرار پایا ہے جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ اور نوح علیہ السلام نے اس مقام پر ایک مسجد بنائی تھی اور وہ مسجد ابتک قائم ہی اور تختے کشتی کے تا اول زمانہ بنی عباس وہان پڑے تھے **جبل حرث و حریث** دو پہاڑ ہین ارمینہ مین بسبب بلندی کے کوئی اسپر نہین جاسکتا ہی اور لکھا ہی کہ گورستان بادشاہان ارمینہ کا وہین ہی اور خزائن انکے وہان مدفون ہین حکیم بلیناس نے ایک طلسم اون خزانون پر ترتیب دیا ہی کہ کوئی شخص اونپر تصرف نہین کرسکتا ہی ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ ارمینہ مین کنارہ نہر آرس کے

ہزار شہر تھے حق تعالیٰ نے ایک پیغمبر وہان بھیجا کہ نام اونکا موسیٰ بن عمران علیہ السلام تھا پس اوس قوم نے اطاعت
اونکی نہ کی اور ایمان نہ لائے اوس قوم پر نفرین کی اللہ تعالیٰ نے کوہ حارث اور حریث کو زمین طائف سے ارمینیہ مین
تحویل کیا سکان اون شہرون کے اون دونون پہاڑون کے نیچے ہلاک ہوے **جبل حلب** وہ پہاڑ ہی قریب حلب کے
اور وہان کان تانبے کی ہی اوس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا تھا ایک شب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وہان
وارد ہوے اور اہلیہ شریفہ آپ کی حاملہ تھین وہان کے لوگون سے پانی طلب کیا کسی نے پانی ندیا آپ نے اون لوگون پر
نفرین کی عمل اونکا باطل ہوگیا اور ابتک جو شخص وہان عمل کرتا ہی فائدہ نہین ہوتا ہی **جبل حرا** ایک پہاڑ ہی مکہ سے
تین میل مقام زیارت ہی اسلیے کہ وہان ایک غار ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از بعثت خلوت
کے واسطے تشریف لیجاتے اور وحی نازل ہوتی اور حضرت جبرئیل ایک مرتبہ وہان تشریف لائے تھے لکھا ہی کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے اوسکی چوٹی پر تشریف لیگئے
اوس پہاڑ کو حرکت ہوئی آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جا ای حرا نہین ہی تجپر مگر نبی اور صدیق اور شہید پس ساکن ہوگیا وہ پہاڑ
جبل حود قور ایک پہاڑ ہی درمیان حضرموت اور عمان کے ابو الحجاج عارضی مصری کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین
ایک غار ہی طول اوسکا پانچ نیزہ اور عرض اوسکا تھوڑا سا جو چاہے کہ سحر سیکھے چاہیے کہ ایک بز سیاہ کہ اوسپر سپیدی
نہو مارے اور اوسکے گوشت کے سات حصہ کرے ایک حصہ اوس چرواہے کو دے کہ اوس پہاڑ مین رہتا ہے
اور کھال اوسکی اولٹ کر پہن لے اور جو کچھ اوسمین خون وغیرہ ہو اپنے بدن پر مل لے اور باقی گوشت غار مین لیجاوے
اور ایک شب غار کے اندر سوئے لیکن چاہیے کہ اوس شخص کے ماں باپ نہون اور جب غار مین جاوے اور کسیکو
نہ پائے شب کو وہان سو رہے اور جب بیدار ہوئے اگر بدن اپنا خون وغیرہ سے پاک دیکھے دلیل قبول کی ہی اور اگر آلودہ
دیکھے تو معلوم کرے کہ قبول نہین ہوا اور بعد قبول کے جب غار سے باہر آوے کسی سے بات نکرے ساحر ہو جائیگا
جبل حیات یہ پہاڑ زمین ترکستان مین ہے ایک قوم ترکون سے کہ اونکو اخستیان کہتے ہین متعلق ہے
اوس پہاڑ پر سانپ بہت ہین جو شخص اونکو دیکھ لیگا فوراً ہلاک ہوگا مگر کوئی اوس پہاڑ سے نیچے نہین آتا **جبل دامغان**
یہ پہاڑ بزرگ اور مشہور ہی اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی اگر کوئی نجاست اوسمین پڑ جاتی ہے اسقدر ہوائے تند چلتی ہے
کہ خوف معلوم ہوتا ہے **جبل دماوند** ایک پہاڑ ہے نہایت عظیم اور بلند قریب رے کے روے زمین پر کوئی پہاڑ
اس سے بڑا نہین ہی ہمیشہ ایام گرما و سرما مین اوسکی چوٹی برف سے خالی نہین ہوتی ہمدان کہ اس پہاڑ سے آٹھ منزل
ہی وہان سے یہ پہاڑ دکھائی دیتا ہی بعض کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے صخر جنی کو اس پہاڑ مین
مقید کیا ہی اور اہل فارس کہتے ہین کہ فریدون نے بعد فتح و فیروزی کے ضحاک کو اس مقام مین قید کیا کوئی شخص اسکی
چوٹی تک نہین جا سکتا ہی اور معدن گندھک سرخ و سفید کی اس پہاڑ پر ہی اور وہان گانون آباد ہین سکان اون

کانون سے کہتے ہین کہ جب چیونٹی اس پہاڑ پر دانہ جمع کرتی ہی قحط واقع ہوتا ہی اور جب بارش کثیر ہوتی ہی اور اتصال
اوسکا موقوف نہین ہوتا ہی دودھ بکری کا بہاتے ہین بارش موقوف ہوجاتی ہی اور جس سمت کو چیونٹی پہاڑ کی برف
سے خالی ہوجاتی ہی علامت اس امر کی ہوتی ہی کہ اس سال مین اس جانب خونریزی اور فساد ہوگا مسعر ابن مہلہل
کہ ایک مرد سیاح تھا کہتا ہی چاہا مین نے کہ اس پہاڑ پر جاؤن اور عجائب و غرائب اسکے مشاہدہ کرون نصف
بلندی تک بدقت تمام و مشقت عظیم پہونچا دیکھا مین نے وہان کان گندھک کو اور گرد اوسکے گندھک مثل
پتھر کے منجمد ہوگئی تھی جب آفتاب طلوع کرتا تھا اوسمین آگ پیدا ہوتی تھی اور اوس پہاڑ مین سوراخ تھے وہان ہوائین
مختلف چلتی تھین اور اونسے آواز مختلف مثل آواز اسپ و خر و آدمی پیدا ہوتی تھی محمد بن ابراہیم نے لکھا ہی کہ میرے
باپ نے چاہا کہ کچھ گندھک کوہ دماوند سے حاصل کرے پس کڑھائی آہنی بڑے بڑے بنوائے اور اوسمین بڑے
بڑے دستے لکڑی کے لگائے جب وہ کفچے قریب گندھک کے پہونچتے گندھک گداختہ ہوجاتی ایک شخص
خراسانی اوسوقت وارد ہوا اور اون کفچون مین کچھ دوا لگادی پس جسقدر اونکو مطلوب تھی گندھک نکال لی حکیم
علی بن زرین نے لکھا ہی کہ کوہ دماوند نہایت بلند ہی کہ سو فرسنگ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی
ہی اور اوسکے نیچے ایک نہر بہتی ہی کہ پانی اوسکا گندھک کی طرح زرد رنگ ہوتا ہی عوام الناس یہ کہتے ہین کہ ضحاک کا
پیشاب ہی اور یہی شخص ناقل ہی کہ مین نے ایک جماعت کو اہل طبر سے دریافت حال کے لیے اس پہاڑ پر بھیجا پانچ شبانہ
روز مین وہ لوگ چوٹی پر پہونچے اور وہ بیان کرتے تھے کہ چوٹی اوسکی سو جریب کی پیمائش مین تھی باوجودیکہ دور سے
وہ پہاڑ مثل شکل مخروطی کے معلوم ہوتا تھا اور اوسکے اوپر ریگ ایسی نرم تھی کہ قدم اوسمین سما جاتا تھا اور وہان
کوئی حیوان نہ تھا اور کوئی پرندہ اوسکی چوٹی تک نہ پہونچ سکتا تھا اور وہان ہوا بہت تیز چلتی تھی اور نہایت سردی
تھی اور یہ بھی بیان کرتے تھے کہ اوس پہاڑ مین ستر سوراخ تھے اونسے دھوان نکلتا تھا اور گرد اون سوراخون کے
گندھک سرخ اور زرد مثل پتھر کے جمگئی تھی چنانچہ یہ لوگ کچھ اوسمین سے اوٹھا لائے تھے اور پہاڑ جو اوسکے
گرد ہین مثل ٹیلیون کے معلوم ہوتے تھے اور دریاے خزر مثل نہر صغیر کے معلوم ہوتا تھا باوجودیکہ نہر کے درمیان مین
بُعد بیس فرسنگ کا ہی محمد ابن ابراہیم کہتے ہین کہ مین امیر موسی بن حفص کی خدمت مین حاضر تھا قاصد مامون رشید کا
پہونچا اور کہا مامون رشید نے کہا ہی کہ ہمکو حال محبوس دماوند کا دریافت کردے امیر نے الحال ایکے یہ مین آیا کہ بن کوہ مین
تھا اور احوال محبوس کا دریافت کرنے لگا ایک پیر مرد نود سالہ آیا اور کہا کہ اوس محبوس تک وصول نہوگا الا اگر کچھ
حال اوسکا دریافت کرنا چاہتا ہی تو مین تجھکو مطلع کرتا ہون یہ بات اوسکی امیر کو بہت پسند آئی اسی امر پر راضی ہوا
آخرالامر وہ پیر کوہ پر چلا اور لوگ اوسکے پیچھے ہوے ایک مقام پر پہونچکر لوگون سے کہا کہ اس جگہ پر کھودو اوسکو
کھودا تو ایک مکان سنگین نمود ہوا کہ اوسمین ایک صورت عجیب تھی اوسکے ہاتھ مین ایک مطرقہ یعنی ہتوڑا اور آگے

اوسکے ایک سندان یعنی گھن رکھا تھا اوس مطرقہ کو اوس سندان پہ ہر وقت مارتا تھا پس اوس پیر مرد نے حکم کیا کہ اسکو
جیسا بند تھا ویسا ہی بند کردو اور کہا یہ طلسم ہے جبتک یہ طلسم باقی رہیگا شر و فساد اس محبوس کا مندفع رہیگا
پس ہمنے طلب کیا زینون کو نیچے اوپر باندھا کہ درازی اوسکی سو گز کی ہو گئی بعد ازان اوسپر چڑھے ایک دروازہ آہنی
نمود ہوا اوسپر لکھا تھا کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر سات دروازے ہین اور ہر دروازے مین چار قفل آہنی اور بازو پر لکھا تھا اس
مکان مین ایک حیوان ہے کہ مدت اوسکی نے انتہا ہے چاہیے کہ اس دروازے کو کوئی نہ کھولے اور جب دروازہ
کھلجائیگا اس اقلیم مین آفت عظیم پیدا ہوگی کہ دفع اوسکا غیر ممکن ہے امیر نے یہ کیفیت خلیفہ کو لکھی اوسنے جواب
لکھا وہان کی کسی شی سے کوئی متعرض نہو اور قریب اس پہاڑ کے معدن سرمہ اور مرتک و سیسہ وغیرہ ہے جبل
ربوہ یہ پہاڑ شہر دمشق سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے اور بلند ہے اور سب طرف اسکے باغستان
ہے اور اسکی چوٹی پر ایک مسجد بہایت تحفہ و عمدہ بنی ہے اور اوس مسجد مین جابجا روشندان بنائے ہین کہ باغونکی
سیر اونسے کیجاتی ہے اور پانی اسفل کوہ سے اعلی پر از روے قواعد ہندسیہ کے لے گئے ہین اور اوس مسجد مین
ایک حوض رواں ہی پہلوے مسجد مین ایک سقایہ ہی اور اوس مین پانی بھرا چاہتے تھے کہ نہر کو وہان لیجاوین یہ پہاڑ
درمیان مین حائل تھا اسفل کوہ مین نقب بنائی اور پانی وہان سے لے آئے اور اس مسجد مین چھوٹا غار ہے
لکھا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا علیہم السلام وہین پیدا ہوے تھے اور اوسی مسجد مین ایک چھوٹا سا مکان ہے
اور اوس مکان مین ایک پتھر مانند صندوق کے مدور رکھا ہے اوسمین طرح طرح کے رنگ ہین اور وہ پتھر بیچ سے
شق ہو گیا ہی لیکن دو ٹکڑے جدا نہین ہوے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسطور پر انار کو بیچ سے شق کردین اور جدا
نکرین اہل دمشق نے اس پتھر کے مقدمہ مین بہت سے اقوال لکھے ہین جبل رضوی یہ پہاڑ زمین حجاز مین
مدینہ منورہ سے سات منزل ہی نہایت بلند ہے اور اسمین بہت سے شعبہ اور صحرا اور اشجار ہین اور دور سے
سبز معلوم ہوتا ہے بسبب کثرت سبزہ کے اور ایک قوم شیعہ سے کہ اونکو کیسانیہ کہتے ہین معتقد ہین اس
امر کے کہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اسی پہاڑ مین مقیم ہین اور زندہ اور شیر و پلنگ اونکی پاسداری کرتے ہین اور
وہان دو چشمے جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور خداوند کریم نے اونکو اسی سبب سے مقید کیا ہے کہ عبد الملک
ابن مروان کے پاس گئے تھے اور قبل اوسکے یزید کے پاس گئے تھے اور کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی منتظر اونکو
ہین ایک دن خروج کرینگے اور زمین کو عدل سے معمور کردینگے جیسا کہ بالفعل ظلم سے معمور ہے اور سید
حمیری کا بھی یہی مذہب ہے اور اسی پہاڑ سے سنگ مس تمام شہرون مین لیجاتے ہین جبل رقیم وہ
پہاڑ ہے کہ جہان غار اصحاب کہف کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَہْفِ
وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رقیم اوس گاؤن کا نام ہے کہ جہان اصحاب کہف

رہتے تھے اور یہ پہاڑ زمین روم مین درمیان عموریہ اور نلقیہ کے واقع ہے عبادہ بن صامت لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تھا قیصر روم کے پاس جب بلاد روم مین پہونچا مین نے ایک پہاڑ سرخ ظاہر ہوا لوگ کہتے تھے یہ پہاڑ اصحاب کہف کا ہی اور وہان ایک دیر تھا اوسمین ٹھہرا مین اور احوال اصحاب کہف وہانکے رہنے والون سے دریافت کیا مجکو ایک غار مین لیگئے اور مین نے اونکو کچھ بطور انعام کے بھی دیا اوس غار مین ایک مکان عظیم الشان تھا مجکو دکھائی دیا اوس مکان کے اندر تیرہ آدمی سوتے دیکھے مین نے کہ جبہ غبار آلودہ اور چادر پشمین خاک آلودہ سر سے پیر تک اوڑھے تھے مگر یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ پوشاک اونکی پشمی تھی یا اور کسی چیز کی تھی مگر دیباج سے سخت و عمدہ تھی اور نصف ساق تک موزے پہنے تھے اور اون موزون مین نعل لگے تھے اور پوست اونکا نرم تھا اور بہت تحفہ شئی تھی ہر ایک کے سر سے چادر اوٹھا کر دیکھا مین نے بہت خوبصورت تھے اور منہ اونکے مثل منہ زندون کے بعضون کے بال سفید و سیاہ تھے اور بعضون کے بالکل سیاہ اور بعضون کے بال بالکل کھلے ہوے اور بعضون کے لپٹے ہوے اور پوشاک اونکی مثل مسلمانون کے تھی جب شخص آخرین پر پہونچا مین دیکھا مین نے کہ اوسکا منہ شمشیر سے زخمی تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی شخص نے اوسکو زخمی کیا ہی جو لوگ میرے ہمراہ تھے اونسے مین نے اون لوگون کا حال پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ہر سال مین ایک دن عید کا ہوتا ہی تمام لوگ شہرون اور گاؤن سے در غار پر آکے جمع ہوتے ہین پس انکو اوٹھا کر بٹھاتے ہین اور منہ اونکے دھولاتے ہین اور کپڑے انکے بدل لیتے ہین اور ناخن انکے تراشتے ہین اور انکے بدنون کو نہین چھوتے ہین اور انکے سر کے بال بھی تراشتے ہین بعد از ان انکو اسی طور پر سلا دیتے ہین پس پوچھا مین نے کہ یہ کون لوگ ہین اور انکو کیا حکم تھا اور کب سے اس مکان مین ہین پس اون لوگون نے کہا کہ ہم اپنی کتابون مین دیکھتے ہین کہ یہ لوگ اس مکان مین چارسو برس قبل از زمان بعثت حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا و علیہما السلام گئے ہین اور یہ لوگ پیغمبر ہین ایک زمانہ مین بھیجے گئے تھے سوائے اسکے ہمکو حال نہین معلوم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی ہین مکسلمینا یملیخا مرطونس تمینونش ثارمینونش ذوا انوانس کفشطیطونس اور انکے کتے کا نام قطمیر اور انکے بادشاہ کا نام دقیانوس ہے **جبل زانک** یہ پہاڑ زمین ترکستان مین واقع ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ کے قریب ایک قوم ترکون کی رہتی ہے اونکو زانک کہتے ہین اور اس قوم مین زراعت نہین ہوتی ہے اور جانوران شیر دار بھی نہین ہین اور اس پہاڑ مین معدن سونے چاندی کی ہی اور گاہ گاہ اس مقام مین ٹکڑے مثل سر گوسپند کے پائے جاتے ہین الابعض چھوٹے ہوتے ہین اور بعض بڑے پس اگر کوئی شخص چھوٹے ٹکڑے کو اوٹھاتا ہی فائدہ پاتا ہی اور اگر بڑے ٹکڑے کو اوٹھالیتا ہی تمام گھر والے اوسکے ایک بعد دوسرے مرجاتے ہین ہان اگر اوس ٹکڑے کو پھر اوسی مقام مین کہ جہانسے لایا تھا ڈالدے تو اس بلا سے نجات پاوے اور اگر کوئی غریب اوسکو اوٹھالیتا ہی تو اوسکو کچھ ضرر نہین ہوتا ہے **جبل زعوان** یہ پہاڑ زمین مغرب ملک افریقیہ مین قریب

شہر تونس کے واقع ہے نہایت بلند ہے سہ روزہ راہ سے معلوم ہوتا ہے اور بسبب کمال ارتفاع کے ابر اوسکی چوٹی
سے پست ہوتا ہے اس پہاڑ پر بہت گانون آباد ہین باشندے یہانکے صاحب زراعت ہین جو لوگ وسط اور
اسفل کوہ مین رہتے ہین کثرت بارش کے شاکی ہین اور جو اعلی یعنی چوٹی پہاڑ پر رہتے ہین عدم بارش سے نالان رہتے
ہین اہل افریقیہ جس شخص کو سنگین دل جانتے ہین کوہ زعوان سے تشبیہ دیتے ہین **جبل ساوہ** درمیان اس پہاڑ اور
ساوہ کے ایک منزل کا فاصلہ ہے اور نہایت بلند ہے اس پہاڑ مین ایک غار ہے مثل ایوان بزرگ کے گنجائش اوسمین اسقدر
ہے کہ سو آدمی سے زیادہ بیٹھ سکین اور اوسکی چھت پر چار پتھر ہین بشکل پستان زنان نکلے ہین تین سے پانی ٹپکتا ہے اور ایک خشک
ہے وہان کے لوگ کہتے ہین کہ اس پتھر کو کسی کافر نے اپنے منھ مین لیا تھا پس خشک ہوگیا اور ان پتھرون کے نیچے ایک حوض
ہے جو پانی اوس سے ٹپکتا ہے حوض مین جمع ہوتا ہے اور پانی اوس حوض کا نہایت خوش ذائقہ ہے باوجودیکہ آب بستہ ہے
مصنف نے لکھا ہے کہ مین نے اس غار اور پہاڑ کو [illegible] مین دیکھا ہے **جبل سیلان** یہ پہاڑ آذربایجان مین قریب شہر
اردبیل کے واقع ہے اور یہ ایک پہاڑون بلند سے ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَءَ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ بِعَدَدِ كُلِّ
وَرَقَةِ ثَلْجٍ تَسْقُطُ عَلٰى جَبَلِ سَيْلَانَ قِيْلَ وَمَا سَيْلَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَبَلٌ مِنْ
اَرْمِيْنِيَةَ وَآذَرْبَايْجَانَ عَلَيْهِ عَيْنٌ مِنْ عُيُوْنِ الْجَنَّةِ وَفِيْهِ قَبْرٌ مِنْ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ یعنی جس شخص نے پڑھا اس
آیہ کو لکھتا ہے اللہ پاک واسطے اوسکے نیکیان موافق عدد ورق برف کے کہ گرتی ہے جبل سیلان پر لوگون نے سوال
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سیلان کیا ہے آپ نے ارشاد کیا کہ ایک پہاڑ ہے درمیان ارمینیہ و آذربایجان
کے اور اوس پہاڑ پر ایک چشمہ ہے چشمون جنت سے اور اوسمین قبر ہے کسی نبی کی ابو حامد اندلسی لکھتا ہے کہ چوٹی پر
اس پہاڑ کے چشمہ ہے پانی اوسکا نہایت سرد ہوتا ہے اور گرد پہاڑ کے چشمے آب گرم کے ہین بیمار لوگ جاتے ہین
اوس چشمے کے پانی سے شفا پاتے ہین اور پہاڑ کے نیچے بہت درخت لگے ہین اون درختون مین سے
ایک قسم ہے کہ پتے اوسکے کوئی جانور نہین کھاتا ہے جو کھاتا ہے فی الحال ہلاک ہوجاتا ہے ابو حامد کہتا ہے کہ مین نے
دیکھا کہ گھوڑے اور دراز گوش اور گاے اور بکری اس درخت کے نیچے جاتے ہین پس جب نزدیک اوسکے پہونچتے ہین
نفرت کرتے ہین یہانتک کہ جب چڑیان قریب اوس درخت کے جاتی تھین وہ بھی نفرت کرتی تھین اور نیچے اوس
پہاڑ کے ایک گانون دیکھا مین نے قاضی اوس گانون کا ابو الفرج عبد الرحمن اردبیلی تھا پس مین نے اوس سے
پوچھا کہ سبب ان جانورون کے نفرت کرنیکا کیا ہے اوسنے کہا کہ جانور اوس درخت سے اسلیے بھاگتے ہین کہ جن
اوسکی حفاظت کرتے ہین اور اوسی قاضی نے بیان کیا کہ مین نے اس گانون مین ایک مسجد کی بنا کی فرش کیواسطے

چند پتھرون کی ضرورت تھی ایک وزن اوٹھا مین دروازہ مسجد پر پتھر بہت خوب پڑے ہوے دیکھے کہ اب مسجد مین
نصب ہین **جبل السراۃ** حازمی کہتا ہو کہ یہ پہاڑ درمیان تہامہ اور یمن کے ہے اور یہ پہاڑ بہت لنبا چوڑا ہے
اور اس پہاڑ مین دیہات اور نہرین اور اشجار اور عمارات بہت ہین اور یہان عناب اور قصب السکر پیدا ہوتا ہے
اور بنت قرنت یہان اکثر پیدا ہوتی ہے **جبل السماق** ایک کوہ بلند ہے ملک حلب مین اسمین شہر اور قریہ
اور قلعے ہین اکثر اسمعیلی وہان قیام پذیر ہین اور تمام پہاڑ منبت سماق ہے مقام خوش اور شاداب ہے منجملہ عجائب
اس پہاڑ کے ایک امر یہ ہو کہ تمام زراعت اور باغ آب بارش سے پیدا ہوتے ہین اس درجہ تر و تازہ ہوتے ہین
کہ زراعت چاہی سے بہتر اور خوشتر ہوتے ہین حتی کہ روئی اور خربانی وغیرہ بھی آب باران سے پیدا ہوتی ہے
جبل سراندیب اقصاے ہند مین ایک پہاڑ بلند ہے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام بہشت سے وہین
اوتارے گئے تھے ابتک ایک پتھر پر نشان قدم شریف موجود ہے لکھا ہے کہ ہر شب اس پہاڑ مین برق بدون
ابر کے معلوم ہوتی ہو اور تمام روز اثر قدم شریف پر بارش باران ہوتی ہے اور یہ بھی لکھا ہو کہ اس پہاڑ پر معدن
یاقوت سرخ و الماس ہے سیلاب مین پانی کے ہمراہ جواہر نیچے آجاتے ہین عود بہت وہان ملتا ہے اور اون بلاد مین
تین بادشاہ ہین ہر ایک مخالف دوسرے کا جب بادشاہ وہان کا مرتا ہے لاش اوسکی چار ٹکڑے کر کے ہر ایک ٹکڑے کو
ایک صندوق صندلی یا عودی مین رکھکر آگ مین ڈالتے ہین اور زوجہ اوسکی بھی بموافقت شوہر اوس آگ مین
کود پڑتی ہے **جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہو کہ زمین سمرقند مین ایک پہاڑ ہے اور اوسمین ایک
غار ہے پانی اوس سے ہمیشہ ٹپکتا ہے گرمیون مین وہ پانی برف سے زیادہ سرد ہوتا ہے اور ایام سرما مین اسقدر گرم
ہوتا ہے کہ اگر ہاتھ اوسمین ڈالین تو جلجاوے **جبل السم** یہ پہاڑ ملک چین مین ہے چلبانی کہتا ہے کہ جب ختن سے
تبت کو جاوین تو راہ مین بہت پہاڑ ہین ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پل باندھا ہے جب اوس پل سے
گذرین ایک ہوا ملتی ہو کہ دم کو بند کرتی ہے اور زبان کو گران بہت مسافر اوس مقام پر ہلاک ہوتے ہین اہل چین اوس
پہاڑ کو کوہ سم کہتے ہین **جبل الشب** یہ پہاڑ ملک یمن مین ہے اسکی چوٹی پر چشمہ ہے ہر طرف سے جاری قبل اسکے
کہ وہ پانی زمین تک پہونچے پتھر ہوجاتا ہے شب یمانی سفید یہی ہو کہ آب منجمد اوس چشمہ کا ہوتا ہے **جبل شبام** یہ پہاڑ
قریب صنعا کے ہے احمد بن محمد ابن اسحاق ہمدانی کہتے ہین کہ یہ پہاڑ بہت بڑا ہے شہر صنعا سے ایک منزل کے
فاصلہ پر واقع ہے راہ اسکی بہت دشوار گذار ہے سوا ایک راہ کے کوئی اور راہ نہین اور چوٹی اسکی بہت وسیع ہو
وہان گاؤن آباد ہین اور زراعت ہوتی ہے اور انگور اور خرما پیدا ہوتا ہے وہان جانیکا کوئی راستہ نہین ہے صرف
ایک دروازہ ہے کہ کنجی اوسکی وہان کے بادشاہ کے پاس رہتی ہے پس جو شخص وہان سے آنیکا عزم کرتا ہے اولا بادشاہ
سے رخصت لیتا ہے بعد ازان بموجب حکم بادشاہ دروازہ کھولا جاتا ہے جب وہ شخص پہاڑ کے نیچے آتا ہو اور گرد

اوس زراعت اور باغستان سکے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پر ہے بہت پہاڑ ہین بلند اون پہاڑون پر جانا ممکن نہین ہے اور کوئی نہین جانتا ہے کہ اون پہاڑون پر کیا ہے اون پہاڑون سے پانی گر کر جمع ہوتا ہے وہان ایک سد ہے کہ مانع ہے اوس پانی کی روانی کو پس جب پانی جمع ہو جاتا ہے اوس دیوار کو کھولدیتے ہین وہ پانی صنعا وغیرہ مین پہونچ جاتا ہے **جبل شرف الحبل** درمیان شام اور مدینہ منورہ کے واقع ہے اور اس پہاڑ پر ایک بتخانہ ہے پتھر کا اوس بتخانے مین پتھر پر عجیب و غریب نقش و نگار بنائے ہین کہ مثل اونکا لکڑی پر نہین ہو سکتا ہے باوجودیکہ وہ مکان بہت بلندی پر ہے **جبل شقفان** یہ پہاڑ ملک خراسان مین ہے شقفان نام ایک پہاڑ کا ہے خراسان مین بعض فقہاے خراسان کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر ایک غار ہے جو شخص کہ بیمار ہو اوس غار مین جاوے شفا پاوے بشرطیکہ کوئی مرض رکھتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ وہان ایک اور پہاڑ ہے جو شخص اوسکی چوٹی پر جاوے کچھ حس و ادراک اوسمین نہین رہتا ہے جبتک کہ اوس پہاڑ کے درمیان مین نہ آوے اور چوٹی اوسکی دو گز کی ہے جب آدمی چوٹی پر پہونچتا ہے ایک ہوا چلتی ہے کہ آدمی کو نیچے گرا دیتی ہے **جبل شکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ پہاڑ ملک اندلس یا یمن مین ہے بہت بلند ہے اوسکی چوٹی پر مثل منارہ کے ایک شی پتھر کی ہے ہر سال مین تین شب وہان چراغ روشن معلوم ہوتا ہے اور دن کو اوس چراغ کے مقام پر مثل طاؤس کے نظر آتا ہے بوجہ تندی ہوا کے کوئی شخص اوسکی چوٹی تک نہین جا سکتا ہے جب آدمی نصف پہاڑ تک پہونچتا ہے ہوا مانع ہوتی ہے صعود سے بلکہ آدمی ہوا کے زور سے گر پڑتا ہے باشندے اوس نواح کے بھی اس امر سے ناواقف ہین کہ یہ شبیہ چراغ اور طاؤس کیا شی ہے **جبل شلیر** یہ پہاڑ نہایت بلند ہے حتی کہ اکثر بلاد ملک اندلس سے نظر آتا ہے اس پہاڑ پر انواع فواکہ مثل سیب انگور و جوز وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین اور ہمیشہ گرمی جاڑون مین اوسکی چوٹی پر برف رہتی ہے اسیوجہ سے وہان سردی نہایت مرتبہ ہوتی ہے ایک شعراے عرب سے وہان گیا تھا اور یہ کہا **شعر** فان کان یوماً فی جهنم مدخلی + ففی مثل هذا الیوم طابت جهنم **جبل الصور** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ زمین کرمان مین ایک پہاڑ ہے اگر اوس پہاڑ سے کوئی شخص پتھر لیکر توڑ ڈالے اوسکے درمیان مین ایک صورت آدمی کی کھڑی یا بیٹھی یا خفتہ معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس پتھر کو گھسکر پانی مین ڈالدین جسقدر برادہ سنگ تہ مین پہونچے گا اوسمین صورت آدمی کی پیدا ہوگی **جبل صفا و مروہ** یہ دو پہاڑ مکہ معظمہ مین ہین لکھا ہے کہ صفا نام ایک مرد کا تھا اور مروہ نام ایک عورت کا اونھون نے کعبہ شریف مین زنا کیا حق جل جلالہ نے اون دونون کو پتھر کردیا اہل مکہ نے مرد کو صفا پر اور عورت کو مروہ پر رکھدیا پس اونھین دونون کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہوے حدیث شریف مین آیا ہے دابۃ الارض ظہور اوسکا آثار قیامت سے ہے صفا سے نکلے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عصا اپنا صفا پر مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ آواز میرے عصا کی دابۃ الارض سنتا ہے **جبل صقلیہ** ابو علی الحسن بن یحییٰ نے تاریخ صقلیہ مین لکھا ہے کہ یہ پہاڑ قریب دریا کے ہے دورہ اوسکا

تین روز کی راہ ہی اور طرمین بھی پہالیسے قریب ہو اس پہاڑپر درخت کثرت سے ہین اکثر درخت فواکہ میوہ ہین
اور اس پہاڑپر منافذ گندھک کے ہین کہ دھوان اور آگ اونسے نکلتی ہو دن کو اور رات کو شعلہ اوٹھتے ہین اور
بعض وقت وہ آگ کسی طرف متوجہ ہوتی ہے اور جو کچھ اوس طرف ہوتا ہے جلجاتا ہے وہ سوختہ مثل چرک آہن
کے معلوم ہوتا ہے اور اوس زمین پر کہ جسطرف آگ متوجہ ہوتی ہے کچھ نہین پیدا ہوتا ہے اور جو حیوان اوس طرف
اوسوقت گذرتا ہی جلجاتا ہو اور اس پہاڑ کی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے الاایام سرما مین تمام پہاڑپر برف
ہوتی ہے حکماے روم وہان جاتے تھے اور عجائب ہانکے مشاہدہ کرتے تھے شبکو ایک مقام مین اوسکی
چوٹی پر آتش عظیم معلوم ہوتی ہے اور دن کو اوسی مقام پر دھوان کثرت سے دکھائی دیتا ہی کہتے ہین کہ یہ
پہاڑ معدن زر ہے اہل روم اس پہاڑ کو کوہ زر کہتے ہین جبل غسلعین یہ دو پہاڑ ہین راہ مین مکہ معظمہ کے
بصرے سے ایک کو ضلع بنی مالک اور دوسرے کو ضلع سیصبان کہتے ہین بنی مالک جن مسلمانون کی اولاد
سے ہین اور بنی سیصبان جن کافر کی اولاد سے ہین ضلع بنی سیصبان مین کوئی شخص شکار نہین کرتا ہی
اور وہانکی گھانس بھی نہین کاٹتا ہی اور اگر کوئی ناواقف شکار کرتا ہے یا گھانس کاٹتا ہے تو بالضرورت
نفس یا مال سے نقصان پاتا ہی اور ضلع بنی مالک مین مسافر خودکش ہوتے ہین اور وہان کے حیوانون کو
شکار کرتے ہین اور وہان کی گھانس بھی کاٹتے ہین کفر بنی سیصبان اور اسلام بنی مالک کا تذکرہ اکثر ہوا کرتا ہی
یہ دونون گروہ مشہور اور معروف ہین جبل طارق یہ پہاڑ ملک طبرستان مین ہے ابوریحان خوارزمی نے
آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ اس پہاڑپر ایک غار ہے اور اوس غار مین ایک گڑھا ہے اگر کوئی شخص اوس گڑھے مین
نجاست ڈالتا ہے پانی بکثرت برستا ہے اور جبتک اوسکو نجاست سے پاک نہین کرتے ہین انقطاع بارش
نہین ہوتا ہے جبل طاہرہ صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ پہاڑ ملک مصر مین ہے اور اس پہاڑپر
ایک کنیسہ ہے اوس کنیسہ مین ایک حوض ہے پہاڑ سے پانی آکر اوس حوض مین گرتا ہے جب وہ حوض بھر جاتا
ہی پانی اوسکے اطراف سے جاری رہتا ہے اگر کوئی شخص حالت نجاست مین اوس حوض مین ہاتھ ڈالتا
ہی پانی ٹھہر جاتا ہے اور ایک قطرہ بھی جاری نہین رہتا ہے جبتک کہ کل پانی حوض کا نہ نکالا جاوے یہی
صورت رہتی ہے پس جب وہ حوض پاک اور لطیف ہوتا ہے پھر بدستور پانی جاری رہتا ہے جبل طبرستان
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ طبرستان مین ایک پہاڑ ہے اور اوس پہاڑ مین ایک گھانس کہ اوسکو جوزمائل
کہتے ہین جو شخص اوس گھانس کو کھالیوے جس کیفیت سے اوسوقت ہوگا وہی کیفیت اوسپر غالب ہوگی
یعنی اگر ہنستا ہوگا ہنسی غالب ہوگی اور اگر روتا ہوگا گریہ اوسپر غالب ہوگا علی ہذا القیاس جبل طور زینا
یہ پہاڑ قریب بیت المقدس کے ہے لکھا ہے کہ اوس مقام پر ستر پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام نے

دنیا سے رحلت فرمائی ہی یہ پہاڑ محل تعظیم اور مقام اجابت دعا ہی اکثر لوگ وہان زیارت کو جاتے ہین اور یہ بھی لکھا ہی کہ اسی سے حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان مصلی یعنی نماز گاہ خلیفہ ثانی حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بنا ہی **جبل طور سینا** یہ پہاڑ قریب مدین کے درمیان شام اور وادی شرح کے واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نزدیک ایلہ کے ہی اسی پہاڑ پر خطاب آیا تھا حضرت موسی علیہ السلام کو اوسوقت کہ آپ بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے باہر آئے تھے جب اس پہاڑ پر آتے ایک ابر آتا آپ وس ابر مین در آتے حق تعالی جلشانہ آپ سے کلام فرماتا اور یہ وہی پہاڑ ہی کہ جناب باری اوسکی شان مین فرماتا ہی فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا یہ پہاڑ کبھی صلحا سے خالی نہین ہوتا ہے اور اس پہاڑ کے پتھر کو جب توڑتے ہین او سمین صورت درخت علیق کی معلوم ہوتی ہی **جبل طور ہارون** یہ پہاڑ قریب بیت المقدس ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بعد قتل گوسالہ پرستون کے چاہا کہ پہاڑ پر جاکر مناجات کرون پس حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا کہ مجکو بھی ہمراہ لیجیے مبادا کہ بنی اسرائیل بعد آپ کے تشریف بری کے کوئی اور حرکت کرین کہ باعث آپ کے ملال کا میری جانب سے ہو پس حضرت موسی علیہ السلام نے اونکو ہمراہ لیا اتفاقاً راہ مین دو شخصوں کو ایک مقام مین دیکھے کہ قبر کھودتے تھے پس حضرت موسی و حضرت ہارون علیہما السلام اوس مقام پر ٹھیرے اور حضرت موسی علیہ السلام نے اونسے پوچھا کہ یہ قبر کسکے واسطے بناتے ہو اون آدمیون نے جواب دیا کہ یہ قبر اوس شخص کے واسطے بنائی ہی کہ جو خلق خدا سے اس شخص کے جو آپ کے ہمراہ ہی یعنی حضرت ہارون کے مشابہ تر ہی بعد اوسکے اون شخصون نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ اے خدا تم اس قبر مین در آؤ پس حضرت ہارون علیہ السلام نے پوشاک اپنی حضرت موسی علیہ السلام کو دی اور آپ اوس قبر مین تشریف لے گئے پس روح پاک اونکی اوسیوقت قبض کیگئی اور قبر اوپر سے ملگئی وہ دونون شخص غائب ہوگئے پس حضرت موسی علیہ السلام گریان وہانسے پھرے اور پوشاک حضرت ہارون علیہ السلام کی آپ کے پاس تھی بنی اسرائیل نے حضرت موسے علیہ السلام پر اتہام کیا کہ انھون نے ہارون علیہ السلام کو قتل کیا آپ نے جناب باری سے مناجات کی کہ ہارون علیہ السلام کو اس قوم کو دکھادے حق تبارک و تعالی نے حضرت ہارون کو پہاڑ کی چوٹی پر دکھلادیا اس سبب سے اس پہاڑ کو طور ہارون کہتے ہین **جبل طیر** یہ پہاڑ ملک مصر مین پورب طرف دریاے نیل کے قریب صباد کے واقع ہی اور اسکو جبل طیر اس سبب سے کہتے ہین کہ ہر سال ایک وقت خاص مین ایک قسم طیور سفید کی کہ اوسکو بوقیر کہتے ہین اس پہار پر جمع ہوتے ہین اور اس پہاڑ مین ایک سوراخ ہی یہ جانور اوس سوراخ مین سر ڈال کر اپنے تئین نیل مین ڈالتے ہین اور سیاحت کنان اوس مقام پر جاتے ہین جہانسے آئے تھے اور ہمیشہ یہ جانور اسیطرح کیا کرتے ہین یہانتک کہ ایک جانور کا سر اوس سوراخ مین پھنس جاتا ہی وہ جانور اوسمین ہلاک ہوجاتا ہی جب وہ اوسکے ہمراہ کے

جانور یہ حالت دیکھتے ہین پھر جاتے ہین پھر دوسرے برس اسیطورسے کرتے ہین ابوبکر موصلی نے لکھا ہے کہ اگر سال ارزانی کا
ہوتا ہے دو جانور اوس سوراخ مین پھنسکر مرجاتے ہین اور اگر سال متوسط ہوتا ہے ایک جانور ہلاک ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ
سال قحط ہوتا ہے کوئی جانور اوسمین نہین ہلاک ہوتا ہے **جبل طائف** یہ پہاڑ مسکن قبیلہ ہذیل ہے یہان سردی
بہت ہوتی ہے حتی کہ پانی بوجہ سردی کے جم جاتا ہے سوائے یہان کے ملک حجاز مین اور کہین پانی منجمد نہین ہوتا ہے
جبل عرج یہ پہاڑ عجائب بنا سے ہے اکثر روے زمین پر یہ پہاڑ موجود ہے الا ہر جگہ نام اوسکا جداگانہ ہے مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ مین اسکو عرج کہتے ہین اور ملک شام مین اسکو فلسطین کہتے ہین اور اوسکی پشت پر کوہ حکم ہے اور دمشق میں
اسکی پشت پر کوہ سنیر ہے اور حلب و حمص اور حما مین اسکی پشت پر کوہ لبنان ہے اور انطاکیہ و مصیصہ مین اسکو لکام کہتے ہین
اور یہ پہاڑ ملاطیہ اور قالیقلا مین ہوتا ہوا دریاے جزر تک پہونچا ہے وہان اسکو قفق کہتے ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہے
کہ اس پہاڑ مین بہتر لغت یعنی زبان ہین کہ ہر ایک صاحب زبان دوسرے کو بغیر ترجمہ کے نہین جانتا **جبل
عمایۃ البحرین** یہ پہاڑ مشہور ہے ابن زیاد کلابی نے لکھا ہے کہ اس پہاڑ کو اسوجہ سے عمایہ کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر
سوا آندھی کے کوئی نہین جاسکتا ہے اسلیے کہ راستے اسکے پوشیدہ ہوجاتے ہین اس پہاڑ پر غار اور تہخانے
بہت ہین اور درندے مثل پلنگ وغیرہ کے بہت ہین اور درخت بان کے وہان اکثر ہوتے ہین سکری نے لکھا ہے
کہ قتال کلابی نے ایک شخص کو مار ڈالا اور کوہ عمایہ پر چلا گیا پس مدت دس برس تک وہان رہا ایک پلنگ سے محبت
پیدا ہوئی یہانتک کہ اگر پلنگ شکار کرتا اسکو بھی اوس شکار مین شریک کرتا بعد مدت کے بادشاہ نے قتال کلابی کا
قصور معاف کیا اور اوسکو طلب کیا پلنگ مانع ہوا اور اوسکے تعاقب مین چلا قتال ڈرا کہ مجکو کھالے گا ایک تیر اوسکو
مارا وہ پلنگ مرگیا قتال نے اپنے گھر کا راستہ لیا اور پلنگ کا ذکر کرتا رہا **جبل عویر و کسیر** دو پہاڑ بزرگ ہین دریا مین
درمیان بصرہ اور عمان کے جب کشتی ان مقامون سے کھلتی ہے اکثر اندیشہ رہتا ہے اور کبھی ٹکر کھاکر ہلاک بھی ہوجاتی
ہے اہل کشتی کہتے ہین کہ جب اس مقام سے بسلامت گذرین تو خیر ہے یعنی پھر کچھ خوف و اندیشہ نہین ہے
جبل فرغانہ اس پہاڑ مین فیروزہ ہوتا ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ایک گھانس ہوتی
ہے بصورت انسان کے بعض بصورت مرد اور بعض بصورت عورت کے دونون جانب سے اوس گھانس کی ایک
ہی شکل ہوتی ہے اس گھانس مین حکمانے بہت اقوال لکھے ہین ایک خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو کھالین
فی الفور قوت باہ اسقدر پیدا ہو کہ ضبط دشوار ہو بعض اوس گھانس کو بیروح کہتے ہین اور بعض یاطرقیان
کہتے ہین ایک خاصہ اوس گھانس کا یہ ہے کہ جو شخص اوسکو اوکھاڑتا ہے ہلاک ہوجاتا ہے طریقہ اوسکے اوکھیڑنیکا
یہ ہے کہ کسی جانور پر مثل کتے وغیرہ کے باندھکر اوسکو ہانکین وہ گھانس اوسکی قوت سے ٹوٹ جاتی ہے وہ جانور
ہلاک ہوجاتا ہے اوسوقت وہ گھانس اوس سے کھول لیتے ہین **جبل فیلوان** ابوریحان خوارزمی نے لکھا ہے کہ

قریب جرجان کے ایک پہاڑ ہی اوسکو فیلوان کہتے ہین اوس پہاڑ مین ایک صفہ ہی یعنی مکان اوس مکان مین ایک
گڑھا ہی اوس مکان کی چھت سے پانی ٹپکتا ہی جب ہوا سرد چلتی ہی پانی اوسکا بستہ ہو جاتا ہی اور مثل پتھر کے
سخت ہوتا ہی جبل قاسیون یہ پہاڑ دمشق مین ہی اوسمین ایک غار ہی کہ اوسکو مغارۃ الدم کہتے ہین قابیل نے
ہابیل کو وہان قتل کیا تھا اور وہان ایک پتھر پڑا ہی کہتے ہین کہ قابیل نے ہابیل کا سر اوسی پتھر سے توڑا تھا اور اوسی
پہاڑ مین ایک غار اور ہی کہ اوسکو مغارۃ الجوع کہتے ہین یعنی ایک جماعت پیغمبرون کی وہان بھوک سے ہلاک ہوئی ہی
جبل قاف مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ پہاڑ تمام روے زمین کو گھیرے ہے اور تمام پہاڑ زبرجد سبز کا ہی اور رنگ آسمان کا
بھی اوسی کے عکس سے سبز ہے اور یہ بھی لکھا ہی کہ اس پہاڑ کی پشت پر آبادی اور خلائق ہی الاحال اونکا سواے خداوند
کریم کے کوئی نہین جانتا اور بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ تمام پہاڑ عالم کے اوسیکی رگ ہین یعنی شاخ جب اللہ پاک
کسی قوم پر عتاب فرماتا ہی پس جو فرشتہ کہ کوہ قاف پر موکل ہی اوسکو حکم فرماتا ہے کہ حرکت دے اوس رگ کو کہ اوس قوم کے
ملک مین ہی پس وہ تختہ زمین کا غرق ہو جاتا ہی اور وہ قوم بھی ہلاک ہو جاتی ہی جبل قدقد یہ پہاڑ قریب مکہ معظمہ
کے ہی چوٹی اسکی نہایت بلند ہی کہ گذر آدمی کا وہان محال ہی اور یہ پہاڑ انتہاے دنیا پر منتہی ہی اور اس پہاڑ پر معدن
دیک ہی جبل قصران یہ پہاڑ ملک سند مین ہی اور قصران نام ایک شہر کا ہی بلاد مشہورہ ملک سند سے شیخ الرئیس نے
لکھا ہی کہ شہد یہان شجر اور حجر پر مثل شبنم کے گرتا ہی جسقدر بہتا ہی یعنی ظاہر ہوتا ہی لوگ اوسکو جمع کرتے ہین اور مکھیان بھی
ایام سرما کے واسطے جمع کرتے ہین جبل کافور یہ پہاڑ ملک ہند مین کنارے دریا کے ہے اور قریب پہاڑ کے
بہت شہر آباد ہین منجملہ اونکے شہر قامرون ہی وہان کا عود قامرونی مشہور ہی منجملہ اونکے شہر قماری ہی وہان کا عود
قماری مشہور ہی اور اس پہاڑ کے نیچے درخت کافور ہین گوند اونسے جاری رہتا ہی جب درخت کو شق کرتے ہین اوسمین سے
پارہاے کافور دستیاب ہوتے ہین الا درخت خشک ہو جاتا ہے جبل کحل یہ پہاڑ ملک اندلس مین ہی قریب شہر
بسطہ کے اول ماہ مین سرمہ اوسمین نکلتا ہی اور ہر روز زیادہ ہوتا جاتا ہی نصف مہینے تک بعد ازان کم ہوتا جاتا ہے آخر
ماہ تک اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی جبل کرگس بڑا پہاڑ ہے صحراے رے و قم و قاشان مین صحرا اسکو سب
طرف سے محیط ہی چونکہ اسمین کرگس رہتے ہین اسلیے اس نام سے مشہور ہے راہ اس پہاڑ کی دشوار گذار ہے بوجہ صحرا و
جنگل کے کوئی انسان اسپر نہین رہتا ہی اور گرد اسکے بھی دور تک آبادی نہین ہی جبل کرمان بیابان کرمان مین
بہت پہاڑ ہین اونکے پتھرون کو جب آگ دیتے ہین مثل لکڑی کے مشتعل ہوتے ہین جبل گلستان گلستان
نام ایک دیہ کا ہی ملک طوس سے فقہاے طوس نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی مثل ایوان کے اور اوس ایوان مین
دہلیز ہے جب اوس دہلیز مین تھوڑی راہ قطع کرے روشنی پیدا ہوتی ہے اور آخر اوس دہلیز مین ایک مقام ہی کہ وہان
چشمہ ہے پانی اوس چشمے سے نکلتا ہے اور اوپر بشکل قصبان کے منجمد ہوتا ہے اور اسی مقام مین ایک کارخانہ ہی

اوسمین سے باد سخت باہر نکلتی ہی اسی سبب سے اوسمین جانا دشوار ہی **جبل کوکبان** یہ پہاڑ قریب صنعا کے ہی
اسکی چوٹی پر دو قصر ہین جواہر کے شبکو مثل ستارے کے روشن ہوتے ہین اس سبب سے اسکو جبل کوکبان کہتے
ہین اون مکانون مین پہنچنا دشوار ہی لکھا ہی کہ یہ مکان جنون نے بنائے ہین **جبل ارجان** یہ پہاڑ ملک
طبرستان مین ہی اور اوسمین ایک چشمہ ہے جو قطرہ پانی کا اوس سے نکلتا ہی پتھر ہو جاتا ہی ہشت پہل اور کبھی شش پہل
لوگ اوسکے مہرے بناتے ہین **جبل لبنان** یہ پہاڑ قریب حمص کے ہی وہان میوہ اور کھیتی بہت ہوتی ہی حالانکہ
کوئی وہان بوتا نہین ہے اور وہان ابدال رہتے ہین اسلیئے کہ وہان رزق حلال ملتا ہی سیب وہان کا عجیب و غریب ہی کہ
ملک شام مین اوسمین خوشبو نہین ہوتی ہی جب بلخ مین لاتے ہین خوشبو اوسمین پیدا ہوتی ہے **جبل ملیجرہ**
ایک پہاڑ ہی قریب صنعا کے اصطخری نے لکھا ہی کہ اسکی چوٹی پر مقدار بیس فرسخ کے وسعت ہی اوسمین آبادی ہی اور
کھیتی ہوتی ہی اوس پہاڑ پر جانیکا راستہ ایک ہی اگر اوس راستہ کو بند کرین کوئی پہاڑ پر نہ جاسکے **جبل مقناطیس** جہینے
لکھا ہی کہ یہ پہاڑ بہ پہلو دن قلزم سے متصل ہی اسمین مقناطیس ہوتا ہی بالفعل وہان پانی آگیا ہی اسیوجہ سے کشتیون مین
میخ آہنی نہین لگاتے ہین کہ مقناطیس اپنی طرف کھینچ لیگا **جبل معظم** اسکو جبل مقطم بھی کہتے ہین یہ پہاڑ ملک
مصر مین کنارے دریاے نیل کے ہے اس پہاڑ پر مساجد اور معابد نصاریٰ کے بہت ہین اور وہان کچھ پیدا نہین
ہوتا ہے اور پانی بھی نہین ہی مگر ایک چشمہ ضعیف کہ ایک معبد نصاری مین ہی لکھا ہی کہ مقوقس نے جو حاکم مصر قیصر
روم کی طرف سے مقرر تھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ وہان بھیجے ہوے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کے تھے درخواست کی کہ یہ پہاڑ میرے ہاتھ بعوض ستر ہزار دینار کے بیچیے آپ نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو لکھا یہان سے جواب گیا کہ دریافت کرو کہ اسقدر قیمت کثیر کسواسطے دیتا ہی وہان نہ زراعت ہوتی ہے نہ معدن
کسی شئ کا ہی مقوقس نے کہا کہ مین نے اپنی کتابون مین دیکھا ہی کہ یہ پارہ زمین بہشت ہی یہی کیفیت حضرت عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ نے جناب خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے حضور مین لکھی وہان سے ارشاد ہوا کہ بہشت مومنون کو چاہیے
اور حکم فرمایا کہ وہان مقبرہ بنے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پہاڑ معدن زبرجد ہی **جبل ملتان** یہ پہاڑ ملتان مین ہی اس
پہاڑ پر مکھی بہت رہتی ہی جس درخت کے قریب اونکا آشیانہ ہوتا ہی اوس درخت کے پھل مین ذائقہ شہد کا آجاتا ہی
اور اوسکی لکڑی مین بھی آجاتا ہی اور اوس لکڑی کو جوش کرکے جلاب بناتے ہین **جبل مورجان** یہ پہاڑ
ملک فارس مین ہی اور اوسمین ایک غار ہی اوسکی چھت سے قطرات پانی کے ٹپکتے ہین کہتے ہین کہ حکماے یہ ایک
طلسم بنایا ہے اگر ایک شخص اوس غار مین جاتا ہے اسقدر پانی ٹپکتا ہے کہ ایک آدمی کو کافی ہے اور اگر ہزار آدمی
اوس غار مین جاتے ہین اسقدر پانی ٹپکتا ہے کہ ہزار آدمی کو کفایت کرے **جبل نار** اس قسم کے پہاڑ اکثر مقام
مین ہین مثل دماوند و صقلیہ منجملہ اونکے ایک پہاڑ ہے ترکستان مین صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ نام اوس

پہاڑ کا کلیان ہی وہان ایک آتش عظیم ہے جو جانور کہ ہوا مین اوسکے مقابل ہوکر نکلتا ہی جلجاتا ہے اور گرد اس پہاڑ کے
بہت جانور مردہ دیکھے جاتے ہین **جبل نہاوند** اس پہاڑ پر دو طلسم ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہے کہ ایک بصورت
مچھلی کے اور دوسرا بصورت گاے کے برف سے بنے ہین کہ کبھی گرمی اور جاڑے مین پگھلتے نہین ہین کہتے ہین
کہ یہ طلسم اسلیے بنایا ہے کہ جو پانی اس پہاڑ سے آتا ہے کبھی کم نہو اور ہمیشہ جاری رہے اور وہ پانی دو طرف جاری
ہوتا ہی یعنی طرف زمین نہاوند اور طرف زمین دینور کے **جبل ہرهز** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ طبرستان مین
پہاڑ ہی اوسکو ہرهز کہتے ہین اوس سے پانی نکلکر ایک غار مین جاتا ہی جب کوئی شخص آواز دیتا ہی وہ پانی رکجاتا ہی
جب پھر کوئی شخص دوسری آواز دیتا ہی بدستور جاری ہوتا ہے **جبل ہند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ
زمین ہند مین ایک پہاڑ ہی اوسپر دو شیرون کی شکل بنی ہی اور اونکے منہ سے پانی آتا ہے اوس پانی سے نہرین
رواں ہین دونون نہرون پر ایک گاؤن آباد ہی ایک مرتبہ دونون فریق مین کچھ نزاع ہوئی ایک شیر کا منہ توڑ ڈالا
پانی اوسکے منہ سے آنا موقوف ہوگیا ہر چند چاہا کہ پھر جاری ہو اور اوسکی درستی مین سعی کی کچھ فائدہ نہوا اور وہ نہر
خراب ہوئی اور وہ گاؤن بھی ویران ہوگیا **جبل یسوم** یہ پہاڑ قریب مکہ معظمہ کے بلاد ہذیل مین ہی کوئی شخص
اس پہاڑ پر جا نہین سکتا اس پہاڑ کی چوٹی پر بندر بہت رہتے ہین جبل مزرعہ مین گہنہ خراب کر ڈالتے ہین وہان کے باشندے بندرون سے
نہایت حیران مگر مجبور ہین کہ آشیانہ جبل یسوم کی چوٹی پہ ہین اور وہان رسائی ممکن نہین **جبل واسط** ایک پہاڑ
ہی ملک اندلس مین قریب شہر شندرونہ کے احمد ابن عمر العذری صاحب ممالک اندلسیہ نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ مین ایک
شگاف ہی درمیان ایک غار کے اوس شگاف مین ایک تیر آہنی آویختہ ہی لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور اوسمین ہاتھ
بھی لگاتے ہین لیکن اگر چاہین کہ اوسکو اوس شگاف سے جدا کرین ممکن نہین اسلیے کہ جب نکالنے کے قصد
سے اوسکو ہاتھ لگاتے ہین وہ تیر شگاف مین چلا جاتا ہی پھر جب اوسکو چھوڑ دیتے ہین وہ اپنی جگہ پر آجاتا
ہی مشایخ شندرونہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے آگ روشن کی اور سر کہ بہایا اوس پتھر پر تاکہ وہ شگاف کشادہ ہو
اور تیر گر پڑے کچھ فائدہ نہوا **جبل ودقان** ایک پہاڑ ہی بزرگترین پہاڑون تہامہ سے اس پہاڑ مین بہت
چشمہاے شیرین اور لطیف ہین مگر پانی اونسے کم آتا ہی اور اس پہاڑ پر درخت حرم ہے کہ کسی پہاڑ پر نہین ہی پتے
اس درخت کے چاد سے مشابہ ہین اور اس درخت مین ایک شاخ ہوتی ہے مثل شاخ نخلہ کے باشندے اس
پہاڑ کے بنو اوس ہین **جبل واشل** یہ ایک پہاڑ ہے بزرگترین پہاڑون تہامہ سے لطافت ہوا اور شیرینی اور
سبکی آب کی تمام عالم کے پہاڑون سے مشہور تر ہی اوس نواح مین اوس سے بہتر کسی مقام کی آب و ہوا نہین
ہی یہانتک کہ ابو تمام اسدی شاعر نے اس پہاڑ کی مدح مین چند اشعار نظم کیے ہین **جبل بلیہ یشم**
یہ پہاڑ ملک قزوین مین ہی یل نام ہی ایک مقام کا اس پہاڑ پر کہ وہان بہت حیوانون کی صورتین ہین کہ اللہ جل جلالہ

نے اونکو پتھر کر دیا ہو ازان جملہ ایک چروا ہا ہو کہ لاٹھی پر تکیہ دیے کھڑا ہو اور آگے اوسکے بہت بکریان چرتی ہین اور ایک عورت ہو کہ ایک گاے کا دودھ دوہتی ہو اور سوا اونکے بہت سی ہین اس حکایت کو اکثر اہل قزوین جانتے ہین اور اونھون نے یہ صورتین دیکھی ہین نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ

فصل ۱۸ بیچ بیان پیدا ہونے نہرون کے

جب پانی اور برف پہاڑون پر گرتا ہو وہان سے پانی غارون مین آکر مجتمع ہوتا ہے اور جاڑے کی فصل مین وہ غار اوس پانی سے بھر جاتے ہین بعد ازان جب وقت بہار آتا ہے جو پہاڑون مین چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہین اونسے پانی بہتا ہو اوس سے جداول پیدا ہوتے ہین اور وہ جداول ایک دوسرے سے ملتے ہین اونسے نہرین عظیم ہو جاتی ہین اور خزانے پانی کے کہ پہاڑون مین ہوتے ہین اونکو اشتال کہتے ہین پس اگر اوشتال پہاڑ کے اوپر ہین تو تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا ہو اور جریان اوسکا یہانتک رہتا ہو کہ دوسری مرتبہ مدد پانی کی پہونچے اسی سبب سے ہمیشہ جاری رہتا ہو اور کبھی منقطع نہین ہوتا ہو اور اگر خزانہ اسفل پہاڑ مین ہو تو مدد پہونچنا وہان پر کمتر ہو پس اگر مدد اوسکی دوسری مرتبہ ہوئی تو جاری رہا اور اگر دوسری مرتبہ پانی وہان نہ آیا تو منقطع ہو جاتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی پانی نہر سے جاری ہوتا ہو اور کبھی نہر خشک ہو جاتی ہے حکیم بطلیموس صاحب کتاب جغرافیہ نے لکھا ہو کہ ربع مسکون مین دوسو چالیس نہرین ہین طول بعض کا پچاس فرسخ ہے اور بعض کا سو فرسخ اور بعض کا ہزار فرسخ بعض پورب سے پچھم کی طرف روان ہین اور بعض پچھم سے پورب کی جانب جاری ہین اور یہ تمام نہرین پہاڑون سے نکلی ہین اور دریاؤن یا مقامات نشیب مین کہ وہان سنگریزہ ہوتے ہین تمام ہوئی ہین اور راہ گذر پر ان نہرون کے اکثر شہر اور دیہات واقع ہین سکان اون مقامون کے بقدر حاجت پانی نہرون سے لیتے ہین اور باقی ماندہ دریا مین جاتا ہو اور کھاری پانی مین ملجاتا ہو پھر دوسری مرتبہ حرارت آفتاب اوسمین موثر ہوتی ہے اوسکو بخار کہتے ہین اور بخار ہوا کی طرف صعود کرتا ہو پس برودت ہوا کی اوسکو منعقد کرتی ہو یعنی وہ بخار ابر ہو جاتا ہے بعد ازان ابر کو ہوا پہاڑون کی جانب لیجاتی ہو پھر وہان بارش ہوتی ہے اور خزانون مین وہ پانی بدستور سابق جمع ہو کر نہرون مین جاری ہوتا ہو اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہو اب بعض نہرون کا بیان مع اونکے خواص اور عجائب کے اس مقام مین بترتیب حروف معجم کیا جاتا ہے واللہ الموفق بالصواب

نہر آتل ایک نہر عظیم ہو ملک خزر مین عرض اوسکا موافق عرض دجلہ کے ہے ابتدا اوسکی ملک روس و بلغار ہو اور انتہا اوسکی بحر خزر ہے لکھا ہو کہ اس نہر سے ستر سے زائد چشمے نکلے ہین الا زور اوسکا بوجہ کثرت پانی کے کچھ کم نہین ہوا جب دریا مین پانی اسکا پہونچتا ہے دو روز تک پانی دریا کا اوسپر غالب نہین ہوتا ہو اور رنگ اوسکا دریا کے پانی سے جدا معلوم ہوتا ہے پھر دریا مین مخلوط ہو جاتی ہے اور ایام سرما مین بسبب کثرت شیرینی کے پانی اوسکا جم جاتا ہو اس نہر مین حیوانات عجیب الشکل ہین کہ تعداد اور صفت اونکی سوا خداوند کریم کے کوئی نہین جانتا ہو احمد بن فضلان نے لکھا ہو کہ مجکو خلیفہ مقتدر باللہ نے رسالت ملک بلغار مین روانہ کیا سنا مین نے کہ وہان

ایک شخص عظیم الجثہ ہی وہان کے بادشاہ سے مین نے کہا کہ اوس شخص کا مین بھی مشتاق ہون بادشاہ نے کہا کہ وہ شخص
یہان سے تین مہینے کے فاصلہ پر ہی اور کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایک روز چند لوگ میرے پاس آکر منتظر ہوے کہ نہر اتل ایک
شخص کو لائی ہی اگر یہ شخص کسی قوم کا ہی اور ہمسے قریب رہتا ہی تو ہمکو یہان رہنا مناسب نہین پس اوسیوقت مین
سوار ہوا اور نہر پر آیا وہان ایک شخص کو دیکھا کہ طول اوسکا بارہ گز کا ہی اور سر اوسکا دیگ کلان سے بڑا اور ناک اوسکی
ایک بالشت کی اور اونگلیان ایک ایک بالشت سے زائد دراز تھین مین اوس سے کلام کرتا تھا اور وہ مجھکو بغور
دیکھتا تھا اور بات نکرتا تھا الغرض مین اوسکو اپنے ہمراہ لایا اور درمیان میرے اور اوسکے تین مہینے کا فاصلہ تھا اور
بادشاہ ملک ویسو سے مستفسر اوسکے احوال کا ہوا اوسنے جواب مین لکھا کہ یہ مرد قوم یاجوج ماجوج سے ہے اور درمیان
ہمارے اور اوس قوم کے دریا حائل ہے وہ لوگ مثل بہائم کے ہین غذا اونکی ایک جانور ہی کہ دریا سے نکلتا ہی ہر ایک شخص اوس
قوم سے بقدر احتیاج کے اوس جانور سے کاٹ لیجاتا ہی اور جو شخص اپنی حاجت سے زائد لیجاتا ہے اوسکو ایک عارضہ
مین پیدا ہوتا ہی کہ اوسی عارضہ مین ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر بقدر حاجت لیجاوین تو کچھ نقصان نہین ہوتا جب خداوند کریم
کو خروج انکا منظور ہوتا ہی وہ جانور دریا سے نہین نکلتا ہی اور دریا خشک ہو جاتا ہے پھر بادشاہ بلغار نے کہا کہ وہ مرد
ایک مدت تک ہمارے پاس رہا ایک مرتبہ اوسکے سینے مین کوئی عارضہ پیدا ہوا کہ اوسمین وہ ہلاک ہو گیا **نہر آذربایجان**
جیہانی صاحب ممالک و مسالک مشرقیہ نے لکھا ہی کہ ملک آذربایجان مین ایک نہر ہی کہ پانی اوسکا سنگ سخت ہو جاتا ہی
اور اس نہر مین بڑے بڑے پتھر پیدا ہوتے ہین **نہر اندلس** ملک اندلس مین قریب ناحیہ طرطوشہ کے یہ نہر واقع ہی اور
بحر شام مین ملی ہی درازی اوسکی دسو دس میل کی ہی اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی ہے کہ اور کسی مقام پر نہین ملتی ہی اوسکو طرنبیہ
کہتے ہین یہ مچھلی چوڑی زیادہ ہوتی ہی اور اوسمین ایک کانٹے سے زیادہ نہین ہے **نہر ابلہ** یہ نہر بصرہ مین ہی طول اسکا
چار فرسخ کا ہی اور گرد اوسکے بہت عمارات اور مکانات نفیس بنے ہین اور درخت اور ریاحین اور شگوفہ اور ترنج اور نارنج اور
لیمون وغیرہ فواکہ بہت ہین اسیوجہ سے اسکو بہشت دنیا کہتے ہین اور عجائب اسکے دیکھے نہین جاتے ہین اور بعض قائل ہین
کہ نہرین بہشت کی دنیا مین چار ہین ایک نہر ابلہ بصرہ مین دوسری شعب بوان ملک فارس مین تیسری نہر غوطہ دمشق مین
چوتھی نہر صغد سمرقند مین الا بوجہ لطافت کے ایکو دوسرے پر تفضیل نہین ہی **نہر اسفار** صاحب تحفۃ الغرائب نے
لکھا ہی کہ ملک اسفار مین ایک نہر ہی کہ ایک سال اوسمین پانی جاری ہوتا ہی اور آٹھ برس موقوف رہتا ہی پھر نوین سال بدستور سابق
جاری ہوتا ہی اور پھر موقوف ہوتا ہی اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی **نہر آنشہ** یہ نہر ہی ایک دیہہ مین اعمال قلعہ رباح سے کہ اوسکو
آنشہ کہتے ہین عذری صاحب ممالک و مسالک اندلسیہ نے لکھا ہی کہ یہ نہر ملک اندلس مین ہی مخرج اسکا اوس مقام مین ہی
کہ اوسکو فحص القروین کہتے ہین مخرج کے بعد زمین پر اوسکا نشان نہین بعد مسافت بعید کے ایک دیہہ مین اعمال قلعہ رباح
سے کہ اوسکو آنشہ کہتے ہین ظاہر ہوئی ہے اور پھر وہان سے غائب ہو گئی ہی دوسری جگہ ظاہر ہوئی اسیطرح چند جا

غائب ہو کے ظاہر ہوئی ہی آخر الامر درمیان نارہ اور طلیوس کے غائب ہو کے دریاے محیط سے ملی ہی درازی اوسکی ہزار
میل ہی **نہر جیحون** اصطخری نے لکھا ہی کہ نہر جیحون حدود بدخشان سے نکلی ہی اور حدود وخش اور ختل مین چار پانی اور
اوسمین ملے ہین اوس مقام کو پنجاب لکھتے ہین اور وہان سے نہرون صغانیان اور وخشاب وغیرہ مین گذر کر خوارزم
مین آئی اور بحیرہ خوارزم مین داخل ہوئی اس نہر کی رہگذر مین کسی شہر کو اس سے فائدہ نہین ہی سواے خوارزم کے
اسلیے کہ یہ شہر نشیب مین واقع ہی اور بحیرہ کی مسافت چہ روز کی ہی اور جیحون مین باوجودیکہ پانی کثیر ہی الا ایام سرما مین پانی
اوسکا بستہ ہوجاتا ہی حتی کہ تمام روے نہر ایک سطح ہوجاتا ہی اور اکثر اوقات پانچ بالشت عمق مین پانی بستہ ہوجاتا ہی اور
اوس سطح کے نیچے پانی جاری رہتا ہی جب وس نہر سے اون ایام مین پانی لینا چاہتے ہین اوس آب بستہ کو کہ برف
ہوتا ہی مثل کنوے کے کھود کر پانی نکالتے ہین ابن فضلان نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ
سترہ بالشت پانی بستہ ہوگیا ہی اور بعض سال مین جب پانی بستہ ہوتا ہی اوسپر سے قافلہ اور گاڑیان گذرتی ہین اور اوسپر غبار
جمع ہوجاتا ہی وہ مثل زمین کے ہوتا ہی اور اسیطور پر دو مہینے تک یہ نہر رہتی ہی بعد ازان وہ بدستور پانی ہوجاتا ہی اور یہ نہر
قتال مشہور ہی اسوجہ سے کہ اوسمین اکثر لوگ ہلاک ہوجاتے ہین **نہر حصن مہدی** صاحب تحفۃ الغرائب نے
لکھا ہی کہ یہ نہر درمیان بصرہ اور اہواز کے ہی بعض وقت اسمین ایک شی مثل منارہ کے پیدا ہوتی ہے اور اوس سے آواز طبل
وغیرہ کی آتی ہی حقیقت اوسکی سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی **نہر خرنبج** یہ نہر ترکستان مین ہی اور اس
نہر مین ایک قسم کے سانپ ہین کہ جو اونکو دیکھتا ہی فی الحال بیہوش ہوتا ہی اور بعض ہلاک ہوجاتے ہین **نہر دجلہ**
یہ نہر بغداد مین ہی مبدا اوسکا ایک پہاڑ ہی قریب حصن ذی القرنین کے ایک چشمہ نکلا ہی اوسکو عین دجلہ کہتے ہین وہان پر
ایک ساقیہ ہی وہ بھی اسکے ساتھ جاری ہوتا ہی اور بھی پانی پہاڑ کے اوسمین ملتے ہین اس سبب سے وہ نہر کہین کہین
بڑھ جاتی ہی اور وہان سے یہ نہر گذر کر میا فارقین اور حصن کیفیا مین ہوتی ہوئی جزیرہ ابن عمر مین پہونچتی ہی اور اوس
جزیرہ کے گرد ہوکر واسطہ مین آئی ہی بعد ازان بصرہ مین پھر وہان سے بحر فارس مین گری ہی اور پانی دجلہ کا نہایت
شیرین اور سبک اور نافع ہی اور ابتدا سے انتہا تک اوسکی آبادی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جناب باری تعالی نے
حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ مین اپنے بندون کے واسطے دو نہرین جاری کرتا ہون اور دونون کو دریا ختم
کرتا ہون پس زمین کو حکم کیا کہ اطاعت کرے دانیال علیہ السلام کی پس حضرت دانیال علیہ السلام نے ایک لکڑی ہاتھ مین لی
اور اوسکو زمین پر کھینچتے تھے پیچھے پیچھے اوس لکڑی کے پانی جاری ہوتا جاتا تھا اور جسوقت کہ گذر آپ کا کسی بیوہ
کی یا یتیم یا ضعیف کی زمین پر ہوتا تھا اللہ تعالی جلشانہ وہان زیادہ تر پانی جاری فرماتا تھا تاکہ نفع زیادہ تر حاصل ہو علی
علی ابن محمد سیوطی نے لکھا ہی کہ نہر دجلہ نہر فرات کی دونی ہی **نہر الذہب** یہ نہر شام مین ہی اہل حلب کہتے ہین کہ یہ نہر
وادی نطبان مین ہی اور اسکو اسلیے نہر الذہب کہتے ہین کہ پانی اسکا بالکل ضائع نہین ہوتا ہی یعنی اوگا پانی اوسکا تول کے

پہنچتے ہین اور آخر کو ناپ کر بکتا ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اوسکے پانی سے زراعت خوب ہوتی ہی اور محصول بہت آتا ہی اور جب
پانی تھوڑا رہتا ہی نیچے زمین کے چلا جاتا ہے اور نمک ہو جاتا ہی اکثر بلاد شام مین وہ نمک صرف ہوتا ہی **نہر آرس**
یہ بڑی نہر ہے ملک آذربایجان مین بہت تیز بہتی ہی اور اوسکے رہگذر مین بہت پتھر ہین بعض پوشیدہ اور بعض ظاہر
اسوجہ سے گذر کشتی کا وہان نہین ہی لکھا ہی کہ جو شخص سہ پا اس نہر مین گذرا ہو اگر وہ شخص پیر اپنا حاملہ عورت کی
پشت پر وقت وضع حمل کے ملے کہ اوسکو وضع حمل مین تکلیف ہوتی ہی تو اوسکی تکلیف وضع کم ہوگی اور فی الحال وضع
حمل کریگی چنانچہ مصنف لکھتا ہی کہ مین نے بھی ایک شخص ترکمانی کو کہ نام اوسکا خلیل تھا دیکھا ہی کہ وہ جس عورت کی پشت پر
اپنے پیر ملتا تھا تکلیف اوسکی دور ہو جاتی تھی اور وضع حمل کرتی تھی اور اس نہر کو مبارک جانتے ہین اسلیے کہ جو حیوان اسمین
گرتے ہین اکثر غرق نہین ہوتے بلکہ نکل آتے ہین عجائب اس نہر سے ایک یہ امر ہی کہ بیان کیا اوسکو دیسم ابن ابراہیم حاکم آذربیجان
نے کہ مین ایک مرتبہ اس نہر کے پل پر مع لشکر گذرتا تھا جب سطح پل پر پہونچا ایک عورت کو دیکھا کہ لڑکے شیرخوار کو ایک
کپڑے مین لپیٹے کندھے پر رکھے ہوئے چلی جاتی تھی اتفاقاً ایک شتر بار دار کا ایسا دھکا لگا کہ وہ گر پڑی اور لڑکا نہر مین جا رہا
اور گو وہ لڑکا تہ آب چلا گیا بعد ازان پانی پر تیر آیا اور بہنے لگا کنارہ اوسجگہ سے دور تھا اور وہان آشیانے عقاب کے
تھے جب عقاب نے لڑکے کو پانی پر دیکھا دوڑ کر اپنے چنگل مین اوٹھا لیا اور صحرا مین لیگیا پس مین نے چند آدمیون کو
اوسکے تعاقب مین روانہ کیا اور مین خود بھی چلا گیا آخر عقاب نے اوس لڑکے کو صحرا مین اوتارا اور چاہتا تھا کہ اوسکے
کپڑے کو چاک کرے میرے ہمراہیون نے شور کیا عقاب وہان سے اوڑ گیا میرے ہمراہی اوس لڑکے کو لائے دیکھا تو اوس
لڑکے کو اون پتھرون سے کہ نہر مین تھے پانی اور چنگل عقاب سے کچھ آسیب پونہچا تھا آخر الامر وہ لڑکا اوسکی مان کو
دیدیا **نہر زاب** ایک نہر مشہور ہی درمیان موصل و اردبیل کے اوسکو آب مجنون بھی کہتے ہین اسلیے کہ بہت
تیز روان ہی گرمیون مین دن کو پانی اوسکا سرد رہتا ہی اسوجہ سے کہ مخرج اوسکا قریب ہے اور بسبب سرعت کے
حرارت آفتاب کی اوسمین اثر نہین کرتی ہی **نہر زندہ رود** یہ نہر اصفہان مین ہی اور شیرینی آب مین مشہور ہے ایک
قریہ سے کہ نام بناکان ہی نکلی ہی اکثر مقامون سے پانی اوسمین آتا ہی آب پاشی باغستان اصفہان کی اسی نہر سے
ہوتی ہی اصفہان سے نکلکر ریگ مین زمین کے نیچے سات فرسنگ تک گئی ہی پھر زمین کرمان مین نکلی ہی وہان بھی آبپاشی
اسی نہر سے کرتے ہین بعد ازان دریاے ہند مین ملی ہے **نہر زلوبر** یہ نہر آذربایجان مین قریب مرند کے ہی اوسمین
گذر سوار کا بوجہ کثرت آب کے نہین ہو سکتا ہی اور عمق اوسکا معلوم نہین ہوتا ہی خصوصاً ایام بہار مین اور یہ نہر
نزدیک مرند کے زمین کے نیچے چار فرسنگ تک اسطرح گئی ہی کہ اثر اوسکا بھی نہین معلوم ہوتا ہی بعد ازان پھر ظاہر ہوئی
ہی اس امر کو شریف محمد بن ذوالفقار مرندی نے لکھا ہی **نہر سردرود** یہ نہر آذربایجان مین قریب مراغہ کے ہی بعض فقہاے
مراغہ نے لکھا ہی کہ درمیان اس نہر کے ایک پتھر ہی کہ طول اوسکا پانچ گز اور عرض اوسکا زائد نصف گز سے ہے

اور بلندی اوسکی دو گز کی ہی اوسمین چیونٹیان رہتی ہین جب پانی نہر کا زیادہ ہوتا ہی وہ پتھر چھپ جاتا ہی الا چیونٹیون کو
اوس سے نقصان نہین ہوتا ہی اکثر لوگ اوسوقت سیر کو وہان جاتے ہین اور چیونٹیون کے واسطے اناج لیجاتے ہین
اور متعجب ہوتے ہین **نہر سنجہ** ادیبی نے لکھا ہی کہ یہ نہر بہت بڑی ہی دیار مصر مین درمیان حصن منصور اور کیسوم کے کوئی
شخص عمق نہین دیکھ سکتا ہی اسلیے کہ وہان اسقدر ریگ ہی کہ جو شخص پاؤن رکھتا ہی پاؤن اوسکا ریگ مین غرق
ہو جاتا ہی اسمین پل عجیب و غریب بنا ہی کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک طاق ہی اور طاق زائد
دوسو قدم سے ہے یہ پل پتھر کا بنایا ہے ہر ایک پتھر دس گز طول اور پانچ گز عرض مین ہی لکھتے ہین کہ وہان کے لوگون کے
پاس ایک تختی پر طلسم بنا ہے جب کسی مقام مین وہ پل ٹوٹ جاتا ہے اوس تختی کو پانی مین ڈالدیتے ہین پانی وہان سے
ہٹ جاتا ہے اوس مقام کو درست کر لیتے ہین پھر اوس تختی کو نکال لیتے ہین پانی پھر بدستور آجاتا ہے **نہر سبت**
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ زمین اندلس مین ہی کوئی سوار پیادہ اسکے عمق کو معلوم نہین کر سکتا ہے
الا شنبہ کو کہ اوسدن یہ نہر ساکن ہوتی ہی اگر آفتاب ابر وغیرہ مین چھپا نہو اور اگر چھپا ہو تو نہین ساکن ہوتی ہی
اور سوائے شنبہ کے کوئی سوار اور پیادہ اس نہر سے نہین گذر سکتا ہی اور کنارے پر اس نہر کے ایک بت ہے
اوسکے سینے پر آب زر سے لکھا ہی کہ اس پانی سے نہ گذر اگر گذرا تو پھر نہ پھریگا **نہر سیحون** یہ نہر ماوراء النہر
قریب خجند کے ہے مثل جیحون کے ایام سرما مین پانی اسکا بستگی سے مانند پتھر کے ہو جاتا ہے کہ اوسپر سے
قافلہ اور لشکر گذر جاتے ہین اور اسطور پر پانی اوسکا بستہ ہوتا ہی کہ اولا پارہ پارہ بستہ ہوتا ہی بعد ازان وہ ایک دوسرے
سے ملجاتے ہین بس ایک سطح معلوم ہوتا ہی اور مانند شیشہ کے تابان ہوتا ہے **نہر شاہ رود و اسفید رود**
یہ دونون نہرین جبال آذربایجان سے نکلی ہین اور عظیم ہین وہان سے گذر کر دیلمان اور جیلان مین آئی ہین باوسکے
باغات اور زراعت مین آب پاشی انسے ہوتی ہے وہان سے دریاے خزر مین مل ہین نہر شاہ رود بہت
تیز رو ہی اور اوسکی روانی مین آواز سخت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسمین پتھر بہت ہین اور پتھر پر بہتی ہی بخلاف نہر اسفید رود کے
کہ وہ زمین نرم پر جاری ہی اور اوسمین کچھ آواز نہین ہوتی ہی فصل بہار مین گذران سے محال ہے اسوجہ سے کہ اوس زمانہ مین زور
اونکا بہت ہوتا ہی ملک اسمعیلان مین درمیان دو پہاڑون کے نکلی ہین اور وہ تنگ ہی اون پہاڑون پر پل چوبی بطرز
عجیب بنا ہی **نہر شلف** نہر ملک افریقیہ مین ہی فقیہ سلیمان بن ملتانی نے بیان کیا ہی کہ ہر سال مین وقت گل کے اس نہر مین
ایک قسم کی مچھلی پیدا ہوتی ہی کہ اوسکو شبوق کہتے ہین طول اوسکا ایک گز کا ہوتا ہی اور گوشت اوسکا نہایت لذیذ
لیکن اوسمین کانٹے بہت ہوتے ہین لوگ اوسکو بہت شکار کرتے ہین دو مہینے تک وہان رہتی ہے پھر
غائب ہو جاتی ہی پھر دوسرے برس اوسیوقت معترہ پر ظاہر ہوتی ہے **نہر صقلاب** صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ نہر ملک صقلاب مین ہے ہر ہفتہ مین ایک روز پانی اوسکا دائنی سے

بازرہتاہی اور چھ روز جاری رہتاہی اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی **نہر صراۃ** یہ نہر بغداد مین ہی بادشاہان بنی ساسان
نے اسکو بنوایا ہی نہر عیسی سے اسمین پانی آتا ہی بہت گاؤن مین اس نہر کا پانی زراعت وغیرہ مین صرف ہوتا ہی اور
بہت مقام دلچسپ ہی اوسکے کنارے پر لوگون نے زراعت کی ہی وہان سیر وتماشا کرتے ہین **نہر طبریہ** صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھاہی کہ یہ نہر ملک طبریہ مین ہی ایک جانب پانی اوسکا سرد اور ایک جانب گرم ہوتا ہی اور نہر مین وہ
پانی گرم وسرد ملتا نہین ہی بلکہ جدا جدا رہتا ہی اور جب پانی اوسکا نہر سے جدا کسی ظرف مین لیتے ہین سب سرد ہو جاتا ہی
یعنی آب گرم بھی سرد ہوتا ہی **نہر عاصی** یہ نہر ملک شام مین قریب حمص وحماد کے ہے ابتدا اوسکی بحیرۂ قدس سے ہی
اور بحر انطاکیہ مین ملی ہی اسکو نہر عاصی اسلیے کہتے ہین کہ اکثر نہرین دکھن کی طرف بہتی ہین اور یہ اوتر طرف بہتی ہے
اور اسمین ایک قسم کی مچھلی ہے ملخ سے چھوٹی الاشمار مین زائد ان ملخ ہے **نہر عواد** یہ نہر شام مین ہی درمیان اسکے
اور دمشق کے چار فرسنگ کا فاصلہ ہی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھاہی کہ یہ نہر چار سال جاری رہتی ہی اور چار سال
خشک ہو جاتی ہی **نہر عیسی** یہ نہر فرات سے نکلی ہے بغداد اور مدینہ سلام مین جاری ہی اسمین شہد کی مکھیون کے
بہت مکان ہین اور اس نہر سے بہت دیہات مین آب پاشی ہوتی ہے اور بہت نہرین اس سے ملک غربی مین نکلی ہین
سابق مین اس نہر پر اکثر جگہ پل تھے الا اب سواے پل زنابیر اور پل بستان کے کوئی پل نہین ہی اور دونون طرف
پلون کے باغات ہین آب وہوا وہان کی بہت اچھی ہے اکثر شعراے عرب نے اسکی تعریف لکھی ہی **نہر فرات**
یہ نہر ارمینیہ سے نکلی ہے بعد ازان قالیقلا مین اخلاط کے قریب آکر وہان سے بلاد روم مین ملطیہ تک پہونچی
ہی بعد ازان سمساط مین ہوکر قلعہ نجم مین گئی ہی وہان کی آب پاشی بھی اسی نہر سے ہوتی ہے پھر ایک شاخ اسکی دجلہ
مین گئی اور وہان سے بحر فارس مین گری ہی فضائل اسکے بہت منقول ہین منقول ہی کہ چار نہرین بہشت سے
آئی ہین نیل اور فرات اور سیحون اور جیحون حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ سے ارشاد
فرمایا کہ نہر فرات سے بہشت مین نالی ہی اور عبد الملک بن عمر سے منقول ہی کہ فرات نہر دون جنت سے ہے اور اگر نہر
بہشت سے نہوتی تو اوسمین نجاست بہت ہوتی اور پانی اوسکا مضر ہوتا حالانکہ جو مریض پانی اوسکا پیتا ہی بفضلہ
تعالے شانہ شفا پاتا ہے اللہ پاک نے اوپر فرشتہ کو مامور فرمایا ہے کہ شے نجس کو اوس سے دور کرتا ہی حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جس شخص نے آب فرات پیا اور شکر خدا کیا اللہ تعالی اوسکو مرض سے شفا بخشتا ہی اور
دوسری روایت مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نہایت بڑی ہے برکت آب فرات کی اگر لوگ
اوسکی برکت معلوم کرین ہرگز اوسکے کنارے سے جدا نہون اور اگر یہ ایسی نہوتی تو اوسمین غلاظت بہت رہتی اور
کوئی شخص اس سے شفا نہ پاتا اور سدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ فرات مین بیچ ایام خلافت حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے طغیانی ہوئی اوس طغیانی مین ایک انار دستیاب ہوا وہ بہت بڑا تھا اور اوسمین

دلفے بہت تھے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسکو مسلمانون کو تقسیم کردو اکثر لوگ کہتے تھے کہ یہ آثار جنت کا ہی یہ حکایت اکثر کتابون مین مرقوم ہی **نہر قورج** یہ نہر درمیان بغداد اور فاطول کے قریب بغداد کے واقع ہے سبب اسکے کھدنیکا یہ ہی کہ جب کسری بادشاہ نے نہر فاطول کھدوائی اہل سقلان سے پانی دور ہوگیا کسری سے دادخواہ ہوے اوسنے سوال کیا کہ کس سے شکایت ہی بیان کیا کہ تجھسے مگا بادشاہ گھوڑے سے اوتر کر زمین پر بیٹھ گیا اور کہا کہ مین داوری زمین پر بیٹھکر کرتا ہون بیان کرو تمپر کیا ظلم ہوا اون لوگون نے بیان کیا کہ تمنے نہر فاطول کھدوائی پانی ہماری طرف سے موقوف ہوگیا اور شہر ہمارا خراب ہوگیا اوسنے کہا کہ مین نہر فاطول کو بند کردون کہ پانی تمہاری طرف پھر جاری ہو اون لوگون نے کہا کہ یہ ہم نہین چاہتے بلکہ ہمارے لیے اور دوسری نہر کھدوا دے پس بادشاہ نے نہر قورج کھدوادی اب وہ نہر شہر بغداد کے واسطے ایک بلا ہی کہ جب اوسمین پانی زیادہ ہوتا ہی شہر مین پانی آجاتا ہی او شہر کو خراب کرتا ہی **نہر کر** یہ نہر درمیان اران اور ارمینہ کے واقع ہے ابتدا اسکی بلاد خیزران سے ہے بعد از ان بلاد ابجاز مین ناحیہ آلان سے آئی ہی من بعد درمیان شہر تفلس کے گذری ہی وہا نکی آب پاشی اس سے متعلق ہی پھر وہان سے گنجہ اور شمکور مین نزدیک بردعہ کے گذری ہے وہان سے نہر آرس مین ملی ہی اور نہر آرس سے چھوٹی ہی بعدہ وہان سے نکلکر دریاے خزر مین گری اور ہر ایک مقام مین اس نہر کے ایک ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی قریب بردعہ کے ایک مقام ہی کہ شور ماہی وہان سے اطراف عالم مین لیجاتے ہین اور وہ مچھلی بہت لذیذ ہوتی ہی اور دو قسمین اس نہر مین اور ہین کہ ایک کو ذونفن کہتے ہین اور دوسری کو عبث کہتے ہین کہ یہ نہر مبارک ہی اسمین حیوان کم ہلاک ہوتے ہین چنانچہ ایک فقیہ نے فقہاے نجوان سے حکایت کی ہی کہ اس نہر مین ایک غریق کو دیکھا مین نے جب کنارے پر لایا اوسمین رمقے جان باقی تھی جب اوسکو ہوش آیا پوچھا کہ یہ کون مقام ہی مین نے کہا کہ نجوان اوسنے بیان کیا کہ مین فلان مقام نہر مین گرا تھا درمیان اوس مقام اور نجوان کے چھ روزہ راہ ہی پھر کچھ کھانا طلب کیا لوگ فکر طعام مین گئے یہ شخص ایک دیوار کے نیچے بیٹھا تھا وہ دیوار گرپڑی اور وہ شخص ہلاک ہوگیا لوگون کو اس امر سے نہایت تعجب ہوا **نہر گنگ** ملک ہند مین یہ نہر بہت بڑی ہی اہل ہند اس نہر کی بہت تعظیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ نہر بہشت سے آئی ہی جو کوئی امیر ہنود سے مرتا ہی اوسکو جلاکر خاک اوسکی اس نہر مین ڈالتے ہین اور اعتقاد اونکا یہ ہی کہ پانی اوس خاک کو بہشت مین لیجاتا ہی درمیان اس نہر اور سومنات کے دوسو فرسنگ کا فاصلہ ہے ہر روز اس نہر سے پانی سومنات کو لیجاتے ہین اور بتخانون کو اوس سے دھوتے ہین **نہر ملک** یہ بغداد مین مشہور ہی کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کھدوائی ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسکندر ذوالقرنین نے کھدوائی ہے اور بعض کے نزدیک افقور بن بلاش آخر بادشاہان نبط نے کھدوائی ہی اور افقور بن بلاش وہ ہی کہ آردشیر بن بابک نے حسب سے ملک لیا اور اوسکو ہلاک کیا تھا اور یہ نہر مشتمل ہے تین سو ساٹھ گاؤن مین موافق تعداد ایام سال کے اور اسلیے اسطرحکی

نہر بنوائی کہ اگر ملک مین قحط پڑے تو ہر گاؤن کی آمدنی ایک روز کے خرچ کو کافی ہو جیسا کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے مصر مین کیا تھا **نہر مہران** ایک نہر ہی ملک سند مین دجلہ سے کئی حصہ زائد ہی اصطخری نے لکھا ہی کہ یہ وہان سے نکلی ہے کہ جس پہاڑ سے نہر جیحون نکلی ہی پس یہ نہر وہان سے نکلکر ملتان مین آئی ہی وہان سے منصورہ مین پہنچی ہے پھر وہان سے پورب طرف شہر دیبل کے گئی ہی اور بحر فارس مین گری ہی پانی اوسکا شیرین ہی اور اوسمین نہنگ رہتے ہین جیسا کہ نیل مصر مین رہتے ہین الانیل سے یہان کے نہنگ چھوٹے ہین جب اس نہر مین جوش آتا ہی پانی اوسکا اطراف مین جاری ہوتا ہی بعد ازان جب وہ پانی کم ہوتا ہی لوگ وہان زراعت کرتے ہین **نہر مکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ نہر مکران پر ایک پل ہی تمام پل ایک پتھر کا ہی جو شخص اوس پر سے گذرتا ہی اوسکو قے آتی ہی **نہر نیل** کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی نہر اس سے بڑی نہین ہی اسواسطے کہ ایک مہینے کی راہ تک ملک اسلام اور دو مہینے کی راہ تک ملک نوبہ اور چار مہینے کی راہ تک صحرا مین گئی ہی دنیا مین کوئی نہر نہین ہی کہ گرمیون مین پانی اوسکا زیادہ ہو مگر نہر نیل سبب اسکا یہ ہی کہ ایام گرما مین سب جگہ پانی کم ہوجاتا ہے باری تعالی باد شمالی کو حکم کرتا ہی کہ آب بحر کو بلند کرے اور پانی بحر کا شیرین ہوجاتا ہی اور وہ پانی نہر نیل مین آتا ہی تمام زمین مصر پانی سے بھر جاتی ہے جب بقدر حاجت پانی نیل مین آجاتا ہی باد جنوبی کو حکم ہوتا ہی کہ آب نیل کو بحر مین لیجاوے پس زمین مصر پانی سے خالی ہوجاتی ہے اور جسقدر زمین پانی سے خالی ہوجاتی ہی اوسمین زراعت شروع ہوتی ہے مصر مین ایک مقیاس ہے کہ اوس سے زیادتی اور کمی پانی کی اہل مصر معلوم کرتے ہین اور ایک دوسرے کو فراخی سال کی بشارت دیتے ہین اور وہ مقیاس مثل ایک منارہ کے ہی کہ درمیان حوض کے کنارہ نیل پر بنا ہے اور اوس حوض مین پانی نیل سے آتا ہی اور اوس منارہ پر خطوط بنے ہین کہ اوس سے قدر زیادتی پانی کی معلوم ہوجاتی ہے جسقدر اہل مصر کو کافی ہے اوسکی تعداد چودہ گز ہی یعنی جب چودہ گز پانی اپنے مقام اصلی سے بلند ہوتا ہے اونکی ضرورت کو کافی ہوتا ہی اور یہ منارہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے بنوایا ہے قضاعی نے لکھا ہی کہ عجائب دنیا سے نیل مصر ہی اللہ پاک نے اوسکو سقی اہل مصر کیا ہے وہان احتیاج بارش کی نہین ہی اگر کبھی وہان بارش ہوتی ہی تو نقصان ہوتا ہے جب صحابہ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے ملک مصر کو فتح کیا اہل مصر پاس جناب عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ملک مین رسم ہی کہ ماہ نوبہ مین کہ ایک مہینہ ہی مہینون گرمی سے شب دوازدہم کو ایک لڑکی باکرہ خوبصورت کو زیور اور پوشاک سے آراستہ کرکے نہر نیل مین ڈال دیتے ہین تاکہ پانی نیل کا زیادہ ہو اور اگر کسی سال اس رسم کو نہ ادا کرین تو پانی نیل کا نہین بڑھتا ہی اور اب یہ بارھوین نوبت ہی آپ نے فرمایا کہ اسلام نے تمھاری عادتون کو موقوف کر دیا اور اسلام مین یہ امور جائز نہین پس اہل مصر نے ایام زیادتی تک صبر کیا پانی نہ بڑھا سب لوگ مایوس ہوئے اور ارادہ کیا کہ مصر سے ہجرت کرین جناب عمرو ابن عاص نے اس واقعہ کو حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو لکھا آپ نے جواب مین تحریر فرمایا

کہ جو تمنے بیان کیا کہ اسلام نے تمہاری سنتین قدیمہ کو موقوف کیا ٹھیک ہی اور رقعہ بھیجتا ہون اسکو نیل مین ڈالدینا اوس رقعہ مین مرقوم تھا کہ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی جانب سے نیل کو بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو قبل اسکے آپ جاری تھا تو بہ جاری ہو اور اگر خدا نے تجکو جاری کیا ہی تو اب سوال کر خدا سے کہ تجکو جاری کرے جب یہ رقعہ جناب عمرو بن عاص رضؓ کے پاس آیا آپ نے اوس رقعہ کو نیل مین ڈالدیا پس جس روز کہ اہل مصر نے اپنی ہجرت کا سفر کیا تھا ایک روز اوس سے قبل شبکو نیل سولہ گز بڑھگیا اور وہ عادت اونکی منقطع ہوگئی نہر نیل کی زیادتی اور کمی بھی عجائب دنیا سے ہے اور مبدا نیل کا بلاد زنگبار سے ہی بعد وہان سے ملک حبشہ مین آئی ہی پھر وہان سے بلاد اسلام مین پہونچی ہے اور درمیان دو پہاڑون کے ہو کر دریا مین گری ہی اور سبب زیادتی نیل کا فصل گرما مین بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ بلاد زنگبار مین بارش عظیم ہوتی ہی اسوجہ سے یہان پانی کی کثرت ہوتی ہے اور چھ مہینے پانی راہ مین رہتا ہی بعد ازان مصر مین پہونچتا ہی اور جاڑون مین بھی ملک زنگبار مین بارش ہوتی ہی اسوجہ سے ایام گرما مین یہان زیادتی پانی کی ہوتی ہی جب پانی مقیاس پر پندرہ گز آجاتا ہی بقدر ضرورت کے کفایت کرتا ہے اور جب زیادہ ہوتا ہی راستے خلیجون کے کھولدیتے ہین اوسدن اہل مصر کی عید ہوتی ہی اور تمام زمین مصر کی پانی سے بھر جاتی ہی بعد ازان قدرے قدرے کم ہوتا ہی وہان کی زراعت کو بخوبی کافی ہے ملک مصر نہایت شاداب ہی عجائب نیل سے ایک مچھلی ہے رعادہ نام جو شخص اوسکو ہاتھ مین لیتا ہی تمام بدن مین اوسکے رعشہ پڑتا ہی جب تک وہ مچھلی اوسکے ہاتھ مین رہتی ہی یہی کیفیت رہتی ہے اور مصر مین ایک گھانس ہی جو شخص اوسکو ہاتھ مین لیتا ہے بعد ازان اوس مچھلی کو ہاتھ مین لے تو ہرگز اوسکے بدن مین رعشہ نہو گا اور منجملہ عجائب نیل سے ایک نہنگ ہے جو شخص دریا کے نیل کے کنارے پانی لینے یا وضو کرنے جاتا ہی تمساح پانی کے نیچے چھپکر آتا ہی جب قریب اوس شخص کے پونچتا ہے یکا یک کود کر اوسکو شکار کر لیتا ہے اسیوجہ سے اکثر شعرا نے سبالغا لکھا ہی کہ نیل سے بہت خوف کرنا چاہیے اور ایک عجائب نیل سے ماہی سقنقور ہے کہ اوسکے دو ہاتھ اور دو پیر ہوتے ہین اور نیل مین ایک مقام ہے کہ ہر سال وقت معینہ پر وہان مچھلیان جمع ہوتی ہین اور اسقدر بیخود ہوتی ہین کہ لوگ اونکو ہاتھ سے پکڑ لیتے ہین جسقدر اون لوگون کو خواہش ہوتی ہی اوسیدن شکار کر لیتے ہین بعد اوس دن کے وہ مچھلیان متفرق ہو جاتی ہین پھر سال بھر تک وہ مچھلیان نہین ملتی ہین **نہر ہیر مند** یہ نہر سجستان مین ہی عجائب اس نہر سے ایک یہ امر ہی کہ ہزار نہرین اسمین ملی ہین اور ہزار نہرین اس سے نکلی ہین الا اس نہر مین کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا ہی قبل نکلنے نہرون کے اور بعد ملنے نہرون کے اکسان رہتی ہی **نہر یمین** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک یمن مین ایک نہر ہے جب آفتاب طلوع کرتا ہے مشرق سے مغرب کی طرف جاری ہوتی ہے اور جب غروب کرتا ہی مغرب سے مشرق کیطرف روان ہوتی ہی

فصل ۷ بیان پیدایش چشمون اور کنوون اور اونکے عجائب مین حکما قائل ہین کہ

جوف زمین مین منافذ بہت ہین اور اون منافذ مین ہوا اور پانی ہوتا ہی جب ہوا پر برودت غالب ہوتی ہی وہ کبھی پانی ہو جاتی ہی پس اگر اوس پانی کو کسی دوسری جگہہ سے مدد پونہچی اور زمین سخت نہو تو پانی وہان سے زمین پھاڑکر باہر نکل آتا ہی اور جاری ہوتا ہی اور اگر زمین سخت ہی تو محتاج کھودنے کا ہوتا ہی جیسا کہ کنوؤن وغیرہ مین مشاہدہ ہوتا ہی اور سبب خلاف پانی کے ذائقہ کا یہ ہی کہ جوف زمین جاڑون مین گرم ہوتا ہی بوجہ اس حرارت کے مادہ دہنی جمع ہوتا ہی پس اس سبب سے حرارت وہان ہمیشہ رہتی ہے پس اگر وہان کوئی جداول پانی کے ہے یا کوئی منفذ اوس قربت مین ہی اور حرارت اوس موضع خاص سے ضرور اکتساب کریگا بواسطے اوسکے مادہ ارضی پانی مین شریک ہو جائیگا پس اگر وہ زمین ملحی ہے تو پانی شور ہوگا اور اگر کبریتی ہے تو پانی مین ذائقہ کبریت کا ہوگا اور اگر مادہ ارضی صاف ہے تو شیرین ہوگا اسی سبب سے جب پانی بسبب برودت ہوا کے منجمد ہو جاتا ہے تو اکثر کبریت بالورق یا نمک یا پھٹکری ہو جاتا ہے اور گرم ہونا پانی کا فصل سرما مین اور سرد ہونا پانی کا فصل گرما مین اوسکی وجہ یہ ہی کہ فصل سرما مین جو ہوا بارد ہوتی ہے بسبب برودت ہوا کے منافذ زمین مسدود ہو جاتے ہین حرارت باطنی خارج نہین ہوتے پس جو پانی کہ عمق زمین مین ہے بسبب حرارت زمین کے گرم ہوتا ہے اور فصل گرما مین برعکس اوسکے ہوتا ہے اس باعث سے پانی سرد ہوتا ہے اور جو بعض مقامات مین پانی ہمیشہ گرم رہتا ہی سبب اوسکا یہ ہے کہ بعض مین معدن کبریت ہی وہان ہمیشہ پانی گرم رہتا ہے پس جو پانی کہ اوسکے قریب ہے ہمیشہ جوش کھایا کرتا ہی اور گرم رہتا ہی اب اس مقام مین ذکر بعض چشمون اور کنوؤن کا بترتیب حروف معجم کے ہوتا ہے **چشمہ آذربایجان** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک آذربایجان مین ایک چشمہ ہے کہ جب پانی اوسکا چشمہ سے نکل آتا ہے پتھر ہو جاتا ہے چنانچہ وہان کے لوگ اینٹ کے قالب کو اوس پانی سے پر کرتے ہین اور چندے صبر کرتے ہین تو پانی پتھر ہو کے مثل اینٹ کے وہان قائم ہوتا ہے **چشمہ اردی بہشت بہشتنگ** اردی بہشتنگ ایک موضع ہے مواضع قزوین سے فاصلہ درمیان اوسکے اور قزوین کے تین فرسخ ہی اوس مقام مین ایک چشمہ ہے جو شخص اوسکا پانی پیتا ہے فی الحال اوسکو اسہال شروع ہوتا ہے جب فصل بہار آتی ہی گرد نواح سے لوگ اوس چشمہ پر جمع ہوتے ہین اور ایک رطل پانی اوسکا پیتے ہین جو مواد فاسدہ ہوتے ہین وہ سب اوس اسہال مین دفع ہو جاتے ہین اور یہ خاصیت اوسکی اوسی مقام پر ہے جس وقت کوئی پانی وہان سے لیجاتا ہے اور دوسرے مقام مین جاکر پیتا ہے کچھ اثر معلوم نہین ہوتا ہے اہل قزوین کہتے ہین کہ درمیان اس چشمہ اور قزوین کے ایک نہر ہے جب اوس نہر مین ہو کر پانی اسکا گذرتا ہے خاصیت اوسکی زائل ہو جاتی ہی **چشمہ اروند** یہ چشمہ ملک سیستان مین ہی اوس چشمہ مین نرکل پیدا ہوتا ہے جس قدر نرکل پانی مین رہتا ہی سنگ خارا ہوتا ہے اور جس قدر پانی کے باہر رہتا ہے نرکل ہوتا ہے **چشمہ ایلابستان** صاحب

تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ درمیان اسفراین اور جرجان کے ایک موضع ہی کہ اوسکو ابلستان کہتے ہین وہان ایک غار ہے
اور غار مین چشمہ پانی کا ہی اوس سے اسقدر پانی نکلتا ہی کہ پن چکی اسمین چل سکے جب وہ چشمہ رک جاتا ہی اور پانی باہر
نہین بہتا ہی عورت اور مرد وہان کے قوالون وغیرہ کو جمع کر کے وہان آتے ہین اور دف وغیرہ بجاتے ہین اور ناچ گانا
کرتے ہین وہ پانی پھر جاری ہوتا ہی **چشمہ اسکندریہ** یہ چشمہ مشہور ہی اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہی کہ اوسکو
پکاکر جو شخص مجذوم کہالیوے اور شوربا اوسکا پی لیوے جذام سے نجات پاوے اور وہان یہ قسم ہر وقت
ملتی ہی **چشمہ باوخانی** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک دامغان مین ایک قریہ ہی کہ جنکا نام اوسمین ایک
چشمہ ہے باوخانی نام اہل اوس قریہ کے جب چاہتے ہین کہ ہوا چلے کپڑا حیض عورتون کا اوس چشمہ مین ڈالتے ہین
ہوا چلنے لگتی ہے جو شخص پانی اوسکا پیتا ہی اوسکو نفخ پیدا ہوتا ہی اور جو شخص اوس چشمہ کا پانی کہین لیجاتا ہی چشمہ سے
دور ہوتے ہی سنگ خارا ہو جاتا ہی **چشمہ بامیان** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک بامیان مین ایک چشمہ ہے
پانی اوسکا اکثر جوش زن رہتا ہی اور اوس جوش مین آواز عظیم ہوتی ہے مثل آواز رعد کے اور اوس پانی مین گندھک
کی بو آتی ہے جو شخص اس پانی مین غسل کرے چربی اوسکے بدن سے زائل ہو جاوے اور اگر اوس پانی کو کسی ظرف مین
رکھکے منہ اوسکا بند کر دین تو عرصۂ قلیل مین وہ پانی غلیظ مثل خمیر کے ہو جاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ ترش اور تلخ
مانند شراب کے ہو جاتا ہے پھر اگر اوسکو آگ پر رکھین تو مشتعل ہوتا ہی **چشمہ بقر** یہ چشمہ قریب عکہ کے ہی اہل اسلام اور
یہود اور نصاری اوسکی زیارت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جس گاو سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے زراعت
کی تھی اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ کے قریب ایک مشہد ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کی طرف منسوب کرتے ہین **چشمہ تراک** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک بامیان مین یہ چشمہ ہی جو حیوان
پانی پینے کے واسطے اوس چشمہ مین آتا ہی پانی مین جوش پیدا ہوتا ہی اور وہ حیوان تہ و بالا ہو کر اوس چشمہ کی تہ مین
بیٹھ جاتا ہی بعد تھوڑے عرصہ کے ہڈیان اوسکی پانی کے اوپر نکل آتی ہین کہ گوشت کا اوسمین نشان بھی نہین ہوتا ہے
چشمہ جاجرم یہ چشمہ درمیان جاجرم اور اسفراین کے واقع ہے بعض فقہاے خراسان سے منقول ہی کہ جو شخص اپنے
زخمون کو اس چشمہ کے پانی سے دھووے زخم اوسکے دفع ہون **چشمہ جاج** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے
کہ قریب جاج کے ایک دشوار گذار مقام ہے اوس مقام مین چشمہ ہی اگر آسمان ابر سے صاف ہوتا ہی اوس چشمہ مین
ایک قطرہ پانی کا نہین ہوتا ہی اور اگر آسمان پر ابر ہوتا ہی اوس چشمہ مین بھی پانی بھرا ہوتا ہے **چشمہ جبل دیلم** صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک شیراز مین ایک پہاڑ ہی ناحیہ دیلم مین اوس پہاڑ پر ایک چشمہ ہے گرمیون مین اوسکا پانی سرد
ہوتا ہی اور جاڑون مین گرم **چشمہ جبل اسیران** یاقوت حمیری صاحب معجم البلدان نے لکھا ہی کہ جبال اسیران پر
ناحیہ بامیان مین چشمہ آب ہی کہ نجاست کو قبول نہین کرتا ہے جو شخص اوسمین نجاست ڈالتا ہے وہ چشمہ جوش مین

آتا ہی اور اوس شخص کو اگر پاتا ہی غرق کرلیتا ہی **چشمۂ جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ سمرقند مین پہاڑ ہی اور اوس پہاڑ پر غار اور غار مین چشمہ پانی کا ہی گرمیون مین پانی اوسکا بسبب سردی کے مثل برف کے منجمد ہوتا ہے اور جاڑون مین اسقدر گرم ہوتا ہے کہ ہاتھ اوسمین ڈالنا دشوار ہوتا ہی **چشمۂ جبل ملطیہ** ایک سوداگر سے حکایت ہی کہ قریب ملطیہ کے پہاڑ ہے اور پہاڑ پر غار اور غار مین چشمہ آب شیرین حیوانات اوسکو پیتے ہین کچھ نقصان نہین کرتا ہی رنگ اوسکا سفید ہی اور جب اوسکے پانی کو وہان سے کچھ فاصلہ پر لیجاتے ہین پتھر ہو جاتا ہے **چشمۂ جزیرہ سلاسط** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ جزیرہ سلاسط مین ایک چشمہ ہے مثل فوارہ کے اوسمین سے پانی نکلتا ہے اور قریب اوسکے ایک سوراخ ہی وہ پانی اوسمین چلا جاتا ہے جو قطرات باقی رہجاتے ہین وہ پتھر ہو جاتے ہین الا جو دن کو باقی رہتے ہین وہ سنگ سفید ہوتے ہین اور جو شب کو باقی رہتے ہین وہ سنگ سیاہ **چشمۂ داران** اس چشمہ مین ایک گھانس ہی جو شخص اس چشمہ مین گرتا ہی اوسکے تمام بدن مین لپٹ جاتی ہے اور جسقدر وہ شخص اوسکے جدا کرنے مین زور کرتا ہی اوسی قدر وہ سخت لپٹتی ہی اور اگر وہ صبر کرے تو اندک اندک کھلجاتی ہے **چشمہ ہاے دوارق** نیبلیطی نے لکھا ہی کہ دوارق مین ایک پہاڑ ہی اوس پہاڑ پر بہت چشمے ہین اوسمین پانی گرم ہوتا ہی اور کبھی اونسے دھوان بھی نکلتا ہی اور شعلہ ہاے سرخ و سبز و زرد و سفید نکلتے ہین اور وہ پانی گرم دو حوضون مین جمع ہوتا ہی ایک مین عورتون کے واسطے اور دوسرے مین مردون کے لیے بہت لوگ امراض بلغمی کے دفع کے واسطے وہان آتے ہین جو شخص بتدریج اوس حوض مین در آتا ہی مرض اوسکا دفع ہوتا ہی اور جو شخص یکایک حوض مین کود پڑتا ہی تمام بدن اوسکا جلجاتا ہے **چشمۂ زراعہ** پورب طرف موصل کے ایک قریہ ہی زراعہ نام اوسمین ایک چشمہ ہے پانی کا اوسمین نیلوفر پیدا ہوتا ہے اور بہت قیمتی بکتا ہے جملہ آمدنی قریہ سے ایک یہ بھی آمدنی ہے **چشمۂ زراوند** یہ چشمہ ملک ارمینہ مین قریب بحیرہ مشتبہ کے ہے یہ چشمہ کثیر الفواید ہے لوگ اطراف سے اوس چشمہ پر آتے ہین اسواسطے کہ جو حیوان اوس چشمہ مین غسل کرتا ہے تو باسور یا دنبل یا کوئی زخم کہ اوسکے جسم پر ہوتا ہی دفع ہو جاتا ہے **چشمۂ زغر** یہ چشمہ ملک شام مین ہی درمیان اسکے اور بیت المقدس کے تین منزل کا فاصلہ ہے اور زغر حضرت لوط علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے کہتے ہین کہ اسی مقام پر وفات کی تھی اسوجہ سے اس چشمہ کا تسمیہ اونکے نام کے ساتھ کر دیا حدیث مین ہی کہ اخیر زمانہ مین یہ چشمہ خشک ہو جاویگا اور یہ بھی ایک آثار قیامت سے ہے **چشمۂ سلوان** یہ چشمہ بیت المقدس مین ہی لوگ اوسکو مبارک کہتے ہین آب پاشی اکثر باغون کی اس سے ہوتی ہے کہتے ہین کہ اگر غمگین کو پانی اس چشمہ کا پلاوین تو بشاش اور خوشدل ہو جاوے **چشمۂ سیاہ سنگ** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ جرجان مین ایک موضع ہے اوسکو سیاہ سنگ کہتے ہین وہان ایک چشمہ ہے ٹیکرے پر اوس چشمہ کی راہ مین کچھ کیڑے ہین جو شخص پانی لیکر وہان سے چلتا ہے اگر ناگہان اون کیڑون پر پڑجاتا ہے وہ پانی تلخ ہو جاتا ہے پھر اگر اوس پانی کو پھینک کر دوبارہ پانی لاوے اور اون

ٹیڑیون سے بچا کر راہ چلے تو البتہ پانی وہان سے لے سکتا ہے چشمہ سمیرم سمیرم ایک قریہ ہے درمیان اصفہان
اور شیراز کے وہان چشمہ آب عجائب بنا ہے جب ملخ یعنی ٹیڑی زمین پر سفید دیتی ہے تو لوگ پانی اوس چشمہ سے
لاتے ہین اس طور پر کہ ظرف آب کو زمین پر نرکھین اور پشت پھیر کر اوس جانب نہ دیکھین اور اوس پانی کو کسی جاے
بلند پر لٹکا وین اسواسطے کہ اگر خلاف اسکے ہو تو ہرگز موثر نہو فوراً ایک قسم کے جانور کہ نام اونکا سودانی ہے اور
جسم اونکا بقدر گنجشک کے ہوتا ہے آتے ہین اور اون ٹیڑیون کو کھا جاتے ہین اور اون جانورون کی تعداد کوئی نہین
جانتا ہے گو یہ جانور جثہ مین صغیر ہے لیکن ایک ہزار ٹیڑیونکو کھا جاتا ہے سنہ چھ سو سات مین ملک قزوین مین ٹیڑیان
آئین اور تمام زراعت تر و خشک کو کھا گئین اور بیضے دیے اہل قزوین سے دو آدمی پانی لینے گئے جس روز وہ آدمی
قریب شہر کے آئے تمام اہل شہر اونکے استقبال کو گئے اور اونکو با عزاز و اکرام شہر مین لائے وہ دونون شخص پانی شیشے مین
لائے تھے اور اوس شیشے پر مندہ لپیٹا تھا اوس شیشہ کو منارۂ جامع مسجد پر لٹکا دیا پس وہ جانور یعنی سودانی آئے
اور تمام ٹیڑیون کو جو بیضہ سے نکلی تھین کھا لیا دوسرے برس اون ٹیڑیون سے زراعت کو کچھ نقصان نہ پہونچا چشمہ
شیرگیران فقیہ حسن مراغی نے لکھا ہے کہ شیرگیران ایک قریہ ہے کہ درمیان اوسکے اور مراغہ کے دو منزل کا فاصلہ ہے
غرض کہ اس قریہ مین دو چشمے ہین درمیان دونون چشمون کے ایک گز سے زیادہ بعد نہین ہے ایک کا پانی نہایت سرد
اور دوسرے کا نہایت گرم چشمہ صقلیہ صقلیہ ایک جزیرہ عظیم ہے بحر مغرب مین وہان ایک پہاڑ ہے اوسپر
چشمہ ہے اوس چشمہ سے ہمیشہ شب و روز آگ نکلتی ہے کبھی بجھتی نہین ہے جب وہان سے کہین اور لیجاتے ہین تو بجھ
جاتی ہے چشمہ صبارح یہ چشمہ ایک غار مین درمیان یمن اور حجاز کے واقع ہے ابراہیم بن اسحق موصلی نے
لکھا ہے کہ ایک قوم تھے یمن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونیکا ارادہ کیا راہ بھول گئے
تین دن تک پانی نہ ملا زندگی سے ناامید ہوے اور حسرت سے ایک شخص کی زبان پر دو بیت امرء القیس کے کہ چشمہ
صبارح کی پوشیدگی کے بیان مین کہے تھے جاری تھے ناگاہ ایک شتر سوار اودھر سے جاتا تھا اوسنے اون بیتونکو
سنکے پوچھا کہ یہ اشعار کسکے ہین اوسنے بیان کیا امرء القیس کے پس سوار نے کہا کہ بخداے عزوجل کچھ دروغ نہین کہا
اوسنے یہی چشمہ صبارح اور اوسکی طرف اشارہ کیا پس وہ اوس چشمہ کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا اسقدر وہان پر خس کا
ہجوم تھا کہ تمام چشمہ چھپا تھا سب نے پانی اوسکا پیا اور بقدر حاجت لے لیا پانی نہایت شیرین اور لطیف تھا پھر
جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا ہم محل ہلاکی مین پڑے
تھے دو بیتون نے امرء القیس کی ہلاکی سے نجات دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ امرء القیس مرد شریف اور نامدار تھا دنیا مین
اور عقبی مین ایک گمنامون سے ہے روز قیامت مین لو اوسکے ہمراہ لواے شعر ہوگا آگ سے جلتا ہوا چشمہ طبریہ
ملک طبریہ مین چند چشمے ہین سات برس پانی اونکا جاری رہتا ہے اور سات برس خشک ہو جاتا ہے چشمہ عبداللہ آباد

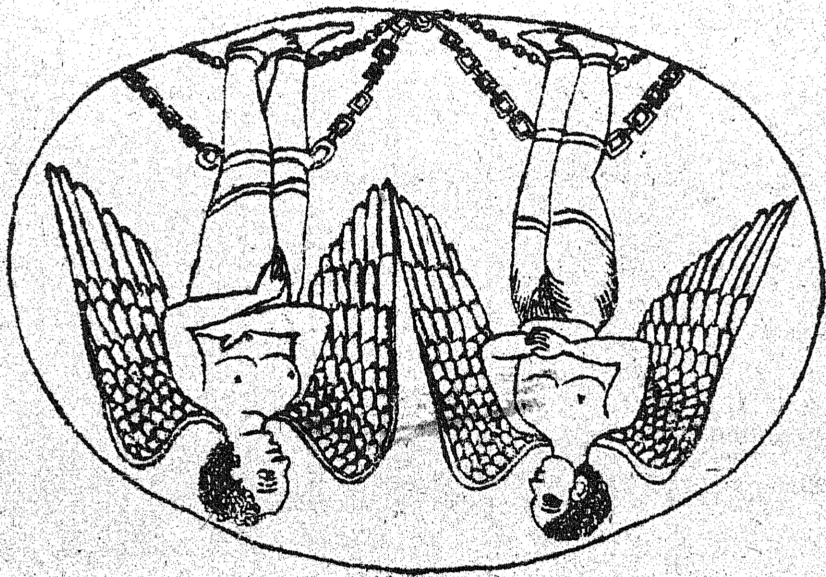
درمیان قزوین اور ہمدان کے ایک قریہ ہی عبداللہ آباد نام وہان ایک چشمہ ہی پانی اوسکا گرم ہوتا ہے اور جوش کہاتا
ہی اور حوض مین قامت آدم سے زیادہ بلند ہو جاتا ہے اوسپر اگر سفینہ رکھتے ہین تو قائم رہتا ہے اور کنجپتہ ہو جاتا ہی قریب
اوسکے ایک حوض ہے پانی اوسکا اوسمین جمع ہوتا ہی مریضون کو اوس سے بہت نفع ہوتا ہے **چشمہ عقاب**
صاحب تحفة الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک ہند مین ایک پہاڑ ہے اوسپر چشمہ پانیکا ہی خاصیت اوس پانی کی یہ ہے کہ
جب عقاب ضعیف ہوتا ہی اوس پانی مین غسل کرنے سے پر کہنہ اوسکے گر جاتے ہین اور نئے پر نکل آتے ہین اور قوت
جوانی کی عود کر آتی ہے **چشمہ غرناطہ** ابوحامد اندلسی نے لکھا ہی کہ قریب شہر غرناطہ کے کہ ممالک اندلس سے ہے
ایک کنیسہ ہو وہان ایک چشمہ پانیکا اور ایک درخت زیتون کا ہے لوگ ایک روز معینہ کو ہر سال مین وہان جمع ہوتے ہین
جب آفتاب طلوع کرتا ہے اوس چشمہ سے پانی بہت نکلتا ہی اور جیتون پر شگوفہ ظاہر ہوتے ہین اوسی روز زیتون
منعقد ہوتا ہی اور سیاہ ہوتا ہی بقدر حاجت جو شخص چاہتا ہی علاج کے واسطے زیتون لیجاتا ہے حکایت اس درخت کی
مشہور ہے اور مصنف لکھتا ہے کہ مین نے فقیہ سعید بن عبد الرحمن اندلسی سے سُنا ہی کہ یہ درخت مشہور مین ہے
اور احمد ابن محمد عذری نے لکھا ہی کہ یہ درخت لورقہ مین ہے اور ابوحامد اندلسی نے لکھا ہے کہ غرناطہ مین غرضکہ یہ
مقام ممالک اندلس مین ہین **چشمہ غزنہ** قریب غزنہ کے ایک چشمہ ہے جو شخص کوئی نجاست اوسمین ڈالدیتا ہے
ہوائے سخت چلتی ہے اور برف پڑتی ہے اور بارش ہوتی ہے اور جبتک وہ نجاست چشمہ مین رہتی ہے یہی شکل
رہتی ہی سلطان محمود سبکتگین نے چاہا کہ ملک غزنہ کو فتح کرے جب وہان جاتا تھا وہان کے لوگ اوس چشمہ مین
نجاست ڈالدیتے تھے اسقدر سردی اور بارش ہوتی تھی کہ سلطان وہان سے واپس آتا تھا حیلہ وسکو سبب
معلوم ہوا ایک شخص کو روانہ کیا کہ چشمہ کی محافظت کرے بعد ازان خود روانہ ہوا کچھ سردی وغیرہ نہ تھی غزنہ کو فتح
کیا **چشمہ فوات** یہ چشمہ قریب ارزن روم کے ہی جو شخص فصل بہار مین اوس چشمہ کے پانی سے غسل کرتا ہی
تمام سال بیماریون سے محفوظ رہتا ہی **چشمہ فراورد** فراورد خراسان مین ایک موضع ہے وہان ایک چشمہ ہے فقہائے
خراسان سے سنا ہے کہ جو شخص اوس چشمہ مین غسل کرتا ہے یا اوسکے پانی سے بدن دہوتا ہے تپ ربع زائل ہوتی
ہی یہ امر خراسان مین مشہور ہی **چشمہ غبارہ** درمیان اس چشمہ اور موصل کے ایک منزل کا فاصلہ ہے بغداد
کی طرف وہان سے قیر بہت نکلتا ہی اور مریض کو اوسکے پانی مین نہانے سے صحت حاصل ہوتی ہے **چشمہ قرطو**
قرطو آذربیجان مین ایک قلعہ ہے شریف محمد ابن ذوالفقار سے سُنا گیا ہے کہ قریب قلعہ کے چند چشمے ہین پانی اونکا
گرم ہوتا ہے بیمارون کو اوسکے استعمال سے شفا ہوتی ہی **چشمہ کنکہ** یہ چشمہ آذربیجان مین قریب شہر خوی کے
واقع ہے شریف محمد بن ذوالفقار نے بیان کیا ہے کہ یہ چشمہ بہت جوش کرتا ہے اور گرمیون مین پانی اسکا سرد ہوتا
ہے اور جاڑون مین گرم **چشمہ مشفق** مشفق نام ایک وادی کا ہے ملک حجاز مین اوس وادی مین ایک چشمہ

قلیل ہی کہ دو چار آدمی سے زیادہ پانی نہین پی سکتے ہین حضرت سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ
تبوک کو تشریف لیجاتے تھے جب اس چشمے پر پہونچے فرمایا کہ کوئی شخص اس چشمہ سے پانی نہ لے جبتک مین وہان
نہ آؤن ایک جماعت منافقون کی پہلے پہونچی اوس چشمہ سے پانی پیا جب آپ تشریف لائے دریافت فرمایا کہ
کسنے پانی اس چشمہ کا لیا لوگون نے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا مین نے نہین منع کیا تھا بعد ازان آپ اوس چشمہ پر
تشریف لیگئے اور دست مبارک اپنا اوسمین ملا اور دعا فرمائی پس شگافتہ ہوئی زمین اور آواز نرم مثل آواز
صاعقہ کے نکلی اور اسقدر پانی نکلا کہ تمام ہمراہیون کو کافی ہوا اور لوگون نے قرابون مین بھر لیا اور فرمایا آپ نے
کہ اگر تمسے ایک شخص بھی باقی رہیگا تو سنے گا اس وادی مین یہ آواز چنانچہ ایسا ہی ہوا **چشمہ منکور** ابوریحان خوارزمی
نے اپنی کتاب آثار الباقیہ مین لکھا ہی کہ بلاد کیماک مین ایک پہاڑ ہے اوسکو منکور کہتے ہین اوس پہاڑ مین ایک چشمہ ہے
کسی گڑھے مین بقدر ایک بالشت کے پانی اوسمین بھرا رہتا ہی اگر لشکر عظیم بھی اوسمین سے پانی پیتا ہے اور خرچ
کرتا ہی کچھ نقصان اوسمین نہین آتا ہی اور قریب اس چشمہ کے ایک پتھر ہے کہ اوسپر نشان آدمی کے ہاتھ مع اونگلیون
اور زانو کے موجود ہی گویا کہ سجدے مین ہی اور نشان سم خر کی کے بھی بنے ہین **چشمہ نار** یہ چشمہ درمیان اقشہر
اور انطاکیہ کے ہی محمود بن محمد قزوینی نے بیان کیا کہ وہان ایک چشمہ ہے اگر کوئی شخص نرکل اوس چشمہ مین ڈالے تو
جلجاوے سلطان علاؤ الدین کیخسرو ایک مرتبہ وہان وارد ہوا لوگون نے اس چشمہ کی حکایت بیان کی اوسکو تعجب
ہوا آخر کو خود چشمے پر جا کے امتحان کیا تو حکایت راست پائی **چشمہ ناطول** ناطول ایک موضع ہے مغرب مین وہان
ایک غار ہی اوس غار مین چشمہ ہے پانی اوسکا جوش کھاتا ہے اور جہان جہان قطرات اوسکی اطراف زمین پر رہجاتے ہین ہانکی
خاک سے چوہے پیدا ہوتے ہین صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ایک شخص مشاہدہ اپنا بیان کرتا تھا کہ اوس غار کی
ایک قسم کی خاک ہی دیکھی مین نے کہ نصف سے چوہے پیدا ہوے اور نصف خاک رہی **چشمہ نہاوند** صاحب تحفۃ الغرائب
نے لکھا ہی کہ قریب نہاوند کے پہاڑ مین ایک شگاف ہی جس شخص کو پانی کی احتیاج ہوتی ہی آب پاشی وغیرہ کے واسطے
شگاف کے قریب جا کر بہ آواز بلند کہتا ہی کہ مجکو پانی کی ضرورت ہے اور وہان سے اپنی زراعت کے پاس آتا ہے
پس پانی اوس شگاف سے نکلکر اوسکی زراعت تک آتا ہی پھر جب وہ شخص کہتا ہی کہ ضرورت میری رفع ہوگئی اور پھر قدم اپنا
زمین پر مارتا ہی وہ پانی موقوف ہو جاتا ہی ایک پیر مرد ساکن ہمدان نے کہ صلاح وتقوی مین مشہور تھا رباط خلاطیہ بغداد
مین حکایت کی ہی کہ زمان گذشتہ مین سلطان سیف الدین القلمش بادشاہ عراق کے ہمراہ نواح ملک ری مین مین جاتا
تھا اتفاقاً ایک شخص دیرینہ قریب بادشاہ کے آیا اور کہا کہ بادشاہ عالم اس مقام سے چلے جاتے ہین اور عجائب
یہان کے ملاحظہ نہین فرماتے ہین بادشاہ نے پوچھا یہان کیا عجائب ہین اوسنے کہا کہ ایسا تماشا تمام دنیا مین
نہین ہے غرض کہ بادشاہ مع لشکر اوسکے ہمراہ ہوا حتی کہ ایک پہاڑ کے شگاف پر پہونچا اوسوقت اوس شخص نے

باواز بلند کہا کہ گندم اور جو لایا ہون اور پانی کی ضرورت ہی تاکہ اسکا آرد بناؤن پس پانی اوس شگاف سے اسقدر نکلا کہ چکی
چلی اور اوس پانی مین بہت قوت ہوئی اور زمین پر جاری ہوا لوگ متعجب ہوے پس اوسنے کہا کہ ایک امر عجیب اور دیکھنا
ہوتو پس وہ اوس شگاف کے قریب گیا اور کہا کہ ضرورت رفع ہوئی فی الحال وہ پانی موقوف ہوگیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی
یہان پر نہ تھا اسکو زیادہ تر تعجب ہوا بعد ازان معاودت کی اثناے راہ مین لوگون کو شبہ ہوا کہ یہ خاصیت اسی شخص کی
تھی یا در اصل اس مقام کی ہے ناقل کہتا ہی کہ مجکو مع چند کسان دیگر تجربہ کے واسطے وہان روانہ کیا مین نے بھی وہی
کلمات کہے پانی جاری ہوا پھر جب مین نے کہا کہ حاجت تمام ہوئی وہ پانی موقوف ہوگیا جب شیخ نے اکر یہ حکایت بیان
کی بعض حاضرین مجلس کو شبہ ہوا شیخ نے قسم کھائی کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی چشمہ ہرما یہ چشمہ نصیبین سے ایک
منزل کے فاصلہ پر ہے پتھر اور سیسے سے بند ہی تاکہ پانی اوسکا شہر کو غرق نکرے جب خلیفہ متوکل علی اللہ ملک نصیبین
مین پہونچا اور حکایت اس چشمہ کی سنی حکم دیا کہ تھوڑا سا اس چشمہ کو کھولین جب کھولا پانی نے غلبہ کیا پھر اوسیوقت
حکم دیا کہ اسکو مضبوط بند کردین اسی چشمہ سے نہر پاس نکلی ہے اور نصیبین مین اسی سے آب پاشی ہوتی ہے اور بقیہ
آب جابور مین جاتا ہے وہان سے دجلہ مین آتا ہی چشمہ سہم صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ جب جبشہ کی راہ
سے جرجان مین جاتے ہین کنارے جرجان کے ایک پہاڑ مین یہ چشمہ پڑتا ہی پانی اس چشمہ کا ایک مقام پر بقدر طول
ایک تیر کے عمق مین جمع ہوتا ہی اور اوس مقام مین ایک درخت ہے مثل اور درختون کے اوسمین شاخین وغیرہ نہین
ہین اور شب کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے پھرتا ہی ہر سال مین چار مہینے یہ درخت غائب ہوجاتا ہی کوئی شخص اوسکا
حال نہین جانتا ہی اور بعض زمانہ مین دو سال تک غائب رہتا ہی اور جس سال مین زیادہ بارش ہوتی ہے جلد ظاہر ہوتا ہے
بعض لوگون نے وقت غائب ہونے کے رسیون سے مضبوط باندھا ہے لیکن جب وقت آیا ہی رسیان ٹوٹی معلوم ہوئی
ہین اور درخت کا نشان نہین ملا ہے ایک مرتبہ یہ حکایت رافع بن ہرثمہ حاکم جرجان وخراسان نے سنی اوسنے چار آدمی
مقرر کیے کہ منتظر اوس وقت کے دن رات رہین جب وہ وقت آیا اون لوگون کو کوئی جھم پیش ہوئی ادھر چلے گئے جب
پھر آئے درخت کو نہ پایا حاکم کو خبر کی اوسکے لشکر مین ایک غوطہ زن تھا اوسکو حکم غوطہ زنی کا دیا تاکہ حال اوسکا دریافت
کرے پس اوسنے غوطہ لگایا بعد تھوڑے عرصہ کے غوطہ سے نکلا اور کہا کہ مین ہزار گز تک پانی مین چلا گیا مگر اوس درخت کا
نشان نہین ملا چشمہ وشیلہ ایک موضع ہی قریب آذربائیجان کے اوس موضع مین ایک چشمہ ہے جو شخص اوسکا پانی پیتا ہی
فی الحال اسہال شروع ہوتا ہے اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہے سب گر جاتا ہی حتی کہ اگر کسی چیز کے دانے کھاوے
بعد ازان پانی اوسکا پیوے تو وہ دانے مسلم گر پڑینگے چشمہ یاسی جمن درمیان اخلاط اور ارزن روم کے
ایک موضع ہے یاسی جمن نام وہان یہ چشمہ ہے پانی اوسکا جوش کھاتا ہے یہانتک کہ آواز اوسکی دور سے مسموع ہوتی ہے
اور اگر کوئی حیوان اوس چشمہ کے قریب جاتا ہے فی الحال مرجاتا ہے گرد اوسکے اکثر وحوش اور طیور مردہ پڑے رہتے ہین

لوگ وہان معین ہین تاکہ مسافر کو ادھر جانے سے ممانعت کرین چشمہ بل یہ موضع قزوین سے ایک موضع ہی
بل نام اوسکے قریب ایک پہاڑ ہے اوس پہاڑ مین شگاف ہی اوس شگاف سے آب گرم نکل کر ایک حوض مین
جمع ہوتا ہے بیمار وہان اطراف سے جمع ہوتے ہین اوس پانی سے اونکو نفع ہوتا ہی اور اوس چشمہ کو بلکہ گرم
آب بھی نکلتے ہین بفضلہ وکرمہ تعالی بیان چشموں کا ختم ہوا اب بیان کنوون کا بھی بترتیب حروف معجم کے بیان ہوتا ہے
واللہ التوفیق چاہ انود یہ چاہ ملک طرابلس مین ہی کہتے ہین کہ جو شخص اوس چشمہ کا پانی پیتا ہے احمق ہو جاتا ہی
یہانتک کہ ضرب المثل ہے کہ فلانے نے چاہ انود کا پانی پیا ہی چاہ بابل اعمش کہتا ہی کہ ایک شخص مجاہد تھا
کہ اخبار واشعار عجیبہ کو دوست رکھتا تھا اور جہان کسی شی عجیب کو سنتا تھا ضرور جاتا تھا اتفاقاً مجاہد بابل مین
گیا اور حجاج سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہاروت و ماروت کو دیکھون تو پس جالوت کو حکم دے کہ مجکو ہاروت و ماروت
کو دکھلا دے بموجب قول مجاہد کے حجاج نے ایک یہودی کو حکم دیا کہ مجاہد کو ہاروت و ماروت کو دکھلا دے
یہودی مجاہد کو ایک مقام پر لے گیا وہان سنگ عظیم پڑا تھا اوسکو اوٹھایا اور کہا کہ اس کنوئین مین جا لاور وہان
خداے پاک کا نام نہ لینا مجاہد بیان کرتا ہی کہ مین یہودی کے ہمراہ اوس چاہ مین گیا ہاروت و ماروت کو مثل دو پہاڑون
عظیم کے معکوس یعنی سر نیچے اور پاؤن اوپر اور انکے بدن پہ ٹخنون سے زانو تک زنجیرین آہنی پڑی تھین جب
مجاہد نے اونکو اس ہیبت سے دیکھا خداے تعالی کو یاد کیا ہاروت و ماروت مضطرب ہوے اور بشدت اضطراب سے
قریب تھا کہ زنجیرون کو توڑ ڈالین پس مجاہد اور یہودی وہان سے بھاگے جب اونکا اضطراب کم ہوا یہودی نے
مجاہد سے کہا کہ مین نے ذکر اللہ پاک سے تمکو منع کیا تھا قریب تھا کہ ہم تم دونون ہلاک ہو جاتے غرض کہ وہ دونون وہان سے چلے آئے

صورت ہاروت و ماروت مع چاہ بابل



چاہ بدر یہ چاہ درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اوس مقام پر ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکون سے محاربہ ہوا تھا اور کشتگان کفار اوس کنوئین مین ڈالے گئے تھے دوسرے دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوئین پر تشریف لائے اور ہر ایک کو نام لیکر پکارا اور فرمایا کہ جو وعدہ خدائے پاک نے میرے سات کیا ہی سچ ہی تمنے بھی دریافت کیا کہ سچ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اجسام بے ارواح سے کیونکر کلام فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ تمسے زیادہ سنتے ہین ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک مرتبہ اوسطرف جاتا تھا دیکھا مین نے کہ ایک شخص اوس کنوئین سے نکلا بھاگا جاتا ہی اور اوسکے پیچھے دوسرا نکلا ہی ہاتھ مین کوڑا لیے ہوے اوسکو مارتا ہے اور کنوئین کی طرف پھیرتا ہے **چاہ برہوت** یہ چاہ قریب حضرموت کے ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس چاہ مین ارواح کفار ومنافقین ہین اور یہ کنوان بہت کہنہ ہے صحرا مین اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے بدترین بقعون کا نزدیک خدائے تعالی کے وادی برہوت ہے اور اس وادی مین ایک کنوان ہی پانی اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور اوسمین ارواح کافرون کی ہین ایک شخص ساکن حضرموت نے بیان کیا کہ جب اس طرف سے بدبو آتی ہے معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب کوئی رئیس کفار سے مرگیا ایک شخص حکایت کرتا ہے کہ مین ایک شب وادی برہوت مین وارد تھا تمام رات آواز یا دومہ یا دومہ کی آیا کی اس لفظ کے معنی مین نے ایک صاحب علم سے پوچھے اونے کہا کہ دومہ نام ہی اوس فرشتہ کا کہ جو ارواح کفار پہ موکل ہے ایک مرد ساکن حضرموت بیان کرتا ہی کہ ایک مرتبہ مین ساتھ ایک عورت حاملہ کے وادی برہوت مین جاتا تھا وقت طلوع آفتاب کے وہان سے آوازہاے عجیب وغریب آتی تھین حتی کہ اوسکے خوف سے اوس عورت نے وضع حمل کیا **چاہ بضاعہ** یہ کنوان مدینہ منورہ مین ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوئین کے پانی سے وضو کیا ہے اور تناول فرمایا اور آب دہن مبارک بھی اسمین ڈالا ہی جو بیمار اوسکے پانی سے غسل کرتا ہے شفا پاتا ہے اسما بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو مریض اس کنوئین کے پانی سے تین دن غسل کرتا ہی صحت پاتا ہی **چاہ بوقیر** بعض فقہاے اندلس نے بیان کیا ہے کہ اس کنوئین سے اسقدر ہواے سخت نکلتی ہے کہ اگر کوئی شخص کپڑا وغیرہ اوس کنوئین مین ڈالتا ہی اوس ہوا کے زور سے وہ کپڑا اوپر چلا آتا ہے اور قعر چاہ تک نہین پہونچتا ہے **چاہ بیجن** قریب دربند کے یہ چاہ مشہور ہے افراسیاب نے بن گودرز کو اوس چاہ مین مقید کیا تھا اور اوس کنوئے کے سر پر ایک بڑا پتھر رکھدیا تھا جب رستم کو یہ خبر معلوم ہوئی ایک شب چھپکر وہان آیا نگہبانون کو مار ڈالا اور بن گودرز کو نکال لیگیا بلاد ایران کی طرف یہ حکایت مشہور ہے **چاہ جزیرہ قیصور** یہ جزیرہ ملک ہند مین ہر کافور وہین سے

آتا ہی اور وہان ایک کوان ہی اوسمین ایک قسم کی مچھلی ہے جب مچھلی کو کوئین کے باہر لاتے ہین فی الحال پتھر ہو جاتی ہے **چاہ خندق** یہ کنوان ملک مراغہ مین ہے درمیان اوسکے اور قلعہ زین کے ایک فرسنگ کا فاصلہ ہی اس کوئین سی کبوتر بہت نکلتے ہین اسکے منھ پر جال رکھتے ہین بہت کبوتر جال مین آتے ہین اور عمق اس کوئین کا معلوم نہین ہوتا ہی بعض فقہاے مراغہ سے سنا گیا ہی کہ ایک مرد اس کنوئین مین اوترا تھا تاکہ حال کبوترونکا معلوم کرے رسی اوسکی پانچ سو گز سے زائد تھی مگر کچھ حال کبوترون کا معلوم نہ ہوا اتنا بیان کرتا تھا کہ قعر چاہ مین ایک روشنی پیدا ہوئی اوس سی جانور مردہ جو وہان پڑے تھے بہت معلوم ہوئے **چاہ دیباوند** کوہ دیباوند پر یہ چاہ ہی اور بہت عمیق ہی دن کو اوسمین سے دھوان نکلتا ہے اور رات کو آگ نکلتی ہی اگر کوئی چیز اوس کوئین مین ڈالتے ہین بعد عرصۂ قلیل کے وہ چیز خود بخود اوپر آجاتی ہی **چاہ دروان** اسکو چاہ کملی بھی کہتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ کفار نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا اور آپ کو بیماری سخت لاحق ہوئی تھی پس فرمایا آپ نے کہ مین درمیان نوم اور بیداری کے تھا کہ دو فرشتون کو دیکھا ایک سرہانے کھڑا ہی اور دوسرا پائین جو فرشتہ کہ پائین تھا اوسنے اوس فرشتہ سے کہ سرہانے تھا پوچھا کہ کیا مرض ہی اوسنے کہا کہ طب یعنی سحر ہے پھر اوسنے پوچھا کہ کس نے سحر کیا ہے کہا لبید ابن عاصم یہودی نے اوسنے پوچھا کہ کس مقام پر کیا ہی کہا کہ چاہ کملی مین پتھر کے نیچے پس بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کو اون فرشتون کے کلمات یاد تھے بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب و عمار بن یاسر مع دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اوس کوئین کی طرف متوجہ ہوے اور تمام پانی اوسکا نکالڈالا بعد ازان وہ پتھر معلوم ہوا اوسکو بھی اوٹھایا اوسکے نیچے ایک بال تھا اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین اوسکو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جلادیا پس آپ کو مرض سے افاقہ ہوا گویا کہ مرض ایک بچہ تھا او نھین گرہون سے پس جناب باری نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس کہ ان دونون کو معوذتین کہتے ہین گیارہ آیتون مین نازل فرمائی موافق عدد گرہون کے **چاہ زمزم** یہ چاہ مشہور و معروف ہی عمق اوسکا چالیس گز ہے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل اور اونکی والدہ ماجدہ ہاجرہ علیہما السلام کو مقام کعبہ مین چھوڑ کر پھرے حضرت ہاجرہ نے کہا کہ مجکو اور میرے لڑکے کو کیسپر چھوڑے جاتے ہو آپ نے فرمایا خدا پر پس آپ خوش ہو کر بیٹھین بعد تھوڑے عرصہ کے جو پانی آپ کے ہمراہ تھا صرف ہو گیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پر تشنگی غالب ہوئی پس ہاجرہ نے اسماعیل کو اوسی مقام پر چھوڑا اور آپ کوہ صفا پر تلاش آب گئین وہان کچھ نشان پانی کا نہ ملا درگاہ جناب باری مین دعا کی اور طلب آب کرکے کوہ مروہ پر تشریف لیگئین اور وہان پر پانی تلاش کیا

جب وہان بھی پانی نہ ملا بدستور سابق دعا کی اس عرصہ مین آواز خوفناک کسی درندہ کی معلوم ہوئی پس اپنے صاحبزادے کے
پاس تشریف لائین تاکہ اونکو درندہ سے گزند نپہونچے غرضکہ سلامت پایا اور اونکے قریب چشمہ پانیکا روان دیکھا بعضے
کہتے ہین کہ حضرت اسماعیل کی گردن کے نیچے یہ چشمہ جاری تھا پس حضرت ہاجرہ نے تھوڑی مٹی اوٹھاکے وہان پر
ڈالدی تاکہ پانی اوس مقام پر جمع رہے اور اگر خاک وہان پر نہ پڑتی تو چشمہ جاری رہتا ابتدا اس چاہ کی یہ تھی بعد ازان
زمانہ دراز گذرا خاک وغیرہ سے وہ پانی بند ہوگیا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ عبد المطلب
ایک روز اپنے حجرے مین سوتے تھے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے چاہ زمزم کھود جب عبد المطلب بیدار
ہوے دیکھا کہ درمیان اساف اور نایلہ کے ایک کوا اپنی چونچ سے زمین کھودتا ہے پس عبد المطلب نے اوسکو کھودا جب
پانی معلوم ہوا خوش ہوے قریش نے عبد المطلب سے نزاع کی کہ یہ کنوان ہمارے دادا اسماعیل کا ہے اور ہمارا حق ہے
آخر الامر ایک کاہن کو قبیلہ بن سعد سے حکم کیا اوسکی طرف سب لوگ روانہ ہوے راہ مین پانی نہ ملا سب لوگ
قریب ہلاکت پہونچے اوسوقت عبد المطلب کے پیر کے نیچے سے پانی جاری ہوا سب نے پانی پیا اور کہا کہ بخدا یہ
عزوجل یہ چشمہ جناب باری نے تمکو مرحمت کیا جب فیصلہ ہوگیا عبد المطلب نے چاہ زمزم کو پورا کیا یعنی جسقدر کھودنے سے
رہگیا تھا اوتنا پھر کھودا اوسمین دو سپر زرین پائین اور اونسے باب کعبہ اور سقایہ حجاج عبد المطلب نے بنایا
چاہ صابک یہ کنوان کورہ ارجان مین ہے سکان وہان کے کہتے ہین کہ عمق اسکا معلوم نہین ہوتا ہے
ہمیشہ اوس سے پانی جوش کہاتا ہے اوسقدر کہ پنچکی چلے اور اوس موضع مین پانی اسی چاہ سے صرف ہوتا ہے
چاہ عروہ یہ کنوان عقیق مدینہ مین ہے عروہ ابن زبیر کی طرف منسوب کرتے ہین زبیر ابن بکار
کہتا ہے کہ جو شخص اس چشمے پر گذرتا ہے پانی اسکا دوستون کے واسطے ہدیہ لیجاتا ہے چنانچہ ناقل کہتا ہے
کہ میرا باپ پانی اس چاہ کا اکثر جوش کرتا تھا اور قرابون مین کرکے ہارون رشید کے واسطے لیجاتا تھا
چاہ فرس یہ کنوان مدینۂ منورہ مین ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اس
چاہ مین چشمہ جنت کا ہے اور آب دہن مبارک اسمین ڈالا ہے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ایک مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب چاہ پر کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ دیکھا
مین نے شب کو کہ مین ایک چشمہ پر ہون چشمون بہشت سے **چاہ قریۂ عبد الرحمن**
یہ کنوان ملک فارس مین ہے عمق اسکا چند قد آدم ہے تمام سال خشک رہتا ہے مگر وقت
معین پر اوسمین اسقدر پانی ہوتا ہے اور جوش کہاتا ہے کہ پنچکی چلے اور زراعت کو کفایت
کرے **چاہ کلب** یہ کنوان ایک موضع مین ہے ملک حلب سے جسکو سگ دیوانہ کاٹتا
ہے پانی اسکا پینے سے صحت پاتا ہے یہ امر وہان مشہور ہے دور دور سے لوگ وہان آتے ہین

ایک شخص نے بیان کیا شرطیہ ہی کہ چالیس دن سے زائد کاٹنے کو نگذرے ہون اوسی شخص نے بیان کیا کہ تین آدمی اس بلا مین مبتلا ہوکر وہان آگئے دو آدمیونکو چالیس دن سے کم گذرے تھے وہ اچھے ہوگئے اور ایک شخص کو چالیس دن سے زائد گذرے تھے اوسکو صحت نہوئی اوس موضع کے باشندے اوسی کنوئین کا پانی پیتے ہین **چاہ مطریہ** مطریہ ایک موضع ہی ملک مصر مین درخت بلسان وہین ہے اور پانی اوس درخت مین اسی کنوئین سے دیا جاتا ہے اور خاصیت اوس درخت کی اس کنوئین کے پانی سے پیدا ہے کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکے پانی سے غسل فرمایا ہے اور جس زمین مین درخت بلسان ہوتا ہی بہت طویل و عریض ہے اور گرد اوسکے دیوار کھینچی ہے اور اوس کنوئین کا پانی شیرین اور لطیف ہی اور کسیقدر اوسمین دھنیت بھی ہی ملک کامل نے اپنے باپ ملک عادل سے درخواست کی کہ درخت بلسان کو اور زمین مین بوئین اوسنے اجازت دی اور مال صرف کیا کچھ فائدہ نہوا پھر درخواست کی کہ پانی چاہ مطریہ سے لیجاوین اوسنے اجازت دی جب پانی چاہ مطریہ سے لیگئے درخت بلسان پیدا ہوا اور تمام روے زمین مین درخت بلسان نہین ہے مگر ملک مصر مین **چاہ ہای نیشاپور** ملک نیشاپور مین بہت کنوئین ہین اور معادن فیروزہ اونمین ہے کہتے ہین اس زمانے مین اون کنوؤن مین بچھو بہت پیدا ہوے اس سبب سے وہان لوگ نہین جاتے ہین **چاہ ہندبان** ہندبان ایک موضع ہے ملک فارس مین درمیان پہاڑون کے اوس کنوئین سے دھوان نکلتا ہے کوئی شخص اوسکے قریب نہین جاسکتا ہے اگر کوئی جانور اوسکے اوپر اوڑکے نکلتا ہے جلجاتا ہے **چاہ یوسف صدیق علیہ السلام** یہ کنوان ملک اردن مین ہے اسی کنوئین مین حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکے بھائیون نے ڈالا تھا لکھا ہی کہ یہ کنوان درمیان نابنا اور طبریہ کے ہے اور طبریہ سے چار فرسخ پر جانب دمشق کے ایک سنگ عظیم پر واقع ہے اصطخری نے کتاب اقالیم مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نابلس مین تھے ملک فلسطین سے اور وہ کنوان کہ جسمین حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکے بھائیون نے ڈالا تھا اب تک موجود ہی لوگ زیارت کو جاتے ہین اور پانی اوسکا تبرکاً پیتے ہین بعونہ تعالی تمام ہوا بیان پہاڑون اور نہرون اور چشمون اور کنوؤن کا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بیان موالید ثلثہ مین اور وہ مشتمل ہے تین نظرون پر

جاننا چاہیے جو اجسام کہ عناصر سے مرکب ہوتے ہین ممتزج ہین یا غیر ممتزج مثل بخار و دخان وغیرہما کے ذکر اونکا اوپر گذرا لیکن ممتزج پس نامی ہین یا غیر نامی غیر نامی اجسام معدنی ہین اور نامی یا حساس متحرک بالارادہ ہے یا نہین ثانی نبات ہے اور اول حیوان انکو موالید ثلثہ کہتے ہین ادنی انکا معدن ہے اور اعلی حیوان اور ہر ایک قسم سے بھی بعض افراد ادنی ہین اور بعض اعلی ادنی وہ ہے کہ اگر اوس درجہ تک پہونچے اوس نوع سے خارج ہوجاے اور اعلی وہ ہی کہ افراد نوع اعلی کے ساتھ مشابہ ہو پس معدنی سے فرد

ادنی جص اور ملح ہے جو تراب ریگ کے ساتھ مخلوط ہی جب آب باران اوسپر پڑتا ہے اور حر آفتاب کی اوسکو
جلاتی ہے اوسکو جص کہتے ہین اور جو پانی کہ اجزاے ارضیہ کے ساتھ مخلوط ہوکے آفتاب کی حرارت سے منعقد
ہوجاتا ہی اوسکو ملح کہتے ہین پس جص اگر اپنی شکل پر نہو تو تراب معلوم ہو اور ملح اگر اپنی شکل پر نہو تو پانی
معلوم ہو اور فرد اعلی کمات ہے مثل معدنیات کے زمین مین متولد ہوتی ہے ایام ربیع مین بارش اور
آواز رعد سے زمین کے باہر نکل آتی ہے چونکہ نے بیخ وبرگ ہوتی ہے نبات مین نہین شمار کرتے یہ خاصہ
اوسکا مشابہ نمو ہے اور ایسے افراد معدنی کو معدن نباتی کہتے ہین نباتات فرد ادنی خضراء الدمن ہے کہ وہ ایک
شئی مثل غبار کے ہے کہ زمین سے پیدا ہوتی ہے اور بسبب بارش کے سبز ہوجاتی ہے مثل گھانس کے دیکھو
خشک ہوجاتی ہے اور پھر شب کو بسبب شبنم کے تر و تازہ ہوجاتی ہی اگر یہ سبزی اور خشکی مثل نباتات کے نہوتی
تو معدن اور اس مین کچھ فرق نہوتا اور ایسی فرد نباتی کو نبات معدنی کہتے ہین اور فرد اعلی نخل ہے مثل حیوان
کے اسمین بھی فرق نر و مادہ کا ہوتا ہے جب اسکی پھنگی کو توڑ ڈالتے ہین درخت خشک ہوجاتا ہے اور
اسکو نبات حیوانی کہتے ہین اور حیوان کی دو قسم ہین ناطق اور غیر ناطق حیوان ناطق انسان ہی اور حیوان
غیر ناطق جو اور سواے انسان کے ہین ہر قسم کی افراد سے بعض فرد ادنی ہے اور بعض اعلی حیوان غیر ناطق سے
فرد ادنی وہ ہی کہ مشابہ نبات ہو گھانس یا مٹی مین پیدا ہوتی ہین اور اوسمین اونکی زندگی ہے اور فرد اعلی وہ ہی
کہ مشابہ بحیوان ناطق ہو مثل فرس کے کہ مزید ذکا اور حسن ادب اور اخلاق پسندیدہ مین مثل انسان کے ہی
اور حرب مین جراحت پر صبر کرتا ہی اور امتثال امر و نہی کا کرتا ہے اور حیوان ناطق سے کہ مسمی بانسان ہی فرد ادنی وہ
ہی کہ بہائم کی طرح اکل و شرب کو مطلوب جانے اور اطاعت خالق سے غافل ہے پس وہ لوگ اگرچہ بصورت
انسان ہین لیکن در اصل بہائم ہین اور فرد اعلی وہ ہی کہ نفس اوسکا خصائص رذیلہ سے پاک ہو اور صفات
ملکوتیہ کے ساتھ متصف ہو یہ لوگ اگرچہ بصورت انسان کے ہین لیکن صفات مین ملک ہین بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ عوام انکے عوام ملک سے بہتر ہین اور خواص خواص سے اور انبیا انکے انبیاء ملائکہ سے افضل ہین

نظر پہلی معدنیات مین اصل اجسام معدنی کے اختلاط ابخرہ وادخنہ ہے بعد کسر و انکسار کے کم و کیف
مین اونسے معدنیات متولد ہوتے ہین اور اس اختلاط کو امتزاج کہتے ہین اور جو کیفیت کہ بعد امتزاج کے حاصل
ہوتی ہے اوسکو مزاج کہتے ہین بعض اجسام معدنی سے اجسام اولی ہین یعنی اجسام معدنی سے مرکب نہین
ہین جیسے زیبق اور کبریت اور بعض اجسام معدنی سے مرکب ہین جیسے ذہب وغیرہ تفصیل اسکی آگے آویگی
پھر جاننا چاہیے کہ معادن سے بعض نرم ہین اور بعض صلب متطرق ہین اور وہ سات ہین کہ انکو اجسام سبعہ
کہتے ہین اور بعض غیر متطرق جیسے یاقوت وغیرہ صلب مین کہ پانی مین گھلجاتے ہین جیسے ملح اور نوشادر اور

بعض نہین گھلتے ہین اور بعض انمین شفاف ہین اور بعض غیر شفاف تفصیل اسکی مع بیان مواضع آگے آویگی
حاصل کلام حکمانے اجسام معدنی کو باوجود کثرت انواع کے تین اقسام پر منقسم کیا ہی فلزات احجار اجسام
دہنی اسواسطے کہ یہ تین انواع جامع اُن سب اقسام کے ہین تفصیل ہر ایک کی انکے بیان سے معلوم ہو گی

قسم اول فلزات کے بیان مین فلزات وہ اجسام ہین کہ قابل ضرب سندان کے ہین اور وہ سات ہین
سونا چاندی تانبا لوہا سیسا قلعی خارصینی اور یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتے ہین لیکن بسبب اختلاف
اجزا کے کم وکیف مین ایک دوسرے سے ممتاز ہی پس اگر وہ دونون صاف اور مقدار مین برابر باہم مخلوط ہون
اسطرح کہ گندھک پارے کو جذب کرے جیسے کہ مٹی پانی کو اور گندھک مین ایسی سرخی ہو کہ پارے کو رنگ دے اور
معدن مین حرارت معتدل ہو پس بعد طول زمان کے بشرطیکہ کوئی مانع خارجی مثل برد وغیرہ کے درمیان نضج کے لاحق
نہو وہ اجسام مختلطہ بصورت زر ہو جاتی ہین اور اگر گندھک پارہ دونون صاف ہوے اور یہ سب شرائط پائے
گئے لیکن گندھک مین سرخی نہوئی تو چاندی ہوگی اور اگر قبل نضج تام کے بسبب برودت خارجی کے وہ
اجسام مختلطہ بستہ ہوگئے تو وہ خارصینی ہی اور اگر پارہ صاف اور گندھک ردی ہوتی ہی اور قوت احتراق کی
قوی ہوئی اور باہم اختلاط تام ہوا تو تانبا پیدا ہوتا ہی اور اگر اختلاط تام نہوا تو قلعی پیدا ہوتی ہی اور اگر گندھک اور پارہ
دونون ناقص ہین یعنی پارہ خاک آلود ہی اور گندھک ردی اور قوت احراق کی زیادہ ہوئی اور اختلاط تام ہوا تو
لوہا پیدا ہوتا ہی اور اگر اختلاط تام نہوا تو سیسا پیدا ہوتا ہی اب بیان ہر ایک کا جدا جدا کیا جاتا ہی انشاء اللہ تعالے

ذہب یعنی سونا طبیعت اسکی گرم اور نازک ہی اور بسبب شدت اختلاط اجزاے آبی اور خاکی کے آگ اسکی
اجزا کو جدا نہین کر سکتی ہی اور خاک مین بوسیدہ نہین ہوتا ہی اور بسبب طول زمان کے زنگ بھی نہین لگتا ہی
نرم ہوتا ہی اور رنگ زرد ذائقہ شیرین اور خوشبو اچھی اور وزن مین گران تر اوروں سے نرمی اسکی بسبب دہنیت کے
ہوتی ہی اور زردی اسکی بسبب اجزاے ناری کے اور شیرینی ذائقہ بسبب لطافت اجزاے مائی کے اور سنگینی بباعث
اجزاے خاکی کے ہی اور سونا افضل فلزات سبعہ مین ہی اور یہ ایک نعمت عظیم ہی خداوند کریم کی اپنے بندون پر کہ
اس سے اکثر امور دینا روا ہوتے ہین اور اسی لیے نسبت اون لوگون کی کہ جو سونا چاندی دفن کرتے تھے تہدید
فرمائی ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ یعنی وہ لوگ گاڑ رکھتے ہین سونا
روپا اور خرچ نہین کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین بشارت دو تم اونکو اے محمد ساتھ عذاب الیم کے اسلیے کہ سونے چاندی سے مخصوص
قضائے حاجت خلق ہی اندوختہ کرنے مین کوئی فائدہ نہین ہی اور عزت سونے کی قلت سے نہین ہی اسلیے کہ ابتداے
دنیا سے ابتک سونا کانون سے نکالا جاتا ہی اور اوسمین کچھ نقصان نہین آتا ہی اگر اسکو دفن نکرتے اور عزیز رکھتے
تو یہ بھی مثل لوہے وغیرہ کے ارزان ہوتا مگر لوگون نے عزیز جان کے پہلے ہی سے برابر جان کے رکھا پس قلت

اوسکی بسبب عزت کے ہونہ کہ عزت بسبب قلت کے بخلاف لوہے اور تانبے کے آرسطاطالیس نے لکھا ہی کہ سونا مقوی
دل ہی اور دافع صرع اور خوف کو بھی دفع کرتا ہی اور سرمہ اسکا بصر کو تیز کرتا ہی اور اگر سونے سے کان مین سوراخ کرتے
ہین تو وہ سوراخ بند نہین ہوتا ہی اور اگر سونے سے کسی عضو کو داغتے ہین تو جلد اچھا ہوتا ہی اور آبلہ نہین پڑتا ہے
شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص سونا منہ مین رکھے بدبو منہ سے دفع ہوتی ہے اور خفقان کو نفع کرتا ہی اور بعضون نے
لکھا ہی کہ اگر سیسے کو پگھلے ہوے سونے مین ڈال دین تو سونا خراب ہو جائیگا **فضہ** یعنی چاندی مرتبہ مین قریب
سونے کے ہی مگر آگ مین جل کے خاک ہو جاتی ہی اور دفن کرنے سے بوسیدہ بخلاف سونے کے ارسطاطالیس نے لکھا ہو
کہ چاندی مین میل ہوتا ہی اور سونے مین نہین اور اگر چاندی کو بوے پارہ یا رانگے کی پہونچتی ہی تو اوسکے ساتھ ہتھوڑیکی
ضرب سے ٹوٹ جاتی ہی اور اگر بوے گندھک اوسمین پہونچتی ہی تو سیاہ ہو جاتی ہی اور اگر گندھک اوسمین ملائین تو
جل جاتی ہی اور سیاہ مثل شیشے کے ٹوٹتی ہی اور اگر بورہ ارمنی اوسمین ڈالدین تو پھر وہ چاندی کھری ہو جائیگی اور قلعی اور
سیسے سے چاندی داغی ہو جاتی ہی اور اگر برادہ چاندی کا دواے مشروبہ مین ملاوین تو رطوبات لزجہ کو دفع کرے
اور بدبو منہ سے جاتی رہے اور خارش اور عسر البول اور خفقان کو مفید ہی اور پارے کے ساتھ دافع بواسیر ہے
نحاس یعنی تانبا تانبا قریب چاندی کے ہی فرق درمیان ان دونون کے سرخی اور خشکی کا ہی لیکن سرخی اوسکی بسبب
زیادتی حرارت کبریت کے اور خشکی بسبب غلظت مادہ کے ہی جو شخص تانبے کے سفید اور نرم کرنے پر قادر ہی کسیکا
محتاج نہین ہی ارسطو نے کہا ہی کہ اقسام تانبے کے بہت ہین بہتر وہ ہی کہ نہایت سرخ ہو اور بدتر وہ ہی کہ اوسمین سیاہی ہو
اور جب اوسمین ترشی ڈالدین تو زنگار ہو جاے اگر کوئی شخص تانبے کی سوئی سے کان مین سوراخ کرے ہرگز وہ زخم
ملتئم نہوگا اور اگر تانبے کے برتن مین کھانا کھاوین امراض مہلک پیدا ہونگے مثل سرطان و داء الفیل درد جگر اور طحال
وغیرہ کے خصوصاً شیرینی یا ترشی یا شراب تانبے کے برتن مین کھانا بہت مضر ہی اور اگر کھانا ایک شب یا ایک دن
تانبے کے برتن مین رکھین وہ کھانا زہر قاتل ہو جاتا ہی **حدید** یعنی لوہا پیدائش اسکی مثل اور اجساد کے ہی مگر اسمین
اعتدال نہین ہوتا ہی اسلیے کہ پارہ اوسکا کدر ہے اور گندھک محترق اور سیاہی بسبب زیادتی حرارت گندھک کے
ہی اور فائدہ اسمین بہت ہی اگرچہ کم قیمت ہی جیسا کہ فرمایا جناب باری عز اسمہ نے وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ
وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ باس شدید اوس تلوار وغیرہ آلات حرب سے ہی اور منافع یہ ہین کہ کم ایسی صنعت ہوگی کہ جسمین
لوہے کو دخل نہو اور قدر اوسکی یہ ہی کہ سلاطین امرا کو خلعت مین دیتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین فولاد اور
انبت خاصہ اوسکا یہ ہی کہ ارسطاطالیس نے لکھا ہی کہ جس شخص کے گلے سے سوتے مین آواز نکلتے ہو اگر برادہ
لوہے کا باندھے تو یہ عادت جاتی رہتی ہی اور جو شخص لوہے کو اپنے ساتھ رکھے ہرگز خوفناک نہو دل اوسکا قوی ہو
اور اندیشہ فاسد اوس سے دور ہون اور برے خواب نہ دیکھے اور چشم خلائق مین باہیبت رہے اور اگر لوہے کے زنگ کو

بجاے سرمہ آنکھون مین لگاے تو میل خوب چھوٹ جائیگا اور گرانی پلک کو بھی نفع کریگا اور پانی بہنا موقوف
ہو جائیگا اور بخور اسکا بواسیر کو دفع کرتا ہی اور ضماد اسکا وجع مفاصل کو مفید ہی اور اگر لوہے کو پانی مین بجھا کر پیین
تو مقوی معدہ اور دافع طحال ہے اور اگر میخ آہنی کو آگ مین سرخ کرکے تلوار کو اوس سے ملین تو اوسمین زنگ نلگیگا
یہ ایک خواص عجیب ہی **رصاص** یعنی قلعی ارسطو نے لکھا ہی کہ چاندی اور قلعی ایک ہی چیز ہے مگر اسکے مادہ کو بطن
زمین مین تین آفتین لاحق ہوتی ہین بوے گندہ اور سردی اور ضلوم جیسا لڑکے کو شکم مادر مین اگر کوئی آفت
لاحق ہوتی ہی تو فساد لون اور ضعف اعضا پیدا ہوتا ہی اور جو شخص ان آفتون کو اوس سے دفع کرے تو چاندی ہو جائیگی
اور یہ آفتین نمک اور نوشادر اور پھٹکری وغیرہ سے دور ہو جاتی ہین خواص اسکے ارسطو نے لکھے ہین کہ اگر کوئی شخص
قلعی کا طوق بنا کر درخت کی جڑ مین ڈالدے تو پھل اوسکے نگرینگے بلکہ زیادہ پیدا ہونگے اگر کوئی شخص تختی اسکی پشت
یا شکم پر باندھے تو اوسکو احتلام نہوگا اور قوت باہ کم ہو جائیگی اور اگر ٹکڑہ قلعی کا دیگ مین ڈالدین تو گوشت پختہ نہوگا
اور قلعی حرارت آفتاب سے گھلجاتی ہی مگر جلتی نہین اور آگ سے گھل بھی جاتی ہی اور جل بھی جاتی ہے اور قلعی گداختہ
کتان صافی کو جلا دیتی ہی اگر قلعی گھی اور نمک مین ملین اور جو سیاہی اوس سے نکلتی ہی اوسکو تلوار یا جس لوہے پر ملین
تو اوسمین زنگ نلگیگا **اسرب** یعنی سیسا پیدایش اسکی مثل قلعی کے ہی اور سیسا ناقص ہی قلعی سے اسواسطے
کہ اوسکے مادہ مین میل زائد ہی خواص اوسکے یہ ہین کہ سونے کو گھلا دیتا ہی اور الماس کو توڑ ڈالتا ہی اگر الماس کو نہائی پر
رکھین اور ہتھوڑے سے مارین تو وہ الماس یا ہتھوڑے مین گھس جائیگا یا نہائی مین اور اگر سیسے سے توڑین تو ٹوٹ
جائیگا اور سب ٹکڑے اوسکے مثلث ہونگے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر تختی سیسے کی خنازیر یا طاعون پر باندھین
یا زخمون مفاصل پر رکھین تو یہ سب عوارض دفع ہونگے اور اگر تختی اسکی شکم پر باندھین تو احتلام کو دفع کرے اور
شہوت کو موقوف **خارصینی** پیدایش اسکی مثل اجساد مذکورہ کے ہی کان اوسکی چین مین ہی رنگ اوسکا سیاہ
مائل بسرخی ہی پیکان اوسکی بناتے ہین اسلیے کہ اوسمین مضرت بہت ہوتی ہی اور قلابے اوسکے بناتے ہین اور بڑی
مچھلیون کا شکار کرتے ہین اسلیے کہ خلاصی اس سے مچھلی کو دشوار ہوتی ہی اور اگر اوسکے آئینہ مین صاحب لقوی
نگاہ کرے تو لقوہ اوسکا دفع ہوگا بشرطیکہ مکان تاریک مین بیٹھے اور اگر اسکا چپٹا بنا کر بال اوکھاڑین اور اوس مقام پر
روغن لگاوین تو بال وہان نہ اوگے گا اور اگر تین بار اس عمل کو کرین تو ہرگز کبھی بال نہ اوگینگے **قسم دوم** احجار
کے بیان مین اور وہ دو نوع ہے **نوع اول** احجار شفاف جب آب بارش پہاڑ کے غارون مین محتبس ہوتا ہے
اور اجزاے ارضی اوسمین نہین مختلط ہوتے ہین اور حرارت معدنی اوسمین تاثیر کرتی ہی اور اوسپر زمانہ دراز گذرتا
ہی تو صفا اور ثقل اور غلظ اوس پانی کا بڑھ جاتا ہی پس اوس سے پتھر سخت شفاف پیدا ہوتے ہین کہ آگ اونمین
اثر نہین کرتی ہی اور پانی سے اوسمین نقصان نہین ہوتا ہی مثل انواع یاقوت وغیرہ کے بعض کہتے ہین کہ اختلاف

الوان کا بسبب اختلاف معادن کے ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین بسبب انوار کواکب اور مطارح شعاعات کے لکھا ہی کہ رنگ سیاہ متعلق زحل کے ہی اور سبز متعلق مشتری کے اور سرخ متعلق مریخ کے اور زرد متعلق آفتاب کے اور ازرق متعلق زہرہ کے اور مختلف اللون متعلق عطارد کے اور سفید متعلق قمر کے **نوع دوم** وہ احجار ہین کہ اختلاط آب اور طین لزج سے پیدا ہوتے ہین جب حرارت آفتاب کی مدت دراز تک اوسمین اثر کرتی ہی جیساکہ خشت خام کو آگ پختہ کرتی ہی اور خشت بھی ایک قسم حجر سے ہی پس یہ احجار بسبب اختلاف امکنہ کے مختلف ہوتے ہین پس اگر زمین شور ہی تو نمک اور بورہ ارمنی اور پھٹکری وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اگر زمین عفص یعنے خام ہی تو انواع زاج سرخ اور سفید اور زرد پیدا ہوتے ہین اور اگر زمین نرم ہی تو پتھر پیدا ہوگا بعض مواضع مین پتھر پانی سے منعقد ہوتا ہی یا خاصیت مکان سے اور بعض مقامون مین دیکھا جاتا ہی کہ پانی کوٹھے سے گرتا ہے پس اگر اوسکو قبل گرنے زمین پر کسی شی مین لے لیا تو وہ پانی اپنے حال پر رہتا ہی اور اگر زمین پر گرتا ہی تو پتھر ہو جاتا ہی پس معلوم ہوا کہ اوس مقام کو پانی کے منعقد کرنے مین تاثیر ہی اور کبھی پتھر ہوا سے پیدا ہوتا ہی جب اجزاے ارضی اجزاے دخانی پر غالب ہوتے ہین اور اونمین برودت داخل ہوتی ہی تو حرارت اونکی دفع ہوتی ہی اور برودت اونکو پتھر کر دیتی ہی اور کبھی صواعق سے پتھر گرتے ہین مثل لوہے اور تانبے کے اور بعض جگہہ حیوانات پتھر ہو جاتے ہین اللہ جل جلالہ جب کسی قوم پر قہر نازل کرتا ہی وہان کی زمین اور ہوا مین یہ خاصیت پیدا فرماتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ مین نے کوہ جاجرم پر ایک گردہ سنگ کا دیکھا مثل روٹی کے کہ کنارے اوسکے سالم تھے اور درمیان مین جا بجا گڑھے تھے مثل روٹی کے اور اوسکی پشت پر خطوط تھے جیساکہ روٹی کی پشت پر تنور کے نشان ہوتے ہین پس بسبب ان علامات کے مجکو معلوم ہوا کہ یقینا یہ روٹی بھی پتھر ہوگی اور یہ بھی شیخ نے لکھا ہی کہ صواعق سے مثل لوہے کے کچھ گرا اوسکو مین نے آگ پر رکھا کچھ نہ گھلا اور دھوان سبز اوس سے نکلتا تھا آخر کو وہ خاک ہو گیا جواہر معدنی بہت ہین بعض کو لوگ پہچانتے ہین اور بعض حکمانے بعض کے خواص بھی لکھے ہین اس مقام پر بیان اونکا بترتیب حروف معجم ہوگا انشاء اللہ تعالی جاننا چاہیے کہ بعض پتھر اسقدر سخت ہوتے ہین کہ آگ سے نہین گھلتے اور نیز اوسمین اثر نہین کرتا ہی مثل اجسام یاقوت کے اور بعض مثل خاک نرم کے ہوتے ہین کہ پانی مین گھلجاتے ہین مثل نمک زاج وغیرہ کے اور بعض گھانس ہوتے ہین مانند مرجان کے اور بعض حیوان سے حاصل ہوتے ہین مثل موتی کے اور بعض ہوا سے پیدا ہوتے ہین مثل سنگہاے صواعق کے اور بعض آب سے پیدا ہوتے ہین جیساکہ سابقا مذکور ہوا اور بعض انسان کی کاریگری سے پیدا ہوتے ہین مثل سونے چاندی اور شنجرف و زنگار کے اور بعض وہ ہین کہ اونمین الفت اور قوت جاذبہ ہوتی ہی جیسے الماس کہ اوسکو قریب سونے کے لاتے ہین دوڑ کر سونے سے چسپان ہوتا ہے اور مثل مقناطیس کے کہ لوہے کو جذب کر لیتا ہے جیسے عاشق معشوق کو کھینچ لیتا ہے کہتے ہین کہ الماس سونے کی کان مین ملتا ہے اور کہین نہین ملتا ہے

اور بعض وہ ہین کہ جنبین مخالفت ہوتی ہے مثل سنگ سبناوج کے کہ سب پتھرون کو کاٹتا ہی اور ہموار کرتا ہی جیسے کہ الماس
سب پتھرون کو کاٹتا ہی اور سیسا اوسکو کاٹتا ہی اور بعض وہ ہین کہ اونمین قوت صاف کرنے کی زائد ہے مثل نوشادر کے
کہ سب پتھرون کو صاف کرتا ہی اسقدر تفصیل جوہر قوم ہوئی جامع نہین ہی بلکہ اسقدر ذکر تمثیلاً آگیا اب ذکر بعض کا
بترتیب مذکورہ کیا جاتا ہی اثمد فارسی ہین اسکو سرمہ کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اثمد ایک پتھر مشہور ہی اور معادن
اوسکے عالم مین بہت ہین بہتر اصفہانی ہوتا ہی سرمہ اوسکا نہایت مفید ہوتا ہی اعصاب کو قوی کرتا ہی اور آب چشم
کو مانع ہوتا ہی اور قوت باصرہ کو زیادہ کرتا ہی اور درد چشم کو دفع کرتا ہی خصوصاً بڈھون کو زیادہ تر مفید ہی اور اگر اوسمین سیقہ
مشک ملاوین زیادہ سودمند ہو اور اگر اوسکو چربی مین ملاکر موضع سوختہ پر لگاوین تو بہت جلد فائدہ ہو حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ سرمہ کرنا اثمد کا
بالون کو اوگاتا ہی اور بصارت کو تیز کرتا ہی ارمیون یہ پتھر بلاد روم مین مخمس یعنے پنج گوشہ ہوتا ہی اگر اوسکو توڑین تو ہر ٹکڑا
مخمس ہوگا اور اگر اوسکو سرمہ کرین تو سبل یعنی آنکھون کا رفع ہو اور جو اوسکو اپنے پاس رکھے خلق کی آنکھون مین وہ
شخص مہیب معلوم ہوگا رنگ اوسکا سفید ہوتا ہی اور اوسمین خطوط نیلگون ہوتے ہین اور ایک قسم سبز ہے منقط اگر
اوسکو کسی عورت کا نام لے کر پیسین اور سرمہ اوسکا آنکھون مین لگاوین تو وہ عورت محبت کریگی اسفیداج یعنی
خاک قلعی وسیسا اگر اسکو اور دواؤن مین ملاکر سرمہ کرین رمد کو نافع ہو اور اگر اوسکو جلاوین تو سیسا بہت ہوگا اور اوسکی
بو سے کہ جلانے مین ہوتی ہی پرہیز چاہیے کہ نہایت مضر ہی اسفیداج اور قلعی اگر اوس مقام پر لگاوین جہان کسی
حشرات الارض نے کاٹا ہو تو نافع ہوگا خصوصاً گزیدہ عقرب پر حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر اسفیداج اور
قنار الحمار اور نمک کو پانی مین ملاکر مکان مین لگاوین تو مچھر وہان سے دفع ہونگے حکیم ارسطو نے لکھا ہی کہ اسفیداج
سیسہ کو سرکے مین ملاکر سرمہ کرین سفیدی چشم کو دفع کرے اور اگر اوسکا مرہم بناکر زخم پر لگاوین تو گوشت بوسیدہ
دور کرے اور گوشت تازہ پیدا کرے اور مقام سوختہ کو مفید ہوتا ہے اگر روغن مین ملاکر طلا کرین افرنجش
ارسطو نے لکھا ہے کہ افرنجش کا نہاے زرنیخ مین دستیاب ہوتا ہے جو شخص اوسکو سپید کرے تو ایک مثقال چار
مثقال تانبے سرخ کو سفید اور نرم کرتا ہے اور جب اوسکو چونے مین ملاکر بالون پر لگاوین تو وہان کے بال
گر جاوینگے اور یہ تیزی مین زرنیخ سے قوی ہے اور اگر اوسکا ضماد کسی ورم پر لگاوین تو نافع ہوگا اقلیمیا زر
ارسطو نے لکھا ہے کہ جب سونے کو کسی اور پتھر کے ساتھ ملاکے پھر سونے کو آنچ دے کے بقوت ادویہ
اوس سے جدا کرتے ہین سونا نیچے بیٹھ جاتا ہے اور وہ پتھر اوپر آجاتا ہے سیاہی مائل ہوتا ہے اور مثل
شیشے کے چمکتا ہے اوسکو اقلیمیاے زر کہتے ہین درد چشم کو نافع ہے اور سفیدی چشم کو بھی دور کرتا ہی
اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ سرمہ اسکا آب چشم کو نافع ہے اور چرک سے چشم کو پاک کرتا ہے اور گوشت

زائدہ کو دور کرتا ہی اور سوزش نہین ہوتی ہی **اقلیمیاے سیم** ارسطو نے لکھا ہی کہ اقلیمیا چاندی کی چاندی سی اسی طرح رسمی
بنتی ہی کہ جیسے سونے کی سونے سے اگر اسکو روغن مین ملاکر زخمون وغیرہ پر لگاوین تو مفید ہوتی ہی مگر نفع اسکا اقلیمیاے
زر کے نفع سے کم ہی اور اگر اسکو مرہمون مین ڈالین تو زخمون کو جلد بھر لاتی ہی **باہت** یہ پتھر سفید ہی مثل فنشیتا
کے سفید اور تابان جب آدمی اوسکو دیکھتا ہی ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے یہانتک کہ خوف ہلاکی کا ہوتا ہی بعض کہتے ہین کہ یہ
پتھر مقناطیس انسان ہی چنانچہ مشہور ہی کہ ایک ملک مین ممالک حبش سے ایک شخص سنگ باہت کا تھا جو شخص کہ
اوسکے مقابل ہوتا تھا بے اختیار اوسکی طرف کھینچ جاتا تھا اور جسکی نظر اوسپر پڑتی تھی اوسپر ہنسی غالب ہوتی تھی اور
مشہور ہی کہ وفیہ ایک جانور ہی کنجشک سے چھوٹا سیاہ رنگ اور طوق سرخ اور آنکھین اوسکی بھی سرخ ہوتے ہین جب
وہ جانور اس پتھر پر بیٹھ جاتا ہی خاصیت اوسکی جاتی رہتی ہے **بسد** یعنی بیخ مرجان دریا مین اوگتا ہی باوجودیکہ پتھر ہے
اور وہ سرخ اور سفید اور زرد اور سیاہ ہوتا ہی اگر کسی عضو سے خون جاری ہو برادہ بسد وہان پر رکھدین وہ خون بند ہو جایگا
اور اگر اسکا سرمہ بناوین نزلہ کے پانی کو موقوف کردی اور جو شخص اپنے پاس رکھے قوت دل کو مفید ہو اور اگر مصروع کی گردن مین
ڈالین تو نافع ہوگا **بلور** ایک قسم ہی شیشے کی مگر شیشے سے سخت ہوتا ہے اور بلور کو رنگین کرتے ہین تو مثل یاقوت کے
ہو جاتا ہے بادشاہون کے واسطے برتن بنائے جاتے ہین اور اونکے اعتقاد مین بلور مین بہت فائدے ہین اگر بلور
مقابل آفتاب کے رکھین اور اوسکے قریب تھوڑی روئی رکھدین تو اوس روئی مین آگ روشن ہوگی اور ایک قسم بلور کی
اور ہی کہ صاف نہین ہوتی ہے اور نمک کے مشابہ ہوتی ہے مگر سخت بہت ہوتی ہے جب اوسکو لوہے پر مارتے ہین
تو باسانی آگ نکل آتی ہی غلامان سلطانی اکثر اوسکو اپنے پاس رکھتے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ قسم آخر بلور کو جو
شخص درد دندان کا شاکی ہو گلے مین ڈالے تو درد جاتا رہیگا **بورق** اجزاے زمین شور کو بورق کہتے ہین مانند نمک
کے ہوتا ہی مگر نمک سے قوی زیادہ ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکے اقسام بہت ہین ایک قسم آب روان سے پیدا ہوتی ہی
اور ایک قسم سنگ سفید اور سرخ اور گدر سے پیدا ہوتی ہی با الوان مختلف اگر اسکو چھائین پر لگاکر تھوڑی دیر حمام مین
بیٹھین تو وہ جاتی رہیگی اور اگر جونک کسیکے حلق مین چلی جاوے تو بورق کو سرکے مین ملاکر غرغرہ کرائین فی الحال جونک گر پڑیگی
اور اگر سرکہ بورق پر ڈالین تو اوسمین آگ پیدا ہو جاتی ہے حتی کہ اگر اوسمین بیضہ ڈالدینگے تو پوست اوسکا جلجائیگا اور بورق
سب جسمون کو جلد نرم کردیتا ہی اور اگر برص یا جرب پر طلا کرین تو یہ عارضہ دفع ہوگا اور اگر دنبلون پر لگاوین تو پختہ
کردیگا اور سفیدی چشم کو زائل کریگا اگرچہ کہنہ ہو اگر رطوبت انجیر کے ساتھ کاجل کی طرح لگائین اور جس شخص کو باری
سے تپ آتی ہو ایک ساعت پہلے تپ کے آنے سے اگر بدن پر ملے تپ دفع ہوگی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر بورق کا ضماد
کرین خون ظاہر بدن پر کھینچ آئے اور منہ خوبصورت ہو جائے اور اگر اوسکو بہت کھاوین روٹی وغیرہ مین تو رنگ سیاہ کردیگا
ارسطو کے سوا اورون نے لکھا ہی کہ بورق درد چشم کو نافع ہے اور اگر آنکھ مین لگائین اور زخم کو بھر لاتا ہی اگر مرہم بناوین

بیجادق ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرخ ہوتا ہی اور کان اسکی بلاد مشرقیہ مین ہی جب معدن سے باہر لاتے ہین کچھ سیاہی
آجاتی ہی جب صنّاع اوسکے ٹکڑے کرتا ہی نور اور حسن اوسمین پیدا ہوتا ہی اور اگر اوسکی انگوٹھی بمقدار ربع مثقال کے پہنے
خواب پریشان نہ دیکھے گا اگر آفتاب کے سامنے کھڑا ہو کر بیجادق کو دیکھے روشنی آنکھون کی کم ہوگی اور گھانس اور
خاشاک کو اپنی طرف کھینچتا ہی یہانتک کہ اگر کوئی شخص بیجادق کو اپنے بالون مین ملے اور سووے تو جو کچھ گھانس
پھونس سر کے قریب ہوگا بالون مین چسپان ہوگا **تدھر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید مثل خام کے ہوتا ہے ملک
مغرب مین کنارے دریا کے پایا جاتا ہی اور سوا اوسکے کہین نہین ہوتا خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر کوئی شخص اوسکو
سونگھے خون اوسکا خشک ہو جاوے اور فوراً مر جاوے **توتیا** یہ پتھر معادن اسکے کنارے ہند اور سند کے ہین اور اسکی
تین قسمین ہین سفید اور سبز اور زرد سب قسمین رطوبت چشم اور گندہ دہنی کے دافع ہین **تنکار** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر قسم نمک سے ہے ذائقہ اسکا مثل بورق کے ہے کنارے دریا کے ہوتا ہی سونے کو نرم کرتا ہے اور اون کیڑون کو
کہ دانتون مین پیدا ہوتے ہین مار ڈالتا ہی اور درد دندان کو بہت نافع ہے **جالسانوم** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سرخ اور صاف ہوتا ہی اگر دنکو دیکھین تو معلوم ہو کہ اس سے دھوان نکلتا ہے اور شب کو اسمین روشنی ہوتی ہے
کہ تاریکی مین اشیا گرد و پیش کے نظر آتے ہین اگر کوئی شخص اس پتھر کو بمقدار دو درم اپنے گلے مین ڈالے تو خواب اوسپر
غالب ہو اور اگر بالون مین لگالین تو بال گر جاوین **جزع** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر کئی رنگ کا ہوتا ہے یمن
اور چین مین پیدا ہوتا ہی اور اہل چین اوسکو برا جانتے ہین یہانتک کہ کان سے نہین نکالتے ہین مگر ایک قوم کہ اونکی
یہی معاش ہی اوسکو نکالتے ہین اور غیر ملکون مین بیچتے ہین اور اہل یمن بھی اوسکا استعمال نہین کرتے ہین اسلیے
کہ جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی اوسکو رنج بہت رہتا ہی اور خواب پریشان دیکھتا ہی اور اوسکو لڑکے کے بازو پر باندھتے ہین
تو لڑکا بہت روتا ہی اور ڈرتا ہے اور اوسکے منھ سے لعاب ٹپکتا ہے اور بدمزاج ہو جاتا ہی اور اگر کوئی شخص پیسکر
کھاتا ہی نیند اوسکی کم ہو جاتی ہی اور زبان گران ہو جاتی ہے اور بدخلق ہو جاتا ہی اور اگر اوسکو پیسکر یاقوت پر جلا
کرتے ہین تو یاقوت خوشرنگ ہو جاتا ہی اگر کوئی شخص اسکو بکثرت دیکھا کرے تو غم اور دلبستگی پیدا ہو جاوے
اور اگر کسی قوم کے درمیان مین رکھین کہ اونکو اطلاع نہو تو اونکے درمیان مین خصومت پیدا ہوگی اور جبتک وہ
پتھر اونکے درمیان مین رہیگا خصومت دفع نہوگی اور اگر حاملہ عورت کے گلے مین لٹکا دین تو درد زہ مین تخفیف
ہوگی اور وضع حمل آسانی سے ہوگا **حجر** حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ جو شخص بہت چلاتا ہو اگر اوسکے گلے مین یہ پتھر
باندھ دین تو وہ بالکل شور نکریگا اور جس پتھر مین سوراخ خلقی ہوتا ہے اگر اوسکو کسی درخت مین لٹکا دین تو اوس
درخت کے پھل بہت ہونگے اور آفت سے محفوظ رہین گے **حامی** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بہت سرخ ہوتا ہے
اور اوسمین چھوٹے چھوٹے سیاہ نقطے ہوتے ہین ملک ہند مین پیدا ہوتا ہے جو شخص اس پتھر کو لیکر نقطہ

سیاہ دور کرے یہانتک کہ سب سرخ ہوجاوے اور اوسکو تانبے پر ڈالدے تو پتھر تانبے کو سرخ کر دیگا مثل سونے کے
اور اگر اوسکو مفلوج کی ناک مین ڈالین تو مفید ہوگا حجر آسمانجونی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر اس پتھر کو تراشین اور
تراشہ اسکا سفید ہو تو جو شخص وہ اپنے پاس رکھے گا ظرافت اوسپر غالب ہوگی اور غمگین نہوگا اور اگر تراشہ اوسکا
سیاہ ہوگا تو کام اوسکے ناتمام رہینگے اور اگر زرد ہوگا تو سب کامون کے لیے اچھا ہوگا اور اگر سرخ ہوگا تو
اچھے کام دیکھے گا اور اگر سبز ہوگا تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا تو وہ جو تخم بوئے گا خوب جمیگا اور اگر خاکی رنگ ہوگا
تو جس عورت کا نام لیکر سرمہ آنکھ مین لگائیگا تو وہ عورت اوسپر عاشق ہوجائیگی حجر ابیض ارسطو نے لکھا ہے
کہ جو شخص اس پتھر کو تراشے اور تراشہ اوسکا زرد ہو پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا وہ شخص جھوٹی یا سچی جو بات کہے گا سبکو
مقبول ہوگی اور جو کام کریگا جلد حاصل ہوگا اور اگر تراشہ سرخ ہوگا تو جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھے گا جو کام کریگا
جلد حاصل ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا خاکی رنگ ہوگا تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا شفاعت اوسکی مقبول ہوگی اور
اگر تراشہ اوسکا سبز ہو تو اوسکو اگر کسی درخت مین باغ کے لٹکادین تمام باغ مین جلد پھل خوب پیدا ہونگے اور
بڑھینگے اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہو تو جو شخص پانی مین پیے گا سمیات سے محفوظ رہیگا حجر احمر ارسطو نے لکھا
کہ اگر اس پتھر کو تراشین اور تراشہ اسکا سفید ہو تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا جو کام کریگا سرانجام پائیگا اور اگر
تراشہ اسکا سیاہ ہو تو جسکے پاس ہوگا خطرات اوسکے صحیح ہونگے اور اگر زرد ہے تو جسکے پاس ہوگا
وہ سب کا محبوب ہوگا اور اگر تراشہ خاکی رنگ ہو تو جس شخص کے پاس ہوگا سب کام اوسکے راست آئینگے
اور اگر تراشہ سبز ہے تو جسکے پاس یہ پتھر ہوگا ہتھیار اوسپر اثر نکریگا حجر اخضر ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر اس پتھر کا تراشہ
سفید ہووے جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اور درخت لگاوے یا زراعت کرے اور اوس پتھر کو کسی کپڑے مین لپیٹ کر
اوس مقام پر دفن کرے تو وہ درخت اور زراعت اچھی ہوگی اور اگر تراشہ سیاہ ہووے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا اوسکے
نیک کام بہت ہونگے اور اگر تراشہ زرد ہے تو جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھیگا اوسکو جو دوا دیجاویگی مفید ہوگی اور
اگر تراشہ سرخ نکلے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا اوسکو لوگ بہت بخشش عطا کرینگے اور اگر تراشہ خاکی رنگ ہے
پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا جسکا وہ علاج کریگا وہ شفا پائیگا حجر ارمنی یہ پتھر مثل لاجورد کے ہوتا ہے نقاش
اکثر بجائے لاجورد کے استعمال کرتے ہین قوت اسہال اس مین بہت ہی اگر اسکو مغسول کرین مقئی ہوتا ہی اور اگر مغسول
نکرین تو مقئی نہین ہوتا ہے حجر اسفنج شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اسفنج ایک جسم نرم دریائی ہی مثل مدہ کے متخلخل
ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ یہ ایک حیوان ہے پانی مین حرکت کرتا ہے جو شئی دریا مین پاتا ہے اوسمین لپٹ جاتا ہے
اوسمین ایک پتھر ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہے کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے یہ پتھر بہت عزیز ہی حجر اسود
ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر تراشہ اسکا سفید ہے تو سانپ اور بچھو کے زہر کو پیتا اور بہتا اوسکا دافع ہے اور اگر

تراشہ اوسکا زرد ہووے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا وہ کم تھکیگا اور جس گھر مین یہ پتھر ہوگا رہنے والے وہان کے سلامت
رہینگے اور اگر تراشہ سیاہ ہی پس جو شخص اپنے پاس رکھے گا حاجت اوسکی روا ہوگی اور عقل اوسکی زیادہ ہوگی اور اگر
تراشہ اوسکا سبز ہے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا گزندگی ہوام سے محفوظ رہیگا **حجر اصفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر
تراشہ اوسکا زرد ہی پس جو شخص اپنے پاس رکھے گا جو حاجت آدمیون سے طلب کریگا بر آویگی اور اگر تراشہ سبز ہے
پس جو شخص اپنے پاس رکھیگا جو کام وہ کریگا سرانجام ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سرخ ہی پس جسکے پاس وہ پتھر
ہوگا کسی سوال کے جواب مین بند نہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہے پس کوئی اوسکو اپنے پاس رکھیگا جس
شخص کا نام لیکر چاہے کہ میرا مطیع ہووے وہ شخص اوسکا مطیع ہوگا جبتک وہ پتھر اوسکے پاس ہے **حجر اغبر** ارسطو نے
لکھا ہی کہ تراشہ اسکا اگر سفید ہووے تو جس شخص کے نام سے اوسکو پیسکر سرمہ لگاوے وہ شخص اوسکا دوست
و شفیق ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہی تو جو شخص اوسکو سرمہ کرکے آنکھون مین لگاوے جس سے چار چشم ہوگا وہ
اوسکو معزز سمجھیگا اور دوست اوسکا ہوگا اور اگر عورت آنکھ مین لگاوے تو شوہر اوسکا اوسکو دوست رکھیگا اور جو
کچھ وہ مانگیگی اوسکو دیگا اور اگر شوہر لگاوے تو عورت اوسکو دوست رکھیگی اور مخالفت اوسکی نکریگی اور اگر تراشہ
اوسکا زرد ہی پس جسکے پاس وہ پتھر ہوگا لوگ اوسکی تعریف کرینگے اور اگر تراشہ اوسکا سرخ ہی تو حامل اوسکا کسی جگہ
محتاج نہوگا اور اگر تراشہ سبز ہے تو اوسکے حامل کو لوگ عزیز اور گرامی رکھینگے اور اگر تراشہ اوسکا آسمانی ہی تو لوگ
اوسکے حامل کو حکیم جانینگے اگرچہ وہ حکیم نہو **حجر الباہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ افریقیہ مین اسکندر نے اس پتھر کی معدن
پائی تھی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر اوسکو حیوان یا انسان کے پاس لیجاوین اوسمین قوت باہ اوسیوقت پیدا ہوگی
پس سکندر نے منع کیا کہ اس پتھر کو کان سے نہ نکالین تا کہ عورتین رسوا نہووین اور بعض کو اوسمین سے توڑا تو اوسمین
ایک پتھر تھا اور صورت اوسکی دونون طرف پتھر مین بنی تھی اگر کوئی شخص ٹکڑا اوسکا زبان کے نیچے رکھے تو تشنگی
سے محفوظ رہے اور اگر کوئی شخص اوسکو پی لیوے تو فی الحال اوسکو اسہال ہوگا ملک مصر مین ایک پتھر ہی کہ اوسکو
پتھر پر اٹھنے سے قوت جماع پیدا ہوتی ہے اور جب اوسکو کھول ڈالتے ہین وہ قوت زائل ہوتی ہے **حجر البحر** ارسطو
نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بخارات دریا اور اجزاے ارضی سے پیدا ہوتا ہی اور کنارے دریا پر ملتا ہی اور سخت ہوتا ہی لیکن سبک
ہوتا ہی پانی پر رہتا ہی تہ مین نہین بیٹھتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ حامل اوسکا ڈوبنے سے محفوظ رہتا ہی اور اگر پانی کی
دیگچہ مین ڈالدین اور گرم کرین تو پانی دیگ کا گرم نہوگا جس قدر چاہین لکڑین جلاوین اور اگر بمقدار سات جو کے
پیسکر کتے کے پتے اور ریچھ کی چربی مین ملاکر مفاصل اور عروق خشک شدہ پر لگاوین تو وہ نرم ہونگے اور مواد اونکا
تحلیل ہوگا اسکندر نے یہ پتھر ظلمات مین پایا تھا اوس سے اکثر مرض کا علاج کیا **حجر السرقی** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر استسقاے زقی اور طبلی کو بہت نافع ہی **حجر الحباری** یہ پتھر حباری کے پوٹے مین ملتا ہے دافع اسہال

ہی اور جو اوسکو اپنے پاس رکھیگا احتلام اوسکو نہوگا حجر الحبش یہ پتھر بلاد حبش سے آتا ہی زردی مائل ہے تراشہ
اوسکا زبان کو چھیل ڈالتا ہی سرمہ اوسکا سفیدی اور ورم اور درد چشم کو زائل کرتا ہی اور نشان زخم کو بھی دفع
کرتا ہی حجر الحصاۃ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نرم ہوتا ہی کنارہ پہ بحر مغرب کے ملتا ہی اور صورت مین تنکے کے
مشابہ ہی پینا اوسکا بقدر دس درم الذن کے سنگ مثانہ کو مفید ہی حجر الحیہ اس پتھر کو فارسی مین مہرہ مار کہتے ہین
بمقدار بندقہ کو چک کے ہوتا ہی بعض سانپون کے سر پہ ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ عضو گزیدہ کو دودھ یا گرم
پانی مین رکھین اور اوس مہرہ کو اوسمین ڈالدین مہرہ اوس عضو گزیدہ کو لپیٹ جاتا ہی اور زہر اوس مقام سے جذب
کر لیتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر اوسکے گلے مین حمائل کرین تو اثر زہر کا دفع ہوگا جالینوس نے لکھا ہے
کہ مجسے یہ امر ایک راست گو نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ اس پتھر مین زہر ہوتا ہی بعض سیاہ رنگ
ہوتا ہی اور بعض خاکی رنگ اور بعض مین خطوط ہوتے ہین جسمین خطوط ہوتے ہین دافع نسیان اور سنگ مثانہ
ہی اگر تراشہ اوسکا پانی کے ساتھ پیا جاوے حجر الخطاف آشیانہ ابابیل مین دو پتھر ہوتے ہین ایک سپید اور
دوسرا سرخ سپید دافع صرع اور یرقان ہی اور مبہی ہے اور سرخ پتھر اگر لڑکے کے سر کے نیچے رکھین تو خواب
مین نہ ڈریگا اور دافع نظر بد ہی حجر الدجاج یہ پتھر مرغ خانگی کی پتھری مین ہوتا ہی خواص اسکے مثل خواص
حجر الخطاف کے ہین حجر الرحی اسکو سنگ آسیا کہتے ہین اگر اوسکا ٹکڑا اسکا زن حاملہ کے باندھین تو اسقاط
حمل نہین ہوتا ہی اور بوقت وضع حمل کے اوسکو جدا کر لیتے ہین تاکہ وضع حمل مین دشواری نہو اگر اوسکو گرم کرین اور
قدرے سرکہ اوسپر ڈالین اور جس شخص کے خون جاری ہووہ اوسپر بیٹھ جاوے تو خون موقوف ہوگا اور اورام
حارہ کا محلل ہے حجر السامور یہ پتھر سب پتھرون کو کاٹ ڈالتا ہی کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان ابن داود
علی نبینا و علیہما السلام نے بنای بیت المقدس کا ارادہ کیا شیاطین کو حکم فرمایا کہ پتھر کاٹ لاوین پس آدمیون نے
پتھر کاٹنے کی آواز سے شکایت کی پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے علماے بنی اسرائیل اور دیوون کو جمع
کیا اور اون سے دریافت کیا کہ کسطرح پتھر تراشا جاوے کہ آواز نہو سب نے متفق اللفظ کہا کہ ہمکو نہین معلوم مگر ایک
مارد ہی صخر نام کہ وہ ابتک آپ کی اطاعت مین نہین آیا ہی اوسکو کیا عجب ہی کہ اسکی تدبیر معلوم ہووے
حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ اوسکو حاضر کرو قصہ اوسکا طویل ہے انشاء اللہ تعالی ذکر جنات مین
بیان کیا جاویگا الحتصر وہ حاضر ہوا اوس سے آپ نے دریافت کیا اوسنے عرض کیا یا نبی اللہ مجکو معلوم ہے
کہ ایک پتھر سب پتھرونکو کاٹ ڈالتا ہی اور آواز نہین ہوتی ہے مگر مقام اوسکا مجکو نہین معلوم ہی آپ حکم دیجیے کہ
آشیانہ عقاب مع بیضہ حاضر کرین لوگون نے آشیانہ مع بیضہ حاضر کیا پس اوسنے ایک پیالہ شیشے کا صاف
اور چوڑا طلب کیا اور اوس پیالہ مین اوس آشیانہ کو مع بیضہ رکھا اور کہا کہ اوسی مقام پر رکھدین جب عقاب

اپنے آشیانہ مین آیا اور شیشے کا پیالہ دیکھا اپنی چونچ سے اوسکو توڑنے لگا وہ پیالہ نہ ٹوٹا پس وہ عقاب چلا گیا پھر دوسرے روز چونچ مین ایک پتھر لیکر آیا اوسکو پیالے مین رکھدیا وہ پیالہ پارہ پارہ ہوگیا اور مطلقاً آواز نہوئی حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے اوس عقاب کو طلب کیا اور پوچھا کہ اس پتھر کی کان کہان ہے اوسنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ معدن اس پتھر کی ملک مغرب مین ایک پہاڑ پر ہے کہ اوسکو سامور کہتے ہین پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات کو حکم دیا کہ وہان سے بقدر ضرورت کے لے آوین پس اوس سے پتھر تراشتے تھے اور مطلقاً آواز نہوتی تھی

حجر السم یہ پتھر مثل مہرہ مینی کے ہوتا ہے خزائن سلاطین مین اکثر ہوتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس زہر ہو اور وہ شخص اوس پتھر کے قریب ہو تو اوس پتھر کو حرکت ہوتی ہے وزیر نظام الملک حسن ابن علی نے کتاب سیر الملوک مین لکھا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک مرتبہ اپنی مجلس مین کہا کہ مملکت میری مملکت سلیمان بن داؤد سے کم نہین ہے مگر البتہ اونکی اطاعت مین اللہ پاک نے جن اور انس اور طیور اور وحوش کو کیا تھا ایک نے حضار مجلس سے عرض کیا کہ حضور کے پاس اور ایک چیز اہم الاشیا نہین ہے سلیمان بن عبد الملک نے کہا وہ کیا ہے اوسنے عرض کیا کہ وزیر ابن وزیر جیسے تو بادشاہ ابن بادشاہ ہے سلیمان ابن عبد الملک نے کہا کہ کوئی شخص اس صفت کا ہے اوسنے کہا جعفر بن برمک اس صفت کا ہے یعنی اوسکی تین پشت سے وزارت چلی آتی ہے زمان آردشیر سے اور اوسکے پاس اس فن وزارت کی کتابین اوسکے اجداد کی مصنفہ رکھی ہین پس سلیمان بن عبد الملک نے والی بلخ کو لکھا کہ جعفر کو باعزاز و اکرام دمشق کو روانہ کرو اور آٹھ ہزار دینار اوسکو دو جب جعفر دمشق مین آیا اور زمین بوس خدمت سلطان ہوا سلیمان نے اوسکو بہت پسند کیا اور اپنے قریب جگہ دی بعد ایک ساعت کے سلطان سلیمان سے ترش وہوا اور لاحول خوان اوس سے کہا کہ میرے پاس سے اوٹھ جا حاجبان درگاہ نے اوسکو ہٹایا اور کسیکو سبب اسکا نہ معلوم ہوا بعد مدت کے ایک روز تخلیہ مین کسی مصاحب نے کہا کہ خداوند آپنے جعفر کو باعزاز و اکرام طلب کیا اور اوسکو بے عزتی سے نکالا اسکا کیا سبب تھا سلیمان نے کہا کہ اگر وہ اس مسافت بعید سے نہ آیا ہوتا تو مین اوسکو ہلاک کرڈالتا اسلیے کہ جبوہ حاضر ہوا تھا اوسکے پاس زہر قاتل تھا پس اوس مصاحب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین اسکا حال مفصل دریافت کرآؤن سلیمان نے اوسکو رخصت دی وہ جعفر کے پاس آیا اور کہا کہ جب تم خلیفہ کے پاس گئے تھے تمہارے پاس زہر قاتل تھا اوسنے کہا ہان تھا اور اب بھی دیکھو اس انگشتری مین ہے مین اسکو ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہون اس خوف سے کہ میرے اجداد نے بادشاہون سے بہت مصیبتین دیکھین اور اونکے ہاتھون سے اکثر ظلم و عذاب اوٹھائے ہین پس مین اس خیال سے رکھتا ہون کہ جب مجھپر کوئی ایسی مہم آوے تو مین اوسکو منہ مین رکھلون تاکہ اوس بلا سے نجات ہو پھر وہ مصاحب سلیمان کے پاس آیا اور اصل کیفیت عرض کی بادشاہ کو اوسکے اس انجام اندیشی پر کمال تعجب ہوا

اور دوبارہ اوسکو طلب کیا اور خلعت وزارت دیکر دوات و قلم اوسکے آگے رکھا اوسنے چند توقیعات سلیمان بادشاہ
کے روبرو لکھے بعد عرصہ کے جب جعفر بادشاہ کی خدمت مین گستاخ ہوا ایکدن عرض کیا کہ آپ کو کیونکر معلوم
ہوا کہ میرے پاس زہر قاتل ہے سلیمان نے کہا میرے پاس دو مہرے ہین اونکی خاصیت یہ ہیکہ اگر کسی کے پاس
حاضرین سے زہر ہو تو اونکو حرکت ہوتی ہے اونکو مین ایک ساعت اپنے پاس سے جدا نہین کرتا ہون جب تو حاضر
ہوا تھا اونکو حرکت ہوئی تھی قریب تھا کہ باہم لڑین جب تجکو اپنے سے ہٹا دیا اونکو سکون ہوا پس سلیمان نے
دو مہرے بازو سے کھولکر جعفر کو دکھلائے مہرۂ مینی کے مشابہ تھے **حجر شیاطین** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر
ہموار سرخ رنگ مثل رنگ یاقوت کے ہے اور جب اوسکو توڑین تو اندر بھی سرخ نکلتا ہے لیکن شفاف نہین ہوتا ہے
جب اوسکو پانی مین ڈالتے ہین زرد ہو جاتا ہے مثل زرنیخ کے اور جب تین مرتبہ اوسکو تکلیس کرتے ہین مثل شنگرف
کے ہو جاتا ہے ایک جزو اسکا چودہ جزو چاندی کو سونا کرتا ہے **حجر صنوبر** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر دافع یرقان
ہے معدن اوسکی معلوم نہین آشیانۂ ابابیل مین ملتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر ابابیل کے بچون کو زعفران مین
رنگ کر اوسکے آشیانہ مین رکھتے ہین تو وہ معلوم کرتی ہے کہ اوسکو یرقان ہے پس دفع یرقان کے واسطے وہ
پتھر لاکر اپنے آشیانہ مین رکھتی ہے **حجر صرف** یہ پتھر سرخ سیاہی مائل ہے کرمان سے آتا ہے کاتب لوگ
مثل شنجرف کے اس سے بھی لکھتے ہین اور اسکو حجر الخمار بھی کہتے ہین اسلیے کہ جس شخص کو شراب کا نشہ
بہت ہو گیا ہو اگر اوسکو تھوڑا سا پیسکر پلاوین تو فی الحال نشہ اوتر جاتا ہے **حجر عاجی** شیخ الرئیس نے
لکھا ہے کہ یہ پتھر سفید مثل ہاتھی دانت کے ہے تراشہ اسکا خون جاری کو زخمون سے بند کرتا ہے فارسی مین اسکو
شکر سنگ اور زبان شیراز مین اسکو سنگ زخم کہتے ہین **حجر عسلی** شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ تراشہ اسکا شیرین
ہوتا ہے جو گوشت بدن پر بڑھ جاتا ہے اوسکو زائل کرتا ہے اور زخمہائے چشم کو مفید خصوصاً سپیدی چشم کو بہت
نافع ہے اور زخمون کا خون بند کرتا ہے **حجر عقاب** یہ پتھر مثل بلی کے معلوم ہوتا ہے جب اوسکو
ہلاتے ہین اوسمین سے آواز پیدا ہوتی ہے اور جب اوسکو توڑتے ہین اوسکے اندر کچھ نہین ہوتا ہے یہ پتھر
آشیانۂ عقاب مین ملتا ہے اور عقاب اوسکو ہند کی سمت سے لاتا ہے جب کوئی شخص قصد آشیانۂ
عقاب کا کرتا ہے عقاب اس پتھر کو آشیانہ سے پھینکدیتا ہے تاکہ وہ شخص پتھر لے لے اور آشیانہ سے
مزاحم نہووے حاجت مین بہت مفید ہے اور وضع حمل مین بھی اوسکی وجہ سے آسانی ہوتی ہے اور
جو شخص اسکو اپنی زبان کے نیچے رکھے گفتگو مین خصم پر غالب ہووے **حجر فار** یہ پتھر مثل چوہے کے ہوتا ہے
ملک مغرب سے آتا ہے جہان یہ پتھر ہوتا ہے چوہے وہان جمع ہوتے ہین حتی کہ اونکو ہاتھ سے پکڑ لے
وہان کے لوگ چوہون کے دفع کے واسطے گھر مین رکھتے ہین اسلیے کہ وہان بلی نہین ہے **حجر فادرزند**

یہ پتھر کئی قسم کا ہوتا ہی سیاہ خاکی مخطط قسم مخطط دافع نسیان اور سب اقسام گزندہ حشرات الارض اور سنگ مثانہ کو نافع ہے **حجر قمر** اور اسکو بزاق قمر اور زبد البحر بھی کہتے ہین یہ پتھر سبک ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ اگر اسکو درخت مین لٹکا دین تو پھل اوسکے زیادہ ہون اور اگر مصروع پر باندھین تو نافع ہو اور بعض نے لکھا ہی کہ رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور اندر بھی اسکے سپیدی عروج ماہ مین بڑھتا ہی اور زوال ماہ مین گھٹتا ہی اور ہند کے قریب ایک پتھر ہوتا ہی زوال ماہ مین اوس سے پانی ٹپکتا ہی اوسکو حجر قمر کہتے ہین **حجر قیر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر قریب اوس شہر کے ہی کہ سکندر نے بنایا ہی ملک مغرب مین ملتا ہی رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہی اور سخت ہی ایک حبہ واسکا اگر ہزار جزو قیر مین ڈالدین تو اوسمین جوش پیدا ہوتا ہی جیسے کہ آگ پر رکھنے سے جوش پیدا ہوتا ہی اور اگر اسکو چشمہ آب پر کہ بتیز رواں ہو ڈالین تو آب چشمہ دوسری طرف سے روان ہوتا ہی اور اوسطرف موقوف ہوجاتا ہی **حجر قی** یہ پتھر ملک مصر مین ہوتا ہی جو شخص اس پتھر کو ہاتھ مین لیتا ہی بیہوشی اوسپر طاری ہوتی ہے اور جو کچھ کہ معدے مین ہوتا ہی گر جاتا ہی اور اگر اوسکو ہاتھ سے پھینکدین تو بھی خوف ہلاکی کا ہی **حجر کلب** جو پتھر کتے کو مارین اور کتا اوسکو منھ سے اوٹھالے اوسکو حجر کلب کہتے ہین پس جو شخص اسکو پانی مین پی لیگا وہ بدخواہ اور جنگ جو ہوگا اور اگر ایک جماعت اوسکو پی لیگی تو اونکے درمیان مین لڑائی ہوگی **حجر لبنی** رنگ اسکا خاکی ہوتا ہی جب اسکو پیسکر پانی مین ڈالتے ہین تو پانی مثل دودھ کے ہوجاتا ہی اسیوجہ سے اسکو لبنی کہتے ہین اور ذائقہ اسکا شیرین ہوتا ہی یہ پتھر اورام کو نافع ہوتا ہی اور زخمون کو بھی مفید ہی اور سرمہ اسکا نزلہ کو سودمند ہی **حجر مطر** یہ پتھر بالوان مختلف ترکستان مین ہوتا ہی جب اسکو پانی مین ڈالتے ہین ہوا سے ابر پیدا ہوتا ہی اور بارش ہوتی ہے اور اکثر برف یا اولہ بھی گرتے ہین لکھا ہے کہ زمانہ اسماعیل بن نصر ساسانی مین ایک مرتبہ لشکر عظیم ترکون کا بقصد ماوراء النہر چلا اسماعیل نے اون سے عزم جنگ کیا ایک جماعت نے بیان کیا کہ ترکون کے پاس ایک قسم کا پتھر ہے جب وہ اسکو پانی مین ڈالتے ہین بارش باران و برف و اولہ کثیر ہوتی ہے وہ یہان بھی اپنا عمل کرینگی اور لشکر اسلام مین خوف عظیم پیدا ہوگا اسماعیل نے کہا یہ امر بے اصل ہے سوائے خدائے پاک کے کوئی شخص اسپر قادر نہین ہی آخر الامر روز مقابلہ لشت لشکر اسلام کے پہاڑ سے ابر نمودار ہوا آواز ابر کی جوش و خروش کی معلوم ہوئی لشکریان اسلام کو خوف معلوم ہوا جب اسماعیل نے یہ حال دیکھا گھوڑے سے اوترا اور سربسجدہ ہوکر با گریہ مناجات کرنے لگا حتی کہ وہ ابر لشکر اسلام کی جانب سے ہٹکر لشکر کفار کی طرف گیا اور بارش و برف و اولہ بکثرت ہونے لگی یہانتک کہ اونکے سوار مع سواری ہلاک ہونے لگے اسماعیل کو اس امر کی خبر ہوئی کہ اللہ پاک نے وہ شر ہمسے مرفع کیا اور لشکر کفار پر نازل کیا اسماعیل سر نہ اوٹھاتے تھے دو آدمیون نے بازو پکڑکر اونکو اوٹھایا دیکھا کہ لشکر کفار پر پتھر پڑتے ہین اور بارش ہوتی ہے اور وہ ہلاک ہورہے ہین اونکے ہمراہیون نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی کفار کو مارین اسماعیل نے کہا تم چھوڑدو

عذاب مستقیم حقیقی کیا کم ہے حجر مراغہ یہ پتھر وہان پایا جاتا ہی کہ جہان اونٹ لوٹتے ہین پس اگر اس پتھر کو خوان طعام مین
رکھدیتے ہین تو اوس کھانیکا ذائقہ کھانے والے کو نہ معلوم ہوگا اور اگر عاشق بیخود کی گردن مین ڈالین تو بیخودی اوسکی جاتی رہیگی
اور عشق سے باز آویگا حجر جاذب ماء مستسقی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ملک ہند مین ہوتا ہی متخلخل اور سوراخ دار اور
سوراخ اوسکی سپید اور زرد ہوتے ہین اگر اس پتھر کو مستسقی کے شکم پر باندھین آب زرد کہ اوسکی جلد کے نیچے ہوتا ہی جذب کر لیتا ہی
اور اگر اوسکو ترازو مین مثل سنگدان کے رکھین تو جو پانی کہ اوس نے جذب کیا تھا زیادہ ہو جاوے یعنی عارضہ بڑھ جاوے
اور جس مقام پر بال ہون اگر اس پتھر کو پیسکر وہان لگاوین تو بال خوب نکل آوینگے حجر کہ انسان کے شکم مین
پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہے کہ سرمہ اسکا سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی حجر کہ آب بستہ مین پیدا
ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دافع جنون و صرع ہی حجر عجیب شیخ نے لکھا ہی کہ اس پتھر سے تمام حشرات الارض
بھاگ جاتے ہین حجر یہودی شیخ نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بمقدار جوز خرد کے درازی مائل ہوتا ہی اور اوسپر خطوط ہوتے ہین
ایک دوسرے کے مقابل اور اکثر مدور ہوتا ہے رنگ و سکار زیتونی ہوتا ہی اور یہ پتھر اپنے معدن مین متحرک رہتا ہے
مگر روز شنبہ کو ساکن رہتا ہی اسیوجہ سے اسکو یہودی کہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ پتھر کنارے دریاے
رباط کے ملتا ہی سنگ مثانہ و گردہ و ضعف معدہ و عسر البول کو مفید ہی اور اگر چند عدد اوسکے کسی مقام مین رکھدین
بعد چالیس دن کے اوس تعداد سے کہ رکھے تھے زائد ہونگے حجر یقوم علی الماء ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک
ہوتا ہی پانی پر قائم رہتا ہی شب کو پانی کے اوپر آتا ہی وقت طلوع آفتاب سے پانی کے اندر جانا شروع کرتا ہے پھر جب
وقت غروب آتا ہی قدرے نکلنا شروع کرتا ہی اس پتھر کو اگر گھوڑے کی گردن مین ڈالین تو وہ گھوڑا آواز نکریگا پس جس
حیوان کی گردن مین ڈالدینگے وہ آواز نکریگا سکندر جب ارادہ شبخون کا لشکر عدو پر کرتا تھا گھوڑون کی گردنون مین
یہ پتھر ڈالدیتا تھا پس کوئی گھوڑا نہ بولتا تھا اور یہ لشکر غنیم مین پہونچ جاتا تھا حجر ضد سابق ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر اور پتھر سابق ایک ہی جگہ رہتے ہین الا یہ خلاف اول کے ہی یعنی جب آفتاب طلوع کرتا ہی یہ پتھر
ظاہر ہونا شروع کرتا ہی اور وقت غروب کے غائب ہونا شروع کرتا ہی جس زمانہ مین ابر ہوتا ہے اکثر غائب
ہوتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی اور خاصیت اسکی بھی خلاف سابق کے ہے یعنی اگر گھوڑے وغیرہ کی گردن مین ڈالین تو وہ
فریاد کریگا حجر بنون ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرخ سبز زرد سیاہ ہوتا ہی اور بہتر وہ ہی کہ اوسمین سب رنگ ہون
زرد چاندی کے معدن مین ہوتا ہی اور سرخ سونے کی معدن مین ہوتا ہی اور سبز تانبے کی کان مین ہوتا ہے
اور سیاہ بھی چاندی کی کان مین ہوتا ہی افضل ان قسمون سے وہ پتھر ہی کہ سونے چاندی کے کان مین ہو اگر اس
پتھر کو بقدر سات جو کے پیسکر مرغ کے پتے مین ملاوین اور جو ہڈی کج ہو گئی ہو اوسپر لگاوین تو وہ ہڈی درست
ہو جاوے گی اور اگر بقدر سات جو کے زیبق مکلس یعنی گداختہ مین ملاوین اور اوسکو تانبے پر ڈالین تو وہ تانبا

چاندی ہوجائیگا اوسمین تانبے کی بونہ ہیگی حوساے ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ لوہے کا میل ہی جب لوہے کو آگ پہ
خالص کرتے ہین اوسمین سے میل نکلتا ہی اوسیکو حوساے اور خبث الحدید کہتے ہین زخمون کو اچھا کرتا ہی اور بواسیر کو
نافع ہی اور رنگ انسان کا جو بوجہ بواسیر کے متغیر ہوجاتا ہی اوسکو بھی نافع ہے **حرص** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سپید زردی مائل سبک اور نرم ہوتا ہی گزیدہ حشرات الارض اور تمام سمیات کو نافع ہی **خبث الطین**
ارسطو نے لکھا ہی کہ جب ظروف گلی کو پکاتے ہین اوسمین سے کچھ رطوبت نکلتی ہی اور منجمد ہوجاتی ہی نمکسا اوس سے
رنگ بناتے ہین اگر اوسکو سرکہ مین ملاکر چارپایون کے زخمون پر لگاوین توبہت مفید ہوگا **خصیۃ ابلیس** یہ پتھر
ملک چین مین ہوتا ہی جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی لوگ اوسکی تعظیم و توقیر کرتے ہین اور چور اوسکے اسباب کے گرد نہین
آتا ہی **دُر دریای جوشندہ** ارسطو نے لکھا ہے کہ بحر اوقیانوس ایام بہار مین جوش کرتا ہی اور یہ دریا تمام دنیا کو
محیط ہی اور اوسکو بحر مساوک محیط ہی پس ایام بہار مین بوجہ کثرت ہوا نہایت جوش کرتا ہی سیپیان اوسوقت کی منتظر
رہتی ہین جب وقت آتا ہی بباعث ہوا کے پانی دریا سے اوچھلتا ہی پس اوپر سے گرتا ہی صدف اوسکو اپنے منہ مین
لیتی ہی جسطرح کہ رحم نطفہ کو بعد ازان وہ صدف قعر دریا کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور وہ قطرات گاہ خرد اور گاہ بزرگ
ہوتے ہین پھر وہ قطرات سیپیونکی شکم مین پرورش پاتے ہین اور سیپیان وقت طلوع اور غروب اور وقت چلنے
ہواے شمالی کے پانی کے اوپر آتی ہین اور منہ اپنا کھولدیتی ہین تاکہ ہواے لطیف اور حرارت آفتاب سے موتی
پختہ ہوجاوے اور درمیان روز مین سیپیان پانی کے باہر نہین آتی ہین کہ کثرت تابش آفتاب اور بخارات
دریا سے موتی خراب ہوجاتا ہی اور موتی صدف مین اوسی طور پر پرورش پاتا ہی جسطرح لڑکا شکم مادر مین پس
اگر شکم صدف آب دریا سے خالی ہی موتی نہایت صاف اور خوبصورت پیدا ہوگا اور اگر شکم مین اوسکے کسیقدر
آب دریا ہی تو رنگ موتی کا تیرہ ہوگا اور موتی خوبصورت نہوگا اور اگر صدف درمیان روز کے یا شب کو پانی کے
اوپر آتی ہی موتی نرم پیدا ہوتا ہی جب موتی تیار ہوجاتا ہی صدف اوس مقام سے سفر کرکے دوسرے مقام مین
آتی ہی قعر دریا مین جاکر مضبوط بیٹھتی ہے جیسے گھانس جمجاتی ہی اور حیوانیت اوسکی زائل ہوجاتی ہی غوطہ زن اوسوقت
غوطہ لگاکر قعر دریا سے اوسکو بوقت نکالتے ہین اگر نکالنے مین تاخیر ہوتی ہے موتی خراب ہوجاتا ہی اور اگر قبل تیاری
نکالتے ہین توبھی خراب ہوتا ہی جیسے پھل بعد پختگی کے اگر درخت مین لگا رہتا ہی تو رنگ اور ذائقہ اوسکا بدل
جاتا ہی اور بعض لکھتے ہین کہ بحر اوقیانوس مین ایک پانی ہوتا ہی مثل زیبق کے موتی اوس سے پیدا ہوتا ہی جب قطرات
اوسکے ہوا سے صدف کے قریب آتے ہین صدف اونکو اپنے منہ مین لیتی ہی اور اوس مقام سے نقل کرکے دوسرے
مقام مین آتی ہی جب صدف بحرین کے قریب آتی ہی سکان وہانکے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہین صدف
کے آنیکی وہان صدف اکثر زمین سخت مین ثابت ہوتی ہی غوطہ زن اوسکو بوقت تمام نکالتے ہین اگر وقت معینہ سے

تاخیر یا تعجیل ہوتی ہی تو موتی خراب نکلتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ موتی دافع ہی خفقان اور خوف کا کہ غلبہ سودا سے
ہوتا ہی اور خون قلب کو صاف کرتا ہی اسیوجہ سے اطبا اسکو دواؤن مین استعمال کرتے ہین اور سرمہ مین بھی استعمال
کرتے ہین اسلیئے کہ اعصاب چشم کو قوی کرتا ہی اور روشنی چشم کو زیادہ اور اگر موتی کا پانی کرین تو ایک مرتبہ کا استعمال ہی مین
برص دفع ہو شیخ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبز ہوتا ہے کی کان مین پیدا ہوتا ہی اور نسبت شیخ کی تانبے کی طرف
ایسی ہی جیسے نسبت زبرجد کی سونے کی طرف اور یہ پتھر صاف ہوتا ہی اگر ہوا صاف ہوتی ہے اور مکدر ہوتا ہی اگر
ہوا مکدر ہوتی ہی اول و آخر بہار مین صاف ہوتا ہی اگر کوئی شخص اسکو کھالیوے رگون کے راستے بند ہو جاتے ہین
اور ٹھیک نہین ہوتے اور یہی خاصیت ہی اگر اوسکو منہ مین لیکر چوسین اور اگر گزیدہ عقرب پر لگا دین درد زائل ہو اور
تمام زخمہاے بدن کو مفید ہی اور سرمہ اوسکا اعصاب چشم کو قوی کرتا ہی اور تراشہ اسکا برص کو نافع ہی اور جسکے
پاس یہ پتھر ہو اوسکو قوت باہ بہت ہوگی ہجر حسن نے لکھا ہی کہ یہ پتھر کان مس مین پیدا ہوتا ہی اسطور پر کہ مس جوش مین
بہتا ہوتا ہی اوس سے بخارات بلند ہوتے ہین پس وہ بخار بعض بعض پر جمع ہوتے ہین اور ہوا اونکو سخت کر کے
پتھر کرتی ہی وہی کو دہنج کہتے ہین اور یہ پتھر کئی طرح کا ہوتا ہی نہایت سبز مثل پر طاؤس کے اور اکثر پیچدار رنگ
ایسے ہی پتھر مین پائے جاتے ہین مگر اوسکو نگ کے واسطے لاتے ہین دیباطی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بہت
سیاہ ہوتا ہی مثل سنگ خام کے دریاؤن مین اکثر ملتا ہی اگر اسکو جلا کر زیبق مین رکھین زیبق کو بستہ کرتا ہی اور اگر اسکو
ایک پر رکھکر آگ مین رکھدین ایک کو پانی کر دیگا رخام یہ پتھر مشہور و معروف ہی سپید ہوتا ہی جو عورت اسکا
ایک درم پانی مین پیجاوے کبھی اوسکے حمل نرہے گا حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ درمیان سنگ رخام کے کیڑے
ہوتے ہین اگر دو تین کیڑے کسی مین باندھکر عورت اپنے پاس رکھے تو اوسکے حمل نرہے گا زفتی ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر سیاہ مانند زفت کے ہوتا ہی اطراف مغرب مین ملتا ہی مثل شیشے کے ٹوٹتا ہے اگر اوسکو پیسکر
روغن مین ملا کر ناک مین ڈالین تو جذام اور زرد آب کو نافع ہو اور زخمہاے بستہ کو شق کرے زوس
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر قعر دریا سے اخضر کے ملتا ہے اگر اسکی انگشتری بنا کر ہاتھ مین پہنین غم اور حزن
دور ہو زاجات یہ جمع زاج کی ہی پیدائش انکی اجزاے ارضی اور آبی سے ہوتی ہے جب اونمین حرارت
اثر کرتی ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے اوسمین کبریت اور جوہر پائی جاتی ہی اور اختلاف الوان
بوجہ اختلاف معادن کے ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ پیدائش زاجات کی سیماب مردہ اور کبریت سے
ہوتی ہے زاجات سپید سیاہ سرخ سبز زرد ہوتی ہین زاج سرخ کو سوری کہتے ہین سب اقسام سے عزیز
تر ہے اطراف قبرس سے یہ قسم آتی ہے اور زاج سبز کو قلقطار کہتے ہین اور قلقند بھی کہتے ہین ذائقہ
اوسکا شیرین ہوتا ہے اور زاج زرد کی سیاہی بناتے ہین جب اوسکو توڑتے ہین اوسکے اندر مثل گوند کے

ہوتا ہی اور یہ قسم عمدہ ہی آور زاج سپید مین سبز جھلک ہی وہ بلاد جرجان اور طبرستان سے آتی ہی خاصیت اوسکی
یہ ہی کہ زخمون اور ناسور اور خون بہنی کو نافع ہی اور جب اوسکو مکان مین جلاتے ہین چوہے اور مکھی اوسکے
دھوئین سے بھاگ جاتی ہین کبریا ایک قسم کا جدا جدا انشاء اللہ تعالی آویگا زبد البحر شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اسکے
بہت اقسام ہین ایک قسم کو تنوری کہتے ہین بالون کو گرا دیتا ہی اور سپیدی چشم کو زائل کرتا ہے اور ایک قسم کو سفیجی
کہتے ہین یہ قسم مجلی دندان ہی اور ایک قسم کو دردی کہتے ہین استسقا اور نقرس اور طحال کو نافع ہی اور بعض نے لکھا ہی
کہ سرکہ کے ہمراہ داء الثعلب کو مفید ہی اور خاصیت اوسکی یہ ہی کہ بالونکو گراتا ہی اور جلاتا ہے اور خنازیر اور عسر البول
کو نافع ہی اور جس عورت پر وضع حمل مین دشواری ہوتی ہو اوسکی ران مین باندھین تو وضع حمل مین آسانی ہو
زجاج یعنی شیشہ ارسطو نے لکھا ہی کہ اقسام اسکے بہت ہین ایک قسم رملی ہوتی ہی اوسکو آگ پر رکھتے ہین اور
اوسمین سنگ مغنیا ڈالتے ہین پس وہ بستہ ہو جاتا ہی اور ایک قسم حجری ہوتی ہی اور ایک قسم سنگ سپید سے حاصل
ہوتی ہی اگر زجاج کو آگ پر سے اوتار کر صیوان مین اور ہوا اوسمین آوے تو وہ ٹوٹ جاوے اور اوس سے بہت
نفع حاصل ہوا اور جس رنگ پر چاہین اوسکو رنگ لین اسلیے کہ اوسمین نرمی ہوتی ہی کہتے ہین کہ زجاج پتھرون مین
مثل احمق کے ہے آدمیون مین اسواسطے کہ آسانی ٹوٹ جاتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ زجاج مجلی دندان ہی اور بالونکو
اوگاتا ہی اور اگر روغن زیبق اوسمین ملا کر چشم مین لگاوین سپیدی چشم زائل ہوگی حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر پانی
اور شراب ملی ہوا اوسمین زجاج پیسکر ڈالدین پانی شراب سے دور ہو جاتا ہی زرنیخ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور
و معروف ہی الوان اسکے بہت ہین سرخ زرد خاکی لیکن سرخ اور زرد مثل سونے کے معلوم ہوتا ہی اور اگر اوسکو
چونے مین ملا کر بالون مین لگاوین بالون کو گرا دے آور زرنیخ زہر قاتل ہی اور اگر اوسکو جلا کر منجن کرین دانتون کو
سفید ہی آور جو شخص زرنیخ سفید کھاتا ہی اوسکو سپید کرتا ہی بعضون نے لکھا ہی کہ زرنیخ زخمون کو اچھا کرتا ہے
آور روغن زیت کے ساتھ سر پر رکھین تو جوئین سر کی مر جاتی ہین اور روغن گل کے ہمراہ ضماد اوسکا نافع بواسیر ہی آور
جو زرنیخ کو کسی عضو پر بطور نورہ کے دو تین مرتبہ لگاوین تو بہت گرمی معلوم ہوگی چاہیے کہ تخم کدو کے بیج پیسکر
لگاوین تا کہ وہ گرمی دفع ہو آور زرنیخ زرد کی بو سے مکھیان وغیرہ نہین رہتی ہین آور اگر روٹی پکا کر چوہون کو دین
جو چوہا اوسکو کھالیویگا فی الحال مر جاویگا زمرد اسکو زبرجد بھی کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سونے کی کانین
پیدا ہوتا ہی سبز رنگ و شفاف ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ زہر قاتل اور تمام سمیات کو نافع ہے اگر بقدر نین جو کے
کھالین اوسوقت تک کہ زہر نے تمام جسم مین حلول کیا ہو تو اثر زہر دفع ہو جاویگا آور اگر زمرد کو ہمیشہ دیکھا کرے
قوت بصارت تیز ہو آور اگر زمرد کی انگشتری پہنے صرع کو نافع ہو اور اسیطرح اگر اوسکو گلے مین ڈالے یا اپنے
پاس رکھے شیاطین اوسکے پاس نہ آوین سلاطین لڑکون کے باندھ دیتے ہین تا کہ صرع وغیرہ سے محفوظ رہین

ابن ماسویہ نے لکھا ہی کہ زہر دا سہال کو نافع ہی یہ امر مجرب ہی اور محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ زمرد تخمہ سانپ کی آنکھ
اگر پڑ جاوے فی الحال آنکھ اوسکی پانی ہوکر بہجاوے اور وہ اندھا ہو وے زنجار یعنی زنگار ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ
پتھر تانبے یا پیتل سے باعانت سرکہ حاصل ہوتا ہی اکثر امراض جسم مین استعمال اسکا ہوتا ہی اگر کوئی شخص اسکو کہاوے
اثر سمیت اوسپر غالب ہو گوشت مردہ کو زخمون سے نکالتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ زنگار معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی
الا معدنی بہتر ہوتا ہی اور تانبے کی کان مین ملتا ہی اگر اسکو روغن اور موم مین ملاکر برص اور بہق وغیرہ پر لگاوین تو نافع
ہی اور اوسکو ناک مین ڈالین تو بدبوے ناک کو دفع کرے اور سپیدی چشم کو مفید ہی اور بواسیر کو بھی سود مند ہی شیخ
الرئیس نے لکھا ہی کہ زنگار اور اشق کا فتیلہ بواسیر مین رکھین تو بواسیر دفع ہوتی ہی شنجرف یعنی شنجرف ارسطو نے
لکھا ہی کہ پارہ کو ظرف شیشہ مین رکھکر اوسکو گل حکمت کرین اور آگ پر رکھدین تو شنجرف پیدا ہوتا ہی اور سپیدی
پارہ کی سرخی سے مبدل ہوتی ہی مگر چاہئے کہ سر اوس ظرف کا بہت مضبوط بند کرین تاکہ پارہ اوڑنجاوے اور اگر اچانک
وہ شیشہ ٹوٹ جاوے اور اوس پارہ سے یا اوسکے دہوین سے کسیقدر بنانے والے پر پڑے تو وہ شخص قریب ہلاکت
ہو جاتا ہی یعنی امراض سخت لاحق ہوتے ہین بلکہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ شنجرف دو قسم کا
ہوتا ہی کانی اور مصنوعی کیفیت مصنوعی کی مذکور ہوئی اور کانی وہ ہی کہ پارہ کے کان مین کسیقدر گندھک
پڑے تو پارہ بسبب حرارت گندھک کے شنجرف ہو جاتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ زخمونکو اچھا کرتا ہی اور گوشت پیدا
کرتا ہی اور عضو سوختہ اور دندان کرم خوردہ کو مفید ہی اور اگر آدمی اوسکو کھاوے تو زہر قاتل ہی شبج ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر ملک ہند سے آتا ہی نہایت سیاہ اور شفاف اور نرم ہوتا ہی حتی کہ بہت جلد ٹوٹ جاتا ہی اگر کسی شخص کو بوجہ
پیری کے ضعف بصارت ہو اس پتھر کو اکثر دیکھا کرے نافع ہوگا اور اگر کسیکی آنکھ مین آب نزول اوترنا شروع ہوا ہو
یعنی کچھ کیڑے یا مکھیان اوڑتی نظر آتی ہون تو اوسکو دیکھنا اس پتھر کا مفید ہی اور جو شخص اس پتھر کو اپنے پاس رکھے
یا کسیقدر پی لے تو چشم بد سے محفوظ ہوگا اور بعضون نے لکھا ہی کہ جو شخص اس پتھر کو دیکھا کرے نظر اوسکی تیز ہووے
اور اسکا سرمہ بھی مقوی بصر ہے اور اگر صاحب صداع کے سر پر باندھین تو نافع ہی سلیس ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سبک اور متخلخل ہوتا ہی جب اوسکو ہاتھ لگاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے جسم مین ہوا نے سوراخ کیے ہین اسوجہ
سے ہوا اوسمین سے نکلتی ہی جب ہوا موجہاے دریا پر کہ تندی گذرتی ہی اوسوقت یہ پتھر اوسکے کف سے پیدا
ہوتا ہی اگر کوئی شخص اس پتھر سے بقدر نصف دانگ کے یا اوس سے کم اپنے پاس رکھے دشمن پر ہمیشہ غالب رہیگا
سنباذج ارسطو نے لکھا ہے کہ اس پتھر کی کان جزائر چین مین ہی اور یہ پتھر مثل ریگ سخت کے ہوتا ہی اور
اوسمین چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہین اگر اسکو جلاکر خاک اسکی زخمون مین لگاوین تو جلد اچھا ہوتا ہی اگرچہ
زخم عرصہ کا ہو اور اگر دانتون مین ملین تو میل اونکا دور ہوتا ہی اور دانتون کو روشن اور تابان کرتا ہی شادنج

اسکو حجر الدم اور درخت مس بھی کہتے ہین اور یہ معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی جب مقناطیس کو جلاتے ہین مصنوعی
ہو جاتا ہے روشنی چشم اور زخمہاے چشم کو مفید ہی اور قاطع گوشت زائدہ ہی اور خون زخم بند کرتا ہی اور اگر خمیر مین
ملا کر کسی شخص کو دین تو عسر البول اور جریان خون حیض اور خروج نطفہ کو نافع ہو **شب** یعنی پھٹکری دیسقوریدس نے
لکھا ہی کہ اقسام اسکے بہت ہین الا بہتر شب یمانی ہی اور وہ سفید زردی مائل ہوتی ہی اور ذائقہ اوسکا ترش ہوتا ہے
لکھا ہی کہ شب یمانی ایک آب ہی کہ پہاڑ سے ٹپکتا ہی جب زمین پر پہونچتا ہے پھٹکری ہو جاتا ہی روانی خون کو مانع ہے اگر
پھٹکری کو سرکے کے میل کے ہمراہ زخمون پر لگاوین تو مفید ہی اور اگر سرکہ اور شہد کے ہمراہ اوسکی کلی کرین تو دندانکو
نافع ہے اور دانتون کو مضبوط کرتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید سرخی مائل ہوتا ہے اگر کسی کپڑے کو اول پھٹکری مین
تر کرین بعد ازان اوسکو جس رنگ مین چاہین رنگین وہ رنگ پختہ ہوگا اور اہل صناعت اپنے اعمال مین اسکو
داخل کرتے ہین اسلیے کہ اس سے میل ہر شی کا زائل ہوتا ہی اور رنگ پیدا ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر پھٹکری
کو زفت مین ملا کر رکھین تو مکھیان اور مچھر وغیرہ دفع ہونگے اور بدبو بغل و دہن کی بھی اس سے زائل ہوتی ہی اور
کلی پھٹکری کی مسکن درد دندان ہی **صدف** یہ پتھر مشہور و معروف ہی جو صدف آب شیرین مین پیدا ہوتی
ہی اچھی ہوتی ہی اوس صدف سے کہ آب شور مین ہوتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ کانٹے وغیرہ کو عضو سے نکالتی
ہی اور ضماد اوسکا درد نقرس و مفاصل کو مفید ہی اور اگر صدف کو پیسکر سرکہ مین ملاوین اور ناک مین ڈالین تو خون
ناک کا جو جاری ہوتا ہی منقطع ہو جاویگا اور گوشت اسکا گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے اور خاکستر اسکی مجلی دندان ہی
اور اگر خاکستر اوسکی کسی مقام کے بال اوکھاڑکر لگاوین تو پھر وہان بال نہوگا اور سوختہ آتش اور زخمون کو
سود مند ہی اور اگر صدف کا ٹکڑا کسی پارچہ مین لپیٹ کر لڑکے کی گردن مین ڈالدین تو دانت اوسکے بغیر اذیت
نکل آوینگے **طارد النوم** ارسطو نے لکھا ہی یہ پتھر سپید ہوتا ہی سیاہی مائل اور نہایت سخت و سنگین ہوتا ہی
اور کبھی رنگ اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہی جس شخص کے پاس یہ پتھر دس دانہ کے مقدار ہوویگا اوسکو نیند
نہ آویگی اور جاگنے سے کچھ خمار بھی نہوگا اور بعد جدا کرنے کے بھی اوسکو چند روز نیند کم آویگی اور اگر آٹھ
جو کے مقدار صاحب جذام کی ناک مین ڈالدین تو جذام اوسکا دفع ہوگا انشاء اللہ تعالی **طالیقون** یہ بھی
تانبا ہے کہ ادویہ سے اوسکو بناتے ہین اور سخت کرتے ہین فارسی مین ہفت جوش کہتے ہین ارسطو نے
لکھا ہے کہ اسمین سمیت ہوتی ہے اگر کوئی جانور اس سے زخمی ہوتا ہی ہلاک ہو جاتا ہی اسکے کانٹے مچھلی کے شکار کیلیے
بناتے ہین جو مچھلی بڑی یا چھوٹی اوس کانٹے کو کھاتی ہے گرفتار ہو جاتی ہے اور اگر گوشت مین چبھ جاتا ہی
اوسمین سے نہین نکلتا ہی اگر صاحب لقوہ مکان تاریک مین بیٹھکر آئینہ طالیقون مین نظر کرے لقوہ اوسکا
دفع ہوگا اور اگر طالیقون کو گرم کرکے پانی مین ڈالین تو اوس پانی کے قریب کوئی چارپایہ نجاویگا اور

نکلنی بھی اوسکے قریب نجاویگی اور اگر طالیقون کا موچنا بنا کر اوس سے بال کسی مقام پر سے اوکھاڑین اور بکرر
سہ کرر اس عمل کو کرین تو پھر وہان بال نہ جمے گا **طلق** یعنی ابرک ارسطو نے لکھا ہے کہ ابرک دو رنگ کا ہوتا ہے
سپید اور سرخ سپید مین سپیدی بہت ہوتی ہے اور صاف بھی ہوتا ہے اور سرخ مین سرخی کم ہوتی ہے اور
ابرک ہاتھ لگانے سے نرم معلوم ہوتا ہے سیسہ اور لوہے اور تانبے کو چاندی کر دیتا ہے بعض کہتے ہین کہ ابرک
زمین کا ستارہ ہے سکندر نے لکھا ہے کہ جب معلوم ہوا کہ سونا چاندی رنگ کا محتاج ہے پس مین نے
چاندی کو ابرک سے حاصل کیا اور ابرک اکثر معالجات اطبا یونان اور طلسم اور تشریح مین داخل ہے اور بہترین
ابرک وہ ہے کہ تنک ہو اور آگ سے بجز حیلہ کیمیا کے نہ جلے اگر کوئی شخص چاہے کہ ابرک کو حل کرے تو چند
پتھرونکو ابرک کے ساتھ کپڑے مین باندھ کے پانی مین مارین تاکہ وہ ٹوٹ جاوے اور گھل جاوے اوس وقت
گوند کے پانی مین ملا کر جس کام مین چاہین صرف کرین **طرسوطوس** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر چاندی اور تانبے
کی کان مین پیدا ہوتا ہے رنگ اسکا سبز ہوتا ہے اور طبیعت اسکی مثل دہنج کے ہے اگر اسکو کوئی شخص پانی
کے ساتھ پی لیگا ہلاک ہوگا اور بعض دشمنان سکندر نے لشکر سکندر کو اسیطرح ہلاک کیا اسلیے کہ اسکے پینے
سے مثانہ مین سوراخ ہو جاتا ہے اور اگر اسکو سرمہ مین ملا کر آنکھ مین لگائین تو سپیدی چشم اگر کہنہ ہوگی زائل
ہوگی اور اگر کہنہ نہوگی تو آنکھ کو ضرر ہوگا **عقیق** ارسطو نے لکھا ہے اقسام عقیق کے بہت ہین بہترین
اقسام وہ ہے کہ یمن سے آتا ہے اور بہت سرخ اور شفاف ہوتا ہے پس جس شخص کے پاس اسکی انگشتری
ہووے اگر وہ اپنے عدو کے برابر ہو کر نکلجاوے تو غصہ اور غضب اوسکا کم ہو جاویگا اور اسیطرح اگر
کوئی شخص زیادہ ہنستا ہوگا تو ہنسی اوسکی کم ہو جاویگی اور مجلی دندان اور دافع بوے بدہان ہے اور خون جو
دانتون سے آتا ہے اوسکو بھی دفع کرتا ہے اور اگر اسکی خاکستر کا سرمہ بناوین قوت بصر زیادہ ہو اور جس عضو کی
کہ خون آتا ہو اوسکو بند کر دیگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہنے ہمیشہ برکت و خوشدلی
مین رہے اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے عقیق کی انگشتری پہننے سے
فقر دور ہوتا ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ خاکستر اسکی مقوی چشم و دل و دافع خفقان ہے **عنبری** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر خاکی رنگ سبزی مائل ہے اور سبزی صاف نہین ہوتی ہے اور اوسمین نقطہ ہاے سیاہ و زرد و سفید
ہوتے ہین اور اوسمین بوی عنبر آتی ہے سلاطین اسکو بہت عزیز رکھتے ہین اور اوسکے ظروف بنواتے ہین
جو شخص اسکو کھا لیتا ہے امراض صعب سوداوی اوسمین پیدا ہوتے ہین پہلے اس پتھر کو ابلیس علیہ اللعن
نے کان سے نکالا ہے **عطاس** ارسطو نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو جب آگ پر ڈالدین آگ کو بجھا دیتا ہے
اور خود نہین جلتا ہے اگر اس پتھر کو زبان کے نیچے رکھکر شراب پیئن تو نشہ نہوگا **فادزہر** یعنی سنگ

زہر زہر دو قسم کا ہوتا ہی حار و بارد حار خون بدن کا فانی کرتا ہی یعنی رطوبت جسم کو زائل کرتا ہی اور بارد خون جسم کو منجمد کرتا ہی مثال اوسکی یہ ہی کہ اگر تھوڑا زعفران پانی مین ڈالین تمام پانی کا رنگ زعفرانی ہوگا اسیطرح اگر تھوڑا زہر جسم مین داخل ہوتا ہی تو تمام جسم مین موثر ہوتا ہی جب زعفران پانی مین ڈالین اور پانی رنگین ہو جاوے پھر اگر کسیقدر ترشی اوسمین ڈالدین تو وہ ترشی قوت زعفران کو غلبہ دیگی ارسطو نے لکھا ہی کہ فادزہر کے اقسام بہت ہین زرد خاکی مائل بسبزی اور مائل بسپیدی الابہترین اقسام زرد اور خاکی ہوتا ہی معادن اوسکے ملک ہند اور خراسان اور چین مین ہین جو شخص بقدر نیم دانگ کے اسکو پیکر باسعین کرکے پانی کے ساتھ پی لیوے زہر سے نجات پاوے اگر گزیدہ عقرب وغیرہ حشرات الارض پر اسکو لگاوین تو مفید ہوگا **فروس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر اسکندر نے ظلمات مین پایا تھا یہ پتھر سیاہ ہوتا ہی اور سنگین جب اسکو اگ مین ڈالدیجیے غائب ہو جاتا ہی مثل پارہ کے اور اگر پارہ مین ملا کر اگ پر رکھین تو پارہ بستہ ہوکے تحفہ چاندی ہو جاتا ہی اور اگر اوسکو کوئی شخص اپنے گلے مین ڈالے تو کلام اوسکا خالی از حکمت ہوگا اور یاد خداوند کریم اوسکے دل سے نہ بھولے گی اور چشم بد سے محفوظ رہے گا اور اگر اوسکو گاے کے دودھ کے ساتھ پیسکے برص پر لگاوین تو برص زائل ہوتا ہی **فرطاسیا** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر اسفل کوہہاے بلند مین ملتا ہی شب کو مثل آگ کے روشن ہوتا ہے اور اگر اوسکو آب کرفس یعنی اجمود مین پیسین تو زہر قاتل ہو جاوے نعوذ باللہ منہا **فقوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مثل آتش روشن کے سرخ ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر اوسکو پیسکر زخم پر رکھین تو زخم اچھا ہو جاتا ہی **فیروزج** یعنی فیروزہ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبز رنگ مائل بہ کبودی ہوتا ہی معادن اسکے ملک خراسان مین ہین جب ہوا صاف ہوتی ہے یہ پتھر صاف ہوتا ہے اور جب ہوا مکدر ہوتی ہے یہ پتھر بھی مکدر ہوتا ہی سرمہ اسکا روشنی چشم کو زائد کرتا ہی سلاطین اسکی انگشتری نہین رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ پتھر ہیبت کو کم کرتا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس فیروزہ کی انگشتری ہو وہ شخص محتاج نہین ہوتا ہے **فیلقوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ایکدن مین چند رنگ بدلتا ہے کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز ہو جاتا ہی اور شب کو مثل آئینہ کے اوسمین روشنی ہوتی ہے جب اسکندر بادشاہ نے اسکی معدن پر فتح پائی حکم کیا کہ اس کان سے پتھر لاوین جب لوگ پتھر لائے شب کو ہر طرف سے رجم ہونے لگا اور کوئی شخص معلوم ہوتا تھا پس اون لوگون کو گمان ہوا کہ اس پتھر کو جن نہین چاہتے ہین کہ کوئی لیجاوے اور خاصیت پہچانے اسیواسطے ڈراتے ہین اور مانع ہوتے ہین پس بادشاہ نے حکم دیا کہ ان پتھرون کو باحتیاط تمام رکھین اور جب سکندر کے نزدیک یہ پتھر ہوتا تھا جن اور شیاطین اور حیوانات درندہ وگزندہ اوسکے قریب نہ آتے تھے اور اوس پتھر کو خزانہ عامرہ مین داخل کیا **قمار** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ملک مشرق مین قریب معدن زر کے ملتا ہی

رنگ اوسکا مثل یاقوت کے سرخ اور شفاف ہوتا ہی دافع سمیت ہی اگر کوئی شخص بقدر دو جو کے حالت جنون مین کھالیوے جنون اوسکا زائل ہووے **قرباطیسون** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک ہند مین ہوتا ہی سیلان خون کو مانع ہی اگر کوئی شخص وقت فصد کے اسکو منھ مین رکھے تو فصد مین خون نہ نکلے گا **قروم** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو غوطہ زن دریا سے قرون سے نکالتے ہین اس پتھر مین سپیدی اور زردی اور سرخی اور سبزی ہوتی ہی جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی لوگ اوسکے کلام کو راست جانتے ہین اور شیاطین اوسکے پاس نہین آتی ہین اور اگر بقدر ایک جو کے عود کے ساتھ پیسکر پانی مین پیچاوین بہت امراض کا دافع ہی خصوصًا وجع مفاصل اور عظام اور عروق وغیرہ کو نہایت مفید ہی **قلقدلیس** یہ ایک قسم ہے زاج سے نہایت حار اور قوی تر ہے قلقطار اور قلقند سی کہ بعد مذکور ہوتے ہین اور خاصیت سب کی یکسان ہی **قلقطار** یہ بھی ایک قسم زاج سے ہے جالینوس نے لکھا ہی کہ یہ بھی قلقدلیس ہے مگر حرارت مین اوس سے کم ہی گوشت زائدہ کو بدن سے دور کرتا ہی اور ورم دندان کو نافع ہے اور خون بینی اور سیلان خون جمیع اعضا کو مفید ہی سرمہ اسکا مجلی بصر ہی **قلقند** یہ بھی ایک قسم ہے زاج سوختہ کی گوشت زائدہ کو دفع کرتا ہی اور ناسور اور رعاف کو مفید ہی اور کان اور شکم کے کیڑون کو دفع کرتا ہی اور اگر اوسکو پانی مین ملاکر مکان مین لگادین تو اوس مکان کے مچھر وغیرہ مر جاوینگے اور اگر اوسمین گندھک اور سیاہ دانہ ملاکر یہ عمل کرین تو زیادہ سریع التاثیر ہووے اور چوہون کو بھی مکان سے دفع کرے اور اگر حجام استرہ کے تیز کرنے مین اوسکو شریک کرلین تو بہت تیز ہو جاویگا اور اگر انسان کی ناک مین اوسکو ملدین اوسکو نیند نہ آویگی جبتک کہ ناک پر روغن زیتون نہ لگاوے **قلی** یہ بھی ایک پتھر ہے حباب اوسکو جلاکر خاک کرتے ہین نہایت مجلی ہوتا ہی اور نمک سے قوی تر ہے سپیدی چشم اور زخم اور افزونی گوشت کو نافع ہی اور اگر عرق لہسن اور نفط مین اسکو ملاکر گزیدہ عقرب پر رکھین فورًا سوزش اور درد کم ہوتا ہی **قیسو** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک اور متخلخل ہوتا ہی حتی کہ پانی پر ٹھہر جاتا ہی معادن اسکی بلاد ارمینہ اور صیقلیہ مین بہت ہین اسکو حجر الدفات بھی کہتے ہین اسلیے کہ اوسکا لوشتنہ محو نہین ہوتا ہی اور منجن اوسکا دافع چرک دندان اور مجلی دندان ہی اور اگر اوسکو ادویہ چشم مین ملاکر سرمہ بناوین تو سپیدی چشم کو زائل کرے ابن [illegible] نے لکھا ہی کہ یہ پتھر چاندی کو اپنی طرف کھینچتا ہی جس طرح مقناطیس لوہے کو اگر اس پتھر کو کوئی شخص سر یا اور کسی مقام پر ملے بال اوس مقام کے گر جاوینگے اور اگر زخم پر لگاوین تو گوشت وہان پیدا کریگا **قیراطیر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر گول اور چھوٹا ہوتا ہے دریا سے نکلتا ہے مثل گوبیون کے معلوم ہوتا ہے جس شخص کے سنگ مثانہ ہو اگر وہ شخص اوسکو پیسکر پی جاوے تو سنگ مثانہ دفع ہووے **کسد امی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر کنارے دریا کے ملتا ہے رنگ اسکا سبز سیاہی مائل ہوتا ہی اور یہ پتھر سبک اور سخت ہوتا ہے اگر اسکو پیسکر قلعی صاف پر مل دین نرمی اور گندہ بوئے اوسکی دفع ہووے اور آگ پر قائم ہو جاوی **کلو سیاد**

ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا مین ملتا ہی رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہی مچھلیان اسپر بہت جمع ہوتی ہین اور سوہن اسپر
اثر نہین کرتا ہی جب اوسکو آگ پر نرم کرتے ہین نرم ہو جاتا ہی اور سات بار گھلنے سے سپید ہو جاتا ہے اگر اسکو
نرم کرکے تھوڑا نوشادر ملادین تو ایک جزو اسکا سات جزو پارہ کو بستہ کر دیگا **کرسبان** ارسطو نے لکھا ہی یہ پتھر
ملک ہند مین ہوتا ہی سبز رنگ اور شفاف اور سنگین ہوتا ہی اور سنگینی اسکی مثل سنگینی سیسہ کے ہی اگر اسکو تکلیس
کرکے سپید کرین بعد ازان پھر اوسکو تکلیس کرکے سرخ کرین مثل شنجرف کے بعد ازان اوسکو حل کرین پھر مثل اوسکے
اوسپر مغنیسا ڈالین اور بلور کو آگ مین نرم کرین اور اوسمین بقدر دس جو کے اوسی کرسبان ساختہ سے ڈالدین تو وہ
بلور مثل یاقوت احمر کے ہو جاویگا اور اگر اس پتھر سے بقدر نصف دانگ کے کوئی شخص باندھلے تپ وغیرہ سے
اوسکو نجات ہوگی **کرک** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سپید ہوتا ہی جب اوسکو تراشتے ہین اندر سے مثل ہاتھی دانت
کے معلوم ہوتا ہی کنارے دریاے سند کے یہ پتھر ملتا ہی خارش چشم کو سرمہ اسکا مفید ہی اہل سند وہند اسکی انگشتری
واسطے دفع چشم بد اور سحر اور شیاطین کے رکھتے ہین حکما و فلاسفہ اس پتھر کو اپنے پاس رکھتے ہین تاکہ ارواح ردیہ اونکے
پاس نہ آوین **کرمانی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سیاہ ہوتا ہی جن جنگلون مین شیر رہتا ہی وہان ملتا ہی اور کبھی رنگ
اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہے اگر اسکو پھٹکری اور دودھ مین پیسکر مجذوم کی ناک مین ڈالین جذام اوسکا
دفع ہووے **کہربا** یہ پتھر سپید مائل بزردی اور گاہی مائل بسرخی ہوتا ہی گھانس اور لکڑی خشک کو اپنی طرف کھینچتا ہے
اور یہ پتھر درخت جوز رومی کا گوند ہی دافع خفقان اور رافع اورام اور سیلان خون ہی اگر زن حاملہ اپنے پاس رکھے
اسقاط حمل سے محفوظ رہے اور صاحب یرقان کو بھی نافع ہی **لاجورد** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور او معروف
ہی نرم ہوتا ہی جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی چشم خلائق مین وہ شخص مکرم ہوتا ہی اور سرمہ اسکا نافع ہی شیخ نے لکھا ہی کہ ثالیل
یعنی مسون کو زائل کرتا ہی اور اہداب چشم کو مفید ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ لاجورد بیخوابی کو دفع کرتا ہی اور اصحاب
مالیخولیا کو نافع ہے **لاقط الذہب** ارسطو نے لکھا ہی یہ پتھر کوہستان ملک مغرب مین ملتا ہی رنگ اسکا
زرد مائل بہ غبرت ہوتا ہے اور یہ پتھر نرم و ہموار ہوتا ہی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا ہی خاصیت اوسکی یہ ہے
کہ اگر سونے کا برادہ خاک مین ڈالدین اور اس پتھر کو اوس خاک پر ملین تو وہ برادۂ زر اس مین چسپان ہوگا اور خاک مین
ایک ذرہ بھی نرہے گا **لاقط الرصاص** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بدرنگ ہوتا ہی اور اوسمین بدبو ہوتی ہے
رصاص کو اپنی طرف کھینچتا ہی اگر اسکو گرم کرین اور اسپر پارہ ڈالدین تو پارہ بستہ ہو جائیگا اور قائم النار ہوگا حتی کہ
اوسکی چاندی بناتے ہین **لاقط الشعر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر متخلخل ہوتا ہی اور سبک سب پتھر اسکی نسبت
سنگین ہین بالون کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر یہ پتھر کسی حیوان کو مارین تو جس مقام پر اوسکے لگے گا وہان کے
اوسکے بال گر جاوینگے اور اگر زمین پر بال پڑے ہون وہان اس پتھر کو ڈالدین تو سب بالون کو اپنی طرف کھینچ لیگا

اور اگر کسی عضو سے بال تراشین اور اوس جگہ اس پتھر کو لگاوین تو وہان پھر بال نہ نکلینگے اور اگر اسکی بو سونے گداختہ کو
پہونچے گی تو وہ سونا خراب جائیگا اور مثل شیشے کے ٹوٹ جاویگا **لاقط الصوف** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر
سبز مائل بہ سپیدی و زردی ہوتا ہے وزن سبک ہے گول ہوتا ہے اور چھوٹی اور بڑی قسم کا ہوتا ہے جب صوف کے
قریب اسکو لیجاتے ہین صوف کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور سپیدی چشم اگرچہ کہنہ ہو اسکے سرمہ سے زائل ہوتی ہے اور
اگر اسکو تکلیس کرین اور زبد البحر اسمین ملائین تو پارہ کو بستہ کردیگا **لاقط الظفر** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سپید چاندی کا
رنگ ہموار اور نرم ہوتا ہے اور اوسمین کوئی نقطہ اور شگاف نہین ہے اگر اسکو ناخن پر پھیرین ناخن کٹ جاوے اور اگر ناخن
تراشیدہ زمین پر پڑے ہون اور یہ وہان پڑا ڈالین تو سب ناخن گرد اوسکے کھینچ آوینگے اور اگر الماس سے متصل ہووے
تو الماس کو پارہ پارہ کرے اور اگر خون حیض اسکے متصل ہو تو یہ پتھر مثل ریگ کے شکستہ ہو جاوے اور اگر کوئی اسکو
پانی مین پی لے جسم اوسکا بگڑ جاویگا اور مثانہ مین سوراخ ہو جاوینگے **لاقط العظم** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر زرد
اور سخت ہے ملک بلخ مین ہوتا ہے اگر اس پتھر کو استخوان کے قریب لیجاوین تو استخوان کو اپنی طرف کھینچ لیگا **لاقط الفضہ**
ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سپید خاکی رنگ ہے اگر اسکو بقدر دس درم کے لیکر پانچ گز کے فاصلے پر چاندی سے رکھین
تو چاندی کو اپنی طرف کھینچ لے گا اور قوت جاذبہ اسکی مقناطیس سے زائد ہے **لاقط القطن** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر کنارے دریا کے ملتا ہے رنگ اسکا سپید ہے اگر اسکے قریب روئی یا کپڑا آوے تو اپنی طرف کھینچتا ہے
خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو ریگ کے ساتھ حل کرکے تانبے پر ڈالین تو تانبا مثل چاندی کے سپید ہو جاتا ہے
لاقط المس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر خاکی رنگ ہوتا ہے تانبے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر بقدر ایک دانگ کے
پیسکر دس درم چاندی گداختہ پر ڈالین تو وہ چاندی زرد رنگ مثل سونے کے ہو جاویگی مگر سونا نہوگی پھر اگر دوسری
مرتبہ اوسکو آگ پر رکھکر عمل کرین زمان دراز تک وہ رنگ اوسکا زائل نہوگا اگر بقدر ایک جو کے یہ پتھر آب شیرین مین
پیسکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو مفید ہو **اغیطوس** یہ پتھر سیاہ ہے اسمین بوے خیار آتی ہے زخمہاے
کہنہ اور عمیق کو بھر لاتا ہے اور صاحب صرع کو مفید ہے حشرات الارض اس سے گریز کرتے ہین قفر ولیس شیخ نے
لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک مصر مین ہوتا ہے دھوبی اس سے کپڑے دھوتے ہین پانی مین گھلجاتا ہے سیلان خون کو مانع ہے
الماس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر نوشادر سے بہت مشابہ ہے اور صاف ہوتا ہے سب پتھرون کو توڑ ڈالتا ہے
مگر سیسے سے ٹوٹ جاتا ہے اگر ہو سکے ہزار ٹکڑے کرین تو ہر ایک ٹکڑا یقین ہے کہ مثلث ہوگا چونکہ حجم اوسکا زیادہ ہے
قوت اسکی زیادہ ہوتی ہے اگر الماس کو نہائی پر رکھکر ہتھوڑا مارین تو الماس نہائی خواہ ہتھوڑے مین گھس جائیگا
اور اگر سیسے سے توڑین تو ٹوٹ جائیگا کان الماس کی جبال سراندیپ مین ہے اور نہایت عمق مین ہے کہ نظر
اوسکی تہ مین کام نہین کرتی اور وہان سانپ بہت ہین کسی کی مجال نہین کہ وہانتک پہونچے جب سکندر بادشاہ

اس مقام تک پونہچا لوگون سے کہا کہ کان سے الماس نکالین سب نے عذر کیا اور کوئی نگیا پس سکندر نے
حکما سے مشورہ کیا آخر یہ امر قرار پایا کہ گوشت تازہ اسمین ڈالا جاوے اور جانوران پرندہ اسمین چھوڑے جاوین
وہ اس گوشت کو اوٹھا لاوینگے اور اوسمین الماس چسپان ہوگا پس سکندر نے اسیطرح کیا ٹکڑے اوسکے بقدر
نخود و مسور اور اکثر مثل باقلے کے گوشت مین چسپان نکلے اگر الماس کو بزر کے خون مین ڈالکر آگ پر رکھین تو گھلجاوے
اور وہ پیچش اور فساد معدہ کو نافع ہے اور الماس دانتون کو توڑ ڈالتا ہے اگر کوئی شخص منھہ مین رکھے تو زہر قاتل ہے
سلاطین اوسکے نگینے بناتے ہین اور کاریگر اوس سے جواہر مین سوراخ کرتے ہین **مانطس** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ
پتھر ہندی ہی اور لوہے سے نہین ٹوٹتا ہی جس مقام پر یہ پتھر ہوتا ہی وہان عمل سحر و شیاطین باطل ہو جاتا ہی جو کوئی
شخص اس پتھر کو حمائل مین ڈالکر پہنے شر جن اور شیاطین سے محفوظ رہے سکندر نے جب اس پتھر کو پایا
لشکر کو حکم کیا کہ اپنے پاس رکھین تمام لشکر اوسکا شر جنات اور شیاطین سے محفوظ ہوگیا **مارون** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر سرمہ کے ہمراہ سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی **ماہانی** ارسطو نے لکھا ہی رنگ اسکا سپید اور زرد ہی ملک
خراسان مین ہوتا ہی سکتہ کو نافع ہی اگر اسکو جلا کر بواسیر پر لگاوین تو بواسیر دفع ہوتی ہی اور اگر اسکی انگشتری
پہنین تو خوف دل سے جاتا رہتا ہی **مرادا** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ملک دکھن مین ملتا ہے جب اوسکو کان سے
نکالتے ہین اگر آفتاب جانب جنوب کے ہوتا ہی رنگ اوسکا زرد اور گرم و خشک ہوتا ہی اور اگر آفتاب سمت شمال
کے ہوتا ہی سرخ رنگ اور مزاج سرد و تر ہوتا ہی زبان یونان مین اسکو سرد طالیس کہتے ہین یعنی سنگ پرندہ وجہ تسمیہ یہ ہی
کہ یہ پتھر ہوا مین پیدا ہوتا ہی جب بخارات لطیف زمین سے اوٹھتے ہین ہوا اونکو ایک جانب سے دوسری جانب
لیجاتی ہی جبتک کہ شمس فوق الارض رہتا ہی یہ پتھر ہوا مین پھرا کرتا ہی رنگ اوسکا سبز سیاہی مائل مثل نیل کے ہوتا ہی
اور جب آفتاب غروب کرتا ہی یہ پتھر ساکن ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی اوسوقت اسکو لوگ پاتے ہین اور یہ پتھر ہمیشہ اسیطرح
ہوا پر جاتا ہی اور زمین پر گرتا ہی کہتے ہین کہ جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی شیاطین اوسکے مطیع ہوتے ہین جو چاہے شیاطین سے
حاصل کرلے **مرجان** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سرخ رنگ ہی دریا مین مثل گھانس کے اوگتا ہی اگر اوسکی خاک کو گداختہ
کرین نو بارہ کو بستہ کردے اور رنگ مثل سونے کے کردے امراض چشم کو بھی نہایت مفید ہی معدن اوسکی ایک مقام پر
ہی کنارے افریقیہ کے کہ اوسکو مرشی الحذر کہتے ہین تاجر وہان جمع ہوتے ہین اور وہان کے لوگون سے اجرت دیکر
نکلواتے ہین وہان کا سلطان اون تاجرون سے کچھ محصول نہین لیتا ہی طریقہ مرجان کے نکالنے کا یہ ہی کہ بقدر ایک
گز کے لکڑی کی ایک صلیب بناتے ہین اور اوسمین بھاری پتھر باندھتے ہین بعد ازان کشتی مین بیٹھتے ہین اور بقدر نصف
فرسنگ کے دریا مین جاتے ہین وہان منبت مرجان ہی پس اوس صلیب کو دریا مین چھوڑتے ہین اور کشتی کو راست
و چپ پھیرتے ہین تاکہ صلیب شاخہاے مرجان مین اٹک جاوے اوسوقت صلیب کو بقوت تمام کھینچتے ہین مرجان

بھی اوس مین اوجھکر نکل آتا ہی رنگ وسکا خاکی ہوتا ہی جب وسکو تراشتے ہین اندر سے سرخ نکلتا ہی بعض لکھتے ہین کہ یہ
پتھر دریاے اندلس مین بھی ہی غوطہ زن دریا مین غوطہ لگا کر اوسکو کاٹتے ہین خواص اسکے سنگ لسبد مین سابقًا
مذکور ہو چکے ہین اعادہ کی کچھ ضرورت نہین لسبد بھی اسیکو کہتے ہین اور ہندی مین اسکو مونگا کہتے ہین **مرداسنج**
یعنی مرداسنگ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر رصاص یعنی قلعی وغیرہ کی خاک ہی اسکا استعمال مراہم مین اسوجہ سے ہے
کہ زخمون کو آلائش سے پاک کر کے اچھا کرتا ہی اور بدبو بھی دفع کرتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ مرداسنگ بغل اور تمام بدن کی
بوے بد اور سیاہ داغون کو کہ چشم مین پڑ جاتے ہین دفع کرتا ہے مرداسنگ ہر قاتل ہے پیشاب کو بند کرتا ہے مجلی
چشم ہی اگر صرف مرداسنگ کو بغل مین ملین بوے بد کو دفع کرتا ہی ولیکن فضلہ کو جانب قلب کے رد کرتا ہی پس چاہیے
کہ اوسمین روغن گل شامل کر لین تاکہ فساد اوسکا دفع ہووے **مرقشیشا** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کی کئی قسمین ہین
ذہبیہ فضیہ نحاسیہ ان سب قسمون مین گندھک اخل ہی جب اسکو جلاتے ہین مانند آرد کے ہو جاتا ہے اور اثر
گندھک اوس سے زائل ہو جاتا ہے کیمیا گر اکثر اپنے اعمال مین اوسکو داخل کرتے ہین اگر کیقدر اسکو تانبے یا سیسے
گداختہ مین ڈالدین تو اوسکو سپید مثل چاندی کے کرتا ہے سرمہ اوسکا جمیع امراض حارہ چشم کو نافع ہی شیخ نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر سونے چاندی تانبے لوہے سے ہوتا ہی ایک قسم اسکی مشابہ اوس جوہر کے ہوتی ہی کہ جسکی جوہر سے پیدا ہوا ہی
اہل فارس اسکو حجر روشنائی کہتے ہین اسلیے کہ بصارت کو تیز کرتا ہے اور ضماد اوسکا بہق یعنی سپیدی جسم کو نافع ہے اگر
لڑکون کے باندھتے ہین اکثر امراض سے محفوظ رہتے ہین اور جسکے پاس یہ پتھر ہو لوگ اوسکے ساتھ خیر و برکت کرتے
ہین اور اگر بالون مین ملے تو بال باریک اور گھونگھر والے ہو جاوینگے **مس** ارسطو نے لکھا ہی کہ رنگ اسکا سبز ہوتا ہی
تیل کے ساتھ لوہے کو اس سے تیز کرتے ہین سرمہ اسکا سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ رنگ اسکے
مختلف ہوتے ہین منجملہ اوسکے ایک پتھر ہی مانند سبنادج کے ہوتا ہی کنارہ دریاے ہند سے آتا ہی درد دندان کو نافع
ہی شیخ نے لکھا ہی کہ اگر تراشہ مس پستان عورت اور خصیہ مرد پر لگاتے ہین تو وہ اپنے مقدار سے نہین بڑھتے
مسہل الولادت ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہندی ہی جب اسکو ہلاتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ اسکے اندر اور پتھر
ہی کان اسکی ملک ہند مین ایک پہاڑ پر ہی کہ درمیان بحر اور شہر قمار کے ہی خاصیت اوسکی کرگس سے معلوم ہوئی
جب کرگس کے بیضہ دینے کا وقت قریب آتا ہی اوسکو نہایت تکلیف ہوتی ہی حتی کہ قریب بمرگ ہوتا ہی پس اوسوقت
نر اوسکا اس پہاڑ کی طرف جاتا ہی اور وہان سے یہ پتھر لاتا ہی اور مادہ کے بازو کے نیچے رکھدیتا ہی بیضہ دینا اوسکو آسان ہوتا
ہی اہل ہند نے یہ خاصیت کرگس سے معلوم کی ہی جب کسی عورت کو وضع حمل مین دشواری ہوتی ہی یہ پتھر اوسکے نیچے
رکھتے ہین وضع حمل مین آسانی ہوتی ہے **مقناطیس** فارسی مین اسکو سنگ آہن ربا کہتے ہین ارسطو نے
لکھا ہی کہ بہتر اسمین وہ ہی کہ سرخ ہووے اور اسپر خطوط سیاہ ہوویں معدن اسکی بلاد ہند مین ہی یہ پتھر لوہے کو

اپنی طرف کھینچتا ہی اسیوجہ سے جہازون مین میخہاے آہنی نہین لگاتے ہین اسلیے کہ جب قریب مقناطیس پہونچتا ہی اوسمین چسپان ہوجاتا ہی اور وہان سے جدا نہین ہوتا ہی عجائب اس پتھر سے ایک یہ امر ہی کہ جب اسکو لہسن کی بو پہونچتی ہی تاثیر اوسکی جاتی رہتی ہی پھر اگر اوسکو سرکہ یا خون بز سے دھووین تو اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہی اگر کسی نے برادہ آہن کو کھایا ہووے اس پتھر کو دودھ کے ساتھ پیسکر پی لے اوس برادہ کو اپنی طرف کھینچ لیگا ایک ذرہ شکم مین نچھوڑیگا اگر کوئی اوس لوہے سے کہ زہر مین بجھایا گیا ہو زخمی ہوا ہو تو وہ شخص مقناطیس کو کھالے اثر زہر کا باطل ہوجاوے اور اسیطرح اگر زخم آہن مسموم پر چھڑکین تو اثر زہر کا نہ ہیگا حق تبارک و تعالے نے لوہے کو اس پتھر کا مطیع فرمایا ہی جیسے عاشق کو معشوق کا مطیع کیا ہے اور بعضون نے لکھا ہی کہ جسکے پاس یہ پتھر ہو وجع مفاصل سے محفوظ رہے اور اگر عورت اپنے پاس رکھے وضع حمل مین آسانی ہو اور اگر مقناطیس کو روغن زیتون مین ملین تو لوہا اوس سے گریز کریگا الا اگر اوسکو خون بز مین دھووین تو پھر جذب آہن کریگا اور نقرس یعنی درد دست و پا کو نافع ہی اور اگر ہاتھ پیر خشک ہوگئے ہون تو اسکو ہاتھ مین رکھے مفید ہوگا ابن سلویہ لکھتا ہی کہ اگر کسی عورت پر وضع حمل مین دشواری ہو اس پتھر کو اوسکے پستان چپ پر لٹکاوے فی الحال وضع کریگی اور جو شخص اپنی گردن مین حمائل کرے ذہن اوسکا زیادہ ہوگا اور نسیان اوسکو نہوگا ملح پیدائش اسکی پانی سے ہوتی ہی کہ اجزاے ارضی کے ساتھ جلکر خشک ہوتا ہی اگر آمیزش اوسکی سخت نہووی خوش ذائقہ ہوگا اور اگر آمیزش اوسکی سخت ہوتی ہی تو تلخ ہوتا ہی اسیوجہ سے بعض نمک طعام مین تلخ معلوم ہوتے ہین کہتے ہین کہ نمک خریف مین پیدا ہوتا ہی بعد بارش کے اسلیے کہ زمانہ گرما مین مادہ لطیف و نازک منحل ہوجاتا ہی اور مادہ سطبر یعنی سخت باقی رہتا ہی پس بوجہ تاثیر آفتاب کے پختہ ہوجاتا ہی نمک کی دو قسمین ہین آبی اور جبلی خاصیت دولون کی یہ ہی کہ بدبو کو دفع کرتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جس شخص نے نمک سے کھانے کی ابتدا کی اور نمک پر انتہا کی پس وسنے ستر بیماریون سے نجات پائی خاک اسکی دانتون کے میل کو دفع کرتی ہی اور ضماد اسکا سیاہی چشم کی زائل کرتا ہی اور استعمال نمک کا بقدر احتیاج کے آدمی کو خوشرنگ کرتا ہی اور گوشت زائدہ وغیرہ کو دفع کرتا ہی اور گزیدہ عقرب پر نمک و تخم کتان لگاوین تو درد دفع ہوتا ہی اور نمک کو شہد اور سرکہ مین ملا کر گزیدہ کھنکھجورہ و مگس پر لگاوین تو نافع ہو اور خارشت بلغمی اور نقرس کو بھی مفید ہی نمک اندرانی کہ فارسی مین اوسکو نمک طبرزد کہتے ہین مشابہ بلور ہوتا ہی دہن کو صاف کرتا ہی اور بن دندان کو مضبوط کرتا ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ نمک کے چند اقسام ہین بعض قسم بلور کے مشابہ ہی اور بعض ثلج کے اللہ پاک نے نمک کو قوام مصالح دنیا کا فرمایا ہی پیدائش اوسکی پانی سے ہوتی ہے یا پتھر سے جس چیز مین ملتا ہی اوسکو اصلاح پہ لاتا ہی چاندی سونے مین رنگ زیادہ کرتا ہی اور تمام اجسام سے میل دفع کرتا ہے نطرون ارسطو نے لکھا ہی کہ نطرون اگرچہ قسم بورق یعنی کہچلون سے ہی لیکن بورق سے

یہ خلاف ہی احساد کو میل سے پاک اور روشن کرتا ہی فوائد اسکے کثیر ہین کیمیاگر اسکا استعمال کرتے ہین عورتون کے
رحم مین جو رطوبت جمع ہو جاتی ہی اوسکو قطع کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ نطرون بورۂ ارمنی ہی قولنج اور سپیدی
چشم کو زائل کرتا ہی اور اگر اوسکو خمیر مین ملاوین تو روٹی خوشرنگ ہو جاتی ہے اور اگر دیگ مین ڈالین تو گوشت پختہ
ہو جاتا ہی **نوبی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نرم ہوتا ہی اور مٹی اسکے دورکنندۂ زہر تمام سمیات کو نافع ہے مگر دل اور
جگر کو مضر ہی اور خون کو رگون مین خراب کرتا ہے اور کبھی حبس نفس کرتا ہی اور غشی لاتا ہی اگر استعمال اسکا قبل تاثیر
کرنے زہر کے ہوگا تو مفید ہی اور اگر بعد اسکے ہوگا تو ضار ہی **نورہ** یہ سنگ سوختہ یعنی چونا ہے خون جاری کو
بند کرتا ہی اور عضو سوختہ کو مفید ہی جب نورہ بالون کے گرانے کے واسطے بدن پہ لگاوین چاہیے کہ روغن بنفشہ
اور ماء الورد بھی لگاوین اسلیے کہ رطوبات جسم کو بھی نکالتا ہی پس روغن بنفشہ وغیرہ اوسکا مصلح ہے لکھا ہے
استعمال نورہ کا بالون کے دفع کے واسطے جنات سے معلوم ہوا ہی جب حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے
حضرت بلقیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ کہ بادشاہزادی یمن کی تھین عقد نکاح کیا آپ کو کمال حسینہ اور جمیلہ پایا
الا آپکی ساق پاؤن بالون کی کثرت تھی پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے اسکے دور کرنے کا علاج
دریافت فرمایا اونھون نے نورہ کا استعمال بتایا اگر کسی مکان مین نورہ ڈالدین تو وہان کیک وغیرہ نہین آتے
ہین **نوشادر** پیدائش اسکی بھی مثل نمک کے ہی لیکن اسمین اجزاے ناری اجزاے ارضی سے زائد ہین
ارسطو نے لکھا ہی کہ معادن اسکی بہت ہین رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور کبھی خاکی اور کبھی سیاہ مشابہ نجاکی جو سپید ہی
مثل بلور کے ہوتا ہی سپیدی چشم کو مفید ہی اور خناق بلغمی کو بھی سودمند ہی اگر اوسکو پختہ کرکے ادویہ کے ہمراہ حلق مین
ڈالین شیخ نے لکھا ہی کہ اگر نوشادر سے مکان مین قلعی کرین تو کوئی جانور مثل مکھی مچھر وغیرہ کے اوس مکان مین
نہ آویگا **ہادی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ممالک جنوبی اور شمالی مین ملتا ہی اگر کسی شخص کے پاس یہ پتھر ہووے
تو کتا اوس سے نہ بولیگا اور اوسکو دیکھکر آواز نکریگا اور اگر اوسکو گداختہ کرکے اوسمین زاج ملاوین تو پارہ
کو بستہ کردیگا اور قائم النار کریگا **یاقوت** ایک پتھر سخت ہوتا ہے رنگ اوسکا سرخ اور زرد اور سبز اور کبودی
ہوتا ہی اور اصل اسکی یہ ہی کہ آب شیرین جب جوف سنگ مین زمانۂ دراز تک رہتا ہی اوسکی حرارت سے پختہ ہوکر
صاف اور شفاف ہو جاتا ہی آگ اوسمین اثر نہین کرتی اور معدن اوسکی بلاد جنوبی مین ہے قریب خط استوا کے
وجود اسکا کم ہی اسیوجہ سے اسکو لوگ عزیز رکھتے ہین ارسطو نے لکھا ہے کہ بہترین اقسام یاقوت سرخ ہے اگر
اسکو آگ پر رکھین حسن اسکا زیادہ ہوگا لوہا اسپر کام نہین کرتا ہی مگر الماس اور سنباذج اس مین اثر پذیر ہوتا ہے
اور یاقوت زرد آگ پر سرخ سے زیادہ صبر کرتا ہے اور یاقوت سبز آگ پر نہین ٹھہرتا ہے غرض کہ یہ تینون
قسمین اشرف ہین اقسام دیگر سے جس شخص کے پاس یاقوت سرخ یا سبز یا زرد ہووے وباے طاعون سے

محفوظ رہیگا اور چشم خلائق مین معزز و محترم ہوگا اور اوسکو فراخی زر ہوگی اور بعضون نے لکھا ہی کہ یاقوت کو اگر پانی
مین ڈالین تو پانی ہرگز بستہ نہوگا **یشب** یہ پتھر مشہور و معروف ہی سپید ہوتا ہی اسکو حجر الثعلب بھی کہتے ہین جو
شخص اپنے پاس رکھے جنگ و جدال مین دشمن پر غالب رہیگا اسیوجہ سے سلاطین اپنی کمر مین رکھتے ہین اگر
تشنہ اسکو اپنے منھ مین رکھے تشنگی دفع ہوتی ہی اور امراض معدہ کو یہ سنگ نہایت سودمند ہی **یقظان**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہمیشہ متحرک رہتا ہی جب آدمی اسکو ہاتھ لگاتا ہی ساکن ہوجاتا ہی خفقان اور رعشہ اور
سستی اعضا کو نہایت مفید ہی جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی اوسکو نسیان نہین ہوتا ہی حکما اسکا ذکر عوام سے
پوشیدہ رکھتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **نوع تیسری اجسام دہنیہ کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ
باطن زمین سرما مین گرم ہوتا ہی اور گرما مین سرد اسی لیے جو رطوبت کہ باطن زمین ہی ایام سرما مین گرم ہوتی ہی اور
ایام گرما مین سرد ہوتی ہی پس رطوبات مین اگر دہنیت ہی بواسطہ حرارت کے کبھی گداختہ ہوجاتی ہین اور بسبب
برودت کے پھر غلیظ ہوکر منعقد ہوجاتی ہین اور اکثر زمانے تک وہان رہتی ہین پس اوسسے کبریت اور زیبق اور نفط
اور قیر وغیرہ پیدا ہوتا ہی بحسب اختلاف مواضع کے کہتے ہین کہ تاثیرات کیفیات یعنی حرارت اور برودت اور
رطوبت سے اولا زیبق و کبریت یعنی پارہ و گندھک پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبات بسبب حرارت گرما اور حرارت
معدن کے لطیف اور سبک ہوکر صعود کرتی ہین اور سوراخون اور غارون مین جاکر اگر ایک زمانہ تک وہان رہتی
ہین پھر بسبب سردی زمستان کے غلیظ ہوکر ٹپکتی ہین چند بار ایسے ہی صعود اور ہبوط ہوتا ہی یہانتک کہ وہ
رطوبات اجزاے ارضیہ کے بسبب حرارت معدن اور کیفیات خارج کے کبھی زیبق اور کبھی کبریت ہوجاتی ہین جیساکہ
بیان مفصل آگے آویگا اور جب زیبق اور کبریت باہم ملتے ہین مختلط ہوکر نضج پاتے ہین تو اور معدنیات مثل فضہ
وغیرہ کے متولد ہوتے ہین جیساکہ بیان ہر ایک کا مفصل گذرا واللہ اعلم بالصواب **زیبق** لکھا ہی کہ جب اجزاے
ارضی کبریتی اور اجزاے آبی باہم مختلط ہوتے ہین باین طور کہ تفریق اونمین نہوسکے اور حرارت معدنی
اور خارجی اونکو نضج دیتی ہی بعد نضج کے وہ اجزاے مختلط زیبق ہوجاتے ہین اور ہر قطعہ مدور ہوتا ہے اور
پردہ خاکی نہایت لطیف اوسکو محیط ہوتا ہے جب قطعہ دوسرا اوسکے ساتھ متصل ہوتا ہی وہ پردہ پھٹ جاتا ہی اور
دونون قطعہ ایک ہوجاتے ہین پھر پردہ خاکی لطیف گرد سے ملجاتا ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ مادہ زیبق اور
فضہ ایک ہے الا جب مادہ مین کوئی فساد لاحق ہوتا ہی تو سیماب ہوجاتا ہے اور بیان فساد کا سابق ہوچکا اور
خاصہ پارہ کا یہ ہی کہ اگر بدن پر ملین جوئین وغیرہ بدن مین نہ پیدا ہونگی اور خاک اسکی خمیر مین ملاوین تو چوہے
کھاتے ہی مرجاوینگے اگر آگ پر رکھین جو اوسکے قریب ہوگا تو اوسکو امراض عصب مثل فالج و خشکی
دماغ و گندگی دہن و شبکوری و زردی رنگ وغیرہ کے پیدا ہونگے اور اوسکے دھوین سے سانپ اور بچھو

گریز کرتے ہیں اور اگر اچانک دخان اونکے پاس آجاتا ہے تو ہلاک ہو جاتے ہیں شیخ نے لکھا ہے کہ دخان اسکا چشم کو نقصان کرتا ہے
اسیوجہ سے اکثر اہل کیمیا کی آنکھوں میں نقصان آجاتا ہے اور سماعت میں بھی فتور ہوتا ہے لکھا ہے کہ محمد بن زکریا ابتدای عمر میں
کیمیاگر تھا آخر اندھا ہو گیا بغداد میں علاج کے واسطے گیا ایک طبیب سے ہزار دینار پر فیصلہ ہوا طبیب نے چند فلوس کے چند
ادویہ مفرد مرکب کر کے اوسکو دیئے با استعمال کرے حق تعالی نے شفا دی اوسوقت طبیب نے کہا کہ کیمیا یہ ہے کہ چند فلوس سے
ہزار دینار حاصل ہوے نہ یہ کہ تونے دونوں آنکھیں اپنی ضایع کیں اگر بمقابلہ آنکھوں کے تمام عالم کا روپیہ صرف کیا جاوے
تو بھی کم ہے پس محمد بن زکریا نے شغل کیمیاگری کا ترک کیا اور تحصیل طب میں مشغول ہوا اور اگر پارے کو تنور میں ڈالدیں
تو تمام روٹیاں تنور سے گر پڑینگی اور اگر کسیکے کان میں ڈالیں تو عقل اوسکی زائل ہو اور دماغ میں ثقل عظیم پیدا ہو اور
عجب نہیں کہ سکتہ یا صرع پیدا ہو جاے طریقہ اوسکے نکالنے کا یہ ہے کہ سلائی ارزیز کی کان میں ڈالیں پارہ اوسمیں
چسپاں ہوگا یا ایک پیر سے کودے اور اوس کان کو جسمیں پارہ ہے نیچے کی طرف کرے تو پارہ کان سے گر جاوے گا
کبریت پیدایش اسکی اجزاے خاکی اور آبی اور ہوائی سے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعض اجزا بعض میں مختلط ہوتی ہیں اور
بسبب شدت حرارت معدن کے وہ اجزا پختہ ہو کر مثل روغن کے ہو جاتے ہیں پس بسبب برودت کے بستہ ہوتے
ہیں ارسطو نے لکھا ہے کہ اقسام اسکے بہت ہیں سرخ سفید زرد بہترین اقسام سرخ ہے ملک مغرب میں قریب
بحر اوقیانوس کے اسکی کان ہے قریب آبادی نہیں ہے اور یہ قسم عزیز الوجود ہے شب کو اسکی کان میں روشنی ہوتی ہے
حتی کہ چند فرسنگ سے وہ روشنی نظر آتی ہے اور جب اوسکو کان سے نکال لیتے ہیں شب کو اوسمیں روشنی نہیں
ہوتی ہے یہ قسم صرع اور سکتہ اور درد شقیقہ کو مفید ہے اور کیمیا میں کام آتی ہے اور کبریت سپید رنگ سفید کو سیاہ
کرتی ہے اکثر چشمہ ہاے آب میں پانی کے ہمراہ بہتی ہے پانی میں اوسکی بو آتی ہے وقت اعتدال ہوا کے اوس پانی میں
نہانا اورام اور جراحات بلغمی کو مفید ہے اور ریاح فاسدہ سوداوی کو دفع کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ کبریت ادویہ
برص سے ہے اگر اوسکو آگ نہ پہونچی ہو اگر کبریت کو بطم کے گوند میں ملا کر نشان ہاے ناخن پر لگاویں تو وہ نشان جاتے
رہیں گے اور اگر سرکہ میں ملا کر سپیدی چشم پر لگاویں تو سپیدی زائل ہوتی ہے اور اگر نطرون کے ہمراہ نقرس پر لگاویں
تو مفید ہے اور خون حیض جاری کرتی ہے اور بخور اوسکا زکام اور نزلہ کو نافع ہے اور اگر اسکو پیسکر جسم پر ملیں تو رگیں
بدن کی کھنچ جاویں اور اگر زن حاملہ کے نیچے اوسکا بخور کریں تو وہ عورت وضع حمل کریگی اور کبریت زرد موضع گزیدہ ہوام
کو نافع ہے اور زکام کو حبس کرتی ہے اور بخور اوسکا بالونکو سفید کرتا ہے اور اوسکی بو سے سانپ اور بچھو کیک وغیرہ بھاگتے
ہیں خصوصاً اگر اسمیں سم خر یا روغن ملاویں تو نہایت سریع التاثیر ہے اور اگر کبریت کا بخور درخت ترنج کے نیچے کریں
تو تمام ثمر اوسکے گر جاوینگے **قیر** اسکی دو قسمیں ہیں جبلی اور آبی جبلی چشمہ ہاے آب سے مثل آب کے جو پہاڑ پر ہوتے
ہیں اون میں جوش کھایا کرتا ہے اور آبی پانی کے ساتھ بہتا ہے اول نرم ہوتا ہے جب ہواے سرد اوسپر گذرتی ہے

سخت ہو جاتا ہی جب اوسکو پانی سے نکال لیتے ہین پہلے اوسمین ملا دیتے ہین ورد گب مین رکھکر پکاتے ہین اور زمین پر ڈالتے
ہین بعد ازان اوسکو استعمال کرتے ہین یعنی کشتی وغیرہ مین لگاتے ہین تا پانی اوسکے اندر سرایت نکرے شیخ نے
لکھا ہی کہ کھانا قیر کا خون کو جو شکم مین منجمد ہوتا ہی گداختہ کرتا ہی اور ضماد اوسکا خنازیر کو پختہ کرتا ہے اور قوبا کو زائل کرتا ہی
اور نقرس کو مفید ہی اور سعال اور خناق کو نافع ہے نفط پیدایش اسکی پانی سے ہوتی ہے پانی کے اوپر آجاتا ہے
رنگ اوسکا سپید اور سیاہ ہوتا ہی وجع مفاصل اور لقوہ اور فالج اور سپیدی چشم اور نزول آب چشم کو نافع ہے اگر
نصف مثقال نفط گزیدۂ سگ کھالے تو نہایت مفید ہے اور اگر کسی عورت کے شکم مین بچہ مر گیا ہو وہ عورت
نصف مثقال نفط کھالے بچہ مردہ اور علاقہ کہ جسمین بچہ ہوتا ہی وہ بھی گر جاویگا اور ضماد اوسکا حب القرع اور
آبلون اور گزیدۂ ہوام کو نافع ہی نفط مین ایک ایسی قوت ہے کہ اگر دو چار مرتبہ اوسکو حرکت دین اوسمین آگ پیدا
ہو جاتی ہی مومیائی پیدایش اسکی مثل پیدایش قیر کے ہے مگر مومیائی عزیز الوجود ہی معدن اسکی ملک موصل اور
ملک فارس مین ہی استخوان شکستہ یا از جا رفتہ اور زخم اور لقوہ اور فالج کو پینا اور ضماد اوسکا مفید ہے اور اگر آب
مرزنجوش مین ملاکر ناک مین ڈالین تو لقوہ اور درد شقیقہ اور صداع بارد اور صرع کو نافع ہے اور خناق اور خفقان کو
بھی سودمند ہے اور روغن کے ہمراہ مقام گزیدۂ ہوام پر لگاوین تو فائدہ بخشتی ہی صاحب اختیارات بدیعی نے لکھا ہے
کہ ولیسقوریدوس کہتا ہی منافع مومیائی کے بہت ہین لطیف اور محلل ہے طبیعت اوسکی تیسرے درجے مین گرم ہے
اور شیخ کہتا ہی کہ طبیعت اسکی دوم مین گرم اور اول مین خشک ہی مقوی روح ہی ورم ہاے بلغمی کو مفید ہے اگر صعتر کے
ہمراہ پیوین اور سکنجبین کے ساتھ خون جاری کو بند کرتی ہے اور درد حلق کو نافع ہے اور پانی کے ساتھ دافع خفقان
اور عقرب گزیدہ کو نافع ہی اور شراب خالص کے ساتھ اور شراب اور پانی مین ملاکر بھی استعمال کرتے ہین اور روغن مین
بھی ملاکر موضع گزیدہ پر لگاتے ہین اور واسطے شکستگی استخوان وغیرہ کے نہایت مفید ہی اور بہت جلد مقام
شکستہ تک نفوذ کرتی ہی اگر بقدر نصف دانگ کے مومیائی آب جوشان مین ملاکر مستسقی کے شکم پر لگادین تو مفید
ہووے اور واسطے امساک بول کے تخم کرفس کے ساتھ جوش کرکے تناول کرتے ہین اور ابتداے برص اور جذام
اور داء الفیل مین سات روز پیاپے افتیمون یعنی اکاس بیل وا امربیل ساتھ پینا نہایت مفید ہے اور درد معدہ
کہ سردی سے ہوا اور سوء الہضمی کو استعمال اسکا شراب کے ساتھ بقدر دو دانگ نافع ہی اور زہر خوردہ اور گزیدہ مار و کژدم کیواسطے
استعمال اسکا ہمراہ بادیان و پودینہ کوہی کہ پانی مین جوش کیا ہو نہایت مفید ہی اور رعشۂ اعضا کیواسطے استعمال اسکا ہر روزہ
ہمراہ جوشاندۂ زنجبیل و صعتر کے نافع ہی عورتون کو جو عوارض سردی سے رحم مین لاحق ہوتی ہین انکو ہمراہ آب تربات کے بقدر
دو دانگ کے نفع ہی اور تب ربع کو نصف دانگ مین درم بادآورد کے جوشاندہ کے ہمراہ نافع ہی مومیائی کے سوا اس قسم کے اور بھی اقسام ہین کہ
پہاڑون یا دریا مین ملتی ہی اوسکو قفر الیہود کہتے ہین منافع اسکی بھی قریب مومیائی کے ہین عنبر دریا سے نکلتے ہین

انفاق ہی لیکن بعض کہتے ہین چشمہ سے نکلتا ہی اور بعض قائل ہین کہ حیوان آبی کا سرگین ہی اور بعض کہتے ہین
کہ بارش نرم سے کہ اوسکو طل کہتے ہین جو دریا مین پتھر پر پڑتی ہے اوس سے پیدا ہوتا ہے جیسے کہ ترنجبین ایک
خار مخصوص پر طل سے ہوتی ہے ملک خراسان مین بہ صورت دریا سے نکلتا ہے رنگ اسکا اشہب اور کبودی
اور زرد ہوتا ہے بہترین اقسام اشہب ہی اوسکو سپند کہتے ہین اور کبودی کو فستقی کہتے ہین اور زرد کو خشخاشی
بعض اوقات دریا سے رنگ سے بڑے بڑے ٹکڑے نکلتے ہین اور اکثر بقدر سر انسان کے ٹکڑے ملتے ہین اور کبھی اوسکو
ماہی کلان کھا جاتی ہی پس وہ مردہ ہو کر پانی پر آتی ہی لوگ اوسکو باہر نکالتے ہین اور اوسکا شکم چاک کرکے اوسمین سے
عنبر نکالتے ہین اور یہ بہترین اقسام ہی نجار اوسکو پہچانتے ہین طبیعت اوسکی اول درجہ مین خشک اور دوم مین گرم
ہی مقوی اعصاب اور حواس ہے اور امراض باردہ اور بلغمی کو مثل درد معدہ اور درد شقیقہ اور صداع باردہ کو
بھی دھونی اسکی مفید ہے اور وجع مفاصل بلغمی اور فالج اور لقوہ کے مراہم اور مشروبات مین استعمال ہوتا ہی
جیساکہ تفصیل اسکی کتب طب مین مذکور ہے بقدر ایک دانگ کے پینا اسکا مفید ہے اور زائد اس سے مضر
واللہ اعلم بالصواب **نظر دوسری بیان نباتات مین** نبات متوسط ہے درمیان معادن اور
حیوان کے یعنے جماد سے عالی ہے کہ اسمین نمو ہے اور جماد مین نمو نہین ہے اور حیوان سے سافل ہے کہ حیوان
حساس متحرک بالارادہ ہی اور یہ نہین ہی چونکہ نبات اجسام نامیہ سے ہے لہذا چند قوی مین شریک حیوان کے ہی
جاذبہ و ماسکہ و ہاضمہ و دافعہ و غاذیہ و نامیہ و مولدہ و مصورہ قوت جاذبہ اجزاے لطیفہ ارضیہ و مائیہ کو اپنی
طرف کھینچتی ہے و قوت ہاضمہ اون اجزا کو استعداد جزو نبات ہونے کی دیتی ہے اور قوت دافعہ فضلات
کو کہ جزو نبات ہونے کی صلاحیت اونمین ہے دفع کرتی ہے اور قوت غاذیہ اونھین اجزا سے بدل
اجزاے متحللہ جسم نبات کا کرتی ہے یعنی حرارت آفتاب و ہوا سے جسقدر کہ اجزا کہ جسم نبات سے تحلیل
ہوتے ہین اونکا بدل ان اجزاء مستعدہ سے پہونچاتی ہے بعد اوسکے قوت نامیہ اقطار اور اطراف جسم مین
تقسیم کرکے جسم کو بڑھاتی ہے ایک زمانہ معین تک پھر قوت مولدہ وہ مادہ پیدا کرتی ہے کہ اوسے مثل اوسکی
صلاحیت جسم بنانے مین ہوتی ہی اور اسی مادہ کو جسم حیوان مین نطفہ کہتے ہین اور اوس مادہ مین قوت مصورہ
ہوتی ہے کہ اجسام نبات کو بصور گوناگون مصور کرتی ہے اسیطرح قدرت باری تعالی سے درخت پیدا ہوتے
ہین اور پھلتے ہین اور کیا شان اوسکی ہے کہ بعض اثمار سے وہ ہین کہ اونکا لب انسان کے لیے غذا کیا
مثل جوز و لوز وغیرہ کے اور بعض وہ ہین کہ گودا اونکا غذا کیا مثل سیب اور بہی وغیرہ کے اور بعض وہ ہین
کہ کل اونکا غذا کے لیے مقرر فرمایا مثل انجیر وغیرہ کے اب جاننا چاہیے کہ نباتات دو ہین شجر اور نجم شجر وہ ہے
کہ جسکی ساق ہو اور جسکی نہو وہ نجم ہے اشجار مثل حیوانات بزرگ کے ہین اور نجوم مثل حیوانات خرد کے

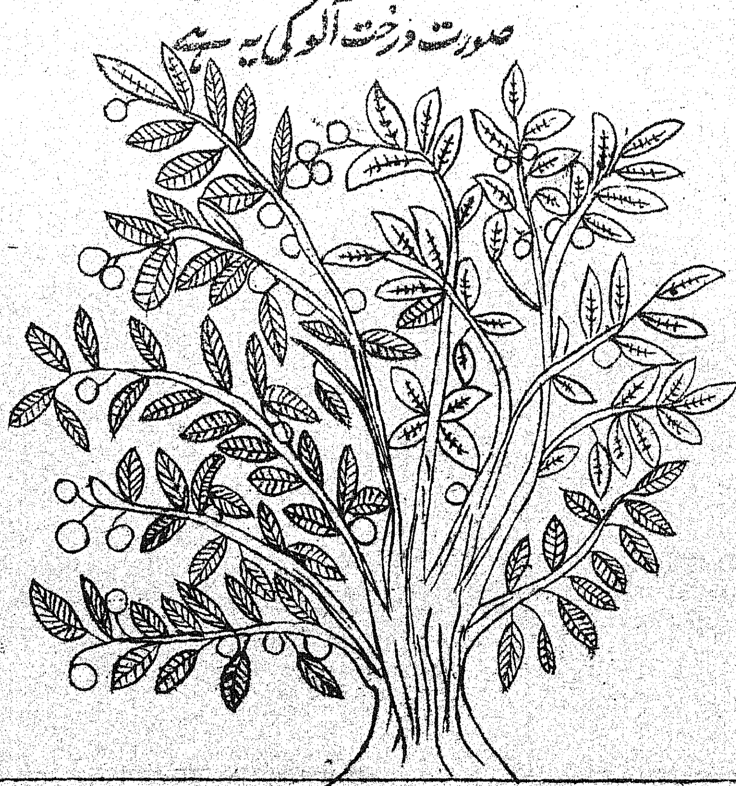
گزیدہ مار و عقرب پر لگاوین فی الحال درد ساکن ہو اور اگر تخم ترنج کو کسی پارچہ مین باندھکر عورت کے بازو سے چپک
باندھین تو جبتک وہ تخم اوسکے بازو پر رہین گے وہ عورت حاملہ نہوگی



صورت درخت ترنج کی یہ ہی

اجاص فارسی مین اسکو آلو کہتے ہین لکھا ہی کہ اگر درخت آلو کو آب آلو سے پانی دین تو آلو خوش ذائقہ ہوگا اور اگر
زہرہ گاؤ درخت آلو سے شیرین مین ڈالدین تو پھل کیڑے سے محفوظ رہین گے اگر برگ آلو کو جوش کرکے اوس پانی
سے کلی کرین رطوبات کو بن دندان سے دفع کرے اور اگر کوئی شخص چاہے کہ آلو زمانہ دراز تک خراب نہو اور قائم رہے
تو آلو کو کسی ظرف مین رکھکر اوپر سے عصارہ اوسکا بھر دین اور ظرف کو مٹی سے بند کردین ہمیشہ تازہ رہین گے اور
آلو دافع حرارت و تشنگی ہے

آزاد درخت
ہوتا ہی ملک
مین اور اوسکو
کہتے ہین ثمر
انار ہوتا ہے
ہین جو کھاے
افسردہ اوسکا
تو جون مرجاتی
دراز ہوتے ہین
نزدیک اگر



صورت درخت آلو کی یہ ہے

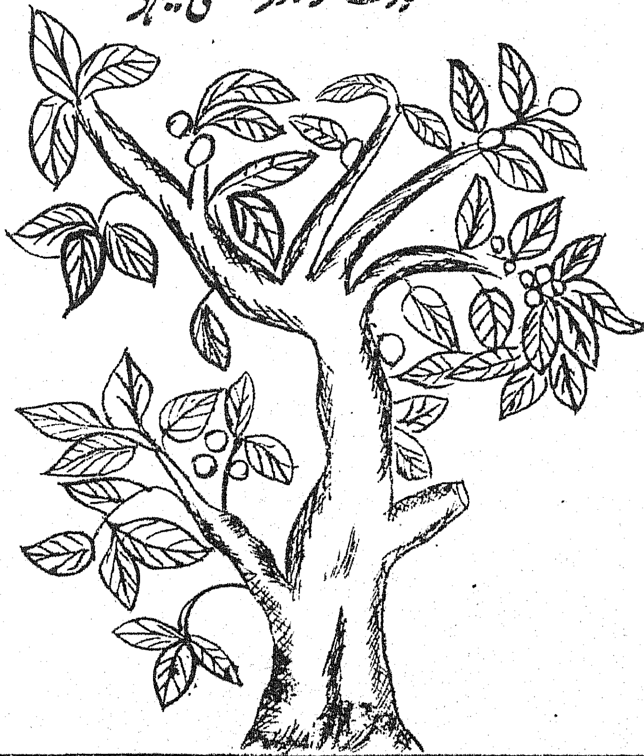
یہ درخت بڑا
طبرستان
طا حک بھی
اوسکا مشابہ
اور پتے زہر
ہلاک ہووے
اگر سر مین لگاوین
ہے اور بال
بعض کے
شہد کے ساتھ

استعمال کرین توضرر سم مندفع ہو اور قولنج کو بھی نافع ہووے شیخ نے لکھا ہے کہ پھل اوسکے بھی زہر ہین جو کھالے
نہایت تکلیف اوٹھاویگا اور عجب نہین کہ ہلاک ہوجاوے

ام غیلان
بہت بڑا ہوتا
اوسکے تیز
بہت ہوتے
درخت صمغ
شیخ نے
اسکی جڑ کو
ہین بخور اوسکا
کرتا ہے اور
کو بالکل دفع

یہ درخت جنگلی
ہے اور خار
اور دراز اور
ہین اور اوسکو
بھی کہتے ہین
لکھا ہے کہ
ہنک کہتے
بدن کو خوشبودار
بوے فورہ
کرتا ہے
مشہور ہے

صورت آزاد درخت کی یہ ہے



بان اشجار
یہ ہر دانہ اوسکا
اور سپیدی مائل
روغن بان بھی استعمال
زائد اگر شریک
کہ خوشبو اچھی ہوتی
نہین ملتا ہے تو
کرتے ہین شیخ نے
اگر مرہم بناوین سیاہ
جسم اور علامت
ہے اور اگر جوش کرکے
درد دندان کو نافع ہے
کہ خون بینی کو بند کرتا ہے

دانہ نخود سے بڑا
ہوتا ہے غالیہ مین
کرتے ہین اور عنبر
کرین تو اور بہتر ہے
ہے اور اگر روغن بان
حب قطن شریک
لکھا ہے کہ حب البان کا
داغ اور سپید داغ
زخم اور مسون کو مفید
اوسکے پانیسے کلی کرین
اور بعض لوگون نے لکھا ہے
اور خارش کو دفع کرتا ہے

صورت درخت ام غیلان کی یہ ہے

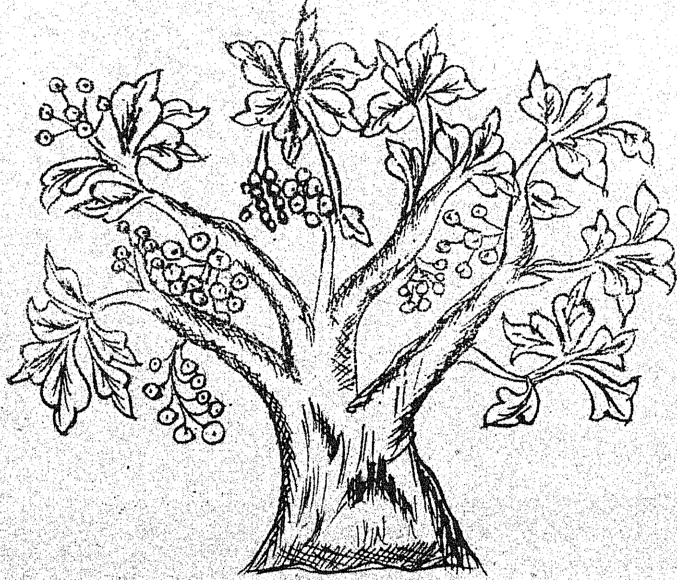


صورت درخت بان کی یہ ہے



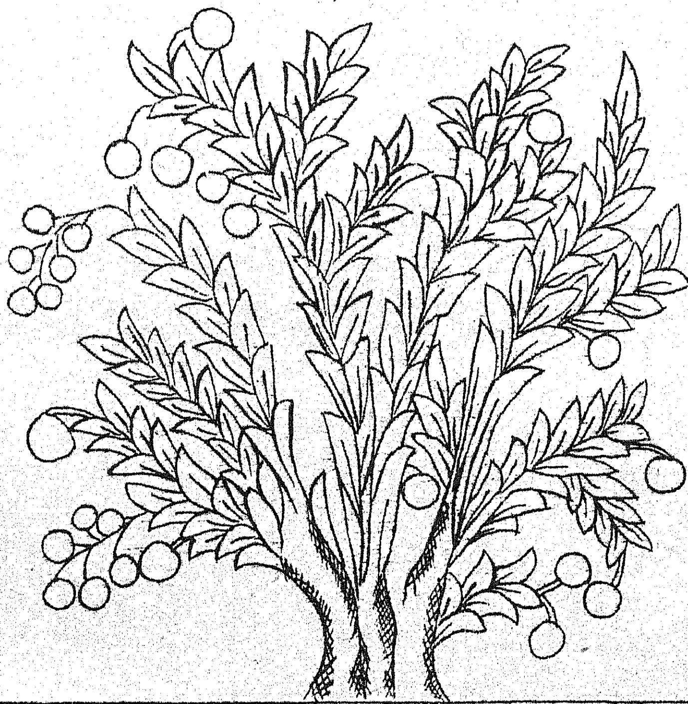
بطم فارسی میں اسکو بانشق کہتے ہیں یہ درخت کوہی ہے پھل اوسکے دانہ ہوتے ہیں شیخ نے لکھا ہے کہ اگر ثمر اسکی زخموں کے داغوں پر لگاویں تو نافع ہو اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ قوت باہ زیادہ کرتا ہے خصوصاً جسوقت کہ تر و تازہ ہو روغن اوسکا لقوہ اور فالج کو نافع ہے الاخواہش طعام کو زائل کرتا ہے اور گوند اوسکا مثل پھل کے نافع ہے اگر پانی کے ساتھ تناول کریں تو گزیدہ سانپ اور مکڑی کو نافع ہے۔

صورت درخت بلسان کی یہ ہے



بلسان یہ درخت ملک مصر میں ایک مقام معین پر ہوتا ہے کہ اوسکو عین الشمس کہتے ہیں خوشبو اسکی برگ و درخت کی مشابہ سداب ہے رنگ اسکا مائل بسپیدی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اوسکا اور پھل اسکے دافع امراض ردیہ مثل سل و ذات الجنب وعرق النساء وصرع ودوران سر وسپیدی چشم

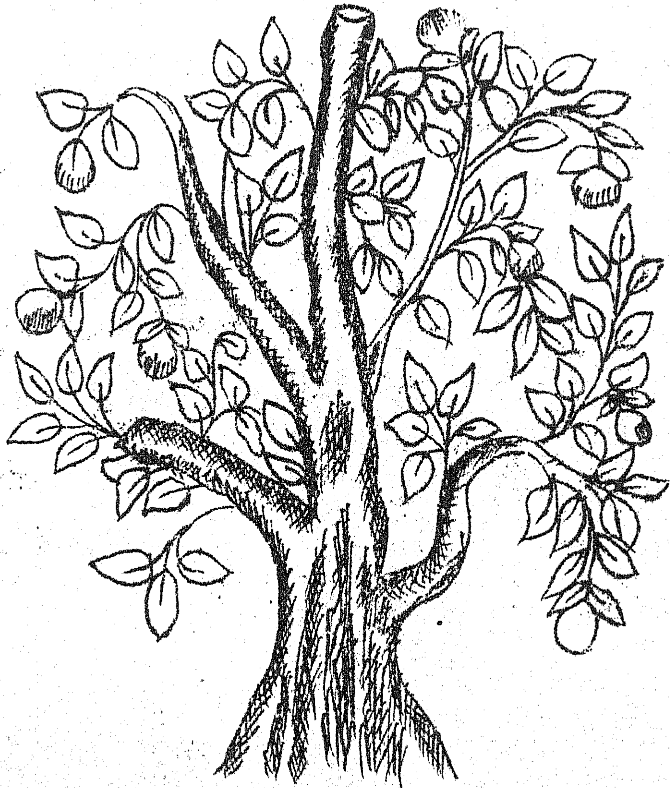
وعسر البول کے ہین اور بعض نے لکھا ہی کہ رطوبات رحم زن عقیمہ اور تمام سمیات کو نافع ہی روغن اسکا نہایت عزیز الوجود
ہی سلاطین لوگون کو بطریق ہدیہ دیا کرتے تھے لکھا ہی کہ خاصیت اس روغن کی اوسوقت ہوتی ہی کہ اسکے درخت سبز
آبپاشی اوس چشمہ کے پانی سے ہو کہ جسمین حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام نے غسل فرمایا تھا جب ستارہ شعری طلوع
کرتا ہی ساق درخت بلسان کو لوہے سے مجروح کرتے ہین اور وہان پر شیشہ رکھدیتے ہین پس جو تری کہ اوسمین سے
نکلتی ہے وہان جمع ہوتی ہی ایک مرد نصرانی وہان رہتا ہے وہی اوسکو نکالتا ہی اور وہی اوسکو پختہ کرتا ہی سوا اوسکے
اور کوئی نہین جانتا ہی جب وہ شخص قریب المرگ ہوتا ہی اپنی اولاد سے ایک کو یہ عمل بتاتا ہی اور اسیطرح
پشت با پشت سے اوسکے خاندان مین یہ کام چلا آتا ہی ہر سال بمقدار چند رطل کے اوس سے روغن حاصل ہوتا
ہی یہ روغن نہایت عزیز الوجود ہی جسقدر قیمت کو چاہتا ہی بیچتا ہے زخمہاے فاسدہ اور استخوان شکستہ کو مفید
ہی روغن اسکا اسکے دانہ سے قویتر ہے اور ہر دانہ اسکا اسکی لکڑی سے قوی تر ہی اور لکڑی اسکی سب لکڑیون سے
اچھی ہی اسکی لکڑی گندم گون اور خوشبودار ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ روغن اسکا پردۂ چشم کو روشن
کرتا ہے اور بچہ کہ شکم مادر مین
رہجاتا ہے اوسکو نکالتا ہے مع مشیمہ
یعنی جھلی کہ جسین مین لڑکا ہوتا ہے اور
بعض لوگون نے لکھا ہے کہ روغن
اسکا فالج کو نافع ہے یہ روغن بعد
پختہ کرنے کے مثل موم روغن کے
ہو جاتا ہے بلوط درخت کو بھی معروف
اور مشہور ہے لکھا ہے کہ اس
درخت کے ایک سال کے پھل
بلوط ہوتے ہین اور ایک سال کے
مازو پس اگر یہ امر درست ہے


صورت درخت بلسان کی یہ ہے

تو درخت درختون مین مثل خرگوش کے حیوانون مین ہے کہ ایک سال مادہ اور ایک سال نر ہوتا ہی
واللہ اعلم بصحتہ لکھا ہے کہ اگر برگ درخت بلوط سانپ پر ڈالین تو وہ اپنی جگہ سے جنبش نکر سکے گا
شیخ نے لکھا ہی کہ اگر ثمر اسکی پیسکر زخمون پر رکھین تو زخم اچھے ہو جائینگے اور زہر اور جریان خون کو
نافع ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر خاک اسکی موشہاے دشتی کے سوراخ مین ڈالدین تو اوسکے

آپس مین عناد پیدا ہوگا اور قوی ضعیف کو ہلاک کریگا

تفاح فارسی کہتے ہین لکھا ہے کے گرد پیاز دشتی مین کیڑے نہ پڑینگے سیب کے گلاب سرخ ہوگا یا گرد کھود کے اوسمین اور خوک کا بھرین سرخ ہوگا اور بھرین ادر بجاے کہنہ کی تلچھٹ شگوفہ اوسکے



صورت درخت بلوط کی یہ ہے

مین اسکو سیب کہ اگر درخت سیب لگاوین تو سیب اور گرد درخت لگاوین تو سیب اوسکے گرد ہا غلیظ انسان تو سیب اوسکا اگر سرگین سے بز آب سے کے شراب سے سکنجبین تو مطلقا نگر ینگے

اور ذائقہ اوسکا اچھا ہوگا شیخ نے لکھا ہے کہ عصارہ برگ سیب سمیات کو نافع ہے اور کھیل اوسکا مقوی دل و دماغ ہے الا اوسکے کھانے پر مداومت وجع اعصاب پیدا کرتی ہے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ سیب مین چند امور عجیب ہین صفرت دری حمرت ذہبی بیاض فضی چشم کو اوسکی حسن شکل اور لون سے لذت حاصل ہوتی ہے اور دماغ کو اوسکی بو سے قوت اور ذوق اوسکی خورش سے لذت پاتا ہے بعض شعرا نے اسکی مدح مین اشعار لکھے ہین اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ عصارہ سیب نقرس اور ضعف دلکو مفید ہے اور سیب خام دافع سم عقرب اور تمام سمیات حار ہے اگر سیب کو برگ انجیر مین لپیٹ کر زمین مین دفن کردین یا برگ جوز مین لپیٹ کر آفتاب مین رکھین ہم زمانہ دراز تک رہتا ہے

تنوب یہ درخت اور کوہستان ملک روم مین پیدا ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے اگر اسکو زخم تازہ پر لگاوین تو زخم خراب نہ ہوگا اور لکڑی اسکی اگر سرکہ کے ساتھ استعمال کرین درد دندان کو نافع ہے اور دانہ اوسکا بہت بڑا ہوتا ہے



صورت درخت سیب کی یہ ہے

گھوڑون کا دانہ ہوتا ہے طبیعت اوسکی خشک ہے نفث سینہ وغیرہ کو مفید ہے اور گوند اوسکا کھانسی کو نہایت سودمند ہے اگرچہ کہنہ ہو اور اوسکے درخت سے پانی مانند تیر کے جاری رہتا ہے وہ پانی سپیدی ناخن کو زائل کرتا ہے اور اگر بوائی پڑ جو پیر مین پیدا ہوتی ہے لگاوین تو بوائی جاتی رہیگی اور اگر بدن کے بال گر پڑے ہون تو اوسکے پانی سے بال پھر نکل آوینگے اور یہ پانی پلکون کو بھی نافع ہے اور بصارت کو بھی قوی کرتا ہے

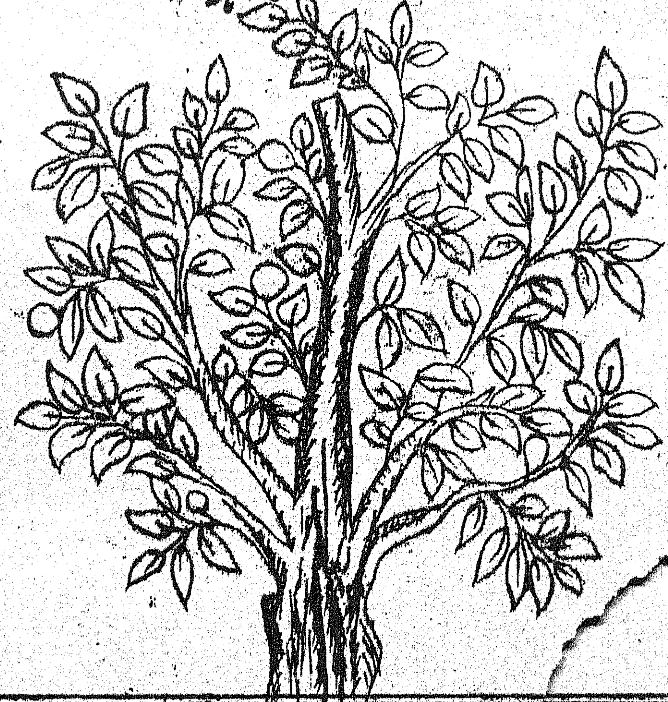
توت یہ درخت ہے اسلیے کہ ریشم کے پاتے ہین توت شیرین اور توت ترش کو بینائی اگر درخت توت کے نیچے پیاز نرگس اور پیاز موش درخت توت قوی ہوگا شیخ نے لکھا ہے انجیر سیاہ کو آب سپید بالون پر لگاوین اور کلی برگ توت نافع ہے اور بعض کہ برگ توت ترش خناق کو نافع ہے اور گزیدہ رتیلا کو مفید گزیدہ عقرب لگاوین ہمراہ ترنجبین کے تین فارسی مین جب چاہین کہ درخت کہ اوسکے درخت آب نمک مین

عظیم ہوتا ہے اور عزیز کیڑے اس سے پرورش کو اہل عرب فرصاد کہتے ہین لکھا ہے کہ پیاز دشتی کہ اوسکو بھی کہتے ہین بوئین اور بہت بار آور کہ برگ توت اور برگ باران مین جوش کرکے تو بال سیاہ ہو جاوینگے ترش کی درد دندانکو لوگون نے لکھا ہے درد گلو اور ارباب عصارہ برگ توت ہے اگر توت سیاہ کو درد ساکن ہو اور حب القرع کو نافع ہے اسکو انجیر کہتے ہے انجیر لگاوین چاہیے کو ایک روز ڈال دین اور

صورت درخت تنوب کی یہ ہے



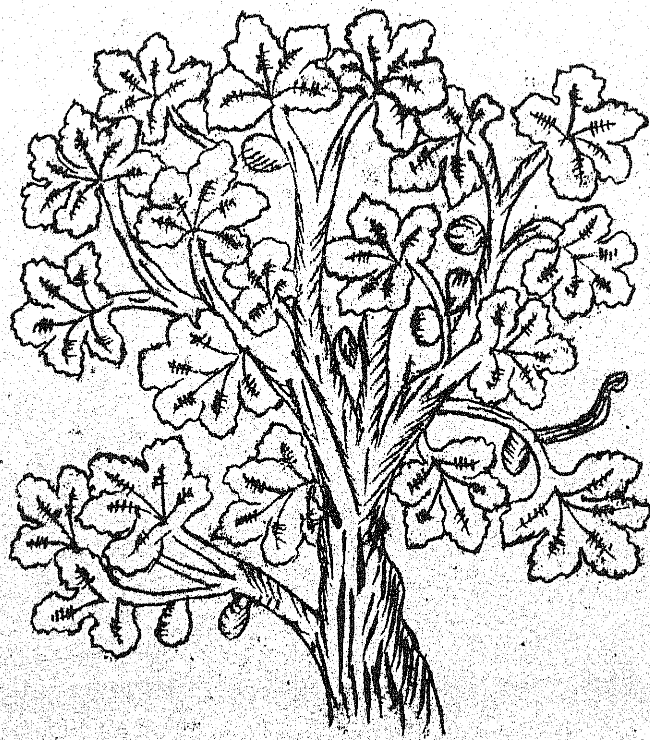
صورت درخت توت کی یہ ہے



نفت ایک قسم مثل نفط کے ہوتی ہے اگر بیستر سے نکلتی ہے ۱۲

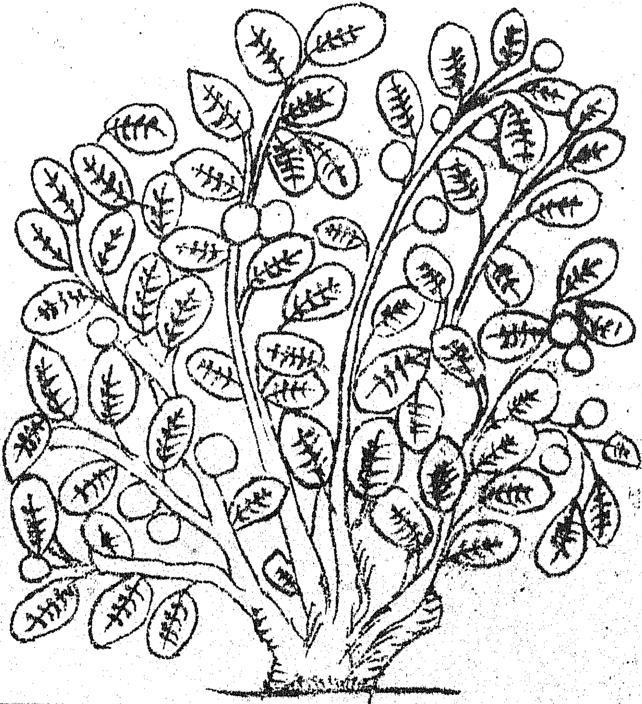
اوسکے نیچے سرگین گاؤ رکھدین بعدازان دوسرے دن جہان درخت لگانا منظور ہو لگاوین تو پہل اوسکا اچھا
ہوگا اور اگر اوسکے درخت کے نیچے خرچنگ کو نمک آسمان گونی کے ساتھ دفن کرین تو پہل اوسکے نگرینگے
اور شیرین زیادہ ہونگے شیخ نے لکہا ہے کہ چوب درخت انجیر درد خصیہ اور گزیدہ رتیلا کو مفید ہے چاہین تناول
کرین یا ضماد اور دخان چوب انجیر درد مثانہ اور ورم خصیہ کو نافع ہے اور دود چوب انجیر کا اگر گزیدہ جانوران
زہرآلود پر لگاوین تو زہر بدن مین سرایت نکریگا اور شاخین انجیر کی اگر دیگ مین گوشت کے ڈالین تو گوشت پختہ ہوجانا
ہی رطوبت چوب انجیر کی اگر باغ مین ڈالدین تو کیڑے جو باغ مین پیدا ہوتے ہین مرجاوینگے اور اگر ورق تازہ اور
تمر خام انجیر زخم سگ دیوانہ پر لگاوین نافع ہے اور اگر اوسکا مرہم بناکر زخم راسو پر لگاوین تو مفید ہوگا شیرہ برگ
انجیر گندگی پوست کو دفع کرتا ہے اور داغون کو دور کرتا ہے اور اگر برگ انجیر تازہ دودھ مین ڈالین تو دودھ بستہ
ہوجاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ پاک نے فرقان مجید مین انجیر کو بقسم یاد فرمایا ہے اسلیے
کہ مشابہ پہلون بہشت اور بقدر ایک لقمہ کے ہے اور تخم و استخوان سے خالی ہے کوئی شخص انجیر خدمت مین
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا آپ نے فرمایا اگر مین کہتا کہ میوہ بہشت سے اوترا ہی تو انجیر
کو کہتا انجیر قاطع بواسیر اور نافع نقرس ہے شیخ نے لکہا ہو کہ اگر انجیر خام کو سپیدی داغہاے جسم و برسون پر لگاوین
تو مفید ہوا اگر اسکو
ہمیشہ کھایا کرین فربہی
پیدا ہو اور رنگ اچھا
ہو لیکن بدن مین جون
اکثر پیدا ہونگی اور
انجیر تر خشک صاحب
صرع کو نافع ہے اور دودھ
اوسکا مسونکو دفع کرتا ہے
اور زخم کے گوشت فاسد
کو قطع کردیگا اور دودھ اوسکا
ہمراہ شہد کے آنکھ کے جالے کو
دور کرتا ہے اور گزیدہ عقرب کو
نافع ہے اور کھانا اسکا جس

صورت درخت انجیر کی یہ ہے



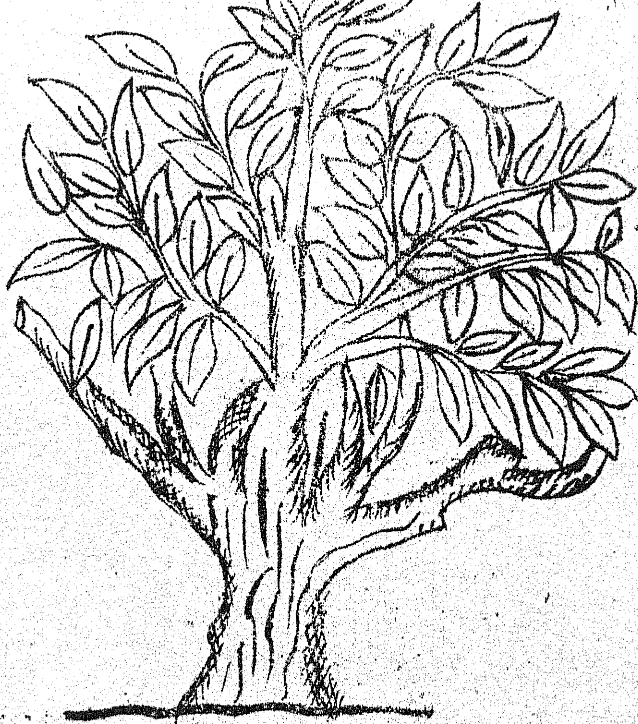
بولی زیادہ کرتا ہے محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ اسکے دخان سے مچھر وغیرہ بھاگتے ہیں

صورت درخت جمیز کی یہ ہے



جمیز یہ درخت مشہور ہے مثل درخت انجیر کے ہوتا ہے اور برگ اوسکے مثل برگ توت کے ہوتے ہیں ایک سال میں چار مرتبہ پھلتا ہے اور پھل اوسکے شاخوں سے نہیں نکلتے ہیں اگر بدن پر کسی شے کے داغ ہوں چند مرتبہ شیرہ برگ جمیز لگاویں وہ داغ جاتے رہیں گے اور اگر خنازیر کہ گلے میں ایک عارضہ ہوتا ہے لگاویں تو مفید ہوگا پھل اسکا زخموں کو مندمل کرتا ہے اور اورام صلبہ کو تحلیل کرتا ہے اور کھانا اور بخور اسکا گزیدہ مار کو مفید ہے

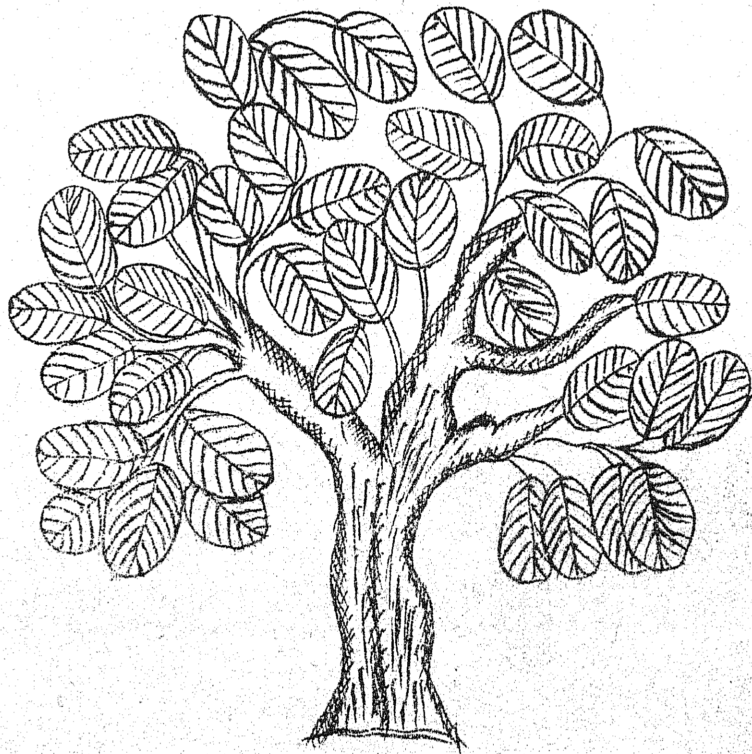
صورت درخت جوز کی یہ ہے



جوز یہ درخت مشہور و معروف ہے ہر ملک میں سرد سیر میں اچھا ہوتا ہے لکھا ہے کہ جو شخص چاہے کہ پوست جوز کا بلا تکلف مسلم ہاتھ سے جدا ہو جاوے چاہیے کہ جوز کو لڑکے نابالغ کے پیشاب میں ڈال دے بعد پانچ روز کے اوسکو نکال کر بو دے اور اوسپر راکھ ڈال دے پس جب وہ درخت بار آور ہوگا پوست اوسکا ہاتھ سے جدا ہوگا اور اسیطرح اگر مغز اوسکا کسی کپڑے یا کاغذ یا برگ دلب یا برگ کرم میں لپیٹ کر دبو دیں اور اگر جوز بونے کے وقت تھوڑا

شفتالو کو لیکر جڑ مین اوسکی جو زائد ہوتی ہین تراش ڈالین بعد ازان اوس درخت کو لگا دین تو جب وہ درخت بار آور ہوگا اوسکے پھل مین تخم ہو گا اور اگر تخم شفتالو کے درمیان مین کوئی نقش و نگار بنا کر بو دین پس جب وہ درخت بار آور ہو گا تمام پھلون مین وہ نقش موجود ہو گا ضماد برگ شفتالو دافع بوے نورہ ہے اگر ناف پر اسکا ضماد کرین کیڑے جو شکم مین پیدا ہوتے ہین ہلاک ہو جاوینگے پھل اس درخت کا بھی ہے خصوصًا اون لوگون کو جنکا مزاج گرم ہو زیادہ مفید ہی اگر کپڑے کو عصارہ شفتالو مین تر کرین جون وغیرہ اوس کپڑے مین نہ پیدا ہونگی اور جسقدر اوس مین جون ہونگی ہلاک ہوجاوینگی

صورت درخت شفتالو کی یہ ہی



دار سیستان یہ درخت بڑا ہوتا ہی اور اس مین کانٹے بہت ہوتے ہین اگر اس درخت سے کسیقدر دریا مین ڈالین تو تمام نہنگ وہان پر مجتمع ہونگے شیخ نے لکھا ہی کہ اگر اس درخت کی لکڑی وغیرہ سے فتیلہ بنا کر ناک مین رکھین بدبو ناک سے دفع ہو جاویگی اور اگر اوسکی لکڑی کو جوش کرکے اوس سے کلی کرین بن دندان کو مضبوط کریگی اور عسر البول اور اسقاط حمل کے واسطے اسکا پاس کھنا نافع ہی

دردار اہل عرب کہتے ہین یعنی درخت ہوتا ہے پھل اسکا اندر سے خالی ہوتا ہے شق ہوتا ہے مچھر بہت نکلتے ہین توڑتے ہین اوسکے پانی جاتی ہے اور ہوتی ہے معتنفت

صورت درخت دار سبستان کی یہ ہے

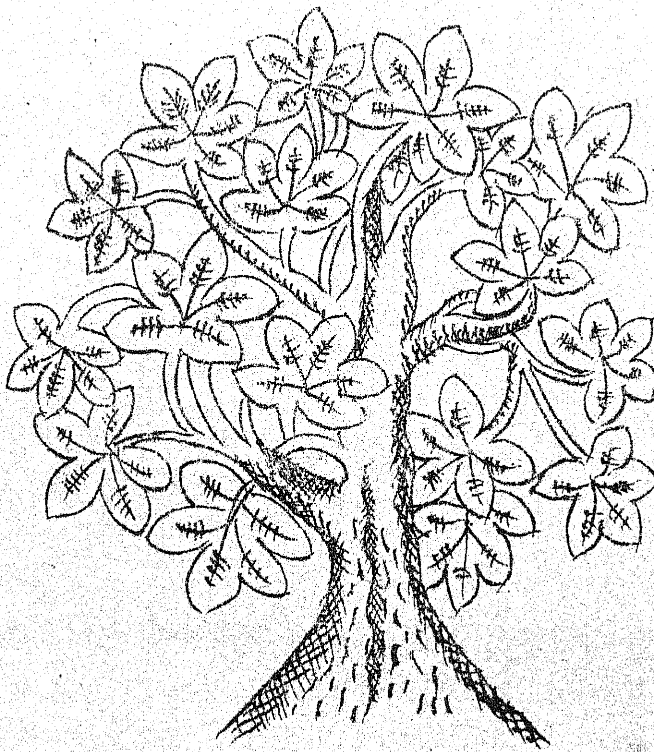


اس درخت کو بق پشہ یہ درخت بڑا مانند انار کے اور ہوتا ہے جب تخمہ اوسکے اندر سے جب اوسکو لیکر اندر رطوبت وہ رطوبت بستہ لٹکتا ہے کہ ہین

خود پھل اسکے لیکر توڑے ہین وہ پھل ہنوز خام تھے اندر سے خالی تھا اور سب سپید تھا اور سپیدی مین اوسکے تخم ریحان کے سے دانے جدا جدا معلوم ہوتے تھے کہ شمار اوسکا دشوار تھا وہی سب بعد پختگی کے بشکل مچھر ہوکے نکلتے تھے بعض ہین اللہ پاک نے روح پیدا فرمائی تھی متحرک تھی

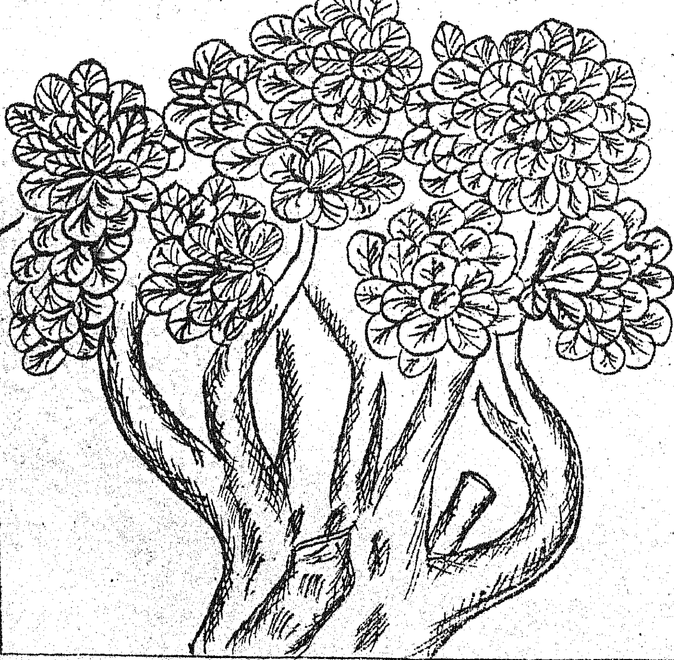
اور بعض مین بال و پر پشہ کی ہو چکی تھی ریحان کے تخمے برگ بقولات کے ماکول ہے رکھین تو زخم مین التیام ضعیف کو قوی کرتی کہ برگ اس درخت کے اگر ضماد کرین پوست کا سرکہ کے ہے اگر تر و تازہ ہوگا اور زخمون کو ولب فارسی مین یہ درخت بہت بڑا

صورت درخت دلب کی یہ ہے

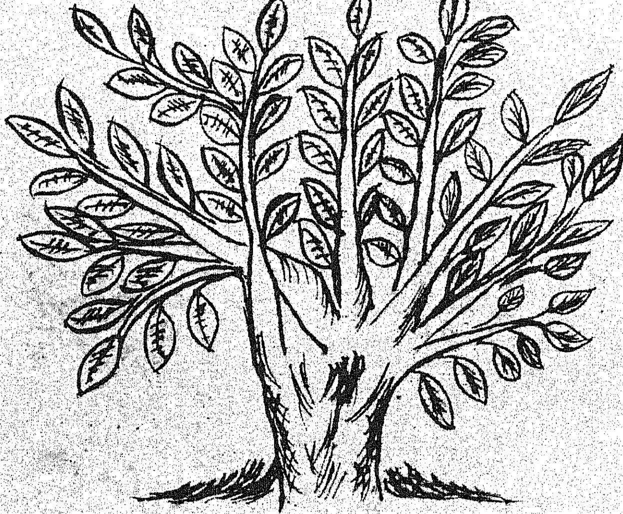


نہ نکلے تھے الا صورت اور بعض مانند تخم اس درخت کے شکل برگ تازہ داسکے اگر زخم جلد ہوتا ہے اور استخوان ہے شیخ نے لکھا ہے مچھلی چیز ہین اور ضماد اسکے ہمراہ مرض کو مفید ہوگا سریع النفع مرہم اسکا مفید ہے اسکو چنار کہتے ہین اور بلند ہوتا ہے

اور زمانہ دراز تک رہتا ہی جب درخت پرانا ہو جاتا ہی اندر سے مجوف ہو جاتا ہی پتے اوسکے مثل انگشت پنجگانہ کے ہوتے ہین خفاش اوس سے بھاگتا ہے اور وہ ایک کیڑا ہوتا ہی بعض طیور اوسکے برگ کو اپنے آشیانہ مین رکھتے ہین تاکہ خفاش اوسکے آشیانہ مین نہ آوے اگر برگ چنار دھوکر مرہم بناوین اور آنکھون پر اوسکا ضماد کرین نزلہ کو نافع ہو اور اگر اوسکے پوست کو سرکہ کے ساتھ پکاکر کلی کرین نافع درد دندان ہے اور عضو سوختہ کو بھی مفید ہی اوسکے پھل کو جوز السرو کہتے ہین اگر اوسکو چربی مین ملاکر مرہم بناوین گزیدہ حشرات الارض کو نافع ہی


صورت درخت چنار کی یہ ہے

دہمست اس درخت کو شجرۃ العار کہتے ہین پتے اسکے مانند برگ آس کے ہوتے ہین الا اوس سے کسیقدر بڑے ہوتے ہین اور پھل اوسکے سرخ بقدر فندق کے ہوتے ہین یہ درخت کو بھی ہی لکھا ہی کہ اگر کسی زمین پر درخت دہمست کی شاخ رکھین تمام آفات وہان کی اوسی شاخ پر گذرینگی اور لوگ سلامت رہینگے پتے اسکے فالج اور لقوہ اور قولنج کو مفید ہین اگر برگ دہمست کو جو کے ساتھ ملاکر نگاہ رکھین اور بعد ایک زمانہ دراز کے اون گولیونکو شراب کے ساتھ بہق پر لگاوین نافع ہی اور اونکو پیسکر بدن پر ملین تو بدن پر مکھی نہ بیٹھے گی اور اگر گزیدہ مگس وغیرہ کو شراب کے ساتھ ملاوین تو نافع ہے یہ تمام سمیات کے واسطے تریاق ہے اور روغن اسکا صداع وغیرہ کو نافع ہی


صورت درخت دہمست کی یہ ہی

رمان یعنی انار بلاد سردسیر مین درخت اسکا تو ہی نہین ہوتا ہی اور بلاد گرم مین خوب اور اچھا ہوتا ہی لکھا ہی کہ اگر انار کے گرد درخت آس لگاوین تو انار خوب پیدا ہونگے اور اگر بونے کے وقت تھوڑا شہد اسکے گڑھے مین ڈالدین تو انار شیرین پیدا ہوگا اور اگر سرکہ ڈالدین تو ترش پیدا ہوگا اگر سیسہ کی کیل درخت انار کے

تنہ مین گاڑدین تو پھل اوس درخت کے ضائع نہ ہونگے بلکہ تمام پھل پختہ ہونگے اور اگر چاہین کہ انار مین تخم نہ ہو چاہیے کہ نیچے کی شاخین اوسکی کاٹکر اونکے اندر سے مغز نکالڈالین اور پھر اون شاخون کو پیوند کردین اور اوپر سے گھانس باندھ دین پس جب وہ درخت بڑا اور بار آور ہوگا اوسمین تخم نہ ہوگا اگر چاہین کہ دانہ انار کے سرخ ہون پس چاہیے کہ حمام کی خاک پانی مین ملاکر اوسکی جڑ مین ڈالدین دانہ ہای سرخ اوسکے پھل مین پیدا ہونگے اور اگر چاہین کہ انار ترش و شیرین ہو دو سے پس اوسکی جڑ سے مٹی نکالکر جڑونکو سور کے ناخن اور آدمی کے پیشاب مین لت کرین ترشی اوسکی شیرینی سے مبدل ہو جاویگی لکھا ہی اگر شاخ انار کے پتے جفت ہونگے تو انار بھی جفت ہونگے اور اگر پتے طاق ہونگے تو انار بھی طاق ہونگے اور جسقدر ایک انار مین دانے ہوتے ہین اوسیقدر تمام درخت مین انار ہوتے ہین اسکی لکڑی سے حشرات الارض گریز کرتے ہین اسیوجہ اکثر طیور اپنے آشیانون مین اسکی لکڑی رکھتے ہین محمد زکریا نے لکھا ہی کہ دخان چوب انار سے حشرات الارض گریز کرتے ہین بعض لوگون نے لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص چوب انار سے زخمی ہو تو زخم اوسکا اچھا نہین ہوتا ہی مگر گوشت خشک اسپ سے پھول اسکے سرخ اور سپید ہوتے ہین شیخ نے لکھا ہی کہ اگر کسی شخص کے بن دندان سے خون آتا ہو چاہیے کہ اسکے پھولونکو پیسکر بن دندان مین لگاوے جریان خون موقوف ہوگا اور دانت مضبوط ہونگے پھل اسکے اکثر امراض کو مفید ہین روایت ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز صبح کو انار مع اوسکی سپیدی کھاوے معدہ اوسکا قوی ہوگا اور کوئی دانہ انار کا شکم مین نہین جاتا ہی کہ دل کو قوی اور روشن کرتا ہی اور وسوسہ شیطان سے باز رکھے لکھا ہی کہ اگر انار کو ہاتھ سے توڑین اسطور پر کہ اسکو کسی طرحکا آسیب پہونچے اور دونون طرف اوسکے ربیت گرم مین ترکرین بعد ازان انار کو اوس مکان مین رکھین کہ ہوا وہان کی معتدل ہو تو وہ انار زمانہ دراز تک رہیگا اور اگر انار کو درخت مین لگا رہنے دین اور اوسپر گھانس لپیٹ دین اور اوسکو جص مین آلودہ کردین تو بھی مانند دراز تک رہیگا پوست انار سے حشرات الارض بھاگتے ہین چوب انار کو اگر غلہ مین ڈالدین تو غلہ مین کیڑے مدت دراز تک پیدا ہونگے



صورت درخت انار کی یہ ہے

زیتون یہ درخت مبارک اور کثیر النفع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ اللہ پاک نے قرآن مجید مین زیتون کی قسم کھائی ہے اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم علیہ السلام نے اپنے جسم مین کوئی مرض پایا درگاہ جناب باری مین شکایت کی پس حضرت جبرئیل علیہ السلام درخت

زیتون لے کے نازل ہوے اور فرمایا کہ اس درخت کو بو اور اوسکے میوہ کو لیکر اوسکے تخم سے روغن تیار کرو تمام امراض کو مفید ہوگا سواے موت کے خاصیت عجیب اس درخت کی یہ ہی کہ زمانہ دراز تک بدون پانی کے قائم رہتا ہی اسکی لکڑی اور روغن مین دھوان نہین ہوتا ہی لکھا ہی کہ اسکے درخت کے نیچے ڈھیلے بہت رکھنا چاہیے کہ غبار اونسے اوٹھکر درخت پر نہ پہنچے اسلیے کہ غبار اونکا جب درخت پر پہنچتا ہی دہنیت اوسکی اور خشکی اونکی زیادہ ہوتی ہی اور اگر چند مینخین چوب بلوط کی گرد اوسکے لگاوین تو درخت زیتون قوی ہوگا اور بہت پھلے گا اور اگر باقلاے مگس خوردہ لیکر سوراخ اونکے موم سے بند کردین اور اونکو زیتون کی جڑ کھودکے جڑ کے پاس رکھین اور اوپر سے مٹی الدین تو پھل اوسکے ہرگز خراب نہ ہونگے حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر چوب درخت زیتون گزیدہ عقرب کے باندھین تو فی الحال درد موقوف ہوگا شیخ نے لکھا ہی کہ اگر برگ زیتون جوش کرکے اوسکے پانی سے مکان مین قلعی کرین تمام مکھیان اوس مکان سے دور ہوجاوینگی اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ برگ زیتون کو اگر سرکہ مین جوش کرکے اوسکی کلی کرین تو درد دندان ساکن ہوجاتا ہے گوند اسکا زخمون کو ملتئم کرتا ہی اور بواسیر کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہی کہ گوند زیتون بری سپیدی چشم اور پردہ چشم اور زخمونکو مفید ہی اور درد دندان کرم خوردہ کو بھی نافع ہی اگر اسکے گوند کو پانی مین گھولین اور روئی اوس پانی مین ترکرکے چوہون کے آگے ڈالدین پس جو چوہا کہ اوسکو کھاے گا فی الحال مرجاویگا احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین خورش سرکہ اور روغن زیتون ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آپ نے کھانا زیتون کا پتہ کو پاک کرتا ہی اور بلغم کو دور کرتا ہی اور عصاب کو مضبوط اور سستی کو زائل کرتا ہی اور اخلاق پسندیدہ پیدا ہوتے ہین اور نفس پاک ہوتا ہی اور اندوہ دور ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ سرمہ اسکا تاریکی چشم اور صداع کو زائل کرتا ہی اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ زیت کہنہ بری کا ضماد نقرس وغیرہ کو مفید ہی اور اگر تخم اسکا بوئین تو درخت نہین ہوتا ہی اور تدھین اسکی درد دندان کو نافع ہے اور راست قد ہوتا ہی ضرب المثل ہی گرمی رہتا ہے بسبب اپنی زمستان سے متاثر یا شاخین اوسکی دخان سے مچھر ہوتے ہین اوسکی گولیان بناکر اگر



سرو یہ درخت خوبصورت چنانچہ راستی مین جاڑون مین سبز حرارت کے سردی نہین ہوتا ہی لکڑی اگر جلاوین تو اوسکے بھاگتی ہین اور ہلاک لکڑی کے تراشہ کی میدہ یا آٹے مین

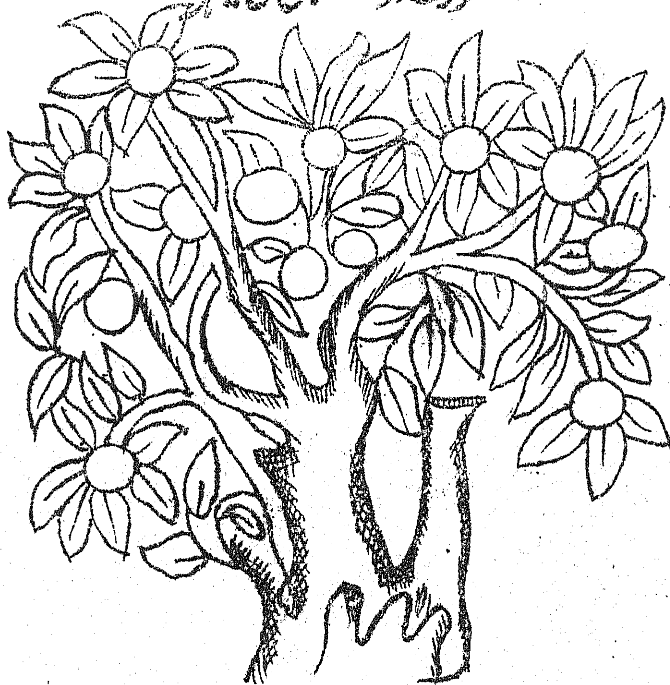
رکھین تو وہ میدہ اور
خراب نہو گا برگ سرو
سرکہ مین جوش کرین
نافع ہے اور منہ مین
اور گوشت بن دندانکو
سرو بھق پر رکھین
کے ہمراہ تناول کرین
ہو اگر پیسکر زخم پر
ہو اور خاک اوسکی
زخمہاے تازہ پر
ہو شیخ نے لکھا ہی
تو چھچھ وغیرہ وہان
سرکہ مین جوش
درد دندان کو

صورت درخت سرو کی یہ ہی



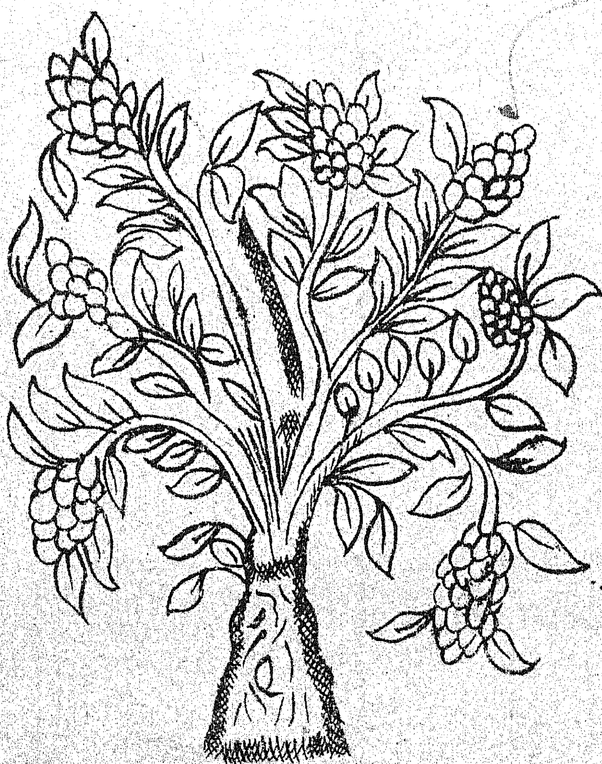
آثار مانند دراز تک
اگر چوب گلاب کے ساتھ
تو کلی اوسکی درد دندانکو
خوشبو بھی پیدا کرتی ہی
سخت آور اگر برگ
تو نافع ہو اور اگر شراب
عسر البول کو مفید
رکھین تو سود مند
عضو سوختہ اور
اگر چھڑکین تو مفید
کہ جو سر و اگر جلاوین
نرہین گے اور اگر
سرکے کلی کرین
مفید ہو

سفر جل یعنی بہی اسکی لکڑی کی خاک اور برگ مین تاثیر مثل توبتے کے ہے اور پھول اسکے مقوی دل و دماغ ہین یحیی ابن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین خدمت شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک مرتبہ حاضر ہوا آپ کے دست مبارک مین بہی تھی پس وہ بہی مجکو مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ یا ابا محمد اسکو لے کہ یہ دلکو پاک کرتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے بہی کو توڑا اور جعفر ابن ابیطالب کو عنایت فرما کے ارشاد کیا کہ اس کو کھالے کہ یہ رنگ کو صاف کرتی ہے اور خوبصورت عورت حاملہ کو تیسرے مہینہ مین کہ بچہ اختلاج مین آتا ہے اگر بہی کھلاوین تو لڑکا خوبصورت پیدا ہو گا عجائب بہی سے ایک یہ امر ہی کہ اگر اوسکو چھری سے تراشین تو خشک ہو جاتی ہے اور اگر ہاتھ سے توڑین تو تر و تازہ رہتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بہی مسکن تشنگی اور مقوی معدہ ہے اور اگر بہی کو بعد شراب کے بطور نقل کے کھاوین تو نشہ زیادہ ہو اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر زن حاملہ بہی اور انار کے کھانے پر مداومت کرے تو لڑکا ذکی اور دلیر اور خوبصورت اور نیک خلق اور نیک ذات پیدا ہو گا اگر دودھ پستان زن مین بستہ ہو گیا ہو بہی کو شہد مین جوش کرکے پستان پر رکھین نافع ہے اگر بہی مکان انگور مین رکھین تمام انگور خراب ہو نگے



صورت درخت بہی کی یہ ہے

لکھا ہے کہ اگر چاہین کہ بہی مدت دراز تک ترو تازہ رہے تو تراشہ چوب پر بہی کو رکھین اور اگر چوب انجیر ہو تو بہت مناسب ہے اور جس مکان مین بہی ہو وہان اور فواکہ ہون ورنہ سب فواکہ خراب ہونگے اگر بہی کو برگ انجیر مین لپیٹ کر رکھین تاکہ خشک ہووے بعد ازان بالون کو مٹی مین ملاکر بہی کو اوسمین لیپکر آفتاب مین رکھدین تا خشک ہوجاوے زمانہ دراز تک بہی ترو تازہ رہیگی سماق یہ درخت کوہی ہے گوند اسکا درد دندان کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ پھل اسکا نہایت مقوی معدہ اور قاطع صفرا ہے اور ضماد اسکا دافع ورم ہے اور سیاہی اور نشان زخم کو بدن سے زائل کرتا ہے اور درد ناخن کو مفید اور حقنہ اوسکا بواسیر کو نافع ہے

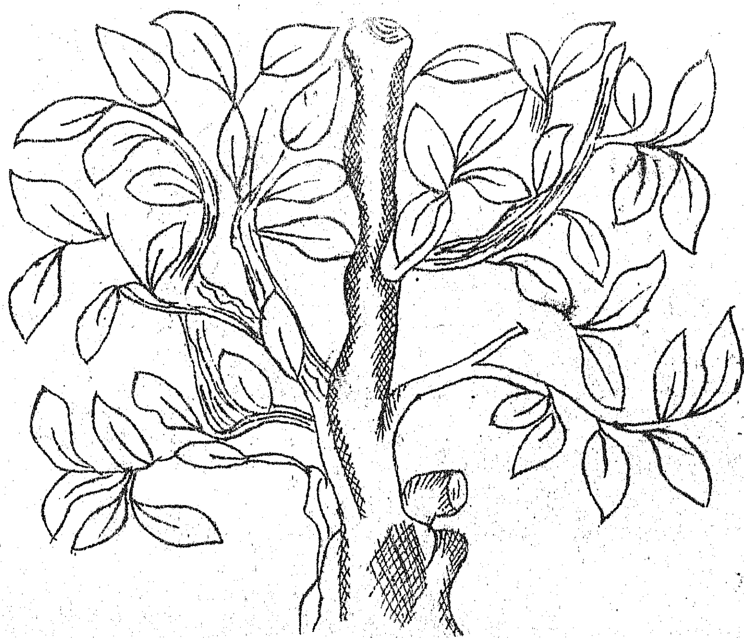


صورت درخت سماق کی یہ ہے

ثمرہ یہ درخت جنگلی ہے ذکر اسکا اشعار اہل عرب مین اکثر ہین اسکے درخت سے رطوبت مثل خون کے نکلتی ہے اہل عرب کہتے ہین ثمرہ نے حیض کیا ہے مصنف نے لکھا ہے کہ اس درخت کی کوئی خاصیت معلوم نہین ہوئی واللہ اعلم سندرس یہ درخت ملک روم مین ہوتا ہے

مشہور ہے
مثل کہربا کے
کاہ ربا ہوتا ہے
زہر ہے
روغن نکلتا
روغن جوانی
خاصیت اوسکی
خون کرتا ہے
واسطے خونبہانی
اور تقویت کے

صورت درخت سمرو کی یہ ہے

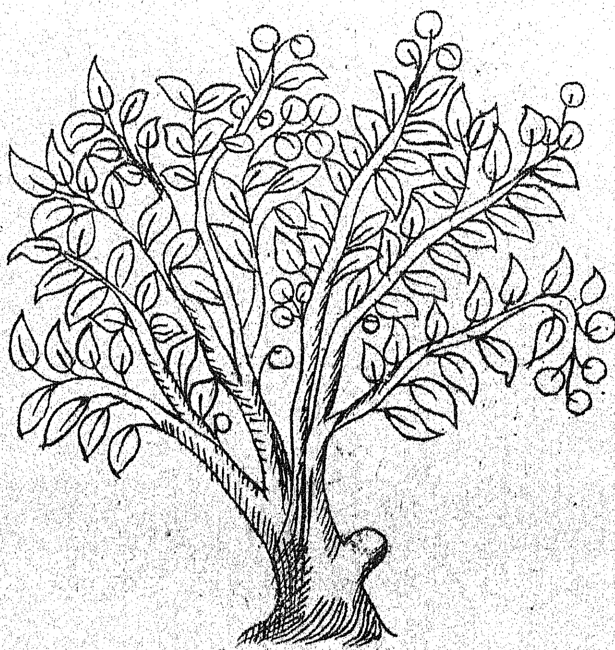


گوندہ اسکا
روشن اور
چوب اوسکی
اوس سے
ہے اوسکو
کہتے ہین
یہ ہے کہ جبر
کشتی گیر
اور سبکی
استعمال کرتے ہین

شیخ نے لکھا ہے کہ دخان اسکا نواصیر کو خفیف اور بواسیر کو خشک اور درد دندان کو موقوف کرتا ہے اور قوۃ باہ
کو زیادہ اور خفقان کو زائل کرتا ہے

شباب
ہے کہ پتے
چھوٹی مچھلی
ہین اور طول
ایک انگشت
تین تین ایک
ہوتے ہین
گولی کے بشکل
کے اور سر دانہ پر
ہین سیاہ رنگ
اوسکو ماہو دانہ
بھی کہتے ہین
کہ دانہ اسکے

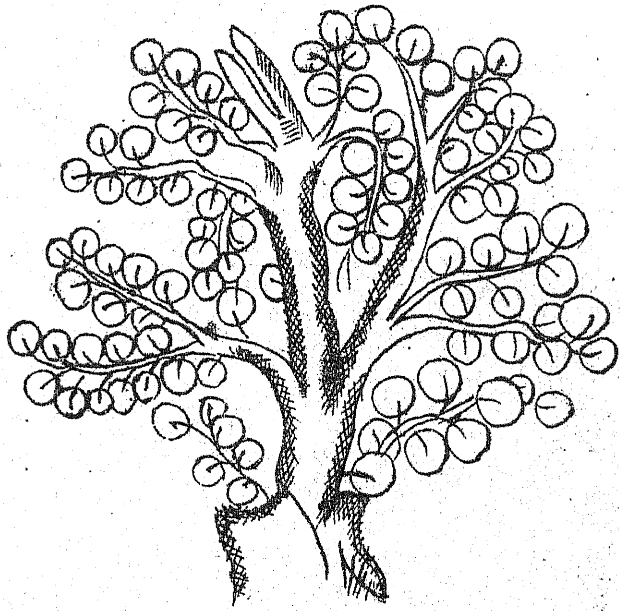
صورت درخت سندرس کی یہ ہے



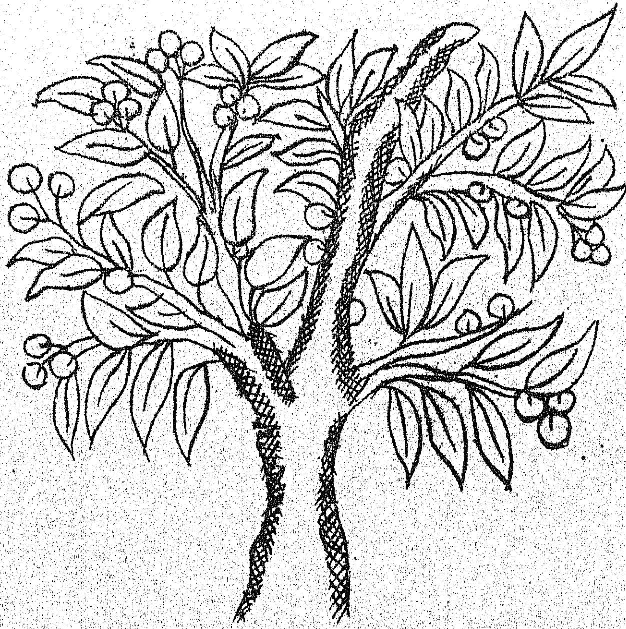
ایک درخت
اوسکے مثل
کے ہوتے
ہین بقدر
کے پھل اوسکے
خوشہ ہین
مثل بڑی
فندق
تین تخم ہوتے
فارسی ہین
اور حب الملوک
شیخ نے لکھا ہے
اسہال

لاتے ہین اور درد
اور نقرس اور استسقا
اوسکے اگر مرغ کے
پکاکر کھاوین
شاہلبوط یہ درخت
ہوتا ہے پھل اوسکا
مشابہ ہے خوش
سیاہ رنگ
فندق کے
لکھا ہے کہ یہ پھل
نافع ہے اور جسکے
زیادہ نکلتا ہو اوسکو
صندل یہ درخت
دو قسم کا ہوتا ہے
شیخ نے لکھا
سپید کا ضماد
درد سر اور خفقان
ہوتا ہے دونونکو
تناول کرین تو بھی
اور بعض نے
سرخ کا ضماد
کو نافع ہے
مشہور ہے ملک
ہوتا ہے لکڑی
ہوتی ہے آگ

صورت درخت شباب کی یہ ہے



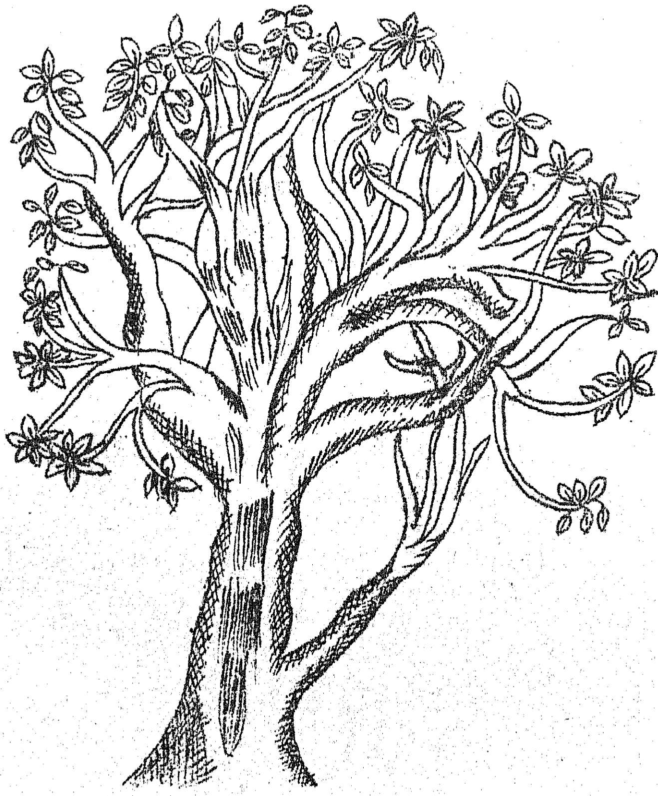
صورت درخت شاہلبوط کی یہ ہے



مفاصل اور عرق النسا
کو نافع ہے اور پتے
شوربے کے ساتھ
قولنج کو نافع ہے
ملک شام مین اکثر
نصف جوز کے
ذائقہ ہوتا ہے اور
ذائقہ مین مثل
ہوتا ہے شیخ نے
اسکا زہر باد کو
بدن سے خون
بھی مفید ہے
ملک ہند مین
سپید اور سرخ
ہے کہ چوب صندل
گلاب کے ساتھ
کر تپ مین عارض
مفید ہے اور اگر
مفید ہوگا
لکھا ہے کہ صندل
حمرہ اور صداع
صنوبر یہ درخت
روم مین اکثر
اوسکی روغن دار
دکھانے سے مثل

شمع کے روشن
اوسکی لکڑی سے
آگ پر رکھتے ہین
نکلتی ہے اوسکو
شیخ نے لکھا ہے
خاک سے ہوام
اوسکے پوست کو
کرکے کلی کرین تو
ہے پتے اوسکے زخمون کو
مرہم بادفتق کو نافع
اور مسہی ہوتی ہین اور
سعال کو نافع اور اگر
ساتھ تناول کرین تو

ہوتی ہے جب
پوست جدا کرکے
اوسمین سے رطوبت
قطران کہتے ہین
کہ اسکے دخان اور
دفع ہوتے ہین اگر
سرکہ مین جوش
درد دندان کو نافع
مفید ہین شگوفونکا
ہے پھل اوسکے شیرین
درد اعصاب اور
چوزبا انجیر یا خرمے کے
گزیدۂ عقرب کو نافع ہے

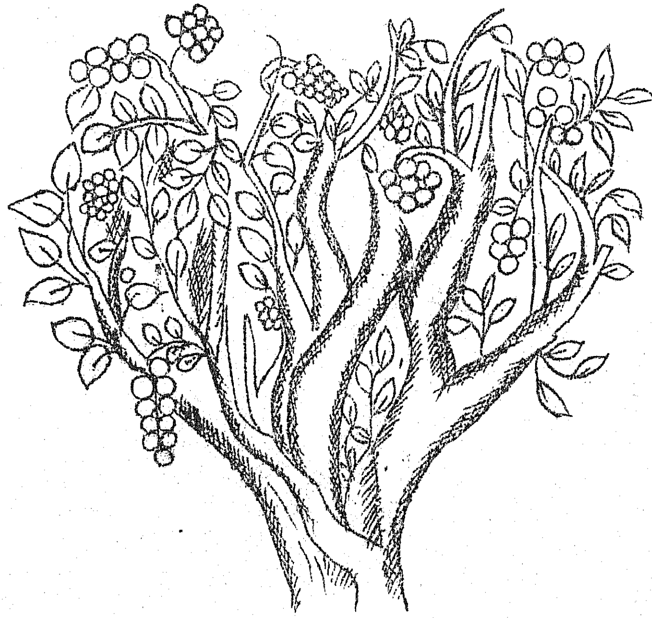

صورت درخت صندل کی یہ ہے


صورت درخت صنوبر کی یہ ہے

صرو یہ درخت
بلوط کی ہوتا ہے
یمن مین پیدا
اوسکے عناقید
مثل خوشہ بطم
اور پتے اوسکے سرخی
جوشاندہ اونکا
نہایت مفید ہے
سینہ کو بھی نافع
مانند لاون کے
ہے عورتین خوشبو
کرتی ہین

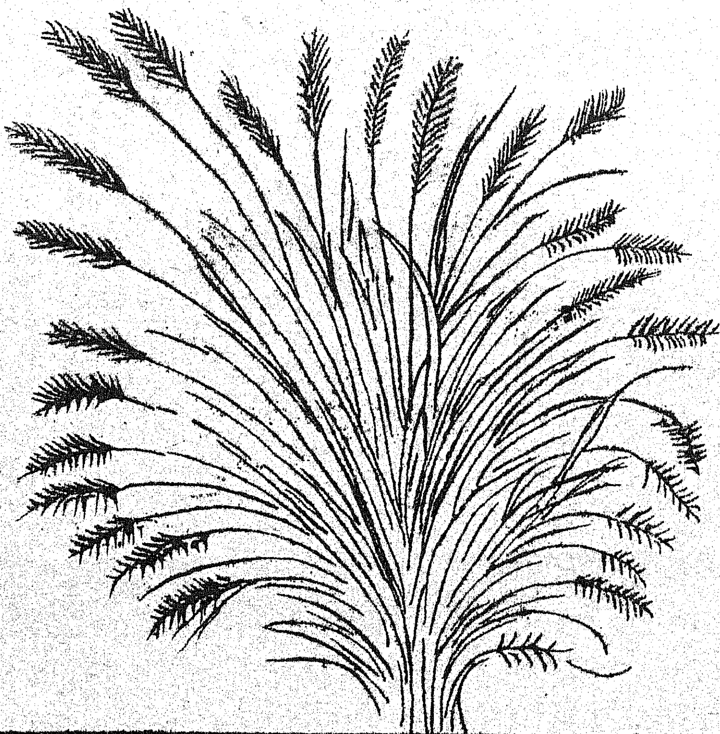
عظیم مثل درخت
پہاڑون ملک
ہوتا ہے پھل
ہین خوشہ اوسکو
کے ہوتے ہین
مائل ہوتی ہین
سعال کیواسطے
درد مین اور سختی
ہے گوند اوسکا
اور خوشبودار تھو
مین داخل
طرقا

صورت درخت صرو کی یہ ہے



فارسی مین اسکو گز کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ شاخ گز کی سرکہ کے ساتھ پکا کے طحال کو نافع ہے اور پتے اوسکے اگر شراب مین جوش کرین تودہ دندان کو نافع ہون اور اگر سر پر لگاوین تو جون سر کی ہلاک ہون اور بعض نے لکھا ہے کہ ضماد اسکے پتونکا اورام کو نافع ہے اور نچوڑ زخم تازہ کو خشک کرتا ہی پھل اوسکا امراض چشم اور گزیدہ مار کو اور خاک اوسکی عضو سوختہ کو نافع ہے اگر بن دندان کا گوشت نرم ہوگیا ہو خاک طرفا اوسپر چھڑکین سخت ہوجاویگا

صورت درخت طرفا کی یہ ہے



عرعر یہ درخت بڑا ہوتا ہے اسمین خار بہت ہوتے ہین پتے اوسکے مثل برگ سرو کے ہوتے ہین اسکو سرو کوہی کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ اسکے پتے یا پھل یا لکڑی اگر جلاوین تو اوسکے دخان سے حشرات الارض کنارہ کرتے ہین اور پھل اوسکے مثل زعرور کے ہوتے ہین لیکن سیاہ زیادہ اور خوشبودار ہوتے ہین اوسکو پھل سے کہتے ہین اگر اسکے پھل کو روغن اور سرکہ مین ملا کر کفچہ آہنی سے جوش دین

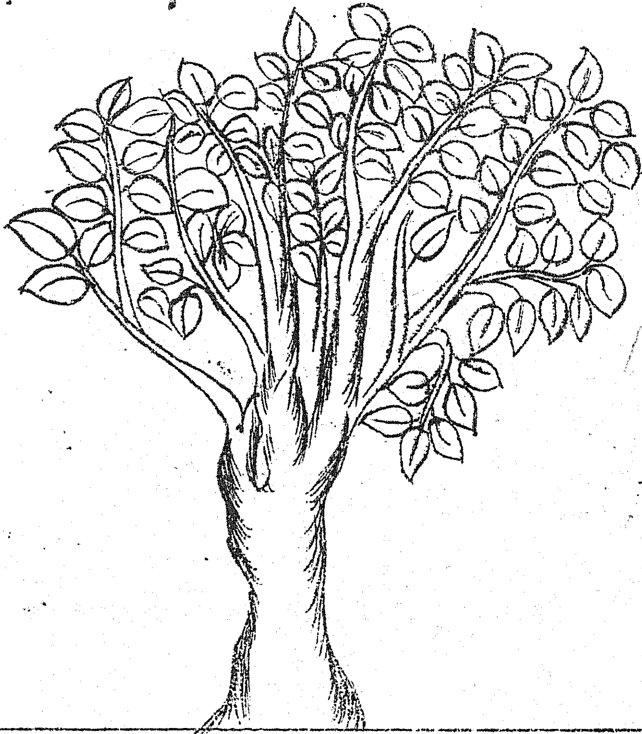
صورت درخت سرو کوہی کی یہ ہے

حتی کہ سیاہ ہو جاوے بعد ازان کان مین ڈالین تو بہرے کو نافع ہو اور اگر اسکے پھل کو زن حاملہ کھا لے یا شراب کے ساتھ پی لے یا اوسکو حمول کر کے یا اوسکی دھونی لے تو اسقاط حمل ہو جاویگا عشر یہ درخت صحرائی ملک یمن مین ہوتا ہے اہل عرب کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ جب عزم سفر کرتے اوس درخت کے قریب جاتے اور دو شاخین اوسکی ایکر یکجا باندھ دیتے بعد ازان سفر کرتے پھر بعد معاودت سفر کے اگر اوس شاخ کو ویسا ہی دیکھتے اور اوسی طرح درخت مین بندھی پاتے تو یقین کرتے کہ عورت نے خیانت و بدوضعی نہین کی ہے اور اگر اوسکے خلاف دیکھتے تو معلوم کرتے کہ عورت نے ہمارے بعد خیانت و بدوضعی کی ہے یہ درخت سم قاتل ہے ایک قسم اسی درخت کی ایسی ہے کہ جو شخص اوسکے سایہ مین بیٹھے ہلاک ہو جاوے اگر اسکی لکڑی لیکر عضو سوختہ اور درد پر ضماد کرین تو مفید ہو

صورت درخت عفص کی یہ ہے

عفص درخت کو ہی ہے فارسی مین اسکو درخت مازو کہتے ہین اس درخت مین ایکسال مازو پھلتا ہے اور ایک سال بلوط جاحظ نے فضل ابن اسحق سے نقل کی ہے کہ اس درخت کی ایک ہی شاخ پر مازو اور بلوط دیکھے ہین نے یہ امر اگر راست ہے تو یہ درخت بھی اون حیوانون کی شکل ہے کہ ایک سال مادہ اور ایک سال نر رہتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ ضماد مازو کا داد کو

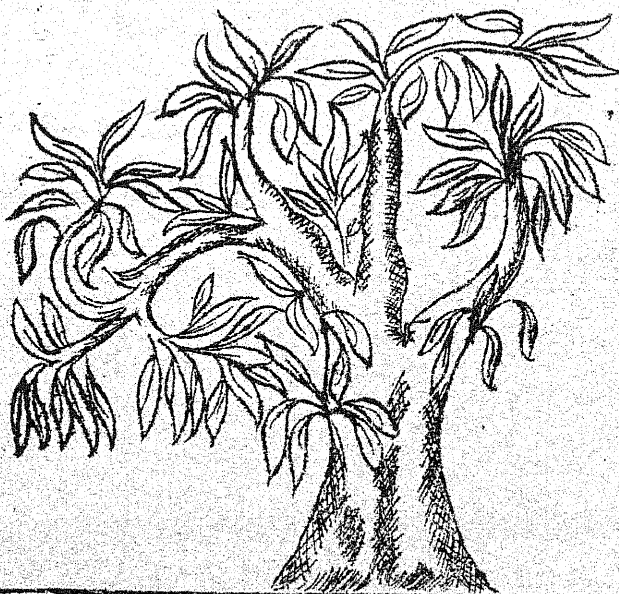
صورت درخت غرب کی یہ ہی



فادانیا
بین ہوتا ہے
کبھی ہوتا ہے
کہتے ہین شیخ
کہ لکڑی اس درخت
بدن سے دور
تفرس لا صرع
ختی کہ اگر اسکی
باندھین تو صرع
لکڑی کھولدین
اسکے پھل کا بخور
مفید ہے اگر پندرہ دانہ اسکے شراب کے ساتھ تناول کرین کابوس کو کہ ایک قسم کی صرع ہے دور کرے
فستق یعنی پستہ
بادام اور خاک
کیا گیا ہے لکڑی
ہوتی ہے اگر چہ
لکڑیون کے کرتر
ہوتی ہین شیخ
پھل اسکا گزیدہ
اگر اسکے روغن
زردی زائل ہو
اور بعض لوگون
کرشہ اسکا
اور دافع سعال
اسکے پوست کا بخور کرین جون اگر کپڑے مین پیدا ہون گی ہلاک ہو جاوینگی ۔۔۔

یہ درخت ملک روم
اور ملک ہند مین
اسکی لکڑی کو عود الصلیب
نے لکھا ہے
کی سیاہ داغ
کرتی ہے اور
کو کبھی مفید ہے
لکڑی مصروع پر
دفع ہو اور جب
پھر صرع عود کر آوی
دیوانگی اور صرع کو
لکھا ہے کہ یہ درخت
انگور سے مرکب
اوسکی مشتعل
تر ہو بخلاف اور
مشتعل نہین
نے لکھا ہے کہ
ہوام کو مفید ہے
کو آنکھ مین لگاوین
الامداومت ضرور ہے
نے لکھا ہے
مقوی باہ
بلغمی ہے اور اگر

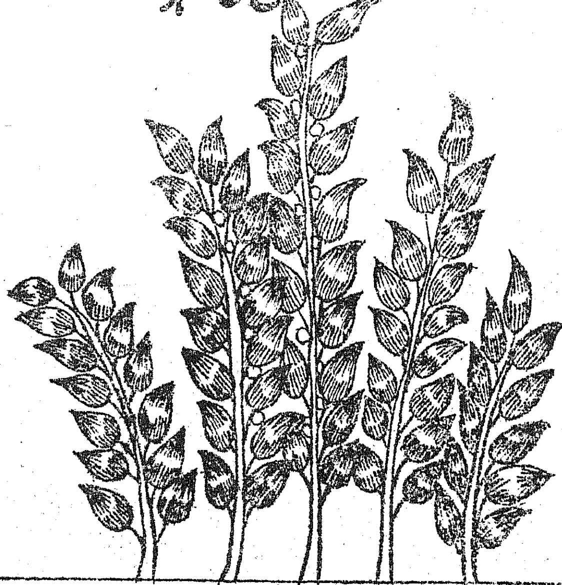
صورت درخت فادانیا کی یہ ہے



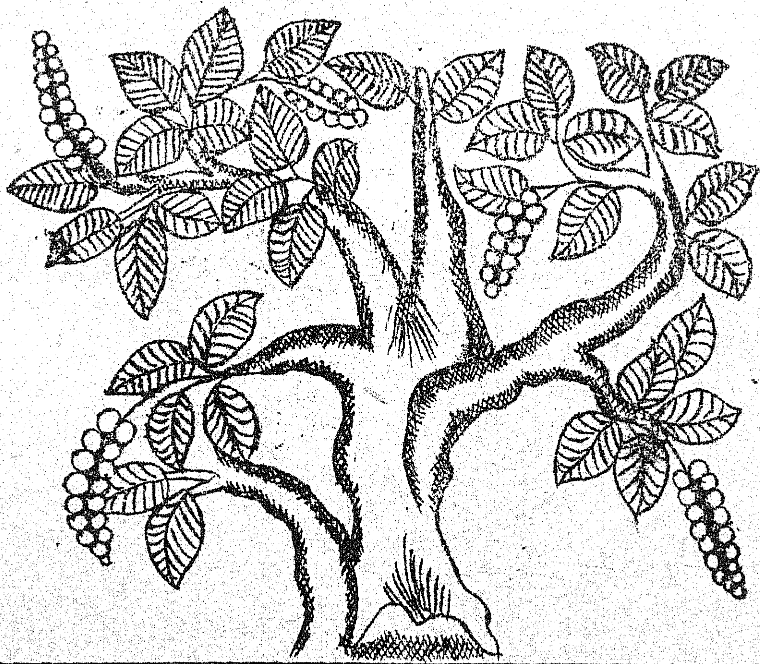


فلفل یہ درخت ہندی ہے
اکثر ملیبار مین ہوتا ہے درخت
اوسکا عظیم ہوتا ہے اور اوسکے
نیچے ہمیشہ پانی رہتا ہے اسکے
درخت مین خوشہ لگتے
ہین جب ہوا سخت چلتی
ہے خوشہ پانی پر گرتے ہین
اسی وجہ سے پوست اوسکا
شگافتہ ہوتا ہے لوگ
پانی پر سے اوسکو اٹھا کر
جمع کرتے ہین جو چاہتا ہے
وہان سے لے لیتا ہے کوئی
شخص اوسکا مالک نہین ہے جاڑے گرمی ہمیشہ پھل اسمین رہتے ہین جب آفتاب بلند ہوتا ہے پتے گرد
سے خوشہ کو چھپا لیتے ہین تاکہ خشک نہووے اور جب گرمی آفتاب کی کم ہوجاتی ہے پتے اوسکے
گرد سے ہٹجاتے ہین تاکہ ہوا اوسمین اپنا اثر کرے ایک شخص اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہے کہ درخت فلفل
مثل درخت انار کے تھا اور بیچون مین دو شاخین برابر تھین کہ درازی اونکی بقدر ایک انگشت کے
تھی اون مین فلفل لگی تھی جالینوس نے لکھا ہے کہ جو شے اولاً درخت فلفل سے پیدا ہوتی ہے بعد
ازان اوس مین دانہ پیدا ہوتا ہے اوسکو دار فلفل کہتے ہین دار فلفل گزیدہ ہوام کو مفید ہے خواہ
تناول کرین یا ضماداً اور مقوی باہ ہے دار فلفل ہمراہ جگر بز کے شب کوری کو نہایت نافع ہے شیخ
نے لکھا ہے کہ دار فلفل بورہ ارمنی کے ساتھ بہق یعنی سپیدی جسم کو نافع ہے اور زفت کے
ساتھ خنازیر کو تحلیل کرتا ہے اور مادہ منی کو کم کرتا ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر
عورت بعد مباشرت کے اپنے پاس رکھے تو اوسکو حمل نرہیگا **فندق** یہ درخت مشہور ہے
لکھا ہے کہ اگر اس کی لکڑی سے عقرب کے گرد دائرہ کھینچین تو بچھو اوس دائرہ کے باہر نجائیگا
اوس دائرہ سے حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ پھل اسکا مقوی دماغ ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر فندق کو
سلائی مین لگا کے آنکھون مین لگائین سبزی چشم اوس سے زائل ہووے اور بعض نے

صورت درخت فلفل کی یہ ہے



صورت درخت فندق کی یہ ہے



لکھا ہے کہ گرمی کے خصوصًا سدا آب ساتھہ اور اگر پاس رکھین محفوظ رہین ہر بان کرکے داء الثعلب کو بال نکل آوین کے ساتھہ کہنہ کو مفید ہے شراب کے تناول کرین منہو گا اور اگر زیت کے لکڑی سے سبزی چشم پیدا ہو اور اگر اسکے کرین تیز فہمی فلنزہرج پھل اسکے ہوتے ہین بناتے ہین

مار کو مفید ہے اور انجیر کے فندق کو پینے اگر نہ بچھو سے اور اگر فندق کو پیسین تو ضماد نافع ہوا اور اور پیپکر شہد اگر کھاوین سعال اور اگر بعد بطور نقل کے نشہ غالب اسکو پیپکر ساتھہ زیت آنکھہ مین لگاوین مبدل ہوگی کھانے پر مداومت حاصل ہوگی یہ درخت مشہور ہے مانند فلفل کے اوس سے حضض اور حضض دو طرح کا

ہوتا ہے ہندی اور مکی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر لکڑی اسکی پیپکر سر پر رکھین بال قوی ہووین اور اگر اوسکی شاخ کو سرکہ مین جوش دیکر طحال پر ضماد کرین نافع ہوا اور حضض اوسکا داغہاے بدن کو زائل کرتا ہے اور زخم بن دندان کو فائدہ بخشے اور درد چشم اور تاریکی چشم کو دفع کرے اور بواسیر کو بھی نافع ہے اور حضض

صورت درخت فلفلمہرنج کی یہ ہے

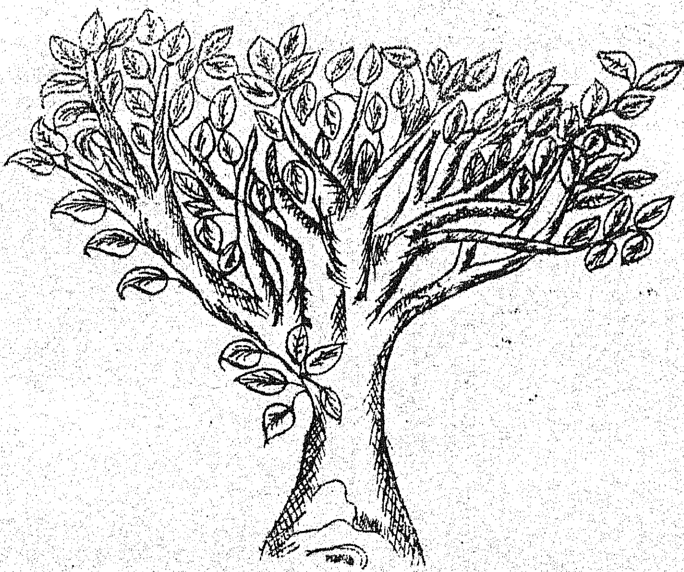


ہندی گردہ کو سنگ کو نہایت
نافع ہے

قرنفل

یہ درخت بعض جزائر بحر ہند
مین ہوتا ہے پھل اسکا نہایت
خوشبودار ہوتا ہے بو اسکی یاسمین سے
مشابہ ہے رنگ اسکا مائل
بسیاہی ہے باشندے اون
جزائر کے بغیر جوش دیے
کسی طرف کو روانہ نہین کرتے ہین
اسلیے تاکہ اور مقام مین پیدا
ہوے شیخ نے لکھا ہے کہ قرنفل
بوے دہن کو خوش کرتا ہے اور نظر کو تیز اور آنکھ کے جالے کو دفع کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ قرنفل کی بو
دماغ کو قوی کرتی ہے خصوصاً
ضعف دماغ سوداوی کو بہت
مفید ہے اور مقوی دل ہے
اور سرور پیدا کرتی ہے اور
دافع بیہوشی ہے

صورت درخت قرنفل کی یہ ہے



قصب

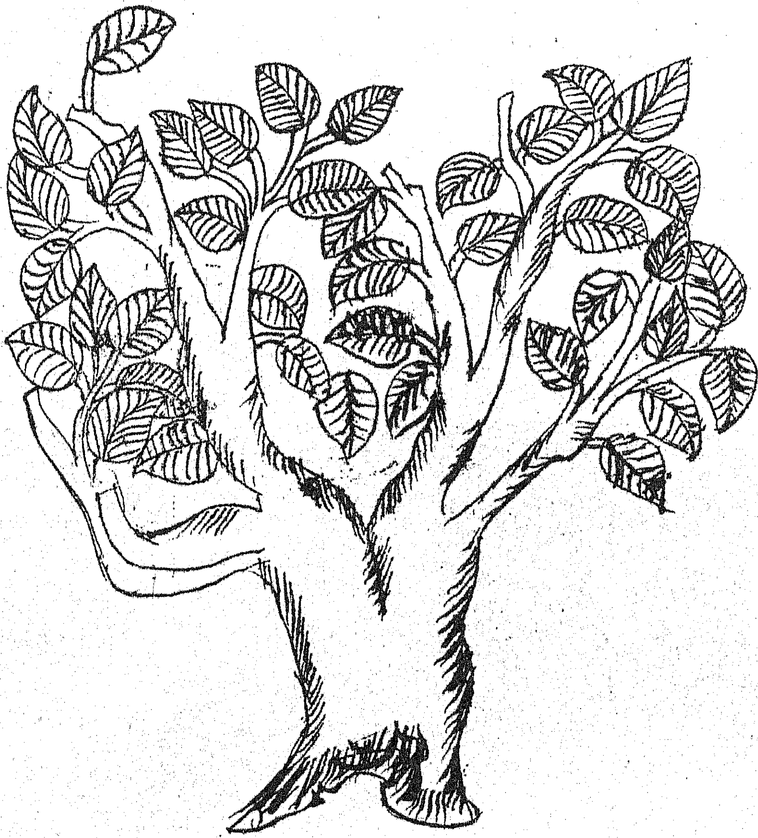
فارسی مین اسکو نے کہتے ہین اقسام
اسکے بہت ہین منجملہ اونکے
قصب السکر ہے کھانسی اور
درد صدر اور سینہ کو مفید ہے
اور رطوبت سے سینہ کو صاف
کرتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوند اسکا
مجلی بصر ہے اور پوست اور بیخ اسکی داء الثعلب کو نافع ہے اور پھول اسکا اگر کان مین ڈالین تو پھر نہین نکلتا ہے
اور آدمی بہرا ہو جاتا ہے اور منجملہ اونکے قصب الذریرہ ہے ملک نہاوند مین ہوتا ہے لکھا ہے کہ جو تے

ثنیۃ الرکاب پر ہوتی ہی اوسمین فائدہ قصب الزریرہ کا مثین ہوتا ہی اور ثنیۃ الرکاب بضمتہ پہاڑکو کہتے ہین ملک نہاوند مین ہی اور یہ قسم بھی مجلی بصر ہے اور بخور اسکا کہانسی کو نافع ہی اور ہمراہ شہد اور تخم کرفس کے استسقا کو نافع ہی اور منجملہ اونکے ایک قصب مشہور ہی اور خواص عجیب اوسکا یہ ہی کہ اگر ایک مرتبہ سانپ پر مارین سانپ بیحس و حرکت ہو جاوے اور ہلاک ہو اور اگر دو مرتبہ مارین سانپ سلامت رہے جڑ اوسکی اگر پیاز کے ساتھ اوس عضو پر رکھین کہ کانٹا اوسمین لگیا ہو تو کانٹا نکل آویگا اور خون حیض اور پیشاب جاری کرتی ہے اور کھانے مین اگر نمک بہت ہوگیا ہو تو نے پیکر کھانے مین ڈالدین زیادتی نمک کی جاتی رہیگی اسکی جڑ مین قوت جاذبہ بہت ہی اگر کسی عضو مین پیکان رہگیا ہو اوسکی جڑ پیسکر وہان رکھدین پیکان عضو سے نکل آویگا اور منجملہ اونکے قصب القنا ہی ملک ہند مین ہوتی ہی اوسکے تیر بناتے ہین لکھا ہی کہ جب ہوا تیز چلتی ہی نیستان مین بعض نے بعض سے رگڑتی ہی اوس سے آگ پیدا ہوتی ہی اور نیستان جلجاتا ہی اوسکی خاک سے طباشیر پیدا ہوتی ہی خفقان کو مفید ہی اور مقوی دل ہی اور تپ کو دفع کرتی ہی


صورت درخت کی یہ ہی

کافور یہ درخت بڑا ہوتا ہے عظیم کہ اسکے سایہ مین بہت آدمی آرام کرسکتے ہین شیر ببر کو اس درخت سے نہایت محبت ہوتی ہے اسوجہ سے کوئی آدمی جا نہین سکتا ہی مگر وقت معینہ پر اوس پیدایش اسکی اوس پہاڑ پر ہے کہ قریب دریا کے ہووے ملک ہند مین لکڑی اسکی سپید اور نرم اور سبک ہوتی ہی گوند اوسکا ساق درخت سے جاری ہوتا ہی وہی کافور ہی اور کبھی جوف درخت مین بھی کافور بستہ ہوتا ہی محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ کافور اس درخت کا گوند ہی لیکن جوف درخت مین ہوتا ہی اگر ساق درخت کے اوپر سوراخ کرتے ہین کافور رقیق مثل پانی کے جاری ہوتا ہی اور اگر نیچے سوراخ کرتے ہین پارہ پارہ بستہ نکلتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ استعمال کافور کا بالون کو سپید کرتا ہی اور دردسر حار کو نہایت مفید ہی اور نیند کو دور کرتا ہے اور حواس کو قوی اور تیز کرتا ہی اور درد دندان کو مضر ہے اور قاطع شہوت ہے

صورت درخت کافور کی یہ ہے



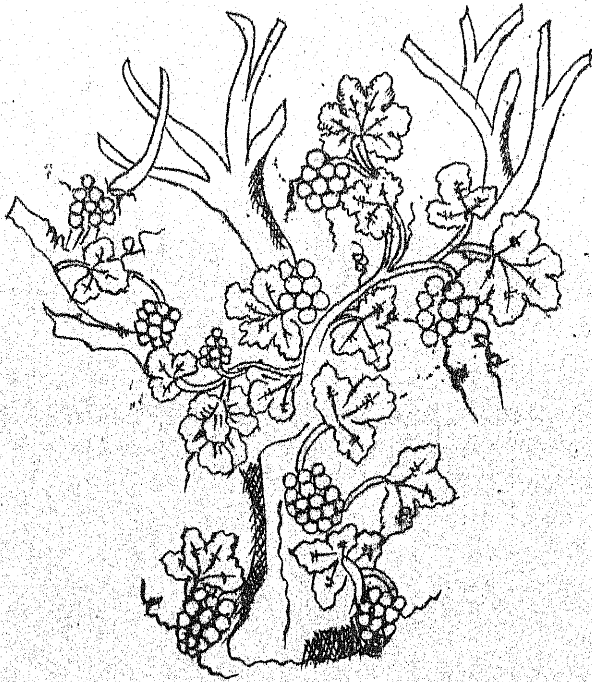
کرم یعنی انگور ہو اور اس درخت
کے سب درختون سے زائد ہین
اور بہت پیدا ہوتا ہے درخت
اسکا ضعیف ہوتا ہے صاحب
فلاحۃ نے لکھا ہے کہ عجائب
انگور سے ایک یہ ہے کہ تاک انگور
جسمین قوت پھلنے کی ہووے
اوسکو یہ دین اوس سال خوشے
اوسکے بہت بڑے ہون گے
اور اگر چاہین کہ درخت اسکا
بہت نافع اور قوی ہووے
اور جلد بڑھے پس درخت کو
لیکن نصف اول ماہ دی مین
لگاوین اور سر اوس نہال کا سرگین سے آلودہ کرین کہ اوسکو خاصیت عجیب ہی اور اوسکے گڑھے مین کسیقدر
بلوط اور بابونہ ڈالدین جڑ اوسکی قوی ہو گی اور اگر قدرے باقلا بھی رکھدین جلد بار آور ہو گا پس حب شرائط بجا لاونگے
درخت انگور عجیب و غریب ہو گا بخلاف اور درختہائے انگور کہ جو اس طور پر نہ لگائے ہون اور اگر نہال انگور مین
شگاف کر کے اوسمین تھوڑی سقمونیا رکھدین تو پھل اوسکے جو شخص کھالے گا اوسکو اسہال پیدا ہو گا اور اگر ایک
نہال انگور سپید اور ایک انگور سیاہ لیکر شق کرین اسطرح پر کہ پوست اونکا جدا نہو اور آپسمین باندھین اوس درخت سے
تین طرح کے انگور سرخ و سیاہ و سپید پیدا ہونگے اور اگر چاہین کہ انگور مین کیڑا نہ لگے پس حسب آلہ سے اوسکے نہال کو
نکالین چاہیے کہ وہ آلہ خون خرس یا مرغ مین آلودہ ہو اوس درخت مین کیڑا نہ پیدا ہو گا اور اگر چاہین کہ انگور
سپید و سیاہ ہووے پس قدرے نفطا اوسکی جڑ مین ڈالدین انگور سیاہ ہو گا اور اگر چاہین کہ درخت انگور آفت
سرما سے محفوظ رہے پس چاہیے کہ گرد اوسکے دخان سرگین کرین تاکہ وہ دخان تمام درخت پر پہونچے بعد ازان
تم کرز وہان ڈالین انگور آفت سرما سے محفوظ رہے گا قطرات آب وقت تراشنے کے تاک انگور سے ٹپکتے ہین
جو شخص کہ شراب کو بہت عزیز رکھتا ہو اون قطرات کو کھالے محبت شراب اوسکے دل سے جاتی رہیگی بلکہ شراب
کے نام سے اوسکو نفرت پیدا ہو گی الا شرط یہ ہی کہ اوسکو سابق سے اس خاصیت کی اطلاع نہو شیخ نے لکھا ہی کہ یہ

قطرات خرم اور قوبی کو نافع ہین پتے اسکے اگر چباوین بن دندان کو قوی کرے اور اگر تیتو نکا مرہم کرین صداع
حار کو نافع ہو اور اگر اسکے ورق کو جو کے کڑے کے ساتھ ملا کر آنکھون پر ضماد کرین نزلہ کو مفید ہے پھل اسکے
بہت قسم کے ہوتے ہین بہترین اقسام جوق ہے اور عجیب ترین اقسام عیون البقر اور اصابع العذاری اور دوالی
اور ملاحی ہین یہ قسمین ملک مصر مین ہوتی ہین دانے اسکے بڑے اور خوشے اسکے گران ہوتے ہین عیون البقر
اس وجہ سے کہتے ہین کہ مثل چشم گاو کے ہوتے ہین اور دانہ انکا سیاہی مائل مانند جوز کے ہوتا ہے او اصابع العذاری
اس باعث سے کہتے ہین کہ مثل انگشتان زنان ہوتے ہین خوشہ اسکا ایک گز تک ہوتا ہے اور دوالی اسلیے
کہتے ہین کہ مثل چرخے کے ہوتا ہے انگور جسوقت درخت سے توڑا جاتا ہے اگر کوئی کھاوے تو قرار اور نفخ شکم
ہوتا ہے اور اگر اوسکو دھوکر کھاوین تو کچھ نقصان نہین ہوتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ بدن کو فربہ کرتا ہے اور قوت
باہ زیادہ کرتا ہے اور مادہ منی بہت پیدا ہوتا ہے اگر انگور کو جلا کر خاک کرین تو وہ خاک گزیدہ ہوام کو مفید ہے شراب
اسکی عہد جمشید بادشاہ مین نکلی ہے حکایت اوسکی یہ ہے کہ رفقاء بادشاہ نے کسی شکار کا تعاقب کیا رفتہ رفتہ ایک
پہاڑ پر پہونچے وہان درخت انگور تھے اور اون پر خوشے لگے تھے اون خوشونکو بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ
نے کہا کہ مین نے سنا ہے اس پہاڑ پر اکثر گیاہ زہر آلود ہین شاید اسمین بھی زہر ہو اسکو باحتیاط رکھو کہ امتحان
کیا جاوے پس بعد ایک مدت کے وہ دانے شق ہو گئے اونکا عرق نکال لیا جب بادشاہ دار السلطنت مین
پہونچا اوس عرق مین جوش آگیا تھا اور ذائقہ اوسکا تلخ ہو گیا تھا گمان بادشاہ کا قوی ہوا کہ فی الحقیقت
یہ زہر ہے ایک مجرم کو محبس سے طلب کر کے اوسکو حکم دیا کہ اسکو پی لے بوجہ تلخی کے اوسکو پینا دشوار ہوا آخر الامر
ایک جام اوسنے تناول کیا کچھ اثر سمیت کا اوسپر ظاہر نہوا دوسرا جام اوسکو دیا وہ بھی اوسنے تناول کیا پس
اوسکے چہرے پر کچھ تغیر پیدا ہوا اسکو یقین ہوا کہ اثر زہر ہے ایک جام اور دیا وہ بھی اوسنے پیا اور رقص کرنے لگا
اور آثار بشاشت اور سرور اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوے سب نے کہا کہ یہ خوشی مرگ کی ہے بعد ازان وہ شخص
سو گیا سبکو یقین کلی ہوا کہ یہ شخص مر گیا جب وہ بیدار ہوا اوسنے ایک جام اور طلب کیا جب اوسنے وہ جام بھی
تناول کیا اوسمین وہ اضطراب اور بیخودی باقی نرہی حضار مجلس سے اور ایک شخص نے اوسکو پیا اور اوسکی
لذت اور سرور سے بادشاہ کو مطلع کیا بادشاہ نے بھی اوسمین سے نوش فرمایا اور حکم کیا کہ اسکے درخت یہان
بھی لگائے جاوین تا کہ سبکو یہ شراب میسر ہو بعض فقہا کے نزدیک شراب علاج کے واسطے جائز ہے اسی وجہ
سے حکما نے لکھا ہے کہ شراب شہوت کو زیادہ کرتی ہے اور شب کوری اور زہر کو نافع ہے اور باطن کو اخلاط فاسد
سے پاک کرتی ہے اور وجع مفاصل کو مفید ہے الاکثرت اسکی عقل مین نقصان لاتی ہے اور نسیان پیدا ہوتا ہے
اور منہ مین بدبو آتی ہے اور قوت باہ زائل ہوتی ہے اور ضعف بصر اور صرع اور سکتہ لاحق ہوتا ہے اور گاہ گاہ

آدمی ہلاک بھی ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا سرکہ اسکا بہتر ہوتا ہے بموجب حدیث شریف کے سرکہ اسکا اگر خون جاری پر ڈالین تو بند ہوجاویگا اور مقام سوختہ کو زخم اور داد پر ضماد اسکا مفید ہے اور اگر سر پر لگاوین درد سر کو فائدہ بخشے اور کلی اسکی دندان متحرک کو ساکن کرتی ہے اور اگر حلق مین جونک اٹکی ہو سرکہ انگور تھوڑا تناول کرین جونک حلق سے نکل آویگی سرکہ انگور بہی اور دافع استسقا ہے اور گزیدہ ہوام کو ضماد اسکا نافع ہے زیاد ابن ابی ہند نے لکھا ہے کہ کسی شخص نے انگور خشک جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجے پس آپ نے ارشاد فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ نِعْمَ الطَّعَامُ الزَّبِيْبُ يَشُدُّ الْعَصَبَ وَيُذْهِبُ الْوَصَبَ وَيُطْفِئُ الْغَضَبَ وَيُرْضِي الرَّبَّ وَيُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَيُذْهِبُ الْبَلْغَمَ وَيُصَفِّي اللَّوْنَ الملبا نے لکھا ہے کہ زبیب مقوی معدہ ہے تخم کے ساتھ حبس کرتا ہے اور بدون تخم قراقر پیدا کرتا ہے

کمثری لکھا ہے کہ جب زمانہ دراز تک پس ظرف شک ازان اس ایک رکھین تو خراب مدت درخت مین پھول مقوی

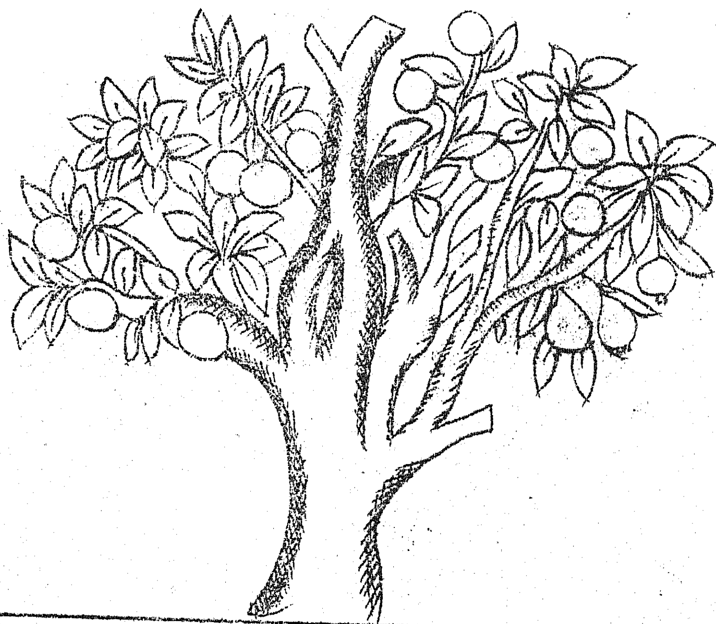
صورت درخت انگور کی یہ ہے



یعنی امرود چاہین کہ امرود درخت مین ہین ایک مین تھوڑا رکھین بعد شک پر پھل کو کوئی پھل نہوگا اور دراز تک رہے گا اوسکا دباغ ہے

شیخ نے لکھا ہے کہ پھل اسکا تشنگی اور صفرا دفع کرتا ہے لیکن قولنج کو پیدا کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر امرود زمانہ دراز تک رکھنا چاہین تو سر پر ہر ایک امرود کے روغن زفت لگا کر لٹکا دین امرود مدت مدید تک رہیگا اور خراب نہوگا لاعیہ یہ بھی ایک قسم تھوہڑ کی ہے دودھ اسکا زہر قاتل اور سوزندہ ہے

صورت درخت اروذکی یہ ہے

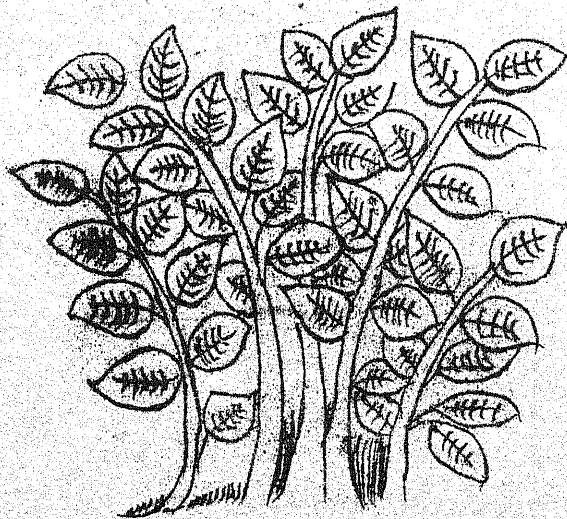


یہ درخت درختہاے
پہاڑون کے
اگر اوسکے پتے
اسہال عظیم اوسکو
اوسکا بہت
بکھی طوبت اوسکی
اوس طوبت سے
نہایت مضر ہے
کوئی چیز حوض
تمام مچھلیان

زہر سے
کنارے پیدا ہوتا ہے
پھیکر کوئی پی جاوے
پیدا ہووے شگوفہ
خوشبودار ہوتا ہے
کھاتی ہے جو شہد
پیدا ہوتا ہے
اگر اوس درخت سے
مین ڈال دین
پانی کے اوپر

آجاتی ہین اور مثل ماہی مردہ کے ہوجاتی ہین شکار اونکا آسانی ہوتا ہے

صورت درخت لاعیہ یہ ہے

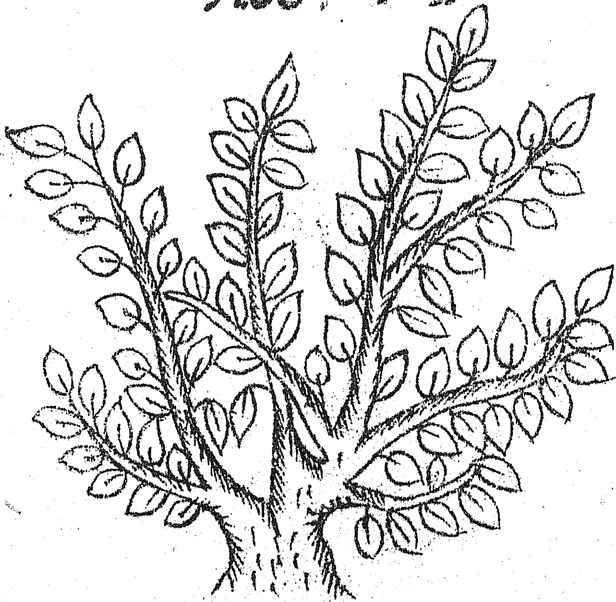


لبان یہ درخت
درازی اوسکی
نہین ہوتی ہے
بحر عمان کے
پتے اوسکے
ہوتے ہین گوند
اور گوندا اوسکا
نکالتے ہین کہ
مجروح کرتے ہین
بعد دوا یک روز کے
جو شخص اوسکے
مداومت کرے

خاردار ہوتا ہے
دوگز سے زائد
پہاڑون مین
پیدا ہوتا ہے
مشابہ برگ آس
اوسکا کندر ہے
اس طریقہ سے
جابجا درخت کو
اوسمین سے
گوند اوسکا نکلتا ہے
گوند کھانے کی
زکی اور ذہین

ہوگا اور نسیان اوسکا دفع ہوگا کندر زخمہاے تازہ کو اچھا کرتا ہے اور انتشار زخم کو مانع ہے اور اگر بطخ کی
چربی کے ساتھ داو پر لگاوین تو مفید ہو اور جریان خون بینی کو نافع ہے لوز یعنی بادام جو شخص کھاے

صورت درخت لبان کی یہ ہے

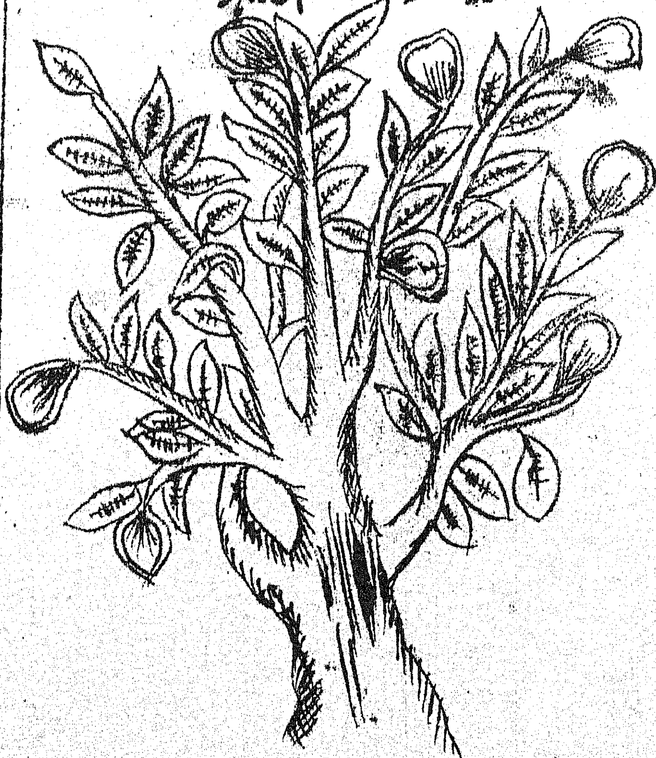


کہ درخت بادام کا لگاوے
شہد مین ڈالدے کہ ثمرہ اوسکا
کہ بادام اسقدر نرم ہو کہ ہاتھ
وہ عمل کرے کہ جو سابق گذرا
اگر پیشاب مرد اور عورت
بادام تر کرین بعد ازان
نہایت سبک ہوگا حتی کہ
چاہین کہ بادام درخت سے
شاخہای بادام مین لٹکا دین

پس چاہیے کہ اولا بادام کو
خوش ذائقہ ہوگا اور اگر چاہین
سے ٹوٹ جاوے پس چاہیے کہ
جو زمین مذکور ہوا ہے او
نابالغ مین پانچ روز تک
اوسکو بو دین تو پوست
ہاتھ سے ٹوٹ جاویگا اگر
نکرے تو چاہیے کہ سرجوز کو
ہرگز بادام خراب نہوگا

اور زمانہ دراز تک درخت پر رہیگا پھل اسکا اگر شیرین ہووے فربہی لاتا ہے اور سرفہ کو نافع ہے اور سینہ کو
بلغم سے پاک کرتا ہے خصوصًا انجیر کے ساتھ اور گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بادام شیرین سے

صورت درخت بادام کی یہ ہے



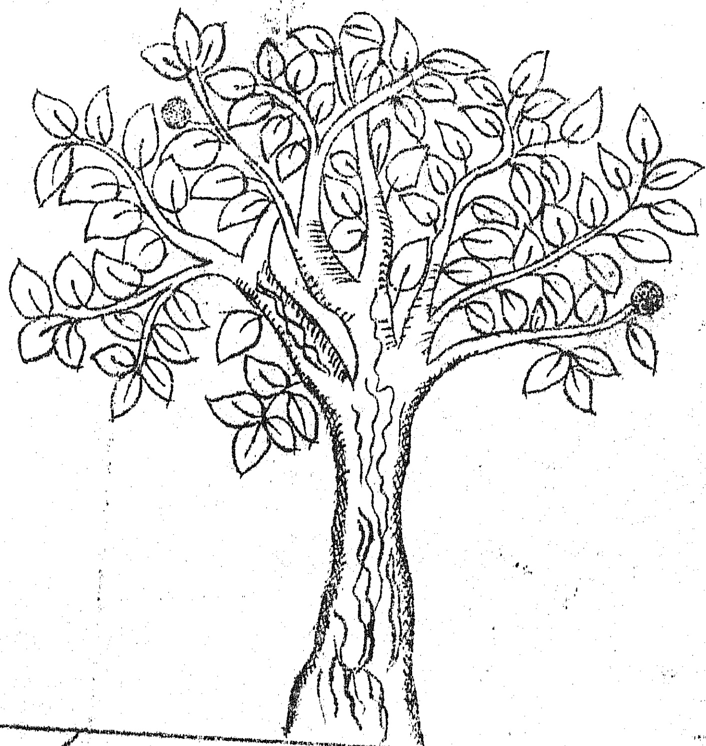
قوت بینائی زیادہ ہوتی
اور زخم سگ دیوانہ کو
تلخ قولنج کو نافع ہے اور
داغہاے جسم کو
شخص چاہے کہ شراب کا
چاہیے کہ قبل پینے
تلخ کہا لیوے شراب کا
بادام تلخ کو شہد مین
ہے کہ ایک عارضہ
سگ دیوانہ کو نافع
تلخ خارش کو بھی مفید

ہے اور قولنج کو نافع ہے
بھی مفید ہے اور بادام
نیند لاتا ہے اور
دافع ہے اگر کوئی
نشہ نہووے پس
شراب کے چند بادام
نشہ اوسپر نہوگا اگر
ملاکر کہاوین دافع نملہ
ہوتا ہے اور زخم
ہووے اور بادام
ہے لیمو یہ درخت

بلاد گرم سیر مین ہوتا ہے خواص اسکے درخت اور پوست اور پھل اور اوسکے ترشے کے وہ ہین جو ترنج مین مذکور ہو چکے
ہین آب لیمو کو دفع زہر مار وغیرہ مین خاصیت عجیب ہے ایک حکایت عجیب ابوجعفر بن عبد اللہ البصری نے لکھی ہے کہ
کنارہٴ نہر دیر کے میرا ایک موضع تھا اوس موضع مین مین نے سکونت اختیار کی قریب مکان کے ایک باغچہ میرا تھا اوسمین

درخت بہت تھے ناگاہ ایک روز اوس باغیچہ سے ایک سانپ مثل مشک آب کے ظاہر ہوا مجکو تلاش ہوئی کہ کوئی
افسون گر اسکو آکر پکڑے بہزار خرابی ایک افسون گر آیا اوسکو مین نے کچھ خرچ بھی دیا اوسنے اپنی افسون گری
شروع کی وہ سانپ اوسکے سامنے آیا اور آتے ہی اوسکو کاٹا فی الحال وہ مرگیا اوسکے مرنے کی خبر مشہور ہوئی مین نے
اوس سانپ کے خوف سے مکان اور باغ کو ترک کیا بعد مدت دراز کے ایک افسونگر میرے پاس آیا اور کہا کہ مین نے
سنا ہے تمھارے مکان مین کوئی سانپ ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکو شکار کرون مین نے اوس سے حکایت
افسون گر سابق کی بیان کی اور کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ تو بھی ہلاک ہو اوسنے کہا کہ وہ شخص میرا بھائی تھا
مین چاہتا ہون کہ اپنے بھائی کا بدلہ اوس سانپ سے لون پس مین نے وہ باغ اوس شخص کو بتا دیا اور کوٹھے پر
جاکر تماشا دیکھنے لگا اوس شخص نے ایک روغن اپنے پاس سے نکالا اور تمام بدن پر ملا بعد اوسکے ایک اور روغن
نکالا اوسکو آگ پر رکھا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سانپ مثل خم کے نکلا جب قریب افسونگر کے آیا اوسکو
دیکھکے بھاگا افسون گر نے اوسکا تعاقب کیا اور سانپ کو پکڑ لیا سانپ نے سر اپنا اولٹ کر اوسکے ہاتھ پر دانت
لگایا اور اپنی راہ لی مین اوس شخص کو اپنے مکان پر اوٹھا لایا وہ شخص اوسی شب کو ہلاک ہوا لوگون کو اور زیادہ
خوف طاری ہوا اور اکثر لوگون نے اوس بستی کی اقامت ترک کی بعد عرصۂ دراز کے ایک اور افسونگر
وارد ہوا اور حال اوس سانپ کا دریافت کیا مین نے اوسکو منع کیا اوسنے بیان کیا کہ وہ دونون افسون گر
میرے بھائی تھے مجکو اونکا انتقام لینا ضرور ہے صورت اوسکی افسونگر سابق سے مشابہ تھی ناچار مین نے اوسکو باغ کا
نشان دیا اور مین اپنے اوسی مکان قدیم کے کوٹھے پر دریافت حال کے واسطے جا بیٹھا اوسنے بھی بدستور
سابق ایک روغن بدن پر ملا اور دوسرا آگ پر رکھا وہ سانپ سامنے ہوا افسون گر نے اوسکی پشت پر جاکر
اوسکو پکڑا اوسنے ایک انگشت افسون گر پر زخم دیا اوسنے فی الحال اوس سانپ کو ایک صندوق مین
کہ ہمراہ لایا تھا بند کیا اور انگلی اپنی تراش کر ایک روغن جوش کرکے اوسمین رکھدی مین اوس افسون گر کو
اپنے مکان پر لایا راہ مین لڑکے لیمو سے بازی کرتے تھے اوسنے کہا تمھارے ملک مین یہ شئے ہے مین نے
کہا بہت اوسنے کہا جسقدر ہو میرے واسطے لاؤ کہ ہمارے شہر مین لیمو مثل تریاک کے ہے مین نے کہا تمہارے
شہر کا کیا نام ہے اوسنے کہا عمان غرضکہ مین نے اوسکو بہت لیمو حوالے کیے اوسنے اونکا عرق زخم پر لگانا
شروع کیا حتی کہ اثر زہر جاتا رہا اور یہ سلامت رہا اوسنے کہا کہ جان بری میری بسبب لیمو کے ہوئی اگر میرے
بھائی لیمو پاتے تو ہلاک نہوتے بعد ازان اوس سانپ کو صندوق سے نکالکر سر اور دم اوسکی کاٹکر
پھینک دی اور اوسکو جوش دیکر روغن اوسکا نکال کر ایک شیشے مین رکھا اور اپنی راہ لی مشمش
یعنی زرد آلو لکھا ہے کہ اسکے پھل کو مع پوست و مغز کھاتے ہین بخلاف پھل اور درختون کے کہ خواہ اونکا

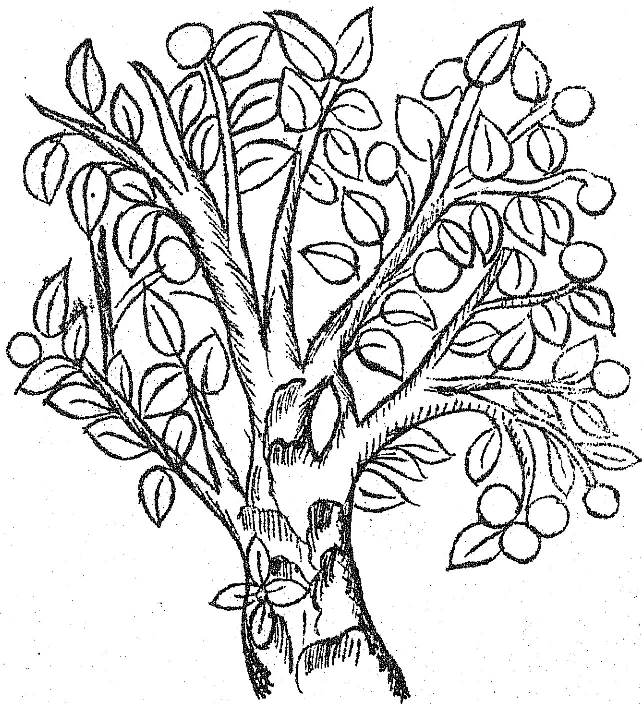
صورت درخت لیمو کی یہ ہے



پوست کھایا جاتا ہے یا مغز
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کی
ہے کہ کوئی نبی انبیا
اللہ سے ایک قوم کی طرف
مبعوث ہوا پس قوم
اونکے ساتھ ایمان نہ لائی
اوس دن قوم مین ایک
دن عید کا تھا سب
لوگ اوس دن جمع ہوئے
سے اونکے پیغمبر بھی وہان
تشریف لائے اور دعوت اسلام کی قوم نے کہا کہ اگر تم پیغمبر سچے ہو اللہ پاک سے دعا کرو کہ اس
چوب خشک سے میوہ تر و تازہ ہمکو عنایت کرے کہ رنگ اوسکا ہمارے کپڑون کے رنگ سے
مشابہ ہو یعنی زرد پس پیغمبر نے دعا کی اوسیوقت اوس چوب خشک مین پتے سبز پیدا ہوئے اور فی الحال
پھل لگے وہ پھل زردآلو تھے پس جس شخص نے اون پھلون کو اس ارادہ سے تناول کیا کہ ایمان لاوے
تخم تک اوسکا شیرین تھا اور جس شخص کی نیت برگشتہ تھی تخم اوسکے زردآلو کا تلخ تھا پتے اوسکے کندی
دندان کو کہ بسبب ترشی کے دانتون مین پیدا ہوتی ہے نافع ہین شیخ نے لکھا ہے کہ زردآلو تازہ سے
تپ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوسمین عفونت ہوتی ہے اور زردآلو خشک سے تپ رفع ہوتی ہے اور صفرا
بھی دور ہوتا ہے لکھا ہے کہ ایک طبیب اور عطار دونون ساتھ جاتے تھے اثناے راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ
درخت لگا رہا ہے طبیب نے اوس سے پوچھا کہ کیا کرتا ہے اوسنے کہا کہ اپنے اور تمھارے واسطے عمل
کرتا ہون مین اوسکے پھل سے نفع یاب ہوتا ہون اور تم اوسکی علت سے یعنی جب لوگ اوسکو کھاتے ہین
بیمار ہوتے ہین اوسوقت طبیب کیطرف توجہ کرتے ہین اور طبیب اوسکو خشک کرکے عطار کو دیتے ہین عطار
بھی اوس سے فائدہ ہوتا ہے اوسکے تخم کا روغن دافع بواسیر ہے اور مغز اوسکا بھی بالح اور امراض بلغمی کو مفید ہے

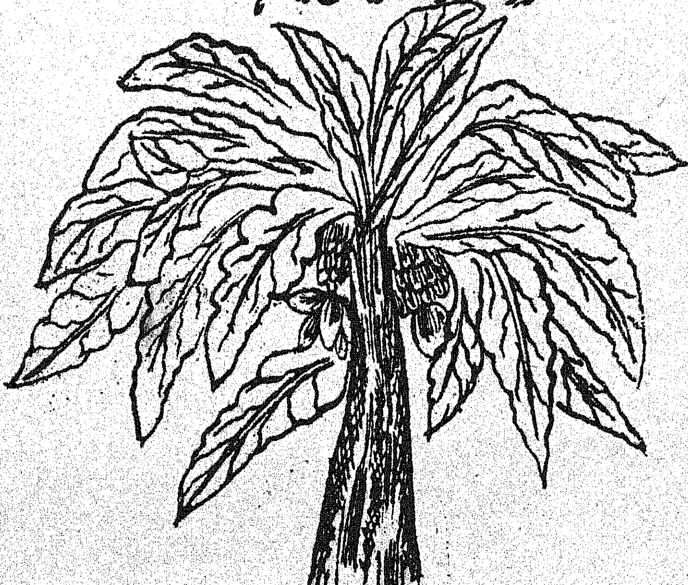
یہ درخت ملک
ہوتا ہے اور
مین پیدا ہوتا
عریض اور
بمقدار تین گز کے
گز کر اور بلندی اس
قد آدم سے
ہے اور شاخین
مین ہمیشہ
درخت بار آور
پھل پختہ
ناقص ہو جاتا ہی

صورت درخت زرد آلو کی یہ ہی



موز یعنی کیلہ
گرم سیر مین
اکثر جزیرون
مین ہے پتے اسکے
طویل ہوتے ہین پھیل
اور عرض بمقدار آدھ
درخت کی مقدار
کچھ زیادہ ہوتی
اوسکی گرد جڑ
نکلتی ہین جب
ہوتا ہے اور
ہوتا ہی وہ درخت
اوسکو قطع کر ڈالتے ہین اور اوسکی شاخونکو پرورش کرتے ہین او نمین بھی بطور سابق شاخین نکلتی ہین ایک درخت
ایک مرتبہ سے زیادہ بار آور نہین ہوتا ہے اسکے پھل کا مزہ مشابہ انگور کے مزہ کی ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ کیلہ
سے پیشاب بہت ہوتا ہی اور قوت باہ زیادہ ہوتی ہی الا اسکی مداومت سے سدہ پیدا ہوتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ
استعمال کیلہ کا طبیعت کو نرم کرتا ہی اور سوزش سینہ اور حلق کو مفید ہی

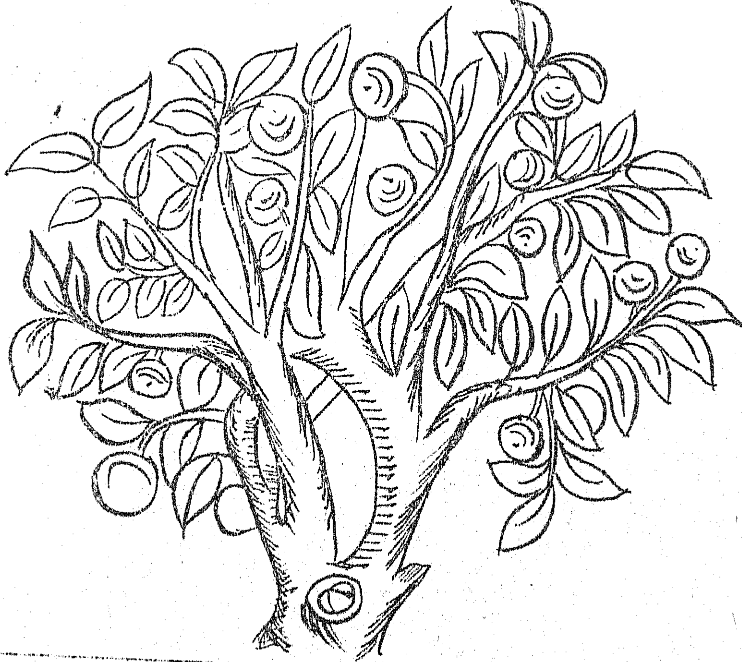
صورت درخت کیلہ کی یہ ہے



نارنج یہ درخت
مین ہوتا ہے
درخت ترنج کے
لگاوین تو موسمی
سے مبدل ہو
جاتا دہن مین
کرتا ہے اور
کی بو دور کرتا ہی
اخر ہی اور چھیان

بھی ملک گرم سے
لکھا ہی کہ اگر
نیچے نرگس
ترنج کی شیرینی
اسکے ورق کا
خوشبو پیدا
پیاز اور لہسن
اور تخم مین بھی
اوسکی بجھ سے

صورت درخت نارنج کی یہ ہی

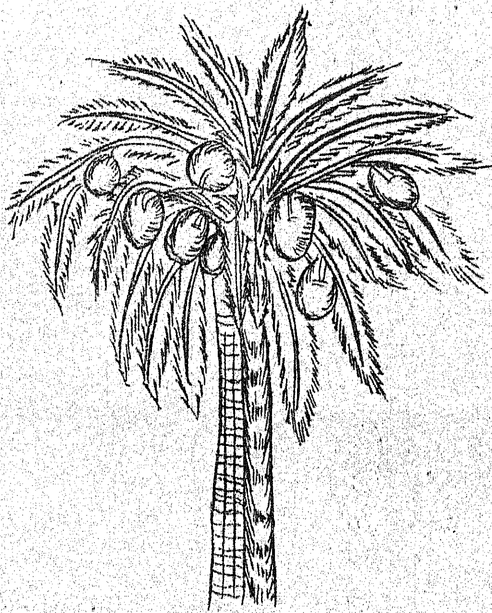


دفع ہوتی ہین
مقوی دل و دماغ
جوز ہندی کو بھی
حجاز کہتے ہین کہ
درخت خرمے کی
ثمر اوسکا
سیب تا شیر
اسکے پھل پر
اوس ریشہ کی
ہین اور کشتیان

شگوفہ اوسکا
ہی نارجیل اسکو
کہتے ہین اہل
درخت نارجیل
مشابہ ہی لیکن
نارجیل ہوتا ہی
خاک اور ہوتا ہے
ریشہ بہت ہوتا ہی
رسیان بناتے
اوس سے

باندھتے ہین اسلیے کہ وہ رسی پانی مین کم گلتی ہی مغز اسکا لذیذ اور شیرین ہوتا ہی اگر تازہ ہو اور جب کہنہ ہوجاتا ہی
آبلہ ہاے جسم کو نافع ہوتا ہی اور کھانا اوسکا مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے خصوصًا شکر کے ساتھ اور روغن اسکا دافع
بواسیر ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ ریشہ اوسکا اگر بجاے فتیلہ کے چراغ مین ڈالین اور اوس چراغ کو مجلس مین
رکھین تو مجلس مین کسی شخص کو جلد نیند نہ آویگی شیخ نے لکھا ہی کہ نارجیل مبہی ہے اور روغن اوسکا دافع
بواسیر ہی خصوصًا اگر کہنہ ہو

صورت درخت نارجیل کی یہ ہے



بنق فارسی
اور ہندی مین
کہ اگر اسکے تخم کو
مین چند روز
تو اوسکے پھل
آویگی اور اگر
شہد اور دودھ
خشک کرین
بودین تو پھل
شیرین ہوگا

ہین اسکو کنار
کہتے ہین لکھا ہی
عرق گلاب
تر کرکے بودین
سے بوی گلاب
اسکے تخم کو
مین تر کرکے
بعد ازان اوسکو
اوسکا بہتر اور
اسکے پتے کو

اور خوبصورت اور خوشبودار ہوتا ہے لکھا ہے کہ پہلا پھول جو غنچے سے نکلا ہو اگر اوسکو تین انگلیوں سے توڑے
اور دست چپ سے آنکھ پر ملے تو درد چشم سے اوس سال محفوظ رہیگا اگر گلاب پر کی شبنم جمع کرکے بطور
سرمہ کے آنکھوں میں لگاویں تو روشنی چشم کی زیادہ ہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ گلاب سے بدبو عرق بدن کی
دفع ہوتی ہے اور اگر برگ گل کو پیسکر تالیل یعنی مسوں پر لگاویں تو دفع ہوں گے اگر کسی عضو جسم میں خار خرما
وغیرہ رہگیا ہو یا اوسکے زخم میں درد ہو تو ضماد اوسکا مفید ہے بشرطیکہ تازہ ہو اور صاحب زکام کو مضر ہے جو
گل کے بستر پر راحت کرے قوت باہ اوسکی کم ہو جاویگی اور جعل ایک جانور ہے سرگین میں پیدا ہوتا ہے اسکی
خوشبو سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اسیطرح جو حیوان کہ بو سے پیدا ہوتا ہے اسکی خوشبو سے ہلاک ہو جاتا
ہے عرق اسکا خون جاری ہی کو دفع کرتا ہے اگر کوئی شخص پھول اسکا بلی کی ناک میں مل دے تو وہ بیمار ہوجاویگی


صورت درخت گلاب کی ہے

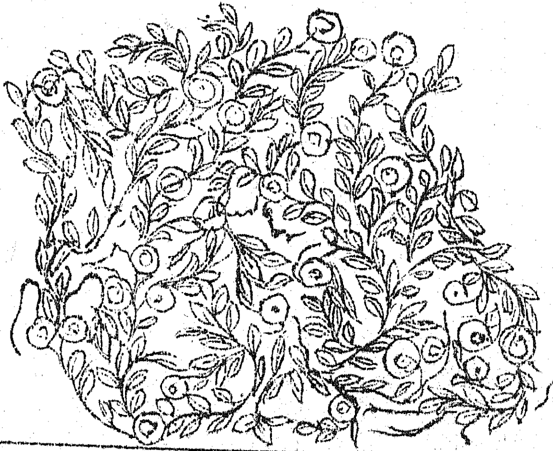
اور عجب نہیں کہ ہلاک ہووے **یاسمین**
پھول اسکا سپید اور زرد اور زعفرانی ہوتا ہے
اور یہی پھول اسکا پھل ہے شیخ نے
لکھا ہے کہ پھول اسکا داغہاے بدن کو دفع
کرتا ہے اور اکثر سونگھنا اسکا یرقان و صداع
پیدا کرتا ہے الا صداع بلغمی کو تحلیل کرتا ہے
اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ بو اسکی
اصحاب فالج و لقوہ و عرق النسا کو مفید
ہے روغن اسکا محرور المزاج ناک سے
خون جاری کرتا ہے اور ضماد اسکا مقام
بول ہے عسر البول کو مانع ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال


صورت درخت یاسمین کی ہے

قسم دوسری نباتات نجوم کے بیان میں

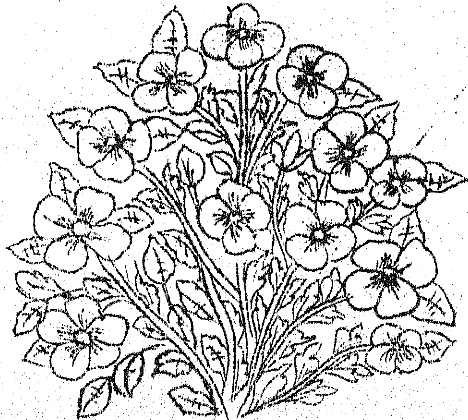
تعریف اوسکی تقسیم نباتات میں سابق ذکر کیگئی عقل
عقلا اور فہم اذکیا عجائب حشائش اور ضبط فوائد
سے عاجز و قاصر ہے الا جسقدر کہ مشہور ہیں اور
کتب سے معلوم ہوتی ہیں اونکو اس مقام میں بہ ترتیب
حروف معجم کے بیان کیا **اذن الفار** یک گھاس

صورت درخت اذان الفار کی یہ ہے



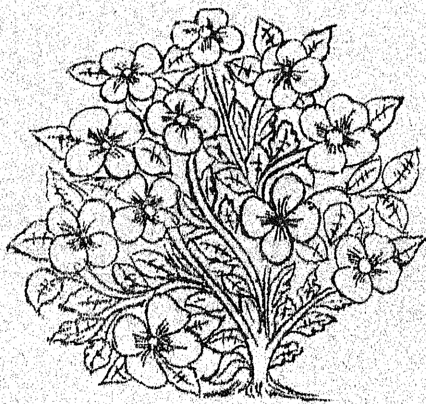
ہو کہ ورق اسکا چھوٹا اور شاخ اوسکی باریک زمین پر منبسط ہوتی ہی پھول اسکا زرد ہوتا ہی اور کبھی آسمانی اور کبھی لاجوردی جس عضو مین کانٹا وغیرہ رہگیا ہو اگر وہان اس گھانس کا ضماد کرین تو وہ کانٹا نکل آتا ہی اور زخمونکو بھی اس سے التیام ہوتا ہی اگر اسکو تیل کرین صرع کو مفید ہے اور شراب کے ساتھ گزیدہ ہوام کو نافع ہی اذریون پھول اسکا نہایت سرخ ہوتا ہی اور اوسکے درمیان مین سیاہی ہوتی ہی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکو سرکہ مین پیسکر داء الثعلب مین لگاوین تو نافع ہو

صورت درخت اذریون کی یہ ہے



خاک اسکی عرق النسا اور تمام سمیات کو مفید ہی خصوصاً گزیدہ ہوام کو زیادہ تر نافع ہی بیقوریدس حکیم نے لکھا ہی کہ اذریون کو اگر زن حاملہ حمول کرے یا جس مکان مین اذریون ہووے وہان جاوے اسقاط حمل کرے گی آذخر گھانس مشہور ہے خوشبودار ہوتی ہے مقوی معدہ ہے اور ادرار بول و حیض اور خارش درد مثانہ اور درد دندانکو

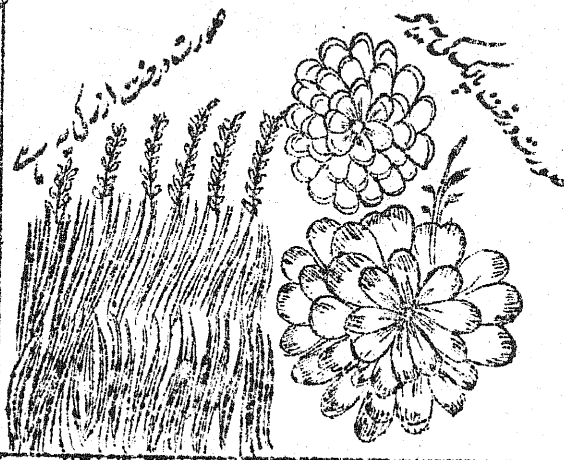
صورت درخت اذخر کی یہ ہے



کرے بسبب برودت کے ہو نافع ہے آرزہ فارسی مین اسکو بیخ کہتے ہین استعمال اسکا چہرہ کو روشن کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور خوابہاے خوش معلوم ہوتے ہین ست زہر ہے جو شخص پوست اسکا کھالے فی الحال درد سر مین اور زبان مین پیدا ہو اسفاناخ یعنی پالک یہ گھانس درد پشت اور خشونت سینہ اور سعال کو مفید ہے اور تخم اسکا تپ اور وجع قلب کو نافع ہی مقدار استعمال

اسقیل

نصف درہم ہے اسقیل
وکندری اور مرگی موش بھی
ہر اگر ثالیل پر طلا کرین نافع ہے
عرق النسا کو مفید ہے دانتونکو
دفع کرتی ہے اور مجلی بصر ہے
اسکو باندھے ورم طحال مین
کو بھی سودمند ہے اگر اسکو



اسکو بصل الفار ہندی کانڈہ
کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے
اور صداع اور مالیخولیا اور
سخت کرتی ہے اور بدبو دہن ہے
اگر صاحب طحال ایک روز
تخفیف معلوم ہوگی اور اسقیل
مکان مین آویزان کرین ہوام

اوس مکان مین نہ آوینگے اور بعض کے نزدیک گزندہ مار کو مفید ہے

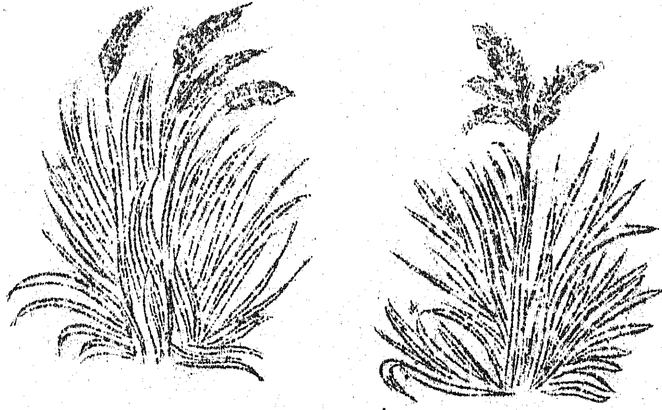

صورت درخت اسقیل کی یہ ہے

اشترغار ہندی مین
کہتے ہین یہ گھانس
اور عرق اسکا معدہ
پیدا کرتا ہے اور ہاضم
لاتا ہے اور دماغ کو
اس گھانس سے
صاف کرتے ہین
کرتی ہے اقسام
سپید اکثر امراض کو
خرالعصافیر کہتے
بقدر ایک درہم
مفید ہے اور تین
نافع ہے اور اسہال
دندان کی ہے اور
اور پانچ درہم اسقاط
اور دس درہم

اسکو اونٹ کتارہ
تپ ربع کو نافع ہے
کو مفید ہے اور شہوت کو
ہے الاغثیان
مضر ہے **اشنان**
دھوبی کپڑے
میل کو خوب دور
اسکے بہت ہین
نافع تر ہے کہ اوسکو
ہین بعد ازان سبز
کے عسر البول کو
درہم استسقا کو
لاتی ہے اور مجلی
بدبو کو دفع کرتی ہے
حمل مین موثر ہے
زہر قاتل ہے اور


صورت درخت اشترغار کی یہ ہے

دخان اشنان سے ہوام گریز کرتے ہین


صورت درخت اشنان کی یہ ہے

افسنتین شیح

پارچہ ہای پوشیدنی
رکھتے ہین تاکہ
اور اگر اسکو روشنائی
روشنائی کا امداد
اور اگر کاغذ پر لکھین
زمانہ دراز سے پارہ

لکھا ہے کہ اس گھانس کو
اور بہوستین ہین
[illegible]
[illegible]
ایام سے متغیر ہو
تو کاغذ انقضا کے
پارہ ہنوگا چہرہ کو

خوش رنگ کرتی ہے اور داء الثعلب اور آثار زخم کو کہ ظاہر جسم پر باقی ہون دفع کرتی ہے اور فساد

ہوام سے مامون
رکھتی ہے


صورت درخت افسنتین کی یہ ہے

اقحوان فارسی

اور بابونہ گاو چشم
اسکی باریک اور
اور گاہے سرخ
لکھا ہے کہ نواصیر کو

ہین اسکو بابونہ گاو
کہتے ہین شاخین
پھول اسکے سفید
ہوتے ہین شیخ نے
مفید ہے اگر کوئی

اسکو کثرت سے سونگھے تو اوسپر خواب طاری ہوگا اور بواسیر اور درد قولنج اور درد مثانہ کو نافع ہے


صورت درخت اقحوان کی یہ ہے

الکشوث

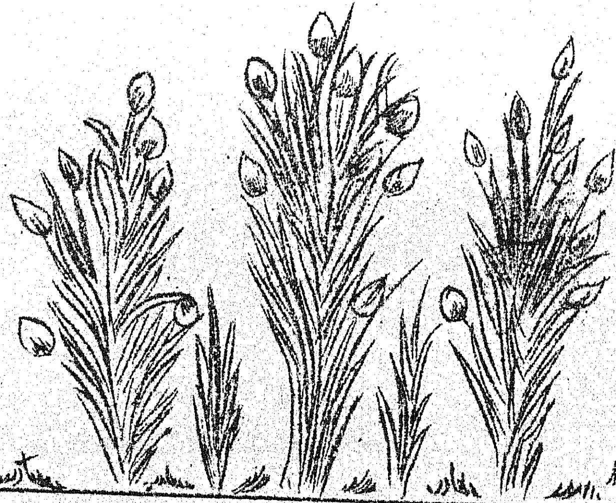
کہ پتے اوسکے
پیچیدہ ہوتی
تلخ ہے لوگ درخت
خشک کرتے
انگور پر پیچیدہ
اوسکا بھی
تخم اوسکا
سرکہ کے

ایک گھانس ہے
نہین ہوتے درخت پر
ہے ذائقہ اوسکا
سے جدا کرکے
ہین کبھی درخت
ہوتی ہے ثمر
تلخ کرتی ہے
سفید ہوتا ہے
ساتھ فواق

یعنی ہچکی کو مفید ہے عرق اسکا یرقان اور ادرار بول اور حیض اور تپ ہاے کہنہ اور درد شکم کو نافع ہے

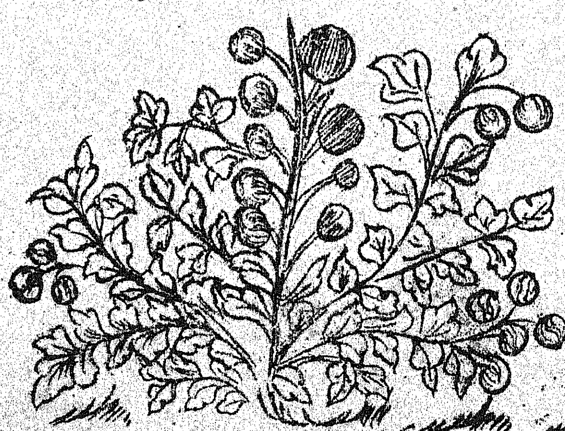
آفت نہ آئیگی اور اگر خربزہ کے کھیت مین کیڑے پیدا ہوے ہون اونکو جمع کرکے پانی مین جوش دے اور اوس
پانی کو دوسرے کھیت مین خربزہ کے ڈال دے تو اوسمین کیڑا نہ پیدا ہوگا اور تخم خربزہ کو گلاب مین رکھدین بعد
ازان اوسکو بودین تو خربزہ مین خوشبو گلاب کی ہوگی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حدیث شریف
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھاؤ تم خربزہ کو اسلیے کہ پانی اوسکا رحمت ہے
اور شیرینی اوسکی شیرینی جنت ہے اور جو شخص ایک لقمہ خربزہ کا تناول کرے لکھتا ہے اللہ پاک ہزار نیکیان
اور محو فرماتا ہے اوسکے نامۂ اعمال سے ہزار برائیان اور بلند فرماتا ہے واسطے اوسکے ہزار درجے اسلیے کہ خربزہ
میوہ ہاے جنت سے ہے اور وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ خربزہ طعام اور شراب اور فاکہہ
اور خلال اور اشنان اور ریحان ہے معدہ کو پاک کرتا ہے اور رنگ کو صاف اور اشتہا پیدا کرتا ہے شیخ نے
لکھا ہی کہ خربزہ جلد کو صاف کرتا ہے تخم اسکا جھائین وغیرہ داغہاے جسم کو دفع کرتا ہے پوست اسکا نزلہ کو
آنکھ سے دور کرتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ کھانا اسکا کثرت سے سنگ مثانہ کو دفع کرتا ہی **بلبوس**

یہ بھی ایک قسم کی پیاز ہے مگر گرہ اسکی چھوٹی ہوتی ہے مشابہ پیاز نرگس کے ہے پتے اسکے مثل گندنے کے پتے کے ہوتے ہین اور پھول اسکا مانند گل بنفشہ کے ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے اگر اسکو داغہاے جسم یا زخمون پر لگاوین تو مفید ہو اور زردی بیضہ ماکیان کے ساتھ مسونکو نافع ہی اور کھانا اسکا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی



صورت درخت بلبوس کی یہ ہے

بنفسج یہ گھانس خوشبو ہی مقام سایہ دار مین پیدا ہوتی ہی خوشبو اسکی دماغ کو مفید ہی اور استعمال اسکا صاحب خناق وام الصبیان کو سودمند ہی شیخ نے لکھا ہے کہ صداع دموی کو سود بخشتا اسکا نافع ہی اور ضماد اسکا درد چشم حار کو دور کرتا ہی اور عسر البول کو نفع کرتا ہی روغن



صورت درخت بنفشہ کی یہ ہے

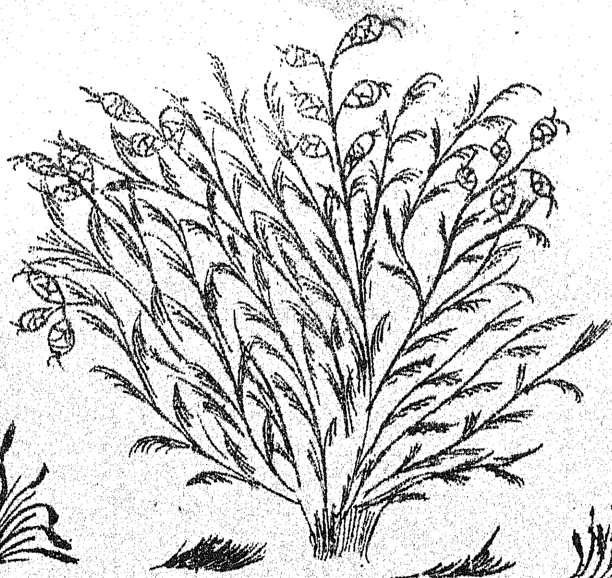
اسکا ثمر ان کو سفید
لکھا ہے کہ سونگھنا اسکا
بوبوانس بیچ
ہوتی ہے جہان
ہے اور جہان یہ
درخت بیش اچھا
ہے گھانس تریاق
واسطے سواے
گھانس کے اور درخت بیش کے
جذام کو نافع ہے
گاو چشم بھی کہتے
ہوتا ہی اور بیخ سرخ
دماغ اور محلل ریاح
ہے گھانس ملک
بمقدار نصف درہم
اور جانوران زہردار
ہین اونکو کچھ مضر نہین
کو ضرر نہین کرتی ہی
کو کہتے ہین کہ درمیان
رہتا ہو اور اوسکو

ہے بعض نے
صاحب نام کو مضر ہی
گھانس وہان پیدا
درخت بیش ہوتا
گھانس ہوتی ہے
نہین ہوتا ہے اور
ہے سب پہون کے
سانپ کے خواص اس
یکسان ہین برص اور
بہار اس گھانس کو
ہین پھول اسکا زرد
خوشبو اسکی نافع
دماغ ہے بیش
ہند مین ہوتی ہے
کے زہر قاتل ہے
اس گھانس کو کھاتی
ہوتی ہی اور فار البیش
فار البیش اوس چوہے
صحراے بیش کے
کھاتا ہو شیخ نے

صورت درخت بوبوانس کی ہی

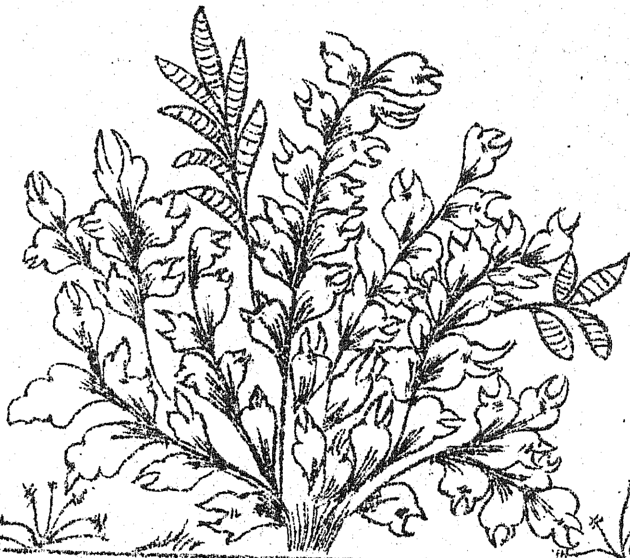


صورت درخت بہار کی ہی



لکھا ہے کہ برص اور جذام کو یہ گھانس نافع ہے خواہ ضماد کرین یا تناول کرین الا تناول مین قلت ضروری ہی
اسلیے کہ بقدر نصف درہم کے سم قاتل ہی جو شخص اس گھانس کو کھاتا ہے آنکھین اوسکی نکل آتی ہین اور لب
اور زبان پر ورم آجاتا ہے پادشاہان ہند جب کسی شخص کی ہلاکی بحیلہ چاہتے تھے لونڈی کے لڑکے کو بیش مین
پرورش کرتے تھے اس طور پر کہ ہنڈولہ مین لڑکے کو رکھتے اور ہنڈولے کے نیچے برگ بیش بچھاتے بعد زمانہ دراز
کے ہنڈولہ کے اندر برگ بیش بچھاتے اور بعد انقضاے زمانہ دراز کے کپڑون پر بچھا کر اوسمین لڑکے کو رکھتے

صورت درخت بیش کی یہ ہے

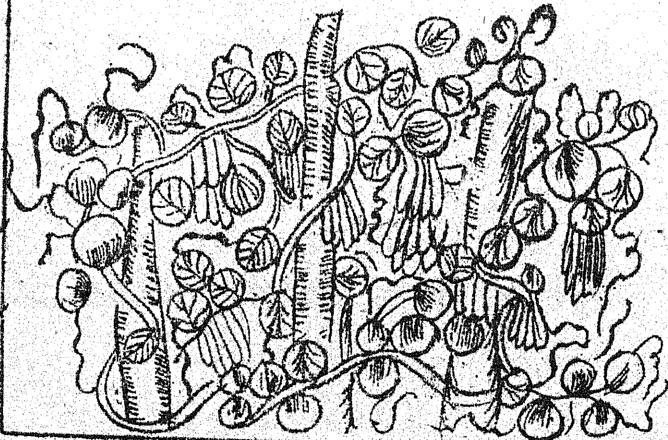


بعد از ان برگ بیش
جب وہ لڑکے برگ
اپنے دشمن کے پاس
کرتے پس جو شخص
رہتا ہلاک ہوجاتا
باقلی مصری کہتے
استوار لبیل ونہار کے
گھانس پیدا ہوتی
کے واسطے صحرا مین بہا

بتدریج اسکو کھلاتے
بیش کھانے لگتے اور اسکو
بطور ہدیہ کے روانہ
اوسکے پاس
تس اسکو
مین لکھا ہے کہ وقت
اسکو بوتے ہین جب
سے جانور چرنے
جاتے ہین جو درخت

اسکا گھانس مین ہوتا ہے گاے بیل اوسکو نہین کھاتے ہین اسلیے کہ قبل پھولنے کے ذائقہ اسکا
تلخ ہوتا ہے جس زمین مین تین مرتبہ یہ گھانس بوئی جاتی ہے وہان کوئی چیز اچھی نہین ہوتی دانہ اسکا

صورت درخت باقلی مصری کی یہ ہے

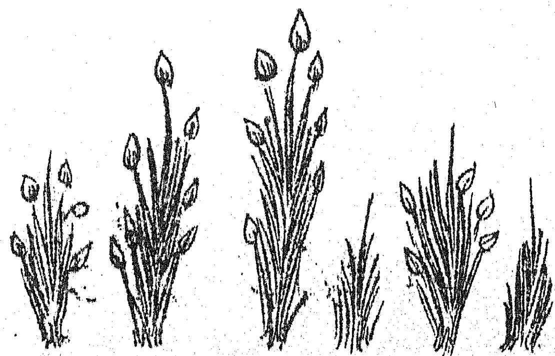


عریض اور ذائقہ
شیخ نے لکھا ہے
باریک کرتی ہے اور
گرتی ہے مرہم اسکا
اسکے پانی کو جس
تو اوس مکان مین
ضماد اسکا عرق النسا
کو شکم سے نکالتا ہے

اوسکا تلخ ہوتا ہے
کہ یہ گھانس بالون کو
داغ ہاے جسم کو زائل
برص کو نافع ہے
مکان مین لگاوین
مکھیان نہ آوینگی اور
کو مفید ہے اور بچہ مردہ
ثوم اسکو فارسی مین

سیر کہتے ہین اور ہندی مین لہسن لکھا ہے کہ اگر لہسن کو اوسوقت بووین کہ قمر تحت زمین ہو تو اوسمین بو نہوگی اگر وقت
زراعت سیر کے غروب ثریا ہو تو زراعت اچھی ہوگی پتی اسکی اگر چبا کر درد چشم پر رکھین تو فی الحال درد چشم زائل ہوگا
اور اگر شہد کے ساتھ چبا کر گزیدہ ہوام پر رکھین فی الحال نافع ہوگا جڑ اسکی اگر کوٹ کر بدن پر ملا کرین داء الثعلب
کو دور کرے اور اگر شہد کے ساتھ پیس کر منہ پر ملین شقاق اور جھائین کو دور کرے اور اگر سر پر رکھین بال گرنے
اور شق ہونے سے محفوظ رہین اور اگر اسکو کوئی بعد زہر کھانے کے کھاے تو زہر اثر نکریگا شیخ نے لکھا ہے کہ سیر دافع آبہاے
مختلف ہے اور اگر جوش کرکے پانی اسکا تناول کرین تو لیبہ تمل وغیرہ مین نافع ہے خاک اسکی شہد مین ملا کر داغہاے

جسم پر طلا کریں نافع ہی اور اوسکو بھونکر دانتوں پر ملنا درد کو موقوف کرتا ہی اور مطبوخ اسکا سعال کہنہ کو نافع ہی اور گزیدہ ہوام کو بھی نہایت مفید ہی اگر شراب کے ساتھ استعمال کریں شیخ نے لکھا ہی کہ میں نے اسکو گزیدہ ہوام اور گزیدہ سگ دیوانہ پر آزمایا ہی نہایت مفید پایا اور بعض نے لکھا ہے کہ لسن دفع خارش مقعد کو بہت مفید ہی اور اسکو شق کر کے عضو مارگزیدہ پر رکھیں قوت زہر بہت کم ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص کسی عورت کا امتحان کرے کہ یہ عورت باکرہ ہی یا ثیبہ پس چاہیے کہ لسن کو کوٹ کر شہد میں ملاوے اور عورت اوسکو باندھ لیوے اگر عورت کے منہ سے بوے لسن نہ آوے تو باکرہ ہے ورنہ ثیبہ ہے اور اسیطرح اس سے شناخت عقیمہ اور غیر عقیمہ کی بھی ہوجاتی ہے اگر استعمال لسن پر مداومت کریں بدبوے دہن دفع ہو اسکے پوست کو جلا کر زیت میں ملاویں اور سر پر رکھیں تو بال بہت پیدا ہونگے اور گھونگر والے ہونگی



صورت درخت لسن کی یہ ہے

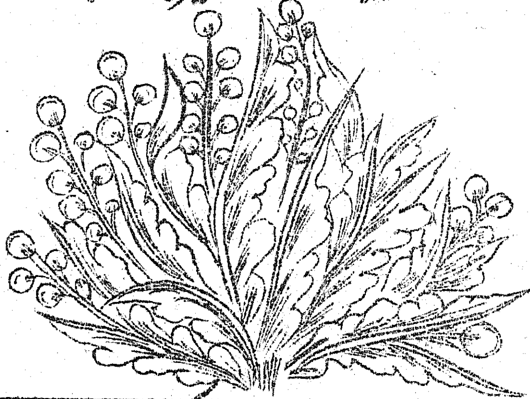
جاورس اسکو دخن بھی کہتے ہیں لکھا ہی کہ جس زمین میں یہ گھانس ہوتی ہے وہ زمین خراب ہو جاتی ہے اور زمانہ دراز تک خراب رہتی ہے دانہ اسکا زمانہ دراز تک خراب نہیں ہوتا لوگ اسکو بخوف قحط ذخیرہ کر سکتے ہیں شیخ نے لکھا ہے کہ اسکو پکا کر جس عضو میں درد ہو اگر باندھے درد موقوف ہو جاوے **جرجیر** لکھا ہے کہ اسکو دریائی بقول یعنی ترکاریوں کے بووین وہ ترکاری خوب پیدا ہوگی اور بہت آفتیں اوس سے دفع ہونگی اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ انار ترش شیریں ہو جرجیر کو کوٹے اور انار کی جڑوں میں اسکو لگادے بعد اوسکے پھر جڑوں میں مٹی چھڑکے تو پھل اوسکے شیریں ہونگے



صورت درخت جاورس کی یہ ہے

اور اگر جرجیر کو باریک کر کے جھائیں پر لگاویں تو نافع ہوگا اور اگر اسکو تناول کرے اور بغل میں طلا کرے تو بدبوے بغل کی دور ہو جاویگی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر جرجیر کو گاے کے پتہ کے ساتھ ملا کر داغہاے زخم پر لگاویں تو دور ہو جاوینگے اور کھانا اسکا مارگزیدہ کو نافع ہے اور تخم اسکا شہد کے ہمراہ کلف کو زائل کرتا ہے اور قوت باہ زیادہ

کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہی کہ تخم جرجیر کے پتے کے ساتھ زخمون کو نافع ہی خاصہ عجیب اسکا یہ ہی کہ تخم اسکا اگر کوئی کو کھلاوین
تو تمام پر اوسکے گرجاوینگے حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر تخم جرجیر کو شکر اور روغن گاو کے ساتھ ملا کر کوئی شخص کسیکو



صورت درخت جرجیر کی یہ ہے

دے وہ شخص دینے والے سے محبت کریگا
جرز یعنی زردک اگر جزر کو پانچ درم
شہد مین جوش کرکے ہر روز تناول کرین قوت باہ
زیادہ ہو اور اگر اوسکے تخم کو بریان کرکے اوس
عورت سکے دامن کے نیچے دھونی کرے
کہ بچہ اوسکے شکم مین مرگیا ہو تو بچہ مردہ



صورت درخت جرز کی یہ ہے

شکم سے نکل آوے گا جاج ایک قسم ہے
درخت خار اسکی ترنجبین اوسپر گرتی ہے یہ درخت اکثر
ملک خراسان اور ماوراءالنہر مین ہوتا ہی
شبنم اس درخت کی شکم کو صاف کرتی ہی
اور سعال کو دفع اور سینہ کو نرم یہ ترنجبین
صداع اور تشنگی کی دافع ہے اور شکم پاک



صورت درخت جاج کی یہ ہی

صاف کرتی ہو دفت بیع و شرا کے جو شخص
اسکو وزن کرتا ہے یا اوٹھا کر لیجاتا ہے
اوسکو دست آتے ہین حاشا یہ گھانس
سستند پر ہوتی ہے پتی اسکی چھوٹی ہوتی
ہے اور پھول اسکا سرخ ہوتا ہی دیسقوریدس
نے لکھا ہی کہ یہ گھانس اکثر پتھر پر اوگتی ہی شیخ نے لکھا ہی
کر مسونکو زائل کرتی ہے اور اگر اسکو طعام مین



صورت درخت حاشا کی یہ ہی

ملادین قوت باصرہ تیز ہوتی ہی حرف اسکو
حب الرشاد اور سپندان بھی کہتے ہین ذہن اور
دنکا اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہی عصارہ اسکا
بالونکو مضبوط اور قوی کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے

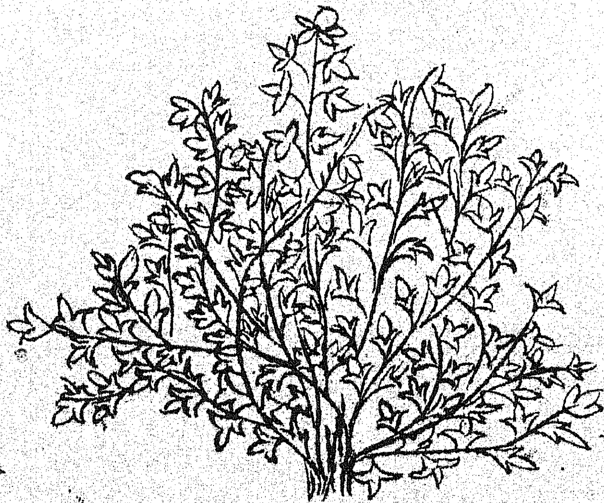
صورت درخت حرف کی یہ ہے



صورت درخت حرشف کی یہ ہے



صورت درخت سپند کی یہ ہے



کہ ضماد اور شرب اسکا
نافع ہے اور اسکے
ہین زن حاملہ اسکو اگر کثرت
حمل ہوگا عصارہ اسکا
قوبا کو مفید ہے حرشف
فارسی مین کنگر کہتے
کہ طلا اسکا داء الثعلب کو
اسکا جڑ کو ملا کے
کرتا ہے اور سہی ہے
اسکو سپند کہتے ہین
شیخ نے لکھا ہے
مفاصل کو نافع ہے
شراب کے ہمراہ ہے
اور کھاوین تو قولنج
دیسقوریدس نے
ناکہان کے پتہ کے
عسر البول کو نافع ہے
مکان مین قلعی کرین
آویگی خساک
ہے اور اسمین کانٹے ہوتے
کرتے ہین مقوی باہ
بارہ پارہ کرتی ہے
نافع ہے شراب کے
کرتی ہے اگر اسکو
مکان مین لگاوین

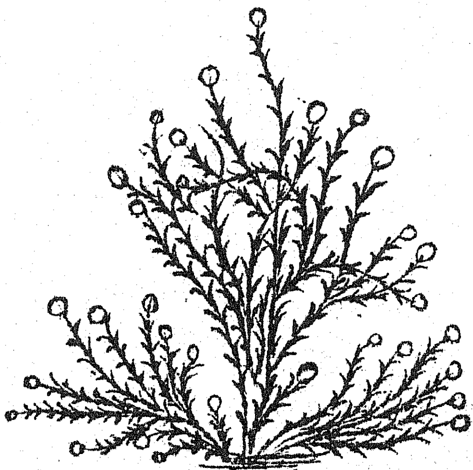
شہد کے ہمراہ گزیدہ ہوام کو
دخان سے ہوام بھاگتے
سے کھاویگی اسقاط
رحم اور عرق النسا اور
یہ گھانس خاردار ہے اسکو
ہین شیخ نے لکھا ہے
نافع ہے اور عصارہ
کرتا ہے اور ادرار بول
حرمل فارسی مین
بو اسکی تیز ہوتی ہے
کہ اسپند اوجاع
اور اوسمین نشہ مثل
اگر اسکو طلا کرین
کو نافع ہے حکیم
لکھا ہے کہ اسپند
ساتھ قوت بصر اور
تخم اسکا اگر سرکہ مین ملاکر
تو اوس مکان مین کھیتی
یہ گھانس سودی مائل ہوتی
ہین مچھر اس سے گریز
ہے سنگ مثانہ کو
عسر البول اور قولنج کو
ہمراہ اثر زہر کو دور
جوش کرکے
مچھر مکان سے

دور ہون اور اگر
کے مکان مین

حلبہ گھانس

اسکے تخم کو زمین
درخت مین کیڑا
تخم سے سر دھوین
اور جوشاندہ اسکا
اور اگر وقت دردزہ
مین آسانی ہوگی
چہرہ کو صاف
کے ہمراہ طلا بالونکو
دور کرتا ہے اور
الا منھ مین بو سے
کو بھی مضر ہے
اسکو خام تناول
ہوگی شیخ نے
چہرہ کو صاف
روغن کا طلا
خارش اور زخمہای
درد دندان وصفائی
جوشاندہ اسکا بچہ مردہ
اور قوت باہ زیادہ
کو سانپ کے سوراخ مین
سے نکل جائے گا
مارگزیدہ کو نافع ہی

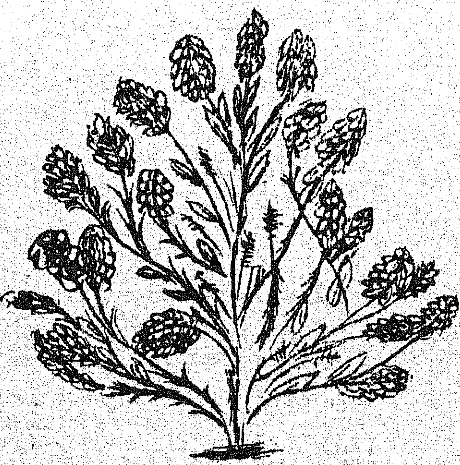
صورت درخت خسک کی یہ ہے



صورت درخت حلبہ کی یہ ہے



صورت درخت چنے کی یہ ہے

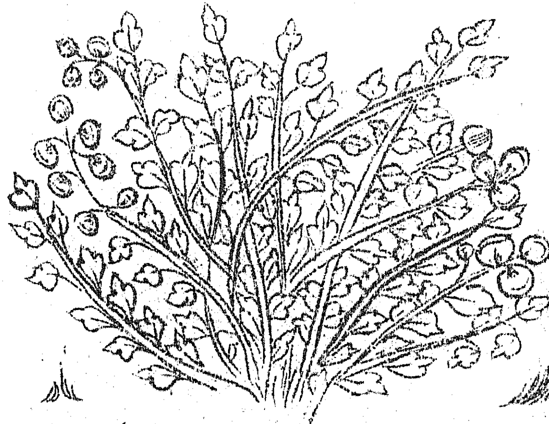


اوسکو یا اوسکے خار کو شاخ
رکھین تو سانپ گریز کرینگے
مشہور ہی لکھا ہے کہ اگر
ملا کر بو دین تو اوسکے
نہ لگے گا اور اگر اسکے
تو جون سب کی مرجاوینگی
آواز کو صاف کرتا ہے
عورت کو دین وضع حمل
شیخ نے لکھا ہے
کرتی ہے اور روغن
نافع ہے اور آثار زخم کو
جھائین کو دفع کرتا ہے
بد پیدا کرتا ہے اور اور اک

حمص یعنے نخود اگر

کرین منھ مین بو پیدا
لکھا ہے کہ کھانا اسکا
کرتا ہے اور اسکے
قوہ باہ کو مفید ہی اور آٹا اسکا
خبیثہ کو نافع ہی اور آب نخود
آواز کو مفید ہے اور
کو شکم سے دفع کرتا ہے
کرتا ہی لکھا ہی کہ اگر نخود
ڈالین تو سانپ سوراخ
حسد قوقی ضماد اسکا
اور عصارہ اسکا

صورت درخت حندقوقی کی یہ ہے

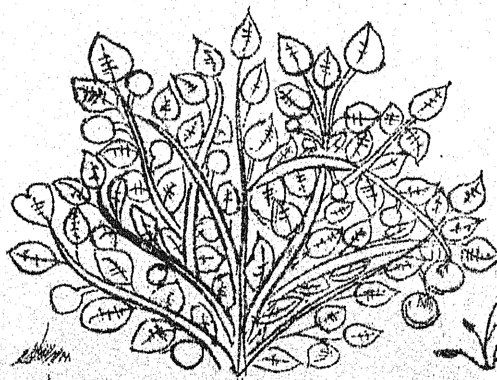


ضعف بینائی کو مفید ہے
گزیدہ ہوام اور عصارہ
اور خناق کو مفید ہے
قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے
ورق یا تین دانہ اسکو
کو بھی مفید ہے اور بعض
زخم پیدا کرتا ہے مگر گزیدہ

شیخ نے لکھا ہے کہ ضماد اسکا
اسکا صرع اور وجع حلق
اور برگ اور تخم اسکا
صاحب حمی کو بھی
نافع ہین اور تیپ ابع
نے لکھا ہے کہ تخم اسکا
ہوام کو سود مند ہے

حنظل یہ گھانس نہایت تلخ ہوتی ہے ہرن اسکو بہت عزیز رکھتا ہے اور درندے اس سے گریز کرتے
ہین اگر ورق تازہ اسکا خون جاری پر رکھین خون بند ہو جائے گا اور مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے

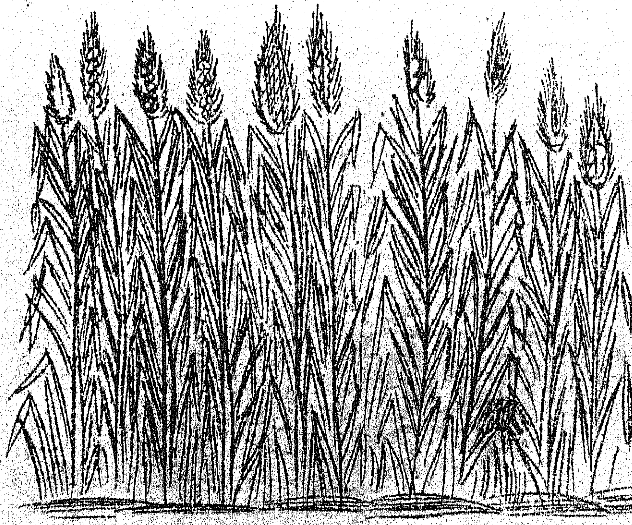
صورت درخت حنظل کی یہ ہے



پھل اسکا اگر پانی ملا کر
اوس مکان مین چھڑکین
ہو نگے تو ہلاک
حنظل کو صاحب
لگاوے تو نافع ہو
عرق النسا کو بھی
مار گزیدہ اور عقرب
بعض کہتے ہین کہ یہ
اسکو پوشیدہ
اس سے شکار کرتے
شخص کو بچھو نے
بقدر دو درہم کے
وسوزش ہین اسکو
یعنی گیہون کعب الاحبار
حضرت آدم علی نبینا و
تشریف لائے حضرت

مکان مین لگاوین تو
ہون گے اور اگر
ہو جاینگے اگر
جذام یا داء الفیل
درد نقرس اور
مفید ہے جڑ اسکی
گزیدہ کو نافع ہے
تریاق ہے زنگی
رکھتی ہین اور ہوام کو
ہین لکھا ہے کہ کسی
چار جگہ ڈنک مارا
اوسکو حنظل کھلا دیا درد
سکون ہوا حنطہ
نے لکھا ہے کہ جب
علیہ السلام زمین پر
میکائیل علیہ السلام

صورت درخت گیہون کی یہ ہے



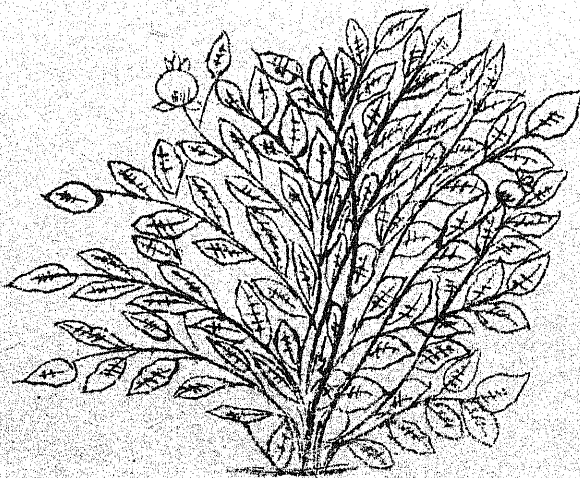
تھوڑے گیہون لائے اور کہا کہ یہ رزق تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہے اوٹھو اور زمین کھودو اور اوسمین یہ تخم ڈال دو اوس زمانہ مین یہ گیہون بیضۂ شتر مرغ سے بھی چند حصہ زائد تھا بعد ازان زمانہ کفر مین بقدر بیضۂ مرغ کے ہوگیا پھر بعد عرصہ کے وہ گیہون بقدر چند فندق کے ہوگیا اور زمانہ عزیر علیہ السلام تک بقدر چند نخود کے رہا لکھا ہے کہ بونے کے وقت جو دانہ بیل کے سر پر پڑتا ہے وہ اوگتا نہین ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ جسکے شکم مین کیڑے پڑے ہون وہ خوشہ اسکے کھائے کیڑے اوسکے ہلاک ہونگے اسکے دانہ اور آٹے کا ضماد چہرے کو صاف کرتا ہے اگر اسکو عضو گزیدہ سگ دیوانہ پر لگاوین تو مفید ہو گندم خام کھانے سے کیڑے شکم مین پیدا ہوتے ہین اور سرکہ کے ہمراہ ضماد اسکا داغہاے زخم کو مفید ہے اور خمیر اسکا دامیل کو پختہ کرتا ہے اور آب نمک کے ساتھ ضماد اسکا ثوبا کو دور کرتا ہے

حی العالم
اگر بدید ہر تیلا کیوا سطے
عجیب ہے
گھانس زہر قاتل
اسکا سٹر با د
اگر اسکو بچھو کے
بچھو فوراً گریز کرتا
اور مسون کو پختہ
ناخوش
فارسی مین اسکو
پنی اسکی شب کو
اور دن کو کھل جاتی
ضماد جرب اور
جون کو دفع کرتا ہے
ضماد اوسکا
درد کو ساکن
خصوصاً نیشت کے

صورت درخت حی العالم کی یہ ہے

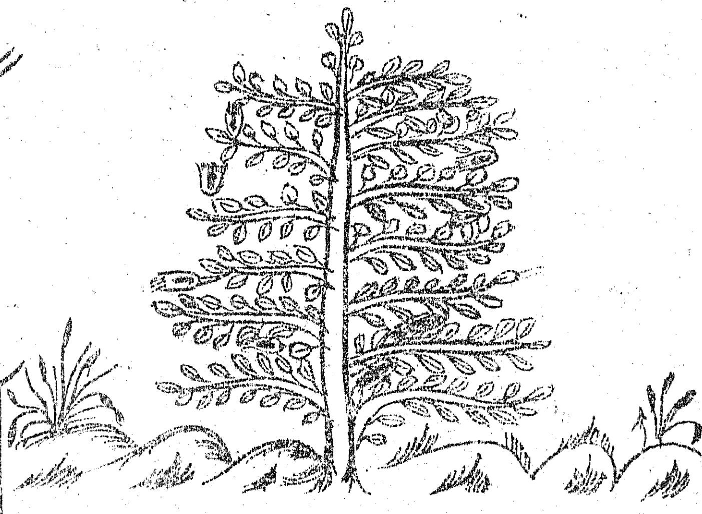


صورت درخت خالق الثمر کی یہ ہے



یہ گھانس مشہور ہے
اسمین خاصیت
خالق الثمر یہ
ہے استعمال
ضماداً ممنوع ہے
قریب لے جاوین
ہے بواسیر
کرتی ہے بو اسکی
ہوتی ہے **خبازی**
نبرک کہتے ہین
منضم ہوتی ہے
ہے اسکے پتونکا
خارش اور
اور گزیدہ مگس پر
فی الحال
کرتا ہے
ہمراہ زیادہ تر

نافع ہے اور اگر ننگ
نواصیر پر لگاویں تو مفید
پانی میں بھگو کر اوس سے
اثر زہر دفع ہوگا اور
خربق پتی
برگ حنا سے مشابہ
زمین سے کم بلند
کے ہوتی ہے لکھا ہے
خربق لگاویں مچھر


صورت درخت خیارزی کی یہ ہے

کے ساتھ چبا کر
ہو تخم اسکے اگر زہر خوردہ
چند مرتبہ قے کرے
گزیدہ رتیلا کو نافع ہے
اس گھانس کی
ہے اور ساق اسکی
ہوتی ہے مانند عناقید
کر اگر باغ میں شاخ
باغ کے ہلاک ہونگے

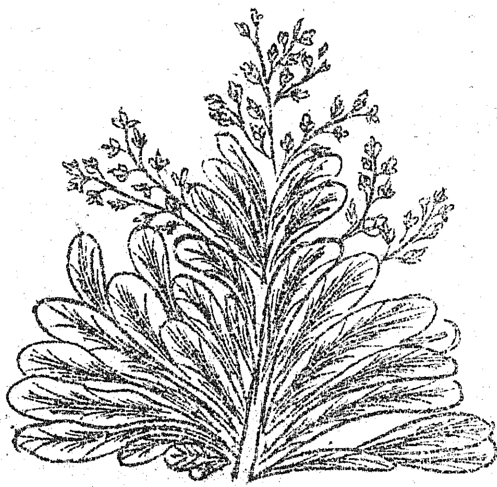
اور اگر گندھک کے ساتھ کوٹ کر چیونٹی کے بل میں ڈال دیں تو چیونٹیاں وہاں سے گریز کرینگی اور اگر
خربق سیاہ کو گندھک کے ساتھ پیسکر گوشت پر چھڑکیں اور اوس گوشت کو درندوں کو دیں جو درندہ اسکو
کھاویگا شکار میں آجاویگا اور اگر کوئی شخص بقدر دو درم اسکو کھالیوے اولا اوسکو اسہال
پیدا ہوگا بعد ازاں تشنج اعضا حتی کہ انھیں عوارض میں ہلاک ہوجائیگا اور ضماد اسکا ثالیل اور بہق کو دفع
کرتا ہے اور اگر اسکی استعانت سے استفراغ کریں برص کو مفید ہو اور اگر اسکو سرکہ میں بھگا کر کان میں ٹپکاویں
تو درد گوش میں سکون ہوگا اور قوت سامعہ زیادہ ہوگی اور اگر سرکہ میں ملا کر کلی کریں تو درد دندان کو مفید
ہو شیخ نے لکھا ہے کہ اگر قریب انگور کے خربق لگاویں تو پھل اوس انگور کا اسہال لاویگا

خردل یعنی رائی اسکو
تو وہ عصارہ جوش
تک حالت اصلی پر
نے لکھا ہے کہ اگر رائی کو
ڈالیں تو سانپ
لکھا ہے کہ اسکے
الارض بھاگتے ہیں
ہوتا ہے اور داغ ہائے
دفع ہوتا ہے اور خردل


صورت درخت خربق کی یہ ہے

عصارہ عنب میں ڈالیں
نکرے گا اور زمانہ دراز
رہے گا محمد بن زکریا
سانپ کے سوراخ میں
ہلاک ہوجاویگا شیخ نے
دخان سے تمام حشرات
اور چہرہ صاف
کہنہ اور خون مردہ عضو سے
بری تپ ربع اور جرب

صورت درخت رائی کی یہ ہے

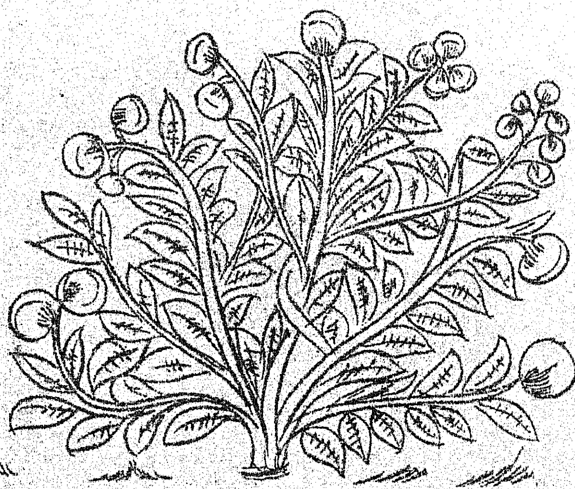


اور داء الثعلب اور قوبا اور وجع مفاصل
اور عرق النسا کو نافع ہے عصارہ اسکا
اگر کان مین ٹپکاوین درد گوش کو مفید ہے
اور اگر کلی کرین قلاع کو دافع ہے فہم کو
تیز کرتا ہے اور رحم کو پاک کرتا ہے
اور قوت باہ کو زیادہ

خس

فارسی مین اسکو کاہو کہتے ہین لکھا ہے کہ اگر اسکے
تخم کو قبل بونے کے نانخواہ مین رکھین تاکہ
اوسمین بوے نانخواہ آجاوے بعد ازان تو بوین
تو اوسمین کوئی کیڑا وغیرہ پیدا ہو کاہو سرد ہوتی ہے ایسی کہ تشنگی کو دفع کرتی ہے اور شہوت جماع کو
قطع کرتی ہے جن عورتون کے مرد بلاد دور و دراز مین ہون اگر اسکو سرکہ کے ساتھ استعمال کرین شہوت
اونکی محو ہو جاویگی اور خواب اونپر طاری ہوگا اسلیے کہ دماغ مین تازگی ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ بڈھے
کہ اونکو نیند کم آتی ہے اوسکا استعمال خرمے
وغیرہ کے ساتھ کرتے ہین تاکہ برودت اوسکی
کم ہو جاوے شیخ نے لکھا ہے کہ مداومت
اسکی کھانے پر آنکھ کو تاریک کرتی ہے
اور دودھ پستان مین زیادہ پیدا کرتی ہے
اگر شراب خوار اسکو تناول کرے قوت شراب
کی اوسمین تاثیر نکریگی اگر اسکے تخم کو
بطور سفوف استعمال کرین احتلام سے
نجات پاوین اور اگر پیسکر عقرب گزیدہ کے
زخم پر چھڑکین تو نافع ہو

صورت درخت کاہو کی یہ ہے



خشخاش

اسکو فارسی مین کوکنار کہتے ہین تخم اسکا سپید اور سیاہ ہوتا ہے سپید خواب لاتا ہے اور نوازل
سینہ کو مفید ہے اور شہد کے ساتھ مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے اور سیاہ سے نیند زیادہ آتی ہے جس
شخص کو نیند نہ آتی ہو اگر اوسکو پیشانی پر لگاوین تو نافع ہو پھول اوسکا آثار زخم کو جلا دیتا ہے عصارہ

صورت درخت کوکنار کی یہ ہے

صورت درخت خصیۃ الثعلب کی یہ ہے

صورت درخت خصی الکلب کی یہ ہے

اسکا افیون
نشہ ہوتا ہے
صداع کو
نافع ہے
ایک گھانس
شیرین اوسکے
خصیۃ الثعلب
تشنج اور
دافع اور قوت باہ
قائم مقام گوشت
ہے خصوصاً
ساتھ
یہ گھانس
کے ہے
دو طرح کے
ایک فوقانی
تحتانی ایک
دوسرا ابھرا
کرتا ہے اور زخمون کو
لکھا ہے کہ مین نے اسکو ملک
باشندہ ہی وہانکی کہتی تھی
قوت باہ زیادہ کرتا ہے
ہے اور بعض نے لکھا ہے
خطمی یہ گھانس مشہور
اسکا سرخ اور کبھی

ہے اوسمین
صاحب
ضماد اسکا
خصی الثعلب
ہوتی ہے
پھل کو
کہتے ہین
فالج کو
کو نافع ہے اور
سقنقور کے
شراب کے
خصی الکلب
مثل خصی الثعلب
پھل اسکے
ہوتے ہین
دوسرے
خالی ہوتا ہے
اورام بلغمی کو تحلیل
صاف کرتا ہے شیخ نے
شروان مین دیکھا ہے
کہ خشک پھل اسکا
اور تازہ خلاف اسکے
کہ بواسیر کو نافع ہے
ومعروف ہے پھول
سپید ہوتا ہے شیخ نے

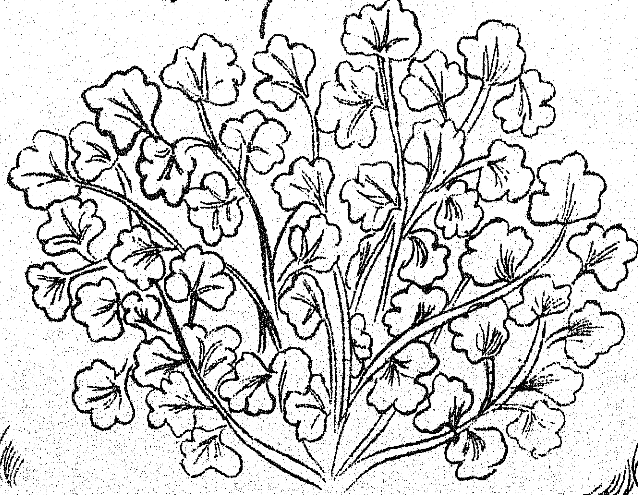
لکھا ہے کہ سرکہ کے ہمراہ بہق پر لگا کر اگر دھوپ مین بیٹھین تو نافع ہو اور خنازیر پر بھی ضماد اسکا کبریت کے ساتھ نافع ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ داغہاے جسم کو ضماد اسکا مفید ہے اور جوشاندہ اسکا عسر ولادت اور عسر البول کو نافع ہے آب گل خطمی سے اگر بال دھوئین تو بال نرم ہونگے اور بمقدار ایک مثقال اگر اوسکو تناول کرین تو قولنج کو نافع ہو

صورت درخت خطمی کی یہ ہے



تخم یہ گھانس معروف ہے اگر اسکو کیسہ مین رکھین تاکہ سیاہ اور بودار ہوئے تو خضاب اسکا

بالونکو سیاہ کرے گا
خیار یعنی کھیرا لکھا ہے
کدو وغیرہ مین تخم
اوسکی زمین مین
اوسکو کھلا رکھین
بلند ہو پھر اوسکو
اسیطرح عمل
جب بلند ہوون ونکو



صورت درخت تخم کی یہ ہے

خضاب اسکا خوب نہین ہے
اگر چاہین کہ خیار اور
نہو تو چاہیے کہ شاخین
دفن کرین اور کسیقدر
بعد ازان جب وہ
دفن کرین تین مرتبہ
کرین بعدہ شاخین
قطع کرین پھر جب

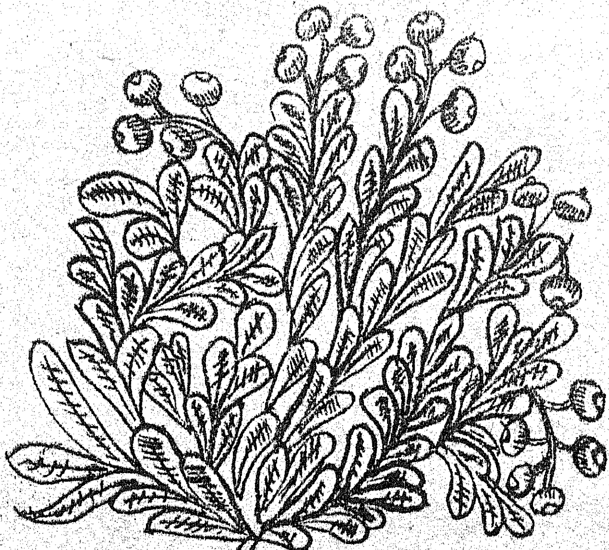
شاخین نئی زمین سے نکلین گی اوسمین جب پھل لگینگے اوسکے اون پھلون مین تخم نہونگی اور اگر چاہین کہ درخت اسکا جلد بار آور ہو چاہیے کہ ایام سرما مین کسی نادے مین بودین نہ میدان مین ہے خواہ دھوپ ہو یا باران سامنے رکھین اور وقت شب مکان سایہ دار مین رکھین جب ایام سرما گذر جاوین اوسکو نادے سے

نکال کر زمین مین لگاوین جب اوسمین پتے نکلین اوپر کے پتے توڑ ڈالین ثمر اوسکے سب سے پہلے پیدا ہونگے اور اگر چاہین که اسکے درخت مین کیڑا نہ پیدا ہو تو کسیقدر نانخواہ اسکے تخم مین ملا دین پھل اسکا حمیات محرقہ کو نافع ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور کثرت استعمال اسکی تشنگی پیدا کرتی ہے اور اگر



صورت درخت کبر کی یہ ہے

پیسکر چہرہ پر لگاوین تو رنگ کو صاف کرتا ہے خیری اسکو نششو کہتے ہین اسکا ہر که رنگ اسکا مختلف ہوتا ہے اگر سرخ اور زرد اور سفید ہے ایک ایک شاخ لیکر مانند گیسو کے ہوتین بعد ازان اوسکو بوئین پھول اوسکا سرخ اور زرد اور سفید ہو گا سونگھنا اوسکا دماغ رطب کو نافع ہے اور تحلیل ریاح غلیظ کرتا ہے اور پینا اسکا ادرار بول کرتا ہے اور بچہ مردہ کو خشکی سے نکالتا ہے دفلی اسکو فارسی مین خیری کہتے ہین یہ گمان سن ہی اور بحری ہوتی ہے برگ بیدی کے مشابہ برگ بقلة الحمقا کے ہوتے ہین مگر اوس سے کچھ باریک اور تنا ہین دراز اوسکی اور زمین منبسط ہوتی ہین آخر فصل بہار مین پیدا ہوتی ہے اور بحری کنارے حوض اور چشمہ وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے شاخین اوسکی زمین سے بلند ہوتی ہین اور پتے اوسکے مانند برگ بید کے ہوتے ہین اور خار اوسکے پوشیدہ ہوتے ہین اعلی ساق اوسکی اسفل شاخ سے غلیظ تر ہوتی



صورت درخت خیری کی یہ ہے

ہے پھول اوسکے مثل گل کے ہوتے ہین پھل اوسکا سخت ہوتا ہے اور اندر پھل کے ریشے مانند بال کے ہوتے ہین

شیخ نے لکھا ہے کہ اسکے پتون سے مچھر گریز کرتے ہین اور تمام حیوانات کے واسطے زہر قاتل ہے حکیم بلیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہے کہ بعض سلاطین جب اپنے دشمنون کی مقاومت سے عاجز ہوے حکم کیا کہ جو اور بعض ماکولات کو ورق دفلی مین جوش دین اور جب قریب لشکر اعدا کے پہونچین اوس جو اور ماکولات کو وہین چھوڑ دین تا لشکریان اعدا اوسکو لوٹ لین جب اوسکو تناول کرینگے یا اپنے چارپایونکو دینگے سب ہلاک ہونگے چنانچہ ایسا ہی کیا لشکریان اعدا سب ہلاک ہوگئے اور یہ بادشاہ بچ گیا



صورت درخت دفلی کی یہ ہے

اور جو لوگ باقی تھے اونپر حملہ آور ہوا اور اسیر کیا شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکے جوشاندے سے مکان مین قطعی کرین تو مکان کے مچھر وغیرہ ہلاک ہونگے اور اگر دفلی کو تانبے پر گھسکر اوس سے چھری وغیرہ کو تیز کرین تو نہایت تیز ہوگی اور مدت دراز تک کند نہوگی اور اگر مکان مین گڑھا کھودکر اوسمین دفلی کی پتی بھردین تمام مکان کے مچھر وہان جمع ہونگے اور اگر چوہون کے سوراخ مین ڈالدین سب چوہے ہلاک ہوجاوینگے اور خفاش دفلی سے بھاگتے ہین

رازیانج یعنی سونف یہ گھاس صحرائی اور بستانی ہوتی ہے سونف تازہ بستانی عورتونکے دودھ کو زیادہ کرتی ہے اور ادرار بول اور حیض بھی کرتی ہے اور دافع سدہ اور نافع آب نزول ہے اور صحرائی سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کرتی ہے اور حمیات کہنہ کو نافع ہے اور محلل ریاح اور شراب کے ساتھ دافع سم ہوام و سگ دیوانہ اور مقوی بصر ہے دیمقراطیس نے لکھا ہے کہ ہوام بستانی سونف کو



صورت درخت سونف کی یہ ہے

قوت بصر کے واسطے کھاتے ہین اور سانپ بعد ایام سرما کے جب زمین پر آتے ہین اپنی آنکھ کو درخت سونف سے رگڑتے ہین تاکہ قوت باصرہ زیادہ ہو اسوجہ سے کہ ایام سرما مین اکثر زمین کے نیچے تاریکی مین بسر کرتے ہین

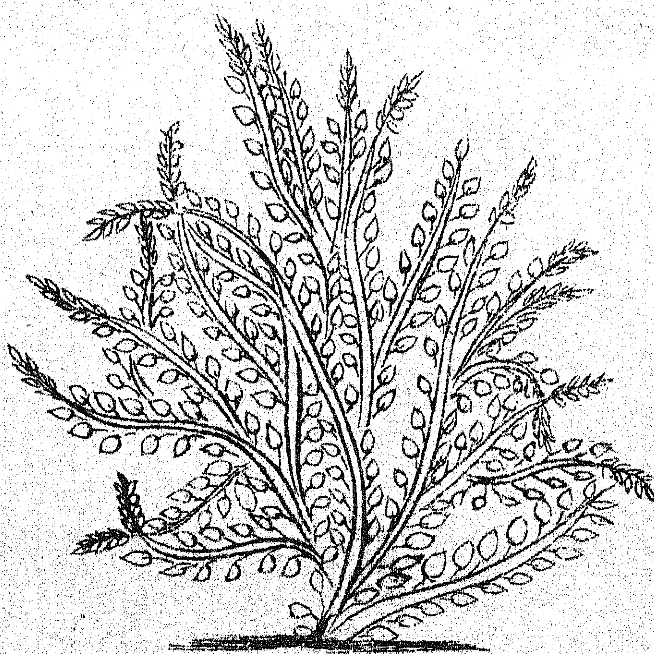
ریباس ـ گھانس کوہستان مین پیدا ہوتی ہے اور پتھر سے اوگتی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ تاثیر رعد سے ہوتی ہے چنانچہ اکثر لوگون سے یہ حکایت کسری بادشاہ سے بیان کی اور قلت ریباس کی شکایت کی بادشاہ نے حکم کیا کہ پہاڑ پر پانی چھڑکین اور طبل بجاوین تا ریباس پیدا ہو شیخ نے لکھا ہے ریباس مانع طاعون ہے اور دافع مستی خمر ہے اور اسکے عصارہ کا سرمہ مقوی بصر ہے اور درخت ریحان فارسی کو دفع کرتی ہے کہتے ہین اہل فارس مین اسکو شاہسپرم ملک ایران مین کہتے ہین یہ گھانس مین پیدا ہوئی نہ تھی زمانہ نوشیروان داد دہی کے واسطے ایک روز بادشاہ

صورت درخت ریباس کی یہ ہے



بیٹھا تھا ناگاہ ایک سانپ اوسکے تخت کے نیچے سے نکلا حضار مجلس نے قصد اوسکے ہلاک کیا بادشاہ منع کیا اور کہا شاید یہ بھی دادخواہ ہو اوسوقت سانپ چلا گیا لوگ اوسکے تعاقب مین چلے گئے ایک کنوین کے کنارے پہونچا اور اوسکے اندر گیا اور پھر آیا جو لوگ اوسکے تعاقب مین گئے تھے کنوین دیکھنے لگے اوسمین ایک سانپ مردہ دیکھا اور اوسکی پیٹھ پر ایک بڑا بچھو بیٹھا تھا اون لوگون نے نیزہ سے اوس بچھو کو اوٹھا لیا اور بادشاہ کے پاس حاضر کیا اور کیفیت سانپ کی بیان کی دوسرے برس اوسی وقت پھر وہی سانپ حاضر ہوا اوسکے منہ مین تھوڑے دانے سیاہ تھے

صورت درخت ریحان کی یہ ہے



اونکو تخت پر ڈالکر جلاگیا بادشاہ نے اونکے بونے کا حکم دیا اوس سے شاہیرم پیدا ہوئی بادشاہ کو زکام
اور اجتماع فضلات دماغ سی نہایت تکلیف تھی استعمال اوسکا مفید ہوا شیخ نے لکھاہی کہ ریحان بوا سیر
اور رعاف وغیرہ کو نافع ہے اگر تخم اوسکے خون شتر مین ملاکر بغل مین لگاوین بدبوی بغل دفع ہوتی ہے
زعفران یہ گھانس مشہور ہے کشمیر مین پیدا ہوتی ہے جڑ اسکی مثل پیاز کے ہوتی ہے اور پھول
اسکا زعفران ہے جڑ اوسکی کوٹکر عصارہ اوسکا کہ مانند دودھ کے ہوتا ہے نکال کر اوسکا آٹا بناتے
ہین اور روٹی پکاتے ہین اور تناول کرتے ہین جو شخص زعفران زار مین جاتا ہے ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے
شیخ نے لکھاہی کہ زعفران خواب لاتی ہے اور خوشرنگ کرتی ہے اور پردہ چشم کو جلا اور نوازل کو دافع ہے
اور زعفران کا سرمہ زردی چشم کو نافع ہے اور ادرار بول اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے اگر عورت پر وضع حمل مین
دشواری ہو زعفران پینے سے آسانی ہوتی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ زعفران دل کو خوش اور قوی کرتی ہے اور
زیادہ ایک درہم سے زہر قاتل ہے جس مکان مین زعفران ہوتی ہے حشرات الارض وہان سے گریز
کرتے ہین حکیم لکھاہی کہ جس حمل مین دشواری درم زعفران لے فی الحال کریگی تخم صاف کرتاہی روشن یہ گھانس پتی اور شاخین ریحان کے اسمین پھول لکھاہے کہ ملک

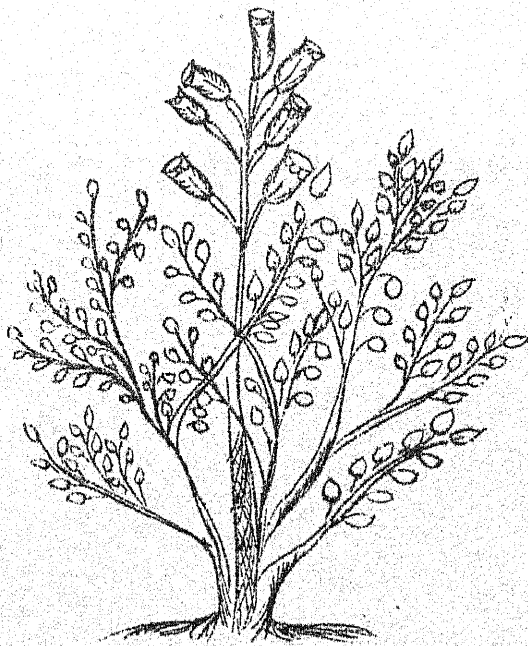
بلیناس نے عورت کو وضع ہوتی ہو دشوار اگر ہاتھ مین وضع حمل اسکا چہرہ کو اور چشم کو ساذج ہندی ہے اسکی مانند ہوتی ہین اور کبھی ہوتاہے ہند مین یہ

صورت درخت زعفران کی یہ ہے



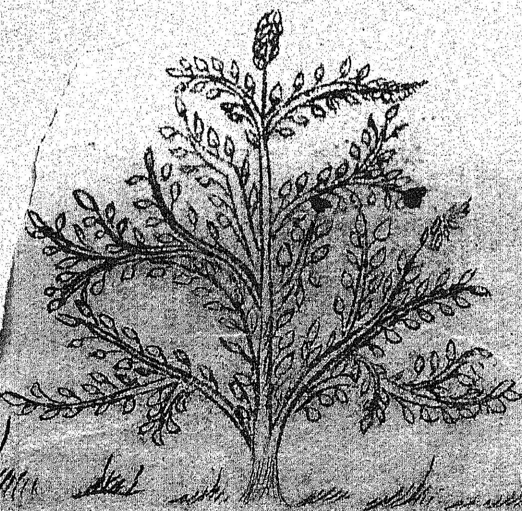
گھانس ستاون کے [illegible] ظاہر ہوتی ہے اور اوسکو جڑ سے کچھ تعلق نہین ہوتا ہی بعض نے لکھاہی
کہ ملک ہند مین جب [illegible] خشک ہوجاتے ہین وہان کی زمین جلادیتے ہین اوس خاک سے

ساذج پیدا ہوتی ہے اور اگر وہاں لکڑی جلاتے ہیں تو ساذج نہیں پیدا ہوتی ہے فوائد اسکے بہت ہیں خصوصًا امراض چشم مین بہایت نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکو جامہ مین رکھین تو کیڑے اوسمین نہ پیدا ہونگے اور اگر زبان کے نیچے رکھین منھ مین خوشبو پیدا ہوگی بعض نے لکھا ہے کہ یہ کھانسی و درد دل کو نافع ہے



صورت درخت ساذج کی یہ ہے

سنداب یعنی چولائی جس مقام پر چولائی ہوتی ہے سانپ وہان نہیں بیٹھتا ہے اور چولائی قوت باہ زیادہ کرتی ہے اگر زن حاملہ چولائی کو ہی کھائے فی الحال وضع حمل کرکر اور اوسکے نیچے دھونی اوسکی کرین بچہ شکم مین مرجاوے گا اور یہ گھانس گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے اور خوشبو اسکی صاحب صداع اور مرگی کو نافع ہے اور اگر عورت کے دودھ مین ملا کر سرمہ کرین تاریکی چشم زائل ہو اور اگر اسکے پانی سے جس مکان مین قسلی کرین مچھر اوس مکان کے ہلاک ہون گے شیخ نے لکھا ہے کہ چولائی نطرون کے ساتھ اگر مسون دنجیرہ پر لگاوین تو مفید ہو اور بوے لہسن و پیاز کو بھی چولائی دفع کرتی ہے اور دافع ثعلب ہے اور خنازیر کو نافع ہے اور پسینا اور ضماد اسکا فالج اور عرق النساء اور وجع مفاصل کو شہد کے ساتھ مفید ہے



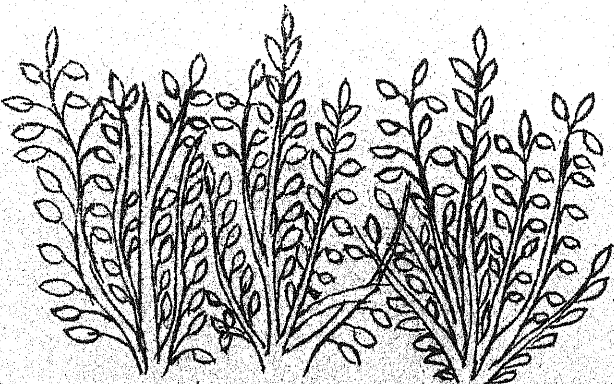
صورت درخت چولائی کی یہ ہے

اس گھانس کو بچھادین ہوام وہان سے گریز کرینگے اور اگر سرکہ مین پکاکر سر پر لگاوین تو جون سرکی ہلاک ہونگی اور پیدا اسکا دافع نسیان اور فواق ہے بچہ مردہ کو رحم سے اور زخم اور کیڑون کو دفع کرتی ہے اور وضع حمل مین آسانی کرتی ہے تخم اسکا درد شکم کو نافع ہے **شاہترج** یعنی شاہترہ یہ گھانس معروف ہے نہایت تلخ ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بینا اسکا خارش وغیرہ کو مفید ہے اور بن دندان اور معدہ کے واسطے مقوی اور مدر بول ہے **شبت** یہ گھانس مشہور ہے لکھا ہے کہ اگر ایک سال زمین کو جوت کر آب پاشی کرین اور اوسمین کچھ بو دین دوسرے برس تک اوس زمین مین شبت خود بخود پیدا ہوگی اس کے تخم سے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ شبت نیند لاتی ہے اور ضماد اسکا بواسیر کو نافع ہے اور تخم اسکا فواق امتلائی کو نافع ہے اور مادہ منی کو کم کرتا ہے اور بواسیر کو دفع حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شبت کو بستر کے نیچے رکھے تو خواب مین گھوڑے **شبرم** یہ گھانس مشہور ہے

صورت درخت سیسنبر کی یہ ہے



صورت درخت شاہترہ کی یہ ہے



صورت درخت شبت کی یہ ہے



باغستان مین پیدا ہوتی ہے شاخین اوسکی باریک اور پتی اوسکی طرخون کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے
شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس قاطع مادہ منی اور مضر قوت باہ ہے اگر اس گھانس کو دو دن
دانتون پر رکھین باسانی دانت گر جاوینگے دو درم اس گھانس سے زہر قاتل ہے

شجرۂ مریم اسکو بخور مریم بھی کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ زکام بارد اور نزول آب چشم کو نافع ہے جڑ اسکی فواق کو مفید ہے اور اسقاط حمل کرتی ہے

شعیر یعنی جو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کو گیہون سے پیدا کیا ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام آدم علیہ السلام کے پاس گیہون اللہ تعالیٰ کے حکم سے لائے اور کہا یہ وہی چیز ہے کہ اختیار کیا تو نے اوسکو خدا کی جنت پر یہ رزق ہے تیرا اور تیری اولاد کا پس آدم علیہ السلام نے لیا ایک قبضہ اوس سے اور حوا علیہا السلام نے لیا ایک قبضہ اوس سے پس جو گیہون کہ

صورت درخت شیرم کی یہ ہے

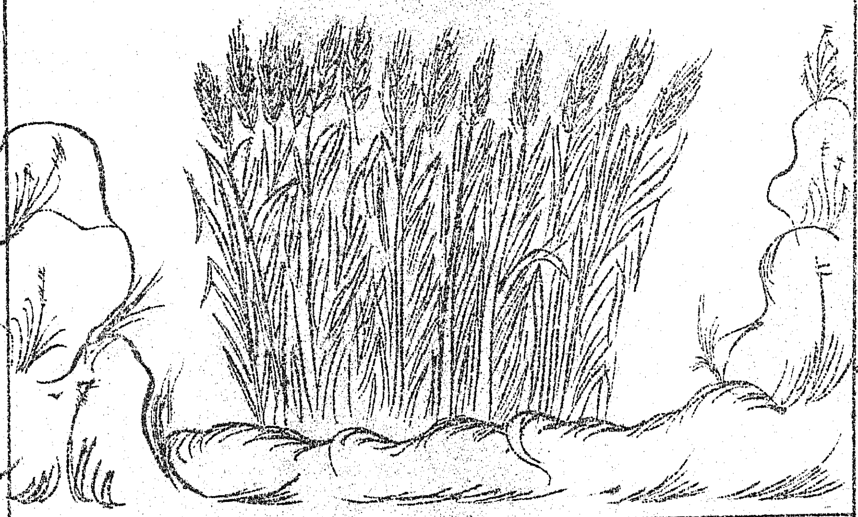


صورت درخت شجرۂ مریم کی یہ ہے



آدم علیہ السلام نے بوئے اوس سے گیہون پیدا ہوے اور جو گیہون کہ حوا علیہا السلام نے بوئے
اوس سے جو پیدا ہوے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر جو کو سرکہ مین جوش کرکے طلا کرین جرب اور نقرس کو

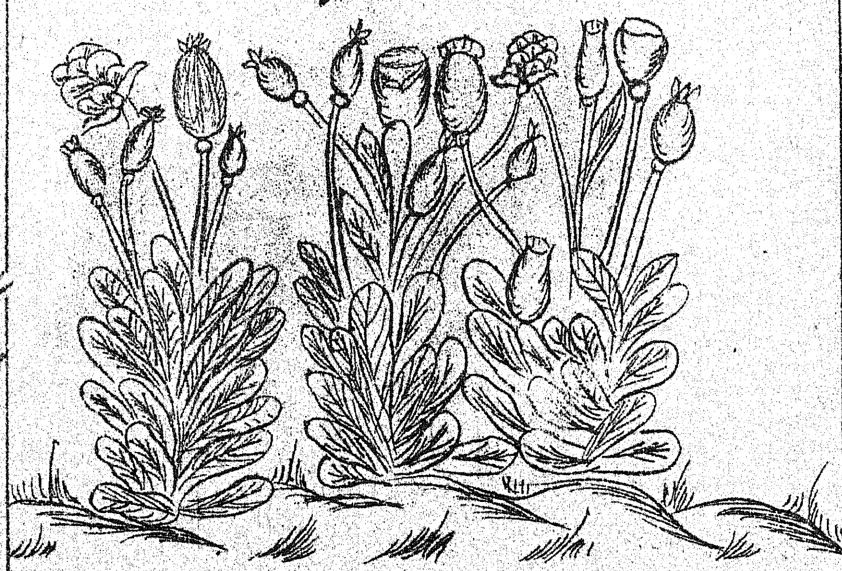
مفید ہے اور آب شبیر سونف کے ساتھ پستان مین دودھ زیادہ کرتا ہے


صورت درخت جو کی یہ ہے

شقائق النعمان
کہ لالہ صحرائی کو فرما
اہل عرب اسکو
نعمان ابن المنذر
جا نکلا اور کہا
ہے پھول توڑکر
توڑو پس لوگون نے
اوس لالہ کو منسوب

یعنی لالہ لکھا ہے
مین پیدا ہوتا تھا
خدالعذاری کہتے ہیں
ایک مرتبہ اوسطرف
کہ جسنے اسمین
ہین اوسکے ہاتھ
نعمان کی طرف
کیا او اس سبب سے

کہ اوسکو نہایت پسند تھا شقائق النعمان کہنے لگے یہ لالہ آفتاب کے ساتھ پھرتا ہے دن کو پتے
اسکے کھلے رہتے ہین اور شب کو باہم ملجاتے ہین سرمہ اسکا تاریکی چشم کو دافع ہے شیخ نے
لکھا ہے کہ لالہ پوست جوز کے ساتھ خضاب ہے اور جرب اور قروح کو نافع اگر لالہ کو مع شاخ کے
جوش کرکے استعمال کرین دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ خون حیض کو جاری
کرتا ہے اور اگر اسکو ناک مین سونگھین تاریکی چشم اور تنقیہ دماغ اور بیاض عین کو نافع ہو

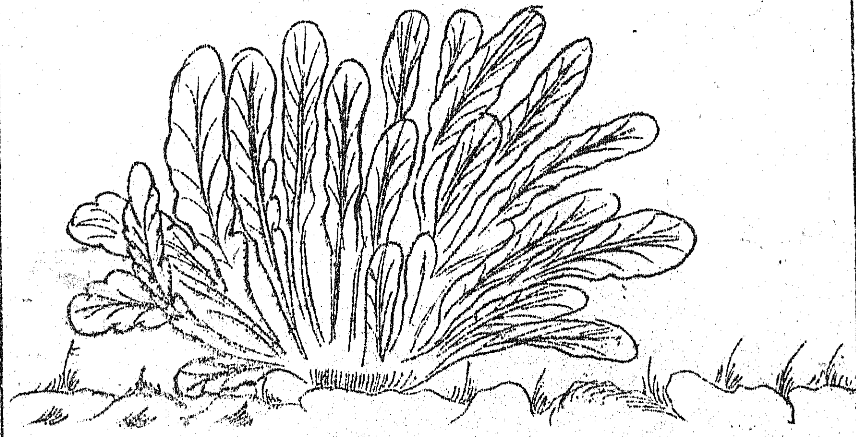

صورت درخت لالہ کی یہ ہے

شلجم لکھا ہے
تخم کرنب جب
گذرتے ہین
تخم کرنب اور
شلجم پیدا ہوتا
کہ اگر کسی ظرف کو
کرین اور اوسمین
اور اوپر سے
ڈال کر زمین مین

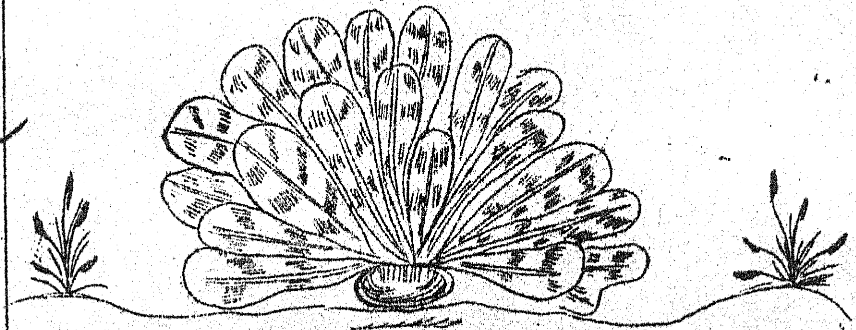
کہ جب تخم شلجم او
تین سال
تخم شلجم سے
تخم کرنب کا سے
ہے لکھا ہے
گھانس سے پر
تخم شلجم بودین
اوسمین گوبر
دفن کرین شلجم

بقدر وسعت اوس ظرف کے پیدا ہوگا اور اگر شلجم کو پیشاب گاو اور آب زیتون اور خاک بلوط مین
بودین تو اوسکے درخت مین کیڑا نہ پیدا ہوگا شلجم مطبوخ شہوت پیدا کرتا ہے اور اگر شلجم کو پکا کر نقرس کے

یا شگاف پر کہ بسبب سردی کے بدن مین ہو جاتے ہین لگاوین تو نافع ہو صاحب علت انبہ کے گلو مین شلجم لٹکا دین تو نافع ہو



صورت درخت شلجم کی یہ ہے



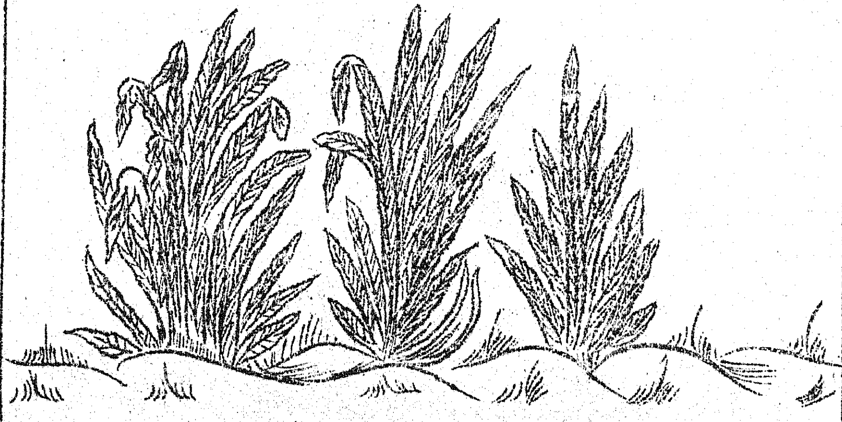
صورت درخت شخار کی یہ ہے



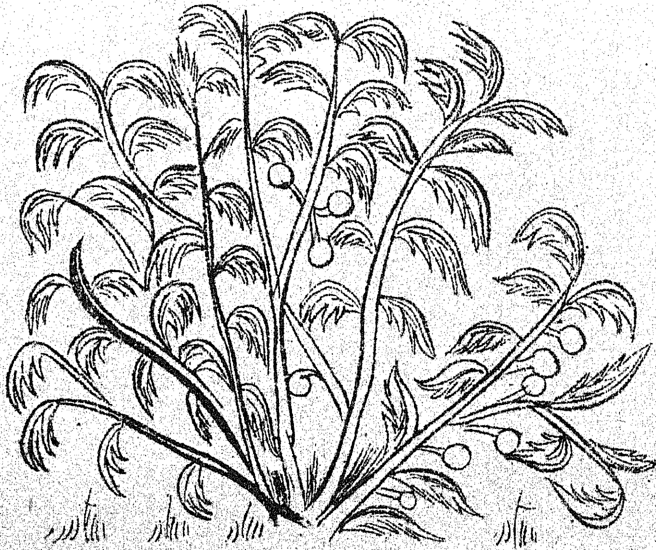
صورت درخت شوکران کی یہ ہے

شخار اسکو خس الحمار بھی کہتے ہین پتے اسکے جڑ سے ملے ہوئے ہین حجم جڑ اور پتون کا بقدر ایک انگشت کے ہوتا ہے اور رنگ اوسکا سیاہی مائل شیخ نے لکھا ہے کہ اگر بھوج پر طلا کرین نافع ہو اگر زن حاملہ اپنے پاس رکھے اسقاط حمل کرے ضماد اسکا اورام صلب اور نقرس اور عرق النسا کو مفید ہے شوکران دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ شاخ اس گھانس کی مانند شاخ سونف کے ہوتی ہے اور پتے اسکے مثل برگ قثاد کے ہوتے ہین اور پھول اسکا سپید اور تخم اسکا مثل تخم انیسون کے ہوتا ہے اکثر ملک عراق مین دریبان کانٹون کے پیدا ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر شوکران کو بعد حجامت کے جس مقام میں طلا کرین تو بال وہان پر نہ پیدا ہونگے اور اگر پستان دختر پر لگا دین تو پستان بزرگ نہوین اور ضماد اسکا نقرس کو نافع ہے اور اعضا منی کو بھی مفید ہے اور دافع احتلام ہی ولیکن کھانا اسکا زہر قاتل ہے

شونیز یعنی سیاہ دانہ محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ اگر اسکے جوشاندہ سے مکان مین قلعی کرین تو
مچھر وہان کے ہلاک ہون گے اور اگر صابون مین ملاکر چہرہ پہ ملین تو جھائین دفع ہو حکیم بلیناس نے
لکھا ہے اگر سیاہ دانہ اور قلقند کو باہم ملاکر مکان مین بخور کرین تو مچھر وہان پیدا نہ ہون گے شیخ نے
لکھا ہے کہ ثالیل منکوس اور بہق اور برص کو طلا اسکا نافع ہے اور کلی اسکی درد دندان اور زکام کو
مفید ہے خصوصًا چوب صنوبر کے ہمراہ اگر ابتدا آمد نزول مین سیاہ دانہ کو روغن سوسن آسمان
گونی مین ملاکر ناس لین تو نافع آمد ہو ہوام اسکے دخان سے گریز کرتے ہین کثرت اسکی زہر قاتل ہے


صورت درخت سیاہ دانہ کی یہ ہے

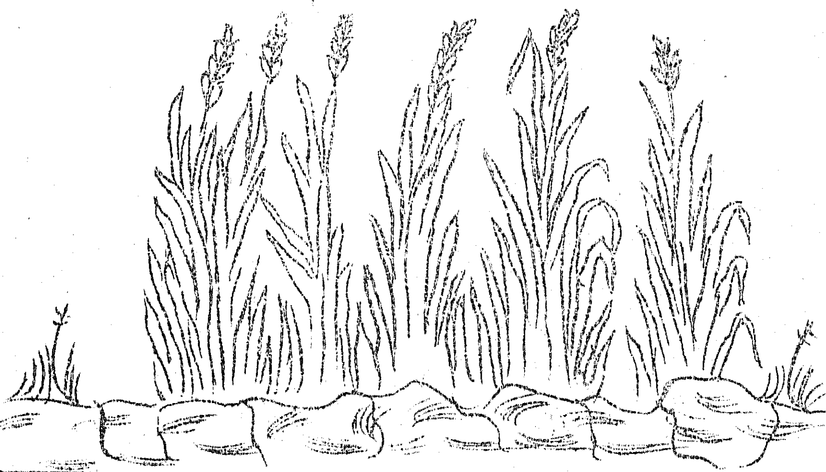
شیح فارسی مین اسکو درمنہ ترکی
کہتے ہین یہ گھانس اندر سے خالی ہوتی
ہے پتی اسکی سرو کی پتی سے
مشابہ ہے شیخ نے لکھا ہے
کہ درد شکم اور حب القرع
کو یہ گھانس مفید ہے اور
خاک اسکی زیت کے ساتھ
داء الثعلب کو نافع اور یہ گھانس
گوشت زیادہ کرتی ہے اور برودت ناقصہ کی دافع ہے اور گزیدہ عقرب اور ریتلا کو مفید ہے


صورت درخت شیح کی یہ ہے

شلیم یہ قسم گیہون کی ہے
الا گیہون سے دانہ اسکا چھوٹا
ہوتا ہے اسکے آٹے کو روان
کہتے ہین اگر اسکے آٹے کو خمیر کرکے
اوس مقام پہ رکھین کہ جہان
کانٹا رہگیا ہو تو کانٹا اوس
مقام سے نکل آویگا اور اگر
کرنب مین ملاکر بہق مین لگاوین
تو مفید ہو اور تخم کتان
کے ساتھ اورام اور خنازیر

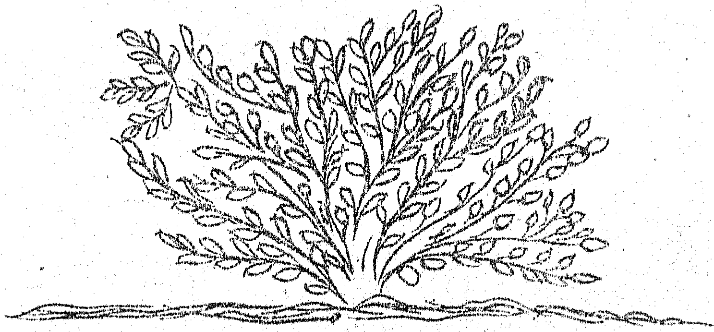
کو تحلیل کرتی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ گھاس مسکر ہے اور دوران سر پیدا کرتی ہے

صورت درخت شلیم کی یہ ہے



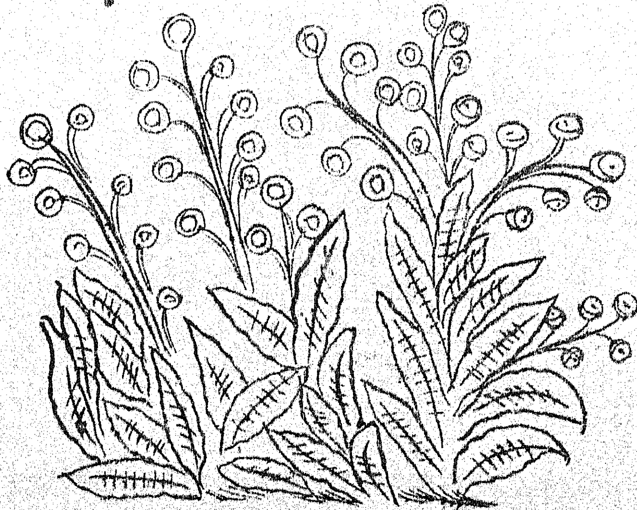
صعتر اسکو فارسی مین کلیاڑو کہتے ہین جسکو درد سر یا درد دندان ہو اگر اسکو چباوے تو نافع ہو اور حب القرع کو بھی مفید ہے لکھا ہے کہ خارپشت اور نیولہ کو جب بڑے سانپ کاٹتے ہین وہ علاج اپنا صعتر بری سے کرتے ہین

صورت درخت صعتر کی یہ ہے



طرخون یہ گھانس مشہور ہے اگر اسکو چباوین تو ذائقہ کسی شئی کا منہ مین نہ معلوم ہوگا حتی کہ اگر کوئی شے تلخ اوسوقت کھالیگا تو تلخی اوسکی نہ معلوم ہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس درد حلق کو پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو ضعیف طرخون کوہی کی جڑ کو عاقرقرحا کہتے ہین درد دندان کو جوشاندہ اوسکا سرکہ کے ساتھ نافع ہے اور دندان متحرک کو بھی مضبوط کرتی ہے اگر قبل نوبت تپ و لرزہ کے اسکو بدن مین ملین

صورت درخت طرخون کی یہ ہے

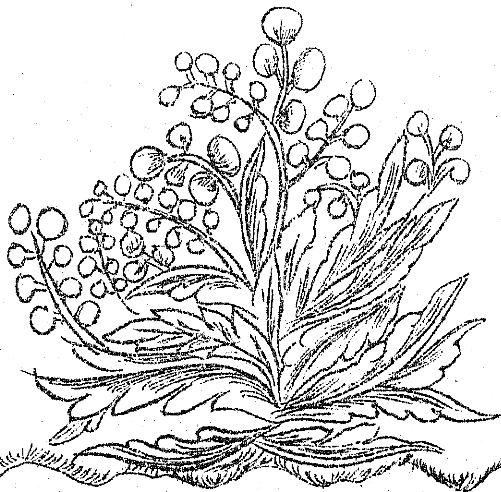


تو نافع ہے اور اگر عضو گزیدہ پر بھی چبا کر رکھین تو بھی مفید ہے

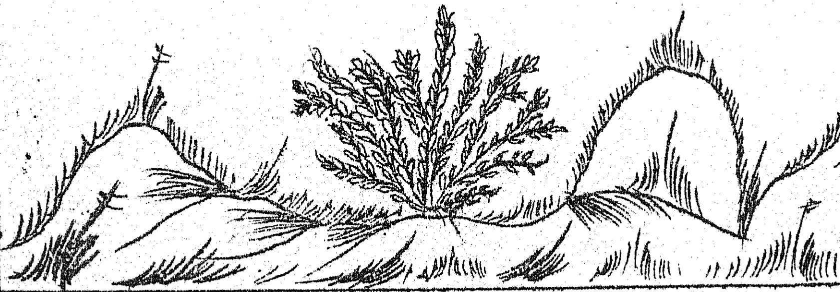
غبیران فارسی
اسرم کہتے ہین
ہوتی ہے شیخ
کہ نزکام بارد کو
مجلی چشم
یعنی مسور لکھا
تخم کے ساتھ
اوسکی ہوا فقت
چاہین کہ مسور
چاہیے کہ مسور کو
بوو دین شیخ نے
آٹے کے ساتھ
تو نافع ہوا اور بکثرت
تاریکی چشم اور
اور بعض نے
سرکہ کے ساتھ
پر رکھین تو نافع
خوشی ہوتی ہے
ہوتے ہین اور
اسکا خناق
عظام عصارہ
نیل ہے کلف اور

ہین اسکو کافور
یہ گھانس خوشبودار
نے لکھا ہے
نافع ہے اور
عدس
ہے کہ مسور
بوتے ہین
کرتا ہے اگر
جلد تیار ہوبس
سرکہین مین آلودہ کرکے
لکھا ہے کہ مسور
اگر نقرس پر لگاوین
استعمال اسکا
جذام پیدا کرتا ہے
لکھا ہے کہ اگر اسکو
جوش کرکے شقاق
ہوا سکے کھانے سے
اور ریاح پیدا
نیند آتی ہے پانی
کو نافع ہے
اس گھانس کا
بہق کو زائل کرتا ہے

صورت درخت کافداسرم کی یہ ہے



صورت درخت مسور کی یہ ہے



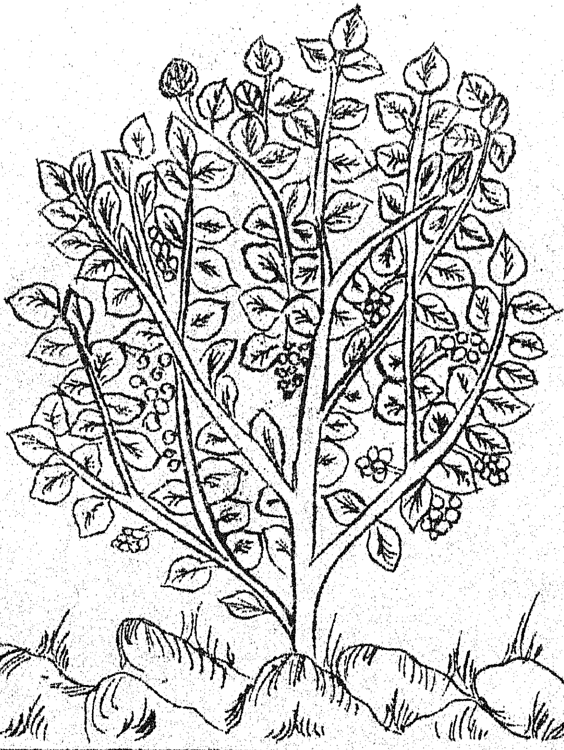
صورت درخت عظام کی یہ ہے



اور داء الثعلب کو نافع ہے اور زخموں کو اچھا کرتا ہے اور کانٹے کو جسم سے دور کرتا ہے اور
شکر کے ہمراہ سرفۂ طفلان کو مفید ہے +

عنب الثعلب یعنی مکو فارسی مین اسکو روباہ بروک اور سگ انگور بھی کہتے ہین اسکی چند قسمین ہین بعض زہر ہین اور بعض مرہم مین مستعمل ہین اور بعض خواب لاتی ہین مثل افیون کے جو قسم خواب لاتی ہے اگر اوسکے بارہ دانہ کھالے دیوانگی اور فواق پیدا ہو اور رنگ خراب ہو جاوے اور اگر قسم کشندہ کو بقدر چہار درہم استعمال کرین تو وہ بھی جنون پیدا کرے اور اگر اوسکی جڑ کے پوست کو شراب کے ساتھ بمقدار ایک مثقال کے کھالین نیند غالب ہو اور تمام قسمون کا شیرہ درد چشم کو دافع ہے اور مقوی بصر ہے

فجل فارسی مین ترب ہندی مین مولی کہتے ہین لکھا ہے کہ اگر چاہین ترب بڑی ہو پس جسقدر منظور ہو اوسی اندازے کہ ترب کی درازسی ایک لکڑی لیکر بالکل اوسکو زمین مین داخل کرین بعد ازان اوسکو نکال لین گویا وہی ترب کا سانچہ ہے بعد ازان اسمین گھانس اور تخم ترب کو سرگین مین ملاکر ڈال دین اوسی قدر دراز مولی پیدا ہوگی اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اوسکے تخم کو شہد مین لت کرکے بودین تخم اوسکا شیرین ہوگا اور اسکے کھانے سے ڈکار بد پیدا ہوتی ہے ابن الفرج طبیب نے لکھا ہے کہ سبب اسکا یہ ہے



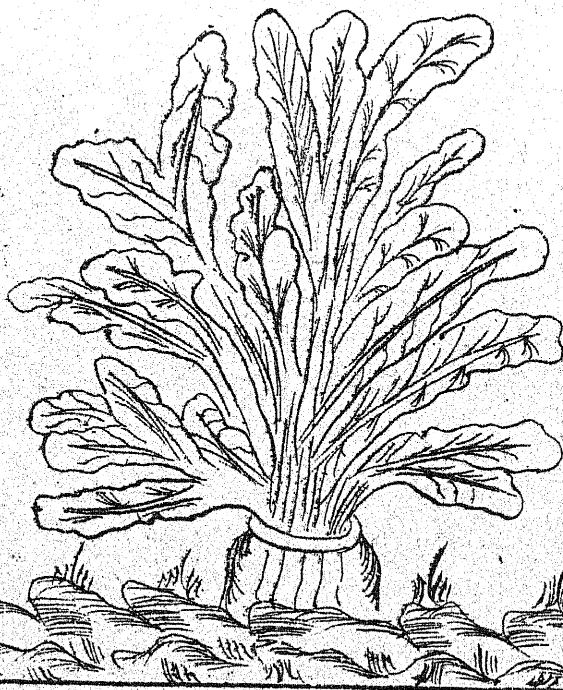
صورت درخت مکو کی یہ ہے

کہ جب ترب معدہ مین پہونچتی ہے فضلات ردیہ کو دفع کرتی ہے پس ڈکار مین بدبو آتی ہے اور یہ بدبو ترب کی نہین ہوتی ہے بلکہ فضلات ردیہ کے سبب سے آتی ہے اور بعد لہسن کے ترب کھاوین لہسن کی بو دور ہو جاتی ہے جو عورت حالت نفاس مین ترب تناول کرے دودھ اوسکے پستانمین زیادہ پیدا ہوگا اور اگر مرد ترب کھایا کرے قوت باہ زیادہ ہو الا آواز مین فساد پیدا ہوگا اور بکثرت استعمال اسکا معدہ کو پاک کرتا ہے اور اگر ترب کاٹکر عقرب پر رکھدین عقرب فی الحال ہلاک ہو جاویگا جس شخص کو عقرب نیش مارے اگر وہ ترب کھالے زہر عقرب اوسکو اثر نکریگا اور ترب داء الثعلب اور داء الحیہ مین بال پیدا کرتی ہے مگر جون بالون مین پڑ جاتی ہین اور سر اور چشم اور دندان کو مضر ہے اور

اگر شہد کے ساتھ اسکا ضماد کرین داغہاے سیاہ چہرہ وغیرہ سے دفع ہون اگر آب شراب مین
پڑے تو شراب خراب ہو جاویگی اگر عصارہ اسکا بچھو پر ڈالین تو ہلاک ہو اور جسکو گرمی معلوم ہوتی ہو آب
ترب سر پر ڈالے گرمی دفع ہوگی اور طلا اسکا کلف کو مفید ہے اگر افسونگرون کے صندوق کو کہ جسمین
سانپ رکھتے ہین ترب اور نوشادر سے آلودہ کرین تمام سانپ اوس صندوق کے ہلاک ہو جاوینگے
اور اگر سر اور چہرہ پر عصارۂ ترب لگاوین تو بال نکل آوینگے اور جڑین اونکی مضبوط ہونگی اور اگر آنکھ
مین لگاوین روشنی چشم پیدا ہوگی اور سپیدی چشم کی دفع ہوگی پوست اسکا اگر بطور سرمہ کے آنکھ مین
لگا دین نظر تیز ہو اور اگر مکان مین ڈال دین بچھو اوس مکان سے بھاگ جاوین تخم اسکا قوت باہ زیادہ کرتا ہے
اور تشنج کو دفع کرتا ہی اسکے کھانے سے کیڑون مین جو جوین پیدا ہوتی ہین اور دفع سموم مین موثر ہی اور گزیدہ
سانپ کو بھی مفید ہی

فجل اسکو بقلة الحمقا
کہتے ہین اسوجہ سے کہ جہان
نمی پاتا ہے پیدا ہوتا ہے اور
اسکو فارسی مین برہین کہتے ہین
جو شخص اسکے فرش پر آرام کرکے
خواب ندیکھے گا اور اگر اوسکو زخم پر
رکھین تو نافع ہو اور قوت باہ کو مفید
ہے اگر اسکو بورق کے ساتھ
پیسکر شہد مین خمیر کرین بعد
ازان ناف اور مقام پیشاب پر
طلا کرین نہایت باہ او سوقت
ہوگی تشنج ز لکھا ہے کہ اگر مسونکو اس سے

صورت درخت فجل کی یہ ہے



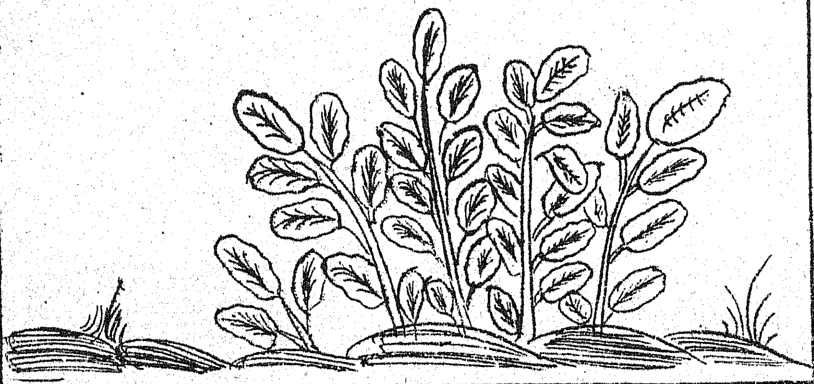
کاٹین تو پھر نہ پیدا ہونگے کثرت سے استعمال اسکا درد چشم اور صداع حار اور بواسیر کو نافع ہے
اور خون حیض کو جاری کرتا ہے اور پردہ پیدا کرتا ہے یتی اسکی کندی دندان کو دفع کرتی ہے اگر درخت خرما کو
سردی سے آفت پہونچی ہو عصارہ فجل اوسپر طلاع کرین نافع ہو گا تخم اسکا اگر سرکہ مین پیسکر
سفوف بناوین دافع تشنگی ہو تپ ہاے حار کو دودھ اسکا نافع ہی اور کثرت اسکی قوت باہ کو مضر ہی

فنجنکشت

هوتی ہے اور
درخت کے مشابہ
پانی کے پیدا
اسکے پتیون کے
ہین اسمین پھول
ہین الا استعمال اسکے
پتے اور پھل استعمال
شیخ نے لکھا
چہرہ کو صاف
کونافع اور خواب
تناول کرین مادہ
اور مادۂ منی کم
استراحت کرین
جن عورتون کے
و دراز کو چلے جاتے
تدخین کرتی ہین
اونکی کم ہوشہوت
کونافع ہے اور
گزیدۂ سگ پر

یہ گھانس بڑی
بسبب بزرگی کے
ہوتی ہے قریب
ہوتی ہے پتے
پتے سے مشابہ
اور پھل ہوتے
پھول ہین
مین نہین آتے
ہے کہ ضماد اسکا
کرتا ہے اور صداع
لاتا ہے اگر اسکو
شیر کو زیادہ کرے
اگر اسکے فرش کرے
مانع احتلام ہے
شوہر ملک دور
ہین وہ اسکی
تاکہ قوت باہ
اسکا مار گزیدہ
ضماد اسکا عضو
مفید ہے اسکے

صورت درخت بقلة الحمقا کی یہ ہے



صورت درخت فنجنکشت کی یہ ہے



پتون کا دخان ہوام کو دفع کرتا ہے

فوتنج یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے پتی اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین نہری اور کوہی نہری کہ کنارۂ تالاب وغیرہ پر پیدا ہوتی ہے دافع بیہوشی ہے اور کثرت احتلام کو مانع مرہم اسکا گزیدۂ ہوام کو مفید ہے اور اسکی تدخین سے ہوام گریز کرتے ہین اسکے پتے جلانے سے بوے لہسن و پیاز دور ہوتی ہے اور اسکے کھانے سے قوت باہ کم ہوتی ہے اسلیے کہ گردہ کو مضر ہے اور کوہی

داغہاے سیاہ جسم سے دفع کرتی ہے اگر شراب کے ساتھ جوش کر کے ضماد کرین اور حمام مین دفع جرب اور
خارش کے واسطے بیٹھین تو نافع ہو اور جذام اور زخمہاے دہن اور ہچکی کو بھی دور کرتی ہے اور صاحب یرقان
اور استسقا کو نافع ہے اور گزیدۂ عقرب اور لسان کے زخم کو ضماد اسکا نافع ہے

صورت درخت فنجنکشت کی یہ ہے

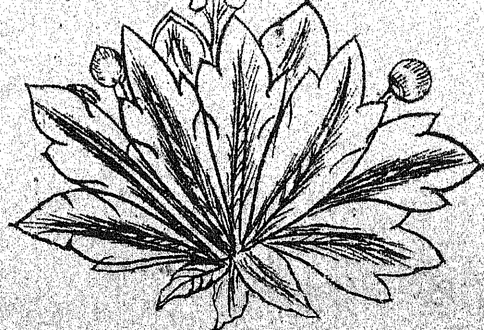


قاتل الذئب کوئی استعمال اگر گوشت گرگ کو ہلاک ہو صاحب نے لکھا ہے ہند مین کجلہ مین پیدا ہوتی جلد ہلاک ہوتا ہے اس سے پیدا ہوتا ہے کانٹا اسمین ہین کانٹا جلاتے اوسکی شتر

صورت درخت قاتل الذئب کی یہ ہے



صورت درخت قاتل الکلب کی یہ ہے



اس گھانس کو نہین کرتا ہے کے ساتھ دین تو وہ **قاتل الکلب** اختیارات کہ اس گھانس کو کہتے ہین ہند ہے کتا اس سے بہت اور رعاف بھی **قتادی** بہت اور بڑی ہو ہین اور لکڑی اور گاو وغیرہ

کھاتے ہین اسکی شاخ کی مسواک اچھی ہوتی ہے اور لکڑی اسکی نرم بھی ہوتی ہے اور ذائقہ اسکا اچھا ہوتا ہے اور گوند اسمین کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور سعال ورزخم ریہ کو نافع ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے **غث** یہ گھانس مشہور ہے بہائم اسکے کھانے سے فربہ ہوتے ہین اور روغن اسکا رعشہ کو مفید ہے **قثا** فارسی مین اسکو خیاز اور بادرنگ کہتے ہین لکھا ہے کہ جسوقت ثمر اسکا چھوٹا ہو کسی حیوان کا کالبد بنا کر اوسمین رکھکر خوب بند کردین تاکہ اوسمین خاک وغیرہ نہ جاوے تو وہ قثا بڑھکر بصورت اوسی کالبد کے ہوجاویگا اگر عورت حائضہ اوسکے کھیت مین جاوے تو پھل وہان کے پژمردہ اور تلخ ہونگے اور اگر اسکے تخم کو بوے روغن ہو تجی گی تو بھی ثمر اسکا تلخ ہوگا لکھا ہے کہ اگر چاہین



صورت درخت قثاد کی یہ ہے



صورت درخت قت کی یہ ہے

کہ قثا دراز ہو پس چاہیے کہ کسی ظرف کشادہ دہن مین پانی بھر کر قثا سے چار انگل کے فاصلے پر رکھدین جب وہ قثا اس ظرف سے متصل ہوا وسی قدر اوس ظرف کو قثا سے دور کردین چند مرتبہ یہی فعل کرین قثا دراز ہوتا جاویگا اگر تخم اسکا معکوس بودین پتے اور پھل اس درخت مین بہت ہونگے اور بڑے تخم اسکا اگر شہد مین تر کر کے بودین تو پھل شیرین پیدا ہوگا شیخ نے لکھا ہے کہ پتے اسکے گزیدہ سگ دیوانہ کو نافع ہین اور پھل اسکے دافع تشنگی اور سنگ مثانہ ہین اور بیہوشی کہ بوجہ تپ کے لاحق ہوتی ہے اوسکو بھی مفید ہے اور پیشاب کو بھی جاری کرتا ہے اور اگر بدن پر ملین رنگ کو صاف کرے اور حرارت صفرا و یکو دور کرتا ہے **قرطم** اسکو فارسی مین کازیزہ کہتے ہین پھول اسکا کشم ہے شیخ نے لکھا ہے تخم اسکا سینہ کو صاف کرتا ہے اور آواز کو صاف اور انجیر کے ساتھ قولنج کو نافع ہے اور شہد کے ہمراہ مقوی باہ اور پتے اسکے یا پھل یا دونون شراب کے ساتھ عقرب گزیدہ کو مفید ہے اور اگر قرطم صحرائی بھی عقرب گزیدہ منہ مین رکھے درد موقوف ہوگا الاجب

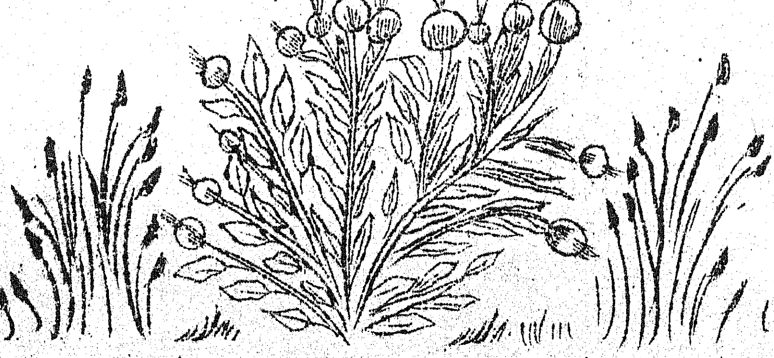
اسکو منھہ سے دور
سابق عود کریگا
داغہا سے
بہق کو سرکہ
نافع ہے
گمانس
فارسی مین
کہتے ہین
اسکی پتی کا
لڑکون کو وقت
دیتے ہین
جلا کر خاک
دندان کے
نافع ہے

کرے کچھ درد باقی سفوف
اور پھول اسکا
جسم اور
سر کے ساتھہ
قطن سے
مشہور ہے
اسکو پنبہ
عرق
قابض ہے
اسہال کے
پوست اسکا
اور اسکی تخم
زخمون کو
پھل اسکا
کپڑے اوسکے

صورت درخت کہیرے کی یہ ہے



صورت درخت کرٹم کی یہ ہے



اگر نرم ہوتا ہے جسم کو نرم رکھتے ہین اور اگر سخت ہوتا ہے پوشاک اوسکے بدن کو سخت کرتی ہے پوشاک اسکی سرد المزاج اور ضعیفون کو نافع ہے اسلیے کہ اسمین گرمی ہوتی ہے مصنف نے لکھا ہے کہ میرے بن دندان مین زخم ہوگئے تھے اسکی وجہ سے نہایت تکلیف تھی اور کوئی علاج مفید نہوتا تھا ایک شخص بغدادی نے مجھسے بیان کیا کہ اسکے پھل کا پوست جلا کر خاک اوسکی زخمون پر رکھہ مین نے اوسکے کہنے سے خاک اوسکی زخمون پر لگائی درد موقوف ہوگیا اور تین مرتبہ کے

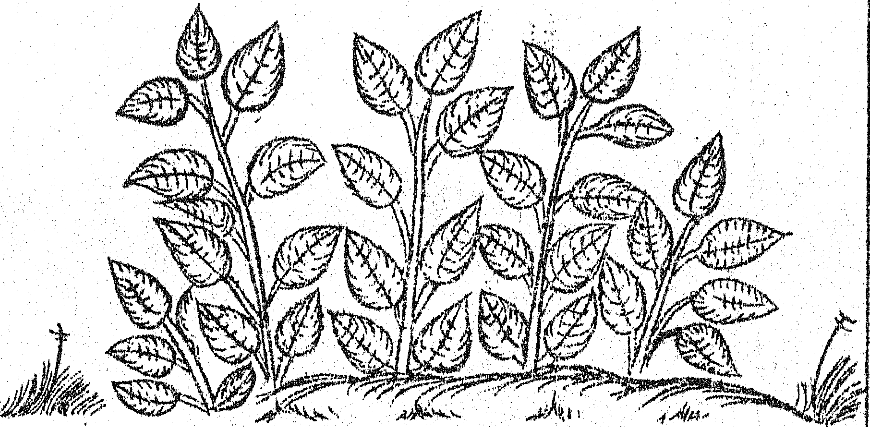
صورت درخت روئی کی یہ ہے



استعمال سے
بالکل دفع
قنابری
مین اسکو عشقہ
نیتی اوسی بین شنوہ
کو نافع ہے اور برص

عارضہ
ہوگیا
زبان ایران
کہتے ہین اور
کلف اور بہق
کو نہایت

صورت درخت قنابری کی یہ ہے



سفید ہے خواہ
یا ضماد جیسے
تھوڑا تھوڑا
ہیئے اسکے
پستان اور
نافع ہیں اور
کبھی سفید ہے
یعنے بھنگ
صحرائی اور
درخت صحرائی
بلند ہوتا ہے اور

تناول کریں
روزدن میں
زائل ہوگا اور
زخمہاے
سینہ کو
گزیدہ ہوام کو

قنب

یہ گھانس
بستانی ہوتی ہے
بقدر ایک گز کے
پتی اسکی سپیدی

مائل ہوتی ہے پھل اسکے مانند فلفل کے ہوتے ہیں اوسمیں دغن ہوتا ہے جڑ اوسکی جوش کرکے اورام حارہ پر
لگاتے ہیں نافع ہوتی ہے عصارہ اسکا درد گوش کو مفید ہے اور بستانی کے تخم کو شہدانج کہتے ہیں اور
پتی کو بھنگ اسکے کھانے سے عقل میں نقصان پیدا ہوتا ہے اور کبھی خناق پیدا ہوتا ہے یا جنون
اور خون جاری کو بند کرتی ہے اور درد کو ساکن کرتی ہے حتی کہ درد نقرس کو بھی زائل کرتی ہے خواہ طلا ہو یا اکل
شیخ نے لکھا ہے کہ صداع اور تاریکی چشم پیدا کرتی ہے اور بہت کھانے سے مادہ منی کم ہوتا ہے اور بعض نے
لکھا ہے کہ دافع ریاح ہے اور روغن اسکا درد گوش کو بسبب رطوبت کے ہو نہایت سودمند ہے

صورت درخت بھنگ کی یہ ہے

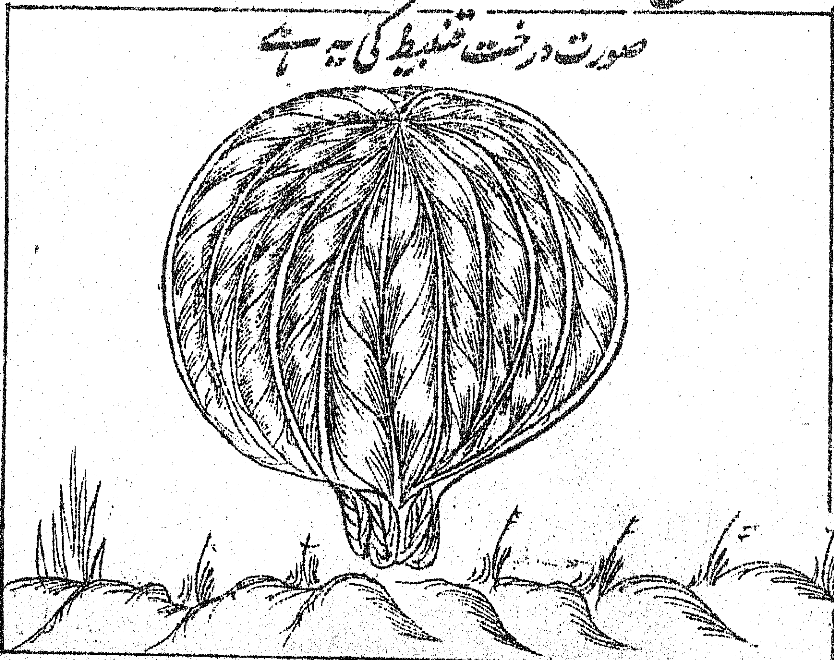


قسطا اسکو
ہیت لکھا ہے کہ
شوربیں بو دیں
سبز رنگ اور خوش
اوسمیں کیڑا نہ
اگر اسکو دریان
تو زیادہ ہوگا
عمر کی زائد ہوگی

گرنب بھی کہتے
اگر اسکو زمین
تو جسم اسکا
ذائقہ ہوگا اور
پیدا ہوگا اور
انگور کی بو دیں
مگر انگور سے قوت
اگر اسکے ورق کو

بیسکر غمگین پیشانی پر لگاوین غم اور حزن اوسکا دفع ہوگا جو شخص اسکو کھاکر سورہے خواب پریشان دیکھے اور جس عورت کا خون حیض بند ہوگیا ہو اسکو تناول کرے جاری ہوگا اور اسکا کھانا سعال کہنہ کو مفید ہے اگر لڑکے اسکے کھانے کی عادت کرین نشو نما اونکا خوب ہو اور اسکے کھانے سے آدمی خوش آواز ہوتا ہے اور کدورت چہرہ کی دفع ہوتی ہے اور اگر اسکو خام تناول کرین وسواس اور رحم فاسد اور بیخوابی دفع ہو شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس مسکن درد ہے اور گرمی اور رعشہ کو نافع ہے اور خواب لاتی ہے اور بصارت کو مضر ہے تخم اسکے اگر باغستان وغیرہ مین جلادین کیڑے وہان کے ہلاک ہونگے اور اگر عورت بعد جماع کے اس گھانس کو فرج مین اوٹھالے حاملہ ہوگی اسوجہ سے کہ منی خراب ہوجاتی ہے اور تخم اسکا اسکے نیچے اور سرکہ کے ساتھ

صورت درخت قنبیط کی یہ ہے



گزیدہ سگ دیوانہ کو نافع ہے اور تنہا تخم اسکا دافع تشنگی ہے اور مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے

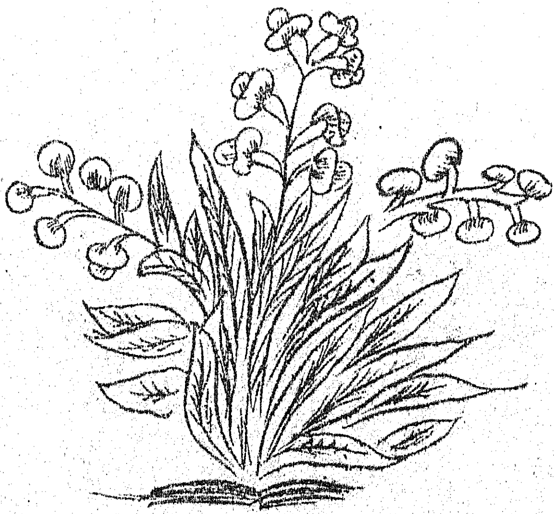
قیصوم یہ گھانس خوشبودار ہے فارسی مین اسکو بوے ماران کہتے ہین اسلیے کہ اسکی بو سے سانپ گریز کرتے ہین اگر اس گھانس کو کسی گاؤن کے گرد لگاوین تو اوس موضع مین جسقدر سانپ ہونگے ہلاک ہونگے یا وہان سے گریز کرینگے شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس روغن کے ساتھ بال کے پیدا کرنے مین نہایت نافع ہے اور خون حیض کو جاری اور بچہ مردہ کو شکم سے دفع کرتی ہے اور عسر البول کو

صورت درخت قیصوم کی یہ ہے

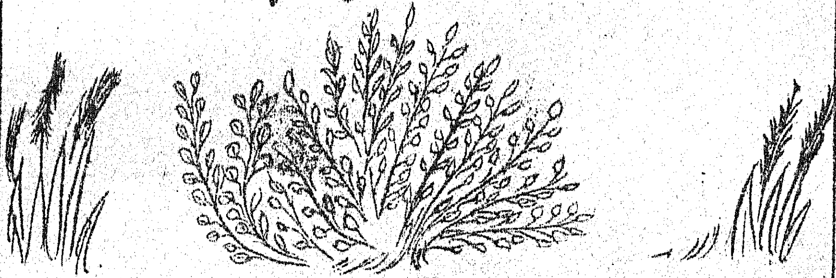


نافع ہے اور
تپ ولرزہ کو
کے ساتھ دافع
یہ گھانس مشہور ہے
کہ یہ گھانس مفرح
وملال اور مقوی
کو نافع ہے
کے کپڑے لطیف
اور اسکے کپڑے
اور نرم ہوتا ہے
ہوتا ہے صاحب
نافع ہے خصوصًا
اسکا نکام کو
تخم سے درد کو
اور قطرون
زخم گزیدۂ سگ دیوانہ کو نافع ہے اور موم کے ساتھ امراض ناخن کو مفید ہے اور شہد اور مویج کے ہمراہ مقوی باہ ہے
اسکو گندنا کہتے ہین

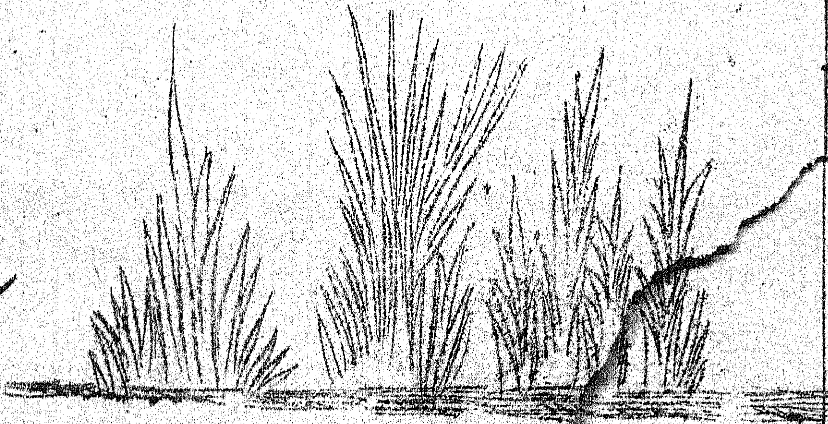
صورت درخت گاوزبان کی یہ ہے



صورت درخت السی کی یہ ہے



صورت درخت گندنا کی یہ ہے



کراث فارسی مین
اسکی دو قسمین ہین
ہے کہ جب تخم اسکا
تین روز تک اوسمین
اور اسکی قوت
اوزان اوسمین
چاہین کہ جڑ اوسکی
پس مینگنی بکری
تین دانہ رکھکر

روغن کے ہمراہ
مفید ہے اور شراب
سمیا ہے گاوزبان
شیخ نے لکھا ہے
ہے اور دافع حزن
اور مجلی بصر اور دل
کتان اسکا گھانس
بنائے جاتے ہین
پہننے سے جسم فربہ
اور رنگ بھی اچھا
مزاج حار کو بہت
ایام گرما مین بخور
مفید ہے اسکے
سکون ہوتا ہے
اور انجیر کے ساتھ
شامی اور نبطی لکھا
زمین مین ڈالین
پانی نہ دین تاکہ جڑ
ہو جاوے بعد
پانی دین اور اگر
مستحکم ہووے
کی ایکیر مینگنی ہین
اوسکو بو دین جڑ

اوسکی قوی ہوگی اور اگر اوسکو پیسکر گزیدہ عقرب یا زنبور پر لگاوین فی الحال درد ساکن ہو گا اسکے کھانے پر مداومت کرنے سے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گندنا ے شامی وافع ثالیل اور رعافت ہے اور اسکے کھانے سے صداع پیدا ہوتا ہے اور خواب ہائے پریشان دکھلائی دیتے ہین اور رہن دندان اور روشنی چشم کو مضر ہے اور گندنا ے نبطی بواسیر کو نافع ہے اور اگر اوسکے پوست کو کھاوین اور اوسکا بخور کرین قوت باہ پیدا ہو اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر گندنے کو چباکر زخم پر کہ اوس سے خون جاری ہو رکھین تو خون بند ہو گا اور اگر خون حیض بند ہو تو دس درم گندنا اور بیس درم شہد ملا کر نوش کرین خون جاری ہو گا اور گندنا بلغمی آواز کو صاف کرتا ہے چنانچہ اکثر گانے والے اسکا استعمال کرتے ہین

کرسنہ حکیم دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ یہ گھانس چھوٹی اور باریک ہوتی ہے تخم اسکا غلاف مین ہوتا ہے بقدر دانہ مسور کے الا اسکا مسور کا سطح ہوتا ہے اور دانہ اسکا مضلع یعنی پہلودار ہوتا ہے رنگ زرد

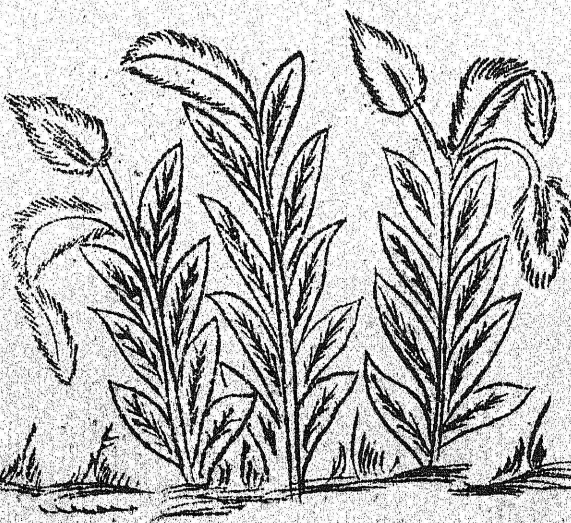
صورت درخت مترکی یہ ہے



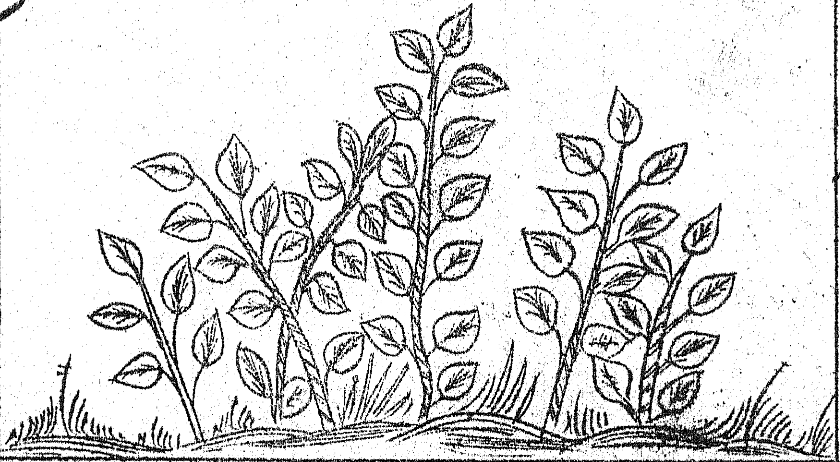
ی کی مائل ہوتا ہے اور دانہ مقشر اسکا مثل مسور مقشر کے ہوتا ہے اور ذائقہ اسکا درمیان ماش اور مسور کے ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکو چھائین پر لگاوین تو نافع ہو اکثر اسکا قے بہی لاتا ہے اور ضماد اسکا اگر زخم گزیدہ مار اور گزیدہ سگ دیوانہ پر لگاوین تو مفید ہو

کرفس یہ گھانس مشہور ہے بستانی اور صحرائی ہوتی ہے اسکو کھانے سے دہن مین خوشبو آتی ہے اسیوجہ سے جو لوگ خدمت سلاطین مین حاضر رہتے ہین اسکے کھانے پر مداومت کرتے ہین اور قوت باہ بھی اس سے زیادہ ہوتی ہے خواہ مرد کھاوے یا عورت اگر کرفس کو صاحب رعشہ عضو رعشہ دار پر رکھے تو رعشہ دفع ہو گا شیخ نے لکھا ہے

صورت درخت کرفس کی یہ ہے

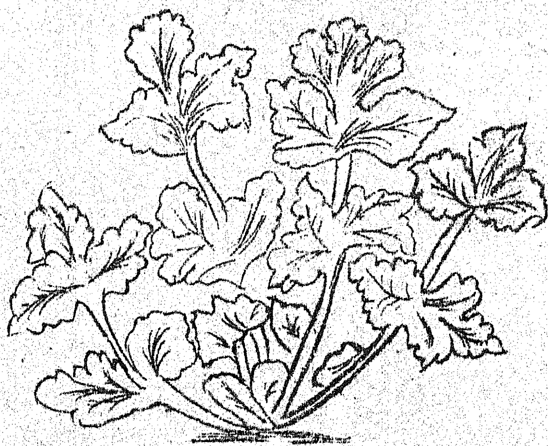


کہ کرفس دشتی داء الثعلب اور ثالیل کو نافع ہے اور بستانی خارش اور قوبا کو مفید ہے کرفس خوردہ کو اگر عقرب نیش مارے نہایت تکلیف پہونچے بلکہ عجب نہین ہے کہ وہ شخص ہلاک ہو پس چاہیے کہ جس مقام مین عقرب کا خوف ہو کرفس نہ کھاوے شیرہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم دفع ہو بیخ کرفس اگر حائل کرین درد دندانکو نافع ہو اور تخم اسکا استسقا اور عسر البول کو مفید ہو اور غلاف بچہ کو شکم سے دفع کرتا ہے



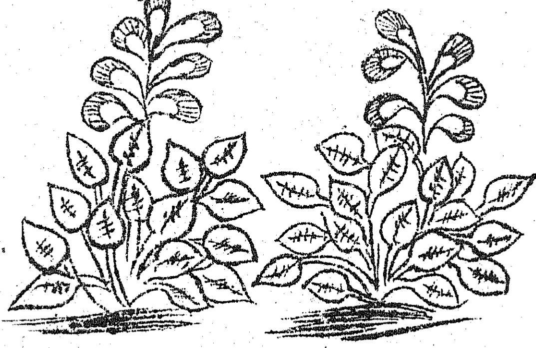
صورت درخت کرویا کی یہ ہے

کرویا شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس جس قوم کے درمیان مین اسکا بخور کرین اوسپر خواب طاری ہو اور فواق امتلائی کو بھی نافع ہے محلل ریاح اور دافع خفقان ہے کیڑے شکم کے اس سے ہلاک ہوتے ہین اور ادرار بول ہوتا ہے اور درد شکم کو مفید ہے



صورت درخت دھنیا کی یہ ہے

کزبرہ یعنی دھنیا حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر دھنیا کو مع بیخ قطع کرکے عورت کی ران مین باندھین وضع حمل اوسپر آسان ہو شیخ نے لکھا ہے کہ کزبرہ تر خواب لاتا ہے اور تاریکی چشم کو دفع کرتا ہے اور تر و خشک قوت باہ کو مضر ہے اور مادۂ منی کو قلیل کرتا ہے اور شیرہ اوس کا دودھ کے ساتھ دردہاے مہلک کو دفع کرتا ہے اور کثرت اسکے استعمال کی ذہن اور عقل مین فتور لاتی ہے تخم اسکا گزیدہ مگس کو نافع ہے اگر بقدر تین کف دست کے تناول کرین حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ بخور اسکا اگر مکان مین کرین سانپ اور بچھو اوس مکان سے گریز کرین اور اگر اسکو بعد لہسن کے کھانے کے تناول کرین بو لہسن کی دفع ہو ۔۔۔


صورت درخت کیکولشہ کی یہ ہے


صورت درخت زیرہ کی یہ ہے

کیکولشہ اگر اس
بچھاوین مچھر وغیرہ
حرکت ہون اور بو سے
یعنی زیرہ لکھا ہے
اپنے مکان سے
اوسکے خانہ مین
ڈالین جو کبوتر اوس
کو سونگھیگا چیونٹی اسکی بو
لکھا ہو کہ اگر اسکے پانی
چہرہ کا صاف ہوگا
ساتھ سونگھین جن جو
ہوگا اور اگر اسکا فتیلہ

گھانس کو فرش
وہان کے بچھین و
ہلاک ہون کمون
کا اگر چاہین کہ کبوتر
الفت کرے بس
چند دانہ زیرہ کے
مکان سے محبت
سے بھاگتی ہے شیخ نے
سی چہرہ کو دھوین رنگ
اور اگر اسکو پیسکر
ناک سے جاری ہو موقوف
بناکر ناک مین کھین

تو بھی یہی فائدہ ہے اور شیاف اوسکا اگر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہوگی اگر زیرہ اور نمک ہموزن ملاکر بطور
قرص کے اوسکو خشک کرکے آٹے یا میدہ مین کھین وہ آٹا اور میدہ زمانہ دراز تک خراب نہ ہوگا


صورت کماۃ کی یہ ہے

کماۃ یہ گھانس جو
ماہتاب کے پیدا ہوتی ہے
نہین ہوتی ہے
سے اسکی پیدائش ہے
مین بوجہ قواے ارضیہ
حدیث شریف مین
کے ہے اور پانی

زمین مین بسبب تاثیر
اسکے تخم اور شاخ
صرف قواے ارضیہ
جیسا کہ جواہر فلزی زمین
کی متولد ہوتے ہین
آیا ہو کہ کماۃ مثل ترنجبین
اسکا علاج چشم ہے

اسکو تشبیہ آپ نے ترنجبین سے اسوجہ سے دی کہ زمین سے بے تعب پیدا ہوتی ہے جیسے ترنجبین
درخت پر ہوا سے پیدا ہوتی ہے لکھا ہے کہ اگر کماۃ زمین مین ایام گرما تک رہے اور اوس وقت مین
بارش باران ہو تو اوس زمین مین سانپ پیدا ہونگے ایک قسم کماۃ کی ہے کہ درخت زیتون کے
سایہ مین پیدا ہوتی ہے اوسکو فطر کہتے ہین وہ زہر قاتل ہے جو کماۃ کہ درخت کے سایہ مین

پیدا ہوتی ہے بڑی ہوتی ہے خصوصًا جو درخت زیتون کے سایہ مین پیدا ہو شیخ نے لکھا ہے
کہ اسکے کھانے سے سکتہ اور فالج اور تشنج پیدا ہوتا ہے

لبلاب[1] اسکو
کہتے ہین یہ گھانس
قریب ہوتی ہے
اور ریشہ اوسکے
ہین اور پتے اسکے
صداع حار کو نافع
ہمراہ درد طحال کو


صورت درخت لبلاب کی یہ ہے

حبل المساکین بھی
جس درخت کے
اوپر پیچیدہ ہوتی ہے
بہت بلند ہو جاتے
لابنے ہوتے ہین
ہے اور سہر کے
نافع ہے شیخ نے

لکھا ہے شیرہ لبلاب بزرگ کا نورہ ہے یعنی بال کو گرا دیتا ہے اور قاتل جون کا ہے

لسان الحمل
بچہ کی زبان کو مشابہ
ہین بارتنگ کہتے ہین
چھوٹی اور بڑی شیخ نے
صاحب خنازیر کی
ہے اور جوشاندہ
نافع ہے اور یہ گھانس


صورت درخت بارتنگ کی یہ ہے

یہ گھانس بکری کے
ہے زبان شیرازی
اسکی دو قسمین ہین
لکھا ہے کہ جڑ اسکی
گردن مین لٹکانا نافع
اسکا درد دندان کو
صرع اور تپ ربع کو

نافع ہے اور نمک کے ساتھ سگ گزیدہ کو مفید ہے

لسان العصافیر
کے مشابہ ہے پتی
کو مفید ہے شیخ نے
اور دافع خفقان ہے
کوکبر بھی کہتے ہین
ہوتی ہے شیخ نے
اظہار درستی مین خراب


صورت درخت لسان العصافیر کی یہ ہے

یہ گھانس زبان گنجشک
اسکی زعم اور دنبل
لکھا ہے مقوی باہ
لصف اس گھانس
زمین خراب مین پیدا
لکھا ہے کہ اگر کاشتکار
کا کرتا ہے یہ گھانس

[1] لبلاب ہندی مین عشق پیچان کو کہتے ہین ۱۲

صورت درخت لصت کی یہ ہے



متغیر ہو جاتی ہین اگلے پھل کو نمک مین پرورش کرتی ہین تو خوب پختہ ہوتا ہے اور اسکی جڑ مین ایک اور پھل ہوتا ہے مثل کھیرے کے اور وہ نہایت تیز ہوتا ہے اوسکو شیرہ مین ڈالتے ہین تا اوسمین جوش نہ آوے پوست اسکی جڑ کا فالج اور عرق النسا اور درد دندان کو نافع ہے خصوصا اگر نئے درخت کی جڑ ہو اور پتی اسکی نافع بواسیر اور مقوی باہ ہے اور تمام سمیات کے واسطے تریاق ہے اگر کسی شخص کے کان مین کوئی کیڑا گھس گیا ہو پانی اسکا کان مین ڈالین وہ کیڑا ہلاک ہوگا اور اگر بہق پر لگاوین تو اوسکو بھی نافع ہوگا

صورت درخت لفاح کی یہ ہے



لفاح فارسی مین اسکو شابرک کہتے ہین پتی سپید ہوتی ہے شاخ نہین ہوتی ہے اسکے سونگھنے سے سکتہ پیدا ہوتا ہے الاصلاح کو مفید ہے اگر ایک ہفتہ اسکی پتی کو برص پر ملین تو برص زائل ہووے اگر اسکے تخم کو گندھک مین ملاوین تو اوسمین آگ اثر نکریگی اگر عورت اسکو فرج مین اوٹھالے خون جاری موقوف ہو جاوے اور شہد کے ساتھ گزیدہ ہوام کو مفید ہے لفاح بری کی جڑ کو یبروج کہتے ہین اور جڑ اسکی بصورت انسان کے ہوتی ہے ایک قسم بصورت مرد کے اور دوسری بصورت عورت کے اگر اسکو اورام صلب اور وجع مفاصل اور خنازیر اور ریٹلا پر لگاوین نہایت نافع ہو اور اگر شراب مین ملا کر تناول کرین بہت نشہ پیدا ہو جسکے پاس یہ جڑ ہوگی خواب اور بہت راحت طاری ہوگا اگر کسی شخص کا کوئی عضو تراشنا منظور ہو تین پیمانہ شراب کے اوسکو لفاح کی جڑ کے ساتھ پلاوین جب وسیر غفلت طاری ہو اوس عضو کو تراشین اوس شخص کو ہرگز اذیت قطع عضو کی نہ معلوم ہوگی اگر دندان فیل کو چھ گھڑی اسمین پکاوین تو وہ دانت نہایت نرم ہو جاویگا جو شئے چاہین اوس سے بنا لین

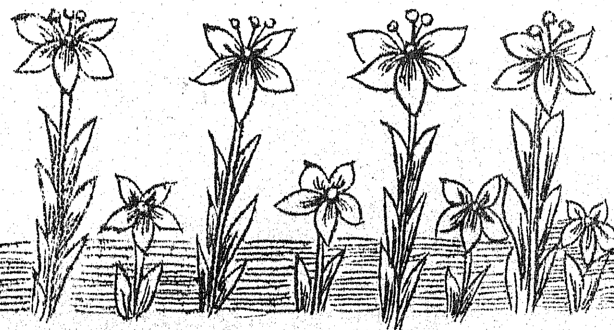
لوبیا یہ گھانس معروف ومشہور ہے
شیخ نے لکھا ہے کھانے والا اسکا
خواب پریشان دیکھتا ہے اور بعض نے
لکھا ہے کہ خورندہ کو فربہ اور خوشرنگ
کرتی ہے اور بچہ مردہ کو شکم سے دفع
کرتی ہے اور خون حیض کو جاری اور
خون نفاس کو قطع کرتی ہے



صورت درخت لوبیا کی یہ ہے

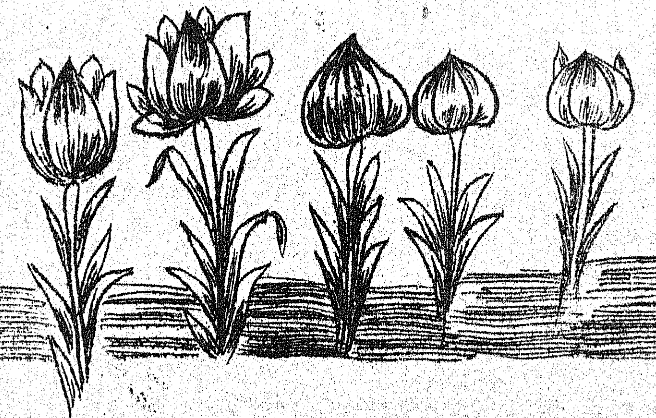
لوف یہ بھی اسکی زخمہاے خراب کو
نافع ہے اور جھڑ اسکی کلف اور
بہق وغیرہ کو مفید ہے اور شہد کے
ساتھ مقوی باہ ہے اگر اسکو
بدن پر لگاوین سانپ قریب آویگا

صورت درخت لوف کی یہ ہی



نیلوفر یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے
شگوفہ اسکا شب کو پانی کے اندر رہتا ہی
اور دن کو پانی کے اوپر نمودار ہوتا ہی
حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر
نیلوفر کو سایہ مین خشک کرکے
جلاوین تو نہ جلے گا شیخ نے
لکھا ہی کہ سونگھنا اسکا خواب لاتا ہی اور مسکن
صداع حار اور قاطع شہوت ہے اور بادہ
منی کو خراب کرتا ہے تخم اسکا مقوی باہ
ہے اور دافع بہق اور داء الثعلب ہے

صورت درخت نیلوفر کی یہ ہی



ماش شیخ نے لکھا ہے قوت باہ
کو مضر ہے اور ضماد اسکا درد دندان کو
ساکن کرتا ہے الا دندان کو ضعیف

کرتا ہی مازریون
ہے ایک قسم اسکی
ایک قسم چھوٹی
ہوتی ہے جسکے
غالب ہوتی ہے
ہوتی ہے اور سب
کلف کو مفید ہین
سریع التاثیر ہے

صورت درخت ماش کی یہ ہے

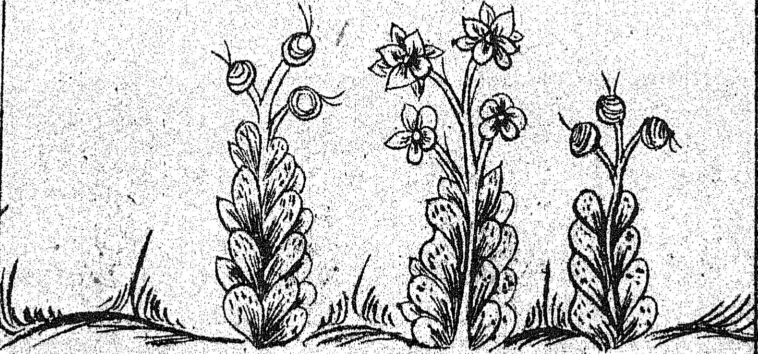


اس گھانس مین ہر
بڑی ہوتی ہے اور
شکل گندنے پتون کے
رنگ مین سیاہی
اوسمین سمیت غالب
قسمین اسکی بہق اور
اور کبریت کے ساتھ
شیخ نے لکھا ہے

کہ اگر شراب کے ہمراہ ہوام گزیدہ تناول کرے نافع ہو اور اگر اسکو آٹے مین بے پانی کے مخلوط کرین اور اوسکو سگ
یا موش یا خنزیر کھائے تو ہلاک ہو جائیگا بقدر دو درم کے زہر قاتل ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مچھلی بھی پانی مین
اس سے ہلاک ہوتی ہی اور حب القرع کو دفع کرتی ہے اگر ایک دو درم مستسقی کو کھلاوین اوسکو اسہال عظیم ہوگا
اور عارضہ دفع ہوگا الا یہ علاج خطرناک ہے قاضی ابو علی تنوخی نے ایک حکایت عجیب لکھی ہی کہ ایک شخص
مبتلائے استسقا تھا عزہ اوسکے اوسکو بغداد مین علاج کے واسطے لیگئے وہان اطبا اوسکے علاج سے عاجز
ہوے بیمار کو جب امید صحت کی نرہی لوگون سے کہا کہ مجکو مطلق العنان کردو جو چاہون تناول کرون پس وہ
مریض اپنے دروازے پر بیٹھا اور جو دکاندار ادھر سے نکلتا اوس سے اشیائے ماکولات خرید کرتا اور کھاتا
اتفاقاً ایک روز ایک شخص ملخ بریان بیچتا ہوا نکلا اوسنے بہت ٹڈی خرید کرکے تناول کین بعد ایک ساعت کے اوسکو
اسہال شروع ہوا تین روز تک کثرت اسہال ہی قریب تین سو مرتبہ کے اجابت ہوئی بعد ازان اسہال
موقوف ہوا اور شکم کیفیت اصلی پر آگیا اور عارضہ سے صحت پائی بعض اطبا نے اوس سے دریافت علاج کیا
اوسنے کیفیت ملخ خوری کی بیان کی طبیب نے کہا کہ مین مشتاق ملاقات ملخ فروش ہون جب اوس سے ملاقات

ہوئی طبیب نے پوچھا
کس صحرا مین گیا تھا اوسنے
طبیب اوسکے ہمراہ
اوس مین مازریون
کیا کر ملخ کے کھانے سے
ضعیف ہوئی بعد

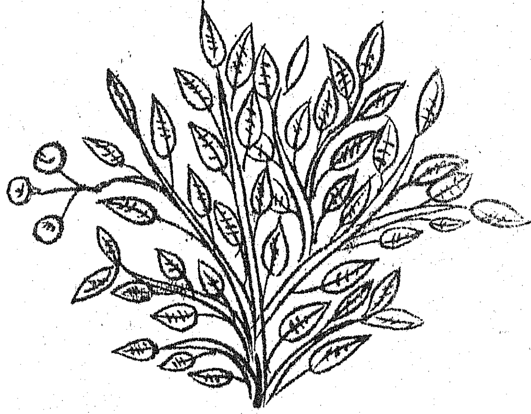
صورت درخت مازریون کی یہ ہے



کہ تو نے شکار ملخ کو
نام اوس صحرا کا بیان کیا
اوس صحرا کو گیا دیکھا کہ
لگی ہی اوسکے نزدیک تشخیص
کچھ قوت مازریون کی
ازان پختہ ہونے سے اور

ضعیف ہوئی اور شافی مطلق کو اس مریض کی صحت منظور تھی اوسکے واسطے یہ تدبیر فرمائی

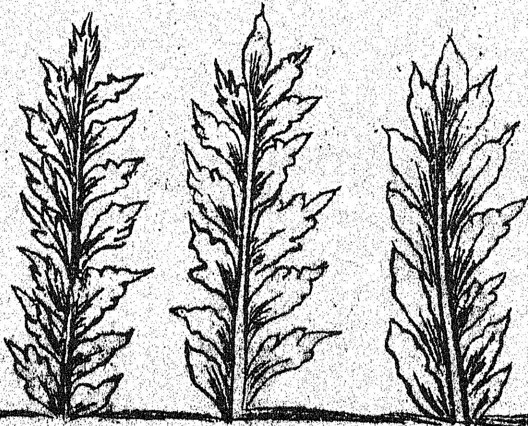
صورت درخت ماہو دانہ کی یہ ہے



صورت درخت ماہی ہیرج کی یہ ہے



صورت درخت مرزنجوش کی یہ ہے

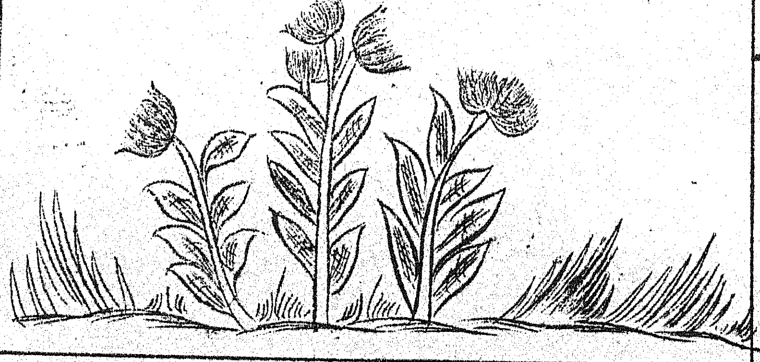


ماہو دانہ اسکو حب الملوک بھی کہتے ہین پتی اسکی مثل چھوٹی مچھلی کے ہوتی ہے پھل اوسکے ایک خوشہ مین تین ہوتے ہین رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے نقرس اور استسقا اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور قولنج کو نافع ہے اگر اسکے پھل کو ماکیان ضعیف کے ساتھ پکاکر شوربا اوسکا تناول کرین اسہال پیدا ہووے اور مادہ صفرا اور بلغم دفع ہو ماہی ہیرج شاخ اس گھانس کی باریک ہوتی ہے اور پتی اسکی مانند برگ طرخون کے اور درخت اسکا مثل درخت شبرم کے اور رنگ اسکا زرد مائل بہ تیرگی ہوتا ہے یہ گھانس بھی زہردار ہے اگر اس گھانس کو کسی حوض مین ڈال دین مچھلیان اوسکی مست ہوکر پانی کے اوپر نکل آوینگی وجع مفاصل اور عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے + مرزنجوش یہ گھانس مشہور ہے خوشبودار ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ صداع اور شقیقہ کو نافع ہے اور جوشاندہ اسکا استسقا اور عسر البول کو مفید ہے اور سرکہ کے

ساتھ اگر زنبور گزیدہ کو ایکدرم پلادین تو درد موقوف ہو اور روغن اسکا فالج کو سودمند ہے اور مرزنجوش خشک شہد کے ساتھ اگر آثار زخم پہ لگادین تو مفید ہے


صورت درخت ناردین کی یہ ہے

ناردین اسکو سنبل رومی کہتے ہین پتی اسکی مثل برگ عصفر کے ہوتی ہے اور شاخین اسکی زرد رنگ اور ہموار ہوتی ہین اسمین ساق اور پھل اور پھول نہین ہوتا ہے اگر سرمہ مین ملاکر آنکھ مین لگادین پلکین پیدا ہونگی اور اگر تناول کرین ادرار بول اور حیض ہو اور بقدر ایک درم کے فالج اور لقوہ کو نافع ہے نانخواہ یعنی اجواین یہ گھانس مشہور ہے لکھا ہے کہ یہ گھانس چار مہینے تازی رہتی ہے اور آٹھ مہینے خشک جو شخص اسکو کھاوے بمداومت کرے خون اوسکے بدن مین بہت پیدا ہوگا اگر بکریون کو جاڑون مین یہ گھانس کھلاوین تو نزاونکے بہت قوی ہونگے


صورت درخت اجواین کی یہ ہے

اور مادہ اونکی بچہ بہت جنین گی اور دودھ اور بال اونکے زیادہ ہونگے اور جون اونکے بدن مین نہ پیدا ہوگی اور اگر درخت خرمے کے نیچے نانخواہ لگاوین تو درخت خرمہ کا پاک وصاف ہوگا اور ہوام گزیدہ کو نافع ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ نانخواہ کو اکثر دیکھنا رنگ کو زرد کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ نانخواہ برص اور بہق کو مفید ہے اور شہد کے ہمراہ اگر موضع خون جاری پر ضماد کرین نافع ہو اور جوشاندہ اسکا عقرب گزیدہ کو سودمند ہے اگر زخم اوسکے پانی سے دھووین اور پینا اوسکا ہوام گزیدہ کو مفید ہے

نرجس یعنی نرگس حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر شخص کے سینہ اور دل کے درمیان مین ایک شاخ ہوتی ہے برص یا جذام یا دیوانگی سے نہین دفع ہوتی ہے وہ شاخ نرگس کے سونگھنے سے پس چاہیے کہ نرگس سونگھین اگرچہ سال مین ایک مرتبہ ہو سکے حکیم جالینوس نے لکھا ہے کہ جسکے پاس دو روٹی ہون چاہیے کہ ایک روٹی کے عوض مین نرگس خرید کرے اور ایک روٹی تناول کرے اسلیے کہ روٹی غذاے تن ہے اور نرگس غذاے روح ہے لکھا ہے کہ جو شخص نرگس کو بضرب شدید تراشے یا اوسمین دو خار زور سے چبھودے بعد ازان اسکو بووے تو نرگس

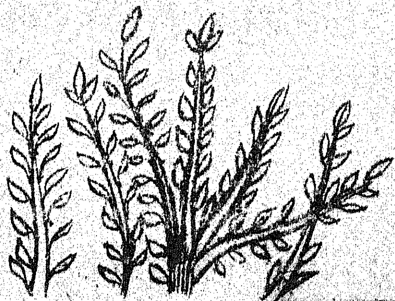
دو چندان پیدا ہوگی لکھا ہی کہ اگر کسی شخص کی نظر مجامعت کیوقت نرگس پر پڑے تو شہوت اوسکی بستہ ہوگی
اگر کوئی شخص بصل نرگس کو اور چشم ضفدع کو اوسوقت کپڑے مین باندھے کہ طلوع جوزا ہو اور جوزا اوسکا
ناظر ہو بعدہ اوس کپڑے کو اگر عورت خفتہ کے سینہ پر رکھین تو وہ عورت اپنا حال مخفی حالت خواب مین بیان
کریگی اگر نرگس کی جڑ کو زخم پر رکھین وہ زخم دونون جانب سے ملجاویگا اور گوشت اوس پر پیدا ہوگا اور ضماد
اوسکا داء الثعلب کو مفید ہی شیخ نے لکھا ہی کہ بصل نرگس خار وغیرہ کو عضو سے دفع کرتی ہی اور شہد اور آرد شلیم
کے ساتھ زیادہ سریع التاثیر ہے پھول اسکا کلف اور بہق کو دفع کرتا ہی اور صداع کو بھی مفید ہے اور اُسکے
کھانے سے قے آتی ہی اگر چار درم نرگس شہد کے ہمراہ عورت حاملہ کہالے بچہ اوسکے شکم سے خروج کرے خواہ
زندہ ہو یا مردہ نسرین فارسی مین اسکو نسترن کہتے ہین یہ گھانس صحرائی اور بستانی ہوتی ہی اور سکن درد دندان ہے اور صحرائی صداع کو مفید ہے اگر طلا کرین اور اوسکو تناول کرکے قے کرین فواق کو نافع ہو نعناع یعنے پودینہ شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس مقوی معدہ اور مسکن ہچکی اور قے ہے اور شکم کے کیڑے اس گھانس سے ہلاک ہو جاتے ہین اگر عورت قبل جماع کے اسکو اندر فرج کے رکھے تو وہ عورت حاملہ نہوگی اور ضماد اسکا دافع صداع ہے اگر گزیدہ سگ پر لگاوین نافع ہو عصارہ اسکا سرکہ کے ہمراہ سیلان دم کو مفید ہے اور آب انار کے ساتھ ہیضہ کو مفید ہے بلیون شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکی پتی جوش کرکے تناول کرین درد پشت اور عرق النسا



صورت درخت نرگس کی یہ ہے



صورت درخت نسترن کی یہ ہے



صورت درخت پودینہ کی یہ ہے

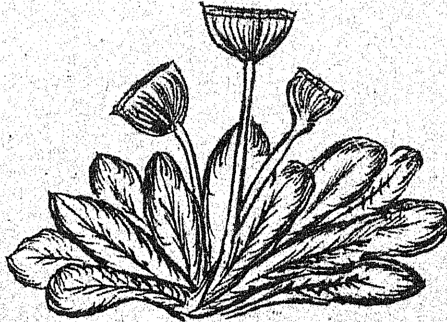
اور قولنج ریحی کو نافع
جوشاندہ عسر البول
اوسبھی ہی اور شراب
اسکا گزیدہ رتیلا
اسکا درد دندان کو
اسکو فرج کے اندر


صورت درخت هلیون کی یہ ہی

ہی اور اوسکی جڑ کا
اور عسر الحمل کو نافع ہی
کے ساتھ جوشاندہ
کو مفید ہی اور تخم
نافع ہے اگر عورت
رکھے ادرار بول اور

حیض کو نافع ہو مصنف کتاب نے ایک حکایت عجیب لکھی ہے کہ کوہستان ازبل مین ایک مقام بلبنت هلیون
ہی حاکم وہان کا ہر سال هلیون کی شراب تیار کرتا اور تحائف کے ساتھ بادشاہ کو بھیجتا ایک مرتبہ کسی قافلے
ساتھ اُسنے شراب باحتیاط تمام روانہ کی اثناء راہ مین وہ قافلہ لٹ گیا اسباب غارت مین ڈاکہ زنون نے
صندوق شراب کے دیکھے گمان کیا کہ شہد ہے نچوڑی اوسکو نوش کیا سگا اونکو اسہال شروع ہوا کثرت
اسہال سے طاقت حس و حرکت کی منقطع ہوئی کوئی مسافر اوس طرف سے گذرا اونکا یہ حال دیکھکر شاہ
ازبل کے پاس حاضر ہوا اور اونکی کیفیت بیان کی بادشاہ نے اونکو طلب کیا وہ سب مثل مردہ کے حاضر
کیے گیے خلقت اونکے گرد جمع ہوئی اور اونکو دیکھکر خندہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ سب هلیون کے نشہ سے
بدمست ہین الحاصل اون سب کو شفاخانہ مین رکھا بعض مرگئے اور بعض زندہ رہے حاکم نے اونکو رہا کیا

اور کہا کہ انکی یہی سزا تھی
یہ گھانس تلخ ہی اوسکی
بستانی بہی کاسنی
ہی حضرت علی کرم اللہ
کہ اسکی ہر پتی مین ایک
شیخ نے لکھا ہی کہ مرہم


صورت درخت کاسنی کی یہ ہی

ہندبا یعنی کاسنی
دو قسمین ہین بری اور
بستانی کی عریض ہوتی
وجہہ نے فرمایا ہے
قطرہ ہی آب جنت سے
اسکا رمد حار اور نقرس کو

نافع ہی کاسنی بری کا سرمہ بیاض چشم کو مفید ہی اور اسکی جڑ کا ضماد مار گزیدہ اور زنبور گزیدہ اور ابرص او رصاحب تپ
ربع کو مفید ہی ورس


صورت درخت ورس کی یہ ہی

سے بیس برس تک
کنجد کے مشابہ ہی جب خشک
اوسکا شق ہو جاتا ہی

یہ گھانس ایک سال بو نے
پیدا ہوتی ہی دانہ اسکا
اسکا پختہ ہوتا ہی غلاف
اور دانے اوسکے منتشر

ہو جاتے ہین یہ گھانس کلف اور بہق کو نافع ہی اگر طلا کرین اور پینا اس کا برص اور سنگ مثانہ کو مفید ہے ۔

دسون شیخ نے
کلف کو نافع ہی اور
کز گزیدہ و سگ دیوانہ
اسکو قرع بھی کہتے ہین
کدو کہتے ہین شیخ نے
بونے کے وقت
کدو بڑا پیدا ہو گا
سابقًا قتا ہین
اسکا شہد اور شیر
تو کدو شیرین ہو گا
وجہ سے منقول ہے
جب لوگ کھانا
کدو اوس مین
کہ وہ مسکن قلب

لکھا ہے کہ یہ گھانس
جالینوس نے لکھا ہے
کو مفید ہے یقطین
اور فارسی مین اسکو
لکھا ہے کہ اگر تخم اسکا
معکوس رکھین تو
جیسا کہ بیان اسکا
ہو چکا ہے اگر تخم
مین ترکر کے بووین
حضرت علی کرم اللہ
کہ آپ نے فرمایا
پکاوین چاہیے کہ
زیادہ پکاوین اسلیے
اور دافع حزن ہے


صورت درخت دسون کی یہ ہی


صورت درخت کدو کی یہ ہی

اور ایک خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اسکے درخت پر مکھی نہین آتی ہے چنانچہ جب حضرت یونس علی نبینا و علیہ السلام بطن ماہی سے نکلے اللہ پاک نے درخت کدو وہان پیدا کیا تا کہ مکھی وہان نہ آوے اسواسطے کہ جسم مبارک آپکا مثل گوشت پختہ کے ہوگیا تھا بسبب حرارت ماہی کے للہ الحمد کہ بیان نباتات ختم ہوا بفضلہ و کرمہ واللہ اعلم بالصواب **نظر تیسری بیان حیوانات مین** حیوان مرتبہ چہارم مین ہی اجسام سے اور مرتبہ تیسری مین ہے کائنات سے کہ موالید ثلثہ ہین اور حس و حرکت ارادیہ کے ساتھ حیوانات سے ممتاز ہے اور اس خاصہ مین تمام حیوانات مشترک ہین اور حس و حرکت مین حیوان کے بہت مصالح اور منافع ہین چنانچہ انہین دو خاصیتون سے دشمن دوست کو پہچانتا ہے اور دشمن سے بھاگتا ہی اور مطلوب کی طلب مین جاتا ہی اور تحصیل غذا مین مصروف ہوتا ہے اور ہر نوع حیوان کو اللہ تعالی نے بشکل مختلف پیدا فرمایا اور اعضا بھی مختلف دیے اور قوت مین بھی اختلاف رکھا اور بعض کو بعض کی غذا کیا بعض زمین کے اوپر رہتے ہین اور بعض زمین کے نیچے سوراخون مین رہتے ہین بعض زمین پر

چلتے ہین اور بعض ہوا پر اوڑتے ہین اور بعض پانی مین رہتے ہین دریائی حیوانات بری حیوانات سے انواع مین
زیادہ ہین حدیث شریف مین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ خلاق عالم نے زمین مین
ہزار گروہ پیدا کیے چھسو دریا مین اور چارسو خشکی مین شمار انواع حیوانات کا قدرت بشر سے خارج ہی بعض مفسرین
نے لکھا ہی کہ جو شخص معنی آیہ پاک وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ کے دریافت کرنا چاہے پس چاہیے کہ وقت شب کے
جنگل مین آگ روشن کرے اور ملاحظہ کرے کہ کتنے قسم کے ہوام عجیبۃ الاشکال اور مختلف الالوان معلوم ہوتے
ہین کہ کبھی ذہن مین بھی نہین گذرتے ہین اور خلقت حیوان باختلاف مواضع کے مختلف ہوتی ہی جیسا کہ مشاہدہ
ہوتا ہے کہ ایک ہی حیوان ایک مقام پر اور شکل سے ہوتا ہے اور دوسرے مقام پر دوسری شکل اور وضع پر ہوتا ہی
اس مقام مین بعض حیوانات کا ذکر مع عجائب اور اونکے خواص کے کیا جاتا ہی **نوع پہلی انسان کے بیان**
مین اور اسمین چند نظرین ہین **نظر پہلی حقیقت انسان مین** جاننا چاہیے کہ انسان اشرف المخلوقات
اور خلاصہ کائنات ہی اللہ پاک نے اوسکو ساتھ حسن و صورت اور نطق و بیان اور عقل اور علم کے تمام حیوانات پر
ترجیح دی ہی نطق اسواسطے دیا کہ معنی کلیہ اور جزئیہ کو تعبیر کرے اور ما فی الضمیر اپنا ایک سے دوسرا بیان کرے
عقل و فہم اسواسطے عطا فرمائی تا سبب اوسکے مصالح اور مفاسد اشیا کو معلوم کرے کہ کیا صنعت صانع بیمثال ہی شکل
انسانکی مثل شہر کے بنائی گویا نفس ناطقہ اوسمین حاکم ہی اور عقل وزیر اور قوی لشکر ہین اور تمام اعضا خادم ہین اور دماغ نفس ناطقہ کیلیے بمنزلہ محل کے ہی کہ
وہ اشرف اعضا اور مثل مکان کے ہی اور تمام بدن جاے حکومت اوسکی ہی بواسطہ حواس کے تمام امور جزئیہ کا ادراک کرتا ہی
اور عقل تمام کلیات پر اوسکو مطلع کرتی ہی اسیطرح تمام بدن مین تصرف نفس کا نافذ ہے اور انسان کو عالم صغیر
کہتے ہین اس سبب سے کہ غذا قبول کرتا ہی اور بڑھتا ہے کہا ہے کہ نبات ہی اور اس حیثیت سے کہ حساس اور متحرک ہی
حیوان ہے اور اسوجہ سے کہ ادراک حقائق اشیا کرتا ہی ملک ہی پس انسان مجمع ہے ان سب امور کا جس جانب
اپنی ہمت مصروف کرتا ہی اوس طرف لاحق ہو جاتا ہے اگر ہمت اپنی اصلاح بدن کی طرف متوجہ کرتا ہی مثل
نبات کے ہوتا ہی کہ بوجہ آب پاشی کے تر و تازہ ہو اور اگر ہمت اپنی جانب حیوانیت کی صرف کرتا ہی پس یا صاحب
غضب ہوتا ہی مانند درندون کے یا بسیار خورندہ ہوتا ہی مانند گلے بیل کے یا حریص ہوتا ہے مثل سور کے
یا لالچی ہوتا ہی مثل کتے کے یا صاحب کینہ ہوتا ہے مثل شتر کے یا متکبر ہوتا ہی مثل شیر کے یا صاحب حیلہ
ہوتا ہی مثل لومڑی کے پس اگر ان سب صفات کے ساتھ موصوف ہوتا ہے شیطان کا مرید ہوتا ہے اور
اگر ہمت اپنی جانب صفات ملکیہ کے صرف کرے تو جانب عالم علوی کے متوجہ ہوگا اور اسفل کی جانب
سے طبیعت اوسکی نفیر ہوگی فرشتہ ہوتا ہی **نظر دوسری نفس ناطقہ کے بیان مین** انسان
کیسا ہی امر اہم مین مشغول ہو اپنے ذات کا عالم ہوتا ہی اگرچہ جمیع اعضاے ظاہریہ و باطنیہ سے غافل ہوتا ہے

وہی معلوم نفس ہے اور وہی مدرک جمیع معلومات اور فاعل جمیع افعال کا ہی اور شارع کی جانب سے نفس مکلف ہی اور متعرض خطر ثواب اور عقاب کا ہی یا بقای بدن اوسمین مثل سلطان کے حکمران ہی اور بعد خرابی بدن کے باقی رہتا ہی سعادت مین یا شقاوت مین مگر ایک حال سے دوسرے حال کی طرف اور ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرتا ہی لکھا ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ ای لوگو اللہ تعالی نے ہمکو ہمیشہ کے واسطے پیدا کیا ہے یعنی ہمیشہ رہوگے مگر ایک مکان سے دوسرے مکان مین منتقل ہو یعنی پہلے پشت پدر سے رحم مادر مین اور وہان سے دنیا مین آکے پھر دنیا سے برزخ مین اور برزخ سے بہشت یا دوزخ مین جاؤگے بعد ازان یہ آیہ پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ بعض حکمانے لکھا ہی کہ مثال نفس کی عالم جسمانی مین آنا اور آفات بدن مین مبتلا ہونا مثل اسکی بعینہ ایک طبیب غریب الوطن کی ہے کہ کسی عورت بدکار بدخلق سنگین دل پر فریفتہ ہو اور وہ عورت اکثر طعام لذیذ اور لباس فاخرہ اور مکان خراب اوس سے طلب کرے اور وہ طبیب غایت محبت سے مخالفت اوسکی نکر سکے اور تمام ہمت اپنی اوسکے اصلاح فرمان مین صرف کرے اور اپنے امور کی اصلاح اور اپنی شان اور اعزہ اور اقارب اور وطن اور نعم سابقہ فراموش کرے اور کوئی سبب اوسکی راحت کا محبت اوس عورت کے ترک کرنے کے سوا نہو لیکن اگر کوئی شخص اوس سے ترک محبت کو کہے تو معا خوف جدائی سے زہرہ اوسکا شق ہو جاویگا ظاہر ہی کہ نفس جوہر روحانی ہے اوسکو لذات جسمانیہ سے کچھ واسطہ نہین بلکہ یہ سب بدن کی خواہش ہین اور جس شی کیطرف اسکو احتیاج ہوتی ہے وہ یا واسطے منفعت یا دفع مضرت جسم کے ہے اور نفس جبتک بدن کے ہمراہ رہتا ہی نہایت اندوہناک رہتا ہی **فصل ا۔ اخلاق انسان کے بیان مین** خلق ایک ہیئت ہے نفس مین کہ بسبب اوسکی صدور افعال بسہولت ہوتا ہی بدون فکر و اندیشہ کے پس اگر اوس ہیئت سے افعال نیک موافق عقل کے صادر ہون اوسکو خلق نیک کہتے ہین اور اگر اوسکے خلاف سرزد ہون تو اوسکو خلق بد کہتے ہین اور فائدہ خلق نیک کا دنیا اور آخرت مین عظیم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہت بھاری چیز جو میزان مین رکھی جاویگی خلق نیک ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ خلق بد ایسا گناہ ہے کہ نبخشا جاویگا پس جو شخص خلق بد اختیار کرتا ہی لوگ اوسکی صحبت سے گریز کرتے ہین اور جو شخص خلق نیک اختیار کرتا ہی سب اوسکا اقتدا کرتے ہین اور وہ مثل بادشاہ کے ہوتا ہے اور وہ خاصیت انبیا علیہم السلام کی ہے جو شخص اخلاق بد کا جامع ہو وہ مرید شیطان ہے اوس سے لوگون کو دور رہنا چاہیے تاکہ خلق اوس سے اخلاق بد نہ سیکھے **بیان اخلاق فاضلہ کا** منجملہ اونکے عفت ہی یعنی باز رہنا شہوات سے موافق شرع شریف کے اللہ جل جلالہ نے اپنے

کلام پاک مین اہل عفت کی تعریف فرمائی ہے **حکایت** ہے کہ محمد ابن سیرین جوان خوبصورت تھا اور پیشہ بزازی کا کرتا تھا ایک عورت بادشاہی اوسپر عاشق ہوئی اوسنے محمد بن سیرین کو کپڑا خرید کرنے کے واسطے اپنے مکان مین طلب کیا اور اوس سے مواصلت چاہی محمد بن سیرین نے کہا کہ مجکو کوئی عذر نہین الا اسقدر مہلت درکار ہے کہ قضائے حاجت کرون بعد ازان تیرے حکم سے انکار نکرونگا پس اوسنے پاخانہ کو روانہ کیا اوسنے وہانکی نجاست اپنے چہرہ اور بدن پر لگائی اور وہان سے واپس آیا جب عورت نے اوسکو اس حالت مین دیکھا اوس سے نفرت کی اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اسکو مکان سے نکالدو محمد بن سیرین نے اس حیلہ سے اوس عورت سے نجات پائی پس خدائے تعالی نے اوسکو علم اور پرہیزگاری اور تعبیر خواب عنایت فرمائی اور حال اوسکا مثل حال حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے تھا اور منجملہ اونکے سخا ہے یعنی بخشش کرنا اوس مال کو کہ نفس اوسکو عزیز رکھتا ہو اور سخاوت اصل سعادت ہے حدیث شریف مین وارد ہے کہ خالق عالم نے کسی ولی کو نہین پیدا کیا مگر صفت سخاوت اور حسن خلق پر روایت مین ہے کہ قبیلہ بنی نضیر سے چند لوگ گرفتار ہوکر خدمت شریف مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ نے اونمین سے ایک شخص کو جدا کر لیا اور باقی کے قتل کا حکم دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا خدا ایک ہے اور گناہ بھی انکا ایک ہے اسکے جدا کرنے کی کیا وجہ ہے آپ نے ارشاد کیا کہ جبرئیل مین میرے پاس آئے اور کہا کہ ان سب کو قتل کرنا چاہیے الا فلان شخص کو کہ خدایتعالی نے اوسکو بسبب سخاوت کے آزاد فرمایا ہے ایک روایت مین ہے کہ خدائے پاک نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو نہ قتل کرو اسلیے کہ وہ سخی ہے **حکایت** ہے کہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے حضرات حسنین رضی اللہ عنہمانے ارشاد کیا کہ تو بخشش مال مین اسراف کرتا ہے عبد اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجکو اپنے فضل و احسان سے عطا کرتا ہے اور مین نے عادت اپنی اس طور پر جاری رکھی ہے کہ بندگان خدا پر احسان کرون پس اگر مین اس عادت کو قطع کرون خوف آتا ہے کہ خدائے تعالی اپنے فضل و احسان کو مجسے قطع نکرے منجملہ اوسکے سخاوت سے ایک یہ امر ہے کہ عبد الرحمن ابن ابی عمار کسی کنیز پر عاشق ہوے اور شہرہ اونکے عشق کا زبان زد خاص و عام ہوا لوگ اونکو پند و نصائح کرتے تھے اور وہ عذر کرتے جب خبر عبد اللہ بن جعفر کو پہونچی وہ عازم سفر حج تھے کسی شخص کو اوس کنیز کے مولا کے پاس روانہ کیا اور چالیس ہزار درہم دیکر اوسکو خرید کیا جب سفر حج سے معاودت کی اوس کنیز کو پوشاک اور زیور عمدہ سے آراستہ کیا جب عبد الرحمن ابن ابی عمار انکی زیارت کو آئے اونکی نہایت تعظیم اور تکریم کی جب عبد الرحمن ابن ابی عمار نے قصد رخصت ہونیکا کیا عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ اوس عورت کے عشق نے تمھارا کیا حال کیا عبد الرحمن بن ابی عمار نے کہا کہ گوشت اور رگ و پے مین محبت اوسکی راسخ ہوگئی ہے عبد اللہ ابن جعفر نے کہا کہ اگر اوسکو دیکھو تو پہچان لو اوسنے کہا کہ اگر بہشت مین

دیکھون تو پہچان لون پس عبد اللہ ابن جعفر نے اوس کنیز کو طلب کیا اور کہا کہ مین نے اس کنیز کو تیرے واسطے
خرید کیا ہی قسم خدے پاک کی کہ مین اسکے قریب بھی نہین گیا ہون اسکو تم لو اور تمکو مبارک ہو جب عبد الرحمن اپنے
مکان کو جانے لگے کہا کہ اسکے ہمراہ لاکھ درم اور لیے جاؤ عبد الرحمن نہایت خوشی سے روئے اور کہا کہ خدا تعالے
نے تمکو ایسی بزرگی کے ساتھ خاص کیا ہی کہ اور کسی بنی آدم کو یہ بزرگی نہین دی ہے یہ نعمت تمکو مبارک ہو **حکایت**
ہی کہ یزید ابن مہلب اور موسی بن نصر کو حجاج نے محبوس کیا اور اونسے دس ہزار درہم روز طلب کرتا ایک روز
فرزدق شاعر نے کچھ یزید کی مدح کہکر پیش کی یزید نے کہا کہ اس وقت مین تو میری مدح کرتا ہے اوسنے کہا کہ تمکو
آج بقیمت ارزان خرید کرتا ہون یزید نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ دس ہزار درہم فرزدق کو دے مین آج
ظلم حجاج پہ صبر کرونگا **حکایت** ہے کہ درمیان یزید بن مہلب اور موسی بن نصر کے بہت محبت تھی ایکمرتبہ
موسی عامل مغرب تھا سلیمان بن عبد الملک نے اوسپر عتاب کیا اور اوسکے قتل کا ارادہ کیا یزید بن مہلب نے
عراق سے اوسکی شفاعت کی سلیمان نے کہا کہ خون تیرا یزید کو بخشا لاکھ دینار دیت دے یزید نے یہ خبر سنی اور
کہا کہ دیت مجکو دینا چاہیے پس لاکھ روپیہ عراق سے روانہ کیا **حکایت** ہی کہ معن ابن زائدہ حاکم عراق تھا اور
بصرہ مین رہتا تھا ایک شاعر دروازے پر آیا اور امیدوار ملازمت ہوا مگر دربانون نے اجازت ندی آخر الامر
ایک روز حاکم کنارہ نہر کے سیر باغ مین مصروف تھا اوس شاعر نے ایک تختہ پر چند اشعار لکھکر وہ تختہ نہر مین
ڈال دیا جب حاکم نے اوس تختہ کو دیکھا اوٹھوا لیا اور پڑھا بعد ازان اوس شاعر کو طلب کرکے دس ہزار روپے
عنایت کیے اور اوس تختہ کو اپنی مسند کے نیچے رکھدیا دوسرے روز تختہ کو اوٹھا کر پڑھا اور اوس شاعر کو طلب
کیا اور لاکھ دینار مرحمت کیے شاعر وہ دینار لیکر وہان سے چلا گیا شاید کہ حاکم وہ دینار مجسے واپس کرلے تیسرے
روز پھر حاکم نے اوس شعر کو پڑھکر شاعر کو طلب کیا وہ نہ ملا نہایت افسوس کیا اور کہا کہ مجکو واجب تھا کہ تمام
مال اپنا اوسکو حوالہ کرتا اور اپنے پاس کچھ نرکھتا لکھا ہی کہ مثل حاتم کے کوئی سخی نہین ہوا ہی اوسکی عورت حکایت
کرتی ہے کہ ایک مرتبہ بسبب قحط کے اکثر فاقہ کی نوبت آئی تھی حتی کہ شب کو لڑکے میرے بھوک کے سبب سے
نہ سوتے تھے اوسی عرصہ مین ایک روز عبد اللہ حاتم کے پاس آیا حاتم نے اوسکی مہمان نوازی کی اور مین اپنے
لڑکون کو تسکین دیتی تھی جب قریب پہر رات کے گذری حاتم نے میری سامنے کچھ قصہ و حکایت بیان کیے
تاکہ مین سو جاؤن آخر الامر مین نے اپنے تئین سوتا بنایا ناگاہ کسی نے پردہ خیمہ کا اوٹھایا حاتم نے پوچھا تو کون
ہے اوسنے کہا کہ میری لڑکے بھوک سے مثل گرگ کے غل مچاتے ہین اور کوئی تدبیر نہین کہ اونکی تسکین ہو
اسواسطے تیرے پاس آئی ہون حاتم نے کہا اونکو یہان لاؤ وہ عورت گئی اور دو کو دوش پر اور چار کو ہمراہ
لائی حاتم اوٹھا اور اپنی سواری کے گھوڑے کو ذبح کیا اور آگ روشن کی اور اوس عورت سے کہا کہ اسکے کباب

تیار کر اور اپنے اطفال کو کھلا اور خود گرسنہ سو رہا اوس عورت نے اہل محلہ کو طلب کیا اور کہا کہ چلو اس آگ کے
پاس اور کباب تناول کرو جب صبح کو حاتم خواب سے اوٹھا سوائے ہڈی کے اوس گھوڑے مین گوشت کا
نشان نپایا **حکایت** ہے کہ ایک مرتبہ حاتم کسی مہمان کو گھر لایا بعد چار روز کے مہمان نے رخصت طلب
کی حاتم نے کہا کہ اب درمیان ہمارے اور تمہارے حق صحبت پیدا ہوا جو تمکو ضرورت ہو مجھے بیان کرو کہ
مین اوسمین کوشش کرون مہمان نے بعد عہد و میثاق کے کہا کہ مین روم سے آیا ہون ایک روز مجلس
قیصر مین حاضر تھا قیصر نے اہل مجلس سے مخاطب ہو کر کہا کہ عالم مین کوئی شخص مجھسے زیادہ سخی ہے سب نے
کہا نہین مگر ایک شخص نے کہا کہ ملک عرب مین ایک شخص حاتم نام نہایت سخی ہے قیصر کو اس کلام سے
ملال ہوا اور حکم کیا کہ کوئی شخص سر اوسکا ہمارے پاس لاوے چنانچہ مین اس امر پر مامور ہو کر یہان تک آیا ہون
حاتم نے کہا کہ تو حاتم کو پہچانتا ہے اوسنے کہا کہ نہین حاتم نے کہا کہ حاتم مرد شجاع ہے اور قوت مین بھی تجھسے
زیادہ ہے تو اوسپر فتح نپاویگا اوسنے کہا کہ کسی حیلہ سے اوسکا سر لونگا حاتم نے کہا کہ اگر اوسکے دونون ہاتھ بھی بندھے
ہون تو بھی تجکو اوسپر ظفر محال ہے بعد اوسکے حاتم نے کہا کہ حاتم قوت مین میرے برابر ہے تو میرے ہاتھ
باندھ اگر تو مجھپر غالب آویگا تو حاتم بھی تجھسے مغلوب ہوگا اوس مہمان نے حاتم کے دونون ہاتھ باندھے
پس حاتم نے کہا کہ جسکا تو طالب ہے حاتم مین ہون مجکو لیچل اور قیصر کو دے اور اپنا انعام لے اوس مہمان نے
کہا معاذ اللہ قیصر کو تجھسے کیا نسبت یہ مجھسے نہوگا کہ دنیا کے واسطے تجکو ہلاک کرون تو مرتبہ چند قیصر سے
سخاوت مین زیادہ ہے وہ فقط مال بخشتا ہے اور تو مال اور جان بخشتا ہے **حکایت** ہے کہ کعب بن قامہ ملک
عرب مین سخی مشہور تھا ایک مرتبہ ہنگام سفر قافلہ مین پانی نرہا اور اوسکے ہمراہ تھوڑا پانی تھا وہ ادسنے ہمراہیونکو
دیدیا اور خود تشنگی سے ہلاک ہوگیا اور منجملہ اونکے قناعت ہے یعنی ضبط کرنا قوت کا اوس چیز کے استعمال سے
کہ خارج ہو مقدار کفایت سے یعنی مقدار کفایہ سے زیادہ اپنے نفس کیواسطے صرف نکرنا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ قناعت کنجی ہے کہ کبھی فنا نہوگی **حکایت** ہے کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے باپ کے ترکہ سے بیس دینار
پائے اونکو بیس سال مین صرف کیا اور منجملہ اونکے شجاعت ہے یعنی پیش قدمی کرنا دفع مکائد دشمن مین موافق
عقل کے اور شجاعت متوسط ہے درمیان تہور اور جبن کے عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا کہ مین اکثر تمکو
پیش قدمی کرتے دیکھتا ہون شجاعت تمہاری خیال مین آتی ہے اور بعض وقت تمکو ہراسان پاتا ہون نامردی
تمہاری ذہن مین جاگزین ہوتی ہے پس مجھسے بیان کرو کہ تم نامرد ہو یا شجاع معاویہ نے کہا کہ جب امکان فرصت
دیکھتا ہون دلیر ہوتا ہون اور جب فرصت نہین پاتا ہون نامرد ہو جاتا ہون **حکایت** ہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ ہر روز صبح کو جنگ صفین مین درمیان دونون صفون کے کھڑے ہوتے اور جانب معاویہ

کے باواز بلند فرماتے کہ ای معاویہ کبتک خونریزی خلائق کی ہوگی اپنی صف سے نکلکر مجھسے مقابلہ کرو تاکہ ایک
شخص غالب ہو اور دوسرا مغلوب ہو **حکایت** ہی کہ عمرو ابن عبدود جنگ خندق مین تین دن برابر صف
کفار سے مقابلہ کے واسطے نکلا اور کسی نے مقابلہ اوسکا اختیار نکیا تیسرے روز اوسنے کہا کہ ای قوم تمکو
اعتقاد ہی کہ مقتول ہمارے بہشت مین جاوینگے اور مقتولین کفار دوزخ مین پس کیون ہراسان ہوتے ہو
اور کرامت خداوند کریم کو باعانت اعدا اختیار نہین کرتے ہو آخر الامر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دیکر اونکو حافظ حقیقی کے سپرد
کیا حضرت خلیفہ رابع نے اپنے صف سے خروج کیا اور تھوڑے زمانہ تک گھوڑے پر سے لڑتے رہے اوس وقت
اسقدر غبار بلند ہوا کہ دونون آدمی چشم خلائق سے ناپدید ہوے بعد تھوڑے عرصہ کے جب غبار فرو ہوا
دکھلائی دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تلوار اپنی عمرو بن عبدود کے کپڑون مین پاک کرتے ہین اور اوسکو ہلاک
فرما چکے ہین **حکایت** ہی کہ بعض سنین مین کفار ترک نے خروج کیا لشکر مسلمانون کا اونکے مقابلہ کو
گیا صف کفار سے ایک سوار نکلا اوسکے مقابلہ کو تین سوار پے در پے لشکر اسلام سے نکلے اور سب شہید ہو
چوتھی بار ایک سوار لشکر اسلام سے نکلا اور سوار ترک کو ہلاک کر کے پھر اپنی جگہ پر آیا راوی کہتا ہی کہ مین نے
چاہا کہ اوسکے نام ونشان سے واقف ہون دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عبد اللہ ابن مبارک تھے مین نے
اونسے پوچھا کہ تم سب سے پوشیدہ کیون رہے اور اس فتح عظیم کو کس واسطے پوشیدہ رکھا عبد اللہ نے کہا
کہ جسکی راہ مین جنگ جو ہوا وہ جانتا ہی اور ونکی جاننے کی حاجت نہین ہی **حکایت** ہی ابن الاعرابی کہ
جنگ صفین مین حاضر تھے بیان کرتے ہین کہ عباس ابن ربیعہ صف سے نکلے اور تمام جسم اونکا سلاح مین
پوشیدہ تھا مگر دونون آنکھین اونکی مغفر کے نیچے سے مثل شعلہ آتش کے روشن تھین اور اونکے ہاتھ مین
تیغ یمانی تھی اوسکو ہلاتے تھے ناگاہ عرار ابن ادہم شامی نے اونکو آواز دی اور کہا کہ ای عباس مجھسے جنگ کر
عباس نے کہا ای عرار تو اپنی زندگی سے مایوس ہوچکا ہی گھوڑے سے اوتر پس دونون شخص گھوڑون سے
اوتر کر ایک دوسرے کے مقابل ہوے اور تلوار سے لڑائی رہی کسیکی زخم بھی نہ لگا اسوجہ سے کہ دونون آدمی
سلاح مین پوشیدہ تھے پس عباس نے ایک تلوار اوسکی ناف پر ماری پہلو اور سینہ اوسکا زخمی ہوا اور زمین پر
گرا لشکر اسلام مین نعرۂ تکبیر بلند ہوا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دشمنون سے کون
مقابلہ کرتا ہے لوگون نے کہا عباس بن ربیعہ آپ نے فرمایا کہ ای عباس کیا مین نے تمکو اور عبد اللہ ابن عباس
کو لڑائی کی ممانعت نہین کی تھی عباس نے عرض کیا کہ مجبور ہون مجکو لڑائی کے واسطے طلب کرتے ہین
کیونکر جواب نہ دون آپ نے فرمایا کہ فرمانبرداری امام کی اولی ہے جواب دینے دشمن سے معاویہ عرار ابن ادہم پر

غضبناک ہوے اور دو آدمیون شامی کو طلب کیا اور کہا کہ جو شخص تم سے عباس کو قتل کریگا سو اوقیہ
سونا اور سو اوقیہ چاندی اوسکو دینے عطا کرونگا پس وہ دونون شخص عباس کی طرف آئے اور اونکو لڑائی کیواسطے
طلب کیا عباس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا آپ نے عباس کی ہتھیار لیکر اپنے جسم مبارک پر
آراستہ کیے اور اونھین کے گھوڑے پر سوار ہوے اون دونون شخصون کو شک بھی نہین ہوا کہ یہ عباس ہین
یا نہین اسلیے کہ عباس حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اشبہ تھے پس ایک شخص اونسے جنگ جو ہوا آپنے اوسکو
مہلت دم مارنے کی ندی اور قتل کیا دوسرا شخص جب مقابل ہوا اوسکو بھی ہلاک فرمایا بعد ازان سلاح عباس کے
اونکو حوالہ کیے اور ارشاد فرمایا کہ جب تمکو کوئی شخص لڑائی کے واسطے طلب کرے مجھکو اطلاع کرنا یہ خبر معاویہ نے
سنی کہا کہ اللہ تعالی نے ستیزگی کو زبون کیا ہی جو شخص ستیزگی کریگا مغلوب ہوگا اور منجملہ اونکے صبر ہی اور وہ
ایک قوت ہی کہ ضبط کرتی ہے نفس کو اور منع کرتی ہے اوسکو شئی مکروہ سے اور مقہور کرتی ہی نفس کو اور حکم عقل کو
لازم جانتی ہی **حکایت** ہی کہ عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیر مین بادخورہ پیدا ہوا لوگون نے مشورہ
دیا کہ اس پیر کو قطع کر ڈالو ورنہ تمام بدن مین اثر اسکا سرایت کریگا غرض کہ اوسکو قطع کیا اور حضرت عروہ
رضی اللہ عنہ تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہے اور اُف بھی نکی اوسیدن صاحبزادے آپکے کوٹھے سے گرے
اور جان بحق تسلیم کی احباب اور اعزا صاحبزادے کی تعزیت اور پیر کے استفسار حال مین مشغول ہوے آپنے
ارشاد کیا کہ حکم خدا پر راضی ہون اگر ایک عضو قطع ہوا اور اعضا باقی ہین اور اگر ایک لڑکے نے انتقال کیا اور
اولاد موجود ہی اور منجملہ اونکے حلم ہے یعنی ضبط کرنا غصہ اور غضب کا کہ بسبب قضاے حاجت کے ہوتا ہے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کے دن تمام خلائق جمع ہوگی منادی ندا کریگا کہ کہان
ہین ارباب فضل پس چند لوگ سامنے ہونگے اور بعجلت جانب بہشت روانہ ہونگے پس ملائکہ اونسے پوچھینگے
کہ تم لوگون مین کیا فضل ہی وہ لوگ جواب دینگے کہ جب ہمپر کوئی ظلم کرتا تھا ہم صبر کرتے تھے اور جب کوئی ہماری
بدی کرتا تھا ہم اوسکو عفو کرتے تھے اور جب کوئی ہمسے جہالت کرتا تھا ہم اوسکو قبول کرتے تھے پس انکو ملائکہ اونسے
کہینگے کہ تم لوگ اچھے عمل کرتے تھے **حکایت** ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قوم جہود مین تشریف لے گئے
وہ لوگ آپ کی خدمت کرتے تھے آپ نے اونکی توصیف کی پس لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض
کیا کہ یہ جہود آپکو بد کہتے ہین اور آپ اونکا وصف کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ جسقدر ہر شخص کے پاس ہو خرچ کرے
حکایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دشنام دی آپ نے فرمایا کہ آیا اس
شخص کو کوئی حاجت ہے کہ مین اوسکی کفالت کرسکتا ہون پس اوس شخص نے سر اپنا نیچا کر لیا اور شرمندہ ہوا
حکایت ہی کہ امام زین العابدین رض ایک روز مسجد مین تشریف لیگئے کوئی شخص آپکو برا کہتا تھا پس

آپ کے غلامون نے اوسکی تعزیر کا قصد کیا آپ نے اونکو منع فرمایا اور اوس شخص کی طرف ملتفت ہوکر ارشاد
کیا کہ تو بدی میری جسقدر مجھ مین ہین نہین جانتا ہے مین سب جانتا ہون اگر تجھکو ضرورت ہو تو اوسکو بیان کرون
وہ شخص شرمندہ ہوا پس آپ نے پیراہن اپنا اوسکو عنایت کیا اور غلام سے حکم کیا کہ اسکو ہزار درہم حوالہ کردے
اوس مرد نے کہا کہ یہ جوان اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص نے
شعبی رحمہ اللہ کو برا کہا شعبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر تو صادق ہے اللہ تعالی مجکو بخشے اور اگر تو کاذب ہے اللہ تعالی
تجھکو بخشے **حکایت** ہے کہ کسی شخص نے اقلیدس سے کہا کہ مجکو ہرگز راحت نہین جبتک کہ تجھکو قتل نکرون
اقلیدس نے کہا مجکو بھی ہرگز راحت نہین جبتک کہ تیرے دل سے یہ ملال دفع نہو **حکایت** ہے کہ احنف
ابن قیس نے کہ حلم مین ضرب المثل تھا کہا کہ مین نے حلم قیس بن عاصم منقری سے سیکھا وہ ایک روز اپنے
دروازے پر کھڑا تھا اور تلوار گردن مین حمائل کیے ہوے اپنی قوم سے کلام کرتا تھا ناگاہ دو شخصون کو اوسکے
پاس لائے کہ ایک کی مشکین بندھی تھین اور دوسرا مقتول تھا لوگون نے کہا کہ یہ مقتول لڑکا تیرا ہے اور یہ دوسرا
تیرا بھتیجا قاتل اسکا ہے پس احنف نے اپنے بھتیجے کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای برادر زادہ میرے تو
اپنے پروردگار کا عاصی ہوا اور اپنے نفس کو اپنے تیر سے گرایا تو نے اور اپنے چچا کے بیٹے کو ہلاک کیا
تو نے بعدازان اپنے دوسرے لڑکے سے کہا کہ اسکے بازو کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر اور اپنی
ماکے پاس سو شتر لیجا اور منجملہ اونکے کرم ہے یعنی احسان کرنا اوس شخص کے ساتھ کہ اوسنے بدی کی ہو
حکایت ہے کہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ جنگ صفین مین ہر روز صبح کو
درمیان دونون صفون کے کھڑے ہوتے اور ندا فرماتے کہ ای معاویہ کب تک کشت وخون خلائق
ہو تم میرے سامنے آؤ تا کار یکسو ہو پس عمرو ابن عاص نے کہا کہ اس مرد نے خوب انصاف کیا پس معاویہ نے
کہا کہ ای عمرو خدا کی قسم مین تجھسے راضی نہونگا جبتک کہ تو علی سے نہ لڑے گا عمرو ابن عاص حضرت علی پر
حملہ آور ہوے حضرت نے اوس حملہ کو رد کیا اور قصد کیا کہ عمرو کو تلوار سے قتل کرین عمرو ابن عاص نے
اپنے تئین گھوڑے سے گرایا اور ستر عورت کو کھول دیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چشم مبارک
کو بند کیا اور گھوڑے کو وہان سے پھیرا بعدازان ایک روز معاویہ اور عمرو ابن عاص یکجا بیٹھے تھے معاویہ
نے عمرو ابن عاص کی طرف غور دیکھا اور خندہ کیا عمرو ابن عاص نے سبب خندہ کا پوچھا معاویہ نے
کہا کہ مجکو تمھارے اوس روز کے فعل پر ہنسی آتی ہے کہ جس روز تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لڑتے
تھے تمکو کیونکر یہ امر ثابت ہوا کہ ستر عورت کھولنے سے علی واپس پھر جاوینگے عمرو نے قسم کھا کر کہا کہ مجکو
بہ تحقیق معلوم تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت کریم النفس ہین اور منجملہ اونکے عفو ہے یعنی جاہلی سے

جو خطا ہوئی ہو اوسکو بخشدینا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہو کہ
جب بندگان خدا عرصۂ قیامت مین واقف ہونگے منادی ندا کریگا کہ جس شخص کا اجر خداوند کریم پر ہو کھڑا ہو تاکہ
داخل بہشت کیا جاوے لوگون نے عرض کیا کہ صاحب اجر کون لوگ ہین آپ نے ارشاد کیا وہ لوگ ہین کہ عفو
تقصیر کرتے تھے پس چند ہزار لوگ کھڑے ہونگے اور بغیر حساب داخل بہشت کیے جاوینگے **حکایت** ہو کہ
ایک روز عمار بن یاسر کے مکان مین ایک چور آیا اور کوئی شی چورائی لوگون نے عمار بن یاسر سے کہا کہ اسکے
ہاتھ قطع کرنا چاہیے کہ وہ ہمارا دشمن ہو عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عیب اوسکا پوشیدہ کرتا ہون اور اوسکی خطا کو
عفو کرتا ہون تاکہ باری تعالی روز قیامت کو میرے عیب کو چھپاوے اور میری خطا کو عفو کرے اور منجملہ اون کے
چھپانا بھید کا ہی اور یہ کمال مروت اور فتوت ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آپ نے جو شخص اپنے بھائی
کے عیب پر مطلع ہو پس چاہیے کہ اوسکو چھپادے تو جنت مین داخل ہوگا **حکایت** ہو کہ جب ہنگام وفات
یعقوب علیہ السلام کا قریب آیا اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ عیب پوشی ضرور کرنا چاہیے اون لوگون نے
پوچھا کہ کس طرح پر آپ نے فرمایا کہ مین نے تمام عمر مین کوئی نیکی نہین دیکھی کہ اوسکو اظہار نہین کیا اور کوئی عیب
نہین دیکھا کہ اوسکو نہین چھپایا اور منجملہ اونکے ذکا ہی یعنی تیزی ذہن اور جو اس اور آگاہ ہونا حقیقت اوس شی پر
کہ محسوس ہو اور سمجھنا اصل مقصود کو **حکایت** ہو کہ کوئی بادشاہ اپنے دشمن پر غالب ہوا اور اوسکو اسیر
کیا اوس مغلوب کا ایک اور بھائی تھا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ اپنے بھائی کو بھی طلب کر اور تحریر اس طرح پر
لکھ کہ بادشاہ نے میری بہت تعظیم و تکریم کی تو بھی یہان چلا آ کہ بادشاہ احوال گذشتہ سے درگذرا چنانچہ اوسنے
قول بادشاہ سب لکھا مگر آخر مین لفظ انشاء اللہ کی لکھی اور نون انشاء اللہ کو مشدد کیا جب وہ کتابت اوسکے
بھائی کے پاس پہونچی اور نون ان شاء اللہ کو مشدد دیکھا معلوم کیا کہ اسمین کچھ بھید ہی دیر تک متامل رہا کہ
بھائی نے کیا لکھا ہی آخر کو یہ امر ذہن مین آیا کہ تشدید سے تشدید اعدا مراد ہی اور غرض یہ جملہ ہی اِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ
بِكَ لِيَقْتُلُوكَ[1] اور منجملہ اونکے صدق ہی یعنی موافق کرنا زبان کو اخبار دل کے ساتھ روایت ہی کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے ایک روز خطبہ مین فرمایا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال اول مین اسی
مقام پر فرماتے تھے کہ راست گو ہونا چاہیے اسلیے کہ راستی نیکی کے ساتھ ہی اور یہ دونون بہشت مین ہین
حکایت ہی کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک روز در صومعہ پر کھڑے تھے ناگاہ ایک شخص بھاگتا ہوا آیا
اور کہا کہ مین تجھسے اور خدا سے پناہ مانگتا ہون شیخ نے کہا کہ میرے صومعہ مین چلا جا چنانچہ وہ شخص صومعہ مین
جب گیا ایک مرد اوسکے پیچھے تلوار کھینچے ہوے معلوم ہوا شیخ سے پوچھا کہ وہ شخص گریختہ کہان گیا شیخ نے
کہا کہ صومعہ مین ہی وہ شخص خفا ہوا اور کہا کہ تو چاہتا ہی کہ مین صومعہ کیطرف مشغول ہون اور وہ شخص چلا

[1] تحقیق لوگ فرمانبرداری کرتے ہین تیری تاکہ قتل کرین تجکو ۱۲

جا وے اسی غصہ مین اوس شخص نے اپنی راہ لی بعدازان اوس گرنجینہ نے صومعہ سے نکل کر شیخ سے کہا کہ تمنے
کیا سمجھکر اوس سے کہا کہ فلان صومعہ مین ہی اگر وہ چلا آتا تو مجکو ہلاک کرتا شیخ نے کہا کہ سچ بولنے کی برکت سے
تو نے نجات پائی ورنہ وہ تجکو ہلاک کرتا اللہ تعالے نے مجسے اپنا لطف زائل نہین کرتا ہی جبتک کہ مجسے صدق
صادر ہوتا ہی اور منجملہ اونکے وفا ہی یعنی ثابت رہنا اوس کام پر جسکا التزام کیا ہو چنانچہ حکم وفا قرآن پاک مین
موجود ہی اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ مومن اپنے عہد و پیمان پر ثابت رہین **حکایت** ہی کہ عبد اللہ ابن مبارک
ایک سال حج فرماتے اور دوسرے برس غزا فرماتے اونکا خود بیان ہے کہ ایک سال مین جہاد کو گیا تھا جب
صف جنگ مرتب ہوئی ایک کافر نے مجسے درخواست جنگ کی مین صف سے جدا ہوا کہ اوس سے لڑون
وقت نماز کا آگیا مین نے اوس کافر سے کہا کہ اس قدر صبر کر تا مین ادائے فریضہ کر لون اوسنے کہا کہ مین اسقدر
عرصہ تک متامل ہون بعدازان وہ شخص کافر آفتاب کی پرستش کرنے لگا جب اوسنے آفتاب کو سجدہ کیا مین نے
چاہا کہ اوسکو ہلاک کرون ناگاہ آواز آئی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا جب مین نے یہ کلام سنا ہاتھ
اپنا اوسکے قتل سے کھینچ لیا اوس کافر نے پوچھا کیا کرتا تھا مین نے کہا کہ تیرے ہلاک کا قصد کیا تھا اوسنے کہا
پھر کیون نہین قتل کیا مین نے کہا کہ مجسے کسی نے کہا کہ قول وفا کر کافر نے کہا کہ اوسی شخص نے مجسے یہ کہا تھا
کہ قول وفا کر غرضکہ وہ شخص مسلمان ہوا اور اوسیوقت داخل لشکر اسلام ہوا اور اسلام مین کامل اور نیک ہوا اور منجملہ
اونکے رحمت ہی یعنی نرم ہونا قلب کا کسی شخص کی تکلیف یا مصیبت پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص
خلق پر رحم نہین کرتا ہی اللہ پاک اوسپر رحم نفرمائیگا روایت ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثنائے
راہ مین ایک لڑکے کو دیکھا کہ مشک کاندھے پر لیے جاتا ہی اور روتا ہی آپ نے سبب گریہ پوچھا اوسنے عرض
کیا کہ مشک بھاری ہی مجسے اسکا تحمل نہین ہو سکتا ہی آپ نے مشک اوس سے لے لی اور خود بنفس نفیس اوسکے
مکان تک لے گئے باپ اوسکا یہودی تھا اوسنے پوچھا کہ مشک کیا کی اوسنے کہا بوجہ بوجھ کے مجسے نہ اوٹھتی تھی ایک
شخص نے مجسے لیکر دروازہ تک پہونچا دی جب دروازے پر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور کہا کہ یہ
کام انبیا علیہم السلام کا ہی اور کلمہ شہادت ادا کیا اور مسلمان ہوا **حکایت** ہی کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے
بیت المقدس مین ایک شیخ سے سنا کہ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے گوسالہ اپنی ماکے پاس لے گیا اور تعظیمًا
اوسکو ذبح کیا پس ہاتھ اوسکے خشک ہو گئے اور ایک زمانہ تک خشک رہے ایک روز اثنائے راہ مین کسی
جانور کے بچہ کو دیکھا کہ آشیانہ سے گر پڑا ہے اُسنے اوس بچہ کو اوٹھا کر اوسکے آشیانہ مین رکھدیا پس ارحم الراحمین نے
اوسکے ہاتھ اس عوض مین درست فرمائے اور منجملہ اون کے نرم زبانی ہے حدیث شریف مین وارد ہے
اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا **حکایت** ہی کہ حجاج نے کسی شخص کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا اوس سے کہا

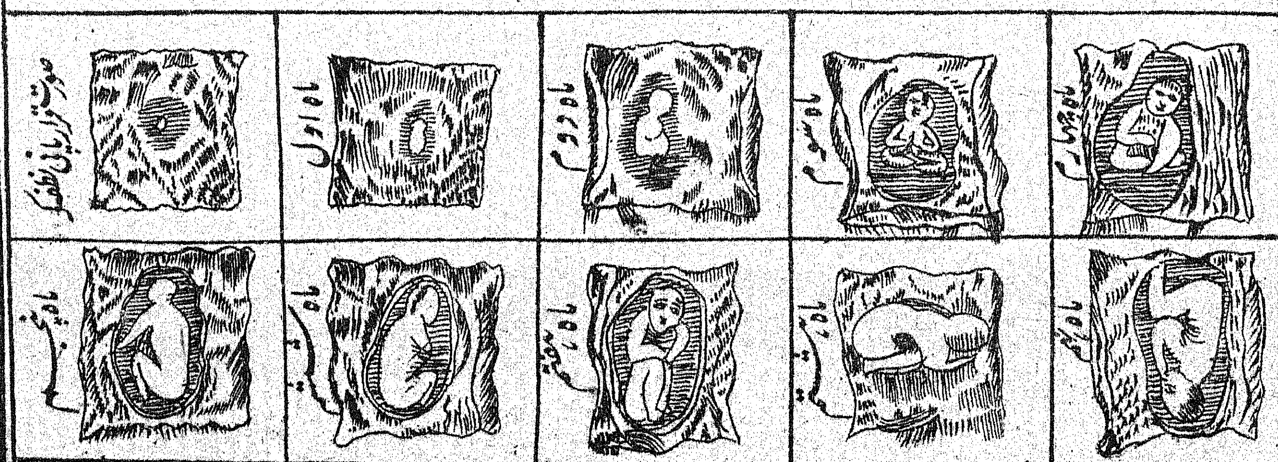
کہ مین نے سنا ہی کہ تو کہتا ہی کہ حسین ابن علی رضی اللہ عنہما فرزند رسول ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس قول پر کوئی دلیل لاوے تو خیر نہین تو مین تجکو ہلاک کرونگا اوس شخص نے کہا کہ اگر قرآن پاک سے دلیل لاؤن تو مجکو ہلاک کریگا اوسنے کہا نہین پس اوس شخص نے آیہ پاک ومن ذریتہ داؤد وسلیمان آخر تک پڑھی اور کہا کہ خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو ذریت ابراہیم مین شمار کیا حسین علیہ السلام ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیون نہین ہو سکتے ہین پس حجاج نے اوسکو رہا کیا اور منجملہ اونکے علو ہمت ہی یعنی امر حقیر پر راضی نہونا اور ہمیشہ مرتبہ بلند کا طالب رہنا حدیث شریف مین ہی کہ اللہ پاک کارہاے بزرگ کو دوست رکھتا ہی اور کارہاے حقیر کو دوست نہین رکھتا ہی **حکایت** ہی کہ عمارہ ابن حمزہ روز دادرسی کے مجلس منصور مین حاضر تھے ایک مرد اوس مجلس مین کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ مین مظلوم ہون بادشاہ نے پوچھا کس نے تجہپر ظلم کیا اوسنے کہا کہ عمارہ ابن حمزہ نے اسباب میرا غصب سے لے لیا ہے بادشاہ نے عمارہ ابن حمزہ سے کہا کہ اپنے مخاصم کے برابر کھڑے ہون عمارہ ابن حمزہ نے کہا اگر وہ اسباب اسکا ہی خدا اوسکو مبارک کرے اور اگر وہ اسباب میرا ہے مین نے اسکو بخشا جو مرحمت کہ بادشاہ نے مجکو مرحمت کیا ہی بعوض اس اسباب کے نہین بیچتا ہون حضار مجلس کو اوسکی علو ہمتی پر تعجب ہوا اور منجملہ اونکے حسن عہد ہی یعنی حفاظت احوال اقربا اور احبا کی حدیث شریف مین ہی کہ حسن عہد جزو ایمان ہے **حکایت** ہی کہ امیر المومنین مہدی نے حکم کیا کہ جو شخص فلان کوفی کو لاوے لاکھ درہم انعام دونگا اور وہ کوفی معن ابن زائدہ کا دوست تھا اور خلیفہ کے خوف سے مخفی رہتا تھا ایک روز حسب اتفاق باہر نکلا کسی شخص نے اوسکو دیکھا اور پہچانا دامن اوسکا پکڑ لیا اور کہا کہ یہ گریختہ ہی بادشاہی قید خانہ سے چلا آیا ہی وہ کوفی نہایت خوف سے قریب ہلاکت ہوا ناگاہ اوسکے کان مین آواز سم اسپ کی آئی دیکھا تو معن ابن زائدہ ہی پس مرد کوفی نے کہا کہ ای معن مجکو بچا اللہ تعالی تجکو محفوظ رکھے گا معن نے توقف کیا اور اوس شخص سے کہا کہ تو کون ہے اور کیون اسکو لیے جاتا ہی اوسنے کہا کہ یہ بادشاہ کے قید خانہ سے چلا آیا ہے اور اوسنے حکم کیا ہے کہ جو شخص اسکو پکڑ لاویگا لاکھ درہم انعام پاویگا پس معن نے اپنے غلام سے کہا کہ گھوڑے سے اوتر اور میرے بھائی کو سوار کر وہ شخص جو پکڑے لیے جاتا تھا شور اور غل کرنے لگا کہ لوگو معن درمیان میرے اور مطلوب شاہ کے حائل ہوتا ہی معن نے کہا کہ جا بادشاہ سے کہدے کہ فلان شخص معن کے پاس ہی پس وہ شخص بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور کیفیت بیان کی بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو محبوس کرو اور معن کے پاس رسول بطلب روانہ کیا جب رسول بادشاہ معن کے پاس آیا معن نے اپنے اقربا اور دوستون کو طلب کیا اور کہا کہ جبتک جان ہے اسکو ہرگز نہ دینا اور خود بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا بادشاہ نے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا کہ ای معن تو ہمپر ظلم کرتا ہی معن نے کہا کہ ہان مین نے تمہارے حکم سے ایک پندرہ ہزار آدمیون سے جنگ کی اور بہت مشقت اوٹھائی اور تم میری طرف نظر نہین کرتے اور میرے واسطے ایک آدمی کو نہین بخشتے

کہ وہ میری پناہ مین آیا ہی پس بادشاہ چینک متامل ہا بعد ازان کہا کہ جسکو تو نے پناہ دی مین بھی اوسکو پناہ دیتا ہون
پھر معن نے کہا کہ اوسکو کچھ خرچ بھی عنایت کر تا کہ وہ غنی ہو جاے پادشاہ نے پانچہزار درہم مرحمت کیے معن نے بادشاہ کی
بہت تعریف کی اور اپنے مکان پر آیا اوس شخص کو وہ عطیہ شاہی دیا اور کہا کہ پھر کبھی مخالفت خلفا نکرنا کہ عمل تیرا
باطل ہووے اور ہلاک ہو جاوے آور منجملہ اونکے تواضع ہے یعنے اپنے کو حقیر اور کمتر جانتا حدیث شریف مین ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تواضع بندیکو بلند مرتبہ کرتی ہے ایک دوسرے سے تواضع کرو خدای تعالے
تمکو بلند مرتبہ کریگا ابن کثیر علماے مشہور اور قراء سبعہ سے کہ زہد اور تقوی مین مشتہر تھے اونھون نے چند اشعار
مین اپنا انکسار نفس بیان کیا خداے تعالے نے اونکو دنیا مین بزرگ کیا اور آخرت مین بھی اونکی بزرگی مین کوئی
شبہہ نہین یہ بیان اخلاق فاضلہ کا تھا ایزد پاک نے بعض اولیا کو ان اخلاق کے ساتھ موصوف کیا ہی اونکے مقابل مین
اخلاق رذیلہ ہین اونکا ذکر گذشتہ لوگون مین کرنا فضول ہے اسواسطے کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ باوصاف رذیلہ موصوف ہین
ولیکن عیان را چہ بیان لہذا چند حکایتون پر اختصار کرتے ہین بخل یعنے کسی شے کو جمع کرنا اور کسیکو بوقت
اوسکی احتیاج کے نہ دینا حدیث شریف مین ہی کہ بخل ایک درخت ہے دوزخ مین اور شاخین اوسکی دنیا مین پھیلی
ہین پس جو شخص اوسکی شاخ پکڑتا ہے اوسکو وہ درخت دوزخ کی طرف کھینچتا ہے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کعبہ شریف مین مشغول تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا در کعبہ مین لٹکا ہے اور کہتا ہے
قسم عظمت اور بزرگی اس مکان کی کہ آیا گناہ میرے تو نہ بخشیگا آپ نے فرمایا کہ گناہ تیرا کیا ہی اوسنے عرض کیا
کہ گناہ میرا بہت بڑا ہے اور وسعت بیان سے باہر ہے پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ تیرا بڑا ہی یا پہاڑ بڑے ہین
اوسنے عرض کیا کہ گناہ میرا بڑا ہے بعد ازان پھر آپ نے ارشاد کیا کہ گناہ تیرا بڑا ہی یا دریا اوسنے عرض کیا گناہ میرا
پھر آپ نے پوچھا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا عرش اوسنے کہا گناہ میرا پھر آپ نے ارشاد کیا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا خداے
پاک اوسنے کہا خداے تعالے بزرگ اور برتر ہے پس آپ نے فرمایا کہ اپنے گناہ سے مجکو مطلع کر اوسنے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مرد تونگر اور مالدار ہون جب کوئی سائل میرے پاس آتا ہے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ شعلۂ آتش میرے مقابل ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے
پاس سے دور ہو ایسا نہو کہ مجکو بھی اوس سے اذیت ہو قسم ہے خداے پاک کی اگر تو دو ہزار سال درمیان کعبہ اور
مقام ابراہیم کے نماز پڑھے اور اسقدر روئے کہ تیرے اشکون سے دریا جاری ہون اور اون دریاؤن سے
آبپاشی زراعت وغیرہ ہووے بعد ازان تو مر جاوے تو لئیم اور بخیل مریگا خداے تعالے تجکو آگ مین ساکن کریگا
نہین جانتا ہی تو کہ بخل کفر ہے اور کافر آتش مین رہتا ہے حکایت ہے کہ ملک عرب مین ایک شخص تھا
قوم ہلال ابن عامر بن صعصعہ سے وہ شخص بخل مین ضرب المثل تھا غایت اوسکے بخل کی یہ تھی کہ جب اپنے

وہان گیا ہیاطلہ نے لشکر فارس کو قتل کیا اور بادشاہ کو بھی ہلاک کیا **حکایت** ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ
وجہہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اول طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی آپ نے طلحہ کا ہاتھ
اپنے دست مبارک مین لیا ہاتھ طلحہ کا جنگ احد سے خشک تھا آپ نے فرمایا کہ خلافت میری صاف نہوگی
چنانچہ خلافت صاف نہوئی اور آپ نے انتقال فرمایا **حکایت** ہے کہ خلیفہ سفاح جوان خوب صورت تھا
ایک روز آئینہ دیکھتے تھے جب اپنا جمال دیکھا کہا کہ خدایا مین نہین کہتا ہون جیسا کہ سلیمان بن عبد الملک
نے کہا کہ مین جوان ہون بلکہ مین عرض کرتا ہون کہ عمر میری اپنی طاعت مین دراز کر اور عافیت مجکو بخش یہ کلام
اوسکا تمام نہوا تھا کہ ایک آواز معلوم ہوئی کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے کہتا ہے کہ اجل درمیان میرے اور تیرے
دو مہینہ پانچ روز مین آویگی پس خلیفہ نے کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ
اوسی عرصہ مین خلیفہ کو تپ لاحق ہوئی اور بعد دو مہینے پانچ روز کے جان بحق تسلیم ہوئے **حکایت**
ہے کہ طاہر بن حسین رے سے واسطے مقابلہ عیسی بن ہامان کے چلے اور اپنی آستین مین چند درم رکھ
لیے کہ فقرا پر نفقہ کرین لیپ اونکو وہ درم سہو ہوئے اور آستین کھل گئی اور درم گر گئے اوسکے ہمراہیون مین
ایک شاعر تھا اوسنے کہا کہ تو عیسی بن ہامان کو ہلاک کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی عیسی بن ہامان کو ہلاک کیا
اور جانب بغداد کے آیا وہان امین کو بھی قتل کیا **نظر تیسری بیان پیدایش انسان مین** جب
نطفہ رحم مین قرار پکڑتا ہے مثل کرہ کے مدور ہوتا ہے پس حرارت رحم اوسکو غلیظ کرتی ہے اور اوسپر ایک
پوست باریک ظاہر ہوتا ہے بعد ازان اوسکے باطن مین منافذ ہوتے ہین اور عروق رحم اوس سے
متصل ہو جاتی ہین بعد ازان ہوا اون منافذ مین گذر کرتی ہے اور اونھین منافذ سے غذا اوسکو پہونچتی ہے پھر
بحکم خالق عالم قوت مصورہ اوسمین پیدا ہوتی ہے وہ قوت اوسکو تقسیم کرتی ہے ایک حصہ دل کے واسطے
درمیان مین رکھتی ہے اور ایک حصہ جانب راست کبد کیواسطے اور ایک حصہ جانب فوق دماغ کے لیے
اور ایک حصہ جانب تحت آلات تولید کے واسطے بعد ازان سرہ کو ورید اور شریان کے متصل
کرتی ہے تا غذا اوس طرف سے جاوے اور یہ ترتیب چھ روز مین ہوتی ہے بعد ازان پندرہ
روز مین علقہ ہوتا ہے اور ستائیس دن مین گوشت ہو جاتا ہے اور مہرہ پشت کہ
کہ اساس بدن ہین ممتد ہوتے ہین سینتیس ۳۷ روز کے عرصہ مین سر دوش سے پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ پیر شکم
سے ظاہر ہوتے ہین اور ہڈی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد اون ہڈیون پر بوجہ خون حیض کے گوشت پیدا ہوتا ہے اور
خون حیض کا مثل روغن چراغ کے گرم ہوتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ تینتیس ۳۳ روز مین علقہ ہوتا ہے
اور منجمین قائل ہین کہ یہ مدت ترتیب زحل مین ہوتی ہے بعد ازان علقہ مین حرارت معتدل پیدا ہوتی

ہی اور دو مہینہ تک یہہی کیفیت رہتی ہی اور منجمین قائل ہین کہ یہ حالت ترتیب مشتری مین ہوتی ہی بعد ازان باری تعالی اوسمین ایک حرارت پیدا فرماتا ہے اوسکے سبب سے وہ علقہ مضغہ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت تین مہینہ تک رہتی ہی یہی اہل نجوم مقر ہین کہ یہ صورت ترتیب مریخ مین ہوتی ہے جب چار مہینہ ختم ہوتے ہین اختلاط اجزا کا تمام ہوتا ہے اور صورت پیدا ہوتی ہے اور اشکال اور اعضا اور مفاصل مرکب ہوتے ہین اور اعصاب یعنی پٹھے اطراف جسم مین منتشر ہوتے ہین اور عروق مین نمو ظاہر ہوتا ہی خداے پاک ایک فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ اوس جسم مین روح دم کرے اوسوقت اوسمین حرکت پیدا ہوتی ہے ارباب نجوم کہتے ہین کہ یہ حالت ترتیب آفتاب مین ہوتی ہے بعد ازان پانچوین مہینہ مین خلقت تمام ہوتی ہے منجم قائل ہین کہ یہ کیفیت ترتیب زہرہ مین اچھی ہوتی ہے جب چھٹا مہینہ شروع ہوتا ہے حرکت سریع پیدا ہوتی ہے اور ہاتھ پیر اور لب دہن کو جنبش ہوتی ہے اور خواب اور بیداری طاری ہوتی ہے نزدیک ارباب نجوم کے یہ کیفیت ترتیب عطارد مین ہوتی ہے اور جب ساتوان مہینہ آتا ہے گوشت جسم پر زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جثہ بزرگ اور سخت ہوتا ہے اور بند اور کشادکی قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ مقام تنگ معلوم ہوتا ہے اور قصد باہر نکلنے کا کرتا ہے اگر مشیت ایزدی ہوتی ہے اوس زمانہ مین لڑکا پیدا ہوتا ہے ورنہ وہین جاگزین رہتا ہی آٹھوین مہینہ مین تعب اور ثقل وسیر غالب ہوتا ہی اور حرکت بھی زیادہ ہوتی ہے پس اگر اوس تعب مین ولادت ہوتی ہے تو لڑکا مردہ پیدا ہوتا ہے اور اگر زندہ ہو از ندگی اوسکی کم ہوتی ہے اور حرکت بھی ثقیل ہوتی ہے منجمین کہتے ہین کہ یہ کیفیت ترتیب زحل مین ہوتی ہے نوین مہینہ وہ تعب دفع ہوجاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے اور اپنی قوت سے رحم کے باہر آتا ہے نجومی قائل ہین کہ یہ حالت ترتیب مشتری مین ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

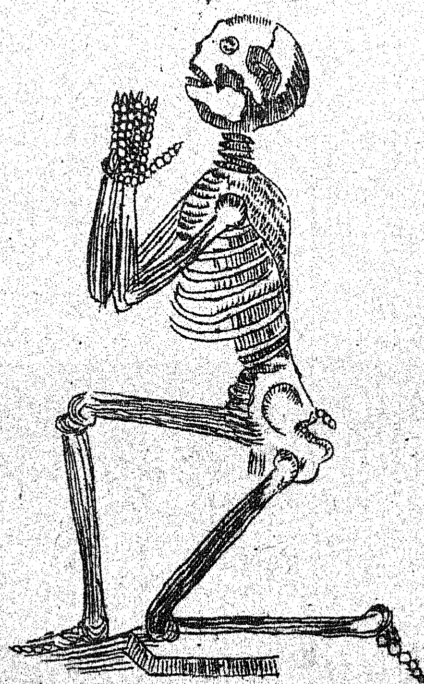
تشکلین قرار پانے نطفہ کے روسے لغایت نوین مہینے تک یہ ہین



نظر چوتھی تشریح اعضاے انسان کے بیان مین انسان کے بدن مین

اسقدر عجائب ہین کہ عمر طویل اوسکے دریافت مین صرف کی جاوے تاہم عشر عشیر اوسکا معلوم ہو جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہے وَفِيْ أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ چشم حقیقت بین سے دیکھنا چاہیے کہ اوس صناع یکتا نے قدرت کاملہ سے ذکر اور انثی کو سلسلہ شہوت مین مسلسل کیا اور نطفہ کو ساتھ حرکت جماع کے جسم سے باہر نکالا اور خون حیض کو عروق مین سے جمع کیا اور پانی اور خون سے کہ طبع انسان کی اوس سے متنفر ہے کیفیت صورت پاکیزہ پیدا کی کس حکمت سے ذکر اور انثی دونون کے نطفون کو جمع کیا اور خون حیض سے غذا دیکر تا نمو حاصل ہو پھر اوسی نطفہ سے عظام اور اعصاب اور اوتار اور عروق بنائے اور اونسے اعضائے ظاہر کو مرتب کیا بعض اعضا کو دراز اور بعض کو مدور کان آنکھ ناک ہونٹ ہاتھ پیر کو دراز کیا اور سر انگشتان اور اعضائے باطنہ جیسے قلب اور کبد اور گردہ اور پھیپھڑا اور تلی اور معدہ اور امعا اور رحم اور مثانہ مدور کیا اور عظام سخت کو نطفہ تنک سے پیدا کر کے عماد بدن کا بنایا اور جس عضو کو مناسب جو شکل تھی اوس شکل سے اوسکو متشکل کیا بڑے چھوٹے لنبے چوڑے گول ٹھونس خالی بنائے اور چونکہ انسان محتاج طرف حرکت کے ہے کبھی طرف حرکت تمام بدن کے اور کبھی طرف حرکت بعض بدن کے ہڈیان بدن مین بہت پیدا کین اور بیچ اور درمیان اونکے مفاصل رکھے تا حرکت آسان ہو اور ہر عضو کے لیے موافق اوسکی حرکت کے ہڈی پیدا کی اور سب مفاصل ایک دوسرے سے جدا اور پھر بعض کو بعض کے ساتھ اوتار سے باندھا کہ وہ اطراف عظام سے نکلے ہین اور اتصال مفاصل کیواسطے ایک ہڈی کا ایک جانب اونچا کیا اور دوسری ہڈی کا ایک طرف گہرا کیا تا ایک کے اندر جم بیٹھے اور استخوان سر کو پچپن ۵۵ ٹکڑون سے بنایا کہ سب مختلف الاشکال ہین اور بعض کو بعض کے ساتھ ایسا پیوند کیا کہ شکل کروی حاصل ہوئی

صورت اعضائے جسم انسان کی یہ ہے



چھ ٹکڑون سے قحف اور جبڑا اور دو سے فک سفل اور بعضے تیز واسطے کاٹنے واسطے کچلنے کے اور گردن کو سر کا کیا اور پشت کے مہرونکو پشت سے لیکر زیر سرین تک مہرون سے پشت اور سرین اور تین سے مخصوص استخوان سینہ کے پیوند ہاتھ کی ہڈیون کے ساتھ

چودہ سے فک علی یعنی اوپر کا اور تینتیس ۳۳ سے دانت بعض کے اور بعضے چوڑے مضبوط سات مہرون سے بنا کے حامل گردن کے مہرون سے متصل کیا تینتیس ۳۳ ہڈیان ہین بارہ پانچ سے قطن اور تین سے اور استخوان پشت کو ساتھ دیا اور بازوون کی ہڈیون کو اور سرین اور زہار کی ہڈیونکو

رانونکی ہڈیون کے ساتھ اور زانون کی ہڈیون کو ساق کی ہڈیون کے ساتھ اور ساق کی ہڈیون کو قدم کی ہڈیون کے
ساتھ اسیطرح سب اعضا کو اوسکے سر سے پاتک ایک جسم بنایا ہے سب ہڈیان آدمی کے بدن کی دوسو اڑتالیس
ہین سوا اسے چھوٹی ہڈیون کے کہ خلل مفاصل کو اونسے بھرا ہے اور اونکو سمسانیات کہتے ہین اور وہ آلات
کہ واسطے تحریک عظام کے پیدا کیے عضلات ہین اور سب بدن مین پانسو اونتیس ہین اور عضلات کو لحم
اور عصب اور رباط اور غشا سے مختلف المقادیر پیدا کیا چونتیس عضلات فقط واسطے تحریک حدقۂ چشم
اور اجفان کے ہین اور اسی طرح ہر عضو مین یہ حال اعضاے مفردہ بدن کا ہے کیفیت اعضاے مرکبہ کی
مثل خوبی تصویر اور استحکام عظام اور بقاے اشکال اور تزئین ظاہر و باطن کی کہ ترتیب اعصاب و عروق پہ
موقوف ہے احاطۂ ادراک بشر سے خارج ہے لیکن کسیقدر جو مدرک انسان ہے مثل ایک قطرہ کے ہے دریاے عظیم سے
جاننا چاہیے کہ جناب باری تعالی نے پشت کو اساس بدن فرمایا اور شکم کو مقام غذا قرار دیا اور سر کو حواس کا
مقر کیا اور چشم کو سات طبقون سے حراست کے لیے پیدا کیا اور ہر طبقہ کو ایک ہیئت اور شکل مخصوص عنایت
کی اور پلکون کو نگہبان چشم کیا تا خاک و خاشاک سے اوسکو محفوظ رکھین اور کانون کو شگافتہ کیا اور اوسکے اندر
آب تلخ ودیعت رکھا کہ گزند ہوام سے امین ہین اور گرد اوسکے صدفۂ گوشت کو مثل دیوار کے بنایا کہ آواز کو جمع
کرے اور صماخ مین پہونچاوے اور باطن گوش کو پیچ پیچ بنایا تا آواز اوسکے گردون مین رہے اور تھوڑی تھوڑی
سامعہ مین پہونچے اسلیے کہ اگر پیچ پیچ نہوتا تو آواز یکبارگی سامعہ مین پہونچتی اور وہ اوسکا ضبط نکر سکتی اور
ناک کو درمیان چہرے کے بلند کیا اور منخرین کو کشادہ کیا اور قوت شامہ کو اوسمین ودیعت رکھا تا کہ اوسکے
سبب سے ذائقہ اشیا کا کسیقدر معلوم ہو جاوے اور منخرین کی راہ سے ہوا کو جانب دل کے متوجہ کیا تا کہ
حرارت دل کو معتدل کرے اور اوسکی غذا بھی ہو اور دہن کو کشادہ کر کے اوسمین زبان کو نصب کیا تا کہ بیان
کرے مافی الضمیر کو اور دانتون سے دہن کو آراستہ کیا بعض اونمین سے تیز واسطے کاٹنے کے اور بعض چوڑے
مضبوط واسطے کچلنے کے اور لبون کو پردہ دار دندان کیا تا منطبق ہون دہن پر اور اوسکے منفذ کو پوشیدہ
رکھین اور وقت کھانے کے اشیا کی کچلنے مین معین رہین اور آواز کو اسلیے پیدا کیا کہ بدون آواز کے تلفظ غیر ممکن
ہے اور سر کو بالون سے اور چہرہ کو بھوون اور پلکون سے آراستگی دی اور ہاتھونکو دراز پیدا کیا کہ ہر طرف گردش
اونکو آسان ہو اور ہتیلی کو چوڑا اور انگلیونکو پانچ پر تقسیم کیا اور ہر اونگلی مین تین پور بنائی اس طور پر کہ اگر اونکو
کھولے تو بصورت طبق کے ہو جاوینگی اور اگر بند کرے تو آلہ ضرب اور خزانہ ہون اور سر انگشت بصورت
قفل کے ہو جاوی کہ جو شے اوسکے اندر ہو گرنے سے محفوظ رہے اور اطراف انملہ کو ناخن سے زینت بخشی تا کہ
اوس سے چھوٹی چیز اوٹھا لیوے اور خارش اعضا کو بھی دفع کرے اور اعضاے اسفل مین سر ین مثل

اساس کے ہی شکم سرین سے پیدا کیا شکم مانند مکان کے ہی اور دماغ مثل بالاخانہ کے اور پیر اوس مکان کے مرکوب
ہین کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کین لیجاتے ہین اور زانو کو پیدا کیا کہ اوسکی وجہ سے نشست و برخاست
باسانی ہو دماغ مین قوت نفسانی کو ودیعت رکھا اور منبت اعصاب گردانا کہ حس و حرکت اوس سے حاصل ہووے
دل کو منشار قوت حیوانی اور منبت شرائین کہ اوعیہ روح مین گردانا اور ریہ کو منشار صوت اور ترویح قلب کیا
قلب کو واسطے پختہ کرنے غذا اور صاف کرنے رقیق کے غلیظ سے پیدا کیا کبد کو واسطے مستحیل کرنے غذا کے ساتھ
خون کے پیدا کیا اور منشار اوردہ کیا طحال اور پتہ اور کلیہ کو خادم کبد کا کیا تاکہ طحال مادہ سوداوی اپنی طرف کھینچے
اور پتہ مادہ صفراوی اور کلیہ مادہ مائی تا خون پانی سے جدا رہے اور غذا کے لائق ہو اور مثانہ کو واسطے خدمت کلیہ
کے پیدا کیا تا پانی اپنی طرف جذب کرے اور احلیل کی راہ سے اوسکو خارج کرے جیسا کہ اوردہ کو واسطے خدمت کبد
کے مقرر کیا تاکہ خون تمام اعضا مین پہونچاوے اور امعا یعنی انتڑیون کو واسطے خدمت معدہ کے پیدا کیا تاکہ ثقل کو
معدہ سے دور کرے اور انثیین اور آلۂ تولید کو واسطے بقاے نوع کے پیدا فرمایا انثیین مادہ منی کو پشت سے
کھینچتے ہین اور وہان سے احلیل کی راہ سے خارج ہوتا ہے ذکر مثل ایک ظرف کے ہے فضلات اوسمین جمع
ہوتے ہین جو فضلہ نافع ہوتا ہے مثل نطفہ کے اوسکو رحم مین پہونچاتا ہے اور جو فضلہ نافع نہین ہوتا ہے مثل بول
کے اوسکو صحرا وغیرہ مین پھینکتا ہے جب یہ حکمت حکیم ازلی کی تمام ہوتی ہے رحم مولود پر تنگ ہوتا ہے اور وہان گنجایش
نہین رہتی ہے بکمال لطف اوسکو راہ ملتی ہے کہ اوس راہ سے وہ شکم مادر سے نکلتا ہے جب اوس مکان تنگ سے نکلتا ہے
اوسکو الہام ہوتا ہے کہ پستان اپنے منھ مین لے چونکہ وقت تولد کے مزاج اوسکا نازک اور ضعیف ہوتا ہے
سواے غذاے لطیف کے متحمل نہین ہوسکتا ہے پہلے ہی سے اوسکے واسطے دودھ کی تدبیر کیجاتی ہے جیسے
کہ مہمان کے واسطے قبل سے کھانا تیار کیا جاتا ہے جب مولود قوی اور محتاج غذاے ثقیل کا ہوتا ہے
اوسکے منھ مین دانت پیدا کیے جاتے ہین **نظر پانچوین قوی کے بیان مین** قوی ایک قسم کے
ملائکہ ہے کہ اللہ پاک نے واسطے اصلاح ابدان اور قوام منافع اعضا کے پیدا فرمائے ہین حکما قائل
ہین کہ مثال نفس اور قوی کی ساتھ بدن کے یہ ہے کہ بادشاہ مع خدم و حشم کے اپنے شہر مین رہتا ہو اور
ساتھ بیداری کے یہ مثل ہے کہ شہر کے دروازے کھلے ہون اور بازارون مین آمد و رفت لوگون کی خرید و
فروخت کے واسطے جاری ہو اور باشندے اوس شہر کے اپنے کامون مین مشغول ہون اور نیند کے
ساتھ یہ مثل ہے کہ جیسے لوگ شہر مین سوتے ہون اور دروازے شہر کے بند ہون اور باشندے آرام کرتے
ہون عجائب اور صنائع باری تعالی کے جو قوی مین ہین فہم انسان سے خارج ہین لیکن بعض اونسے
چند صنفون مین مذکور ہین **صنف اول** قوای ظاہرہ کے بیان مین اور وہ پانچ ہین **اول لمس**

یہ قوت جمیع جلد بدن مین موجود ہی اسکے باعث سے ملائم اور مخالف معلوم ہوتا ہی مثل گرم و سرد و تر و خشک
و نرم و سخت چکنی و کھرکھری کے یہ قوت اول قوتی ہی کہ جناب باری تعالی نے حیوان مین پیدا فرمائی ہی کہ اوسسے
ملائم اور مخالف معلوم کرتا ہی جیسے آگ کہ جب اوسکی حرارت معلوم کرتا ہی اوسکے قرب سے گریز کرتا ہی اور یہ
قوت تمام حیوانون مین موجود ہی بخلاف نباتات کے کہ اگر اونکو جلا دین یا کاٹ ڈالین تو اونکو خبر نہین ہوتی
دوم شم یہ قوت مقدم دماغ مین ہوتی ہی اس قوت سے ہر شی کی بو معلوم ہوتی ہی کہ اسکی بو اچھی ہی یا بری
سوم البصر یہ قوت آنکھ مین ایک پٹھہ مجوف کے اندر ہی اس قوت سے صورت اور رنگ شی کا معلوم ہوتا ہے
اور دور نزدیک کی چیز نظر آتی ہی **چہارم سمع** یہ قوت صماخ مین ایک پٹھے کے اندر ہے کہ بسبب
اس قوت کے حیوان ادراک صوت کرتا ہے جب آواز ہوا مین ملتی ہی ہوا موج زنی کرتی ہی جیسے کہ جب دریا مین
کوئی شی ڈالدیتے ہین اوسمین دائرے پیدا ہوتے ہین اور وہ دائرے جسقدر اوس مقام سے دور ہوتے ہین
خفیف ہوتے جاتے ہین پس جب ہوا کی موج زنی سے آواز صماخ مین پہونچتی ہے اور قوت سامعہ اوسکو
ادراک کرتی ہے اسیکو سماعت کہتے ہین **پنجم ذوق** یہ قوت جرم زبان مین ہوتی ہے اسکے
سبب سے کہانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی تو حیوان غذاے صالح اور مضر مین فرق
نکرسکتا **صنف دوسری** قواے باطنہ کے بیان مین اوسکی چند قسمین ہین **قسم پہلی** قوای خادمہ کے
بیان مین وہ چار ہین **پہلی جاذبہ** یہ قوت غذاے نافع کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہ قوت سب اعضا مین
ہوتی ہی اسلیے کہ جب غذا معدہ مین جاتی ہے اور بعض اعضا فوق معدہ اور بعض تحت معدہ ہین اور ہر عضو
حصہ اپنا جذب کرتا ہی باوجودیکہ غذا ہر عضو کی مخالف دوسرے کے ہے اسواسطے کہ غذا ہڈی کی بارد یابس
ہی اور غذا گوشت کی حار رطب **دوسری ماسکہ** یہ قوت غذا کو امساک کرتی ہی جبتک کہ قوت مغیرہ اوسمین
موثر نہین ہوتی ہی اگر کوئی پانی تناول کرے اور اوسکو معکوس لٹکا دین تو پانی نگریگا اسلیے کہ ماسکہ اوسکو
گرنے سے محفوظ رکھتی ہی **تیسری ہاضمہ** یہ قوت احالہ کرتی ہی اوس شی کو کہ جاذبہ نے جذب کیا ہی اور اوسکو
بسبب استحالہ کے مزاج صالح دیتی ہی یہانتک کہ بعض کو غذا کرتی ہی اور بعض کو فضلہ **چوتھی دافعہ** یہ قوت
شی غیر صالح کو دفع کرتی ہی اگر کفایت سے فاضل ہو **قسم دوسری** قواے مخدومہ کے بیان مین وہ بھی
چار ہین **پہلی غاذیہ** یہ قوت غذا کو مشابہ متغذی کے کرتی ہے یعنی جو غذا معدہ اور کبد مین پہونچتی ہے
بعض کو اوسمین سے صلاحیت ہڈی ہونے کی دیتی ہی اور بعض کو عصب ہونے کی اور اسی طور پر صالح کرتی
رہتی ہی یہانتک کہ جمیع اقطار مین موافق مقتضاے طبع کے بدل ماتحلل ہووے **دوسری نامیہ** یہ
قوت جسم کو زائد کرتی ہی یہانتک کہ نشو تمام ہوتا ہی **تیسری مولدہ** یہ قوت غذا سے اون اجزا

کو پیدا کرتی ہی کہ لائق اصل ہونے دوسرے شخص کے اوسی نوع سے ہو جیسے نطفہ حیوان مین اور دانہ نبات مین چوتھی
مصورہ یہ قوت غذا سے اشکال عجیب پیدا کرتی ہی جیسا کہ بعض عضو کو گول اور بعض کو لانبا اور بعض کو
ٹھوس اور بعض کو مجوف قسم تیسری مدرکہ وہ پانچ ہین حس مشترک قوت مقدم دماغ مین ہوتی ہی
محسوسات کا ادراک کرتی ہی اور یہ قوت سواے قوت باصرہ کے ہے اسیلیے کہ قطرہ نازلہ خط مستقیم دکھائی دیتا ہی اور
نقطہ دائرہ اور بصر اوسی شی کو دیکھتی ہی کہ اوسکے مقابل ہے حالانکہ مقابل بصر کے ایک قطرہ اور ایک نقطہ ہے
اور جو کہ خط مستقیم اور دائرہ معلوم ہوتا ہی وہ بسبب دوسری قوت کے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سواے قوت بصر کے
ہی جو صورتین کہ یہ قوت ادراک کرتی ہی بواسطہ حواس ظاہر کے کبھی خارج مین موجود ہوتی ہین اور کبھی خارج مین نہین
موجود ہوتی ہین بلکہ متخیلہ صورت کو ترکیب دیکر حس مشترک پر عرض کرتی ہی جیسے کہ اکثر مریض اور خوف زدہ صور
مختلف دیکھا کرتی ہین خیال یہ قوت دماغ مین ہوتی ہی بعد حس مشترک کے اور خزانہ اوسکی ہی جو صورت یہ قوت
ادراک کرتی ہی خیال اوسکو محفوظ کرتا ہی وہم یہ قوت وسط دماغ مین ہوتی ہی جو معانی جزئیہ کا ادراک کرتی ہے
جیسے صداقت زید اور عداوت عمرو حافظہ یہ قوت موخر دماغ مین ہوتی ہی اور خزانہ وہم اور اوسکے مدرکات
کی حافظہ ہے متفکرہ یہ قوت وسط دماغ مین ہی تصرف اسکا اون امور مین ہوتا ہی کہ خیال اور وہم مین موجود
ہین اگر یہ قوت اطاعت عقل مین ہوتی ہے اوسکو متفکرہ کہتے ہین اور اگر اطاعت عقل مین نہین ہوتی ہے
اوسکو متخیلہ کہتے ہین جیسا کہ کوئی تصور کرے کہ فلان شخص کے دو سر ہین یا فلان کے سر نہین ہی صنف
تیسری قواے متحرکہ کے بیان مین اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی قواے باعثہ اوسکی دو نوع ہین نوع
پہلی قوت شہوانیہ یہ قوت خواستگار شئے نافع کی ہوتی ہے منجملہ اوسکے شہوت غذا کی ہی اور یہ قوت مادہ کل
قوتون کا ہی اگر اسمین خلل ہوتا ہی سب قوتون مین خلل ہوتا ہی مثال اوسکی یہ ہی کہ جب کسی مریض کو خواہش
غذا کی نہین رہتی ہی سب خواہشین اوسکی ساقط ہو جاتی ہین اور منجملہ اوسکے شہوت وقاع ہی واسطے بقاے
نسل کے اگر یہ قوت نہوتی نسل منقطع ہو جاتی نوع دوسری قوۃ غضبیہ ہی اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی
اکثر تلف ہو جاتے اسیلیے کہ حیوان کے عدو بہت ہین بعض طالب نفس ہین اور بعض طالب غذا اور بعض
طالب مکان اور بعض طالب اہل و اولاد پس اگر یہ قوت نہوتی کیونکر دفع اعدا کرتا قسم دوسری قواے فاعلہ
کہ انسے مباشرت افعال کے واسطے تحریک صادر ہوتی ہی اور انکی تحریک سے اعضا اور مفاصل مین حرکت حاصل
ہوتی ہی اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی تو حیوان مثل دست شل شدہ کے ہوتا پس حکمت حکیم مطلق مقتضی ہوئی کہ یہ
قوت حیوان کو دی جاوے تا بمقتضاے خواہش اور نفرت کے آلہ طلب اور گریز ہووے صنف چوتھی قواے
عقلیہ اور وہ چار ہین پہلی عقل ہیولانی اس قوت کے سبب سے انسان بہائم سے ممتاز ہے اور یہ قوت اولکے

مین بھی موجود ہی اور وہی قوت استعداد علوم نظری اور صناعات فکری کی ہی اسیکو عقل غریزی کہتے ہین دوسری عقل بالملکہ یہ قوت لڑکون کو سن تمیز مین حاصل ہوتی ہی بواسطہ اوسکی ضروریات اور ممکنات اور محالات کو جانتا ہی اسی قوت سے دریافت ہوتا ہی کہ دو ایک سے زائد ہی یا ایک شخص دو مکان مین ایک ہی وقت نہین رہ سکتے ہین یا اگر اوسکی کوئی چیز چوری جاتی ہی جانتا ہی کہ یہ فعل بدون فاعل کے نہین واقع ہوا اور یہ بھی جانتا ہی کہ کل جزو سے اعظم ہے تیسری عقل مستفاد اس قوت سے حقیقت اشیا کی مجملاً معلوم ہوتی ہی جیسے کہ معلوم ہی کہ علوم موجب شرف ہین اور تجارت موجب نفع جس شخص مین یہ قوت نہین ہوتی ہے اوسکو غبی کہتے ہین اور جسمین یہ قوت ہوتی ہی اوسکو عاقل کہتے ہین اسلیے کہ وہ مصالح اور مفاسد کو جانتا ہی چوتھی عقل فعال اس قوت کے سبب سے تحصیل علوم بتفصیل ہوتی ہی جیسا کہ لوگ تحصیل علم کرتے ہین اور صناعت سیکھتے ہین جس شخص مین یہ سب قسمین حاصل ہوتی ہین عقل اوسکی کامل ہوتی ہے اور وہ شخص قطع شہوت کرتا ہی واسطے سعادت عاجل کے اور احتمال مکروہ کرتا ہی اور واسطے لذت آجل کے اور اوس شخص سے کام عمدہ صادر ہوتے ہین اور مرتبہ اول اور دوم جبلی مطبوع ہی اللہ تعالی کی عنایت سے اور سوم اور چہارم مسموع ہی جیسا کہ فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ مین نے عقل کو دو طرح پر دیکھا ایک مطبوع اور دوسری مسموع اور مسموع نہین نافع ہوتی ہے جبتک کہ مطبوع نہو جیسے کہ ضو شمس کی نہین نافع ہوتی ہی جبتک کہ روشنی چشم نہووے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ پاک نے عقل سے بزرگ کوئی شئی نہین پیدا فرمائی اور شرف عقل اظہر ہے اسلیے کہ عقل وسیلہ ہے سعادت دنیوی اور اخروی کا یہانتک کہ بہائم باوجود قصور ادراک اور سطوت اور قوت اور عظمت جثہ کے آدمی کی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ وہ جانتے ہین کہ انسان کو حسن تدبیر خوب معلوم ہے اوسکے باعث سے ہمکو مسخر کریگا اسیوجہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیخ اپنی قوم مین مثل نبی کے ہے بیچ امت کے اور یہ امر بسبب کثرت مال اور درازی عمر کے نہین ہوتا ہی بلکہ بوجہ وفور عقل کے ہوتا ہی اسلیے کہ مرد ضعیف کو اکثر تجربہ کاموں کا حاصل ہوتا ہی یہ ثمرہ عقل کا ہی **قول اختلاف عقول انسان کے بیان مین** حق اس باب مین یہ ہی کہ قسم اول و ثالث اور رابع قابل زیادت اور نقصان ہی اور قسم دوم قابل زیادت اور نقصان کے نہین ہی تفاوت قسم اول کا ظاہر ہی اسلیے کہ وہ ایک نور ہی ابتدا سن تمیز مین ظاہر ہوتا ہی اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہی سن کہولت تک لوگ اس قسم مین اکثر متفاوت ہین جیسا کہ دیکھا جاتا ہی کہ ایک شخص غایت فطانت مین مشہور ہی اور دوسرا نہایت بلادت مین معروف ہی ابن سلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ملائکہ نے جناب باریتعالی سے سوال کیا کہ ای پروردگار کوئی شئی تو نے عرش سے بزرگ بھی پیدا فرمائی ہی حق تعالی نے جواب دیا کہ ہان عقل کو عرش سے بزرگتر پیدا کیا ہے پھر فرشتون نے عرض کیا کہ اے

پروردگار تو کسقدر عقل مین مبالغہ فرماتا ہی حکم ہوا کہ ہیہات نہین محیط ہی کہ اسکو کوئی علم آیا تم عدد ریگ کے جانتی ہو ملائکہ نے جواب
دیا کہ نہین ارشاد جناب باری ہوا کہ مین نے عقل کی قسمین بموجب شمار عدد ریگ کے پیدا فرمایا ہی پس بعض کو بقدر ایک دانہ کے
عقل مرحمت کی اور بعض کو بقدر دو دانہ کے اور بعض کو بقدر تین دانون کے اور بعض کو بقدر چار دانون کے اور بعض کو اس سے
زائد و علی ہذا القیاس اسکے اوپر اکثر حکایتین بھی دلالت کرتی ہین **حکایت** ہی کہ ایک طبیب کسی مریض کے مکان پر گیا
مریض کو دیکھا کہا شاید تو نے کچھ میوہ کھایا ہی اوسنے اقبال کیا طبیب نے کہا کہ اب ہرگز نکھانا کہ حال تیرا لائق اسکے نہین ہی
دوسرے روز جب گیا اور نبض اوسکی دیکھی کہا کہ شاید تو نے مرغ کا چوزہ کھایا ہی مریض نے اوسکا بھی اقبال کیا طبیب نے
کہا کہ اب ہرگز نکھانا لوگون کو اوسکی حذاقت پر نہایت تعجب ہوا ایک روز طبیب کے لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ تجکو کیونکر
معلوم ہوا تھا کہ اوس مریض نے میوہ یا چوزہ کھایا ہی طبیب نے کہا کہ یہ امر صرف بسبب علم طب کے مجکو نہین معلوم ہوا
بلکہ مین نے عقل سے دریافت کیا کہ جب مین اوسکے گھر مین گیا میوہ کا پوست پڑا تھا پس عقل سے دریافت کیا کہ جب میوہ
مریض کے سامنے آیا ہوگا اوسنے بمنت والحاح ضرور طلب کر کے کھایا ہوگا اور اوسکے چہرہ پر بھی کسیقدر ورم پایا گیا اور
نبض مین بھی نرمی پائی گئی اور قارورہ مین غلظت تھی مجکو یقین ہوا کہ اسنے میوہ کھایا ہی تاہم مین نے کلام محتمل کہا تھا
دوسرے روز اوسکی گھر مین مرغ کی پر پڑے تھے اور مریض کی نبض مین امتلا تھا اور قارورہ مین غلظت تھی خیال مین آیا کہ سوا
مریض کے مرغ کا چوزہ کسی نے نہین کھایا ہوگا جب لڑکے نے یہ بات باپ سے سنی خود ارادہ کیا کہ اسی طور کرے چنانچہ ایک مرتبہ
کسی مریض کے مکان پر گیا تھا بیمار کو دیکھا اوس سے کہا کہ تو نے گدھے کا گوشت کھایا ہی بیمار نے کہا کہ حاشا و کلا مین نے نہین کھایا
حکیم صاحب گدھا حرام ہی اوسکا گوشت کوئی کیونکر کھائیگا حکیم صاحب شرمندہ ہوکر چلے آئے رفتہ رفتہ یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی
اوسنے پوچھا کہ تو نے کس وجہ سے کہا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہی لڑکے نے کہا کہ جب مین اوسکے گھر مین گیا مین نے
دیکھا کہ گدھے کا پالان کھا ہی خیال مین آیا کہ یہ پالان اوس گدھے کا ہی اگر زندہ ہوتا تو یہ پالان اوسکی پشت پر رکھا ہوتا
اور اگر مر گیا ہوتا تو دروازہ پر پڑا ہوتا اوسکے باپ نے کہا کہ اگر ان مقدمات سے بعض بھی درست ہوتے تو مجکو امید تھی کہ تو
سچا ہوتا مگر مقدمات بالکل فاسد تھے **حکایت** ہی کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک روز اپنی شاگردون کو سبق پڑھاتے
تھے ایک جوان حسین امام صاحب کے پاس آیا آپ نے جب اوسکو دیکھا اپنے شاگردون سے ارشاد کیا کہ بات کرنے مین احتیاط
کرو جبتک کہ یہ شخص ابتداے کلام نکرے امام صاحب اوسوقت اوقات نماز کے درس مین مشغول تھے آپ نے فرمایا
کہ وقت نماز صبح کا آتا ہی ساتھ طلوع فجر کے اور باقی رہتا ہی طلوع آفتاب تک اوس شخص نے کہا کہ اگر آفتاب قبل طلوع فجر کے
طلوع کرے تو کیا حکم ہی امام صاحب نے شاگردون سے فرمایا کہ تم سب چپ ہو کہ یہ امر خلاف گمان کے واقع ہوا **حکایت** ہی
کہ معاویہ بن مروان کا ایک باز اوڑ گیا اوسنے حکم کیا کہ شہر کے دروازے بند کر دین تا باہر نہ جانے پاوے **حکایت** ہی کہ ایک
روز زوال شام کسی آٹا پیسنے والے کے دروازے پر گیا دیکھا کہ ایک گدھے کی گردن مین گھنٹی بندھی ہے اور وہ چکی

کھینچتا ہے صاحب مکان سے پوچھا کہ اسکی گردن مین گھنٹی کیون ڈالی ہے اوسنے کہا کہ جبتک اوسکی آواز سنتا ہون معلوم کرتا ہون کہ وہ چلتا ہی اور جب آواز اوسکی نہین سنتا ہون دریافت کرتا ہون کہ وہ ٹھہر گیا پھر اوسکو ہانک دیتا ہون والی نے کہا کہ اگر گدھا کھڑا ہو اور سر ہلایا کرے تو تو کیا کریگا اوسنے کہا کہ اگر ایسا گدھا ہو تو تو کوئی اور تدبیر بیان کر **حکایت** ہی کہ وزیر ذو السعادات گھوڑے سے گرا حکم کیا کہ اسکا دانہ موقوف کیا جاوے لوگون نے بعد عرصہ کے جب گھوڑا قریب ہلاکت پہونچا اوسکی خطا معاف کرائی حکم دیا کہ جو اسکو دین لیکن نہ مین پر نہ ڈالین کہ وہ پہچان لے **حکایت** ہی کہ ابی ہزیل کی عورت کا جب وقت وضع حمل کا قریب آیا قابلہ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تیری کوشش سے لڑکا پیدا ہو تو تجھکو بہت روپیہ دونگا- **حکایت** ہی کہ زمانہ مامون رشید مین ایک مرتبہ دجلہ مین پانی بکثرت آگیا مامون رشید نے منصور نعمان سے کہا کہ کیا مشورہ ہی منصور نے کہا سقون کو حکم دے کہ پانی مشکون مین بھر کر مٹی پر چھڑک دین

نظر چھٹی خواص انسان کے بیان مین منجملہ اونکے نطق ہی اور یہ ایک قوت ہی کہ اسکی سبب سے آدمی مافی الضمیر بیان کرتا ہی اور دریافت کرلیتا ہے اور کلام ظاہر ترین دلالات ہے اور منجملہ اونکے ضحک ہی اور ضحک بواسطہ تعجب کے ہوتا ہے جب کسی شئے عجیب کو دیکھے یا سنے تو ہنستا ہی اور یہ قوت سوا انسان کے کسی مین نہین اور منجملہ اونکے ہے پیدا ہونا بال کا سر پر بخلاف دیگر حیوانات کے کہ اونکے تمام بدن پر بال بمنزلہ لباس کے ہوتے ہین چونکہ انسان کے واسطے لباس خارج سے مقرر ہوا سر پر بال زینت کے واسطے پیدا کیے اور دماغ کی حفاظت بھی اس سے ہوتی ہی اور منجملہ اونکے سفید ہونا بالون کا کہ یہ صفت سوا انسان کے اور کسی مین نہین ہی کہ ایام پیری مین بال سفید ہوجاتے ہین چونکہ انسان مین حرارت کم ہوتی ہے اور رطوبت زیادہ علی الخصوص ایام کہولت مین حرارت اور بھی کم ہوجاتی ہے اور رطوبت کو تحلیل نہین کرسکتی ہے اور رطوبت کو متعفن کرتی ہی پس اوس حرارت متعفنہ سے بال سفید ہوجاتے ہین اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب عضو متالم یا مضروب کو مس کرتے ہین درد مین سکون ہوجاتا ہے اور اسی سبب سے انسان کے جب کسی عضو مین صدمہ یا ضرب پہونچتی ہے فورًا اوس عضو کو مس کرتا ہی اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب کسی شخص کی آنکھ مین مد ہوتا ہے جو شخص اوسکی طرف بکثرت دیکھے گا اوسکی آنکھ مین بھی رمد پیدا ہوجاتا ہے اور اسیطرح صاحب جرب ور جذام اور برص اور سرسام لبس خوردہ کھانے سے یا اوسکی ہمنشینی سے یہ عوارض پیدا ہو جاتے ہین اور منجملہ اول کے یہ امر ہے کہ ابرص جب برہنہ پا کسی زمین پر چلتا ہے اوس زمین مین کوئی شئے نہین اوگتی ہی اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب آدمی کو خواجہ سرا کرتے ہین اوسکے بدن مین ضعف آجاتا ہی بخلاف دیگر حیوانات کے اور اوسکی عقل مین فتور آجاتا ہے اور بدبو اوسمین بہت آجاتی ہے اور بھوکہ اوسکو

کثرت سے معلوم ہوتی ہے اور ہڈیان اوسکی جسم کی طویل ہوجاتی ہین اور شہوت اوسکو بہت ہوتی ہے اور احتلام بھی بکثرت ہوتا ہے اور عمر اوسکی دراز ہوتی ہے اور اوسکے جسم پر بال کم اوگتے ہین اور ساق پا اوسکی کج ہوجاتی ہین اور آواز اوسکی باریک ہوجاتی ہے اسلیے کہ اوسکے بول کا مقام تنگ ہوجاتا ہے اور جلد خلق سے رضامند ہوجاتا ہے اور غصہ بھی جلد آتا ہے اور افشاے راز جلد کرتا ہے اور ذوق مقطع کو بہت چاہتا ہے اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ نابینا کو رغبت جماع کیطرف بینا سے زیادہ ہوتی ہے اور قوت مجامعت کی کثیر ہوتی ہے اور منجملہ اونکے یہ امر ہے اگر عورت حائضہ وقت ابر کے زیر آسمان برہنہ ہوجاوے ابر آسمان سے دور ہوجاویگا اور جسجگہ مین سردی کا خوف ہو اگر عورت حائضہ وہان برہنہ گر پڑے تو اوس مین سے خوف سردی جاتا رہیگا اور بوقت برہنگی زن حائضہ کے درندے اوس سے گریز کرتے ہین اور اگر کسی چشمہ پر گذرتی ہے تو پانی چشمہ کا تلخ ہوتا ہے اور اگر کھیرے وغیرہ کے کھیت مین گذرے تو سب پھل تلخ ہوجاوین اور اگر مصروع سے متصل ہوجاوے تو صرع مین سکون ہو اور اگر آئینہ مین نظر کرے تو قلعی اوسکی مکدر ہوجاوے اور اگر مرد اوسکے ساتھ مجامعت کرے تو پلید ہوجاوے اور حسن اور نشاط اور طراوت اوسکی کم ہووے اور اگر سانپ کی کینچلی پر رکھے تو وہ سانپ مرجاوے اور اگر زن حائضہ شبانی کرے تو بھیڑیا گرد گلہ کے نہ آویگا اور اگر قریب آویگا تو اوسکے شکم مین درد پیدا ہوگا اور اگر پارچہ حیض کشتی کے کنارہ پر باندھین تو وہ کشتی باد مخالف سے محفوظ رہیگی اور اگر کسی شخص کو تپ ربع ہو چاہیے کہ وہ کپڑے جو عورت وقت وضع حمل کے پہنتی ہے پہنے تو تپ ربع زائل ہوگی

فصل ۱- فوائد اجزاے انسان اور اوسکے خواص مین

بال انسان کے اگر سرکہ کہنہ مین پیسکر زخمون پر لگاوین مفید ہون اور مغز سگ دیوانہ بھی زخمون کو نافع ہے اور اگر بالون کو لڑکے کے پیشاب مین ملاکر خارش پر ضماد کرین تو خارش دفع ہو اور جس شخص کو نسیان بہت ہو بالون کا بخور کرے نسیان دفع ہوجائیگا اور اگر انسان کے بالون کو جوش دیکر صاحب نقرس پانو پر لگاوے درد مین سکون پیدا ہو اور اگر عورت کا پورا بال کھاری پانی مین گرے اور اوسمین حرارت آفتاب موثر ہو وہ بال سانپ ہوجاتا ہے کلہ بوسیدہ انسان کا اگر کسی مکان مین دفن کرین کبوتر اوس مکان سے بہت الفت کرینگے اور اگر کسی صحرا مین دفن کرین شیر اوس زمین سے گریز کریگا دماغ انسان کا بقدر دو دانہ کے اگر موضع گزیدہ ہوام پر لگاوین زہر ہوام کا اوسکے بدن سے دفع ہوگا آنسو انسان کے کہ بسبب شادی کے نکلے ہون اور سرد ہون اگر شخص محزون تناول کرے حزن اوسکا دور ہو اور اگر مصروع تناول کرے صرع زائل ہو اور خون جاری بھی بند ہوجاتا ہے اور اگر وہ آنسو گرم ہون تو جو شخص اوسکا استعمال کریگا گریہ اور حزن اوسپر غالب ہوگا لعاب دہن انسان صائم کا عقرب کے واسطے زہر ہے حکیم جالینوس نے لکھا ہے کہ ایک شخص افسونگر عقرب کو افسون سے پکڑتا تھا ایک روز حکیم جالینوس نے

اوسکو طلب کیا اور لا اوسکو کھانا کھلایا بعد ازان اوس سے کہا کہ اب عقرب پر افسون کر اوسنے افسون
کیا اور آب دہن عقرب پر ڈالا وہ عقرب نہ مرا پس حکیم نے دریافت کیا کہ یہ اثر آب دہن صائم مین ہے اگر آب دہن
صائم مقناطیس پر لگاوین تو اوس مین قوت جذب آہن نرہیگی اگر لڑکون کے دانت جو گر جاتے
ہین اونکو بحفاظت رکھین کہ زمین پر نہ گرنے پاوین اون دانتون کو اگر چاندی وغیرہ مین لپیٹ کر جو عورت
اپنے پاس رکھیگی وہ حاملہ نہوگی اور اگر اونکو پیسکر مار گزیدہ کے زخم پر لگاوین تو نفع کرے دندان انسان کہ بیرون
گرے ہون اگر اونکو ہر کے پیرون کے ساتھ کسی شخص کے بستر کے نیچے رکھین وہ خواب سے بیدار نہوگا جبتک
کہ وہ دانت اوسکے بستر کے نیچے رہینگے اگر دانتون مین درد ہو انسان مردہ کے دانت پاس رکھنے سے
درد موقوف ہوجاویگا اور استخوان انسان مردہ کے اگر صاحب تپ ربع اپنے پاس رکھے تپ زائل ہو اور
اگر صاحب نقرس اپنی پیر پر باندھے تو نافع ہو اور اگر پیسکر عورت کے دماغ مین ناس دین خواب گران میسر
غالب ہوگا اور ناس اسکی صاحب صرع کو بھی بہت نافع ہے زمانہ حکیم جالینوس مین کوئی شخص صرع
کے علاج مین مشہور تھا مگر کسی سے وہ علاج اپنا بیان نہین کرتا تھا آخر ایک روز معلوم ہوا کہ انسان
مردہ کے استخوان سوختہ ہی جو ناف کہ ولادت کے وقت کاٹی جاتی ہے اگر اوسکا ٹکڑا انگشتری مین نگینہ
زبرجد کے نیچے رکھکر جو شخص پہنے قولنج سے محفوظ رہیگا اور اگر اوس ناف کو پیسکر قنطریون اور خربوزہ کے
ساتھ استعمال کرین سنگ مثانہ پارہ پارہ ہوکر گر جاویگا قلفہ لڑکے کا اگر پیسکر خشک کرین اور اوسمین کسیقدر
مشک ملاکر جس شخص کو ابتداے جذام ہو کھلاوین تو مرض مین زیادتی نہوگی خصیہ لڑکے کا اگر کسی
لکڑی مین لٹکا کر اوس لکڑی کو باغ یا زراعت مین رکھدین تو وہان ٹڈی نہ آویگی اور اگر خصیہ انسان کا
کتے یا بلی کو کھلاوین وہ دیوانہ ہو جاوے اور اگر اوسکو خشک کرکے پیسین جس شخص کو عارضہ روز کوری
ہو وہ سرمہ کرے روز کوری دفع ہو اور اگر خواجہ سرا اوسکو کھالے تو محتلم ہو تراشہ ناخن انسان کا اگر جلا کر پیسا جاوے
جو شخص کسیکو بدون اطلاع کھلاوے کھانیوالا کھلانے والے سے نہایت الفت کریگا بعض نے لکھا ہے
کہ یہ مجرب ہے خون انسان کا اگر پانی مین ملاکر شکم پر لگاوین درد شکم دفع ہو اور اگر کسی کی ناک سے خون
آتا ہو ایک کپڑے پر نام اپنا خون سے لکھکر اپنی نظر کے سامنے رکھے بند ہوجاویگا اور اگر خون حیض گزیدہ
سگ دیوانہ کے زخم پر لگاوین نافع ہو اور اگر بہق یا برص پر ضماد کرین تو بھی مفید ہو اگر خون حیض باکرہ کا آنکھ
مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو اور اگر عورت کی پستان پر ضماد کرین پستان اوسکی دراز نہونگی اور خون
بواسیر کتے کو دیوانہ کرتا ہے نطفہ انسان کا اگر برص یا بہق یا قوبا پر طلا کرین نافع ہو اور اگر روغن عبیر کے ساتھ
ملاکر عورت کو کھلاوین تو عورت اوس شخص کے عشق مین مبتلا ہو گی حتی کہ بیخود ہو جاویگی عرق انسان

که حمام مین نکلتا ہی اگر دنبلو نپر لگاوین تو وہ دنبل نجپتہ ہوجاوینگے اور اگر عرق کشتی گیر ونکا اوس عورت کی پستان مین
لگاوین کہ دودہ اوسکی پستان مین منعقد ہوگیا ہو مفید ہوگا عورتون کا عرق خارش کو سودمند ہی عورت کا دودہ
شہد کے ساتھہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کرتا ہی جو عورت کہ لڑکی جنی ہو دودہ اوسکا زعفران اور دانہ بہی کے ساتھہ
اگر آنکہ مین لگاوین درد چشم زائل ہو پیشاب انسان کا اگر جوش کرکے صاحب نقرس کے پیر مین لگاوین درد نقرس
دفع ہو اور اگر اوسکو تناول کرین سمیات قاتل کو دفع کرے پیشاب نابالغ کا شہد کے ہمراہ ظرف مسی مین اگر جوش
کرین سپیدی چشم کو دفع کرے اور اگر بقدر ایک رطل صاحب یرقان کو دین بطور پیر کہ اوسکو اطلاع نہو یرقان دفع ہو
اور اگر پیشاب طفل ہفت سالہ کو صاحب برص استعمال کرے تو برص زائل ہو اور اگر خارش یا قوبا پر طلا
کرین مفید ہی لکھا ہی کہ کسی صاحب طحال نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہی کہ تین پیمانہ اپنے پیشاب
کے ہر روز پیا کر چنانچہ ایسا ہی کیا چند روز مین عارضہ اوسکا جاتا رہا اگر پہلا فضلہ لڑکے کا آنکہ مین لگاوین
سپیدی چشم زائل ہووے اور اگر اوسمین سرکہ انگوری ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے نافع ہو اور اگر خشک کرکے
ناسور پر رکھین گوشت ناقص دفع ہوگا اور اچھا گوشت پیدا ہوگا اگر رتیلا گزیدہ کو غلیظ انسان کھلاوین اور
اوسکو تنور گرم مین بٹھاوین حتی کہ اوسکے جسم مین عرق آجاوے زہر سے ہلاک نہوگا اور اثر زہر کا زائل ہوجاویگا
اور اگر غلیظ انسان کو چربی مگس کے ساتھہ جلاکر خاک اوسکی بدن وز حمام مین خارش پر لگاوین خارش دفع ہوگی
اور اگر اوسکو بطور سرمہ کے آنکہ مین لگاوین خارش چشم کی زائل ہو اور براز انسان اگر خشک کرکے شہد مین ملاکر
پیسین طلا اوسکا خناق کو نافع ہو اور زخمہاے زہر آلود کو بھی سودمند ہی جو کیڑے انسان کے شکم مین پیدا
ہوتے ہین اگر اونکو خشک کرکے پیسین سرمہ اوسکا سپیدی چشم کو مفید ہی

نظر ساتوین اصناف انسان اور اونکی دیانات اور عادات اور رسوم کے اختلاف کے بیان مین

حکما متفق ہین کہ سبب ان اختلاف کا اختلاف آب و ہوا ہی اسلیے کہ مزاج بسبب اختلاف آب و ہوا کے مختلف
ہوتا ہی اور جب مزاج مختلف ہوا صور اور افعال اور اخلاق بھی مختلف ہوجاوینگے تفاوت درمیان اہل شام
اور عراق اور خراسان کے کمتر ہی اوس تفاوت سے کہ درمیان اہل حبش اور زنگ اور خزر اور روس اور
صقلاب کے ہی اسلیے کہ اہل زنگ خام اور اہل حبش سوختہ ہین بسبب مسامتت آفتاب کے اور اہل خزر اور روس او صقلاب خام ہین
بسبب دوری آفتاب کے سمت الراس اونکی سے اسی سبب سے ملک گرم سیر مین لوگون کے رنگ سیاہ ہوتے ہین اور بال اونکی پیچیدہ اور
باطن اونکا سرد ہوتا ہی اور ظاہر گرم اور دانت نہایت سفید اور اخلاق اونکی مثل اخلاق درندون کی ہوتی ہین اور ملک سردسیر کے
لوگون کے مزاج پر برودت غالب ہوتی ہی اور لون اونکا سپید ہوتا ہے اور بال اونکے سپید ہے اور آنکھین تنگ اور
گوشت سخت اور باطن بیچ اونکے حرارت ہوتی ہی اور شجاع ہوتے ہین اور خواہش اونکی کند اور اخلاق اونکے

مثل اخلاق بہائم کے ہوتے ہین اور علی ہذا القیاس حال ارباب مشرق و مغرب اور شہرہای بعید کا اور ہر صنف کے واسطے دیانت ایک طرز جداگانہ پر ہے صنف عرب مخصوص ہے فصاحت اور حکمت کلام کے ساتھ اور صنف ہند مزید ذکا کے ساتھ اور صنف فارس مخصوص ہے کثرت عقل کے ساتھ لیکن چونکہ توفیق رفیق نہ تھی شیطان نے فرصت پائی اس مقام پر بعض کا ذکر مجملاً کیا جاتا ہے **صنف عرب** ایک قوم ہے اشرف امم اولاد حضرت اسماعیل علی نبینا و علیہ السلام سے مقام انکا جانب مغرب اقلیم دوم اور سوم کا ہے فصاحت لسان اور حکمت کلام ہمیشہ سے انہین ہے

فصل ۱ - اہل عرب کے دیانات کے بیان مین

اہل عرب قدیم ایام مین مذہب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام پر تھے بعد ازان مختلف ہوگئے بعض قائل ہوے کہ جو کچھ ہے حیات دنیا ہے ہمکو موت بھی ہے اور پھر حیات ہے اور دہر ہمکو ہلاک کریگا اور بعض نے فرشتون کو اپنا معبود قرار دیا اور قائل ہوے کہ ملائکہ بنات اللہ ہین اور بعض عبادات اصنام کرنے لگے اول جس شخص نے ملک عرب سے عبادت اصنام اختیار کی تھی عمرو بن لحی تھا اور وہ رئیس عرب تھا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوا لوگون نے اوس سے کہا کہ ملک ملقا مین ایک چشمہ گرم ہے اگر تو وہان جاوے تو تجکو صحت ہو عمرو بن لحی وہان گیا وہان کے لوگ بت پرست تھے اوسنے اونسے حال بتونکا دریافت کیا اون لوگون نے بیان کیا کہ ہم اگر ان بتون سے طلب بارش کرتے ہین بارش ہوتی ہے اور اگر ہمپر کوئی دشمن حملہ آور ہوتا ہے یہ بت ہماری نصرت کرتے ہین عمرو بن لحی نے اونسے ایک بت لیا اور اپنے مکان پر آیا اہل عرب کو اوس بت کی پرستش کیطرف دعوت کی اور جس بدعت کو چاہا اپنے اہل مین مروج کردیا اسلیے کہ وہ رئیس اور کاہن تھا شیطان اوسکو خبرین پہونچاتا تھا اور سخاوت مین بھی مشہور تھا حتی کہ وقت موسم کے دس ہزار شتر ذبح کرتا اور دس ہزار روپیہ نقد تقسیم کرتا ریاست اوسکی اولاد مین تین سو برس رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مین سیر دوزخ کو گیا وہان ایک شخص کوتاہ قد سرخ زرد دیکھا مین نے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ عمرو بن لحی ہے اسنے دین اسماعیل کو متغیر کیا تھا اور اہل عرب کو عبادت اصنام کیطرف متوجہ کیا تھا بعد اوسکے دین اہل عرب کا بھی متغیر ہوا بعض سنگ پرستی کرتے اور بعض درخت پوجتے تھے اور بنو حنیفہ روغن اور شہد کی پرستش کرتے تھے ایک مرتبہ اس قوم مین قحط عظیم واقع ہوا روغن اور شہد اونھون نے کھا لیا ایک شخص ج پتھر پر بیٹھکر حاجیون کے واسطے آٹا پیسا کرتا تھا جب وہ مرگیا لوگون نے کہا اسکے جوف مین پتھر ہے اوس پتھر کو پوجنے لگے اور نام اوس شخص کا لات تھا بنی سقیف اوسکو پوجتے تھے کہتے ہین کہ درمیان مین اوسکے شیطان تھا وہ کلام کرتا تھا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو سفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو روانہ کیا تھا کہ اوس بت کو خراب کرین چنانچہ اب وہ پتھر منارہ مسجد طائف کے نیچے ہے قریش مین تین درخت

تھے بطن النخلہ مین اونکی پھل کی وہ پرستش کرتے تھے اسلیے کہ شیطان اونکے پھلون کی رعایت کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم کیا کہ بطن نخلہ مین تین درخت ہین وہان جاکر ایک کے پھل کو کاٹ ڈالین جب حضرت خالد تعمیل حکم شریف سے فارغ ہوکر خدمت اقدس مین حاضر ہوے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمنے کیا دیکھا اونھون نے عرض کیا کہ کچھ نہین دیکھا پھر آپ نے حکم کیا کہ دوسرے درخت کے پھلون کو قطع کرو اوسکی قطع مین بھی کچھ نہ دکھلائی دیا پھر حکم ہوا کہ تیسرے درخت کے بھی پھل قطع کرو جب حضرت خالد تیسری مرتبہ وہان گئے ایک عورت کو دیکھا کہ نہایت غصہ سے دانت پیستی چلی آتی ہے حضرت خالد نے اوسپر تلوار لگائی وہ عورت گر گئی جب بغور اوسکو دیکھا تھوڑا کوئلہ تھا بعد ازان اوس درخت سوم کو بھی اونھون نے قطع کیا اونھین درختونکو لوگ عزی کہتے تھے حضرت خالد نے یہ خبر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا وہی عزی تھی اسکے بعد کوئی عزی نہین ہے

فصل ۳ ۔ عادات عرب کے بیان مین

منجملہ اونکے افتخار ہے جب وقت بہار کا آتا تھا چند قوم کے لوگ مجتمع ہوتے تھے ہر قوم سے ایک شخص کھڑا ہوتا اور اپنی قوم کی تفاخر بیان کرتا اور اشعار فخریہ پڑھتا اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جب دو شخص اپنی اپنی قوم کا تفاخر بیان کرتے ایک دوسرے کا تناقض بیان کرتا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قوم اوس اور خزرج ایک دوسرے پر تفاخر کرتے تھے قوم اوس نے کہا ہماری قوم مین وہ شخص تھا کہ ملائکہ نے اوسکو غسل دیا یعنی حنظلہ بن ابو عامر الذہب جب جنگ احد مین شہید ہوے ملائکہ نے اونکو غسل دیا اور ہماری قوم مین سے عاصم بن افلح تھے کہ جب شہید ہوے اور مشرکون نے چاہا کہ اونکی توہین کرین خداے پاک نے مکھیون کو گرد اوسکے جمع کردیا تا اوسکے گرد کوئی آنہ سکے اور ہماری قوم سے وہ شخص تھا کہ شہید ہوا اور مشرکون نے اوسکی خرابی چاہی لاش اوسکی زمین مین غائب ہوگئی ہرچند تلاش کیا لاش کو نہ پایا اور ہماری ہی قوم سے ایک وہ شخص تھا کہ جسکی موت سے عرش کو جنبش ہوئی تھی یعنی سعد بن معاذ خزرج نے کہا کہ ہماری قوم مین چار شخص زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قاری قرآن تھے یعنی زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو زید اور ہماری ہی قوم سے وہ شخص تھا کہ اللہ پاک نے شعر گوئی مین تائید فرمائی ہے یعنی حسان بن ثابت حکایت ہے کہ غالب بن صوصعہ نے فرزدق کے دروازے پر اونٹ کو ذبح کیا اور اپنے ہمسایونکو تقسیم کیا ایک حصہ سنحیم بن وثیل ریاحی کو بھیجا اوسنے حصہ پھیر دیا اور بہت غضبناک ہوا اور خود ایک اونٹ ذبح کرکے ہمسایون کو تقسیم کیا غالب نے دوسرا اونٹ ذبح کرکے تقسیم کیا سنحیم نے بھی دوسرا ذبح کرکے تقسیم کیا غالب نے اور اونٹ ذبح کرکے تقسیم کیے آخر کو سنحیم مجبور ہوا جب کوفہ مین لوگون نے اوسکو بہت ملامت کی اوسنے عذر کیا کہ مین اوس وقت عاجز تھا میرے پاس کوئی اونٹ باقی نہ رہا تھا لوگون نے سو اونٹ

جمع کردیے اور کہا انکو جاکر ذبح کر چنانچہ اوسنے جاکر ذبح کیے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اون کے
گوشت سے لوگون کو ممانعت فرمائی اور ارشاد کیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ مین نہین ذبح ہوئی ہین انکا کھانا درست
نہین ہے چنانچہ گوشت اونکا پڑا رہا اور وحوش اور طیور نے کھایا لکھا ہے کہ ایک شخص قبیلہ حی مین پہونچا اور ایک شخص کے مکان جاکر پانی طلب کیا
ایک لونڈی اوس مکان سے پانی اوسکے واسطے لائی اوس شخص نے پوچھا کہ یہ کون قبیلہ ہے اوسنے کہا بنی عامر
اوس شخص نے چند اشعار قبیلہ بنی عامر کے بیان مین پڑھے بعد ازان اوس لونڈی سے پوچھا کہ تو کون قبیلہ سے
ہے اوسنے کہا کہ قبیلہ بنی تمیم سے لونڈی نے چند اشعار مدح قبیلہ بنی تمیم مین پڑھے اور جملہ عادات اہل عرب سے
ایک یہ امر ہے کہ جب کوئی شخص اونسے پناہ طلب کرتا ہے وہ لوگ اوسکی حفاظت کرتے ہین **حکایت** ہے کہ مالک
بن خریم ہمدانی نے قصد بازار مکان کا کیا ایک مقام پر ایک اژدہا پیدا ہوا چاہا کہ اوسکو ہلاک کرین وہ اژدہا مالک
کے دروازے پر گیا مالک نے قوم کو اوسکے قتل سے منع کیا اور اونکی عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب لڑکی
سن تمیز کو پہونچتی تھی اوسکو آراستہ کرکے خالی مکان مین لیجاکر اوسکو زندہ ایک گڑھے مین بٹھا کر چلے آتے
تھے جب سے اسلام ظاہر ہوا یہ رسم منقطع ہوگئی اور جملہ عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب کسی کے پاس ہزار
شتر ہو جاتے ایک شتر کی آنکھ نکال ڈالتے اور جب دو ہزار ہوتے دوسرے کی آنکھ قطع کرتے تھے اور اونکے
اعتقاد مین یہ امر تھا کہ چشم بد سے حفاظت ہوگی اور جملہ عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب کسی شتر کے
خارش ہوتی تمام شترون کو جو سالم ہوتے تھے داغ دیتے تھے تاکہ اورون کو خارش نہووے اور اونکی عادات
سے ایک امر یہ ہے کہ جب گاے بیل کو پانی پلانے لیجاتے اگر بیل پانی نہ پیتا تھا اوسکو مارتے تھے تاخوف سے
پانی پی لے اور گاے کو نہین مارتے تھے اسلیے کہ وہ دودھ دیتی تھی اور اونکی عادتون سے یہ امر ہے کہ جب
کوئی شخص سفر کو جاتا اگر راہ مین کوئی جانور جانب چپ سے آتا اور جانب راست چلا جاتا تھا اوسکو مبارک
جانتے تھے اور بطلب حاجت روانہ ہوتے تھے اور اگر اسکے خلاف ہوتا تھا سفر نہین کرتے تھے

فصل ۳ - اہل عرب کے اعتقادات فاسدہ کے بیان مین

اکثر واضع ان اعتقادات کا
عمرو بن لحی تھا منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب بکری پانچ مرتبہ بچہ دیتی اور ہر مرتبہ مین دو بچہ مادہ تو اوسکو آزاد
کردیتے اسیکو بحیرہ کہتے ہین اور منجملہ اونکے عقائد کے یہ ہے کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی نظر کرتے تھے کہ
بعد قضاے حاجت کے ایک شتر آزاد کرینگے جب حاجت پوری ہوتی شتر کو آزاد کرتے تھے اور اسیکو سائبہ کہتے
تھے اور منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ امر ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ایک شتر کے ہاتھ پیر باندھکر اوسکی قبر پر چھوڑ
دیتے حتی کہ وہ شتر بھی گرسنگی سے ہلاک ہوجاتا تھا اور منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ امر ہے کہ جب کوئی مرد سنی مارا
جاتا تھا اوسکا خون دیوانہ کو کھلاتے تھے دیوانگی اوسکی دفع ہوجاتی تھی اور منجملہ اونکے اعتقادات کے کہانت

ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ نفوس بشری کو بواسطہ اختلاط ارواح جانیات کے حاصل ہوتی تھی اور اوس قوت کے سبب سے
احوال کائنات کا دریافت کرتے تھے زمان جاہلیت مین کاہن بہت تھے بعد بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے فن کہانت مفقود ہوگیا او منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ ہی یعنی جب کوئی شخص کسی شہر کو جاتا اور اوس شہر مین وبا ہوتی
وہ شخص در شہر پر مثل چارپایون کے کھڑا ہوتا اور دس مرتبہ مثل گدھے کے بولتا بعد ازان شہر کے اندر داخل ہوتا وبا سے
محفوظ رہتا تھا **فصل ۴ اون امورات کے بیان مین کہ اہل عرب کے ساتھ مخصوص**
ہین منجملہ اونکے کہانت ہی کہ ذکر اوسکا سابقا کیا گیا اور منجملہ اونکے اصابۃ العین ہی یہ خاصیت بنی اسد مین تھی جب
چاہتے کہ اوسکو چشم بد اثر کرے تین روز فاقہ کرتے بعد ازان اوس چیز کو دیکھتے اور کہتے کہ یہ شی بہت اچھی ہے ہنوز
وہ دن تمام نہوتا کہ وہ شی کسی آفت مین مبتلا ہوتی اور یہ نظر بد اونکو اس قدر حاصل تھی کہ جب کوئی چارپایا اونکے
سامنے سے گذرتا غلام کو حکم دیتے کہ جا کر اس چارپایہ کا گوشت خرید لا چند قدم وہ چارپایہ چلکر گر پڑتا اور مقصد
اونکا حاصل ہوتا **صنف** فرس اولاد فارس بن طہموث سے ہین سکونت اونکی درمیان اقلیم ثالث اور رابع او
خامس کے ملک ایران مین ہی بسبب خاصہ اقلیم کے وہان کے لوگ عاقل و خوش شعور زیادہ ہین او تدبیر مملکت اور حصول
علوم اور صنائع مین سب سے افضل اور کامل ہین ماکول او ملبوس اونکا نہایت لطیف ہی **فصل ۵ دیانات**
اہل فارس کے بیان مین زمانہ گشتاسب بن لہراسپ تک اہل فارس کواکب پرست تھے عہد گشتاسب مین
زردشت بن سپیدیومان نسل بادشاہ منوچہر سے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کا کیا گشتاسب تک نہ پہونچ سکا ایک
روز گشتاسب بلخ مین اپنے مکان مین بیٹھا تھا کہ چھت مکان کی شق ہوگئی اور ایک شخص اوس مین سے نکلا
بعض لوگ بوجہ خوف بیخود ہوگئے اور بعض چلے گئے گشتاسب نے بھی اپنی جگہ سے حرکت کی اور پوچھا تو کون ہی اوسنے
جواب دیا کہ مین رسول خدا کا ہون گشتاسب نے کہا کہ تیری چھت سے نکلنے پر وثوق نہین ہوسکتا ہی ہمارے پاس
علما اور حکما ہین اونسے مناظرہ کر اگر وہ تیری اطاعت کی اجازت دینگے تو ہم تیری اطاعت کرینگے آخرالامر علما اور حکما
جمع ہوے اور قول اوسکا سنا بادشاہ کے پاس آئے اور کہا کہ قول درست ہی لیکن کوئی معجزہ اس سے طلب کرنا چاہیے
گشتاسب نے پوچھا کیا معجزہ طلب کروگے اون لوگون نے بیان کیا کہ اسکو مضبوط باندھین اور جو دوا یہ ہمارے پاس
ہین اسپر طلا کرین بعد ازان تانبا گداختہ کرکے اسپر ڈالین اگر یہ شخص مرگیا تو خیر ورنہ اسکی اطاعت کرین زردشت نے
یہ امر قبول کیا اور جس کتاب کو اپنے اوپر منزل کہتا تھا حاضر کیا اور مناجات کی کہ یا الہی اگر یہ کتاب تو نے مجھپر نازل
فرمائی ہی مجکو اس تانبے کے ضرر سے محفوظ رکھ بعد ازان اون لوگون سے کہا کہ اب مجھپر تانبا گرم کرکے ڈالو لوگون نے
اوسکے اوپر تانبا ڈالا وہ تانبا ہر بن مو سے مثل ایک دانہ کے نمود ہوا اون دانون کو خزائن سلاطین مجوس مین
دیکھا تھا گشتاسب نے اطاعت اوسکی قبول کی اور تمام اپنی حکومت مین آتش خانہ بنوائے اور آتش کو قبلہ اپنا

قرار دیا اور ستر برس تک مذہب مجوس کو مستحکم رکھا یہانتک کہ ظہور اسلام ہوا

فصل ۶ — عادات اہل فارس کے بیان مین

منجملہ اونکے حسن سیرت سلاطین اور انصاف عایا ہی کسریٰ کہ سلاطین فارس سے تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ داد خواہی خود کرتا اور چونکہ بعض وقت مین دادخواہ کی سائی دشوار ہوتی ہی حکم تھا کہ جو چاہے عرضی لکھکر دے اور چونکہ یہ بھی غربا کے لیے ایک امر دشوار تھا لہذا صندوق مقفل دروازہ پر رکھا تھا کہ جو چاہے عرضی اپنی صندوق مین ڈال دے اور علاوہ اس اہتمام کے دروازے پر نقارہ رہتا تھا کہ جو دادخواہ آوے نقارہ بجاوے فی الحال بادشاہ اوسکو طلب کرکے دادرسی کرتا حتی کہ یہ نوبت ہوئی کہ سات برس تک کوئی دادخواہ نہ آیا اتفاقاً ایک روز نقارہ کی آواز بادشاہ کے گوش زد ہوئی بادشاہ نے دربان کو حکم دیا کہ کوئی مظلوم آیا ہی اوسکو حاضر کر دربان گیا ایک دراز گوش کو دیکھا اوسکو بادشاہ کے سامنے حاضر کیا وہ دراز گوش نہایت ضعیف تھا دربان کو حکم دیا کہ یہ مظلوم ہی اسکو اصطبل مین لیجا اور دانہ گھانس دلوادے اور اوسکے مالک کے تفحص کا حکم کیا لوگون نے بیان کیا کہ دراز گوش فلان گاذر کا تھا اب یہ ضعیف ہوگیا ہی اوسکے کام کا نہین اسوجہ سے اوسنے مطلق العنان کردیا ہی گاذر کو طلب کیا اور دو شخصون کے سامنے دراز گوش کو اوسکے حوالہ کیا اور عہد لیا کہ اسکی زندگی تک اسکو جدا نکری انصاف رعایا کا یہ ہی کہ ایک روز قباد بادشاہ کسی قریہ مین جا نکلا دیکھا ایک عورت اور ایک لڑکا باغ مین موجود ہی لڑکا ہر بار چاہتا ہی کہ درخت سے میوہ توڑے وہ عورت مانع ہے بادشاہ نے عورت سے کہا کہ اسکو کیون اجازت نہین دیتی ہی عورت نے کہا کہ ابھی اس میوہ سے حق بادشاہ کا نہین نکلا ہی اگر اسکو اجازت دون میری جانب سے خیانت ثابت ہوگی اور جب رعیت نے خیانت کی بادشاہ عدل نکریگا اور برکت مندفع ہوجاویگی قباد اس کلام سے متعجب ہوا اور حکم کیا کہ ہماری رعیت سختی مین ہے ملوک پر خراج جدید مقرر کرین اور رعیت مطلق العنان کی جاوے تا بفراغ بالی بسر کرین اور منجملہ اونکے جلوس سلاطین کا نیروز اور مہرجان مین ہی قبل ایام نیروز اور مہرجان کے منادی ہوتی تھی کہ ان دنون مین کوئی شخص اہل حاجت کو حضوری بادشاہ سے منع نکرے اور جو منع کرے مجرم ہوگا اور بادشاہ قضایای ارباب حاجت مطالعہ کرتا اور وزرا اور قاضی القضات سے کہ جانب است نشستہ تھے مشورہ کرکے مقدمات فیصل کرتا اگر کوئی شخص بادشاہ پر مدعی ہوتا بادشاہ خود وزرا اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوتا اور رو بکاری کرتا اگر حق مدعی کا ہوتا اوسکو حق اوسکا حوالہ کرتا اور اگر اوسکا نہوتا تو مدعی کی تنبیہ کرتا اور منادی کرتا کہ یہ جزا اوس شخص کی ہی کہ عیب جوئی بادشاہ کی کرے اور منجملہ اونکے مرتبہ شناسی ہر شخص کی تھی اگر کوئی شخص چاہتا کہ مرتبہ میرا بلند ہو اور کوئی صفت ارتفاع مرتبہ کی اوسمین نہوتی تو مرتبہ اوسکا بلند نہ کیا جاتا حکایت ہی کہ نوشیروان شہر انطاکیہ کو ایک مدت تک محاصرہ کیے رہا جب احتیاج زر کی ہوئی اپنے ممالک محروسہ کے عمال کو پیام بھیجا کہ مجکو ضرورت زر کی ہی اگر کوئی مہاجن ہو اوسکو روانہ کرو تا وہان کے مالدار لوگ روپیہ قرض دین اور خراج زمین سے ادا کیا جاے کسی ملک مین کوئی مالدار تھا اوسنے وہان کے عامل سے کہا کہ بقدر حاجت بادشاہ کے مین دونگا

اور عوض نہ لونگا بشرطیکہ بادشاہ مجکو اجازت دے کہ اپنے لڑکے کو مین کتابت سکھاؤن عامل نے یہ امر بادشاہ کو لکھا بادشاہ نے کہا کہ اوس سے روپیہ نہ لیا جاوے بلکہ اور لوگون سے قرض لیا جاوے اسلیے کہ اس منفعت مین مضرت بہت ہی اگر فرزند اوسکا کتابت سیکھیگا میری اولاد کا وزیر ہوگا اور وہ لائق وزارت کے نہین ہے پس امور سلطنت مین فساد پیدا ہوگا **فصل** لکھا ہی کہ فارس مین دس آدمی تھے کہ مثل اونکے قسم انسان مین نہ تھے **اول** فریدون کہ عدل اور انصاف مین مشہور تھا بعد ضحاک کے عالم کو عدل و دادرسی سے معمور کیا **دوم** اسکندر بن دارا بن بہمن کہ بادشاہ اور حکیم تھا حکیم ارسطاطالیس کا شاگرد تھا سلاطین روم اور ترک اور چین اور ہند اوسکے مطیع تھے ستیس برس کے سن مین جہان سے رحلت گزین ہوا **سوم** کسری کہ اوسکو نوشیروان بن قباد کہتے ہین زمانہ اوسکا اشرف اور احسن زمان تھا اور اس سے زیادہ کیا اور اشرف ہوگا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے عہد مین پیدا ہوے اور حکایات اوسکی عدل کی مشہور ہین **چہارم** بہرام بن یزدجرد کہ اوسکو بہرام گور بھی کہتے ہین لکھا ہی کہ اوسکا مثل کوئی تیرانداز نہ تھا کہتے ہین کہ ایک روز گلہ آہو بہرام کے سامنے نکلا اور اوسکے ساتھ ایک عورت تھی اوس سے بہرام نے پوچھا کہ آہو کو کسطرح شکار کرون اوس عورت نے کہا کہ سم اور گوش اسکا تیر سے دوسار ہو جاوے بہرام نے کمان کھینچی اتفاقا اوسوقت ہرن سم سے اپنے کان کو کھجلاتا تھا اوسنے تیر لگایا ہرن کا سم اور گوش تیر مین چھد گیا **پنجم** رستم بن زال کوئی سوار اوسکے مثل مین نہ تھا مشہور ہے کہ اگر اوسکے ساتھ ہزار سوار ہوتے دو ہزار سے مقابلہ کرتا اس صورت سے کہ ہزار حریف ہزار سوار سے مقابلہ کرتے اور ہزار سے خود مقابلہ کرتا اور ہلاک کرتا **ششم** جاماسب منجم وزیر گشتاسب بن لہراسب اوسنے اپنی کتاب مین خروج عیسی علیہ السلام و بعثت پیغامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دی ہی مثل اوسکے کوئی منجم نہین ہوا **ہفتم** بزرجمہر وزیر نوشیروان کہ صاحب رای و تدبیر و عقل و ذکا تھا لکھا ہی کہ اہل ہند نے شطرنج ایجاد کی اور بادشاہ نوشیروان کو ہدیہ بھیجی بزرجمہر نے اوسکے کھیلنے کا طریقہ نکالا اور اوسکے مقابلہ مین بازی نرد نکالی اور ہندوستان کو روانہ کی **ہشتم** باربد مغنی کسری پرویز لکھا ہی کہ جب کوئی شخص چاہتا کہ کوئی امر بادشاہ سے عرض کرے باربد سے بیان کرتا وہ اوسکو نظم کرتا اور اوسکے واسطے راگ ایجاد کرتا اور بادشاہ کے سامنے اوسکو گاتا پادشاہ اوس امر سے مطلع ہو جاتا اور غرض صاحب غرض کی حاصل ہو جاتی **نہم** صانع تصویر شبدیز اور وہ ایک گھوڑا بہت خوبصورت تھا کسری نے حکم کیا کہ سطح کوہ بی ستون پر ایک محل بناوین اور صورت شبدیز کی اوس محل مین اسطرح بناوین کہ گھوڑا کھڑا ہو اور کسری اوسپر زرہ پہنے ہوے سوار ہو بعض کہتے ہین کہ صنعت جن کی ہے اسلیے کہ اسقدر نزاکت کے ساتھ تصویر بنانا صنعت انسان سے خارج ہے **دہم** فرہاد صانع نہر قصر شیرین اوسنے اوس ہر کان مین صورت شیرین کی بہت خوبصورت بنائی ہے ایک شخص اوس تصویر پر عاشق ہوا لوگون نے ناک اوس تصویر کی توڑ ڈالی اس زمانہ تک وہ تصویر بدون ناک کی ہے **صنف دوم**

یہ بڑی قوم ہے اولاد عیص بن اسحق علیہ السلام سے سکونت اونکی جانب غربی اقلیم خامس و سادس کے ہے اور ملک انکے بہت وسیع ہین رنگ مین سپیدی زیادہ ہے اور بدن انکے سخت زیادہ ہوتے ہین اور طبیعت انکی لہو و طرب کیطرف زیادہ متوجہ ہے اسلیے کہ وہ طرف زہرہ کے متعلق ہے

فصل ۷ - دیانات اہل روم کے بیان مین

اہل روم قدیم الایام مین اعتقاد حکما پر تھے اسلیے کہ وہ اپنے زعم دانائی مین مثل رسولون کے تھے بواسطہ عقل اور بسبب مجاہدہ اور ریاضات کے اس مرتبہ کو پہونچے تھے کہ درمیان انبیا اور حکما کے فرق قلیل باقی رہا تھا اور اونمین وہ شخص بادشاہ ہوتا تھا کہ نہایت عاقل اور دانا ہوتا تا امور مملکت مین خرابی نہ واقع ہو اور خلق کو تہذیب نفوس اور مکارم اخلاق تعلیم کرے اور اذیت حیوان کو دفع کرے جب کسی پادشاہ مین کوئی عیب دیکھتے تھے دوسرے شخص کو بادشاہ کرتے تھے اتفاقاً ایک بادشاہ کو کوئی عارضہ لاحق ہوا لوگون نے چاہا کہ اوسکو موقوف کرکے دوسرے کو بادشاہ کرین اوسنے کہا چندے صبر کرو مین اپنا علاج کرتا ہون اگر اچھا ہو گیا تو مین بادشاہت کرونگا ورنہ تمکو اختیار ہے وہان سے ملک شام مین معالجہ کے واسطے گیا وہان نصرانی ہو گیا اور ایک جماعت قسوس اور رہبانین اپنے ہمراہ ملک روم مین لایا اور اپنی قوم کی دعوت کی قوم نے قبول کیا اور سب نصرانی ہو گئے اونمین تین فرقہ ہوے ایک گروہ کہنے لگا کہ مسیح ابن اللہ ہے اس گروہ کو ملکانی کہتے ہین دوسرے فرقہ نے کہا کہ مسیح اور الٰہ اور روح القدس ہے اس گروہ کو نسطوری کہتے ہین تیسرے گروہ نے کہا عیسیٰ خدا ہے اس گروہ کو یعقوبی کہتے ہین یہ اعتقادات اونکے ابتک قوم نصاریٰ مین موجود ہین

فصل ۸ - عادات نصاریٰ کے بیان مین

منجملہ اونکے اس قوم کی ایک یہ عادت ہے کہ اپنے مکانون مین صورت حکما اور سلاطین وغیرہ کی تبرکاً بناتے ہین اور صورت گری مین بہت مشاق ہین لکھا ہے کہ ایک صورت گر کسی شہر مین وارد ہوا کوئی شخص رات کو اوسکو اپنے گھر مہمان لیگیا شب کو جب وہ غافل ہوا جو کچھ اوسکے پاس نقد تھا لے لیا اور اوسکو اپنے مکان سے لیجاکر دور ڈال دیا جب صبح کو اوسکو ہوش آیا نقد اپنے پاس نہ پایا حاکم شہر کے پاس دادخواہ ہوا حاکم نے پوچھا نشان مکان اور نام صاحب مکان سے تو واقف ہے اوسنے کہا نہین لیکن جو لوگ وہان حاضر تھے اونکی صورت میرے پاس کاغذ پر لکھی ہے اوس کاغذ کو دیکھکر لوگون نے بیان کیا کہ فلان حامی ہے اوسکو طلب کرکے روپیہ اوسکا دلوا دیا اور منجملہ اونکی عادات کے ایک یہ عادت ہے کہ اپنے لڑکے کو خصی کرتے ہین اور بہ نیت عبادت اوسکو وقف کرتے ہین وہ لوگ عبادت خانون مین رہتے ہین رہبان اونھین کو کہتے ہین اور اونکی قضیب مین کوئی نقص نہین آتا اسی سبب سے مجامعت پر قدرت رکھتے ہین ولیکن اونسے عورت حاملہ نہین ہوتی ہے اور تبرکاً یہ رسم ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کرتا ہے تو اپنی عورت کو کسی رہبان کے پاس لیجاتے ہین تاکہ وہ بکارت زائل کردے اور شوہر بھی ہمراہ ہوتا ہے تا حال زوال بکارت کا معلوم کرے

صنف ترک یہ قوم بہت ہے

سکونت انکی جانب شرقی اقالیم کے ہے شمال سے جنوب تک اس قوم کو اور قومون سے بسبب کثرت عدد اور زیادت شجاعت کی امتیاز حاصل ہے انکی طبیعت پر ظلم اور غضب اور قہر اور ایذا رحیوان غالب ہی اور ہمیشہ انہین خصومت غالب رہتی ہی اس قوم کا کوئی دین خاص نہین ہی بعض آفتاب پرست ہین اور بعض نصرانی ہین اور بعض اور ملل پر ہین لکھا ہی کہ ہشام ابن ملک نے بادشاہ ترک کو دعوت اسلام کی رسول نے بیان کیا کہ جب مین اوسکے پاس گیا وہ بیٹھا اپنے ہاتھ سے زین بناتا تھا مین نے کہا کہ بادشاہ عرب کو تیرے ساتھ محبت ہی چاہتا ہی کہ تو اسلام قبول کرے اوسنے کہا کہ اسلام کسکو کہتے ہین مین نے شرائط اسلام بیان کیے اوسنے بعد چند روز کے مجکو طلب کیا جب مین اوسکے پاس گیا وہ ایک پشتہ پر کھڑا تھا اور اوس پشتہ کے نیچے لاکھ سوار مسلح کھڑے تھے مجھسے کہا کہ اپنے مالک سے کہدو کہ اس قوم مین کوئی پیشہ نہین ہر کسی کا مال چھین کے کھاتے ہین اور اسلام مین حرام ہی کہان سے کھاوینگے

فصل ۹ ۔ انکی عادات کے بیان مین

ایک عادت یہ ہی کہ زانی اور سارق پر بہت عذاب کرتے ہین اور اکثر جادوگر ہوتے ہین جادو انکا بطرز عجیب و غریب ہوتا ہی **حکایت** ہی کہ ایک دہ ترتری نے ایک عورت کو گرفتار کیا ایک مدت تک وہ عورت اوسکے ساتھ رہی ناگاہ وہ شخص بیمار ہوا اوسکے اقربا نے کہا کہ اس عورت نے کچھ اسکو کھلایا ہی ایک وزسب جمع ہوے اور ایک عورت جادوگر کو لائے اوسنے اوس عورت کو بکری پر سوار کیا اور گرد اوسکے تمام اقربا اوس مرد کے سر برہنہ کھڑے ہوے اور اوس عورت نے جادو شروع کیا ناگاہ گوسپند نے آواز کی اونھون نے آواز گوسپند کی سنتے ہی کہا کہ یہ بیماری اس عورت کے سبب سے نہین ہوا اور انکی عادات مین یہ ہی کہ جب کوئی بیمار ہوتا ہی ایک جماعت اوسکے گرد جمع ہوتی ہی اور گوسپند اوسکے چپ و راست دوڑاتے ہین اور کہتے ہین کہ ملک الموت کو دفع کرتے ہین آونین سے ایک جماعت کی عادت ہی کہ بکریکا شانہ دیکھکے کام کرتے ہین کہ جیسا رنگ اوسمین ظاہر ہوتا ہی اوسکے موافق کام کرتے ہین اور اس علم کو معتبر جانتے ہین اور اس قوم مین ایک پتھر ہی جب اوسکو پانی مین ڈال دیتے ہین فی الحال ابر پیدا ہوتا ہی اور بارش ہوتی ہی اوسکو حُبت کہتے ہین اوس پتھر کا ایک پارہ جلال الدین خوارزم شاہ کے پاس تھا حسن محمد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین مجلس عماد الملک مین حاضر تھا تذکرہ حُبت کا ہوا بعض حاضرین کو یہ امر بعید معلوم ہوا عماد الملک نے حکم کیا کہ فلان ترک کو حاضر کرین جب وہ حاضر ہوا اوس سے کہا کہ اس قوم کو عمل حُبت دکھلادے اوس ترک نے وہ ہی پتھر اوٹھا کر ظرف آب مین ڈال دیا فی الحال ابر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہوئی حالانکہ فصل بارش نہ تھی اسمعیل بن احمد سامانی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین ترکون کے مقابلہ کو گیا میرے ہمراہ بیس ہزار سوار تھے اور اونکے ساتھ ساٹھ ہزار چند مرتبہ مقابلہ کیا غلبہ حاصل ہوا ایک روز ایک سپاہی میری فوج سے آیا اور بیان کیا کہ میرا عزیز فوج ترک مین نوکر ہے وہ کہتا تھا کہ ہماری فوج مین ایک شخص ہی کل تمہاری فوج مین اولے برساویگا کہ سبب تمہاری ہلاکی کا ہوگا اسمعیل نے اوس سپاہی کو بہت جھڑکا اور

کہا یہ امر قدرت بشر سے خارج ہی دوسرے روز صبح کو ابر عظیم نمودار ہوا اور منتشر ہونے لگا مجھپر خوف طاری ہوا اور گھوڑے سے
اوتر کر دو رکعت نماز ادا کر کے مناجات کرنے لگا بعد تھوڑے عرصہ کے ایک سپاہی میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ وہ
آفت اللہ تعالی نے ہمسے دفع کی مین نے سر اوٹھایا دیکھا کہ وہ ابر میری فوج سے جدا ہو گیا اور فوج ترک پر ژالہ باری
کرتا ہی میری فوج نے چاہا کہ ہمکو اجازت ملے تو اوسوقت فوج غنیم پر حملہ آور ہوں مین نے منع کیا اور کہا کہ عذاب خدا
اونکے واسطے کیا کم ہے دوسرے روز لشکر غنیم مین کوئی نہ تھا بہت اسباب میری فوج کے ہاتھ لگا مین نے اللہ کا
شکر کیا **صنف ہند** یہ قوم بھی بہت ہی جانب مشرق اقلیم اول وثانی کے ساکن ہین ذکاوت اور عقل اور
صناعت مین مشہور ہین **فصل ۱۔ مذاہب اہل ہند کے بیان مین** اکثر ان لوگون کا مذہب تناسخ
ہی اور بعض وجود باری تعالی کے معترف ہین لیکن انبیا کے منکر ہین اور بت پرست ہین انکا ایک بادشاہ تھا حکیم برہمن
اکبر اوسکا نام اور وہی پیشوا اس قوم کا تھا برہمن اوسکی اولاد مین ہین حکمت ہندی اوسیکی ایجاد ہی ایذا رسانی حیوانکی
اونکے مذہب مین جائز نہین اسی وجہ سے براہمہ گوشت نہین کھاتے برہمن کے پاس سات حکیم حاضر ہوے اور کہا
اہم اشیا یہ ہی کہ ہم اس امر مین فکر کرین کہ ہم کہانسے آئے اور کہان جاوینگے اور کسواسطے آئے ہین حکیم اول نے
کہا کہ جو لوگ ہمسے سابق تھے اونکو یہ امر نہین معلوم ہوا ہمکو بھی نہ معلوم ہوگا دوم نے کہا کہ اگر مخلوق خالق کے اندر
اطلاع پاوے حکمت منتقض ہو جاوے اور غرض نہ حاصل ہوے سوم نے کہا کہ ہم اپنے نفوس سے مطلع ہین اور یہ
اہم ترین مقدمات ہے اسلیے کہ معرفت حاضر کی معرفت غائب سے دشوار ہے چہارم نے کہا کہ جو شخص اپنے نفس سے
آگاہ نہین اوسکو کچھ معلوم نہین پنجم نے کہا کہ اسی سبب سے صحبت علما اور تحصیل علم واجب ہی ششم نے کہا کہ ہر شخص پر
واجب ہی کہ تحصیل اسباب سعادت نفس اپنے سے غافل نرہے خصوصًا ایسے مقام مین کہ بقا وہان ممتنع اور خروج
وہانسے واجب ہی ہفتم نے کہا کہ ہم یہان مضطر آگئے ہین اور متحیر یہانسے جاوینگے اقوال اہل دیانات مین مختلف
ہین بعض کہتے ہین کہ دنیا دار بلا ہے اور آخرت دار سعادت جو شخص وہان پہونچا سعادت اوسکو حاصل ہوئی اسیوجہ
سے یہ لوگ اپنے تئین قتل اور ضرب و حرق سے ہلاک کرتے ہین تا محنت دنیا سے نجات پاکر سعادت آخرت
حاصل کرین **فصل ۲۔ عادات اہل ہند کے بیان مین** اس قوم کی ایک یہ عادت ہی کہ جب
کوئی اپنے نفس کو ہلاک کرنا چاہتا ہے بادشاہ وقت سے اول اجازت طلب کر کے بعد اوسکے منھ پر نقاب
حریر کی ڈال کے چارپایہ پر سوار ہوتا ہی اور طبل وغیرہ بجواتا ہی اور گرد اوسکے تمام اعزا اور اقارب اور گرد و جوار کے
لوگ ہوتے ہین اور سر پر ٹوپی ریحان کی رکھتے ہین اور دماغ کی جگہہ پر ایک سوراخ رکھتے ہین اور اوسمین گندھک
وغیرہ بھر کر روشن کرتے ہین اور اوسکو پان کھلاتے ہین بعد تشہیر کے ایک آتش عظیم مین اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور
اوسکے ہاتھ مین ایک خنجر دیتے ہین تا کہ وہ اپنے نفس کو ہلاک کرے اور ایک عادت یہ ہے کہ ہمیشہ خدمت بت کی

کرتے ہین جب کوئی شخص مدت دراز تک خدمت بت کی کرتا ہی ایک تاج روئی کا بناکر اوسکو روغن مین آلودہ کرتا ہی اور سر
انگشت مین ایک فتیلہ رکھکر روشن کرکے آگے بت کے بیٹھتا ہے تاکہ ہلاک ہوجاوے اور منجملہ اونکی عادت کے قمار بازی
ہی جب تمام مال اپنا ہار جاتے ہین اپنے اعضا پر بازی بدکر کھیلتے ہین اوسوقت اگر کوئی عضو اونکا قطع کیا جاتا ہی دریغ
نہین کرتے ہین اور منجملہ اونکی عادات کے یہ ہی کہ پانی اور آگ کی قسم کھاتے ہین ایک شخص راوی ہی کہ ایک مرتبہ
مجکو کسی جرم مین متہم کیا اور مجکو یہانتک مارا کہ میرے ہوش وحواس باختہ ہوے بعدازان مجسے کہا کہ آب و آتش کی
قسم کھا میری فہم مین یہ قول نہ آیا آخر وہ ایک دیگ لائی اور اوسمین پانی جوش کیا اور اوسمین تیر ڈالدیا اور مجسے کہا کہ
اسمین سے تیر نکال دے ناچار مین نے تیر نکال دیا پس مجکو اونھون نے چھوڑدیا اور عذرخواہ ہوے اور ایک عادت
یہ ہی کہ اکثر لوگ بتخانون مین مال ومتاع چڑھاتے یہانتک کہ عورتون کو چڑھاتے ہین وہ عورتین نذر ہین بر وقف
ہوتی ہین اور اونکو زوانی صنم کہتے ہین اور اکثر عورتین خود بھی اپنے تئین وقف بتخانون کا کرتی ہین دستور ہی کہ جو بتخانے
مین بتون کی زیارت کے لیے آتا ہی تین دن مہمان رہتا ہی وہین کے مال سے کھاتا ہے اور اگر خواہش جماع کی ہوتی ہے
اونھین عورتون سے مجامعت کرتا ہی اور بعد تین روز کے رخصت ہوتا ہی سلاطین اونکی سفارش مجرمون کے حق مین مسموع
کرتے ہین اور ایک عادت اونکی یہ ہی کہ دو آدمی شریک ہوکر ایک عورت سے نکاح کرتے ہین ایک شخص تاجر ناقل ہی کہ مین
ملک ہند مین گیا وہان ایک شہر مین پہونچکر مکان کرایہ کا لیکر مقیم ہوا صاحب خانہ کے پاس ایک عورت تھی میرے سامنے
اوس سے صحبت کی مجکو ہنسی آئی اوسنے کہا ہمارے نزدیک یہ عیب نہین ہے دوسرے روز دوسرا شخص آیا اور
عورت کے پاس رہا تیسرے روز پھر وہی شخص اول آیا مین نے اوس سے کہا کہ کل یہان اور شخص تھا اوسنے کہا میرا
بھائی تھا مین نے کہا تیری جورو سے ہم خواب ہوا تھا اوسنے کہا کہ وہ بھی اوسکا شوہر تھا یہ عورت شراکت مین ہی
ایک روز وہ مچھلی کے شکار کو جاتا ہی مین یہان رہتا ہون دوسرے روز مین شکار کو جاتا ہون وہ یہان رہتا ہی اور
ایک اوس قوم کی یہ رسم ہی کہ جب بادشاہ انتقال کرتا ہی سب مرد ریش اپنی قطع کرتے ہین اور سب عورتین اپنے گیسو کٹواتی
ہین ایک شخص ناقل ہی کہ مین نے ایک عورت خوبصورت بادشاہ کے واسطے خرید کی مصاحب بادشاہ کے اوسکے
گیسو قطع کرنے کو آئے مین ہزار دینار دیتا رہا کہ گیسو اوسکے نہ کاٹین کچھ سودمند نہوا اور بال اوسکے سر کے تراش ڈالے
اور منجملہ اونکی عادات کے احراق موتی ہی جب کوئی شخص مرجاتا ہی اوسکو آگ مین جلاتے ہین اگر اوسکی عورت یا عزیز
یا دوست اوسکی موافقت چاہتے ہین اوسکو بھی جلادیتے ہین اور منجملہ اونکی عادات کے یہ امر ہی کہ جب کسی امر مین ہمت
اپنی مصروف کرتے ہین وہ امر واقع ہوتا ہی لکھا ہی سلطان محمود جب شہرہاے ہند کا محاصر تھا بیمار ہوا اور ہرگز افاقہ نہوتا تھا
ایک شخص آیا اور خبر دی کہ ایک جماعت ہنود نے ہمت اپنی اس امر مین مصروف کی ہی کہ بادشاہ بیمار رہے سلطان نے
پوچھا کہ اسکی کچھ تدبیر بھی ہی اوسنے کہا کہ طبل وغیرہ خوب زور سے بجوائے جائین کہ وہ سب مشوش ہوجائین چنانچہ

بادشاہ نے یہی کیا اوسکو مرض سے شفا ہوئی **صنف زنج** یہ قوم بہت ہی جانب مغرب اقلیم اول کے مسکن گزین
ہی حکما قائل ہین کہ یہ قوم رذیل ترین اصناف بنی آدم ہے اسلیے کہ زمین انکی ملک کی بسبب شدت حرارت آفتاب
کے محترق ہی اسیوجہ سے رنگ انکے سیاہ ہوتے ہین اور بوانکے جسم کی کریہ اور عقول انکی فاسد اور طرب انپر غالب رہتی ہر
اور انکی کوئی شریعت نہین ہی منجملہ انکی عادات کے یہ امر ہے کہ جب بادشاہ انکا ظلم کرتا ہی رعایا متفق ہو کر اوسکو معزول
کرتی ہے اور دوسری کو بادشاہ کرتی ہی اور کہتی ہی کہ ظالم نیابت زمین کے لیے سزاوار نہین ہی اور منجملہ اونکی عادات کے
یہ امر ہی کہ زیور لوہے کا بناتے ہین اور لوہا اونکے نزدیک مثل سونے چاندی کے ہے اور منجملہ اونکی عادات کے یہ ہے
کہ گائے پر سوار ہوتے ہین اور ایک گائے ملک زنگبار مین ہوتی ہی نہایت تیز رفتار مثل شتر کے اوٹھتی اور بیٹھتی ہی وہی
گائے سواری کے واسطے مخصوص ہی **صنف نوبہ** یہ قوم عظیم ہی ملک مصر کے دکن جانب شہر انکے بہت ہین
عقاید انکے موافق عقاید نصرانیون کی ہین انکے بادشاہ کا نام کاملیل عظیم ہی اوسکے معتقد ہین اور بیان کرتے ہین کہ وہ طعام نہین
کھاتا ہی شراب اور طعام اوسکے پاس پوشیدہ لیجاتے ہین اگر کوئی شخص اس راز پر مطلع ہو جاے اوسکو ہلاک کر ڈالتی
ہین اور تمام رعایا بادشاہ کی محکوم ہی جو چاہے اوسپر کرے کوئی مزاحم نہین محمد بن مروان کہتا ہی کہ جب مجکو ابومسلم کی
لڑائی مین شکست ہوئی ملک نوبہ مین پہونچا وہان کے بادشاہ نے میرا رہنا گوارا نکیا میری ملاقات کو ایک مرتبہ
آیا ایک مرد سیاہ دراز قد تھا مین اوسکے استقبال کو در خیمہ تک گیا وہ بادشاہ در خیمہ پر خاک مین بیٹھ گیا ہر چند مین نے
اصرار کیا کہ چلکر خیمہ مین جلوس کرے کچھ قبول نکیا آخر مین نے خاک پر بیٹھنے کا سبب پوچھا اوسنے کہا خداے
پاک نے مجکو بادشاہی عنایت کی مجپر تواضع واجب ہی بعد ازان مجسے کہا کہ جامہ حریر کیون پہنتا ہے تمہارے مذہب
مین حرام ہے مین نے کہا متابعت سلاطین سلف کرتا ہون اوسنے کہا شراب حرام ہی کیون نہین پیتے ہو
مین نے جواب دیا کہ مین نہین پیتا ہون بعض فاسق پیتے ہین اوسنے کہا مال رعیت کا بیوجہ کیون لیتے ہو مین نے
کہا کہ بعض حاکم ظالم لیتے ہین مین نہین لیتا ہون ایک ساعت سر بگریبان رہا بعد ازان چلا گیا اور چند لوگ متعین کیے
کہ مجکو جلد وہانسے نکالدین **صنف بربر** یہ قوم اقلیم سوم کی جانب مغرب مین برقہ سے کنارہ بحر محیط تک
رہتی ہے انکی طینت مین جور وجفا اور غصہ و رفتنہ انگیزی اور گمراہی بہت ہی بعض کہتے ہین کہ یہ لوگ بقایاے قوم
جالوت سے ہین انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک غلام خرید کیا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غلام کس قوم سے ہے مین نے عرض کیا کہ قوم بربر سے آپ نے ارشاد کیا کہ اسکو بیچ ڈالو
اگرچہ ایک دینار کو بکے مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس امت مین اللہ پاک نے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا اس قوم
نے اوسکو ذبح کیا اور گوشت پکایا انکی عادت سے یہ امر ہے کہ غربا کی دعوت کرتے ہین اور اعزاز و اکرام اوسکا بہت
کرتے ہین اور نہایت فضیلت اور کرم جانتے ہین **صنف حبش** یہ قوم جنگل مین کنارے دریاے خزر کے

رہتی ہی درمیان اس قوم اور قزوین کے تین منزل کا فاصلہ ہی ہر ملک مین ایک بادشاہ مخالف دوسرے بادشاہ
کے ہی درمیان بادشاہون کے ہمیشہ لڑائی رہتی ہی اور مذاہب انکے مختلف ہین بعضے زایلہ اور بعضے شیعی اور بعضے
ناصری ہین اور لباس و طعام انکا سب لوگون سے خلاف ہی جو شخص انکا احوال مشاہدہ کرتا ہی متعجب ہوتا ہے

فصل ۱۲ عادات قوم جبل کے بیان مین اگر کوئی شخص کسیکو قتل کرتا ہی اور قاتل کا سراغ نہین ملتا ہی تو
ایک شخص کو اوسکی قوم سے ہلاک کرتے ہین لکھا ہی کہ ایک شخص نے کسیکو قزوین مین قتل کیا اور گیلان مین چلا گیا مقتول
کی قوم نے قاتل کو گیلان مین گرفتار کیا حاکم گیلان نے استفسار حال کیا ان لوگون نے بیان کیا کہ اسنے ہمارے
بھائی کو قتل کیا ہی حاکم نے کہا تم بھی اسکے بھائی کو قتل کرو ان لوگون نے کہا یہ ہمارے مذہب مین جائز نہین
حاکم نے کہا تمھارے بھائی کا کیا سن تھا اون لوگون نے کہا چالیس برس کا تھا حاکم نے کہا جبتک چالیس برس کا ہوگا
اسکو قتل کرنا اور منجملہ اونکی عادات کے یہ امر ہے کہ انکی عورتین چہرہ اور سر اور بازو کھولے ہوے مردون سے اختلاط
کرتی ہین اور زنا اس قوم مین بہت کم ہے اور جملہ اونکی عادات سے ایک یہ عادت ہی کہ انکی قوم کے سنار ایسی دو کا
سکہ اکثر سلاطین کے رکھتے ہین جو شخص چاہے روپیہ اونسے بنوالے اور ایک اونکی یہ عادت ہی کہ شغال کی آواز سے
تفاول کرتے ہین اکثر چالیس چالیس روز متواتر اونکے ملک مین بارش ہوتی ہی اور نہایت پریشان ہوتے ہین اور قریب
شہر کے جنگل مین شغال بہت رہتے ہین اور تمام چلاتے ہین جسوقت شغال کی آواز کے ساتھ کتا بھی بولتا ہی
حکم کرتے ہین کہ کل آفتاب نکلیگا اور بارش موقوف ہوگی چنانچہ لوگون نے اسکا بھی تجربہ کیا ہی اور جملہ عادات سے
ایک یہ ہے کہ جب کوئی عابد زاہد انکے ملک مین وارد ہوتا ہے غایت اعتقاد سے کہتے ہین مصلحت یہ ہی کہ تربت
اسکی اسی ملک مین بنے تا برکت اسکی ہمسے زائل نہووے لکھتا ہی کہ ایک سید خوبصورت وہان وارد ہوا
اہل گیلان نے کہا کہ یہ شخص نہایت متقی ہے اسکو قتل کرکے یہین دفن کرین اور اسکی زیارت کیا کرین اور سفر
مدینہ منورہ سے باز رہین جب سید صاحب نے یہ امر سنا قوم سے کہا کہ مین یہانسے سفر نکرونگا اگر زیارت میری زندگی
مین کرو اولی ہے

نظر دوم صناعات کے بیان مین چونکہ انسان پوشاک اور خورش کا محتاج ہی
اور حصول اسکا چند مقدمات پر موقوف ہی اور ہر فرد بشر مین اجتماع کل مقدمات کا دشوار ہی حکمت حکیم ازل کی اس
امر کو مقتضی ہوئی کہ شہر اور قریات مین اجتماع اناس ہوا ور ہر قوم ایک صنعت کے ساتھ قیام کرے اس مقام مین
چند باب صناعات کے مذکور ہوتے ہین

باب اول فلاحت کے بیان مین اہم ترین اور اولین صناعات
صناعت فلاحت ہی اور وہ دو قسم پر ہی زراعت اور غرس

نوع اول زراعت صاحب فلاحت نے لکھا ہی
کہ اگر بعد بارش کے زمین شق ہو جاے تو زراعت خوب ہوگی جب کوئی گھانس کا نشان زمین مین پیدا ہو دیکھنا چاہیے
کہ جڑ اوسکی سخت ہی یا نرم اگر جڑ اوسکی سخت ہی تو معلوم کرنا چاہیے کہ زمین مین قوت بہت ہے اور اگر نرم ہی تو معلوم کرنا

چاہیے کہ زمین مین قوت کم ہی ارض قوی لائق گیہون کے ہوتی ہی اور ارض ضعیف لائق جو کے اور باجرہ کیواسطے
زمین رمل آمیز چاہیے جب ایک سال زراعت کرین دوسرے برس اوس مین کو بے زراعت رکھین تا قوی ہووے
اور چاہیے کہ تخم ایک سال کا ہووے دوسالہ ضعیف ہوتا ہی اور سہ سالہ ناقص ہوتا ہی اگر عصارۂ موش تخم پر ڈال کر اوس
تخم سے زراعت کرین تو وہ زراعت گزند موش سے محفوظ رہیگی اگر آب خیار سے زراعت یا اوسکے تخم کو تر کرین کوئی حیوان
موذی اوس زراعت کے گرد نجاویگا اگر چاہین کہ زراعت جلد بار آور ہو تخم نطرون ومی مین ملا کر بودین اور اگر تخم کو عصارۂ
حنظل مین تر کرکے بودین تو زراعت اور اوسکے ثمر مین کڑواپنہ پیدا ہوگا **نوع دوم غرس** صاحب فلاحت نے لکھا
ہی کہ اگر حال زمین کا دریافت کرنا منظور ہو چاہیے کہ ایک گڑھا بقدر ایک گز کے کھودین اور ایک شیشے مین مٹی
اوسکی ڈال کر پانی مین ملا دین جب مخلوط ہو جاوے اوسکو رکھدین تا خاک پانی کے نیچے بیٹھے اور پانی صاف ہووے
بعد ازان اگر اوس پانی کا ذائقہ اچھا ہووے دریافت کرین کہ زمین اچھی ہی جب درخت لگانے کے واسطے گڑھا
کھودین اگر زمین بلند ہو دو گز گہرا گڑھا کھودین اور اگر زمین پست ہو ایک گز اسلیے کہ حرارت آفتاب زیادہ اس سے
نہین پہونچتی ہے درخت میوے کے لگانے مین چاہیے کہ قمر زائد النور ہو اور قبل استواء لیل و نہار کے درخت لگاوے
تا ثمر خوب پیدا ہووے اگر کوئی شخص چاہے کہ دانہ انگور مین تخم نہو اوسکی شاخ کو شگافتہ کرے اور مغز اوسکا نکالکر اوسکی
پوست کو ملا کر باندھے اور گوبر اوسپر لگا کر بودے انگور بے تخم پیدا ہوگا اور جس درخت مین یہ عمل کرین تخم اوسکا چھوٹا
ہوویگا اگر کوئی شخص چاہے کہ انگور دوا گزیدہ حیوانات موذی کا ہووے شاخ اوسکی بقدر چار انگشت کے شق کرے
اور اوسکا مغز نکال کر اوسمین تریاک اکبر بھر کرے اور اوسکے پوست سے پھر اوسکو باندھکر بودے اور قدرے تریاک
اوسپر ڈالدے اور ہمیشہ اوسکی شاخ مین تریاک ڈالتا رہے انگور اوسکا گزیدہ حیوانات موذی کے واسطے دوا ہوگا اگر چاہین
کہ ایک خوشہ مین انگور بالوان مختلف پیدا ہون سب طرحکے انگور کی ایک ایک تاک لا کر باہم مخلوط کرے اور اونٹ
کی ساق مین اوسکو بودے کہ چار انگل وہ ہڈی خالی رہے اور اوسکو زمین مین دفن کردے اور تھوڑا اسماد عتیق
اوسپر ڈالدین کہ سر تاک کا پوشیدہ ہو جاوے پس انگور بالوان مختلف پیدا ہونگے اگر چاہین کہ کسی میوہ پر کچھ کتابت
ظاہر ہووے پس چاہیے کہ جب میوہ خام ہو اوسپر جو چاہین روشنائی سے لکھدین جب میوہ پختہ ہوگا کتابت اوسپر
باقی رہیگی اور اگر روشنائی اوسپر سے محو کرین کتابت بالوان مختلف ظاہر ہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

باب دوسرا شبانی مین یہ کام امہات صناعات سے ہے اسلیے کہ غذا انسان کی یا نبات ہی یا حیوان
اور نبات کے حصول مین مشقت کثیرہ ہی بخلاف حیوان کے اور کوئی مال ایسا نہین ہے کہ ہر سال دو چندان
ہووے بے مشقت شاقہ کے مگر چارپائے کہ گھانس پانی پر قناعت کرتے ہین اور ہر سال مضاعف ہوتی ہین
اور حبوب ایک سال مین چند اضعاف ہوتے ہین الا مشقت سے خالی نہین اور چارپایون مین سوائے زیادت

کے اور بھی فوائد مثل دودھ اور اون کے ہوتے ہین **فصل ۱ ۔ اشتبانی کے اعمال عجیبہ کے بیان مین**
اگر کوئی شخص چاہے کہ بکریان زیادہ ہون پس چاہیے بکریان اصناف مختلف کی جمع کرے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے منقول ہی کہ ایک عورت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئی
اور عرض کیا کہ میری بکریان زیادہ نہین ہوتی ہین آپ نے ارشاد کیا رنگ اونکا کیا ہے اوس عورت نے عرض
کیا کہ رنگ اونکا سیاہ ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اونمین سپید بھی مخلوط کرے اگر وقت قرار حمل کے باد جنوبی چلتی ہی
بچہ مادہ ہوگا اور اگر شمالی ہو بچہ نر ہوگا اگر کوئی شخص چاہے کہ بچے کسی رنگ مخصوص کے پیدا ہون پس چاہیے کہ
بکریون کی نظر کے سامنے وہ بھی رنگ اکثر رکھے اسلیے کہ وقت حرکت بچہ کے جو شئی اوسکی ما کے سامنے ہوتی ہے بچہ
اوسی صورت کا پیدا ہوتا ہی لکھا ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ماموں کی بکریان چراتے تھے جب حضرت
یوسف صدیق علیہ السلام پیدا ہوے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے ماموں سے کہا مین چاہتا ہون کہ
اپنی زمین پر بکریان تمہاری چراؤن اونکے ماموں نے کہا کہ اجرت اپنی مقرر کرو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا
درمیان بکریون کے جا کر ملاحظہ کرو جو بکری سرخ یا سیاہ سفید ہو اور جو بھیڑی کہ سیاہ ہو اور جو کہ پیر اوسکے سفید ہون
اونکو گلہ سے نکالکر بعد ازان جو بکری یا بھیڑی اس رنگ پر ہو وہ اجرت میری ہی اونکے ماموں نے اوسکو قبول
کیا جو اوس رنگ پر بکریان وغیرہ تھین اونکو نکالکر باقی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حوالہ کین جس جگہ حضرت یعقوب
علیہ السلام بکریون کو پانی پلاتے تھے وہان کے درختون کی شاخ بعض زمین مین دفن کردین اور بعض کے پوست
کو جدا کیا اور بعض کو ابلق رنگ کیا تا کہ رنگ شاخونکا مثل رنگ اونھین بکریون کے معلوم ہو جب بکریان پانی
پیتی تھین اور بچہ کو حرکت ہوتی تھی نظر بکریون کی اون شاخون پر پڑتی تھی سب بچے اوسی رنگ کے پیدا
ہوتے تھے جو رنگ اونکی اجرت کا مقرر ہوا تھا اسیوجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس بکریان بہت
جمع ہوگئین لکھا ہی کہ یہ حکایت توریت شریف مین منقول ہے اگر کوئی شخص چاہے کہ مویشی فربہ ہون پس
چاہیے کہ ایک مرتبہ گھانس شور کھلاوین اور ایک مرتبہ شیرین گھانس چراوین واللہ اعلم **باب سوم شکار کے**
بیان مین اوسمین چند فصلین ہین **فصل ۱ ۔ درندون کے شکار کے بیان مین** اگر کسی شخص کو
ہاتھی کا شکار کرنا مقصود ہو پس چاہیے کہ ہاتھی شب کو جس درخت کا تکیہ لگاتا ہی تنہ اوسکا نصف سے زیادہ تراشے
اور نصف سے کم باقی رہنے دے جب ہاتھی اوسکا تکیہ لگاویگا وہ درخت گر جاویگا اور ہاتھی بھی گر جاویگا اگر شیر کا
شکار مقصود ہو پس چاہیے کہ دس آدمی یکجا ہو کر جاوین اور دف وغیرہ بجاوین جب شیر باہر نکلے اور شکاری اوسکی طرف
قصد کرے اور اوسکے ہمراہی آگے پیچھے اوسکے عقب مین کھڑے ہون اور اوستاد اپنے ہاتھ مین حربہ لے جب
شیر کے برابر پہونچے اور شیر حربہ منھ کی طرف نکھاوے اوستاد بقوت تمام اوسکی پشت پر حربہ لگاوے اگر اوسکو ٹھیک

سے ردکرے نے حربہ کے شیر پر حملہ کرے اور اوسکے شکم کے نیچے آجاوے اور اوسکے شکم مین چھری مارے اور اوسکے ہمراہی شیر کو گھیر لین اس طور پر شکار مجانین بغداد کے کرتے تھے اور اگر چیتے کا شکار منظور ہو چاہیے کہ ایک ظرف مین خمیر بھر کر اوسکی راہ گذر پر رکھدین جب چیتا آکر اوسکو کھاویگا مثل مردہ کے ہو جاویگا پھر اختیار ہے جسطرح چاہین اوسکو شکار کرین اور اگر شحم بدبودار اور مغز بادام تلخ اور مغز مشمش تلخ باہم مخلوط کرکے حسن رندیکو کھلاوین وہ درندہ ہلاک ہو جاویگا **فصل ۲ طیور کے شکار کے بیان مین** اگر تلونکو گندہک اور مغز مشمش تلخ مین جوش دیکر چھکادین جو مرغ اوسکو کھاویگا بیہوش ہوگا اوسکو اوٹھاکر زیت اوسکے حلق مین ٹپکادے وہ جانور ہوش مین آجاویگا اور اگر باقلا کو گندہک کے پانی مین دو روز تر کرین جب کلنگ اوسکو کھاویگا اوڑنے سے معذور ہوگا اگر روٹی کو شراب مین تر کرکے رکھین جو کلاغ اوسکو کھالے بیہوش ہو جاوے صیاد جب دریاے خضر مین مرغان آبی کا شکار چاہتے ہین ایک کدو مجوف پانی پر ڈال دیتے ہین جب مرغان آبی اوس کدو سے مانوس ہو جاتے ہین کوئی شخص اوس کدو کو اپنے سر پر رکھتا ہے اور اوسمین دو سوراخ آنکھون کی محاذات مین کرلیتا ہے اور پانی مین سیر کرتا ہے ایک ایک جانور کا پیر پکڑکے پانی کے اندر لیجاکر بازو اوسکا توڑ ڈالتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے جب سب جانورون کے شکار سے فراغت پاتا ہے ہر ایک کو باسانی گرفتار کرلیتا ہے **فصل ۳ مچھلی کے شکار کے بیان مین** تخم کراث کو تین روز سرکہ مین تر کرکے جس جگہہ تالاب وغیرہ مین مچھلیان ہوتی ہین چھوڑدے سب مچھلیان مثل مردہ کے پانی کے اوپر آجاتی ہین اگر صاف شیشہ مین روغن بھرے اور منہ شیشہ کا گوند وغیرہ سے مستحکم بند کردے اور اوسمین رسی باندھکر پانی مین چھوڑدے بہت مچھلیان اوسکے گرد جمع ہونگی اور اسقدر بیخود ہون کہ ہاتھ سے گرفتار کرے **فصل ۴ حشرات کے شکار کے بیان مین** اگر کوئی شخص چاہے کہ سانپ کو گرفتار کرے پس چاہیے کہ گھڑیال بجاوے جب سانپ اوسکی آواز سنے گا اپنے مکان سے باہر نکل آویگا کسی لکڑی سے ایک ضرب اوسکو لگاوے وہ سانپ حرکت سے معذور ہو جاویگا اور اگر دوسری ضرب بھی لگاویگا تو سانپ چلا جاویگا اگر قدرے گندہک اور ہرتال جوش کرین اور پانی اوسکا شہد مین ملاکر رکھدین مکھیان اوسکو بہت کھاوینگی اور سب ہلاک ہونگے **باب چہارم فن حیاکت کے بیان مین** جولاہہ گری بھی امہات صناعات سے ہے اسلیے کہ انسان لباس کی طرف محتاج ہے اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ اولا اس کام کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے کیا تھا آدم علیہ السلام جب دنیا مین تشریف لائے برہنہ تھے آپ نے کسی شی کا کپڑا بنا اور خست اس صنعت کی اسوجہ سے تھی کہ کرنے والے اس پیشہ کے ہمیشہ رذیل ہوتے تھے بسبب طمع اور زیادتی اجرت اور سوت چرانے کی اگر انمین یہ امور نہوتے تو یہ لوگ اشرف صناع ہوتے کہ سب مردہ زندہ اسکی طرف محتاج ہین مجاہد نے لکھا ہے کہ حضرت مریم حضرت عیسی علیہ السلام کی تلاش مین جاتی تھین جلاہونکی قوم پر گذرین اوراونسے

راہ پوچھی اون لوگون نے چند راستے بتائے حضرت مریم علیہا السلام نے اوس قوم پر نفرین کی اور بددعا دی **فصل انکے اعمال عجیبہ کے بیان مین** ایک کپڑا روم مین بُنا جاتا ہے اوسکو بوقلمون کہتے ہین اہل یونان کا نکالا ہوا ہے ہر لحظہ اوسمین ایک رنگ جداگانہ معلوم ہوتا ہے کبھی سبز اور کبھی زرد اور گاہے سرخ اور گاہے ابلق اور کبھی شفق سی تانا اوسکا سیاہ اور سرخ ہوتا ہے اور بانا اوسکا سبز اور زرد جیسے رنگ مرکب ہوتے ہین اور آفتاب اوسکے مقابل ہوتا ہے ہر لحظہ ایک نیا رنگ معلوم ہوتا ہے لکھا ہے کہ خاقان چین نے ایک کپڑا بنوایا اوسمین تصویرین حیوانات اور اشجار کی بنی تھین بادشاہ نے چاہا کہ سلاطین کو ہدیہ بھیجے دانشمندونکو مجتمع کرکے اوس کپڑے کو دکھلایا سبھون نے پسند کیا مگر ایک صانع نے یہ عیب نکالا کہ اسمین طاؤس کی صورت بنی ہے کہ وہ چونچ سے چیونٹی کو اوٹھاتا ہے جو دیکھیگا اہل چین کو ہنسے گا کہ یہ لوگ اتنا نہین جانتے کہ طاؤس چیونٹی کو چونچ سے نہین اوٹھا سکتا سب نے اس قول کو پسند کیا آخر بادشاہ نے ہدیہ نہ بھیجا واللہ اعلم

باب پنجم صناعات معماری کے بیان مین

یہ صناعات بھی امہات صناعت سے ہے اسلیے کہ انسان کے واسطے مسکن ضرور چاہیے صحرا مین اوسکو تکلیف ہوتی ہے حکما نے لکھا ہے کہ کھانے کی لذت ایک ساعت رہتی ہے اور نکاح کی ایک مہینہ اور بنا کی تمام عمر جب عمارت کو بغور دیکھتا ہے ایک سرور اور فرحت تازہ حاصل ہوتی ہے جب حکما کسی شہر یا دیہہ کی عمارت چاہتے تھے مکان بہتر اور معقول کنارہ دریا کے کہ اطراف مین اوسکے پہاڑ ہون قرار دیتے تھے اور مکانات بلند بنواتے اس طور پر کہ ہواے شمالی اوسمین بخوبی آوے اور دروازہ مشرق کی طرف کرتے تھے اسلیے کہ جب آفتاب بلند ہو مکان کو روشن کرے اور کدورت اور بخارات کو اوس سے دفع کرے اجزاے جسم انسان کو اجزاے مکان سے تشبیہ دی ہے اور بنا حمام کی جن کی ایجاد کی ہوئی ہے لکھا ہے کہ ایک جن حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے آپکے واسطے ایک مکان بنانے کا ارادہ کیا ہے کہ ایک درجہ اوسمین گرم اور ایک سرد اور ایک معتدل ہو حضرت سلیمان علیہ السلام کو تعجب ہوا اوس جن نے حمام ترتیب دیا درجہ اول گرم اور دوم معتدل اور سوم سرد تھا

فصل عمارتہاے نادرہ کے بیان مین

لکھا ہے کہ ملک مغرب مین ایک شہر ہے چہار دیواری اوسکی تانبے کی اور دورہ اوسکا چالیس فرسنگ کا اور ارتفاع اوسکا سو گز کا ہے لکھا ہے کہ بانی اوسکا ذوالقرنین تھا کنجی اوس مکان کی وہین دفن ہے درمیان شہر کے ایک میل ہے حیوانون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے جسطرح مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے جو شخص اوس شہر کی دیوار پر چڑھتا ہے ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے اور اوسکو اپنی جانب وہ میل کھینچتا ہے ابو حامد اندلسی نے لکھا ہے کہ اس شہر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنون نے اوسپر قبضہ کر لیا جو شخص اوسکی دیوار پر جاتا ہے جن اوسکو گرا دیتے ہین اوس شہر مین دروازہ نہین ہے حکایت

اوسکی مشہور ہی لکھا ہی کہ فراعنہ بادشاہ مصر ہلاک ہوا بادشاہی وہان کی عورتون کو ہوئی جب بادشاہی دلوکی ہوئی اوسکے
زمانہ مین ایک عورت ساحرہ تدورہ نام تھی حاکمہ نے اوس سے کہا کہ ہمارے گھر مین کوئی مرد نہین رہا کہ محافظت
ملک کرے ہمارے واسطے کوئی صنعت کر کہ دافع اعدا ہووے تدورہ نے ایک مکان مصور تعمیر کیا جو عدو
پیدا ہوتا تصویرین اوس مکان کی حرکت کرتین اگر کوئی عضو اون تصویرون کا توڑ دیتے دشمن کا بھی وہی عضو
ضائع ہو جاتا اسوجہ سے کوئی بادشاہ قصد اوس طرف نکرتا تھا یہ حکایت خواص مصر مین مرقوم ہے اور عمارت
عجیبہ سے منارہ اسکندریہ ہی اوس منارہ پر ایک مینا ہی جب کوئی شخص روم سے اوسطرف کا عازم ہوتا ہی مینار
مین صورت اوسکی ظاہر ہوتی تھی اوسیوقت موکل منارہ سبکو مطلع کرتا تھا تاوہ لوگ مستعد رہین اور دشمن
غفلت سے قابض نہونے پاوے وہ مینار زمانۂ عبد الملک بن مروان تک باقی تھی ایک شخص ملک فرنگ سے
آیا اور ولید بن عبد الملک کے ہاتھ پر مسلمان ہوا بہت مقامات مین اوسنے خزائن نکالے اسوجہ سے مصر مین
اوسکا شہرہ ہوا ایک روز اوسی فرنگی نے کہا کہ اس منارہ کے نیچے سکندر کی کنجیان ہین اگر اجازت ہو تو مین کنجیان
اوسکی نیچے سے نکالکر پھر منارہ درست کر دون ولید نے اجازت دی جب اوسنے نصف منارہ خراب کیا اہل اسکندریہ
نے داد و بیداد کی وہ تو اپنا کام کر چکا تھا شب کو گھوڑے پر سوار ہوا اور ملک فرنگ کو راہی ہوا ابو بکر خطیب نے
تاریخ بغداد مین لکھا ہی کہ جب منصور نے بغداد کو تعمیر کیا اپنے مکان مین ایک قبہ بنایا اسی گز بلند اور قبہ کے
سر پر ایک سوار کی صورت ہاتھ مین نیزہ لیے ہوے بنائی جب کوئی خارجی کسیطرف سے پیدا ہوتا وہ سوار اوسکی
طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ایک مرتبہ ہوا شدید چلی اور پانی بہت برسا وہ قبہ گر گیا لکھا ہی کہ ملک اندلس مین ایک مکان
تھا اوسکو بیت الملوک کہتے تھے جو بادشاہ مرجاتا اوسکا تاج اوس مکان مین رکھدیتے اور نام اوسکا اور مدت
عمر اوسکی اور تاریخ و سنہ اوسکی ولادت کا لکھکر رکھتے تھے اوس مکان کا دروازہ مقفل رہتا تھا جو شخص بادشاہ
ہوتا او سمین ایک قفل لگاتا اور وصیت کرتا کہ بعد ازین اسکا کوئی دروازہ نکھولے حتی کہ لدریق بادشاہ ہوا
اوسنے چاہا کہ دروازہ اسکا کھولے وہان کے بزرگون نے اوسکو منع کیا اوسکو گمان ہوا کہ اسمین مال بہت ہے
اسوجہ سے مجکو منع کرتے ہین غرضکہ اوسنے اوسکا دروازہ کھولا اوس مکان مین دیوار پر اشکال عرب کے
گھوڑون پر معہ عمامہ بنی تھی اور وہان لکھا تھا کہ جبتک یہ دروازہ نکھولا جاویگا یہ ملک باقی رہیگا اور جب کھلیگا
یہ ملک ہاتھ سے جاویگا لدریق بہت پشیمان ہوا اوسی سال اہل عرب نے اوس ملک کو لے لیا واللہ اعلم

باب ششم صناعت آہنگری کے بیان مین یہ صنعت عام المنفعت ہی اکثر صناعات
مین استعمال اسکا ہوتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف
لائے اونکے پاس ہتوڑا اور گھن اور سنسی تھی اول تیشہ بنایا بعد ازان کارد پہلے جس شخص نے تلوار بنائی تھی

دو شخص بنی قابیل سے تھے ایک کا نام نابل تھا اور دوسرے کا نوبل بعد طوفان برہمن ملک کی ہو کے باتفاق چند صاحب الحکمت کے تلوار بنائی تھی **فصل ۱ بعض صناعات آہنگری کے بیان مین** صنعت زرہ جناب باری تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مرحمت فرمائی لکھا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے دو شخصونکو دیکھا کہ ایک دوسرے سے آپکی تعریف کرتا تھا دوسرے نے کہا اگر بیت المال سے نکھاتا حضرت داؤد نے جناب باری مین درخواست کسی صنعت کی حق جل و علی نے اونکو صنعت زرہ بنانے کی تعلیم فرمائی لکھا ہے کہ قفال شاشی نے ایک قفل معہ کنجی بوزن ایک دانگ کے بنایا اگر کوئی شخص چاہے کہ نرم آہن کو فولاد کرے پس چاہیے کہ اوس لوہے کو آگ پر رکھے تاکہ سرخ ہووے بعد ازان آب نار ترش یا دوغ ترش مین ڈالدے تین مرتبہ یہی عمل کرے وہ لوہا فولاد کے مانند سخت ہو جاویگا اگر لوہے کو زہرہ گاؤ اور بول چارپایہ سے آب دے زخم اوس لوہے کا التیام پذیر ہوگا اگر کوئی شخص چاہے کہ تلوار وغیرہ مین زنگ نہ لگے سیسہ کو روغن کے ہمراہ پتھر پر گھسین بعد چند روز کے اوسکو تلوار وغیرہ پر لگاوین ہرگز زنگ اوسمین نہ پیدا ہوگا اگر تلوار کو خون شتر اور آب گندنا سے آب دین تو تلوار جسم شیشے پر لگاوین اوسکو قطع کرے گی اگر کوئی شخص چاہے کہ لوہے مین زنگ نہ لگے ایک مدت تک اوسکو روغن گل سے آب دین ہرگز اوسمین زنگ نہ لگیگا **باب ہفتم نجاری کے بیان مین** اس صنعت کا بھی فائدہ عام ہے جب جناب باری تعالی نے چاہا کہ قوم نوح علیہ السلام کو ہلاک کرے نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ کشتی بصورت مرغ کی تیار کرین اور درمیان اوسکا مثل سینہ مرغ کے ہووے اور اعمال نجاری سے منجنیق اور ناعور اور طاحون ہی لکھا ہے کہ یہ آلات جنون نے وضع کیے ہین اور منجملہ اعمال عجیبہ نجاری کے صورت مشعل ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک تخت بناتے ہین اور اوسکے نیچے ایک میل چرخ پر قائم کرتے ہین اور اوس میل پر صورت بناتے ہین کہ ہاتھ مین شمع لیے ہووے ہے اور اوس صورت کے نیچے ایک حوض مرتب کرتے ہین جب چرخ کو گردش ہوتی ہے اوس میل کو بھی گردش ہوتی ہے وہ صورت ہاتھ مین شمع روشن لیے ہوے پھرتی ہے اور سب شمعونکو گرد تخت کے ہوتی ہین روشن کرتی ہے اور منجملہ صناعات نجاری کے صندوق مغنی ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک صندوق بشکل مخروط بناتے ہین اور اوسمین چار طنبوری ہر ایک مقابل دوسرے کے ہوتے ہین اور درمیان صندوق کے ایک میل قائم کرتے ہین اور اوس میل پر چار کانٹے لگاتے ہین اور اوس میل کے سر پر ایک صورت دو مسطر و بیز ہوتی ہے کہ وہ دونون مسطر بتقاطع صلیبی باہم متقاطع ہین اور اون مسطرون کے اطراف مین ڈورے بندھے ہوتے ہین جب صورت کو حرکت ہوتی ہے اون ڈورون اور مسطرونکو بھی حرکت ہوتی ہے اور انکی حرکت سے میل کو بھی گردش ہوتی ہے اور میل کی گردش سے وہ کانٹے طنبورے سے متصل ہوتے ہین اور اون مین آواز پیدا ہوتی ہے قزوین مین ایک شخص صنائع عجیب کرتا تھا منجملہ اونکے صورت پس دروازہ بناتا تھا جو شخص دروازہ کو حرکت دیتا

وہ صورت دروازہ کھولدیتی جب وہ شخص مکان مین داخل ہوتا دروازہ بند کر لیتی تھی ایک کاریگر اوسکے پاس وارد ہوا اور اوسکی صنعت کا مداح ہوا اور یہ امر کہا کہ صورت خوب تونے ترتیب دی ہے الا اس مین ایک شی باقی رہی ہے اوسنے کہا کیا شی ہے اس کاریگر نے بیان کیا کہ تھوڑا زیبق اسکے چشم مین ہوتا یہ صورت متحرک ہوتی اوس صانع نے بھی یہ امر تسلیم کیا

باب ہشتم تجارت کے بیان مین

سوداگری صناعات شریف ہے مصالح خلق اور انتظام امور خلائق تجارت پر موقوف ہے اسلیے کہ سب اشیا ایک جا نہین ہوتی ہین اگر سوداگر ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاوین تو سب اشیا ہر شہر دیار مین دستیاب ہون اللہ پاک نے صلاح خلق کے واسطے ایک جماعت مقرر فرمائی کہ مشقت سفر اور محنت کشتی اپنے نفس پر گوارا کرین اور مشرق سے مغرب کو کسب مال و متاع کے واسطے اسباب تجارت لیجاوین اور مغرب سے مشرق کو قدیم الایام مین حکما نے بعض اولاد کو حصول حکمت کیطرف راغب نہ دیکھا اونکو تجارت کا حکم دیا تا سبب معاش ہو وے علاوہ تجارت سے ایک یہ امر ہے کہ مطاع طالب اول کو دے جو جہان فصل بیع مین خرید کرے فصل خریف مین فروخت کرے

فصل ۱ تجارت حیوان کے بیان مین

بہترین بندہ ترکی ہے بعد ازان رومی بعد ازان سیاہ فام کہ ملک زنج سے لاتے ہین اور بہترین بندہ وہ ہے کہ عاقل اور فرمان بردار ہو اور بہترین کنیز وہ ہے کہ اوسکو شرم اور عفت ہو اور بہترین حیوانات انسی اور وحشی سے وہ ہے کہ جسیم اور مطیع ہو اور بہترین طیور وہ ہے کہ مالوف اور مستانس ہو لکھا ہے کہ حسن منظر باز اور اسپ مین جمع نہین ہوتا ہے اور اگر اتفاقاً جمع ہووے تو بہت خوب ہوتا ہے اور بہترین باز ازرق ہے بعد ازان اشہب اور بہترین شاہین سیاہ عراقی ہے بعد ازان سپید اور بہترین باشق عرابی ہے بعد ازان سپید اور بہترین اسپ کمیت ہے بعد ازان خنگ بعد ازان اشقر بعد ازان دیزج

فصل ۲ تجارت عطریات کے بیان مین

بہترین عود عود بلخی ہے کہ سیاہ اور سخت اور ثقیل ہو بعد ازان مندل بعدہ صنفی بعد ازان قماری اور بہترین عنبر عنبر اشہب ہے اور بہترین کافور کافور ریاحی قیصوری ہے مگر اسقدر خیال چاہیے کہ رخام اور جبس اور مصطگی وغیرہ اوسمین نہ ملی ہو اور بہترین مشک مشک تبت ہے اور بدترین وہ ہے کہ ہندوستان مین ہوتی ہے

فصل ۳ تجارت ملبوس اور مفروش کے بیان مین

بہترین جامہ وہ ہے کہ سنگین ہو اور بہترین خز سوسی ہے اور بہترین رنگ سبز ہے بعد ازان سپید اور بہترین حریر سابوری خوارزم منقش ہے بعد ازان سادہ اور بہترین عبا وہ ہے کہ ریشم اوسمین کثیر اور سوت قلیل ہو اور بہترین کتان وہ ہے کہ سنگین ہو اور بہترین پوستین وہ ہے کہ اون اوسکا نرم ہو اور بہترین سمور وہ قسم ہے کہ شدید السواد ہو اور بعد ازان خزری اور بہترین سنجاب خوارزمی ہے اور بہترین پر طاؤس اسود ہے بعد ازان احمر کہ خزر سے لاتے ہین اور بہترین فرش قالین ہے پس خسروانی بعدہ ششتری

فصل ۴ تجارت اشیاء متفرقہ کے بیان مین

بہترین تیغ تیغ ہندی ہے اور بہترین قلم اہوازی ہے اور بہترین روشنائی مصری ہے اور بہترین کاغذ

سمرقندی ہی بعد ازان بغدادی اور بہترین سرج یعنی جھول چینی ہی بعد ازان فرغانی بعدہ شاشی اور بہترین کمان کمان مشقی ہی اور بہترین تیر تیر جرجانی ہی اور بہترین اس المال تاجر کے لیے دیانت ہے جسقدر مال سوداگر تمام عمر مین خیانت سے جمع کرتے ہین قطاع الطریق ایک مرتبہ مین لے لیتا ہے یا دریا مین غرق ہوجاتا ہے یا حاکم ظالم لے لیتا ہی اور اس باب کو ہم دو حکایتون پر تمام کرتے ہین **حکایت** ہی کہ ایک تاجر امانت مین بہت رعایت رکھتا تھا اور کبھی اوسکے مال مین نقصان نہین ہوتا تھا ایک مرتبہ ایک کیسہ اوسکا اطلس سرخ کا بھرا ہوا اشرفیون سے ضایع ہوگیا اوس تاجر کو کمال تعجب ہوا ایک روز اپنے کوٹھے پر گیا کہ ناگہان وہ کیسہ ایک چیل کے پنجے سے چھٹکے اسکے سامنے گر پڑا معلوم ہوا کہ چیل اوس کیسہ کو گوشت جان کے سارق کے گھر سے اوٹھا لیگئی خدا کی قدرت سے اوسکے کوٹھے پر گر پڑا **حکایت** ہی ایک تاجر کشتی پر سوار جاتا تھا اور اوس کشتی مین ایک بندر بھی تھا اتفاقاً تاجر نے کسی ضرورت کے واسطے کیسہ زر نکالا اوس بندر نے اوچک کر کیسہ لے لیا اور دانتون سے نوچکر ایک روپیہ اوسمین سے نکال کے دریا مین ڈالتا تھا اور ایک کشتی مین حتی کہ وہ کیسہ خالی ہوگیا سوداگر نے کہا کہ ای قوم مین سرکہ اور گلاب کی تجارت کرتا تھا اور دونون مین پانی ملاتا تھا یہ مال اوسی تجارت سے حاصل ہوا تھا جسقدر قیمت پانی کی تھی پانی مین گئی اور باقی مجکو ملی

باب ۹ صناعت حساب کے بیان مین

حساب صناعات شریفہ سے ہے اسکی احتیاج اکثر امور دنیا و آخرت مین ہوتی ہے اور انواع اسکے کثیر ہین اس مقام مین ایک نوع مستعملہ پر اختصار کیا جاتا ہی حکما نے لکھا ہے کہ اگر انگلیون کو وقت حساب کے بنظر تامل دیکھے معلوم کرے کہ جناب باری عز اسمہ نے انگلیون کو حساب کے واسطے پیدا کیا ہی اسلیے کہ مراتب اعداد کے چار ہین آحاد عشرات مآت الوف حساب مین دست راست سے آحاد کے واسطے خنصر اور بنصر اور وسطی مقرر ہین اور سبابہ اور ابہام کو عشرات کے واسطے مقرر کیا ہے اور دست چپ سے خنصر اور بنصر اور وسطے کو مآت کے واسطے اور سبابہ اور ابہام کو الوف کے واسطے معین کیا ہے اسطرح پر دس ہزار تک شمار ہوسکتا ہے بعد ازان پھر از سر نو شروع کرے

فصل ۱ - استخراج ضمائر کے بیان مین

اگر کوئی شخص یہ امر جاننا چاہے کہ زید کی کس انگشت مین انگشتری ہے پس چاہیے کہ زید سے کہے کہ ابہام سے اوس انگشت تک جسمین انگشتری ہے شمار کرے اوسکو مضاعف اور مضعف کو پانچ مین ضرب کرے مجموع سے نو نو کی طرح کرے اگر بعد طرح کے ایک باقی رہے معلوم کرے کہ انگشتری سبابہ مین ہے اور اگر دو باقی رہین دریافت کرے کہ انگشتری وسطی مین ہے اور اگر تین ہون بنصر مین اور اگر چار ہون خنصر مین اگر کوئی شخص اپنے ذہن مین کوئی عدد لے تو دوسرا اوسکو اسطور بتاویگا کہ گیرندہ سے کہے کہ نصف اوس عدد کا اوسپر زیادہ کرے اور پھر یہ شخص پوچھے کہ کسر ہے یا نہین اگر وہ شخص بیان کرے کہ کسر ہے اوس سے کہے کہ عدد کو پورا کرلے اور یہ شخص کسر کے عوض مین ایک ذہن مین رکھے اور اگر کہے کہ کسر نہین ہے اوس سے کہے کہ نصف مجموع کا اور زیادہ کرے اور پھر یہ شخص پوچھے کہ اب بھی کسر ہے یا نہین اگر وہ

شخص کہے کہ کسر نہین ہے تو خیر اور اگر کہے کہ کسر ہے تو اوس سے کہے کہ کسر کو پورا کر لے اور اوس کسر کے عوض وہ ذہن مین
رکھے اور اوس سے کہے کہ نو نو طرح کرے اور یہ شخص ہر طرح کے عوض مین چار فرض کرتا جاوے جب طرح تمام ہووے
ان اعداد مفروضہ کو باقی الضمیر کے ساتھ ملاوے وہی اوس شخص کے ذہن کے عدد ہونگے **فصل ۱ مسائل**
حساب کے بیان مین دو شخص سفر مین ہمراہ تھے ایک کے پاس دو روٹیان دوسرے کے پاس
تین تھین اثناے راہ مین ایک اور ساتھ ہوا تینون شخصون نے ملکر وہ روٹیان تناول کین بعد کھانے کے اوس
تیسرے نے پانچ درہم اون دونون کو بعوض اپنے کھانے کے دیے اور کہا کہ تم دونون بقدر اپنے اپنے حصہ کے
تقسیم کر لو جسکے پاس دو روٹی تھین اوسنے دو درہم لیے اور جسکے پاس تین روٹیان تھین اوسکو تین درہم حوالہ کیے
جب کسی حساب دان کے پاس جاکر احوال بیان کیا اوسنے ایک درہم دو روٹی والے کو دلوایا اور چار درہم تین
روٹی والے کو کسی شخص نے ایک قطعہ زمین سو گز طول اور سو گز عرض کا فروخت کیا مشتری نے کہا دو قطعہ
کرکے دو شخصون کو بنانے کے واسطے دے کہ طول اور عرض ہر ایک کا پچاس پچاس گز کا ہو اوسنے جانا کہ
سب حق اسی شخص کا ہے جب اہل حساب کی طرف رجوع کیا اونھون نے کہا کہ نصف حق اسکا ہے ایک شخص نے
کسی کو ایک قطعہ زمین کا کھودنے کے واسطے اجارہ دیا کہ چار گز طول اور چار گز عمق آٹھ درہم مین درست کر دے
اوس شخص نے دو گز طول اور دو گز عرض کا حوض تیار کیا جب اہل حساب کے پاس گیا اونھون نے ایک درہم
اجرت دلوائی لکھا ہے کہ ایک عورت پاس جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ بھائی میرا مر گیا
اور چھ سو دینار ترکہ چھوڑا ایک درہم مجکو دیتے ہین جناب امیر المومنین اوس وقت سوار ہونے تھے ایک پاے مبارک
رکاب مین تھا اور ایک زمین پر آپ نے اوس عورت سے ارشاد کیا کہ بھائی تیرا دو لڑکے اور ایک زوجہ اور ایک مادر
اور بارہ بھائی چھوڑ کر مرا ہے اوسنے کہا یہی وارث ہین پس آپ نے فرمایا کہ حق تیرا ایک ہی دینار ہے لکھا ہے کہ فیلسوف
ہند نے شطرنج وضع کی بادشاہ ہند کو بہت پسند آئی اور خوش ہوکر کہا کیا طلب کرتا ہے اوسنے کہا کہ مضاعف ہر خانہ
درہم طلب کرتا ہون یعنی خانہ اول مین ایک اور دوسرے مین دو اور تیسرے مین چار و علی ہذا القیاس بادشاہ کو یہ
کلام اوسکا حقیر معلوم ہوا وزیر نے کہا کہ اے بادشاہ خزائن ملک ہند کے اسکو وفا کرینگے بادشاہ نے کہا وضع
شطرنج سے یہ طلب اچھی ہے جب عنصری نے یہ حکایت سنی چاہا کہ اسکے مقابل مین سلطان محمود کی مدح کرے
اور مدح کے اخیر مین دعا درازی عمر بادشاہ کی ہو کہ اگر مضاعف خانہاے شطرنج کو اوسپر قسمت کرین تو ہر روز
ربع درہم حصہ مین آوے چنانچہ وہ اشعار دعائیہ مرقوم ہین **رباعی** شاہا ہزار سال تو در مملکت بزی ہر وانگہ ہزار
ماہ بفزا اندر و ببال ہر سالے ہزار ماہ و مہی صد ہزار روز ہر روز ہزار ساعت و ساعت ہزار سال **باب**
دہم کتابت کے بیان مین کتابت اشرف صناعات ہے چونکہ کلام کو ثبات نہ تھا اگر اوسیقدر

کہ حافظہ مین ہے اور اوسمین خوف نسیان کا طاری تھا جناب باری نے صنعت کتابت عطا فرمائی تا کلام سہو
نہو جاوے اور حاضر کلام غائب کو سمجھے اور متاخرین علوم متقدمین کو دریافت کرین اور کاتب وہ ہے کہ علم ادب
خوب جانتا ہو اور اشعار اور امثال اور اخبار اور آیات قرآن کا حافظ ہو اور وقائع عرب اور حوادث عجم اور علم شعر اور
علم عروض اور بلاغت اور حساب سے بھی خوب واقف ہو عمرو بن مسعود وزیر معتصم بیان کرتے ہین کہ ایک ورسفر
مین مجکو ایک شخص ملا وہ مجکو نہین جانتا تھا اوس سے مین نے پوچھا کہ تجکو کون صنعت معلوم ہے اوسنے کہا
مین جولاہہ ہون بعد ازان اوسنے مجسے کہا کہ تجہ مین کیا صنعت ہے مجکو شرم معلوم ہوئی کہ مین اپنے تئین وزیر
بیان کرون مین نے کہا کہ مجکو صنعت کتابت معلوم ہے اوسنے کہا کہ کتابت پانچ قسم کی ہوتی ہین کتابت
رسائل اور کتابت خراج اور کتابت اجناد اور کتابت قضا اور کتابت شرط تو کس قسم کا کاتب ہے مین نے کہا
کہ کاتب رسائل ہون اوسنے کہا کہ اگر تیرے کسی دوست کی مادر شوہر کرے تو تہنیت اوسکو کیونکر لکھے گا مین نے
کہا کہ مجکو وقوف اسکا نہین ہے اوسنے کہا کہ تو کاتب رسائل نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب خراج ہون اوسنے کہا
کہ منحرف شکل کی اگر زمین ہو تو کیونکر پیمایش کریگا مین نے کہا کہ عمود کو عطوف مین ضرب کرونگا اوسنے کہا کہ کاشتکار پر
ظلم کریگا مین نے کہا کہ عمود اور عطوف کو جمع کرونگا اوسنے کہا کہ سلطان پر ظلم ہوگا پھر مین نے کہا کہ مجکو نہین معلوم
اوسنے کہا کہ تو کاتب خراج بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب بخشی گری کا ہون اوسنے کہا کہ اگر دو سپاہی ہون
کہ ایک کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو اور دوسرے کا اوپر کا ہونٹ تو کیونکر لکھے گا مین نے کہا مجکو نہین معلوم ہے
اوسنے کہا کہ تو کاتب بخشی گری کا بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب قاضی ہون اوسنے کہا کہ اگر کوئی وفات
پاوے اور ایک جورو اور ایک لونڈی چھوڑے اور جورو سے ایک لڑکی اور لونڈی سے ایک لڑکا اور عورت کہے
کہ لڑکا مجسے ہے اور لڑکی لونڈی سے تو کیونکر فیصلہ کریگا مین نے لاعلمی اپنی بیان کی اوسنے کہا کہ تو کاتب قاضی
بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب کوتوالی کا ہون اوسنے کہا کہ اگر کوئی شخص کسیکے سر پر زخم موضحہ لگاوے اور وہ
دوسرا اوسکے سر پر ہاموہہ مارے تو کیا حکم کرے گا مین نے اوس سے بھی لاعلمی اپنی ظاہر کی اوسنے کہا کہ تو کاتب
کوتوالی کا بھی نہین ہے بعد ازان مین نے اوس سے کہا کہ تو جولاہہ ہے تو نے کیونکر یہ امر دریافت کیے اوسنے کہا کہ
مین جا بک سخن ہون نہ حائک جامہ مین نے اوسکو اپنا رفیق کیا اور اچھا کام اوسکے سپرد کیا کاتب کو چاہیے
کہ بہت لکھنے کی مشق رکھے اور اوضاع خطوط کو بھی دریافت کرے

فصل ۱ - اوضاع خطوط کے بیان مین

صورت خط عبری کی یہ ہے [illegible]

صورت خط سریانی کی یہ ہے [illegible]

ط لیے ۹ و جر ۳ بد ۴ ظ ۵ سرع ۶ د ۷ صورت خط ہندسے کی یہ ہے ا ۱ ب ۲ ج ۳ د ۴ ہ ۵ و ۶ ز ۷ ح ۸ ط ۹ ی ۱۰ ک ۲۰ ل ۳۰ م ۴۰ ن ۵۰ س ۶۰ ع ۷۰ ف ۸۰ ص ۹۰ ق ۱۰۰ ر ۲۰۰ ش ۳۰۰ ت ۴۰۰ ث ۵۰۰ خ ۶۰۰ ذ ۷۰۰ ض ۸۰۰ ظ ۹۰۰ غ ۱۰۰۰

فصل ۲ مراسلات عجیبہ کے بیان مین سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے بلقیس کے نام نامہ لکھکر ہدہد کو دیا کہ بلقیس کے پاس لیجاوے عنوان نامہ یہ تھا اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ تمام خط مین یہ چار کلمے تھے ادرام اور تہدید اور نصیحت کے تھے نہی کو اس سبب سے مقدم کیا کہ سلاطین پر کبر غالب ہوتا ہے جب کبر کو ترک کیا لازم کرنا اسلام کا آسان ہے قیصر روم نے معتصم کو کلمات تہدید کے لکھے معتصم نے حضار مجلس سے حکم کیا کہ سب لوگ جواب اسکا لکھین ہر شخص نے اپنی راے کے موافق جواب لکھا معتصم نے کسی کا جواب پسند نکیا اور کاتب سے کہا لکھ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ فَهِمْتُ كِتَابَكَ وَالْجَوَابُ مَا تَرٰى **فصل ۳ توقیعات حسنہ کے بیان مین** مامون رشید نے عامل مصر کو گرفتار کیا طاہر بن حسین نے اوسکی شفاعت مین خط لکھا مامون رشید نے اوس کتابت پر لکھا اَخِیْ اَنْتَ مَوْلَائِیْ فَمَا تَرْضَاهُ اَرْضَاهُ فَمَا اَنْتَ تَهْوَاهُ فَاِنِّیْ اَنَا اَهْوَاهُ لَكَ اللّٰهُ عَلٰی حَالِكَ لَكَ اللّٰهُ لَكَ اللّٰهُ اور عامل مصر کو رہا کر دیا اہل کوفہ نے عامل وقت کی شکایت مین عرضی لکھی منصور نے اونکی عرضی پر لکھا كَمَا تَكُوْنُوْنَ يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ ولایت خراسان مین ایک دیہہ رایگان نام کسی شخص نے خوارزم شاہ سے وہ دیہہ اپنی معیشت کے واسطے طلب کیا اوسنے عرضی پر لکھا رایگان رایگان نباید داد حسن ابن سہل نے بہت مال خیرات کیا تھا اوسکے وکیل نے اوسکو لکھا لَا خَيْرَ فِي السَّرَفِ حسن نے اوسکے جواب مین لکھا لَا سَرَفَ فِي الْخَيْرِ **باب یازدہم عروض کے بیان مین** عروض میزان شعر ہے اور میز درمیان شعر صحیح اور فاسد کے اور اوزان اصلیہ شعر کے کہ جو مستعمل زبان عرب مین ہین پندرہ ہین اور اونکو بحور کہتے ہین اگرچہ بعد تغیر کے اور بہت اوزان نکالے گئے ہین اور اون تغیرات کو زحافات کہتے ہین اور جمیع اوزان آٹھ ارکان سے مرکب ہین بعض بعض سے اور وہ ارکان یہ ہین فعولن مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن فاعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات اور ان ارکان مین بھی اجزا ہین کہ اونکو اجزاے اصلیہ کہتے ہین اور وہ اجزا تین ہین سبب اور وتد اور فاصلہ سبب دو حرف مرکب کو کہتے ہین خواہ دونون متحرک ہون جیسے لم اور نم یا دوسرا ساکن جیسے من اور فی اول کو ثقیل اور دوسرے کو خفیف کہتے ہین اور وتد تین حرف مرکب کو کہتے ہین اگر بیچ کا حرف ساکن ہو تو اوسکو مفروق کہتے ہین جیسے قال اور اگر آخر کا ساکن ہو تو اوسکو مقرون کہتے ہین جیسے دعا اور فاصلہ چند حروف مرکب کو کہتے ہین کہ تین سے زیادہ اور چھ سے کم ہون بشرطیکہ سب متحرک ہون اور آخر ساکن پس اگر چار حرف ہون تو فاصلہ صغری ہے جیسے ذہبا اور اگر پانچ ہون تو

له وضع این علم را خلیل بن احمد [illegible]

آفتاب سنہ زمین وہان کی نہایت گرم تھی اوسکو تب آگئی اور اوسکی ہمراہ کوئی فرش نہتھا ایک زرہ کال سکے واسطے فرش کیا اور سپر سے اسکے سر پر سایہ کیا اسکندر کو کلام منجم یاد آیا حیات سے مایوس ہوا اور اوسیوقت وفات پائی ایک منجم نے مامون رشید خلیفہ بغداد سے کہا کہ وفات تیری ملک طوس مین ہوگی اسنے کہا مین ہرگز طوس کو نجاونگا آخر الامر رافع بن ہرثمہ نے خلیفہ پر حملہ کیا خلیفہ کو اوسکا دفع کرنا منظور ہوا عزیمت خراسان سے احتراز کرتا تھا رفقا نے کہا بواسطہ ہذیان ایک منجم کے آپ مصالح کلی کو ترک کرتے ہین ہم ایسی تدبیر کرینگے کہ درمیان ہمارے اور طوس کے سو فرسنگ کا فاصلہ رہے گا جب نیشاپور مین پہونچے ایک شب راہ بھول گئے جب صبح ہوئی اپنے تئین در طوس پر دیکھا فی الحال تپ لاحق ہوئی اور وفات پائی حجاج نے ایک منجم سے پوچھا کہ بادشاہی عراق کی بعد میرے کسکو ہوگی اوسنے کہا ایک شخص یزید نامی ہے اسکا حاکم ہوگا حجاج نے خیال کیا کہ سواے یزید بن مہلب کے اور کوئی نہوگا اور یہ حجاج کا بہنوئی بھی تھا اپنی ہمشیرہ کو اوس سے طلاق دلوائی اور اوسپر عذاب کرنے لگا ہر روز اوس سے دس ہزار درم لیتا تھا یزید اوسکی قید سے بھاگ کر سلیمان بن عبد الملک کے پاس ملتجی ہوا سلیمان نے اوسکی شفاعت کی اور اوسکو اپنے بھائی ولید سے لے لیا جب ولید اور حجاج دونون نے وفات پائی خلافت سلیمان کو ملی اوسنے یزید کو عراق مین حاکم کیا لکھا ہو کہ کسی بادشاہ کو طبیب نے فصد کا حکم کیا منجم نے اوسکو منع کیا کہ آج فصد مناسب نہین ہے اسلیے کہ اگر فصد ہوگی زخم ہوجاویگا وزیر نے قول طبیب پر عمل کیا اور کلام منجم کو مسموع نکیا بعد فصد کے فصاد نے نشتر کان مین رکھ لیا اور دونون ہاتھ سے بادشاہ کا ہاتھ باندھا اور چاہا کہ بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دے نشتر کان سے بادشاہ کے ہاتھ پر گرا اور ہاتھ کو زخمی کیا وہ زخم مدت دراز تک باقی رہا کسی شہزادہ کے حق مین منجم نے حکم کیا کہ فلان مدت مین اسکو ایک زخم مخوف پہونچے گا بادشاہ نے لڑکے کو قلعہ مین رکھا اور خدام کو حکم دیا کہ کوئی اسکے پاس نجاوے ایک روز وہ لڑکا چھری سے سیب کھاتا تھا اتفاقًا اوسکو چھینک ہوئی اوس چھری سے زخمی ہوا اور مرگیا **باب ہفتدہم عمل اصطرلاب کے بیان مین** اصطرلاب لفظ یونانی ہے بمعنی ترازو آفتاب کی اس علم سے ارتفاع آفتاب اور کواکب اور بلندی ہر شی کی معلوم ہوتی ہے اگر عالم اسکا چاہے تو اکثر اعمال نجوم اس فن سے استخراج کرے اگر دوائر کو دقائق فلک پر قسمت کرین اعمال نجوم اس سے حاصل ہون مگر بدقت اور تفصیل اسکی مطولات مین مذکور ہے لہذا اس مقام پر ترک کی گئی **باب ہجدہم طلسم کے بیان مین** طلسم مرکب ہی قواے سماوی اور اجسام عنصری سے حکایت ہے کہ جورجیس حکیم کا داداچرواہی کرتا تھا ایک روز بارش ہوئی اور زمین شق ہوگئی اوس شگاف مین تصویر ایک گھوڑے زرد رنگ اور ایک آدمی مردہ کی کہ انگلی مین انگشتری طلائی پہنے ہے دیکھی اوسنے وہ انگشتری اوسکے ہاتھ سے نکالکر اپنی اونگلی مین پہنی اتفاقًا ایک روز اپنے ہم پیشہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ لوگ اسکی شکایت کرتے تھے اسکو

تعجب ہوا کہ میرے سامنے میری شکایت کسطرح کرتے ہین شاید یہ مجکو نہین دیکھتے ہین حکیم تو تھا فکر کی ذہن مین گذرا کہ شاید اسی انگشتری کی تاثیر ہو جب انگشتری کو دیکھا تو نگینہ اوسکا جانب کف دست کے تھا امتحاناً اسنے نگینہ اوسکا جانب پشت دست کے کردیا تا معلوم کرے کہ اب بھی وہی اثر ہے یا نہین وہ لوگ شکایت سے باز آئے اور اوسکی طرف مخاطب ہو کے باتین ادہر اودہر کی کرنے لگے اسکو معلوم ہوا کہ اب انھون نے مجکو دیکھا یہ خاصہ عجیب اوسکا دریافت کرکے باحتیاط اپنے پاس رکھا موقع پاکر وہانکے بادشاہ کو ہلاک کیا اور خود بادشاہی کرنے لگا کتاب سیر الملوک مین حکایت ہے کہ جعفر بن برمک وزیر سلیمان بن عبد الملک کو خلیفہ نے خراسان مین طلب کیا جب جعفر طبرستان مین پہونچا وہانکے عامل نے اوسکی بہت تعظیم و تکریم کی ایک روز عامل جعفر کے ساتھ کشتی مین سوار تھا اور عامل کے ہاتھ مین ایک انگشتری یاقوت کی تھی جعفر کی نظر انگشتری پر پڑی حاکم کو خیال آیا کہ یہ انگشتری جعفر کے پسند ہے انگلی سے نکالکر اوسپر بوسہ دیا اور جعفر کے آگے رکھدی جعفر نے کہا کہ شاید تو نے میرے دیکھنے سے خیال کیا کہ اسکے پسند ہی جعفر نے اوسکو دریا مین ڈالدیا اور دل مین سوچا کہ اسکو قبول کرلیا تھا عامل کو فراست سے یہ امر بھی معلوم ہوا اور کہا کہ اگر تم کہے تو پھر وہ انگشتری دریا سے نکلوا دون جعفر نے کہا کیا مضائقہ اوسنے غلام سے ایک ڈبہ طلب کرکے اوسمین سے ایک ماہی زرین نکالکر دریا مین ڈالدی بعد تھوڑے عرصہ کے وہ ماہی پانی پر انگشتری منہ مین لیے ہوے نمود ہوئی عامل نے وہ انگشتری جعفر کو حوالہ کی ایک شخص باشندہ قزوین بیان کرتا ہے کہ مین بازار کو گیا وہان ایک شخص ایک کھلونہ بیچتا تھا مین نے اپنے لڑکے کے کھیلنے کے واسطے خرید کیا بہت عرصہ تک وہ کھلونہ میرے گھر مین رہا ایک روز مین نے اوسکو ہاتھ مین اوٹھایا اور اوسکی خوبصورتی دیکھکر مین نے کہا شاید یہ تصویر بت پرستون نے بنائی ہے ہاتھ سے مین نے اوسکو پھینکدیا وہ تصویر دونون پیر سے کھڑی ہو گئی تین مرتبہ مین نے اوسکو زمین سے اوٹھا کر پھینکا ہر مرتبہ وہ تصویر کھڑی ہو جاتی تھی مین سمجھا کہ اس جگہ کی خاصیت ہے آخر الامر مین نے اوس مقام کی زمین کھودی وہان دفینہ ملا پس مجکو معلوم ہوا کہ یہ تمثال طلسم کی دریافت مکان خزائن کے واسطے موضوع ہے

فصل ۱۱- اعمال طلسم کے بیان مین

جب قمر جدی یا دلو مین ناظر زحل ہو اور نظر بھی سعد ہو سنگ سنج کے نگینے پر دو شنبہ کے دن صورت مرد کی استادہ اسطور پر بناوے کہ دونون ہاتھ اوٹھائے اور دست راست مین ماہی اور دست چپ مین حربہ اور پیر کے نیچے سوسمار ہو اور اوس نگینہ کو سیسہ کی انگشتری پر رکھے اور نگینے کے نیچے قدرے ایلوا یا رسوت رکھے اور جب چاہے اسی ساعت مین اوسکو انگلی مین پہنے قدر اور مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور ایذا رسانی خلق اور کاٹنے حشرات الارض سے محفوظ رہیگا انشاء اللہ لباس سیاہ پہنے اور شتر پر سوار ہو اور سانپ کو نمارے جب روز پنجشنبہ کے قمر حوت یا قوس مین مشتری کا ناظر ہو ساعت اول یا دوم مین پارہ بلور لیکر اوسپر صورت ایک مرد کی لباس بلورین پہنے ہوئے کرسی پر بیٹھے

اور ہاتھ مین کسی درخت کی شاخ لیے ہوئے بنائے اور اوس صورت کے نیچے یہ حروف لکھے ب س ع
ال بعد ازان اوس بلور کے نگینہ کو سیسہ کی انگشتری مین نصب کرے اور نگینے کے نیچے قدرے کافور رکھے
بعد پنجشنبہ کو قبل طلوع آفتاب کے انگلی مین پہنے جو دعا کریگا مستجاب ہوگی اور چشمون مین محبوب اور امین
ہوگا بشرطیکہ پوشاک سفید پہنے اور مچھلی اور جوز نکھاوے اور بلوط اور مس کا استعمال نکرے اور روز سہ شنبہ کے قمر
برج عقرب مین متصل مریخ کے ہو ایک ٹکڑا حجر شادنج کا لیکر اوسپر صورت مرد برہنہ کی بنادی اس طور پر کہ دہنے
ہاتھ کی طرف اوسکے ایک عورت پشت کی جانب بال لٹکائے ہوئے کھڑی ہو اور مرد اپنا ہاتھ اوسکی گردن مین
ڈالے ہو اور وہ عورت پشت کی جانب کھینچتی ہو اور پیرون کے نیچے ان صورتون کے یہ حرف لکھے ع ع ح ح
بعد ازان اس نگینہ کو لوہے کی انگوٹھی پر رکھے اور ایسے ہی وقت مین کہ جسمین یہ عمل کیا ہو اسکو پہنے امراء کے
نزدیک باہیبت اور وقار رہیگا اور اذیت وحوش اور حشرات سے محفوظ رہے گا بشرطیکہ کسیکو قتل نکرے اور گوشت
خام نکھاوے اور سگ کو نہ ہلاک کرے اور آگ اپنے ہاتھ سے نہ بجھاوے جب یکشنبہ کے دن قمر برج اسد مین آفتاب کی
ناظر ہو پارہ سنگ سبنادج لیکر اوسپر صورت مرد کی اس طور پر بناوے کہ دست راست مین تازیانہ اور دست چپ مین
آدھا نیزہ اور اوسکے قدم کے نیچے صورت چرواہے کی ہو اور اوس نگینے کو سونے کی انگشتری پر نصب کرے اور
نگینے کے نیچے قدرے زہرہ فیل رکھے اور شنبہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے اوسکو پہنے جسکے پاس حاجت
لیکر جاویگا وہ حاجت روا ہوگی اور چشم خلائق مین مہیب ہوگا بشرطیکہ گوشت اسپ نکھاوے اور پانی کے
چشمہ مین نجاوے اور زن میروص اور کنجی سے مجامعت نکرے جب روز جمعہ کے قمر ثور یا میزان مین ہو
نگینہ لاجورد لیکر اوسپر صورت زن برہنہ اور مریخ کی کہ اوسکی گردن مین زنجیر حائل ہو اور عورت کے پیچھے ایک اژدہا
دوش پر شمشیر رکھے ہو اور اونکے قدمون کے نیچے یہ حروف ح ع ع ع لکھے اور اوس نگینے کو تانبے کی انگشتری مین
نصب کرے اور نگینے کے نیچے قدرے برادہ مس و لوبان رکھے اور ہاتھ مین پہنے مقبول بارگاہ سلاطین ہوگا اور
عورتین اوسکی طرف بہت میل کرینگی بشرطیکہ آب شور مین سیاحت نکرے اور مچھلی نکھاوے اور جسکے سر اور ریش کے
بال سپید ہون اوس سے اپنا جسم مس ہونے دے اور الو کو نہ مارے اور اگر جمعہ کے روز یہ انگشتری پہنے جو شے
اللہ تعالے سے طلب کریگا دعا اوسکی مستجاب ہوگی اور اگر اس انگشتری کو موم مین رکھکر پانی مین ڈالدے پس جس
مرد اور عورت کو یہ پانی پلاوے درمیان اون دونون کے الفت بہت پیدا ہوگی جب روز چہارشنبہ کو قمر سنبلہ
مین ہو اور ساعت بھی سعید ہو نگینہ سنگ خام کا لیکر اوسپر صورت مرد کی اس طور پر بناوے کہ پوشاک اچھی پہنے
ہو اور دست راست مین کوئی شاخ اور دست چپ مین ظرف گلی اور پہلو مین اوسکے جانور ہو کہ تاج اوسکا
مثل تاج مرغ کے منقوش ہو اور اوسکے قدم کے نیچے چشمہ آب جاری ہو اور جانب راست اوس صورت کے یہ حروف

رہ ہ ہ لکھے بعد ازان اوس نگینہ کو سیسہ کی انگشتری پر نصب کرے اور پہنے جس شے کی خواہش رکھیگا اوسکو حاصل ہوگی اور دفع نسیان ہوگا بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور حمام میں نہ جاوے اور قضا حاجت باستادگی نکرے اور چنانہ کھاوے **باب نوزدہم نیرنجات کے بیان مین** یہ صنعت قواے روحانی اور اجرام عنصری سے مرکب ہی زمانہ قدیم میں یہ صنعت توام کلدانیان مین تھی اس قوم کا اعتقاد تھا کہ ارواح اجسام مین منصرف ہین ہر روحانی کے واسطے دعا اور بخور اور ثوب اور قربانی خاص مقرر کی ہی اور یہ بھی انکا اعتقاد تھا کہ جب کوئی صانع اس صنعت کا صنعت اپنی تمام کرتا ہی روحانیون کو دیکھتا ہی اور اونکو مخاطب کرسکتا ہی اور امور عجیب پر قادر ہوتا ہی مثل تحصیل مال و جاہ اور دفع امراض کے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات مین حکایت نقل کی ہی کہ ایک صوفی عبد اللہ یمنی نامے رہے مین پہونچے جو شخص قسم طعام سے اونسے طلب کرتا فی الحال وہ شی موجود ہوتی لوگ اوسے تناول کرتے تھے اور اکسیر بھی بناتے تھے **فصل ۱ ۔ عمل حب کے بیان مین** جس شخص کو تسخیر کرنا منظور ہو چاہیے کہ جب زہرہ راجع ہو پارہ حریر سیاہ لیکر اوسپر صورت کسی مرد کی بناوے اور اوسکا اور اوسکی ماں کا نام لکھے اور نیچے اوسکے یہ حروف لکھے سہ عہ عہ اصہ ﻁ اور بخور کرے عود اور لوبان کا اور تین شب مقابل زہرہ کے بخور کرے اگر زہرہ طالع ہو ورنہ مقابل قمر کے بعد ہ اوس پارہ حریر کو بازو پہ باندھے محبوب مسخر ہوگا **فصل ۲ ۔ عمل بغض کے بیان مین** جب زحل جدی مین پانچ درجہ پر پہونچے اور قمر اوسکے متصل ہو دو درم اشق اور دو دانگ جعدہ اور دو دانق قسط اور انگیٹھی لیکر سطح بلند پر جاوے اور پاجامہ کو گردش دے اور اون ادویہ کو انگیٹھی پر ڈالے اور بخور کرے جب دخان اونکا بلند ہو سات مرتبہ یہ اسماکہے اھنوجیا ہوشیا نفر تو تیا اکر یدی اکر یدی نوش توش ہوش ہوش یا ارواح الحلف طیرش بحق ہیوشا ثوثا آہیوشا شاہیا الا ان تجعلو عداوۃ بین فلان ابن فلانہ و بین فلان بن فلانہ اور اپنی جگہ سے دوسرے دن تک جنبش نکرے حتی کہ اون دونون شخصون مین فرقت حاصل ہووے **باب بستم لطائف الحیل اور اخلاص نفس کے بیان مین** **حکایت** یہ کہ سکندر شہر ارسطاطالیس پر خشمگین ہوا اور چاہا کہ اوس شہر کو خراب کرے جب اوس شہر مین داخل ہوا ارسطاطالیس کی بہت تعظیم اور تکریم کی اس وجہ سے کہ وہ اوسکا اوستاد تھا ارسطاطالیس نے کہا کہ باشندے یہان کے میری شکایت تیرے سامنے کرتے ہین مین چاہتا ہون کہ جو انکے حق مین کہون مقبول ہوا اور خلاف اسکے عمل کیا جاوے سکندر نے اقرار کیا بعد اوسکے سکندر نے جب اون لوگون کو اپنی نیت کے موافق بنایا اوس قوم نے ارسطاطالیس کو شفیع اپنا گردانا ارسطاطالیس نے کہا کہ اس شہر کو خراب کر اور باشندون کو ہلاک سکندر کو بموجب اقرار کے خلاف اوسکے کرنا پڑا **حکایت** ہی کہ کسری کسی شخص پر غضبناک ہوا اور

اوسکو محبوس کیا بعد مدت دراز کے کسری نے اوسکے حال کا استفسار کیا لوگون نے بیان کیا کہ بار بد اوسکو
ہر روز کھانا کھلاتا ہے بادشاہ بار بد پر خشمگین ہوا بار بد نے کہا کہ جسقدر بقیہ رزق اوسکا پادشاہ کے پاس تھا اور اوسکے
سے اوسکی ہلاکی مین تاخیر ہوئی مین اوسکو اوکرتا تھا تا جلد اوسکا رزق پورا ہو جاوے اور وہ ہلاک کیا جاوے
یہ لطیفہ پسند آیا اور اوس شخص کو قید سے آزاد کر دیا **حکایت** ہے کہ ہرمزان قاضی اکاسرہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ خلیفہ ثانی کی خدمت بابرکت مین مقید آیا آپ نے اوسکے قتل کا حکم کیا ہرمزان نے پانی طلب کیا
آپ نے اجازت دی کہ پانی اسکے واسطے لاوین جب کوزہ آب اسکے سامنے آیا ہاتھ مین لیکر عرض کیا
مجکو اسقدر امان ملے کہ پانی تناول کرون آپ نے وہ بھی قبول فرمایا ہرمزان نے وہ پانی بہا دیا اور کہا کہ ہرگز
پانی نہ تناول کرونگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکو قتل نکرو جب قاضی کو قتل سے نجات ملی اسلام قبول کیا
اور کلمہ شہادت ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے قبول اسلام مین اسقدر تاخیر کیون کی قاضی نے کہا کہ اگر
مین پہلے ہی ایمان لاتا لوگ کہتے کہ ہرمزان خوف شمشیر سے ایمان لایا **حکایت** ہے کہ کسری ایک روز صبح کو
بیٹھا تھا ایک شخص کانا سامنے آیا حکم کیا کہ اسکو سزا دین اوسنے کہا کہ میرا کیا قصور ہے کسری نے کہا کہ تو نے میرا
تمام روز منحوس کیا اوسنے کہا مین تجہپر نحس نہین ہون بلکہ تو مجہپر نحس ہے اسلیے کہ تیرے دیکھنے سے مجکو مصیبت
پاس ہوئی اس سے زیادہ اور کیا منحوسی ہے بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا قتل سے امان دی **فصل** ا چورون کے
حیلون مین **حکایت** ہے کہ ایک تاجر شام سے آیا تھا اوسکے پاس خرجی تھی اوسمین دوستون اور عزیزون
کے واسطے ہدیہ اور تحفہ لیے جاتا تھا ایک شب کو کسی مقام پر سوتا تھا اور خرجی سر کے نیچے رکھی تھی اتفاقاً کسی
شخص نے پہلے اوسکے پیر مین رسی باندھی پھر خرجی اوسکے سر کے نیچے سے کھینچی وہ تاجر جاگا چاہا کہ اوسکا تعاقب
کرے دیکھا کہ پیر مین رسی مضبوط بندھی پائی جبتک تاجر نے پیر سے رسی کھولی چور دور ہو چکا القصہ جب
تاجر اپنے وطن مین پہونچا اور گھر مین آیا سب گھر والے ہر ایک ہدیہ مانگنے لگے اوسنے تمام کیفیت اثنائے راہ
کی بیان کی مگر دل مین سوچتا تھا کہ دوستون کو کیا جواب دونگا بازار سے اور خریدہ کرنا چاہیے اسی فکر مین تھا
کہ ایک شخص نے دروازے پر آواز دی کہ امانت میری دو تاجر نے پوچھا یہ کون ہے گھر والون نے کہا یہ ایک شخص ہے
کہ تمکو امانت سپرد کر گیا تھا مانگنے آیا ہے اونھون نے وہی میری خرجی دینے کو نکالی مین نے کہا یہ میری خرجی
ہے اور خوش ہو کے لے لی اوسکو کھولا دیکھا تو اوسمین سب مال پایا اور ایک چمڑے کا ٹکڑا اوسکا تھا اوسکو
نکال کے اوسی رسی مین لپیٹ کے دروازے کے باہر پھینکدیا اور کہا اپنی امانت لو چور نے رسی پہچانی اور
چپکا چلا گیا **حکایت** ہے کہ ایک شخص دراز گوش کی رسی کھینچے چلا جاتا تھا راہ مین چور نے رسی دراز گوش
کی کھولکر اپنی گردن مین باندھ لی اور دراز گوش اپنے ساتھی کو حوالہ کیا بعد دیر کے جب اوس شخص نے گردن پھیر

دیکھا متحیر ہوا اور پوچھا تو کون ہی چور نے کہا مین دراز گوش تیرا ہون حقیقت میری یہ ہی کہ آدمی تھا میری مادر نے مجکو عاق کیا تھا اور مجھسے ناخوش تھی اللہ تعالی نے صورت میری مسخ فرمائی اب مادر میری مجھسے خوش ہوئی خداے پاک نے پھر مجکو صورت انسان کی مرحمت فرمائی اوس شخص کو سواے چھوڑنے کے کچھ نہ بنا **حکایت** ہی کہ ایک صراف اپنے گھر کو گیا چور بھی اوسکے پیچھے گیا تا کیسہ زر چورا وے جب صراف گھر مین داخل ہوا کیسہ اور پگڑی دالان مین رکھکر لونڈی سے کہا کہ مین پاےخانے جاتا ہون پانی لا جسوقت لونڈی پانی لیکر پاےخانہ کی طرف گئی چور مکان کے اندر آیا اور کیسہ لیکر راہی ہوا صراف نے لونڈی کو تہدید کی چور نے یہ حکایت اپنے یارون سے بیان کی اونھون نے کہا تو نے مفت لونڈی کو عذاب مین پھینسایا چور نے کہا مین ابھی جاتا ہون اور اوس لونڈی کو اس عذاب سے نجات دیتا ہون یہ کہکے پھر صراف کے گھر پر آیا لونڈی کی زاروناله کی آواز سنی دروازے پر آواز دی جب صراف باہر آیا اوس سے کہا مین تیرے ہمسایہ کے دوکاندار کا غلام ہون آقا نے تجکو بعد سلام کہا ہے کہ کیسہ اپنا یہان چھوڑکر چلے گئے اگر مین نہ اوٹھا لیتا تو کیسہ تلف ہو جاتا صراف نے کہا کیسہ کہان ہے اوسنے کہا میرے پاس موجود ہی بغل سے نکال کر کیسہ اوسکو دکھایا اور کہا کہ تو ایک تحریر میرے آقا کے نام اس مضمون کی لکھدے کہ کیسہ مجکو پہونچا اور کیسہ مجھسے لے صراف گھر مین گیا کہ رقعہ لکھکر لاوے اور کیسہ لے چور نے اپنی راہ لی اور لونڈی مار سے بچی **حکایت** ہی کہ ایک چور نے باز خرید کیا اور کوچہ گردی شروع کی جس شخص کا دروازہ کھلا ہوتا باز کو چھوڑ دیتا اور آپ بھی گھر مین گھس جاتا اگر اوس مکان مین کوئی شخص ہوتا خوب لیتا اور اگر کسیکو دیکھتا کہتا کہ مین بازدار کسی امیر کا ہون باز میرا چھوٹ گیا ہے پکڑنے آیا ہون تم پکڑدو اسی حیلہ سے نجات پاتا

فصل ۲ ۔ عورتون کے مکر کے بیان مین

چند شخص جامع مصر مین جاتے تھے اثناے راہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ روتی ہے اون لوگون کو رحم آیا رونے کا سبب پوچھا اوسنے کہا کہ شوہر میرا دس برس سے سفر کو گیا تھا اب معلوم ہوا کہ وہ مرگیا اور عدت بھی گذر گئی ہنوز جوان ہون مجکو نکاح دوسرا منظور ہی اور قاضی گواہ اوسکے مرنیکا طلب کرتا ہی مین گواہ کہان سے لاؤن اونمین سے ایک نے کہا مجکو اگر تو دو دینار دے تو مین قاضی کے سامنے بیان کرون کہ عورت میری ہے مین اوسکو طلاق دیتا ہون تا تجکو قاضی دوسرے نکاح کا حکم کرے عورت نے کہا میرے پاس چودہ درم ہین زیادہ اس سے میرے پاس نہین اوس شخص نے وہ درم لے لیے اور اوسکے ہمراہ قاضی کے پاس گیا اور بیان کیا کہ یہ عورت میری ہے اب مین طلاق دیتا ہون عورت نے کہا دس برس سے یہ غائب تھا مجکو دس برس کا نفقہ چاہیے اور اب طلاق دیتا ہی مہر بھی میرا دے آخرالامر دس دینار پر فیصلہ کرکے اوس سے مین نے جان بری کی **حکایت** ہی کہ ایک شخص سفر کو گیا اوسکی جورو کا ایک دوست تھا اکثر وہ اوسکے مکان مین جاتا اور کبھی اوسکو بلا لیتا

بعد مدت کے وہ شخص سفر سے پھر آیا اور اوسکو اطلاع نہین ایک ذریعہ حسب دستور اوسکے مکان پر گیا اور اتفاقاً
اوسیوقت اوس عورت کا شوہر بھی باہر سے اندر کو جاتا تھا دروازے کے اندر پہونچکے ملاقات ہوئی اوسنے
پوچھا تو کون ہے عورت تو اپنے آشنا کو دیکھ چکی تھی فوراً جواب دیا قاضی کا پیادہ ہے مین نے بلایا ہے
تجکو گرفتار کرنے آیا ہے تو ہمیشہ سفر کو چلا جایا کرتا تھا اور مین یہان فاقے کرتی ہون مجبور ہوکے نالش مین نے
کی چل قاضی کے محکمہ مین فیصلہ ہو جائیگا اوس شخص نے یہ سنتے ہی اوسکی کمر مین ہاتھ ڈالدیا آخر محلہ والون نے
سمجھا بوجھا کے دونون کو ملا دیا اور اوس قاضی کے پیادہ کو بھی کچھ دے کے رخصت کیا **حکایت** ہے کہ ایک
عورت کسی ترک سے دوستی رکھتی تھی اور ترک ایک غلام بہت خوبصورت تھا ایک روز ترک نے غلام کو اوس
عورت کی طلب مین بھیجا اوس عورت نے غلام کو گھر مین بلا لیا اور اوس سے کہا مین تجکو تیرے آقا سے ہزار درجہ
زیادہ دوست رکھتی ہون غلام کی بھی طبیعت عورت خوبصورت دیکھکے مائل ہو گئی جب غلام کو دیر ہوئی
ترک انتظار مین پریشان ہوکر آخر خود اوسکے مکان پر آیا اور آواز دی عورت دروازے پر آئی ترک نے
کہا مین نے غلام کو تیرے بلانے کو بھیجا تھا کہان ہے عورت نے کہا یہان نہین آیا اس عرصہ مین اوس عورت کا
شوہر بھی آگیا اور پوچھا کہ ترک یہان کیون آیا ہے عورت نے اشارہ سے منع کیا کہ کچھ نکہیے جب ترک اپنے مکان کو
گیا عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ اس ترک نے اپنے غلام کو مارا وہ غلام میرے مکان مین بھاگ آیا اوسکو
مین نے گوشہ مین چھپایا ہے اوسکو یہان سے لیجا کر کسی اور جگہ چھپا دے جب اوسکا غصہ فرو ہو جائیگا یہ
چلا جائیگا **حکایت** ہے کہ ایک عورت کسی شخص کو دوست رکھتی تھی اوسکو اپنے گھر مین طلب کیا اور شوہر سے
کہا کہ میری چچازاد بہن میرے گھر مہمان آئی ہے اوسکی دعوت کا سامان مہیا کر اوس بیچارہ نے سب اسباب ضیافت
مہیا کر دیا اوس عورت نے مکان مین پردہ باندھکر اپنے دوست کو پردہ مین رکھا تیسرے روز اوس مرد نے
رخصت چاہی عورت نے اجازت ندی اور کہا جب موقع ہوگا مین رخصت کر دونگی وہ شخص موقع پاکے
بھاگا وہ عورت اوسکے پیچھے دوڑی اور دروازہ پر پہونچکر اوسکا دامن پکڑا اور کہنے لگی کہ مین ہرگز رخصت
ندونگی اتنے مین اوسکا شوہر آگیا اور یہ حال دیکھا عورت فریاد کرنے لگی اور کہا دیکھو یہ اپنی بی بی کو آج ہی
لیجانے کہتے تھے مین نے جب نمانا تو خفا ہوکے چلے تھے مین نے دوڑکے پکڑا اور ابھی تین روز آئے کو
ہوے مین کیونکر رخصت کر دون اوس سادہ لوح نے اونکو سمجھا کے بٹھایا اور کہا بھیا کل لیجانا آج کا دن اور رہنے دو
انکی بھی خوشی ہو جاے اور اونکی مہمانداری کی یہ شب کو بعد کھانے کے ہنسی خوشی سے رخصت ہوے دوسرے
روز جب شوہر باہر گیا وہ عورت پردہ اوٹ کے بیٹھ رہی جب وہ آیا کہدیا کہ وہ سوار ہو گئین **حکایت**
ہے کہ ایک عورت کسی بزاز کے پاس گئی اور بیان کیا کہ عورت تیری میرے شوہر کے پاس آیا کرتی ہے وہ مرد ا

میری سوت بنی ہی اوسکو تو روک نہین تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگی وہ بہت غصہ ہوا اور کہا کہ تو جھوٹی ہی عورت نے
کہا کہ اگر تو کہہ تو مین تجکو دکھلا دون جب بزاز بھی گھبرایا اور کہا اچھا تو دکھلادے وہ عورت وقت کی منتظر ہی ایک شب
اتفاقًا بزاز کی عورت برادری مین گئی یہ عورت خبر پاکے بہت خوش ہوئی اور آدھی رات کو بزاز کے مکان پر گئی
اور پکار کے کہا جلد آ تا تجکو تماشا دکھلا دون بزاز اوس عورت کے ہمراہ ہوا جب عورت اپنے مکان پر لائی چند آدمی
قوی ہیکل وہان بیٹھے تھے فورًا اوس بزاز کو باندھکر ڈالدیا اور اوسکے مکان پر جاکر جو کچھ تھا لوٹ لائے اور اوسکو چھوڑ دیا
حکایت ہی کہ ایک پیر مرد تونگر نے جوان عورت کی خواستگاری کی اوس عورت کے باپ نے بطمع زر قبول کیا اوس عورت
نے سنا اوسکو پسند نہ آیا اوس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے باپ نے تیرے ساتھ میرا نکاح قرار دیا ہی مین بھی
راضی ہون مگر بال میرے سپید ہو چکے ہین بعد عقد کے پھر شکایت نکرنا مین پہلے سے تجکو مطلع کرتی ہون اوس
شخص نے جب کلام سنا اوسکے ساتھ عقد سے انکار کیا بعد تھوڑے عرصہ کے اوس عورت کا نکاح ایک جوان کے ساتھ
ہوگیا ایک روز پھر پیر مرد کے پاس پیغام بھیجا کہ واللہ ابھی تک میرا ایک بال سپید نہین ہوا مجھے بیسوان برس ہی مگر
جیسے مرد جوان عورت چاہتے ہین ویسی ہی عورتین جوان مرد چاہتی ہین اسیوجہ سے مین نے تیرے ساتھ حیلہ کیا
اور اپنی زوجیت سے تجکو باز رکھا واللہ اعلم بالصواب **نوع ثانی جن کے بیان مین** لکھا ہی کہ جن حیوان آتشی
شفاف الجرم ہین انکو قدرت ہی جس شکل مین چاہین آجاوین وجود جن مین اختلاف ہی بعض قائل ہین کہ جن کا
وجود نہین اور بعض کہتے ہین کہ جن اور شیاطین انسان مردہ ہین اور جو ذکر انکا قرآن پاک مین ہی مراد اون سے انسان
مردہ ہی کہ اونکو شیاطین کہتے ہین اور قول صحیح یہ ہی کہ جن ایک قسم کے حیوان ہین خالق عالم نے انکو آتش سے
پیدا فرمایا ہی چنانچہ صاف آیہ پاک سے ظاہر ہی وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ اور حدیث شریف مین
بھی یہی مضمون ہی اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ ملائکہ نہ مرد ہین نہ عورت اور کھاتے پیتے نہین اور انمین
توالد اور تناسل اور موت نہین اور جن کھاتے پیتے ہین انمین توالد اور تناسل اور موت بھی ہے اور شیاطین تا بقای
دنیا نہ مرینگے مفسرین نے لکھا ہی کہ اللہ پاک نے ملائکہ کو نور اور نار سے پیدا کیا ہے اور جن کو اوس نار کے شعلہ سے
اور شیاطین کو اوسکے دخان سے اخبار مین ہی کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے پہلے جن زمین پر ساکن تھے
تمام روے زمین انسے بھرا تھا اور انعام خداے پاک کے انپر کثیر تھے اور انمین سلطنت اور نبوت تھی جب جنون نے
اپنے انبیا کی مخالفت کی اور بغاوت کرنے لگے خداے کریم نے لشکر ملائکہ انکے قتل کو بھیجا اور زمین انسے لے لی
اور جو لوگ قتل سے باقی رہے اونکو اطراف زمین اور جزائر مین ڈالدیا اور بعض کو مقید کیا عزازیل بھی مقیدین سے
تھا یہ طفل خوبصورت تھا ملائکہ کے درمیان مین پالا گیا اور اخلاق ملائکہ اور علم اونکا سیکھا جب عرصہ دراز گذرا
رئیس ملائکہ اور خازن بہشت ہوا اور زمانہ دراز تک خدمت اوسکو رہی حتی کہ جب آدم علیہ السلام مخلوق ہوے

اور سبکو اونکے سجدہ کرنیکا حکم ہوا عزازیل نے اپنے ربکا حکم نمانا اور مردود ہوا جن ہین بھی مثل انسان کے بعض نیک اور بعض بد اور بعض کافر اور بعض مسلمان ہین اور ہر شخص اپنے رئیس کے حکم کا مطیع ہی مجاہد نے لکھا ہی کہ ابلیس کے پانچ لڑکے ہین شبر اعور مسوط داسم زلنبور شبر صاحب مصائب ہی اور اعور صاحب زنا ہی اور مسوط صاحب کذب ہی اور داسم صاحب فتنہ و فساد ہی اور زلنبور صاحب خصومت ہی ابی عمامہ سی حدیث شریف مین منقول ہی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابلیس زمین پر اوتارا گیا عرض کی یا اللہ تو نے مجکو زمین پر اوتارا اور مجکو رجیم گردانا میرے واسطے کوئی مکان مقرر فرما حکم ہوا کہ حمام تیرا گھر ہی پھر عرض کیا کہ میرے واسطے کوئی مجلس معین ہو حکم الہی ہوا بازار پھر کہا کہ طعام میرے واسطے کیا ہی ارشاد ہوا جس شے پر میرا نام نہ لیا جاوے پھر پانی کی درخواست کی فرمایا سب نشے تیرے واسطے پانی ہین اسنے کہا میرے واسطے کوئی موذن مقرر ہو ارشاد ہوا کہ اہل مزامیر تیرے موذن ہین پھر اوسنے کہا میرے لیے کوئی قرآن معین فرما حکم کیا شعر تیرا قرآن ہے اوسنے کہا میرے واسطے کوئی کتاب معین ہو حکم کیا کہ نقش و نگار تیرے لیے کتاب ہی پھر اوسنے کہا میرے واسطے قصہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ کذب بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بطریق متعددہ اولاد آدم کے پاس آتا ہی

فصل ۱۔ شیطان کے مکائد عجیبہ کے بیان مین

حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص قوم بنی اسرائیل مین برصیصا نامے عابد تھا شیطان نے اتفاقاً ایک لونڈی کو ذی خناق کیا اور اوس لونڈی کے عزیزون کے دلون مین یہ امر راسخ کیا کہ دوا اس مرض کی برصیصا کے پاس ہے لونڈی کو اوسکے پاس لے گئے اوسنے اقبال نکیا نہایت منت اور سماجت سے اوسکو راضی کیا اور اوس جاریہ کو وہین چھوڑا تا یہ شخص معالجہ کرے پس شیطان نے اوس عابد کے دل مین یہ وسوسہ ڈالا کہ اس جاریہ سے صحبت کرے چنانچہ عابد سے یہ امر سرزد ہوا بعد ازان یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ جاریہ لوگون سے بیان کریگی اور تو بدنام ہوگا اسکو قتل کر اور لوگون سے بیان کر کہ وہ مرگئی چنانچہ عابد نے اوسکو ہلاک کر کے دفن کیا پھر ابلیس نے اوس جاریہ کے گھر والون کے دل مین یہ بات ڈالی کہ عابد نے اوسکو قتل کیا اور لوگون سے مرگ کا حیلہ کرتا ہی اوسکے گھر والے عابد کے پاس آئے اور کہا کہ جاریہ کہان ہی اوسنے کہا کہ مرگئی اون لوگون نے عابد کو گرفتار کیا کہ ہم تجکو قتل کرینگے تو نے جاریہ کو قتل کیا ہے ابلیس عابد کے پاس آیا اور بیان کیا کہ یہ سب کام مین نے کیے ہین اگر تجکو اس واقعہ سے خلاصی منظور ہے دو مرتبہ مجکو سجدہ کر عابد نے اوسکو سجدہ کیا لوگون نے اوسکو بسبب کفر کے ہلاک کیا لکھا ہی کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے آپ کے اصحاب قوم کو مسائل توحید تلقین کرنے لگے اور برگزیدہ اصحاب چار تھے مرقس و یحیی و منتوس و لوقاس ہر ایک نے انمین سے صومعہ بنایا اور عبادت کرنے لگے اور کبھی صومعہ سے باہر نہ نکلے حتی کہ ایک مرتبہ ابلیس مرقس کے پاس گیا مرقس نے پوچھا تو کون ہے ابلیس نے جواب دیا کہ مجکو عیسی نے تم چارون کے پاس بھیجا ہے اور پیغام دیا ہے کہ مین نابینا

اور مبروص کو اچھا کرتا اور مردہ کو زندہ کرتا ہون اور جو شخص یہ کام کرے وہ ہی معبود ہے پس مجکو تم لوگ کسو جہ سے عبد کہتے ہو جب مرقس نے یہ کلام سنا دیجیس کے پاس جاکر یہ حکایت بیان کی پس وہ دونون متفق ہوکر ملنوس کے پاس گئے اور پیغام بیان کیا بوقاس کے دل مین یہ اعتقاد راسخ ہوگیا گمراہ ہوا اور بہتیرون کو گمراہ کیا چنانچہ قوم انگریز اوسکے تابعین سے ہین نعوذ باللہ منہا لکھا ہی کہ عبداللہ نامے ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے بڑا عابد تھا ایک مرتبہ سنا کہ چند آدمی کسی درخت کی پرستش کرتے ہین اپنے مکان سے تبر لیکر اس ارادہ پر چلا کہ اوس درخت کو قطع کرے راہ مین ابلیس بصورت انسان اوسکے پاس آیا اور پوچھا تو کہان جاتا ہے اوسنے اپنا ارادہ بیان کیا ابلیس نے کہا اگر تو اوس درخت کو قطع کریگا وہ قوم دوسرے درخت کی پرستش کریگی تو جاکر اپنی عبادت کر عابد نے کہا کہ یہ عبادت مجکو اوس عبادت سے اولی ہے جب ابلیس نے دیکھا کہ اس فریب مین عابد نہ آیا لڑائی پر آمادہ ہوا اور کہا مین نہ کاٹنے دونگا آخر دونون مین کشتی ہوئی عابد ابلیس کو گراکر اوسکے سینے پر چڑھ بیٹھا ابلیس نے کہا مجکو چھوڑدے مین ایک بات تجسے کہونگا جب خلاصی پائی بعد ازان کہا اللہ تعالی نے تجپر کاٹنا اس درخت کا واجب نہین کیا ہے عابد نے کہا مین اوسکو ضرور قطع کرونگا پھر دوسری مرتبہ کشتی ہوئی اور پھر عابد سینہ پر سوار ہوا ابلیس نے کہا مجکو چھوڑدے مین تجسے ایک بات کہونگا کہ تیرے واسطے اس قطع درخت سے بہتر ہوگا عابد اوسکے سینہ سے اوٹھا اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے اوسنے کہا بیشک تو مرد فقیر ہے اگر تیرے پاس مال ہووے اور تو اوسکو فقرا اور مساکین وغیرہ کو تقسیم کرے تو بہتر ہے اس درخت کے کاٹنے سے مین تجکو ہر روز دو دینار دونگا یعنی ہر روز صبح کو دو دینار تجکو تیرے سرہانے ملینگے اونکو لیکر فقرا اور مساکین پر تقسیم کرنا اور اس درخت کو نہ کاٹ عابد اس قول پر راضی ہوا اور اپنے مکان پر آیا صبحکو دو دینار اسکو ملے دوسرے روز پھر دو دینار پائے تیسرے روز دینار نہ ملے غصہ مین تبر اوٹھاکر درخت کیطرف چلا ابلیس بصورت پیر مرد اوسکے سامنے ہوا اور عزم پوچھا اوسنے وہی ارادہ اول بیان کیا پیر مرد نے کہا نہ کاٹنے دونگا پھر کشتی ہوئی ابلیس نے عابد کو مثل گنجشک کے زمین سے اوٹھاکر پھینکا عابد نے کہا آج کیا سبب تھا کہ تو غالب ہوا ابلیس نے کہا اوس وقت تو خدا کی راہ پر تھا اور آج دینار کے واسطے توڑتا ہی اسواسطے مین غالب ہوا حکایت ہی کہ ایک شخص مزدک نامے نے زمانۂ قباد بن فیروز مین دعوی نبوت کیا تھا اور بہت لوگ اوسکے مطیع ہوئے نوشیروان نے ایک روز مین اوسکو مع بارہ ہزار آدمی کے کہ اوسکے مطیع تھے ہلاک کیا چند لوگ اوسکے ناصرین سے جانبر ہوکر بلاد مین متفرق ہوئے جب اون بقیہ سے کوئی مرجاتا اول شب دفن کے شیطان اوس مردے کی شکل پر آتا اور کہتا کہ مین ناعوہ اور اقربا کی رخصت کو آیا ہون اور تمکو خبر دیتا ہون کہ دین مزدک کا حق ہے یہ عادت اوس قوم مین جاری رہی کہ اوس شب کو تمام عزیز و قریب میت کے یکجا ہوکر اوسکی انتظار کرتے ہین حتی کہ اگر میت کسی کا قرضدار ہوتا ہے قرضخواہ سے کہتے ہین کہ تو صبر کر ہم رات کو

اوس سے دریافت کرکے تجسے اطلاع کرینگے لکھا ہی کہ جمعہ کے روز کنارے دریا کے ایک تخت بچھاتے ہین اور ابلیس اوس تخت پر بیٹھتا ہے اور اوسکی فوج گرد اوسکے جمع ہوتی ہے جو شخص اونمین خبیث زیادہ ہوتا ہی مقرب زیادہ ہوتا ہی اور ہر شخص اپنے اعمال سات روز کے بیان کرتا ہے ابلیس سب سے دریافت کرتا ہے تو نے کیا کام کیا ہر ایک بیان کرتا ہے وہ ملعون خوش ہوکے موافق اوسکی خدمت کے انعام دیتا ہے اور مرتبہ اوسکا بڑھاتا ہے

فصل ۱ بعض شیاطین کے بیان مین

ایک قسم شیاطین کی غول ہے حکمانے لکھا ہی کہ غول حیوان شاذہ سے ہے بیابان مین ہوتا ہے گاہے رات کو اور کبھی دن کو مسافر کو دھوکا دیکے راہ راست سے پھیر دیتا ہے لکھا ہی کہ جب شیاطین آسمان کی طرف متوجہ ہوتے ہین شہاب ثاقب اونپر پڑتا ہے بعض جلکر خاک ہوجاتے ہین اونمین سے بعض دریا مین گرتے ہین اوس سے نہنگ پیدا ہوتے ہین اور بعض شہر مین اوس سے وبا یعنی ہیضہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور بعض صحرا مین جو صحرا مین گرتے ہین اوسے غول پیدا ہوتے ہین جاحظ نے لکھا ہے غول دیو ہے کہ انسان سے سفر وغیرہ مین متعرض ہوتا ہی اور ہر وقت ایک شکل جدید پر ظاہر ہوتا ہی ایک شخص ناقل ہے کہ مین نے دیو کو دیکھا تھا سر سے ناف تک بشکل انسان تھا اور ناف سے بصورت اسپ

صورت دیو اسپ کی یہ ہے



بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سفر مین غول کو دیکھا ہی حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ قبل زمان بعثت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شام کی راہ مین مین نے غول کو دیکھا تھا اور یہ حکایت مشہور ہے کہ آپنے غول کو تلوار سے قتل فرمایا تھا اور ایک قسم سعلات ہے یہ بھی قسم

دیو سے ہے بشکل عورتون کے ہوتا ہے لکھا ہے کہ یہ اکثر جنگل مین رہتے ہین اگر انسان کو پاتے ہین اوس سے کھیلتے ہین
جیسے بلی چوہے سے کھیلتی ہے لکھا ہے کہ ایک شخص کو وقت شب کے بھیڑیے نے گھیرا اوسنے فریاد کی جب کوئی نہ آیا
پکار کے کہا میرے پاس سو دینار ہین جو شخص مجکو اس بلا سے نجات دے سو دینار اوسکو دون لوگون نے جانا
کہ یہ آواز سعلاۃ کی ہے اور کوئی اوسکی طرف نگیا آخر اوس شخص کو بھیڑیے نے ہلاک کیا جاحظ نے لکھا ہے کہ سعلاۃ
جن کی عورت کو کہتے ہین سعلاۃ جب کسی خوبصورت شخص کو دیکھتی ہے اوسپر عاشق ہوتی ہے لکھا ہے کہ عمرو بن یربوع
ایک جوان خوبصورت تھا سعلاۃ نے اوسکو دیکھا اور اوسپر عاشق ہوئی چنانچہ اون دونون مین موافقت اور مواصلت
ہوئی اور اوس سے اولاد پیدا ہوئی اور مدت دراز تک وہ دونون یکجا رہے ایک شب برق چمکی وہ سعلاۃ چلی گئی اوسکی
اولاد کو بنو سعلاۃ کہتے ہین اور ایک قسم عذار ہے یہ بھی عورتون کی صورت پر متمثل ہوتی ہین ایک یمن اور تہامہ اور
مصر مین ہوتی ہین یہ اگر کسی انسان کو دیکھتی ہین اوسکے ساتھ مجامعت کرتی ہین اور منجملہ اونکے دلہاث ہے یہ جزائر
مین رہتی ہین اور بصورت انسان کے ہوتی ہین اور شتر مرغ پر سوار ہوتی ہین غذا اونکی گوشت حیوانات ہے جو حیوان
دریا مین غرق ہوکے کنارہ پر آلگتا ہے اوسکو کھاتے ہین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی دیو اس قوم کا کشتی پر چڑھ گیا
ارباب کشتی نے اوس سے جنگ و جدال کی اوسنے ایک آواز اس زور سے کی کہ سب ارباب کشتی بیہوش ہوکر گر پڑے
جو اوسکو کشتی سے مطلوب تھا لے لیا اور ایک قسم شق ہے نصف اول صورت انسان کے مشابہ ہوتا ہے یہ انسان
سے اکثر متعرض ہوتے ہین لکھا ہے کہ علقمہ بن صفوان بن امیہ ایکبار بعزم مکہ گھر سے نکلا اثنائے راہ مین جب
جو مان مین پہونچا ایک شق سے ملاقات ہوئی بعد قیل و قال کے دونون مین تلوار چلی اور دونون ہلاک ہوے اور
یہ خبر مشہور ہوئی کہ علقمہ بن صفوان کو جن نے قتل کیا اور ایک قسم مذہب ہے یہ شیاطین خدمت انسان کی
ہمیشہ کیا کرتے ہین اور فریب دہی مین سرگرم رہتے ہین اور عجائب غرائب چیزین بطور کشف کے دکھلایا کرتے
ہین یہانتک کہ اوسکو اپنی کرامت کا یقین ہوتا ہے اور متکبر ہو جاتا ہے اور بسبب تکبر کے ہلاک ہو جاتا ہے لکھا ہے
کہ ایک شخص عابد تھا ایک روز ایک مہمان اوسکے عبادتخانہ مین آیا اور عبادتخانہ مین سوائے عابد کے کوئی نتھا
وقت شب کے اوسکے پاس ایک چراغ اور ایک خوان کھانے کا دیکھا مہمان کو تعجب ہوا عابد سے پوچھا کہ یہ خوان
کہان سے آیا ہے اور آپ اسکو کیون نہین تناول فرماتے ہین اور نہ کسی کو دیتے ہین عابد نے جواب شافی ندیا
جب اوسنے مبالغہ کیا عابد نے کہا کہ ایک مدت دراز سے شیطان ہر شب یہ خوان میرے پاس لاتا ہے اور چاہتا ہے
کہ یہ فعل میرا عابد کرامت پر محمول کرے مجکو ابتدا سے معلوم ہوا کہ یہ حرکت شیطان کی ہے جب عابد نے یہ کلام
کیا فی الحال وہ چراغ اور خوان ناپدید ہوا لکھا ہے کہ جب شیاطین اور دیگر جان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت
کا حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام سب کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین حاضر لائے حضرت سلیمان

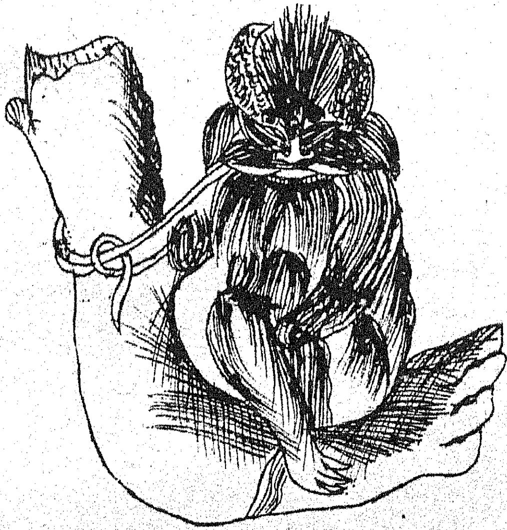
علیہ السلام انکو بنظر غور ملاحظہ فرماتے تھے اور اونکے اشکال سے متعجب ہوتے تھے بعض کا رنگ سرخ اور بعض کا زرد اور بعض کا سپید اور بعض کا سیاہ اور بعض کا ابلق تھا اور بعض کا بصورت گاو اور بعض بصورت شتر اور بعض بصورت پلنگ اور بعض بصورت خر اور سونڈ انکی مثل ہاتھی کے تھی سبھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت سلیمانؑ درگاہ آلہی مین سجدۂ شکر بجالائے پھر آپ نے جنون سے پوچھا کہ صورتین تمھاری کس وجہ سے مختلف ہین اون لوگون نے کہا کہ بسبب معاصی کے صورتون مین اختلاف پیدا ہوا اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ مرد ہماری عورتون شیاطین کے ساتھ مختلط ہوے اور اونسے مناکحت کی اونسے اولاد ہماری مختلف الاشکال پیدا ہوئی جب سلیمان علیہ السلام نے اس قوم کو ملاحظہ فرمایا خیال شریف مین گذرا کہ اگر یہ بیکار رہینگے انسے اکثر فساد پیدا ہونگے انکو اعمال شاقہ کی تکلیف دی بعض کو لوہے تانبے کے کام مین رکھا اور بعض کو سنگتراشی سپرد کی اور بعض تعمیر شہر وغیرہ مین مامور ہوے اور عورتین اونکی سوت اور ریشم کے کاتنے اور کپڑا بننے مین مصروف کی گئین اور کسیکو آٹا پیسنے کا حکم ہوا اور کوئی روٹی پکاتی اور کوئی کھانا تیار کرتی جو دیگ تیار ہوتی اوسمین ہزار آدمی کھاتے اور کوئی قصابی کرتا اور کوئی دریا اور معدن سے جواہر نکالتا لکھا ہے کہ صخر نامے جن اطاعت حضرت سلیمان سے منحرف تھا آپ نے حکم کیا کہ اوسکو حاضر کرین سب لوگون نے عرض کیا کہ اوسکی قوت سے ہم لوگ عاجز ہین جس چشمہ پر وہ پانی پیتا تھا اوسمین شراب ملادی جب پانی پینے آیا شراب کی بو پائی پانی نہ پیا دوسرے روز پھر آیا اور پلٹ گیا تیسرے روز غایت تشنگی سے صبر نہو سکا اوس چشمہ سے پانی پیا اور بیہوش ہوا اور دیو اوسکے گرد جمع ہوے اونکے ساتھ فوج حضرت سلیمانؑ کی بھی پہونچی اوسکو نہایت خجالت ہوئی اون لوگون نے اوسکو اوٹھاکر خدمت شریف مین حاضر کیا اوسکے منھ اور ناک سے آگ کے شعلے نکلتے تھے جب خدمت شریف مین حاضر ہوا اور خاتم سلیمانی دیکھی وہ قوت اوسکی جاتی رہی اور سجدہ کیا اور اطاعت قبول کی اور آپ کے وسیلے سے اپنے گناہ ماضیہ کی آمرزش چاہی وہب ابن منبہ سے حکایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو دوسری مرتبہ بادشاہت ہوئی اللہ تعالے نے صرصر کو حکم کیا کہ شیاطین کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر کرے چنانچہ سب شیاطین آپ کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ایک کی شکل بغور ملاحظہ فرماتے تھے ایک کو دیکھا کہ نصف جسم اوسکا مثل بلّی کے تھا آپ نے اوسکا نام دریافت فرمایا اوسنے مہر بن خفان ابن فیلان بیان کیا آپ نے ارشاد کیا کہ کام تیرا کیا ہے اوسنے عرض کیا کہ کام میرا غنا اور پینا شراب کا ہے اور وطن میرا ملک ہند مین ہے السان کو سرود اور شراب کی طرف متوجہ کرتا ہون آپ نے اوسکی قید کا حکم کیا دوسرے کو بہیئت قبیح ملاحظہ فرمایا رنگ اوسکا مثل دھوئین کے تھا بدن موسے اوسکے قطرے خون کے ٹپکتے تھے آپ نے اوسکا نام اور کام پوچھا اوسنے عرض کیا کہ نام میرا انکھال بن محول ہے اور کام میرا خونریزی ہے آپ نے اوسکی قید کا حکم دیا اوسنے عرض کیا کہ مجکو مقید نفرمائیے مین تمام ظالمین روے زمین کو آپ کا مطیع کرونگا اور آپکی سلطنت مین خرابی نہ ڈالونگا بعد ازان پھر ایک شیطان سامنے آیا

شکل اوسکی مثل بندر کے اور ناخن اوسکے ہنسیا کے مانند تھے اور اوسکے ہاتھہ مین بربط تھا آپ نے اوسکا نام اور
کام پوچھا اوسنے عرض کیا کہ نام میرا جرّہ بن حارث ہی اور بربط مین نے وضع کیا ہے آپ نے اوسکو بھی محبوس
فرمایا بعد ازان ایک کو دیکھا کہ منہہ اوسکا پشت پر تھا اوسکا بھی نام اور عمل دریافت کر کے قید کیا بعد ازان ایک کو
دیکھا کہ اوسکے چار پیر اور دو سر تھے ایک سر پیچھے پر مثل شیر کے چہرہ کے تھا اور بدن اوسکا مانند ہاتھی کے
تھا پھر ایک صورت نمود ہوئی بشکل ہاتھی کے اور ہاتھہ اوسکے مانند پنجہ شیر کے اور پیر اوسکے مانند پاے مرغ کے
تھے حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ایک کا کام اور نام دریافت فرماتے اور قید کا حکم دیتے

صورت دیو مہر بن خفان کی یہہ ہے



صورت دیو ملہان کی یہہ ہے



صورت دیو جرہ بن حارث کی یہہ ہے



صورت دیو محون کی یہہ ہے



صورت دیو صخر کی یہ ہے



صورت دفیلدن کی یہ ہے



فصل ۳ ۔ دیوون کے افعال عجیبہ کے بیان مین جو دیوؤن نے حضرت سلیمان علیہ السلام

کی خدمت مین ایجاد کیے قنطیطوس بادشاہ جن کہ مسکن اوسکا صحراے ہند ہے اطاعت حضرت سلیمان علیہ السلام مین تھا اوسکے بھائی کا نام قفطیس ہے ہر سال مین ایک مرتبہ اوس سے اور بادشاہ سے کسی پہاڑ کی چوٹی پہ ملاقات ہوتی ہے بادشاہ اوس سے عہد تازہ کرکے اوسکو ہمراہ جنات مشرق اور مغرب کے اطراف عالم مین روانہ کرتا ہے تا حالات سے ہر ملک کے مطلع کرے اور مردم کو مسخر کرے نقل ہے کہ ملک مغرب مین ایک شہر ہے بادشاہ وہانکا کافر ہے اکثر سلاطین نے اوسطرف قصد کیا مگر کوئی فتحیاب نہوا حضرت سلیمان نے قفطیس کو طلب فرمایا اور اوس شہر کا حال دریافت فرمایا اوسنے بیان کیا کہ وہ شہر حضرت شیث بن آدم علیہما السلام نے بنایا تھا اور وہان اولاد اونکی رہتی تھی زمانہ حضرت موسی علیہ السلام تک وہ لوگ مومن رہے ہے بعد ازان زبرجد سبز کا ایک بت بنایا اب اوسکی پرستش کرتے ہین حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اوس شہر کو مع ساکنین شہر کے اوٹھالا قفطیس نے کہا میرے واسطے خداے پاک سے قوت طلب کیجیے آپ نے دعا کی اوسکو قوت جناب باری سے عنایت ہوئی قفطیس اوس شہر کو مع ساکنان شہر اوٹھالایا حضرت سلیمان علیہ السلام واسطے سیر کے جب وہمین داخل ہوے وہ قوم خضوع اور خشوع کرنے لگی اور اوس قوم کی عجیب صورت تھی رنگ ونکا سیاہ اور بال اونکے گھوڑے کی دم کے بالون سے مشابہ آنکھین سانپ کی آنکھون کے مانند ناخن ہنسیا کے مثل جسم سے رال کی بو

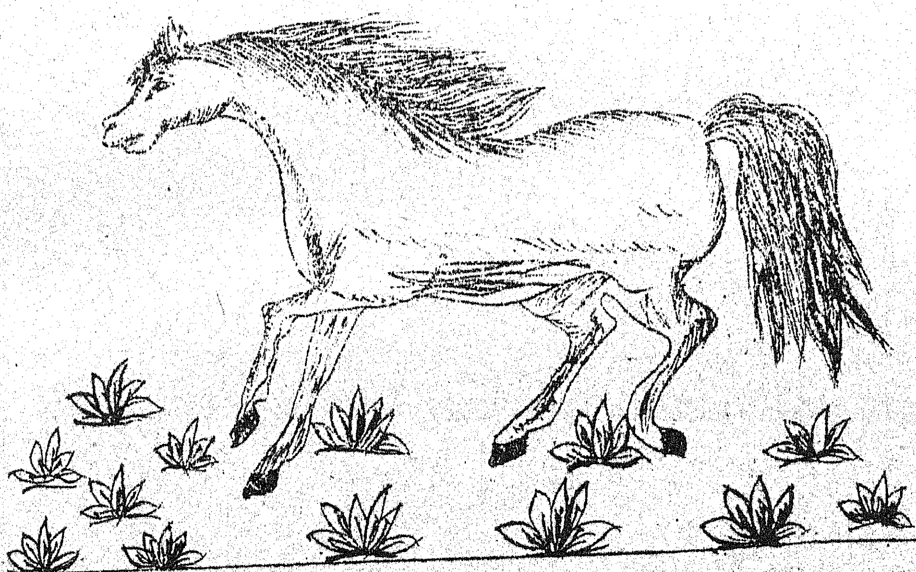
آتی تھی اور آواز ابابیل کی آواز سے مشابہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اونھین کی لغت مین اونسے پوچھا تم
کہان ہو اونھون نے کہا کہ اپنے شہر مین آپ نے فرمایا کہ شہر تمہارا اپنی جگہ سے ایک برس کی راہ پر ہٹ آیا ہے
وہ نہایت متعجب ہوے بعدہ اوس قوم کو دعوت ایمان فرمائی اون لوگون نے ایمان قبول نکیا اور اپنے ناخن سے
چہرہ اپنا زخمی کرکے ہلاک ہوگئے آپ نے جنات کو حکم کیا کہ اس شہر کو اپنی جگہ پر نصب کرین اور شہر کو مردون سے
خالی کرین پھر ایک قوم بنی اسرائیل کو وہان آباد فرمایا وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ جب حضرت سلیمان
علیہ السلام پانی تناول فرماتے شیاطین ترشرو ہوتے مگر بوجہ حجاب ظرف کے حضرت اونکی ترشروئی ملاحظہ لفرماتے
صخر جنی نے کہا کہ مین ایک ظرف آپ کے واسطے بناؤن کہ شفاف ہو اور مانع رویت نہو آپنے فرمایا بہتر چنانچہ
صخر جنی نے گیلاس شیشہ کا تیار کیا جب حضرت سلیمانؑ اوسمین پانی نوش فرماتے صورت شیاطین کی جو سامنے
ہوتی معلوم ہوتی آپ کو یہ صنعت اوسکی بہت پسند آئی صخر جنی نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو ایک شہر آپکے واسطے
اس طور کا تیار کرون کہ آپ اوس شہر مین تشریف رکھین اور شہر کے باہر کی کیفیت آپکو بخوبی معلوم ہووے آپ نے
اجازت دی اوسنے ایک مکان شیشہ کا تیار کیا جب حضرت سلیمانؑ اوس مکان مین رونق افروز ہوے جو شئے مکان کے
اندر یا باہر ہوتی آپ کو بخوبی معلوم ہوتی لکھا ہے کہ صخر جنی نے ایک مکان اسقدر وسیع تیار کیا کہ تمام لشکر کی اوسمین
گنجایش تھی اور زنانہ اور مردانہ جدا جدا بنایا اور مکان عدالت علیحدہ تھا کہ علما وغیرہ اوسمین جلوس کرتے اور حضرت
سلیمان کے واسطے ایک مکان سب مکانون سے رفیع تر مرتب کیا اور اون مکانون کو بالوان مختلف او رجواہر بیش بہا
سے مزین کیا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس مکان مین رونق افروز ہوتے ہوا اوس عمارت عالی کو زمین سے
اوٹھا لیجاتی اور آپ اپنے تمام لشکر کو ملاحظہ فرماتے جاتے اور جو شئی اوس مکان مین ہوتی بخوبی معلوم ہوتی تھی
وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ بعض جنون نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بیان کیا کہ بعض جزایر مین ہمنے
نوع خیل کو بہت حسین اور سریع السیر دیکھا ہے آپ گھوڑے کو بہت دوست رکھتے تھے حکم کیا کہ اونمین سے چند گھوڑے
یہان حاضر کرو جب جنات وہان گئے اونکی گرفتاری سے عاجز ہوے آخر کو یہ صلاح قرار پائی کہ جس چشمہ سے یہ
پانی پیتے ہین وہان بجاے آب کے شراب بھر دیجاوے چنانچہ ایساہی کیا جب اون گھوڑون نے بجاے پانی کے شراب
پی وہ سب بیہوش ہوگئے جنون نے اونکے منہ مین لگام دی اور اونکی پشت پر سوار ہوکے حضرت سلیمان علیہ السلام
کی خدمت مین حاضر لائے لکھا ہے کہ بعض جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگون کو آٹا پیسنے کی نہایت
تکلیف ہوتی ہے اگر اجازت ہو ہم ایک آلہ تیار کرین کہ آٹا باسانی تیار ہو جاوے آپ نے فرمایا کیا مضایقہ اونھون
نے چکی ایجاد کی لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام عمارت کے واسطے پتھر دواب پر منگواتے تھے جنات نے
کہا کہ ہم ایک آلہ ایسا تیار کرین کہ ایک دابہ دس دابہ کے برابر بوجھ لے چلے چنانچہ اونھون نے ایک آلہ مثل گاڑی کے

بنایا کہ اسکو دو جانور کھینچتے تھے اور اوسپر مثل اوس جانور کے بوجھ لدتا تھا اور نام اوسکا جرجہ ہے

نوع سوم دواب کے بیان مین یہ نوع بہترین قسم بہائم ہے از روے صورت کے اور کثیر النفع بھی ہے چونکہ انسان کو سواری کی طرف احتیاج بہت تھی اسوجہ سے جناب باری عز اسمہ نے نوع دواب کو انسان کی سواری کے واسطے پیدا فرمایا لکھا ہے کہ گھوڑے کی قوت سامعہ گدھے سے تیز ہے اسیوجہ سے گھوڑے کے کان چھوٹے اور گدھے کے کان بڑے پیدا کیے گئے اور چونکہ گھوڑا نازک مزاج ہے دم اوسکی دراز ہوئی تا مکھی وغیرہ کو دفع کرے اور مقصود دواب سواری تھی اسیوجہ سے اوسکے سم ہوئے حسب جانور کے سم ہوتے ہین اوسکے سینگ نہین ہوتے اس مقام پر بعض اصناف دواب کا ذکر مع خواص اجزا مجملاً کیا جاتا ہے **فرس** یعنی گھوڑا بہترین حیوانات ہے بعد انسان کے صورت مین اور دوڑ مین سب سے زیادہ ہے اور اسمین خصائل ستودہ اور اخلاق مرضیہ مثل خوبصورتی اور تناسب اعضا اور صفائی رنگ اور تیزروی کے اکثر حاصل ہین اور اطاعت سوار کی تمام اقسام دواب سے زیادہ کرتا ہے بعض گھوڑونکی عادت ہوتی ہے کہ جب تک سواری مین رہتے ہین بول و براز نہین کرتے ہین اور اسپ چوگان کو سوار کے ہانکنے کی ضرورت نہین ہوتی تا وقتیکہ چوگان کو نہین گراتا ہے نہین ٹھہرتا ہے اسلیے کہ جانتا ہے کہ غرض اصلی سوار کی یہی ہے اور بعض گھوڑے وہ ہوتے ہین کہ اپنے سوار کو پہچانتے ہین سوا اوسکے اور کسیکو سواری نہین دیتے ابو عثمان مازنی نے لکھا ہے کہ خلیفہ مامون رشید کے پاس ایک گھوڑا نام اوسکا عقبان تھا اوسکو اپنے ہاتھ سے گھانس دیا کرتا اور جب خلیفہ اوسکو آواز دیتا چلا آتا ایک روز اوس گھوڑے نے دیکھا کہ خلیفہ دوسرے گھوڑے کو گھانس دیتا ہے پس اوس روز سے نہ خلیفہ کے بولانے سے آیا اور نہ اوسکے ہاتھ سے گھانس کھائی اور گھوڑے کے مکارم اخلاق سے ایک یہ امر ہے جب کوئی گھوڑی بچہ چھوڑ کر مرجاتی ہے اور گھوڑیان اوس بچہ کو دودھ دیتی ہین محمد بن سائب کلبی سے منقول ہے کہ ہزار گھوڑے حضرت داؤد علیہ السلام سے ورثہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہونچے آپ اونکے دیکھنے مین مشغول ہوے وقت نماز عصر کا آخر ہوگیا آپ نے سب کے ذبح کا حکم دیا مگر چند گھوڑے اونمین سے کسی شخص کے پاس تھے وہ باقی رہ گئے منقول ہے کہ چند مردم کسی قوم کے آپ کے پاس کسی ضرورت کو آئے تھے جب ضرورت اونکی رفع ہوئی اپنے ملک کے عازم ہوے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ملک ہمارا بہت دور دراز ہے کچھ خرچ عنایت ہو کہ اپنے وطن تک پہونچین آپ نے اوسی قسم سے ایک گھوڑا عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تم لوگ منزل پر پہونچا کرو گھوڑا اپنے غلام کو حوالہ کرنا اور تم شکار کیواسطے جانا اور لکڑی جمع کرنا شکار بہت جلد دستیاب ہوا کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کوئی شکار جانے نہین پاتا جب وہ لوگ اپنے مکان پر پہونچے اوس گھوڑے کا توشہ سوار نام رکھا کہتے ہین کہ عربی گھوڑے اوسیکی نسل سے ہین **خواص اجزا** اگر گھوڑے کے دانت لڑکے کے باندھین تو لڑکے کے دانت بآسانی نکلینگے اور اگر کسیکے سر ہانے رکھین تو جو آواز بعض شخصون کے

گلے سے سونے مین آتی ہے موقوف ہوجاویگی گوشت اسکا دافع ریاح ہے اور دارچینی کے ہمراہ مبہی ہے اسکی دم کے
بال اگر دروازہ کے عرض مین باندھین تو اوس مکان مین مچھر نہ آوینگے اگر مادہ اسپ کا سم عورت کے دامن کے نیچے
جلاوین تو بچہ مردہ مع غلاف گرجاویگا اگر سم اسپ بدلگام کے مکان مین دفن کرین تو اوس مکان مین چوہے نہ رہینگے
جب بچہ بیضہ سے نکلے اگر پہلے مرتبہ اوسکو گھوڑے کے سم مین پانی پلاوین تو باز اور شاہین وغیرہ اوس مرغ کو شکار نکریگا
اور اگر گھوڑے کا کف اندام نہانی اور بغل مین لڑکے کے لگاوین تو وہان بال نہ پیدا ہونگے اور بواسیر پر لگاوین
تو بھی نہایت نافع ہے اور اگر گھوڑی کا دودھ عورت کو اوس سے چھپا کر کھلاوین اور بعد اوسکے اوس سے مجامعت
کرین تو وہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر گھوڑے کے عرق کو انگور کے ساتھ عورت حاملہ کو کھلاوین تو اسقاط حمل ہو

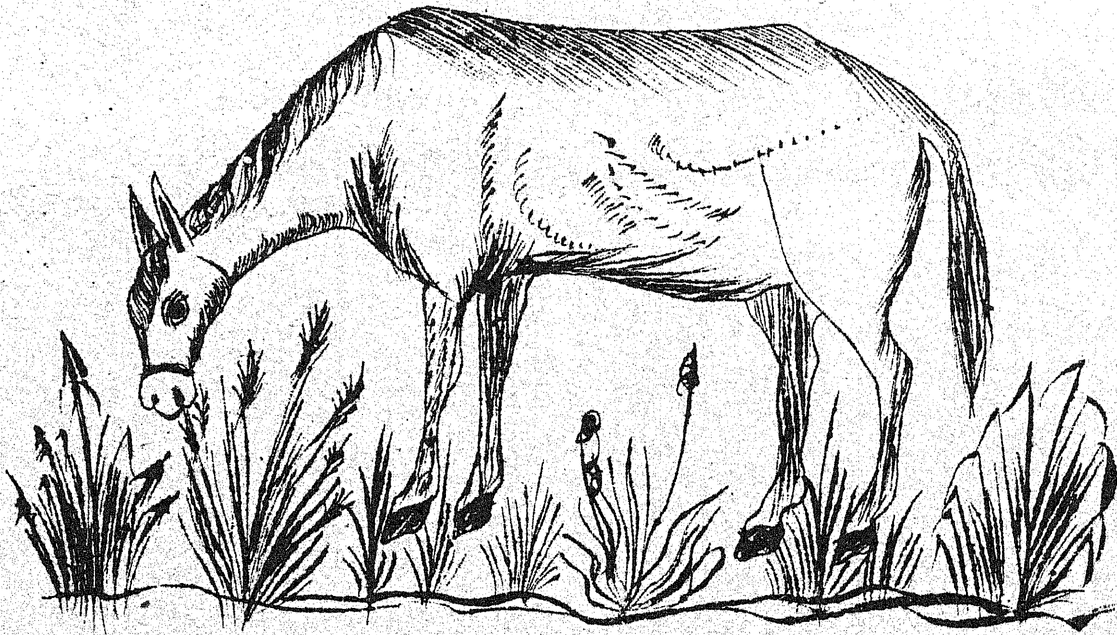
صورت گھوڑے کی یہ ہے



اور اگر چہرے وغیرہ پر اس سے ابٹین زخم اوسکا التیام پذیر ہوگا اور اگر اوسکی لید کی وضع حمل کے وقت عورت دھونی
لیوے وضع مین اوسکو آسانی ہوگی اور اگر خشک کرکے زخم پر رکھین تو خون زخم بند ہوجاوے اور اگر عصارہ اوسکے
سرگین کا ناک مین ڈالین تو خون رعاف کا بند ہوجاتا ہے اور اگر کان مین ڈالین تو درد کان کا موقوف ہوجاوے
اور اگر نشان زخم پر لگاوین تو زائل ہون **بغل** یعنی خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے سے پیدا ہوتا ہے اگر مادہ اسپ ہے
تو بچہ اوسکی شکل سے مشابہ ہوگا اور اگر مادہ خر ہے تو خر کے مشابہ ہوگا اور ہر عضو خچر کا گھوڑے اور گدھے کے
عضو سے مشابہ ہوتا ہے اور اخلاق بھی مشترک ہوتے ہین اور آواز اور رفتار بھی دونون کے مشابہ ہوتی ہے
عمر اوسکی دراز ہوتی ہے اسلیے کہ مجامعت کم کرتا ہے بعض کے نزدیک خچر کی مادہ حاملہ نہین ہوتی ہے اور بعض کے

نزدیک یہ ہے کہ منفذ اوسکا تنگ ہونا ہی بچہ کے خروج کی وسعت اوسمین نہین ہوتی ہے اگر حاملہ ہوتی ہے وضع حمل کی مصیبت مین ہلاک ہوجاتی ہے اسیوجہ سے نر و مادہ کو جمع نہین ہونے دیتے ہین **خواص اجزا** اگر اسکا زہرہ گوش عورت کھالے یا اوسکے کان کا میل تناول کرے تو حاملہ نہوگی اگر انسان اسکا مغز کھالے حواس اوسکے مختل ہونگے اور اگر عورت حاملہ کھالے تو بچہ خبیث اور احمق پیدا ہوگا اور اگر دل اوسکا تناول کرے تو ہرگز حاملہ نہوگی اور اگر سم اسکا بمقدار پانچ درم کے جلاکر روغن آس کے ساتھ سر مین لگاوین تو بال پیدا ہونگے اور داء الثعلب کو بھی نافع ہے اور اگر کسی مکان مین اسکے سُم اور بال اور سرگین کا بخور کرین چوہے اوس مکان سے بھاگ جاوینگے اور اگر اسکے خایہ کو خشک کرکے پارچہ ریشمی مین لپیٹ کر کسی چارپایہ کے باندھین تو اوسکو تکلیف راہ چلنے کی نہوگی اور اگر اسکے عرق کو عورت روئی مین لیکر احتمال کرے تو حاملہ نہوگی اور اگر پیشاب اسکا عورت حاملہ پی لے تو اسقاط حمل ہوگا اور اگر درد زہ کے وقت پی لے تو فی الحال وضع حمل کریگی جو مکھی کہ خچر کے پیچھے ہوتی ہے اگر اوسکو خشک کرکے بواسیر پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر پیشانی کا پوست کسی مقام پر جلاوین تو اوس مقام مین کوئی کام انجام کو نہ پہونچے گا اگر اوسکے پوست کو چند روز درخت سنتر مین لٹکاوین بعد ازان عورت کی بازو پر باندھین تو اسقاط حمل اوسکو نہوگا

صورت خچر کی یہ ہے

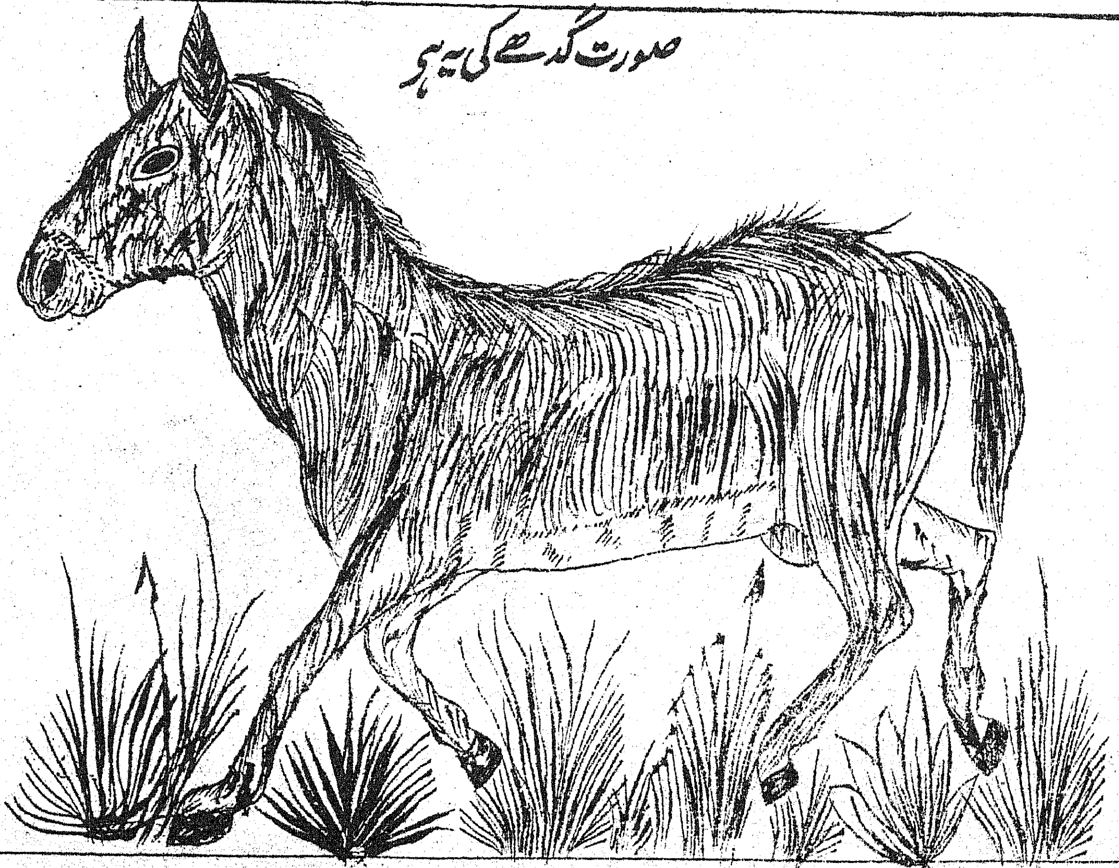


حمار یعنی گدھا اعضا اوسکے کدر ہوتے ہین بسبب سردی کے اور قوی اوسکے بھی کدر ہوتے ہین ولیکن قوت حافظہ اسکی تیز ہوتی ہے حتی کہ جس راہ سے ایک مرتبہ گذرتا ہے اوسکو یاد رکھتا ہے لکھا ہے کہ جب سائیس راہ بھول جاتا ہے

گدھے کو آگے کر لیتا ہے گدھا دہنے بائین دیکھتا جاتا ہے اور جب راہ ملتی ہے تو اپنے کان اور دُم خوب ہلاتا ہے یعنی اطلاع
دیتا ہے اس امر کی کہ راہ مل گئی لکھا ہے کہ جب کتا اوسکی آواز سنتا ہے اوسکی پشت مین درد پیدا ہوتا ہے اور اوسی
درد سے فریاد کرنے لگتا ہے اگر گدہے کے دونون کان باندہ دین تو آواز نکریگا اور اگر پتھر بیس مثقال کا اوسکی دم مین باندھین
تو بھی آواز نکریگا اور اگر عقرب گزیدہ کو اسطور سے گدھے پر اولٹا سوار کرین کہ منہ دُم کی طرف ہو تو درد اوس شخص سے
منتقل ہو کر گدھے مین آجاویگا حکیم بلیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہے کہ جب گدھا شیر کو دیکھتا ہے اپنی جگہ پہ کھڑا
ہو جاتا ہے اور کبھی شیر کے پاس چلا جاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ بسبب قرب کے نجات ملے گی جیسے بکری کو جب
بھیڑیا لیجاتا ہے بکری اوسکے پیچھے چلی جاتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ ہمراہی اسکی نافع ہوگی **خواص اجزا**
گدھے کی ہڈی کا مغز اگر کوئی کھالے تو اوسپر نسیان غالب ہو اور اگر روغن زیتون کے ہمراہ سر پہ لگاوین تو بال
بڑے ہون اور اگر دانت اوسکے اوس شخص کے سرھانے رکھین جسکو نیند نہ آتی ہو تو خواب اوسپر غلبہ کریگا جگر
اوسکا اگر خشک کرکے صاحب تپ ربع کے باندھین نافع ہو اور اگر طحال اوسکی خشک کرکے عورت کی پستان پر
طلا کرین تو دودھ پستان مین زیادہ ہو گا اگر ناخن اوسکے مصروع کو چند روز کھلاوین تو صرع زائل ہو اور اگر خنازیر پر
لگاوین تو تحلیل ہون اور پیشاب اسکا نیت کے ساتھ اگر سر پہ لگاوین تو بال سر کے دراز ہونگے حکیم بلیناس نے لکھا ہے
کہ سم گدھے کا پیسکر اگر برص پر لگاوین اگرچہ کہنہ بھی ہو نافع ہو گا اور اگر زن حاملہ اسکا بخور لے باسانی وضع حمل
کرے اور اگر جلا کر روغن جوز کے ساتھ ناسور پر استعمال کرین مفید ہو اور اگر تین بال اوسکے دُم سے اوسوقت لین کہ وہ
اپنی مادہ کیطرف متوجہ ہو پس جسوقت اونکو ران پہ باندھین فی الحال غلبہ شہوت ہو جو شخص گوشت اسکا کھالے
آفات زہر سے محفوظ رہے اور صاحب جذام کو بھی نافع ہے اور اگر اسکا گوشت اور چربی روغن زیتون کہنہ کے
ساتھ استعمال کرین وجع مفاصل کو سودمند ہو اور نشان زخم بھی اسکی چربی سے دفع ہوتے ہین اور اگر پیشانی کا
پوست جلا کر خاک اوسکی پانی مین ملادین جو لوگ اوس پانی کو تناول کرین درمیان اونکے خصومت واقع
ہو اگر اوسکے دست چپ کی ہڈی کی انگشتری بنا کر صاحب صرع کی گردن مین ڈالے نہایت نافع ہو اور اوسکے
خون کا طلا ابو اسیر کو مفید ہے اور جو لڑکا بد خلق ہو اوسکو دودھ اوسکا سودمند ہے اور اگر اسکے دودھ کو گرم کرکے
کلی کرین درد دندان موقوف ہو اور پینا اوسکا ادویہ قاتل اور زخم ہلے رودہ و شکم اور سل اور سعال کو نافع ہے اور جو شخص
ڈرتا ہو پوست خوشہ نک گدھے کا اپنے پاس رکھے خوف اوس سے دفع ہو گا اور اگر کسی شخص کے کوڑے کی ضرب
کے سبب سے یا ہڈی کے ٹوٹنے کی وجہ سے درد ہو تازی کھال گدھے کی ہینکر سور ہے درد موقوف ہو گا اور اوسکی
پیشانی کا پوست صاحب صرع کو نافع ہے اور اگر اوسکے دُم کے بال شراب کے ساتھ تناول کرین جنگ جو
ہو گا جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر اوسکے سرگین کا شیرہ گرم تناول کرے تو سنگ مثانہ دفع ہو اور درد دندان

کرم خوردہ دہ کا بھی علاج بہتر ہے اور اگر ناک مین ڈالین خون رعاف موقوف ہو

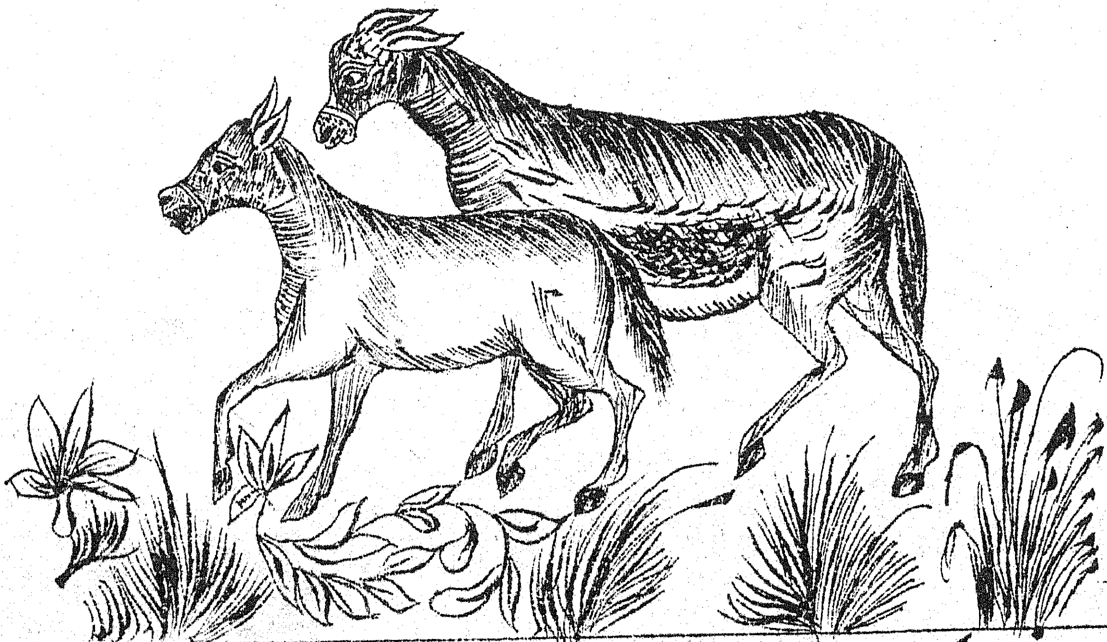
صورت گدھے کی یہ ہے



حمار الوحش یعنی گورخر یہ جانور آپس مین بہت مشابہ ہوتے ہین حتی کہ دیکھنے والے کو انکے درمیان مین تمیز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مادہ اسکی وضع حمل کی اوقات مین ایسے مقام کو چلی جاتی ہے کہ گذر ہر ایک کا وہان دشوار ہوتا ہے اور وہان جنتی ہے اور جب بچہ اوسکا قوی ہو جاتا ہے اوسوقت وہان سے مع بچہ اپنے مکان اصلی کو معاودت کرتی ہے اسلیے کہ نر انکے اگر بچہ نر دیکھتے ہین اوسکو خصی کرتے ہین تا وقت جوانی کے مادہ سے مزاحم ہو اور اوس جنس مین اتحاد بہت ہوتا ہے اگر ہزار ہون گے سب یکجا رہین گے اسیوجہ سے شکار انکا آسان ہے اگر ایک گورخر گرفتار ہوتا ہے سب اوسکے پاس مجتمع ہوتے ہین پس صیاد جسقدر چاہتا ہے اونمین سے گرفتار کر لیتا ہے گورخرون سے ایک قسم کا نام احدریہ ہے لکھا ہے کہ اردشیر کے پاس ایک گھوڑا تھا احدر نام ایک مرتبہ وہ جنگل کو چلا گیا اور گورخرون مین ملگیا اوس سے وہان اولاد ہوئی اوسکا نام احدریہ ہے یہ قسم بہت حسین اور قوی ہوتی ہے **خواص اجزا** مغز اسکا روغن سیماب مین ملا کر بہق پر لگاوین نافع ہو اور جس شخص کو فرش پر پیشاب خطا ہو جاتا ہو اوسکو بھی نہایت مفید ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا صاحب نقرس کو مفید ہے اور چربی اوسکی روغن گل کے ساتھ کلف کو نافع ہے اور اگر اوسکے سم کی انگشتری صاحب جنون یا صاحب صرع رکھے مفید ہے اور اگر اوسکے سم کی خاک بطور سرمہ کے استعمال کرین شب کوری وغیرہ کو سود مند ہو

اور عجیب امر یہ ہی کہ اگر تھوڑا اسرگین اوسکا تنور مین ڈال دین سب روٹیان تنور سے گر پڑین اور اگر بیضہ کی سپیدی کے ساتھہ ناک مین ڈالین رعاف کو نافع ہو

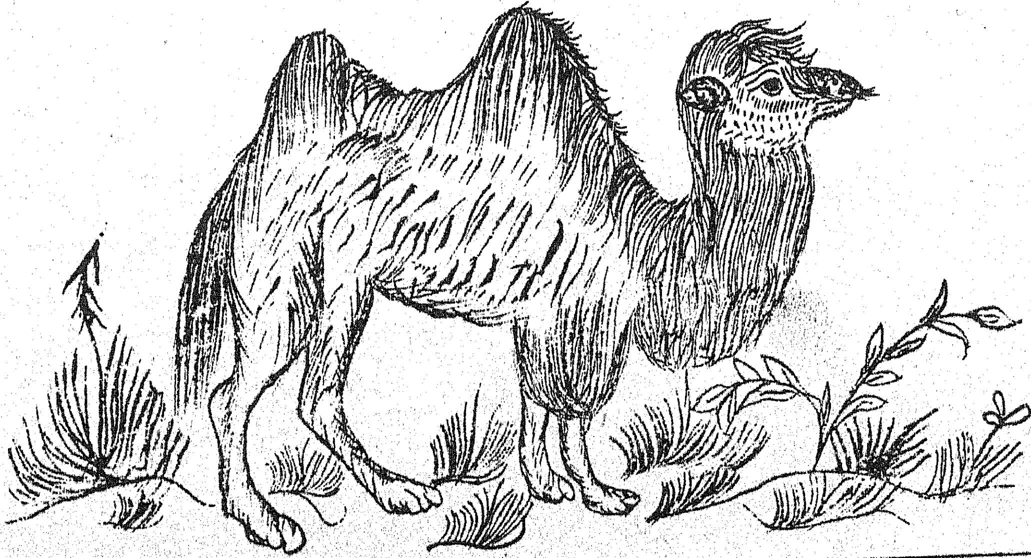
صورت گورخر کی یہ ہی



نوع چہارم نعم کے بیان مین یعنی وہ جانور جنکو چراتے ہین اور اونکے دودہ اور گوشت اور سم سے منتفع ہوتے ہین یہ نوع بہت ہوتی ہے اور منافع اسکے بہت ہین اور مطیع بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے اور بوجہ کثرت کے کم قیمت بھی ہے اور انسان سے مانوس بہت ہوتی ہے مثل اور چوپایون کے بدخواو اور گریزان نہین ہوتی ہے نہ دانت اونکے مانند سباع کے ہوتے ہین اور نہ سم انکے مثل جانور سواری کے ہوتے ہین بلکہ بجاے سم کے انکے کھر ہوتے ہین اور ان جانورون کو بعوض سم کے شاخ عطا فرمائی ہی تا کام جو سم سے ہوتا ہو وہ شاخ سے کرین جس حیوان کی شاخ ہوتی ہے سم نہین ہوتے مگر گینڈے کے سم اور شاخ دونون ہین اور چونکہ غذا ان جانورون کی دانہ اور گھانس مقرر ہوئی خالق عالم نے ذہن انکے کشادہ اور دندان تیز پیدا فرمائے تا کہ اونسے دانہ اور پوست کو خوب باریک کر کے کھالین اور چونکہ قوت ان مین زیادہ چاہیے تھی اسلیے شکم اونکے وسیع کیے گئے کہ بہت سی غذا کی اوسمین گنجایش ہو اور عجائب عالم سے ایک یہ امر ہے کہ دندان شتر باوجود حرکت شب و روز کے نہین گھستے ہین **ابل** یعنی اونٹ حیوانات عجیب سے ہے مگر عجیب اوسکا ذہن خلائق سے جاتا رہا ہی اسوجہ سے کہ اکثر لوگ اوس سے واقف ہین اور جو شخص کہ ابتدا اگر دیکھے اوسکو نہایت تعجب ہوگا باوجود عظمت

جثہ کے یہ جانور تابعداری بہت کرتا ہے حتی کہ اگر ایک بچہ مہار پکڑ کے کھینچے جسطرف چاہے لیجاوے اور بار کش
ہوتا ہے یہانتک کہ تمام اسباب سفر کا اوسپر رکھتے ہین اور سوتے چلے جاتے ہین اور صابر بھی ہے اگر دس
روز تک پانی اور تین روز تک چارہ ندین تو کچھ اوسکو پروا نہین اوسیطرح بار کشی مین حاضر رہتا ہے چونکہ اوسکے
پیر بڑے ہوتے ہین اسلیے گردن بھی دراز ہوئی تا چارہ کھانے مین دقت نہووے اور وقت اوٹھانے بار کے
آسانی ہو اگر شتربان بقصور اوسکو مارتا ہے اوس سے بدلہ ضرور لیتا ہے اور اوسکو جوش شہوت ماہ
شباط مین ہوتا ہے اور اوسوقت مین چارہ کم کھاتا ہے اوسوقت اگر دو شتر کا بوجھ ایک پر رکھتے ہین کچھ گرانی
معلوم نہین ہوتی اور اگر عصارہ تخم تنج اوسکی ناک مین ڈال دین تو جوش اوسکا موقوف ہو جاویگا اور اپنی جنگل
مین جب بیمار ہوتا ہے درخت بلوط کی پتی کھاتا ہے مرض سے نجات پاتا ہے اگر سانپ کاٹتا ہے سرطان کھانے
سے اثر زہر کا زائل ہو جاتا ہے **خواص اجزا** اگر اسکی ہڈی کا مغز گندنائے نبطی کے ساتھ زن حاملہ کے
شکم پر ملین بچہ شکم سے گر پڑے گا اور لکھا ہے کہ اونٹ کے پتہ نہین ہوتا ہے مگر اوسکے جگر پر ایک پوست [illegible]
اور اوسمین کسیقدر لعاب ہوتا ہے اگر وہ لعاب بطور سرمہ کے لگاوین شبکوری زائل ہووے اور اگر سر پر لگاوین
تو بال سیاہ اور دراز ہون اور گردن اور گلے کے درد کو بھی نافع ہو اور اگر نصف دانگ لعاب اور نصف دانگ
مشک ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر تین مرتبہ جگر اوسکا تناول کرین تاریکی چشم دفع
ہو اور اگر اسکے کھانے پر مداومت کرین تو پانی آنکھ کا بہنا موقوف ہو جاوے اور جس مقام پر اسکی
چربی رکھدین سانپ وہان سے گریز کرین اور اگر اوسکو پانی مین ملاکر بواسیر پر لگاوین تو درد موقوف
ہو جاوے اونٹ کے کان مین ایک غدود ہوتا ہے جب اوسکو نکالتے ہین پتھر ہو جاتا ہے اگر اوسکو
سرکے کے ساتھ پیسین سپید ہو جاتا ہے اثر زہر کے دفع مین نہایت موثر ہے اور اگر ہڈی
اوسکی روغن زیتون کے ساتھ پیسکر صاحب صرع کے سر پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر ساق کی ہڈی پیسکر
چیونٹی کے سوراخ مین ڈالین تو چیونٹیان وہان سے بھاگ جاوینگی اور اگر بال اوسکے بائین ران پر
باندھین سلسل بول کو مفید ہو اور اگر لڑکے کی ران پر باندھین تو وہ فرش پر پیشاب نکرے گا اور اگر
بال اوسکے جلاکر خاک اوسکی ناک مین ڈالین رعاف کو نافع ہو اور خون جاری کو زخمون سے بند
کردے دودھ اوسکا تمام زہرون کو نافع اور درد دندان کو بھی کلی اوسکی مفید ہے پیشاب اسکا اگر دھوپ
مین رکھین جب جم جاوے اوسکو ناسور پر لگاوین تو نافع ہوگا اور اگر پیشاب اسکا پی لین زردی چہرہ
دفع ہو اور قوت باہ زیادہ ہو اور اگر کان مین ڈالین درد موقوف ہو شیخ نے لکھا ہے کہ دافع رعاف
بھی ہے اور آثار زخم کو بھی دور کرتا ہے **بقر** یعنی بیل اس حیوان سے بھی انسان کو بہت نفع

صورت اونٹ کی یہ ہے



حاصل ہوتا ہے اور اوسمین زور بھی بہت ہوتا ہے مگر انسان کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے اور انسان کا
فرمان بردار ہے اور اسکے فک علی مین دانت نہین ہوتے نیچے کے دانتون سے کھاتا ہے اگر اسکو
خصی بھی کرتے ہین زیادہ کام دیتا ہے اسلیے کہ دیر مین ضعیف ہوتا ہے اور جب اسکو غلبہ شہوت ہوتا ہے
تلوار مارنے سے بھی باز نہین رہتا ہے اور اگر اسکی ناک مین روغن لگادین تو اوسکو عارضہ صرع لاحق
ہوتا ہے اور اگر اوسکی شاخ مین روغن لگادین تو آواز نہین کرتا ہے اور ناخن اسکے روغن ملنے سے درست
رہتے ہین اسکی رفتار کو عورت کی رفتار سے تشبیہ دیتے ہین جب جانور بیمار ہو اسکی شاخ پر ہاتھی دانت
لگاوین بیماری دفع ہوجاویگی **خواص اجزا** اسکی شاخ کی خاک صاحب تپ ربع کو کھلاوین تو عارضہ
دفع ہوگا اور اگر شراب کے ساتھ تناول کرین تو قوت باہ زیادہ ہو اور اگر ناک مین ڈالین رعاف کو سودمند
ہو اور اگر برص استعمال کرے تو اوسکو بھی مفید ہے اور جہان اسکی شاخ جلاوین ٹڈی وہان سے بھاگ
جاوے اور رہے تو ہلاک ہو ہڈی کا مغز روغن تازہ کے ساتھ اگر کان مین ڈالین درد مین سکون ہو اور اگر اسکی
پتہ کو مولی کے بیج کے ساتھ ملاکر پانی اسکا جوش کرین بعد ازان اوسکو کلف پر استعمال کرین تو سودمند
ہو اور اوسکے پتہ مین بمقدار مسور کے دانہ کے ایک پتھر ہوتا ہے اگر اوسکو آب شاہدانہ اور آب خرفہ کے ساتھ

ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر اسکے پتہ کو خطمی کے ساتھ سر پر رکھین شقاقہ دفع ہو اور بال سر کے
دراز ہوین اور اگر اسکو کسی درخت مین لگاوین تو اوس درخت مین کیڑے نہ پیدا ہونگے اور اگر اسمین جوہے کی مینگنی
ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے نافع ہو اور اگر سیاہ بیل کا پتہ آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم زائل ہو اگر گھڑے کے
اندر اسکی چربی لگاوین اور اوسکو گلے تک مین مین دفن کرین تمام مچھر مکان کے اوس گھڑے مین جمع ہونگے اور
اگر گردہ نر کا صاحب خنازیر کی گردن مین باندھین تو سودمند ہے اسکے گوشت کی مداومت امراض کثیرہ مثل بہق
اور سرطان اور خارش اور قوبا اور جذام اور داء الفیل پیدا کرتا ہے اور اگر گوسالہ کا خایہ پیسکر شراب کے ساتھ کوئی شخص
پی لے قوت باہ زیادہ ہو اور اگر بیضہ نیمبرشت کے ساتھ کھالے تو بھی یہی فائدہ دے اگر اسکی ہڈی کی خاک روغن کے
ساتھ خارش پر لگاوین نافع ہو اگر ناخن اوسکے جلاکر منجن کرین دانت نہایت سپید ہونگے اور اگر اسکو شہد اور
روغن اور سرکہ مین ملاکر کلف پر ضماد کرین تو کلف زائل ہو اور دم اوسکی جس موضع مین جلاوین وہان کے باشندے مین
خصومت پیدا ہوگی سیاہ گاے کا دودھ جوکے آٹے کے ساتھ ناسور اور بواسیر کو نافع ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ شیر گاؤ کا استعمال کرو اسلیے کہ وہ ہر درخت کی پتی کھاتی ہے دودھ اسکا زردی کو دفع کرتا ہے اور روغن اسکا ہوام
گزیدہ اگر زخم پر لگاوے درد ساکن ہو اور کہنہ زخموں کو بھی نافع ہے اور خون اسکا دافع اورام ہے حکیم بلیناس نے
لکھا ہے کہ گاؤ نر کا پیشاب انسان کے پیشاب کے ساتھ ملاکر صاحب تپ ربع کے ہاتھ پیر کی انگلیوں پر ڈالین تو بلیّن
عارضہ دفع ہوگا گوبر اسکا خرمہ کے سرکہ مین ملاکر دنبلوں کو اوس سے ملین نرم اور پختہ ہو جاوینگے اگر مکان
مین سرگین گاؤ اور مازو کو جلاوین سب مچھر اور مکھی اوس مکان سے بھاگ جاوینگے سرگین گاؤ روغن گندم اور سرکہ


صورت بیل کی یہ ہے

شراب مین ملاکر جوش
دین تا نصف رہ جاوے
بعد ازان قدرے
سرگین خشک اوسمین
خلط کرین جس
عضو مین کانٹا یا
لوہا رہ گیا ہو اوسپر
لگاوین تین روز کے
عرصہ مین نکل آویگا

بقر الوحش یعنے
گوزن اس جانور کی
ہر سال شاخ کہنہ
گر جاتی ہین جب زمانہ
شاخ کے گرنے کا
قریب آتا ہے ایسے
مقام مین چلا جاتا
ہے کہ وہان ہر ایکا
گذر دشوار ہو جب
نئی شاخ نکل آتی
ہین پھر اپنے مقام مین

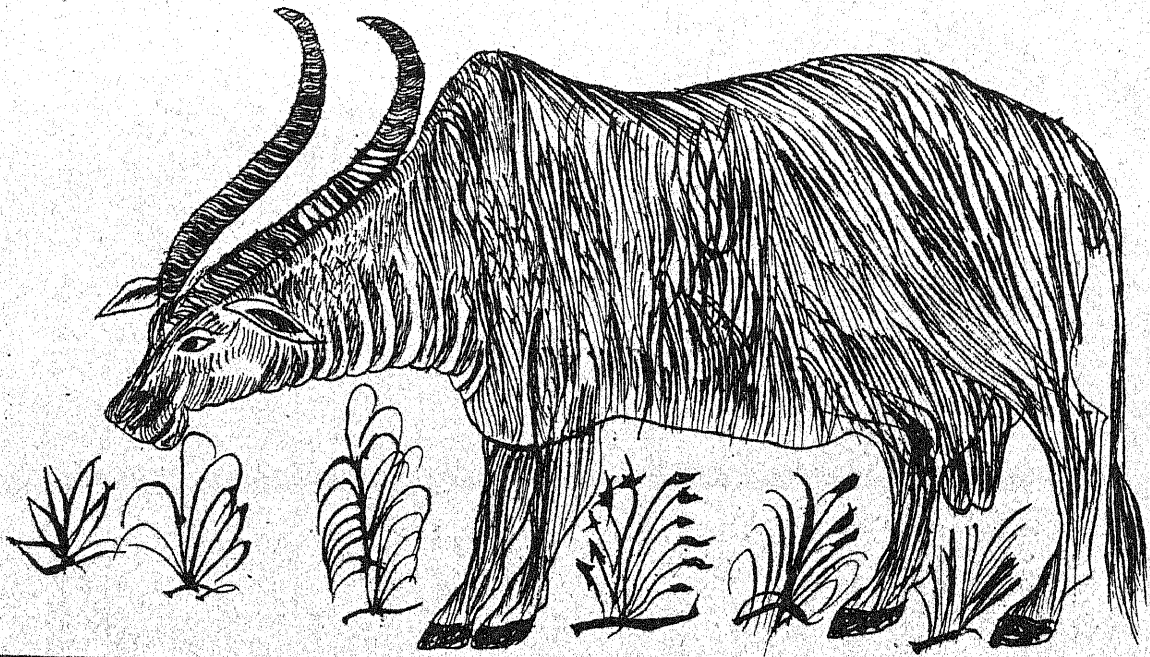
چلا آتا ہی اسی وجہ سے کبھی اسکو کسی نے بے شاخ نہین دیکھا شاخ اسکی ٹھوس ہوتی ہے بخلاف شاخ اور جانورون کے
کہ اندر سے مجوف ہوتے ہین اور جب آواز سرود اور عود اور چنگ وغیرہ سنتا ہے غایت لذت سے بیخود ہو جاتا ہے
حتی کہ کسی شے سے اوسوقت خوف وہراس نہین کرتا ہی اور جب بیمار ہوتا ہی سانپ کھاتا ہے سر اوسکا کاٹ کر پھینکدیتا
ہی بعد کھانے کے تشنگی غالب ہوتی ہی مگر پانی نہین پیتا ہے تاکہ زہر اوسکا تمام جسم مین سرایت نکرے بعد ازان
سرطان کھاتا ہی اسلیے کہ سرطان اثر زہر مار کو دفع کرتا ہی اور درمیان سانپ اور گوزن کے نہایت مرتبہ کی خصومت ہی
جب سانپ گوزن کو دیکھتا ہے اپنے سوراخ کی طرف چلا جاتا ہی اور گوزن اوسکے سوراخ پر منھ رکھکر دم کھینچتا ہی
وہ سانپ دم کی کشش سے باہر آ جاتا ہے لکھا ہی کہ ایک گوزن کے تعاقب مین صیاد اور کتے جاتے تھے اوس گوزن کو
اثنائے راہ مین سانپ ملا اولًا اوسنے سانپ کو ہلاک کیا بعد ازان اپنی راہ لی پس معلوم ہوا کہ گوزن کے نزدیک
سانپ کا مارنا اپنے بچانے سے زیادہ تر بہتر ہے **خواص اجزا** مغز اوسکا صاحب فالج کو نافع ہے اور سب
زہرون کے واسطے تریاک ہے اوسکی شاخ کا اگر ایک ٹکڑا بھی انسان کے پاس ہوتا ہے درندے اوسکے پاس
نہین آتے اور اگر مکان کے دروازے پر لٹکاوین درندے مکان کے اندر نہ آوینگے اور اگر مکان مین اوسکا بخور کرین
سانپ اوس مکان سے چلے جاوینگے اور اگر دردزہ مین عورت کے باندھین وضع بہ آسانی کرے اور اگر جلا کر خاک
اوسکی دانتون مین ملین درد موقوف ہووے اور اشک چشم اوسکے خاصیت تریاک رکھتے ہین گوشت اوسکا درد شکم کو
مفید ہی خون اوسکا زہر خوردہ اور صاحب قولنج کو نافع ہے اور عسر البول کو بھی ہی اور پوست اوسکا اگر مکان مین جلاویں تو
چوہے اوس مکان سے چلے جاوینگے لکھا ہی کہ چمگادڑ اپنے آشیانہ مین اسکے بال رکھتا ہے تا حشرات گزندہ سے
محفوظ رہے بال اوسکے اگر صاحب نقرس کے پیر پر باندھین درد مین سکون پیدا ہو اور اوسکے پیر کی ہڈی جسکے پاس
ہو حشرات الارض سے محفوظ رہی اور اوسکے ناخن یا سرگین کا جس جگہ بخور کرین وہان سے حشرات الارض بھاگ جاوین



صورت گوزن کی یہ ہی

جاموش یعنی بھینس عظیم الجثہ ہوتا ہی لکھا ہے کہ یہ جانور کبھی نہین سوتا ہی اسلیے کہ اوسکے دماغ مین ایک کیڑا ہوتا ہے ہمیشہ وہ رینگتا رہتا ہے رات کو اسکی سانس کی آواز سے اکثر درندے بھاگتے ہین اور یہ جانور گھڑیال کا دشمن ہے باوجودیکہ نہنگ بڑا جانور ہے مگر جب اوسکو پاتا ہے ہلاک کرتا ہی اسیوجہ سے کنارے نیل کے مصر مین بھینس چھوڑ دیتے ہین تا گھڑیال کو ہلاک کرین یہ جانور جب شیر کو دیکھتا ہے اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اور اوس سے بھاگتا نہین اور مچھر سے ہمیشہ پریشان رہتا ہی اور جبتک کہ پانی مین نہین جاتا ہے مچھر اوس سے جدا نہین ہوتے اور ایک عجیب خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اپنی ماسے جفتی نہین کرتا ہے **خواص اجزا** اوسکے دماغ کے کیڑے زندہ اگر کوئی شخص اپنے پاس رکھے اوسکو نیند نہ آویگی اور اسکے گوشت کے کھانے سے جون بہت پیدا ہوتی ہے اور چربی اگر نمک اندرانی مین ملاکر کلف پر طلا کرین تو نافع ہو اور برص اور خارش کو بھی مفید ہے

صورت بھینس کی یہ ہے



زرافہ فارسی مین اسکو شتر گاو پلنگ کہتے ہین سینگ اوسکے گاے کے سینگ کے مشابہ ہوتے ہین اور پوست اوسکا چیتے کے پوست سے مشابہ اور بکری کے پوست کے مانند باریک ہوتا ہے اور سم اوسکے گاو کے سم کے مانند ہوتے ہین گردن اوسکی بہت بلند ہوتی ہے اور دونون ہاتھ اوسکے دراز اور پیر کوتاہ ہوتے ہین اور صورت اوسکی اونٹ کی صورت سے مشابہ ہے اور دُم اوسکی ہرن کی دم کے ہمشکل ہوتی ہی لکھا ہے کہ پیدایش اسکی شتر حبش اور گاو وحشی سے ہوتی ہے کفار ملک حبشہ کے شتر سے مجامعت کرتے ہین پس اوسسے جو بچہ پیدا ہوتا ہے

متوسط ہوتا ہی درمیان شتر اور گاؤ کے پس اگر نر وہ بچہ ان مین کا ہوتا ہی مادہ گاؤ وحشی سے جفتی کرتا ہی تو زرافہ پیدا
ہوتا ہے حکیم طہماسپ نے لکھا ہے کہ جانب جنوب خط استوا کے ایام گرما مین کنارے دریا کے حیوانات
طرح طرح کے بسبب تشنگی کے جمع ہوتے ہین پس اکثر جانور غیر جنس سے مجامعت کرتے ہین پس اون مین سے بچے
عجیب الاشکال پیدا ہوتے ہین وہ نہین ہی زرافہ اور سمع اور عبار اور سوائے اسکے اور جانور ہین سمع وہ جانور ہی کہ بھیڑیا
نر اور کفتار مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور عبار وہ جانور ہے کہ کفتار نر اور بھیڑیا مادہ سے پیدا ہوتا ہے ایک مرتبہ حاکم
یمن نے خلیفہ کے پاس زرافہ بھیجا جب ہوا سرد چلی زرافہ مرگیا یہ جانور عجیب و غریب ہے کچھ خواص اسکے
معلوم نہین اسوجہ سے بیان متروک ہے

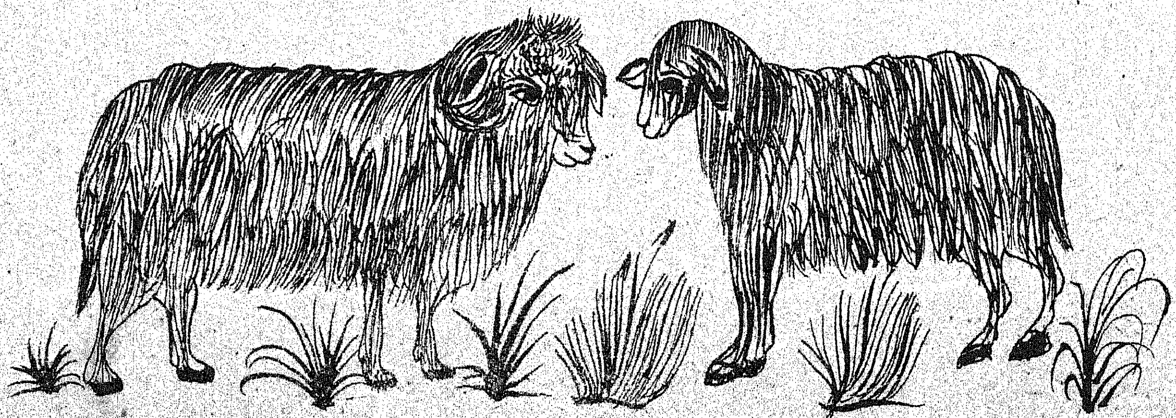
صورت شتر گاؤ پلنگ کی یہ ہی



ضان یعنی بھیڑ اللہ پاک نے اس جانور مین بہت برکت عنایت فرمائی ہر سال ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور گوشت
اوسکا بہت کھایا جاتا ہے تاہم جنگل ہمیشہ اس سے بھرا رہتا ہے بخلاف اور جانورون کے کہ بعض کے چھ چھ اور
پانچ پانچ بچے ہوتے ہین اور پھر اون مین یہ برکت نہین ہوتی اور اوسکی ایک یہ عادت عجیب ہی کہ ہاتھی اور اونٹ
اور بھینس باوجودیکہ یہ سب جانور اس سے کہین عظیم الجثہ ہوتے ہین مگر انسے نہین ڈرتا ہی اور بھیڑیے کو
دیکھکر ڈر جاتا ہے باوصفیکہ کتا اور بھیڑیا ہم شکل ہوتا ہے مگر کتے سے نہین ڈرتا ہے لکھا ہے کہ گلہ انکا کنارے

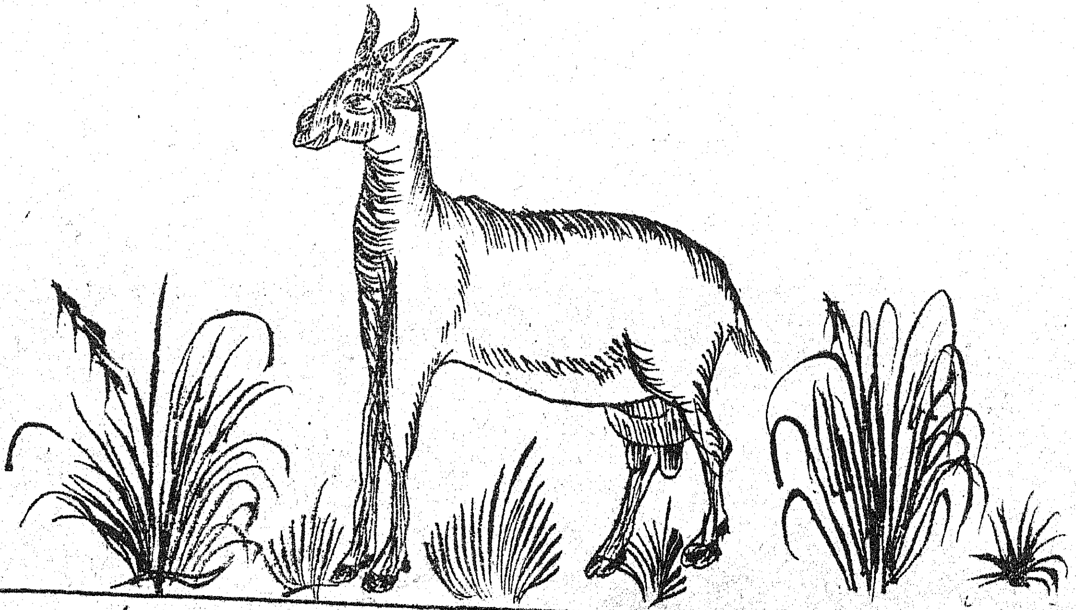
دجلہ کے چراکر تا ہے جب بھیڑیے کو دیکھتے ہین دریا مین چلے جاتے ہین اور ایک امر عجیب اُن مین یہ ہے کہ اُنکو
بہت بھیڑ یان بچہ دیتی ہین اور صبح کو چروا ہا اونکو چرانے لیجاتا ہے جب شام کو پھیر لاتی ہین سب بچے اپنی اپنی ما کے
پاس چلے جاتے ہین اور انسان کا لڑکا بعد عرصۂ دراز کے اپنی ما کو پہچانتا ہے مزاج اسکا گرم ہوتا ہے اور اسکے مغز کا
مزاج سرد اور چربی اسمین بہت ہوتی ہے ملک ہند مین انکی ایک قسم ہوتی ہے کہ اونکی چھ چکتیان چربی کی
ہوتی ہین ایک سینہ پر اور دو شانہ پر اور دو رانون پر اور ایک دم پر اونمین سے بعض اسقدر فربہ ہوتی ہین
کہ بدون گاڑی کے لے چلنا اونکا دشوار ہوتا ہے لکھا ہے کہ جس زراعت کو بھیڑ چر لیوے وہ پھر نہین ہوتی
اور اگر بکری کھاتی ہے تو پھر وہ سرسبز ہو جاتی ہے **خواص اجزا** اگر شاخ اسکی درخت کے نیچے دفن کرین تو وہ
درخت قبل وقت معین کے بار آور ہوگا اور اگر پتہ اسکا اوس عورت کے دودھ مین کہ اوسکے لڑکی پیدا ہوئی
ہو ملاکر کان مین ڈالین تو درد کان کا موقوف ہو اور اگر مشک مین ملاکر آنکھ مین مثل سرمہ کے لگاوین تو دافع
نزلہ اور دافع سپیدی چشم ہے اور مداومت اسکے گوشت کی اکثر بیماری اور جسم مین آبلے پیدا کرتی ہے اور نیند کا
غلبہ ہوتا ہے اور اگر صاحب صرع تناول کرے عارضہ قوی ہوتا ہے اگر اسکی ہڈی چوب طرفا کے ساتھ جلاوین بعدہ
روغن مین ملاکر عضو استخوان شکستہ پر مالش کرین ہڈی جلد جڑ جاتی ہے اور بال اوسکے اگر جلاکر برگ آس کے
ساتھ زخمہاے فاسد پر طلا کرین تو نافع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر عورت مادہ میش کے بال اپنے پاس
رکھے تو حاملہ نہوگی اور اگر شہد کے ظرف پر سپید بھیڑ کے بال رکھدین تو چیونٹی گرد اوسکے نہ آوینگی ۔

صورت بھیڑ کی یہ ہے



معز یعنی بکری یہ جانور بہت احمق ہوتا ہے اسیوجہ سے انسان احمق کی بز کے ساتھ تمثیل لاتے ہین اور بھیڑ سے زیادہ دودھ دیتی ہے اور پوست اسکا باریک ہوتا ہے لکھا ہے کہ جب بکری کا بچہ شیر کے بچہ کو دیکھتا ہے آہستہ آہستہ اوسکے قریب جاتا ہے جب شیر کی بو اوسکے دماغ مین پہونچتی ہے بیہوش ہوجاتا ہے بعد ازان جب شیر وہان سے چلا جاتا ہے وہ ہوش مین آجاتا ہے ایک قسم کی مکھی ہوتی ہے کہ اوسکو رتیلا کہتے ہین جب اسکا لعاب انسان پر پڑتا ہے انسان کے جسم مین درد شدید پیدا ہوتا ہے اور بکری کا بچہ رتیلا کو بہت کھاتا ہے اوسکو کچھ مضر نہین ہوتا بلکہ نافع ہوتا ہے اور فربہی لاتا ہے **خواص اجزا** حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر سینگ سپید بکری کے پیسکر کسی کپڑے مین باندھین اور سوتے آدمی کے سر کے نیچے رکھدین جبتک کہ شاخ اوسکی سر کے نیچے رہے گی وہ شخص بیدار نہوگا اور اگر اوسکا پتہ سر پر طلا کرین تو گنج دفع ہو اور بال پیدا ہون اور اگر گاے کے پتہ کے ساتھ ملا کر بہرے کے کان مین ڈالدین تو نافع ہو اور تاریکی چشم اور شبکوری کو سرمہ اسکا نافع ہے اور بال اسکے اگر صاحب تپ ربع باندھے مفید ہون اگر کلیجی اسکی بطور سرمہ کے عورت آنکھ مین لگاوے شہوت اوسکی منقطع ہوجتی کہ مرد کیطرف ہرگز میل نکرے اور اگر صاحب طحال تلی اسکی کھایا کرے تو مفید ہے بلکہ اگر سکان مین اپنے ہاتھ سے لٹکاوے جب وہ خشک ہوجاویگی مریض کو بھی مرض سے نجات ہوگی اگر بکری کو چالیس روز چوب طرفا کے ظرف مین پانی پلاوین بعد ازان اوسکا گوشت صاحب طحال تناول کرے تو بہت نافع ہو گوشت اسکا بکثرت کھانا غم لاتا ہے اور نسیان اور سودا پیدا کرتا ہے چربی اسکی زعفران کے ساتھ صاحب نقرس اگر طلا کرین تو نافع ہو خون اسکا مقناطیس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر گرم کرین تو تمام پتھرون کو پارہ پارہ کرے اگر سوزن کو اسکے خون سے آب دیکر کان مین سوراخ کرین تو وہ سوراخ کبھی بند نہوگا اور تازی کھال اوسکی اگر ہوام گزیدہ کے زخم پر رکھین تو نافع ہو اور اگر کسی شخص کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو اوسپر رکھنے سے بھی نفع بخشتی اور زخمون کو بھی مندمل کرتی ہے پشت پا کی ہڈی مقوی باہ ہے اور سکنجبین کے ساتھ صاحب طحال کو مفید ہے اور ناخن کی خاک سرکہ کے ساتھ داء الثعلب کو نافع ہے اور دودھ اوسکا نزلہ کو مفید ہے لیکن مداومت اوسکی جون پیدا کرتی ہے اور شکر کے ہمراہ اگر چہرہ پر طلا کرین تو رنگ چہرہ کا خوب ہو عورتون کو زیادہ تر نافع ہے اور کھانا اوسکا دافع نسیان اور غم واندوہ ہے اور محرک شہوت مگر ظلمت بصر پیدا کرتا ہے پنیر مایہ اسکا پیکان وغیرہ کو جسم سے نکالتا ہے اور پیشاب اسکا جب تمازت آفتاب سے غلیظ ہوجاوے شہد کے ساتھ عضو سوختہ کو مفید ہے اور اگر اسکو تین روز حمام مین بیٹھکر لگاوین تو خارش دفع کرے جو لڑکا زیادہ روتا ہو اگر اوسکے سر کے نیچے تھوڑی مینگنی اسکی رکھدین تو پھر نہ روئیگا شیخ نے لکھا ہے کہ سرگین اسکا محلل خنازیر ہے اور مکھی کے واسطے زہر قاتل ہے اور اگر کہنہ ہو تو عضو شکستہ کو مفید ہے

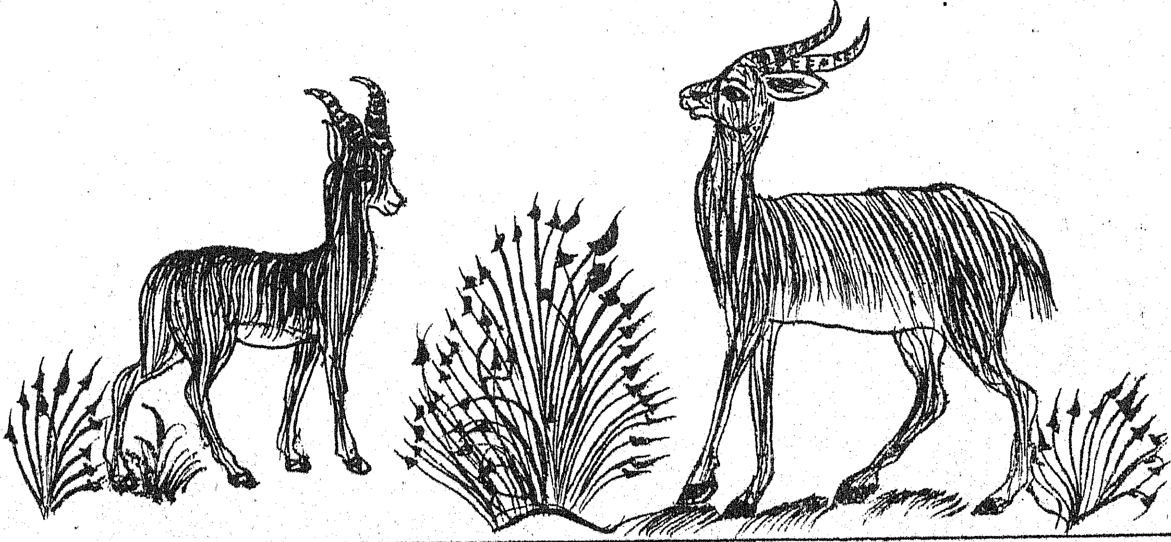
صورت بکری کی یہ ہی



ظبی یعنی ہرن یہ حیوان تیز فہم اور سریع السیر ہوتا ہی اہل عرب کا دستور تھا کہ اگر صبحکو ہرن دیکھتے تھے اوسکو مبارک اور مستحسن جانتے تھے اور کہتے تھے کہ آج ہمارا تمام روز بخیر گذریگا ایک امر اوسکی دانائی کا یہ ہی کہ جب یہ مکان سے اپنے جانے لگتا ہی پشت کی طرف دیکھتا جاتا ہی کہ کوئی مجھکو دیکھتا ہی یا نہین اگر کسیکو دیکھتا ہی تو مکان کے اندر نہین جاتا ہی اسلیے کہ اوسکو اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت کا خیال بہت رہتا ہی ایک امر عجیب یہ ہی کہ اندرائن تازہ کھاتا ہی دانت سے اوسکو شق کر کے اوسکے اندر سے پانی گرا دیتا ہی اور کھا جاتا ہی اسکے کھانے سے اوسکو نہایت لذت حاصل ہوتی ہی اور تلخی اوسکی زبان پر نہین معلوم ہوتی ہی جس ہرن کے مشک ہوتا ہی اوسکے دو دانت بقدر ایک بالشت مثل ہاتھی کے منھ سے باہر نکلے ہوتے ہین اور اس قسم کے ہرن ملک چین مین اور تبت مین ہین لکھا ہی کہ وہان سنبل اور ریحان اور گھانس خوشبودار کھاتے ہین اونھین گھانسونکا فضلہ کسیقدر ناف مین آتا ہی جب وہ فضلہ ناف مین پختہ ہوتا ہی اوسکی ناف مین خارش بہت پیدا ہوتی ہی کسی پتھر سخت اور تیز مین جاکر اوسکو کھجلاتا ہی وسوقت اوسکو بہت لذت حاصل ہوتی ہی اور قطرات خون اوس مقام سے نکلتے ہین اور پتھر پر جم جاتے ہین لوگ اوسکو تلاش کر کے نافہ مین بھرتے ہین سلاطین اوسکو بہت عزیز رکھتے ہین اور بطور تحفہ کے لوگون کو بھیجتے ہین یہ قسم مشک کی بہت خوب ہوتی ہے **خواص اجزا** سینگ اوسکے اگر تراشکر جہان بخور کرین ہوام وہان سے گریز کرین اور زبان اوسکی اگر خشک کرین زبان درازی کو نافع ہو اور پتہ اوسکا اگر کان مین ڈالین درد موقوف ہووے اور بال اوسکے عسر البول کو نافع ہین اور پوست اوسکا مقوی دماغ

اور دافع خفقان ہی اور تمام زہرون کے واسطے تریاک ہی مگر چہرہ کو زرد کرتا ہی اور گوشت اسکا بکثرت کھانا ذہن کو زیادہ کرتا ہی

صورت ہرن کی یہ ہی



ایل یعنی بزکوہی اکثر احوال اسکے گوزن سے ملتے ہین یعنی سانپ کھاتا ہی اور ہر سال شاخ جدید پیدا کرتا ہی جب صیاد اوسکی گرفتاری کو پہاڑ کی چوٹی تک چڑھ جاتا ہی اگر سو گز کی بھی بلندی ہو یہ جانور پہاڑ کی چوٹی پر سے کود پڑتا ہی اور سینگون کے بل گرتا ہی لکھا ہی کہ اوسکی شاخ مین دو سوراخ ہوتے ہین اونسے دم کشی کرتا ہی اگر وہ سوراخ بند کردے ہین عرصۂ قلیل مین ہلاک ہو جاتا ہی اوسکی عمر کی شناخت شاخون کی گرہ سے ہوتی ہی ہر سال ایک ایک گرہ پیدا ہوتی ہی اور جب سانپ اوسکو کاٹتا ہی خرچنگ کھاتا ہی باوجودیکہ اوسوقت تشنگی بہت معلوم ہوتی ہی مگر پانی نہین پیتا ہی اور جب بھیڑیا اسکی طرف متوجہ ہوتا ہی یہ جانور اپنے بچہ کو چھوڑ کر دریا کیطرف چلا جاتا ہے اور مچھلی سے دوستی بہت رکھتا ہی مچھلیان فوراً سر پانی سے باہر کرتی ہین اسیوجہ سے اکثر لوگ مچھلی کے شکار مین کھال اسکی پہنتے ہین خواص اجزا اگر اسکی شاخ کا برادہ بقدر ایک مثقال کے شکر اور آب خالص مین مخلوط کر کے صاحب صرع کو دین تو نافع ہو اور اگر اوسکو پیس کر بہق پر طلا کرین تو مفید ہو اور اگر گندہک کے ساتھ بخور کرین سانپ اوس مکان سے بھاگ جاوین اگر وقت درد زہ کے عورت کی گردن مین حمایل کرین وضع حمل بآسانی ہو شیخ نے لکھا ہی کہ بزکوہی اور بکری کے سینگ جلا کر بطور منجن کے دانتون مین لگاوین تو بہت جلا ہوگی اور مضبوط ہونگے اور درد مین سکون ہوگا اور پتہ اسکا شکوک کو نافع ہی اور تمام سمیات ہوام کے واسطے تریاک ہی اور اوسکے جگر کو خشک کر کے جلا کر خاک اوسکی آنکھ مین مثل سرمہ کے لگاوین تاریکی چشم دفع ہو اور گوشت اسکا صاحب تپ ربع کو مفید ہی اور چربی اوسکی عقرب اور رگس گزیدہ کو نافع ہی بلکہ اسکی بو سے بچھو ہلاک ہوتا ہی اور قضیب اسکا مار گزیدہ کو نافع ہی اور عسر البول کو بھی مفید ہی اور قولنج کو سودمند ہی اور

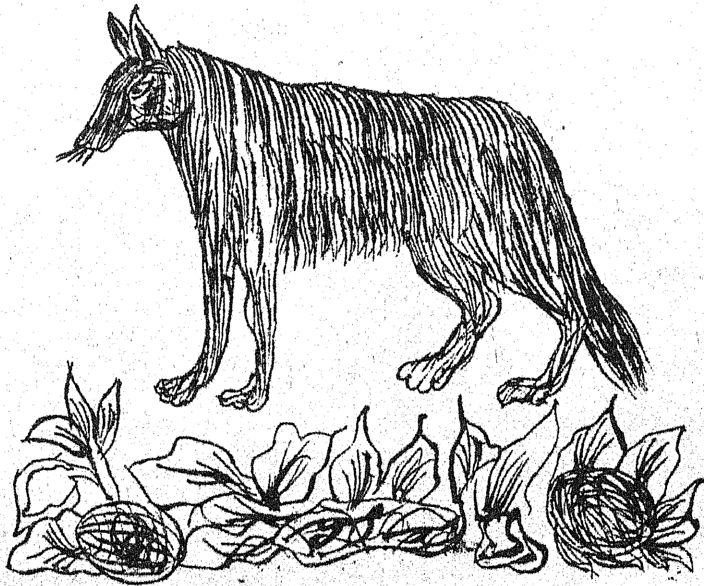
اگر اوسکو دھو کر وہ پانی پی لین شہوت بکثرت ہو اگر اسکی پوست کا دسترخوان بناوین سانپ اور چوہا اور مکھی مچھر وغیرہ اوسکی گرد
نہ آویگا اور اگر اوسکے پوست کا زین بناکر گھوڑے پر رکھین تو وہ گھوڑا بہت تیز رو ہوگا اور دم اوسکی جلاکر روغن کے ساتھ کف پائین
ملین تو راہ چلنے سے تکلیف نہو بلکہ سرور پیدا ہو اور اگر بال اسکے جلاوین اوسکی بو سے ہوام گریز کرینگی اور اسکی دُم کے بال زہر قاتل
ہین اور پیشاب اسکا شہد کے ساتھ قولنج کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ سرگین اوسکا اگر خون جاری پر چھڑکین تو موقوف
ہووے اور اگر پانی مین گرے اور بکری وہ پانی پی لے تو مضر ہو اور اگر بھیڑ پی لے تو کچھ اوسکو مضر نہو

صورت بز کوہی کی یہ ہے



نوع پنجم درندون کے بیان مین یہ نوع حیوان کی شیاطین سے اشبہ ہے اسلیے کہ درندون کی طبیعت مین
غضب و بدخوئی اور تکبر اور فساد بہت ہوتا ہے **ابن آوی** یعنی شغال یہ جانور میوہ ہاے زرد رنگ کا دشمن
ہے بعض کو کھاتا ہے اور بعض کو خراب کرتا ہے جب مرغ اس جانور کو دیکھتا ہے خود بخود اسکے پاس چلا آتا ہے تاکہ شغال
اوسکو کھالے اگر بھیڑیا یا کتا یا روباہ مرغ کے قریب سے نکلتا ہے تو مرغ ساکت کھڑا رہتا ہے اور اگر شغال
اسکے قریب سے نکلتا ہے تو مرغ اوسکے پاس چلا جاتا ہے اگرچہ مکان بلند ہو اور اگر سو مرغ ہوتے ہین سب کے
سب شغال کے پاس چلے آتے ہین جیسے کہ گدھا شیر کے پاس چلا جاتا ہے اور جسطور سے بکری بھیڑیے کی اطاعت
اطاعت کرتی ہے اسیطرح سے مرغ شغال کی اطاعت کرتا ہے لکھا ہے کہ جب شغال مرغان آبی کے شکار کا قصد
کرتا ہے تھوڑی گھانس باندھکر دریا مین ڈال دیتا ہے بعد تھوڑے عرصہ کے مرغان آبی اوس گھانس سے مانوس
ہو جاتے ہین اوسوقت اوس گھانس کے ساتھ پانی پھرتا ہے جب قریب مرغ کے پہونچتا ہے کود کر اوسکو شکا

کرتا ہے **خواص اجزا** اگر زبان اس جانور کی مکان مین دفن کرین اوس مکان کے باشندون مین خصومت واقع ہو پتہ اوسکا نیم درم گرم پانی کے ساتھ صاحب طحال کو نافع ہی مگر چاہیے کہ تین روز استعمال کرین اور گوشت اسکا بمقدار ایک مثقال کے صرع اور جنونکو مفید ہے اور اوسکی ہڈی کا مغز بورق کے ساتھ برص کو سودمند ہی


صورت شغال کی یہ ہے

ابن عرس یعنی نیولا یہ حیوان دراز اور باریک ہوتا ہی چوہے سے اسکو نہایت عناد ہوتا ہے یہانتک کر چوہے کے سوراخ مین گھسکر چوہے کو نکالدیتا ہے اور جو کچھ اوسکے سوراخ مین زیور وغیرہ ہوتا ہی اوس سے کھیلتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور نہنگ سے بھی اسکو عداوت ہے نہنگ اکثر اوقات منھ اپنا کھولے رہتا ہے نیولا اوسکے منھ مین گھسکر تمام اعضاے شکم کو پارہ پارہ کرتا ہی اور بعض کو کھاجاتا ہے جب نہنگ ہلاک ہوجاتا ہے اوسکے منھ سے نکلکر اپنی راہ لیتا ہے اور سانپ سے اسکو دشمنی ہوتی ہے جب سانپ سے لڑائی کو جاتا ہے اولا برگ سداب کھاتا ہے تا زہر اوسکا جسم مین اثر کرے بعد ازان سانپ سے لڑتا ہے جب سانپ سداب کی بو سونگھتا ہے قوت اوسکی ضعیف ہوجاتی ہے پس نیولا سانپ پر غالب ہوتا ہے اور جسوقت نیولا بیمار ہوتا ہی مرغ کے بیضے کھاتا ہی صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ نیولے نے چوہے کا قصد کیا چوہا درخت پر چڑھگیا نیولا بھی پیچھے پیچھے گیا چوہا سبب ہوتا ہے کسی پتی مین لٹک رہا نیولا وہان نہ پہونچ سکا اوسوقت عاجز ہوا اور آوازکی چوہا اوسکا آواز کے سننے سے چلا آیا جب وہ نیچے کھڑا ہوا جو نیولا درخت پر تھا اوسنے اوس پتی کو قطع کردیا وہ چوہا پتی سمیت زمین پر گر پڑا جو نیولا نیچے موجود تھا اوسنے فورًا مار ڈالا **خواص اجزا** خاک اسکی اگر درخت پر لگادین اکثر آفات سے محفوظ رہے اور اوسکے دماغ کا سرمہ تاریکی چشم کو دفع کرتا ہے شیخ نے لکھا ہی کہ گوشت اسکا اگر وجع مفاصل پر ضماد کرین نافع ہو اور شراب کے ہمراہ صرع کو بھی مفید ہے چربی اسکی اگر بسہولت دانتون پر رکھین درد کو سودمند ہو اور دانت باہستگی گرجاوین اور اگر کسی لکڑی پر رکھین اتنے زمانہ تک کہ جذب ہو بعدہ اوس لکڑی سے آہستہ آہستہ مسواک کرین تو دانت گرجاوینگے اور ہرگز اذیت نہوگی اور اوسکی

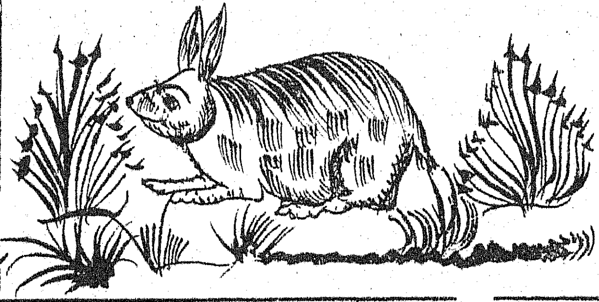
پشت کی ہڈی اگر عورت وقت جماع کے اپنے پاس رکھے تو حاملہ نہوگی اور اگر خصیہ اوسکا رکھے تو بھی یہی تاثیر ہو اور اگر دونو چیزین رکھے تو اور بہتر ہے اور خون اسکا محلل خنازیر ہے اور سرگین اسکا زخم سے خون جاری کو قطع کرتا ہے اور لکھا ہے کہ اگر چوہے اور نیولے کو ایک مکان مین دفن کرین وہان کے باشندون مین ہمیشہ خصومت رہے گی


صورت نیولے کی یہ ہے

ارنب

یعنی خرگوش اس حیوان کے پیر ہاتھون سے چھوٹے ہوتے ہین اور اوسکی اولاد کثیر ہوتی ہے ایکسال یہ جانور نر اور ایکسال مادہ رہتا ہے اور مثل عورتون کے اسکو حیض لاحق ہوتا ہے سوتے مین اسکی آنکھین کھلی رہتی ہین جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے سانپ کھاتا ہے صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ یہ جانور غایت فراست سے زمین پر اسطور سے قدم رکھتا ہے کہ نشان اوسکے پیر کا زمین پر نہ پڑے تا صیاد یا کوئی جانور شکاری اوسکے قدم کے نشان پر تعاقب اوسکا نکرے خواص اجزا اسکے سر کی خاکستر مجلی دندان ہے اور دماغ اسکا اگر عورت کھالے حاملہ نہوگی اور اگر حاملہ ہووے ایک مرتبہ سے زیادہ حمل نرہیگا اور اگر بن دندان اطفال مین گوشت اسکا ملین تو دانت باسانی نکلین گے جس شخص کے جس طرف کے دانت مین درد ہو اوسیطرف کا دانت خرگوش کا باندھین تو درد موقوف ہوگا یعنی اگر دہنی طرف کے دانت مین درد ہو تو دہنی طرف کا خرگوش کا بھی دانت لے اور اگر بائین طرف کا ہو تو بائین طرف کا لے اور پتہ اوسکا جو شخص کھالے خواب اوسپر غالب ہو اور جنتک سرکہ نکھاوے غفلت کم نہوگی اور تلی اسکی صاحب سرفہ کو مصری کے ساتھ نافع ہے اور خون اسکا جو عورت کھالے حاملہ نہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ خون اسکا دافع بہق اور کلف ہے اور اگر آنکھ مین لگاوین تو پلکون پر بال نہ پیدا ہونگے اور گوشت کا شوربا پکاکر اگر اوسمین صاحب نقرس بیٹھے تو نافع ہو اور وجع مفاصل کو بھی مفید ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ شوربا ہر جانور کا قولنج کو نافع ہے علی الخصوص خرگوش کا شوربا زیادہ تر قوی ہے اور اگر شوربا اسکا سرکہ کے ساتھ کھاوین تو زہر کے واسطے تریاک ہے اور استخوان پشت پا اہل عرب کے نزدیک دافع سحر اور چشم بد ہے اور اگر صاحب وجع مفاصل اوسکے دہنے پیر کی ہڈی اپنے دہنے گھٹنے پر اور بائین پیر کی بائین گھٹنے پر باندھین تو نافع ہو اور فرج اوسکی پکاکر اگر عورت کھالے تو حاملہ نہوگی اور اگر پشت پا یا سرگین اوسکا عورت اپنے پاس

رکھے تو بھی حاملہ نہوگی اسکے بالون کی تدخین درد رحم کو نافع ہے اور اگر عورت کے رحم سے خون جاری ہو اسکے بالونکا حمول کرے موقوف ہوگا اور اگر برگین اسکا اپنے پاس رکھکر جماع کرے عورت حاملہ نہوگی اور اسکے کھال کی پوستین اگر مستحاضہ پہنے تو استحاضہ موقوف ہوگا

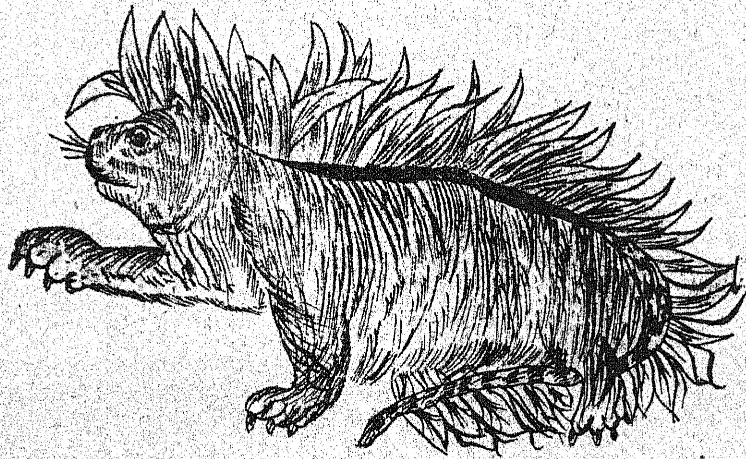


صورت خرگوش کی یہ ہے

اسد یعنی شیر یہ جانور درندون مین قوی تر ہے اور جری بھی زیادہ ہے کسی جانور سے نہین ڈرتا ہے دوسرے کا شکار نہین کھاتا ہے خود جو شکار کرتا ہے اوسکا دل کھالیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے دف وغیرہ کی آواز کو دوست رکھتا ہے اور جب جنگل مین آگ دیکھتا ہے اوسکی طرف جاتا ہے اور دور کھڑے ہوکر جب بغور اوسکو دیکھتا ہے غصہ اوسکا فرو ہوتا ہے لکھا ہے جو شخص اوسکی تواضع کرتا ہے اور اپنے تئین اوسکے سامنے ذلیل جانتا ہے اوسکو ہلاک نہین کرتا ہے مگر جب ایسے ہی بھوکا ہو اور جب گوشت کھاتا ہے نمک کی اوسکو بہت خواہش ہوتی ہے اور جب بیمار ہوتا ہے فرو کھاتا ہے مرض دفع ہوتا ہے اکثر اوقات تپ لاحق رہتی ہے اسیوجہ سے کہتے ہین کہ تپ داء الاسد ہے جب پیکان اسکے جسم مین رہجاتا ہے سعد کھاتا ہے پیکان اوسکے جسم سے نکل جاتا ہے اگر اوسکے جسم مین کوئی زخم ہوتا ہے مکھیان اوسپر بکثرت جمع ہوتی ہین اور جبتک کہ وہ ہلاک نہین ہوتا ہے جدا نہین ہوتی ہین اور جسوقت بھوکا ہوتا ہے آواز نہین کرتا ہے تا جانور نہ بھاگین مادہ اسکی وقت ولادت کے بہت تکلیف اوٹھاتی ہے بچہ اسکے رحم کو ناخن سے مجروح کرتا ہے اوسوقت شیر نر اوسکے واسطے سوسمار لاتا ہے جب مادہ سوسمار کھاتی ہے تکلیف اوسکی دفع ہوتی ہے مادہ وقت ولادت کے زمین نرم اور شور مین جاکر وضع حمل کرتی ہے تا چیونٹیان اوسکے بچونکو ہلاک نکرین جب مادہ نر کے پاس سے جدا ہوتی ہے اپنے پیرون کے نشانون کو محو کرتی جاتی ہے تا کوئی شخص اوسکے بچونکی کیطرف نجاوے جب شیر بچون کے پاس سے جدا ہوتا ہے بچے اوسکے پیچھے دوڑتے ہین شیر آواز کرتا ہے وہ خوف سے بھاگ جاتے ہین پھر اونکو اپنی پناہ مین لیتا ہے اور اونکے کان مین آواز کرتا ہے مثل آواز رعد کے اوسوقت سے وہ خوف بچونکا رفع ہوتا ہے سب درندون کے منھ سے بدبو آتی ہے مگر شیر مین سب سے زیادہ بدبو ہے شب تاریک مین آنکھین اوسکی مثل شعلہ کے روشن ہوتی ہین اور پلنگ اور افعی کی بھی آنکھین شب تاریک مین روشن ہوتی ہین لکھا ہے کہ کنارے دریا کے ملاحون نے کشتی کسی درخت یا میخ مین باندھ دی شیر شب کے وقت آیا اور وہین آنکھین بند کرکے لیٹ رہا جسوقت ملاح شب تاریک مین کشتی کھولنے آیا شیر نے اوسکو ہلاک کیا اور یہ جانور مرغ سپید اور طاؤس سے بھاگتا ہے اور اسکی آواز سے تمام جانور بھاگتے ہین مگر گدھا بسبب

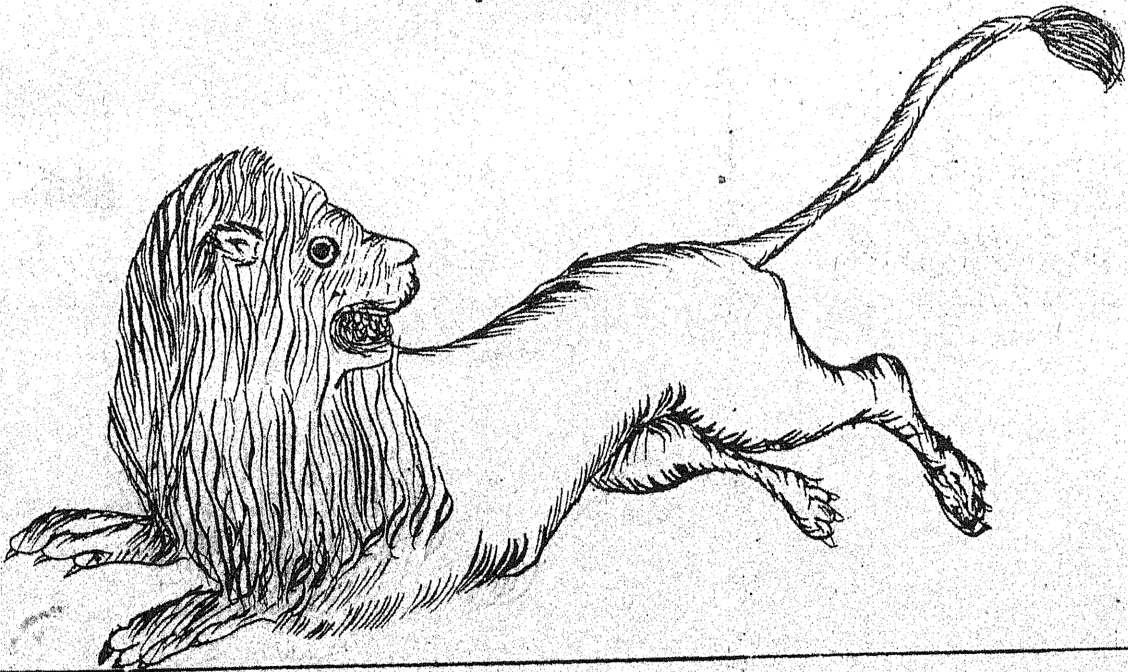
حماقت کے کھٹار رہتا ہی **خواص اجزا** دماغ اسکا روغن زیتون کے ساتھ صاحب عشہ کو نافع ہے اور دانت اسکے اگر لڑکے کے باندھین تو دانت اوسکے بے تکلیف نکل آوینگے اور پتہ اسکا کھانے سے انسان جری ہوجاتا ہے اور پیش قدمی ہر امر مین کرتا ہی اور دار الثعلب اور صرع اور سیلان اشک اور خنازیر کو نافع ہے اور چربی اسکی بواسیر پہ اگر طلا کرین مفید ہو اور اگر چہرہ پر ملین کوئی درندہ گردنہ آوے بلکہ سامنے سے بھاگ جاوے اور اگر مکان مین رکھین چوہے اور عقرب اوس مکان سے بھاگ جاوین اور کلف کو دفع اور دنبلونکو پختہ کرتی ہی اور چشمہ مین جسطرف چربی اسکی پڑی ہوتی ہے چارپائے اوس طرف مین پانی نہین پیتے ہین اور گوشت اسکا فالج اور استرخا کو نافع ہے اور اگر دم اوسکی سرطان پر طلا کرین یا ہوام گزیدہ زخمون پر استعمال کرین مفید ہو اور ہینگ کے ساتھ برص کو نافع ہے خایہ اسکا قاطع مادۂ منی ہے اور اگر اوسکو پیسکر بقدر ایک درم کے گلاب کے ساتھ عورت تناول کرے تو عقیمہ ہوجاوے اور پنجہ شیر کا جسکے پاس ہو تمام درندے اوسکے پاس سے گریز کرین اور اگر پانی مین ہو تو اوس پانی کو جو چارپایہ پی لے نہایت لاغر ہوجاوے اور پھر فربہی اوسکو نہ آوے اور اسکی جلد پر صاحب بواسیر اگر بیٹھا کرے یا صاحب تپ ربع یوم نوبت کے اوسپر سووے مفید ہے اور اگر مرد خایف بیٹھا کرے رفتہ رفتہ خوف اوسکا زائل ہوجاویگا اور اگر ڈھول اوس سے منڈھین جو گھوڑا اوس ڈھول کی آواز سنے گا بیمار ہوجاویگا اور پیشانی کی جلد بطور تعویذ کے اگر کوئی اپنی پیشانی پر باندھے یا ٹوپی کے نیچے رکھے چشم خلائق مین باہیبت ہووے اور اگر کھال اسکی درندون کی کھالون مین رکھدین سب کے بال گر جاوین اور بال اسکے اگر جلا کر موم کے ساتھ آبلون پر طلا کرین نافع ہو اور اگر سرگین اسکی شراب مین ملا کر کوئی شخص اوسکو تناول کرے پھر کبھی شراب کی طرف رغبت اوسکو ہوگی بلکہ نفرت ہوگی

صورت شیر کی یہ ہے



ببر یہ حیوان ملک ہند مین ہوتا ہے شیر سے زیادہ قوی ہے اور شیر اور پلنگ سے اوسکو دشمنی ہوتی ہے چنانچہ جب ببر پلنگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے شیر پلنگ کی شراکت کرتا ہے اور عقرب اور ببر مین محبت ہوتی ہے یہانتک کہ عقرب اوسکے بالون مین رہا کرتا ہے جاحظ نے لکھا ہی کہ جب ببر بیمار ہوتا ہی تمام درندے اوس سے گریز کرتے ہین اور ببر حالت مرض مین کتے کا شکار کرکے کھا جاتا ہے پس صحت پاتا ہے اور جب ضعیف ہوتا ہے اگرچہ نہایت بھوکھا ہووے انسان سے تعرض نہین کرتا ہے بخلاف بھیڑیے کے کہ حالت پیری مین بھی انسان کے شکار سے باز نہین رہتا ہے جب وقت ولادت کا آتا ہے مادہ اوسکی درخت فنجنکشت کے نیچے جاکر وضع حمل کرتی ہے اور تین روز مین ایک مرتبہ دودھ دیتی ہے اور سوسمار کا شکار بچونکو سکھلاتی ہے خواص اجزا پتہ اسکا پانی کے ساتھ صاحب سرسام کے جسم پر اگر طلا کرین نافع ہے اور اگر عورت اوسکو احمال کرے حاملہ نہوگی اور اگر حاملہ ہوگی اسقاط حمل ہوگا اور ہڈی اوسکے پشت پا کی اگر قاصد اپنے پاس رکھے راہ چلنے کی تکلیف نہوگی پوست پر اوسکے اگر صاحب آبلہ بیٹھے نفع پاوے اور اگر صاحب تپ کو اوسکی دھونی دین تپ دفع ہو اسکی پوست کی بو سے چیونٹی پیدا ہوتی ہی اور اسکے سرگین کی بو سے تمام جانور سوای چیونٹی کے گریز کرتے ہین

صورت ببر کی یہ ہے



ثعلب یعنی لومڑی یہ جانور کثیر الحیلہ ہے اور بسبب حیلہ کے بڑی بڑی درندون سے مقابلہ کرتا ہے باوجودیکہ جسم مین بہت چھوٹا ہے اپنے مکان مین دو دروازے رکھتا ہے اسلیے کہ اگر دشمن ایک دروازے سے آوے یہ دوسرے دروازے سے نکلجاوے ہر سال بال اسکے گرجاتے ہین ملکو کھانے سے پھر بال نکل آتے ہین اسی سبب سے ملکو عنب الثعلب کہتے ہین اور بھیڑیا اسکا دشمن ہوتا ہی لومڑی اپنے مکان کے گرد پیاز دشتی ڈالدیتی ہی اسلیے کہ بھیڑیے کا پیر اگر پیاز

دشتی پر پڑتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے جیت جانور بھوکا ہوتا ہے صحرا مین مثل مردے کے پڑا رہتا ہے اور شکم پھولا لیتا ہے تا جانور اوسکو مردہ معلوم کرین جب کوئی جانور اوسکے شکم پر بیٹھتا ہی جست کرکے اوسکو شکار کرتی ہی جب کوئی جانور شکاری اسپر آتا ہے اور پیر مارتا ہے چت ہو جاتی ہی اور جانور شکاریکو ہاتھ پیر سے نوچتی ہی وہ جانور بھاگ جاتا ہی اور پھر اوسکے قریب نہین جاتا ہی جب یہ جانور چاہتا ہے کہ خارپشت کا شکار کرے خارپشت سمٹکر مثل گرہ کے ہو جاتا ہے یہ جانور اوسپر پیشاب کرتا ہی خارپشت کو اوسکے پیشاب کرنے سے نہایت اذیت ہوتی ہے جسم اپنا کشادہ کر دیتا ہے یہ اوسکے شکم مین گھسکر شکم کو چاک کرتا ہے اور خوب کھاتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہے پیاز دشتی کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب اسکے جسم مین جون بہت ہوتی ہین ایک کپڑا اپنے منہ مین لیکر پانی مین جاتا ہے سب جون اوس کپڑے مین مجتمع ہوتی ہین پس اوس کپڑے کو لومڑی پھینکدیتی ہے **خواص اجزا** اگر سر اسکا اوس برج مین رکھین جسمین کبوتر رہتے ہون تو سب کبوتر وہان سے نکل جاوینگے دانت اسکے اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا خواب مین نہ ڈریگا اور خوش خلق ہوگا اور ام الصبیان کو بھی مفید ہی اگر دہنی طرف کے اسکے دانت باندھین تو دہنی طرف کے دانتون مین درد نہووے اور اگر بائین طرف کے باندھین بائین طرف درد نہو پتہ اسکا اگر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین صرع سے محفوظ رہے اور گوشت اسکا جذام اور فالج اور لقوہ کو مفید ہے چربی اوسکی صاحب نقرس کو نافع ہے گردہ اسکا سگ گزیدہ اور صاحب خنازیر کو سودمند ہے خصیہ اوسکا اگر لڑکے کے باندھین دانت بآسانی نکلین قضیب اوسکا اگر صاحب صداع کے باندھین نافع ہو خون اسکا اگر لڑکون کی سر پر طلا کرین تو بال خوب پیدا ہونگے دم اسکی جسکے پاس ہو ہر حیلہ سے محفوظ رہی پانی کے غوطہ لگانے مین جسکے حلق مین جونک چمٹ گئی ہو اسکے دم کا پھپارہ اگر جاویگی



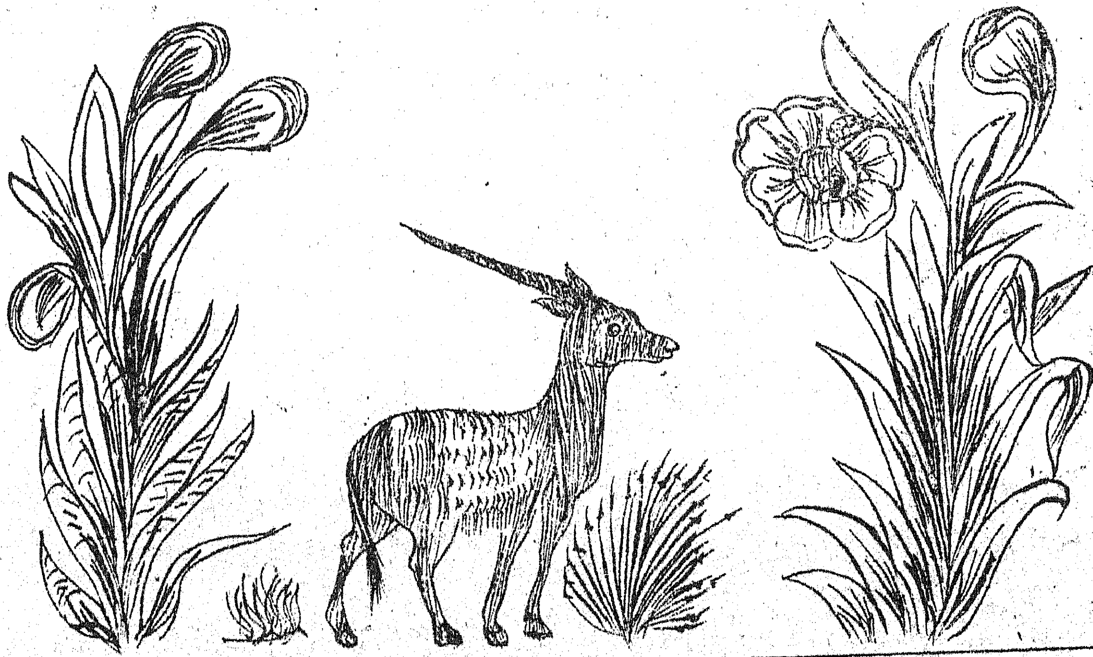
صورت لومڑی کی یہ ہی

جربیش ہی حیوان بھیڑیے کے برابر ہوتا ہے قوت اسمین بہت ہوتی ہے اور اسکے سر پر ایک سینگ مثل گینڈے کے ہوتا ہے اکثر یہ جانور دو پیر سے چلتا ہے اور دوڑ مین کوئی درندہ اسکو نہین پہونچتا ہے لکھا ہی کہ یہ حیوان ملک بلغار اور سجین مین ہوتا ہے

خواص اجزا

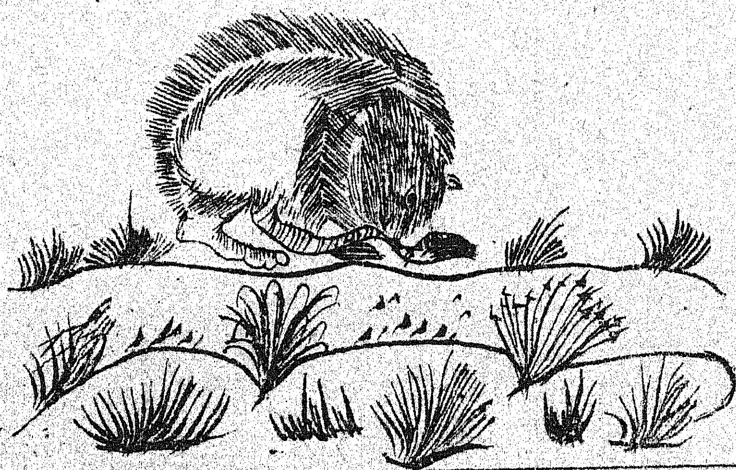
صاحب خناق اگر آب گرم کے ساتھ اسکے خون سے غرغرہ کرے فی الحال صحت ہو گوشت اسکا قنبیطون مین پکاکر صاحب قولنج کو اگر کھلاوین تو مفید ہو اسکے پشت پا کی ہڈی جلی ہوئی اوسکی چربی کے ساتھ عرق النسا کو نافع ہی

صورت جریش کی یہ ہے



خنزیر یعنی سور یہ حیوان بدصورت ہوتا ہے دو دانت اسکے مثل ہاتھی کے منھ سے باہر رہتے ہین اور
اور سر اسکا بھینس کے سر سے مشابہ ہے اور ناخن اسکے بکری کے ناخن سے مشابہ ہین وقت جوش
شہوت کے نرون مین خصومت بہت واقع ہوتی ہے ایک دوسرے کو دانت سے مجروح کرتا ہے
خنزیر خاک اور درخت خاردار وغیرہ مین اپنے جسم کو اکثر ملتا ہے تاکہ دانت بدن اوسکا مثل جوشن
کے ہوجاوے اور دانت دوسرے درندے کا اوسپر کام نکرے علامت اوسکے جوش کی یہ ہی کہ سر زمین
مین ڈال کر آواز کرتا ہے جب نر مادہ سے مجامعت کرتا ہی دیرتک ہم صحبت رہتا ہی اسکے شکم مین بچے سب
درندون سے زیادہ ہوتے ہین حتی کہ بیس بچے تک پیدا ہوتے ہین درمیان سور اور سانپ کے عداوت
ہوتی ہے زہر سانپ کا سور مین جلد اثر کرتا ہے اور فی الفور ہلاک ہو جاتا ہے اسی لیے سور سانپ کو نہین
مارتا بعض کے نزدیک سور کی کھال نہین ہوتی ہے گوشت پہ بال پیدا ہوتے ہین اور بعض کی راے یہ ہے
کہ کھال ہوتی ہے مگر اس قابل نہین ہوتی ہے کہ کھال گوشت سے جدا ہووے یہ جانور ایسا قوی ہوتا ہے
کہ بعض وقت شیر سے مقابلہ کرتا ہے بڑا حیلہ انگیز ہوتا ہے جب سوار شکار کے واسطے اوسکا تعاقب کرتا ہی
یہ اولا سوار کے سامنے سے بھاگتا ہے جب جانتا ہے کہ سوار خستہ ہوگیا پلٹ کر اوسپر حملہ کرتا ہے اور سوار کو
مع گھوڑے کے دانت سے ہلاک کرتا ہے جب اوسکو فربہ کرنا چاہتے ہین تین روز بے آب و دانہ رکھتے ہین
بعد ازان اسکو غذا بکثرت دیتے ہین دو روز کے عرصہ مین فربہ ہو جاتا ہے ملک روم مین نصرانی یہی کیا کرتے
جبکہ جانور بیمار ہوتا ہے خرچنگ کھانے سے صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ اگر سور کو گدھے پر لاد کے اسطرح باندھین

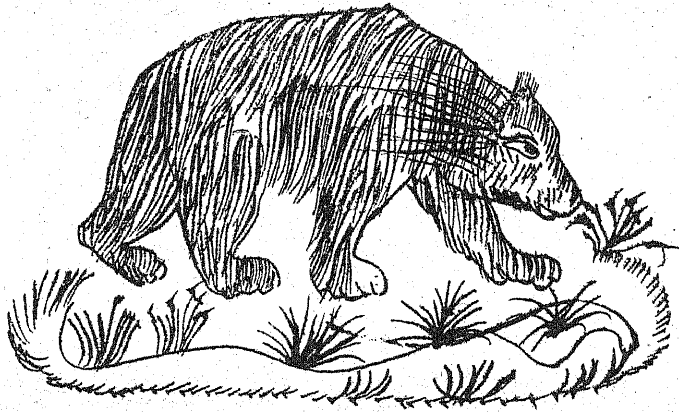
کہ حرکت نکر سکے پس جسوقت گدھا پیشاب کریگا سور ہلاک ہو جائیگا اگر سور گستے کو دانت مارتا ہے کتے کے تمام جسم
کے بال گر جاتے ہین ہاتھی جب سور کی آواز سنتا ہے بھاگ جاتا ہے خواص اجزا جسکے پاس دانت اسکے
ہون چشم خلائق مین مکرم رہے اور چشم بد سے محفوظ رہے بائین طرف کا دانت اگر تپ والے کے سرہانے رکھین مغزول
ہو پتہ اوسکا اگر خشک کرکے بواسیر پہ رکھین نافع ہو گوشت اوسکا نجس العین ہے مگر نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے
اگر چند روز اوسکو رکھین اوسمین کیڑے پیدا ہون وہ کیڑے ہوام گزیدہ کو نافع ہین اور روغن جوز کے ساتھ
اگر باز کو کھلاوین تو فربہ ہو چربی اوسکی عضو سوختہ کو مفید ہے اور سرگین بیضۂ کبوتر کے ساتھ دنبیلون کو پختہ کرتا
کرتا ہے اور مواد کو بھی بہا دیتا ہے اور تازی چربی اسکی بواسیر کو نافع ہے اگر استخوان شکستہ کو اسکی ہڈی کے ساتھ باندھ
دین جلد التیام پذیر اور مضبوط ہوگی یہ تاثیر کسی اور حیوان کی ہڈی مین نہین ہے اور اگر پارچۂ کتان مین لپیٹ کر
صاحب تپ ربع کے باندھین تپ باہستگی دفع ہوگی اور اگر اسکی ہڈی کی خاک کپڑے مین باندھ کر دھان کے کھیت
کے پانی بہنے کے ساتھ مین ڈالین تو غلہ بہت پیدا ہوگا اور کوئی سور گرد اوسکے نجاویگا اور اگر ناسور پہ چھڑکین بہت مفید
ہو کھال اوسکی اگر مکان مین رکھین مچھر اوس مکان سے چلے جاوین اور اگر کشتی مین رکھین تو کوئی گھڑیال اوس
اوس کشتی کے گرد نہ آوے سم اوسکے اگر جلا کر شکر کے ساتھ اوس شخص کو دین کہ فرش پہ پیشاب کرتا ہو تو یہ عارضہ
دفع ہو اسکی پشت یا کی ہڈی اسقدر جلاوین کہ خاک اوسکی سپید ہو جاوے تو وہ خاک صاحب قولنج اور صاحب
پیچش کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر برص پہ لگاوین تو مفید ہو پیشاب اسکا انگور کے ساتھ سنگ مثانہ کو
سود مند ہے سرگین اسکا اگر امرود کے درخت مین ڈالین تو پھل اسکا سرخ ہوگا اور اگر عورت احتمال کرے تو خون
نفاس دفع ہو اور غلاف بچے کا گر جاویگا اور محلل دنبل بھی ہے دب یعنی ریچھ یہ جانور تنا ور اور فربہ ہوتا
ہے تنہائی مین اکثر رہتا ہے ایام گرما
مین اغار مین رہتا ہے جب ایام بہار
آتے ہین غار سے باہر نکلتا ہے مگر
اس عرصے مین لاغر نہین ہوتا ہے
جب غار مین بھوکھ معلوم ہوتی ہے
پنجے اپنے چاٹتا ہے بھوکھ دفع
ہوتی ہے گاے بیل سے اسکو
خصومت ہوتی ہے جب گاؤ
چاہتا ہے کہ اسکو سینگ سے


صورت سورکی یہ ہے

مجروح کرے یہ گائو کے پشت سے آکر دونون سینگ اوسکے ہاتھون سے پکڑ لیتا ہے اور دانت سے اوسکو زخمی کرتا ہو وقت ولادت کے بنات النعش صغری کو دیکھا کرتا ہے تا وضع مین آسانی ہو جب بچہ پیدا ہوتا ہے بوجہ خوف چیونٹیون کے ہر لحظہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کو لیجاتا ہے اور جب بچون کا بدن سخت ہو جاتا ہے اونکو درخت کے نیچے چھوڑکر خود درخت پر جاتا ہے اور پھل توڑکر بچون کے واسطے نیچے پھینکتا ہو حکیم طماسپ نے لکھا ہے کہ مادہ اسکی پارہ گوشت جنتی ہے کہ اوسمین کوئی صورت نہین ہوتی ہے پس اوسکو چاٹتی ہے یہانتک کہ اوسمین صورت اعضا کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی مادہ اُسکی اپنے بچونکو چھوڑ دیتی ہے اور کفتار کے بچون کو دودھ پلاتی ہے لکھا ہے کہ یہ جانور شہد کی مکھی کا دشمن ہے یعنی جہان اسکا چھتہ دیکھتا ہے خراب کرتا ہے اور شہد کھاجاتا ہے اور تمام درندون پر غالب رہتا ہے مگر شیر سے مغلوب ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص کیطرف شیر متوجہ ہوا اوس شخص کو سوا ایک درخت کے کوئی مقام پناہ کا نہ ملا وہ شخص درخت پر چڑھ گیا اور شیر درخت کے نیچے کھڑا رہا جب اوس شخص نے درخت پر نگاہ کی دیکھا کہ ایک ریچھ کسی شاخ پر بیٹھا ہے اس شخص کو جب ریچھ نے دیکھا لب پر اونگلی رکھی یعنی چپ رہو تا شیر میرے یہان ہونے پر مطلع نہوا وس شخص کے پاس ایک چھری تھی اوسنے اوس شاخ کو جسپر ریچھ تھا آہستہ آہستہ قطع کی اور ریچھ اُس شخص کی طرف دیکھتا تھا مگر اوسکو یہ نہین معلوم تھا کہ یہ شخص کیا کرتا ہے جب وہ شاخ نصف سے زائد کٹگئی ریچھ مع شاخ زمین پر گرا دیرتک شیر اور ریچھ مین لڑائی رہی آخر کو شیر غالب ہوا اور ریچھ کو کھاگیا **خواص اجزا** اگر دانت اسکے دودھ مین ڈالین اور وہ دودھ لڑکے کو پلاوین تو دانت اوسکے بآسانی نکلین گے آنکھین اسکی اگر صاحب تپ ربع خرقہ کتان مین لپیٹکر اپنی پاس رکھے تو نافع ہو پتہ اسکا مرچ کے ساتھ پیسکر اگر داء الثعلب پر لگاوین تو بال نکل آوینگے اور اگر آنکھ مین لگاوین تو تاریکی چشم زائل ہو شیخ نے لکھا ہے کہ اگر صاحب صرع اسکا استعمال کرے صرع دفع ہو اور اگر چربی اسکی فندق کے ساتھ پیسکر داء الثعلب پر لگاوین تو مفید ہو اور اگر سیاہ کوے کی چربی کے ساتھ بالون مین لگاوین تو بال جلد سفید ہون اور برص اور شگاف جسم کو کہ بسبب سردی کے ہو جاتا ہے نافع ہے خون اسکا اگر قصب الزریرہ مین ملاکر جس عضو پر لگاوین وہان بال نہ پیدا ہونگے اور اگر پلک کے اندر کے بال اسکے خون کے ساتھ آنکھ مین لگاوین تو پھر پلک کے اندر بال نہ پیدا ہونگے کھال اسکی اگر لڑکی کی باندھین لڑکا بدخو نہوگا

دلق یعنی دلہ یہ جانور وحشی اور سیاہ رنگ اور بلّی سے بہت مشابہ ہوتا ہے وحشت اسکی کبھی نہین دفع ہوتی ہے کبوترون کا دشمن ہے اور اژدہے کا بھی عدو ہے لکھا ہے کہ اژدہا اسکی آواز سے ہلاک ہو جاتا ہے ملک مصر مین اژدہے بہت ہوتے ہین اگر یہ جانور وہان نہووے تو انسان کی اقامت وہان دشوار ہو جاوے **خواص اجزا** دہنی آنکھ اسکی اگر صاحب تپ ربع کے باندھین تپ بتدریج دفع ہو اور بائین آنکھ اگر

صورت ریچھ کی یہ ہے



اگر باندھے تو بچہ تپ عود کرآوے چربی اسکی کندمی دندان کو نافع ہے اور اگر بمقدار نصف دانق کے خون اسکا
صاحب صرع کی ناک مین ڈالدین تو صرع دفع ہو اور بال اسکے اگر کبوترون کے مکان مین جلاوین کبوتر وہان سے
بھاگ جاوین اور سانپ بچھو بھی اسکی بو سے بھاگ جاتے ہین کھال اسکی اگر صاحب بواسیر پہنے تو نافع ہو خایہ اسکا

صورت ذیب کی یہ ہے



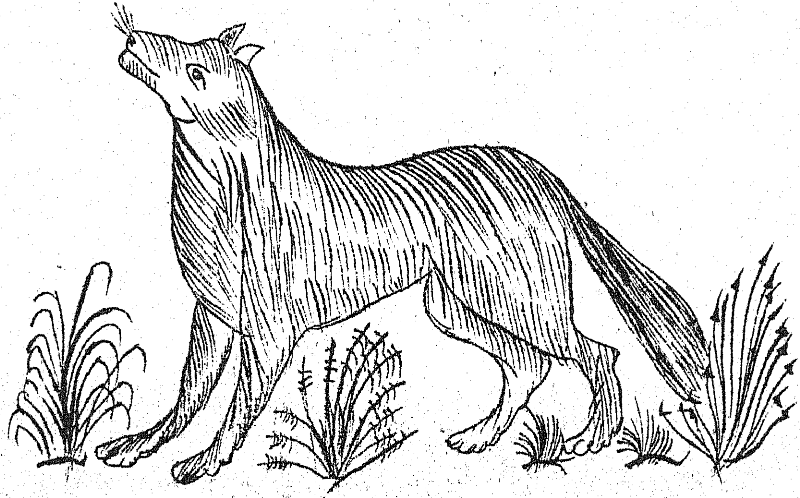
اگر مکان مین جلاوین چوہے وہان سے
بھاگ جاوین ذیب یعنی بھیڑیا یہ حیوان
خبیث اور غارتگر ہوتا ہے اسکے حملہ
مین کم خطا واقع ہوتی ہے جب بہت
بھیڑیے ایک مقام مین مجتمع ہوتے
ہین ایک دوسرے پر اعتماد نہین کرتا ہر
اور جب سوتے ہین ایک دوسرے کے
مقابل ہوکر حلقہ باندھکر سوتے ہین مگر ایک
دوسرے سے خائف رہتا ہے
اسیوجہ سے ایک آنکھ بند کرتا ہے اور ایک کھولے رہتا ہے اور اگر ان مین کوئی مجروح یا بیمار ہوتا ہے
سب بھیڑیے ملکر اوسکو کھا لیتے ہین اور جب یہ جانور عاجز ہوتا ہے فریاد کرنے لگتا ہے تا اور بھیڑیے جمع ہو جاوین
اور اوسکی مدد کرین اور جب بیمار ہوتا ہے اپنی قوم سے بخوف جان جدا ہوتا ہے اگر کسی شخص کے پاس لاٹھی ہوتی
ہے تو خوف کرتا ہے اور اگر تلوار وغیرہ ہوتی ہے تو اوس سے نہین ڈرتا ہے اور اگر پتھر وغیرہ سے اوسکو مارتے ہین

تو بھاگ جاتا ہی اور اگر تیر وغیرہ سے اوسکو مارتے ہین تو نہین بھاگتا ہی بلکہ اوسپر حملہ کرتا ہے اور بیماری مین جعدہ ایک
گھانس ہے اوسکو کھاتا ہے مرض دفع ہوتا ہے جب بکریون کے قریب پہونچتا ہے آواز کرتا ہے تا کتا شکاری اوسطرف
آوے اور خود دوسری جانب جاتا ہے اور بکری کی گردن پکڑ لیتا ہی اور دُم سے مارتا ہے بکری اوسکے ساتھ چلی جاتی
ہی اکثر بکریکا شکار قبل طلوع آفتاب کے کرتا ہے اسلیے کہ اوسوقت کتا بوجہ شب بیداری کے خستہ ہوکے سونیکا
قصد کرتا ہے لکھا ہی کہ گھوڑا بھیڑیے کے پیچھے نہین دوڑتا ہے اگر بھیڑیا گھوڑے کو کاٹتا ہے تو قوت رفتار اوسمین
زیادہ ہوتی ہے اگر گھوڑیکا سم اسکے پیر کے نشان پر پڑتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اگر بکری کو کاٹتا ہے تو گوشت اوسکا
لذیذ ہو جاتا ہے قوت شامہ بھیڑیے مین بہت ہوتی ہے اگر اپنے بچون کو کسی مقام پر بھول جاتا ہے ہوا کے رخ پر
کھڑا ہوتا ہے اوسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ بچے میرے اسطرف ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ کوئی درندہ حالت پیری مین انسان
سے متعرض نہین ہوتا ہے مگر بھیڑیا کہ جبوقت پیری کے اوسکو کوئی جانور نہین ملتا ہے اور نہایت بھوکا ہوتا ہی
انسان کی طرف متوجہ ہوتا ہے **خواص** حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر بھیڑیے کی آنکھ اوس انسان کے باندھین
کہ جسنے بھیڑیا ندیکھا ہو تو جب بھیڑیے کا سامنا ہوگا اگر انسان کی آنکھ بھیڑیے پر پہلے پڑے تو بھیڑیا ضعیف اور نحیف
ہوگا سر اسکا کبوتر خانہ مین اگر رکھین بلی وغیرہ اوس مکان کے گرد نہ آوے اور جہان بکریان رہتی ہون اگر وہان
دفن کرین تو تمام بکریان بیمار ہونگی داہنی آنکھ اسکی اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا بیخوف ہوگا اور اگر کوئی اپنے
پاس رکھے تو چشم خلایق مین باہیبت وشوکت ہو اور شراب کا نشہ اوسکو نہ معلوم ہو اور اگر گھوڑے کی گردن مین
ڈالین تو وہ گھوڑا اسپ گھوڑون سے سبقت لیجاویگا اور اگر اپنے پاس رکھے تو تیزی گرگ سے محفوظ رہے اور
دانت اسکے اگر پیسکر دانتون پر چھڑکین تو درد دانتون کا موقوف ہووے پتہ اسکا اگر کوئی دونون بھوؤن کے
درمیان مین لگاوے چشم خلائق مین مکرم ہووے اور بقدر ایک دانگ کے مشک کے ساتھ صاحب صرع کھاوے
نافع ہو اور اگر عورت اسکو احتمال کرے اور مرد کے پاس رہے تو حاملہ ہوگی اور اگر آنکھ مین لگاوین تو نزلہ وغیرہ کو
مفید ہو خون اسکا روغن جوز کے ساتھ بہرا اگر کان مین ڈالے تو نافع ہو اور اگر عورت کھالے تو حاملہ ہو خصیہ اسکا
بریان جو شخص کھالے قوت باہ زیادہ ہو اور جو شخص اپنے پاس رکھے قوت مباشرت اوسمین زیادہ ہو ہڈی اوسکی
اگر پیسکر بکریون کے گرد ڈالدین تو بھیڑیا اونکے گرد نہ آویگا اور اگر بخور کرین تو اوسکی بو سے چوہے بھاگ جاوین اور
پشت پاکی ہڈی اگر قاصد باندھے تو راہ کی ماندگی اوسکو نہوگی اور اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا خوش اخلاق
ہوگا بعض نے لکھا ہی کہ جو شخص اپنے پاس رکھے ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور جو شخص دہنی کعب اپنے پاس
رکھے خصومت مین مردوپر غالب ہوگا اور جو بائین رکھے عورتوپر خصومت مین غالب رہیگا اگر اسکے پوست
کے فرش پر صاحب قولنج بیٹھے نافع ہو دم اسکی اگر کسی گاؤن مین دفن کرے بھیڑیا اوس گاؤن کے گرد نہ

اونگا اگر عورت اسکے پیشاب پر بیٹھے تو حاملہ نہوگی سرگین اسکا صاحب قولنج اگر کھالے فی الحال عارضہ دفع ہو حکیم بلبیناس نے لکھا ہے کہ سرگین اسکا اگر صاحب قولنج کی ران پر باندھیں قولنج سے اوسکو نجات ملے

سناد

یہ جانور ہاتھی کی ہمشکل ہوتا ہے مگر اوس سے جسامت مین چھوٹا ہوتا ہے اور بیل سے بڑا لکھا ہے کہ بچہ اسکا اپنی ماں کے شکم سے سر



صورت بھیڑیے کی یہ ہے

نکال کر گھانس کھایا کرتا ہے اور پھر شکم کے اندر چلا جاتا ہے اسوجہ سے کہ اپنے ماں باپ سے اوسکو خوف جان ہوتا ہے اور جب قوت اسقدر ہوتی ہے کہ ماں سے زیادہ دوڑے اوسوقت شکم مادر سے نکلکر بھاگ جاتا ہے زبان اس جانور کی مانند خار کے ہوتی ہے ابوریحان خوارزمی نے لکھا ہے کہ ملک ہند مین ایک جانور ہوتا ہے کہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلکر گھانس کھاتا ہے اور پھر ماں کے پیٹ مین چلا جاتا ہے اور جب اپنے جسم مین ماں سے زیادہ قوت پاتا ہے نکلکر بھاگ جاتا ہے اسلیے کہ اوسکی ماں کی زبان نہایت سخت ہوتی ہے ڈرتا ہے کہ اگر یہ مجکو چاٹے گی مین ہلاک ہو جاونگا اسواسطے کہ جب وہ چاٹتی ہے گوشت کھال سے جدا ہو جاتا ہے

صورت سناد کی یہ ہے



سنجاب یہ جانور چوہے کی شکل پر ہوتا ہے لیکن جسم مین چوہے سے زیادہ ہوتا ہے بال اوسکے نہایت نرم ہوتے ہین اسکی پوستین امرا ایام گرما مین پہنتے ہین اسلیے کہ وہ نہایت سرد ہوتا ہے گوشت اوسکا مجنون کو مفید ہے اور جمیع امراض سوداویکو نافع ہے

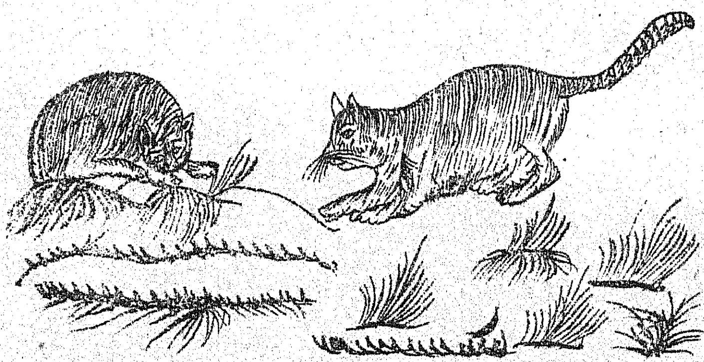


صورت سنجاب کی یہ ہے

سنور یعنی بلی یہ جانور بہت خوشامد کرتا ہے اور بہت عابد مالوف ہوتا ہے اللہ تعالی نے اسکو چوہون کے دفع کے واسطے پیدا فرمایا ہے لکھا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مین چوہے بہت ہوگئے اور اکثر اشیا خراب کرنے لگے آپ نے جناب باری مین اونکی شکایت کی حکم الٰہی ہوا کہ شیر کے سر کو مسح کرے جب حضرت نوح علیہ السلام نے شیر کے سر کو مسح کیا شیر کو چھینک آئی اور اوسکی ناک کے دونو سوراخون سے ایک ایک بلی گری اسیوجہ سے بلی کا چہرہ شیر کے چہرہ سے مشابہ ہے یہ جانور پاکی کو دوست رکھتا ہے منھ اپنا اپنے لعاب دہن سے پاک کرتا ہے اور اگر کوئی عضو اوسکا کسی شے مین آلودہ ہو جاتا ہے اپنے منھ سے اوسکو پاک کرتا ہے وقت شہوت کے نر کو بہت تکلیف ہوتی ہے اسوجہ سے کہ مادہ ذکر کو دانت سے کاٹتی ہے آخر ایام سرما کو غلبۂ شہوت ہوتا ہے اوسوقت یہ جانور فریاد کیا کرتا ہے تا مادہ سنکر اوسکے پاس آوے جب اوسکے بچہ پیدا ہوتا ہے بھوکھ اسکو بہت معلوم ہوتی ہے اگر کچھ کھانے کو پایا بہتر ورنہ اپنے بچون کو کھا جاتا ہے جب بلی ہگتی ہے اوسکو خاک مین چھپا دیتی ہے تا اوسکی بو سے چوہے بھاگ نجاوین اور بعض کہتے ہین کہ بسبب شرم کے چھپا دیتی ہے بلی اگر چوہے کو چھت مین دیکھتی ہے جست وخیز شروع کرتی ہے تا چوہا خوف سے گر پڑے اور جب چوہے کو شکار کرتی ہے اولا تھوڑی دیر اوس سے کھیلا کرتی ہے بعد ازان اوسکو چھوڑ دیتی ہے پس جب چوہا دور پہونچتا ہے کود کر اوسکو گرفتار کرتی ہے اور اوسکو تکلیف دیتی ہے جب چوہا ضعیف ہو جاتا ہے اوسوقت اوسکو کھا لیتی ہے اللہ پاک نے ہاتھی کے دل مین بلی کا خوف پیدا کیا ہے **خواص اجزا** جو شخص سیاہ بلی کے دانت اپنے پاس رکھے رات کو نڈریگا اور اگر بلی کے پوست مین لپیٹ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن پر مظفر اور منصور

ہوگا اور دماغ نافع درد کمر ہی آنکھین اسکی خشک کرکے اپنے پاس رکھے حاجت اوسکی روا ہوگی پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تو رات کو اوسیقدر معلوم ہوگا جیسا دن کو دکھلائی دیتا ہی اور اگر نیم درم روغن زنبق کے ساتھ ناک مین ڈالین تو لقوہ دفع ہوا اور اگر کمون اور نمک کے ساتھ زخمہاے کہنہ پر لگاوین تو مفید ہو سیاہ بلی کی تلی اگر عورت مستحاضہ باندھین خون موقوف ہووے مگر جب تلی کھول ڈالینگے پھر خون جاری ہوگا گوشت اسکا باندھنا صاحب نقرس کو اور کھانا صاحب جذام کو نافع ہے حکیم بلیناس نے لکھاہی کہ جو شخص خون اسکا پی لے عورتین اوسکو دوست رکھین خصیہ اسکا اگر کسی مقام مین جلاوین جن اوس مقام سے چلے جاوینگے اور کسیکو اذیت نہ پہونچاوینگے اور سحر بھی اثر نکریگا سرگین اسکا پانی مین ملاکر قبل آنے تپ کے اگر بدن پر ملین تپ دفع ہوگی اور چوہے اسکی بو سے گریز کرتے ہین اور اگر صاحب نقرس کے پیر پر لگاوین تو درد موقوف

صورت بلی کی یہ ہے



ہووے سنور البر یعنے جنگلی بلّی یہ بلّی اہلی بلی کے مشابہ ہوتی ہی مگر جثہ مین اوس سے زیادہ ہوتی ہے یہ جانور اپنی قوم کے بچانے مین بہت کوشش کرتاہی اور رات کو ایک پاسبانی کرتاہی اور سب سوتے ہین اور اگر پاسبان سو جاتاہی تو سب اوسکو مار ڈالتے ہین خواص اجزا مغز اسکا آب چرچیر کے ساتھ گرم کرکے نسوار پینا عسر البول کو نافع ہی اور امراض گردہ کو بھی مفید ہی اسکی سرگین کی اگر عورت دھونی لیوے تو حاملہ نہووے

صورت جنگلی بلی کی یہ ہے



سیرافش یہ جانور ملک کابل اور زابل کے جنگلون مین ہوتا ہے اوسکی ناک مین بارہ سوراخ ہوتے ہین جب سانس لیتا ہی اونسے آواز نکلتی ہی اکثر وحوش اور طیور اوسکی گرد آواز سننے کے واسطے جمع ہوتے ہین اور اوس آواز سے نہایت لذت پاتے ہین حتی کہ غایت لذت سے بعض وقت بیہوش ہو جاتے ہین پس وہ جانور اگر بھوکا ہوتاہی اون جانورون سے

شکار کرکے کھالیتا ہی اور اگر بھوکا نہین ہوتا ہے اور شکار کا قصد نہین ہوتا ہی جانورون کے اجتماع سے
پریشان ہوکر ایک آواز سخت کرتا ہے تمام جانور بھاگ جاتے ہین

صورت سیرانش کی یہ ہی



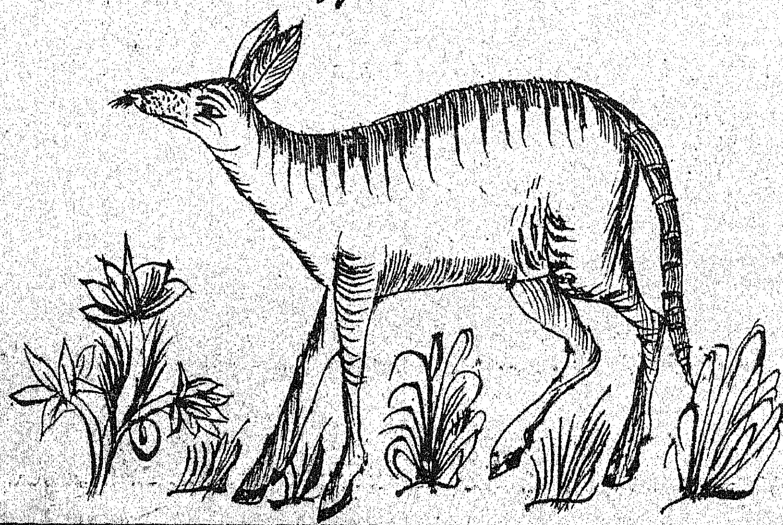
شادہ وار یہ جانور ملک روم مین ہوتا ہے
اوسکو ارس بھی کہتے ہین اوسکے سر پر ایک
سینگ ہوتا ہی اور اوس سینگ مین بیالیس
شاخین ہوتی ہین مجوف جب ہوا چلتی ہے اور
اونمین بھرتی ہی اس خوش آواز پیدا ہوتی ہی
کر اوسکے سننے کے واسطے اکثر جانور مجتمع
ہوتے ہین لکھا ہی کہ سینگ اوسکا کوئی شخص
کسی بادشاہ کے پاس تحفہ لے گیا اور جب
ہوا چلی اوسمین سے آواز خوش پیدا ہوئی قریب
تھا کہ غایت خوش الحانی سے حضار مجلس بیہوش ہوجاوین اوسوقت اوسکو معکوس کر دیا آواز حزین پیدا ہوئی قریب تھا کہ سب رونے لگین

صورت شادہ وار کی یہ ہی



ضبع یعنی کفتار یہ جانور بدشکل اور قلیل العدد ہوتا
ہے مردار خوار ہی ناخن سے قبرون کو کھود کر
مردون کو نکالتا ہے اور کھاجاتا ہے اہل عرب
کہتے ہین کہ کفتار جوانمردونکا گوشت کھاتا ہی لکھا ہی
کہ یہ جانور ایک سال نر اور ایک سال مادہ
ہوتا ہے کتے سے اسکو نہایت عداوت
ہی اگر اسکا سایہ کتنے پر پڑتا ہے کتا کھڑا ہوجاتا
ہے اور کفتار اوسکو کھاجاتا ہے اور بھیڑیے
سے اسکو محبت ہوتی ہی اور کبھی بھیڑیے اور کفتار
سے بچہ بھی پیدا ہوتا ہے پس اگر کفتار نر ہوتا ہے اوسکے بچے کو سمع کہتے ہین اور اگر مادہ ہوتی ہے اوسکے بچے کو عبار کہتے
ہین اگر کفتار ہلاک ہوجاتا ہے بھیڑیا اوسکے بچون کی پرورش کرتا ہے جبتک جانور بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت
کھانے سے صحت پاتا ہے یہ جانور اپنی حماقت سے اپنے مرض کی شناخت نہین کرتا ہی اور حماقت مین ضرب المثل
ہے ملک عرب مین ایک قوم ہے ضبعیون نام اگر اس قوم کا ایک شخص ہزار کفتارون مین چلا جاتا ہے تو کفتار

اوسکو نہین کھاتے ہین **خواص اجزا** اسلم کفتار کا شوربا امراض باردہ کو نافع ہے تمر اسکا جہان کبوتر رہتے ہون اگر وہان گہدین کبوتر وہان بہت جمع ہووین آنکھ اوسکی اگر سات روز سرکہ مین ڈال کر نگینہ کے نیچے رکھین پس جو شخص اوس انگشتری کو اپنے پاس رکھے جادو اور چشم بد سے محفوظ رہے اور اگر اوس انگوٹھی کو پانی مین دھوکر وہ پانی مسحور کو پلاوین تو نافع ہو زبان اسکی جسکے پاس ہو کتا اوسکو دیکھکر آواز نکریگا اور جس شخص سے وہ مناظرہ کریگا غالب ہوگا او اگر شادی کے مکان کے دروازے پر لٹکاوین تو فرحت اور طرب اہل مکان کا زیادہ ہوگا دانت اوسکے جو شخص اپنے پاس رکھے کوئی بات اوسکو نہ بھولے گی آسکے جگر کی خاک کا سرمہ شبکوری کو دفع کرتا ہے لنگڑی کفتار کا پتہ اگر آنکھ مین لگاوین مانع نزلہ ہو اور بصارت کو زیادہ کرے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ پتہ اسکا کنجشک کے خون کے ساتھ اگر آنکھ مین لگاوین نزلہ دفع ہو سفر اسکا اگر آدمی باندھ لے خواب اوسپر غالب ہو دل اوسکا اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا ذکی اور تیز فہم ہووے چربی اسکی اگر کوئی بھوؤن پر ملے محبوب خلائق ہو پنجہ اسکا اگر درخت مین لٹکاوین کوئی جانور اوس درخت کو خراب نہ کریگا قضیب اوسکا اگر خشک کرکے پیسین اور بقدر دو دانق کے مرد کھالے تو شہوت اوسکو بہت ہو اور بیس مرتبہ جماع کرنے کی قوت حاصل ہو اور عورت ملول ہو اور اگر بدکار عورت کو بے اطلاع کھلاوین شہوت اوسکی دفع ہو اور مردون کی طرف میل نکرے فرج اسکی اگر صاحب تپ باندھے تپ دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ فرج اوسکی اور اوسکے ناف کا پوست صاحب تپ کو نافع ہے اور اگر مرد اپنے پاس رکھے جو عورت اوسکو دیکھے دوست رکھے اور اگر عورت باندھے جو مرد اوسکو دیکھے دوست رکھے کھال اوسکی اگر درخت انگور پر باندھین تو کوئی آفت اوس درخت کو نہ پہونچے گی اور اگر زراعت مین ڈالین تو اوس زراعت کو کوئی آفت سردی اور ملخ وغیرہ سے نہ پہونچے گی اور اگر اسکی کھال کی چھلنی بناوین اور اوس چھلنی سے گیہون چھانکر بوئین تو اوسکے کھیت مین کوئی آفت نہ پہونچے گی شیخ نے لکھا ہے کہ جسکو سگ دیوانہ کاٹے وہ پوست کفتار کے ڈول مین پانی پیا کرے جلد صحت ہوگی اور اگر اسکے پوست کو خرگوش کی گردن مین باندھین تو کوئی کتا گرد اوسکے نہ آویگا بلکہ اوسکو دیکھکر بھاگ جاویگا سرگین اسکا روغن آس کے ساتھ اگر سر پر لگاوین تو بال خوب پیدا ہونگے


صورت کفتار کی یہ ہے

عناق

یعنی سیاہ گوش یہ جانور بہت خوبصورت ہوتا ہی جسم مین کتے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا اونٹ کے رنگ سے مشابہ ہی کان اوسکے سیاہ

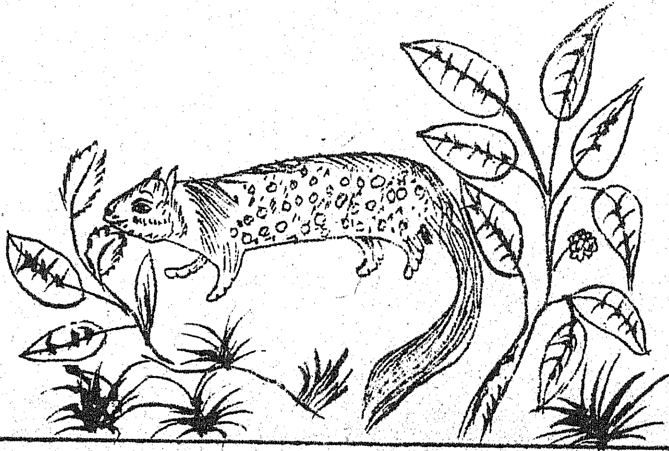
ہوتے ہین شکار اوسکا مانند شکار چیتے کے ہوتا ہے جب راہ چلتا ہے اپنے قدم کے نشانون کو مٹاتا جاتا ہے اور کلنگ کو شکار کرتا ہے جب کلنگ جست کرتا ہے یہ بھی جست کرکے پر اوسکا لیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے

صورت سیاہ گوش کی یہ ہی



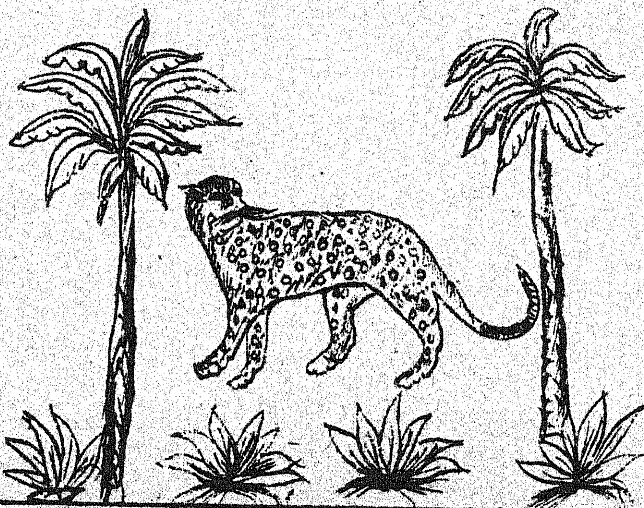
صورت عترہ کی یہ ہے

عترہ یہ جانور عجیب وغریب ہے جنگلو مین رہتا ہے مثل ہاتھی کے اسکی سونڈ ہوتی ہے مگر اوس سے باریک اونٹ کی پشت سے آتا ہے اور اوسکو شکار کرتا ہے گوشت کھاجاتا ہے اور ہڈی پھینکدیتا ہے خلاصۃ لکھا ہے کہ رنگ اسکا خاکی اور باریک جسم لطیف اندام نیولے سے جسمیت مین چھوٹا ہوتا ہے اور مثل نیولے کے منھ کھولے رہتا ہے جب کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے خایہ اوسکا کاٹ لیتا ہے جس کسی جانور کو کاٹتا ہے علاج اوسکا دشوار ہوجاتا ہے **خواص اجزا** اگر گوشت اوسکا پکاکر اوسکے شوربے مین صاحب نقرس بیٹھے نافع ہے



صورت فلاشیج کی یہ ہے

فہد یعنی چیتا یہ جانور خوبصورت منقش شدید الغضب تند خو ہوتا ہے خواب اسپر اکثر غالب رہتا ہے انسان سے مالوف ہوتا ہے ایام سرما مین زمین گرم کو چلا جاتا ہے درندے اسکی بو کو دوست رکھتے ہین اسواسطے کہ اپنا شکار دوسرے کو دیتا ہے اور پس خوردہ اوسکا خود کھاتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ جب چیتا فربہ ہوتا ہے کسی مقام مین چھپ جاتا ہے اور اتنے عرصہ تک چھپا رہتا ہے کہ فربہی دفع ہو اور ہوا کے رخ کھڑا ہوتا ہے تا درندون کو بو نہ پہونچے اور اوسکی طرف قصد نکرین مگر شیر اسکی بو پاتا ہے اور اسکی طرف قصد کرتا ہے اور جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت کھاتا ہے صحت حاصل ہوتی ہے اور خوش آوازی کو بہت دوست رکھتا ہے کبھی بجو اور چیتے سے بچہ عجیب الشکل پیدا ہوتا ہے اوسکو شال کہتے ہین **خواص اجزا** پتہ اسکا شہد اور نمک کے ساتھ جس زخم سے کہ خون جاری ہو رکھین تو نافع ہو گوشت اسکا مقوی جسم ہے خون اسکا وجع مفاصل کو نافع ہے اور اگر کوئی کھالے تو تمام جسم مین آبلے پیدا ہون اور جس مکان مین رکھین چوہے وہان سے چلے جاوین



صورت چیتے کی یہ ہے

فیل یعنے ہاتھی یہ جانور سب درندون سے عظیم الجثہ ہوتا ہے اور باوجود اس جثہ کے سبک خرام اور ظریف ہوتا ہے چونکہ گردن اوسکی چھوٹی تھی اللہ پاک نے اوسکو سونڈھ عنایت کی جسطور سے انسان ہاتھون سے سب کام کرتا ہے اسی طور سے ہاتھی سونڈھ سے سب کام کرتا ہے کان اسکے بہت بڑے ہوتے ہین اور ہروقت متحرک رہتے ہین تا مکھی اور مچھر اوسکے منھ مین نجاے قریب نہ آوین دو دانت اسکے بہت بڑے

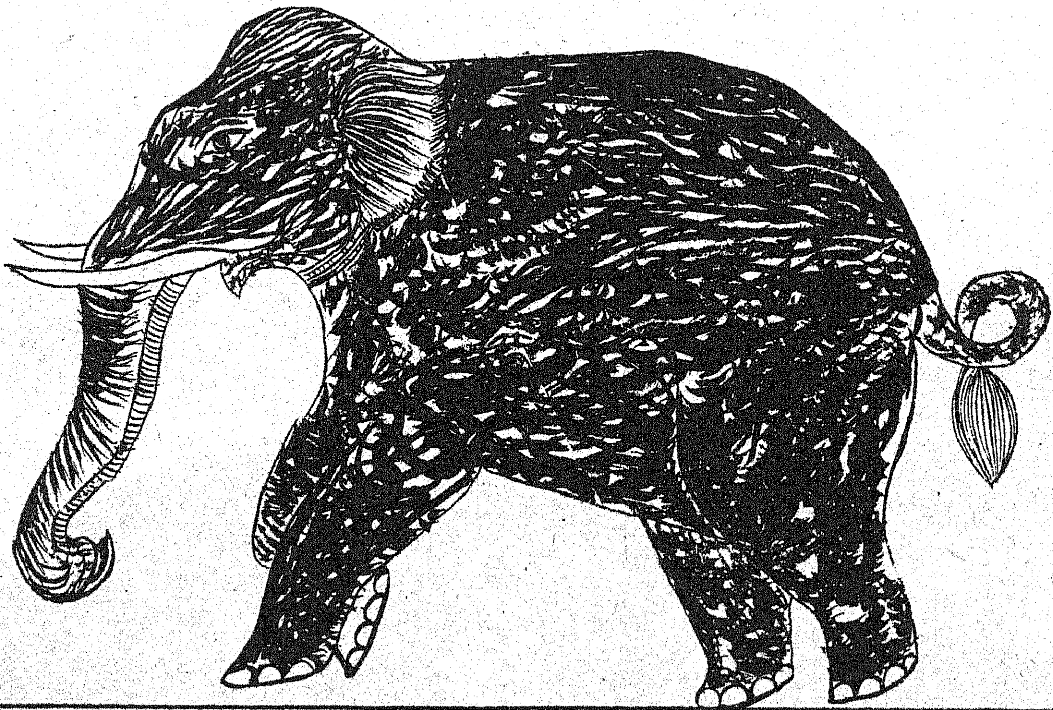
ہوتے ہین حتی کہ ایک دانت تین تین من کا ہوتا ہی اور سوا کنف اور کعب اور ران کے اوسکے مفاصل نہین ہوتے
ہین باوجود عظمت جثہ کے بلّی کو دیکھکر ڈرتا ہے اور بھاگتا ہی اسکی مدت حمل سات برس ہے اور بعد پچاس
برس کے اسکو شہوت جماع ہوتی ہے وقت ولادت کے مادہ اسکی پانی مین چلی جاتی ہے تا بچہ زمین پر نگرے
سانپ سے اسکو عداوت ہے جب سانپ کو دیکھتا ہے پیر سے اوسکو مل ڈالتا ہے اور سانپ بھی جب ہاتھی کو
کاٹتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے جب بیمار ہوتا ہے مردہ سانپ کھانے سے صحت پاتا ہے جب کسی پہلو پر لیٹتا ہی
اوٹھنے سے معذور ہوتا ہے جب اس حالت مین اوسکو دوسرا ہاتھی دیکھتا ہے اپنی قوم کو اطلاع کرتا ہی اور سب
آکر اوسکے اوٹھانے مین کوشش کرتے ہین جو سب سے بڑا اور قوی ہوتا ہے سونڈھ اپنی اوسکے پہلو کے نیچے
ڈال کر زور کرتا ہے اور سب ہاتھی اوسکی مدد کرتے ہین اوسوقت وہ ہاتھی کھڑا ہوتا ہے جنگی ہاتھی مثل قلعہ کے روان ہوتا ہی
اوسکی پیٹھ پر آدمی سوار ہوتے ہین اور اوسکے بدن مین جوشن پہناتے ہین اور اوسکی سونڈھ مین ہتھیار باندھتے
کہ زبان عرب مین اوسکو قرطل اور محذوم کہتے ہین دیتے ہین ہاتھی اوس آلہ سے گھوڑے اور اونٹ کو اگر مارتا
ہے تو دو ٹکڑے ہوجاتے ہین اور گرد اوسکے پانچ سو آدمی نگہبانی کے واسطے ہوتے ہین جب جنگی ہاتھی اس
صفت سے موصوف ہوتا ہے پانچ سو سوار پر غالب ہوتا ہے اکثر عمر اوسکی چار سو برس کی ہوتی ہے

حکایت ہی کہ ایک فیلبان ہاتھی کو کسی درخت کے نیچے جڑ مین مضبوط باندھکر خود کہین جاکر سو رہا فیلبان
کے سر کے بال بہت بڑے تھے اور پگڑی سوتے مین زمین پر گر پڑی ہاتھی نے جب دیکھا کہ فیلبان سوتا ہے
ایک شاخ اوس سے توڑ کر سونڈھ مین لیکر اوسکے بالون مین اولجھا کر اپنی طرف کھینچا فیلبان کو پیر کے نیچے دبا کر
ہلاک کیا

خواص اجزا اسکے کان کا میل اگر کھالین سات روز نیند نہ آوے پتہ اسکا اگر برص پر طلا
کرین بعد تین روز کے برص دفع ہوگا چربی اسکی اگر بخور کرین جذام پیدا ہو ہڈی اسکی اگر لڑکے کے باندھین
تو صرع زائل ہو اگر گاے کی گردن مین لٹکاوین تو اکثر عوارض سے محفوظ رہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ
اگر اسکے دانت کو گھسکر شہد کے ساتھ کلف پر لگاوین نافع ہو اور اگر کسی درخت کو تدخین کرین تو پھل اوسکا
ترش نہوگا اور کیڑے اوسمین نہ پیدا ہونگے اور اگر درخت مین لٹکاوین تو اوس سال پھل اوس درخت مین
نہ آوینگے اور اگر مکان مین جلاوین مچھڑ وغیرہ اوس مکان سے دفع ہونگے اور اگر برادہ اوسکا زخم پر چھڑکین تو
نافع ہو اور اگر ناک مین ڈالین تو رعاف کو نافع ہو پوست اسکا تپ ولرزہ کو مفید ہے اور اگر صاحب رعشہ اوسپر
بیٹھے تو رعشہ دفع ہو اور بخور اسکا صاحب بواسیر کو نافع ہے جس مقام پر پیشاب اسکا ڈال دین چوہے وہان سے
گریز کرین اور اگر بانجھ عورت پی لے حاملہ ہو دھونی سرگین کی دافع تپ ہے اور اگر عورت شہد کے ساتھ احتمال
کرے حاملہ نہوگی بدکار عورتین اکثر یہ عمل کرتی ہین تا حمال اور جوانی اونکی زائل نہو اور اسکے کھانے سے قولنج

بھی دفع ہوتا ہی اور اگر جلا کر خاک اوسکی کوئی اپنی پاس رکھے تو درد شکم سے محفوظ رہی اور اگر درخت پر باندھین تو اوس سال بار آور ہوگا

صورت ہاتھی کی یہ ہے



قرد یعنی لنگور یہ جانور بدشکل عجائب الحرکات تیز فہم ہوتا ہی اکثر صنائع سیکھتا ہے لکھا ہی کہ پارچہ ہائے عریض جسکے دونو طرف جولاہے کا ہاتھ نہین پہونچتا ہے لنگور کا بنا ہوتا ہے **حکایت** ہی کہ حکیم نوبہ نے خلیفہ متوکل کے پاس دو قرد ہدیہ بھیجے ایک کو خیاطی آتی تھی اور دوسرے کو سناری اس جانور کے دو بچے پیدا ہوتے ہین ایک نر دوسرا مادہ ایک شخص ناقل ہے کہ مین نے اس جانور کو شطرنج کھیلتے دیکھا ہے اور یہ جانور اپنی مادہ سے مثل انسان کے شرم کرتا ہی ایک شخص صفا کار ہنے والا حکایت کرتا ہے کہ مین کنارے ایک پہاڑ کے جاتا تھا ایک لنگور کو دیکھا کہ اپنی مادہ کے زانو پر سر رکھے سو رہا تھا اس عرصہ مین ایک لنگور اور وہان آیا مادہ نے آہستہ آہستہ اپنے شوہر کا سر زمین پر رکھا اور خود اوس لنگور تازہ وارد کے پاس چلی گئی اور اوس سے ہم صحبت ہوئی اسی اثنا مین وہ لنگور نیند سے چونکا اور مادہ کو نہ پایا گمان بد گذرا اوسکی تلاش مین مشغول ہوا جب مادہ دستیاب ہوئی اوسکو سونگھا بو سے کچھ پہچان گیا ایک چیخ ماری بہت سے لنگور جمع ہوے اونسے یہ کیفیت بیان کی بعد ازان ایک گڑھا کھود کر مادہ کو اوسمین بٹھا کر سنگسار کیا حتی کہ وہ ہلاک ہوگئی **خواص اجزا** حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر لنگور کو پانی مین ڈالین اور اوس پانی کو تناول کرین تو اخلاق پینے والے کے مثل اخلاق لنگور کے ہوجاوینگے جو شخص آنکھ اسکی باندھے اوسکو لوگ دوست رکھینگے اور جو شخص دانت اسکے پیسکر آنکھ مین سرمہ کیطرح

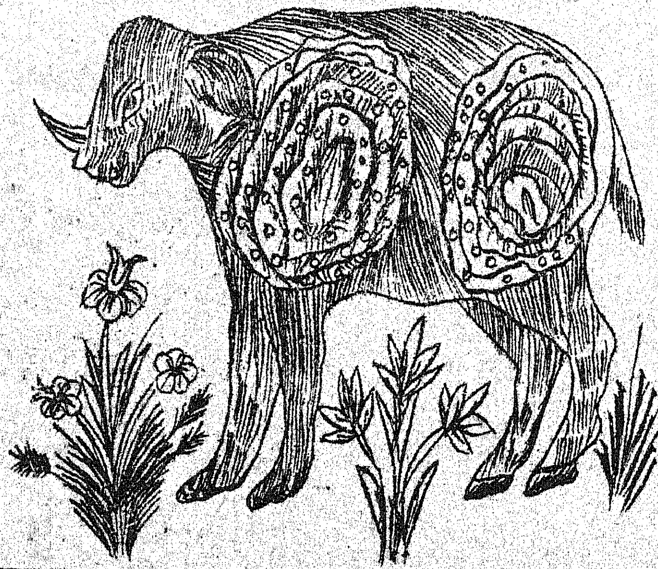
لگاے سفیدی چشم کو مفید ہو دل اوسکا خشک کرکے شہد کے ساتھ جو شخص کھالے دلیر ہوگا اور ذکاوت بھی اوسمین
پیدا ہوگی اور خفقان اور صداع کو دفع کریگا گوشت اوسکا جذام کو مفید ہی یہ خاصیت شیر سے معلوم کی ہے
اسلیے کہ جب شیر کو جذام ہوتا ہے لنگور کا گوشت کھانے سے صحت پاتا ہے اسکا خون کھانے سے آدمی گونگا
اور بدصورت ہوجاتا ہے اگر اسکی کھال کی چلنی سے چھانکر جو غلہ بویا جاوے تو وہ زراعت ٹیڑی وغیرہ سے محفوظ



صورت لنگور کی یہ ہے

رہیگی **کرگدن** یعنی گینڈا یہ جانور
جثہ مین ہاتھی کے برابر دراز گوش کے
ہم شکل ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک
گاے کے مشابہ ہوتا ہے سریع الغضب
ہے حملہ مین خطا نہین کرتا ہے تمام
جانور اوس سے ڈرتے ہین ملک ہند مین
اکثر ہوتا ہے اسکے سر پر ایک سینگ
ہوتا ہے نوک اوسکی بہت تیز ہوتی ہے
اور جڑ اوسکی بھاری رخ نوک کا پشت
کی طرف ہوتا ہے اور خم اوسکا منھ کی جانب ایک امر عجیب اوسمین یہ ہی کہ اسکے سم اور سینگ دونون مین پیدا ہیر
اسکی بہ نسبت اور حیوانون کے کم ہے لکھا ہی کہ سات سو برس کی اسکی زندگی ہوتی ہے اور بعد پچاس برس کے اسکو
جوش شہوت ہوتا ہے اور مدت حمل تین برس ہے اہل ہند کہتے ہین کہ جس مین مین گینڈا ہوتا ہے اوسکے سو
فرسنگ گرد و پیش مین کوئی حیوان نہین رہتا ہے جب یہ جانور ہاتھی کو دیکھتا ہے اوسکی پشت پر سے آکر پیٹ مین
سینگ مارتا ہے بعد ازان و ہیر سے کھڑا ہوتا ہے اور ہاتھی کو سینگ پر اوٹھائے رہتا ہے اور چاہتا ہی
کہ اپنے تئین اوس سے جدا کرے مگر جدا نہین ہوسکتا ہے آخر کو مع ہاتھی زمین پر گرتا ہی اور دونون ہلاک ہوجاتے
ہین لکھا ہی کہ اسکی جلد پر کوئی ہتھیار کام نہین کرتا ہی فاختہ کی آواز کو دوست رکھتا ہے حتی کہ اگر فاختہ اوسکے
سینگ پر بیٹھتی ہے حرکت نہین کرتا ہے جبتک کہ وہ اوڑ نہین جاتی ہے **خواص اجزا** اسکے سینگ پر
ایک شعبہ ہوتا ہے کہ تحدیب اوسکی خلاف تحدیب سینگ کے ہوتی ہے اور اس شعبہ پر شکل سوار کی ہوتی ہے
وہ شعبہ اکثر سلاطین ہند کے پاس ملتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے تمام مشکلون کو آسان کرتا ہے اگر صاحب
قولنج ہاتھ مین لے تو قولنج رفع ہو اور اگر دردزہ مین عورت ہاتھ مین رکھے وضع حمل آسانی ہو اگر کسی قلعہ کا
فتح کرنا منظور ہو شب کو اوس شعبہ کو پانی مین رکھین اور اوس پانی کو قلعہ پر چھڑکین تو وہ قلعہ فتح ہوگا اور

اگر اوس پانی کو صاحب صرع پی لے صرع دفع ہو اور قولنج کو بھی مفید ہے اور جو شخص اپنے پاس کھے گھوڑا اوسکا
خطا نکریگا اور جسکو دیوانہ کتا کاٹے اوسکو بھی نافع ہے ابن الخیر استرآبادی حکایت کرتے ہین کہ باپ میرا ہمراہ قافلہ کے
غزنین کیطرف جاتا تھا اتفاقاً خبر معلوم ہوئی کہ اثناے راہ مین چور لوٹ لیتے ہین تمام قافلہ کو اضطراب ہوا اوس
قافلہ مین ایک شخص تھا اوسنے کہا کہ تم لوگ خوف و اندیشہ نکرو مین چورون کو تم سے دفع کردونگا بشرطیکہ مجکو وہانتک
پہونچادو پس ایک شخص نے اوسکو چورون کے مقام تک پہونچادیا چور جب پہاڑ سے نیچے آئے اوس شخص نے
اپنے پاس سے ایک شی نکالی اور زمین پر گھسکر وہان کی خاک اون لوگون کی طرف پھینکدی خاک پھینکتے ہی ایسی
ہوا سخت چلی کہ چور کھڑے نہو سکے اور جو کھڑے تھے گر پڑے پس یہ شخص قافلہ کی طرف گیا اور کہا کہ چلو اب کچھ خدشہ
نہین چنانچہ وہ قافلہ بسلامت چلا گیا ناقل کہتا ہے کہ ایک روز بعد پہونچنے کے مین غزنین مین شیخ کے پاس گیا اوس
شخص کو جو قافلہ مین ہمارے ساتھ تھا شیخ کے پاس بیٹھے دیکھا مین نے اوسکی حکایت شیخ سے بیان کی شیخ نے
کہا کہ اسکے پاس گینڈے کی شاخ کا شعبہ تھا اوسمین بہت عجائب ہین اور یہ شخص میرا دوست ہے ملک ہند سے
آیا ہے میرے واسطے چند ہدیہ لایا تھا ازانجملہ شعبہ شاخ کرگدن بھی ہے اور اسکے سینگ کا دستہ جس چھری مین ہو تو
اوسکی تاثیر یہ ہے کہ جس کھانے مین زہر ہو وہ چھری اوسکے قریب لیجاوین تو اثر زہر کا طعام سے جذب کرلے دہنی
آنکھ اوسکی جمیع امراض کے درد کو نافع ہے اور بائین آنکھ اوسکی تپ کو مفید ہے اوسکے کھال کی گر سپر بناوین تو



صورت گینڈے کی یہ ہے

کوئی ہتھیار اوسپر اثر نکریگا

کلب

بہت ریاضت
کرتا ہے اور
بہت التفات
بھی ہوتا ہے
اور شب بیدار
رعایت مین
بہت خدمت
وغیرہ کے

یعنی کتا یہ جانور
اور مشقت
انسان سے
کرتا ہے اور وفادار
اور ہمیشہ بھوکا
رہتا ہے تھوڑی
اپنے مالک کی
شناسائی
کرتا ہے

جاحظ نے لکھا ہے کہ ایک نر کی اسکی یہ ہے کہ جب ہرن کے غول مین اسکو شکار کے واسطے چھوڑتے ہین مادہ
کو چھوڑتا ہے اور نر کا تعاقب کرتا ہے اور جس زمانے مین برف کثرت سے گرتی ہے اور زمین برف سے

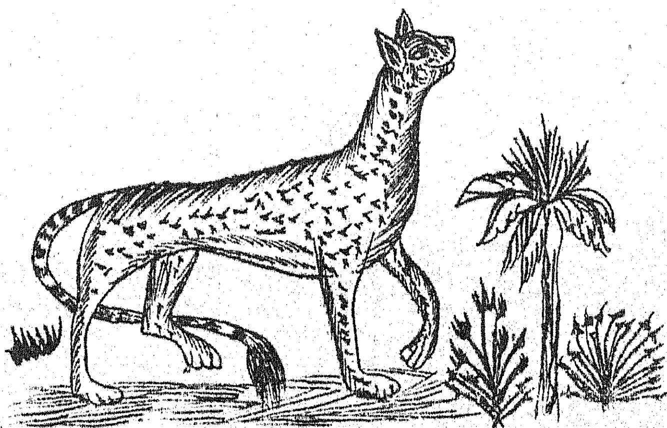
چھپ جاتی ہے صیادکو شناخت شکار کی نہین ہوتی ہے خود یہ شکار کے اوپر جاتا ہے جس مقام پر شکار ہوتا ہے
وہان جاکر کھڑا ہوجاتا ہے اور مزاج اسکا گرم و خشک ہے اسی وجہ سے کبھی ایام گرما مین اس جانور کو جنون ہوجاتا
ہی حرارت آفتاب اوسکی حرارت اور یبوست کو اور زیادہ کرتی ہے اور صفرا غالب ہوتا ہے اور اکثر ہیئت اسکی
یہ ہوتی ہے کہ زبان منہ کے باہر نکالے رہتا ہے اور آنکھین سرخ ہوجاتی ہین اور سر نیڑا نور ہتا ہے اور دم کو رانو مین
دبائے رہتا ہے اور چال اوسکی مستانہ ہوتی ہے اور جو شخص دیکھتا ہے اوسکی طرف حملہ کرتا ہے اس حالت دیوانگی مین
لعاب وہن اوسکا زہر قاتل ہوتا ہے اگر کسی کو کاٹے علاج اوسکا دشوار ہوتا ہے اور وہ شخص بھی مثل کتے کے
آواز کرنے لگتا ہے اور جب پانی مین اپنی صورت دیکھتا ہے اپنی صورت کتے کی اوسکو معلوم ہوتی ہے اور پانی نہین
پیتا ہی حتی کہ غایت تشنگی سے ہلاک ہوجاتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ ایک گھوڑے کو سگ دیوانہ نے کاٹا تو اوسکا
سوار بھی دیوانہ ہوگیا لکھا ہی کہ جب کتا بیمار ہوتا ہے گیہون کی بالیان کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب دراز گوش
کی آواز سنتا ہے اوسکے سر مین درد ہوتا ہے ایک عجیب شنیدہ ہے کہ اگر کوئی ہاتھ مین مہندی لگاتا ہو اور کتا کوئی
سپید یا زرد آواز کرے تو رنگ خوب نہو گا اگر کوئی شخص کتے کو پتھر مارے اور کتا اوس پتھر کو دانت سے اوٹھا کر
پھینکدے بعدہ اوس پتھر کو شراب مین ڈالین پس جو شخص اوس شراب کو تناول کرے جنگجو ہوا اور اگر کبوتر وں کے
مکان مین اوسکو رکھدین کبوتر وہان سے پراگندہ اور پریشان ہوجاوینگے اور کتا اپنے مالک کا دوست ہوتا ہے
لکھا ہی کہ اصفہان مین ایک شخص کو کسی نے مار کر کنوئین مین ڈالدیا اور کوئین کے منہ کو بند کردیا مقتول کے پاس ایک
کتا تھا وہ کتا ہر روز آتا اور مٹی اوس کنوئین کی کھود اکرتا اور جب قاتل کو دیکھتا شور غل کرنے لگتا جب لوگون نے
مکرر یہ کیفیت دیکھی اوس کنوئین کو کھولا اور لاش نکالی پھر اوس شخص کو گرفتار کیا کہ یقیناً یہی قاتل ہی جب اوسپر
عذاب شدید کیا گیا اپنے قصور کا وہ شخص معترف ہوا **حکایت** ہے کہ ایک شخص کے پاس کتا تھا ایک روز
وہ شخص دریا کے کنارے گیا اور ارادہ نہانے کا کیا اوس کتے نے اپنے مالک کا پیر پکڑا ہر چند اوسنے چھوڑانا چاہا کتے
نے پیر نہ چھوڑا اوس شخص کو غصہ آیا اور تلوار سے کتے کو مار کر دریا مین ڈالدیا مگر ایک نہنگ نے پانی سے منہ
نکالا اور کتے کو لے گیا اوسوقت اوس شخص نے جانا کہ کتا پانی مین نہنگ کو دیکھتا تھا اسیوجہ سے مجکو نہین چھوڑتا
تھا **خواص اجزا** سیاہ کتے کی آنکھ جس مکان کی دیوار کے نیچے دفن کرین وہ مکان ویران ہوجاویگا اور جو
شخص اپنے پاس رکھے گا کتے اوسکو دیکھکر آواز نکرینگے دانت اوسکے اگر سگ گزیدہ کی گردن مین لٹکاوین
تو وہ شخص انسان کو نہ کاٹے گا اور صاحب یرقان کو بھی مفید ہی اور جو شخص سوتے مین باتین کرتا ہے اوسکو بھی
نافع ہے اور جو شخص اپنے پاس رکھے کتا اوسکو دیکھکر آواز نکریگا دیوانے کتے کے دانت جو شخص حریر مین لپیٹ کر
اپنے پاس رکھے تو دیوانہ کتا اوسکو نہ کاٹے کا سیاہ کتے کی زبان اگر کسی کے موزے مین رکھدین تو کتا اوسپر

آواز نکرے گا چنانچہ چور اکثر یہ کیا کرتے ہین پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین ظلمت کبد دفع ہو اور بھونکر کھانا سگ گزیدہ
کو مفید ہے چربی مردہ کتے کی محلل خنازیر ہے علی الخصوص جب دانہ حلق یا منھہ پر ہون تو زیادہ تر نافع ہے
اور مغز اوسکا بھی یہی اثر رکھتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر سگ گزیدہ پانی نہ پیتا ہو پلے چپ سگ اوسکو
کھلاوین تو پانی تناول کریگا قضیب اسکا اگر خشک کرکے مرد اپنی ران پر باندھے شہوت جماع بہت ہوگی سیاہ
کتے کے بال صرع کو نافع ہین پیشاب اسکا قاطع ثالیل ہے شیخ نے لکھا ہے کہ ایک کیڑا کتے کے جسم مین ہوتا ہے
جسے کلنی کہتے ہین اگر اوسے صاحب قولنج استعمال کرے نافع ہو دودھ اسکا شراب یا شہد کے ساتھ بچہ مردہ کو
شکم سے دور کرتا ہے سرگین اسکا صاحب خناق کو سودمند ہوتا ہے اور سیاہ کتے کا سرگین اگر عورت حاملہ احمال


صورت کتے کی یہ ہے

کرے تو اسقاط حمل ہوگا نمر فارسی مین
اسکو پلنگ اور ہندی مین تیندوا کہتے ہین یہ
جانور بھی چیتے کی قسم سے ہے یہ حیوان
صاحب قوت اور قہر اور غضب اور غلبہ اور
نہایت تند خو ہوتا ہے اور نہایت خوبصورت
وحشت اسکی دفع نہیں ہوتی ہے اور کسی جانور سے
خوف نہین کرتا ہے سبکا دشمن ہے اگر ایک لشکر بھی اسپر حملہ کرتا ہے تو نہین بھاگتا ہے بھوکھا ہو یا آسودہ حریہ اکثر
کرتا ہے اور بھوکھ مین تو کوئی اوس سے نہین بچتا ہے بخلاف شیر کے کہ جب وہ سیر ہو جاتا ہے کسی سے تعرض نہین
کرتا ہے اور پشت کے مہرے اوسکے بہت ضعیف ہوتے ہین تھوڑے صدمہ سے ٹوٹ جاتے ہین جب جانور
خوب سیر ہوکر کھاتا ہے تین روز تک سویا کرتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے آواز خرخر کی دور تک پہونچتی ہے تمام جانور
اوسکے قریب سے چلے جاتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ وہ اب بھوکھا ہے شکار کریگا لکھا ہے کہ اسکے
منھہ سے خوشبو آتی ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ مجروح کرے اور چوہے اوسپر خاک ڈالین تو وہ
زخم متعفن ہو جاتا ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکے مجروح پر اکثر یہ سانحہ گذرتا ہے اسیوجہ سے مجروح پلنگ
کو بہت حفاظت سے رکھتے ہین اور سایہ مین اوسکو رکھتے ہین اور بلی کو بھی وہان رکھتے ہین جب جانور بیمار ہوتا ہے
چوہے کھانے سے صحت پاتا ہے افعی اور اس جانور مین بہت دوستی ہوتی ہے حتی کہ جب پلنگ بچہ دیتا ہے
افعی بچون کے گرد حلقہ کرکے بیٹھتا ہے **خواص اجزا** تمام اجزا اوسکے زہر قاتل ہین اگر سر اسکا کسی مکان مین
دفن کرین چوہے وہان بہت مجتمع ہون اگر پتا اسکا آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور نزلہ دفع ہو اور پیہ یا چربی
گوشت اسکا یکدانگ روغن بلسان کے ساتھ جو شخص تناول کرے زہر افعی اوسپر موثر نہوگا اور چربی اسکی اگر گرم کرکے

زخمون پر لگاوے مواد اوسکا دفع ہوگا اور زخم ملتئم ہوگا ہڈی اسکی کھانسی کے واسطے نافع ہے اور اسکی کھال
اگر صاحب بواسیر بیٹھے نافع ہو اور اوسکا ٹکڑا جو شخص اپنے پاس رکھے چشم خلائق مین باہیبت ہوگا


صورت تیندوے کی یہ ہے

یامور یہ جانور وحشی اور نفور ہوتا ہے اسکے دو سینگ ہوتے ہین اکثر احوال اسکے مثل بقر الوحش کے ہین دریا کے کنارے رہتا ہے جب پانی پیتا ہے آثار سرور کے اوسکے چہرہ پر ظاہر ہوتے ہین اور غایت سرور سے درمیان اشجار کے بازی کرتا ہے اکثر ہنگام بازی کے شاخین اوسکی درخت کی شاخون مین اولجھ جاتی ہین اور اوسکے
چھوڑانے سے نہین چھوٹتی ہین ناچار فریاد کرتا ہے لوگ اوسکی آواز پر جاتے ہین اور اوسکو شکار کرتے ہین **خواص اجزا** گوشت اوسکا انگور کے ساتھ اگر لڑکون کو کھلاوین تو ذہین ہون اسکی کھال پر اگر صاحب بواسیر بیٹھے تو
نافع ہو کعب اوسکے اگر قاصد اپنی ران پر باندھے راہ چلنے مین خستہ نہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **نوع ششم**
طیور کے بیان مین خلاق عالم نے اس نوع کو ہلکی جسم کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اگر جسم اس نوع کا سبک
نہوتا اوڑنا دشوار ہوتا اور چونکہ اس نوع کو قوت اوڑنے کی عنایت ہوئی اسیوجہ سے اکثر اعضا مثل اور حیوانون
کے اسکو نہ ملے مانند کان اور دانت اور مثانہ وغیرہ کے دانت کی جگہ چونچ ملی اور معدہ کے عوض پوٹہ اور
بالون کے عوض پر اور علی ہذا القیاس جو اعضا چرندون مین ہین اور پرندون مین نہین ہین انکے بدلے نہین
اور اعضا پیدا فرمائے ہین جس جانور کی گردن دراز ہوتی ہے پیر بھی اوسکے دراز ہوتے ہین اور جسکی گردن
چھوٹی ہوتی ہے پیر بھی چھوٹے ہوتے ہین اور جاحظ نے لکھا ہے کہ جو جانور اوڑنے مین تیز ہوتا ہے چلنے مین
سست ہوتا ہے جیسے چمگادڑ کبوتر کنجشک وغیرہ پیر انکے مصلحت سے خالی نہین اسواسطے کہ اگر ان
جانورون کے پیر نہ ہون اوڑنے سے معذور رہین جسطرح انسان کے اگر پیر نہون تو دوڑنے سے معذور رہے
جس جانور کے کان ظاہر ہوتے ہین بچہ دیتا ہے اور اپنے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور جسکے کان ظاہر نہین ہوتے
ہین بیضہ دیتا ہے اور دودھ بھی اوسکے نہین ہوتا ہے بعض پرندونکا ذکر بیان پر ترتیب حروف معجم کیا جاتا
ہے **ابو براقش** یہ جانور خوبصورت اور خوش رنگ ہوتا ہے گردن اسکی دراز ہوتی ہے اور پیر بھی دراز ہوتے
ہین چونچ اسکی سرخ ہوتی ہے اور رنگ اسکا کبھی سرخ اور کبھی زرد اور گاہے سبز اور گاہے ازرق ہوتا ہے

اسکے رنگ پر روم مین کپڑا بنا جاتا ہے کہ اوسمین سب رنگ ہوتے ہین

صورت ابو براقش کی یہ ہے

ابوہرون یہ جانور نہایت خوش آواز ہوتا ہے اسکی خوش آوازی کو کوئی جانور کم پہونچتا ہے تمام شب آواز کیا کرتا ہے اور گرد و نواح کے سب جانور اوسکے سننے کے واسطے جمع ہوتے ہین اور جو صاحب درد وہان گذرتا ہے آواز سننے کے لیے ٹھہر جاتا ہے **اوز** یعنی بط یہ جانور سیاحت کو دوست رکھتا ہے حتی کہ بچہ اسکا جسوقت بیضہ سے باہر نکلتا ہے معًا پانی مین تیرنے لگتا ہے اور نر اسکا بیضہ پر نہین بیٹھتا ہے مگر جب مادہ بیضون پر بیٹھتی ہے نر سامنے کھڑا رہتا ہے اور ایک ساعت بھی غائب نہین ہوتا ہے بعد اونتیس روز کے بیضے سے بچہ نکلتا ہے اور کبھی بعد ایک مہینے کے اور غالبًا سال مین نو یا گیارہ بیضے ہوتے ہین **خواص اجزا** دماغ اسکا رازیانج کے ساتھ جوش کر کے صاحب بواسیر کو نافع ہے اور ورد زخم کو بھی مفید ہے زبان اوسکی سلسل بول کو سودمند ہے پتہ اسکا روغن بنفشہ کے ساتھ اگر ناک مین ڈالین درد شقیقہ کو نافع ہو چربی اسکی شقاق جسم کو کہ بسبب سردی کے ہو جاتی ہین نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا زنگ کو صاف کرتا ہے اور مقوی باہ ہے اور چربی اسکی بھی مصفی لون ہے خون اسکا نمک اور کھاری پانی کے ساتھ درد مثانہ کو نافع ہے یا پان بازو اوسکا اگر دہنی طرف صاحب تپ ربع کے باندھین سودمند ہو اسکی ہڈی کی خاک تمام بدن کے درد کو نافع ہے بیضہ اسکا مقوی باہ ہے **باز** یہ جانور سب پرندون سے زیادہ تر متکبر اور بدخو ہوتا ہے ملک ترکستان سے آتا ہے

صورت ابوہرون کی یہ ہے

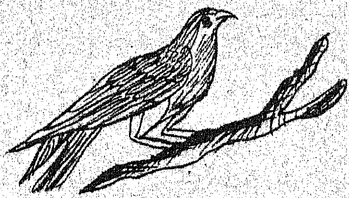
صورت بط کی یہ ہے

لکھا ہے کہ باز مادہ ہوتا ہے اور نر اوسکا دوسری نوع سے ہوتا ہے اللہ تعالے نے اس قسم مین نر نہین پیدا
فرمایا ہے اسیوجہ سے صورتین انکی مختلف ہوتی ہین اور بہترین باز وہ ہے کہ سپیدی اوسمین غالب ہو اور پری
اور خوبصورتی اور فربہی اور خوشخوئی بھی اوسمین ہو باز اشہب ملک ارمینہ اور خزر مین ہوتا ہے سوا ان مقامون کے
اور کہین نہین ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ باز کو چھوڑا اور وہ باز نظر سے غائب ہو گیا
لوگ اوس سے ناامید ہوے بعد عرصہ کے وہ باز آیا ایک شی مثل مچھلی یا سانپ کے اوسمین لپٹی تھی خلیفہ نے عقلمندونکو
جمع کیا کہ ہوا مین بھی کیا جانور رہتے ہین مقاتل نے کہا کہ آپ کے دادا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ہوا بھی مثل زمین کے مخلوق سے معمور ہے بہت حیوان اون مین سے صورت مین مثل سانپ کے صاحب پر
ہین اور باز اور اشہب کے دشمن ہین خلیفہ نے حکم کیا کہ طشت حاضر کرین چنانچہ جب طشت مین اوس جانور کو
باز سے چھوڑا کر رکھا اوسی صفت پر پایا کہ جس صفت کا جانور مقاتل نے بیان کیا تھا مقاتل کو انعام عنایت ہوا باز
آشیانہ اپنا اوس درخت پر کرتا ہے کہ اوسکی شاخین بہت گنجان ہون اور اپنے آشیانہ مین چھت بناتا ہے تا بچون پر بارش کا
پانی نہ آوے ایک گھاس کا نام مرارہ ہے اوسکو اپنے آشیانہ مین ضرور رکھتا ہے تا دشمن اوسکے آشیانہ مین نہ آوین جب
بیمار ہوتا ہے کنجشک کھانے سے صحت پاتا ہے جب کلیز کرتا ہے چوہے کا گوشت کھاتا ہے پر بہت جلد اور اچھے
پیدا ہوتے ہین **خواص اجزا** اسکے پتہ کا سرمہ مانع آب نزول ہے اگر ابتداے نزول ہو اور اگر اوسکو
بقدر ایک دانہ کے صاحب لقوہ کے ناک مین ڈالدین تو نافع ہو سپید باز کا پتہ سپیدی اور تاریکی چشم اور نزلہ کو نافع
نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ تمام شکاری پرندونکا پتہ دافع ظلمت چشم ہے ناخن اسکا اگر درخت مین لٹکاوین تو وہ درخت
جانورون کے ضرر سے محفوظ رہے گا ہڈی اسکی عضو سوختہ کو
نافع ہے **باشق** یہ جانور سب شکاری پرندون سے
چھوٹا ہے جسم مین کنجشک کے برابر ہوتا ہے اور اپنے
بھی برابر کے جانور کو شکار کرتا ہے بلکہ فاختہ کا بھی
شکار کرتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا خفقان
سوداوی کو نافع ہے اگر نیم درم آب بادرنجویہ کے ساتھ تناول کریں
ببغا یعنی طوطا یہ جانور خوبصورت اور خوش رنگ ہوتا ہے رنگ
اسکا سبز اور سرخ اور زرد اور سپید ہے مگر اکثر سبز ہوتا ہے
چونچ اسکی گندہ اور زبان چوڑی ہوتی ہے جو کچھ سنتا ہے
یاد کر لیتا ہے اور حرف بخوبی ادا کرتا ہے مگر معنی

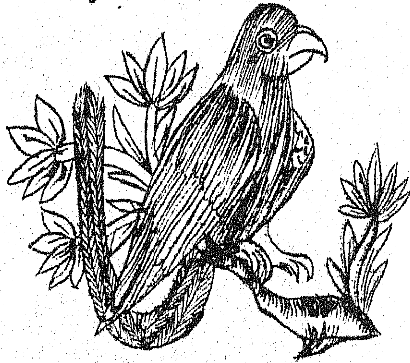
صورت باز کی یہ ہے



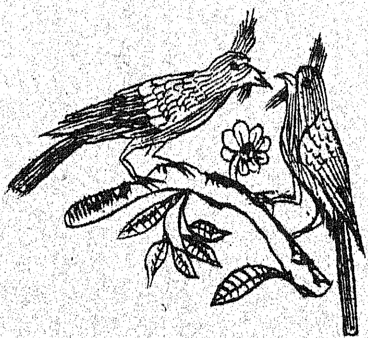
صورت باشق کی یہ ہے



لفظ کے نہین جانتا ہے اور کیفیت اسکی تعلیم کی یہ ہے کہ طوطے کو پنجرے مین بند کرتے ہین اور اوسکے سامنے آئینہ رکھتے ہین
اور ایک شخص آئینہ کی پشت پر بیٹھ کے کلام کرتا ہے طوطے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ جو طوطا آئینہ کے اندر ہے وہ ہی بولتا ہے
لیس یہ بھی اوسکے ساتھ مین بولتا ہے ایک امر عجیب اسمین یہ ہے کہ کبھی پانی نہین پیتا ہے اور اگر پیتا ہے مرجاتا ہے -
خواص اجزا جو شخص زبان اسکی کھالے فصیح زبان ہوگا جو شخص پتہ اسکا کھالے زبان اوسکی ثقیل ہوگی
خون اسکا اگر خشک کرکے دو آدمیون کے درمیان مین ڈالدین تو اون دونون کے درمیان مین خصومت دفع


صورت طوطے کی یہ ہے

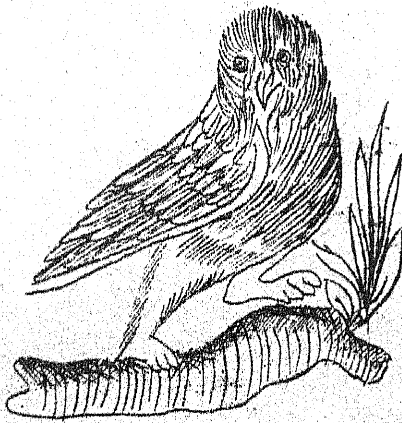
ہوگی **بلبل** فارسی مین اسکو ہزار داستان کہتے ہین یہ
جانور چھوٹا سریع الحرکت فصیح زبان خوش آواز ہوتا ہے
باغستان مین رہتا ہے جس زمانے مین گلاب پھولتا ہے
اوسوقت اسکو نہایت جوش ہوتا ہے لکھا ہے کہ گلاب پر
عاشق ہے جب دیکھتا ہے کہ کوئی شخص درخت سے
گلاب کے پھول چنتا ہے بہت شور و غل کرتا ہے اور پانی
سے ایک ساعت بھی صبر اوسکو دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج اوسکا نہایت گرم ہوتا ہے ہر وقت طبیب کا محتاج رہتا ہے اسیوجہ سے
اکثر پانی مین غوطہ لگاتا ہے جب ہوا تیز چلتی ہے اپنی آشیانہ سے باہر نہین نکلتا ہے اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ مین ہوا مین اوڑ جاؤنگا
ایک امر عجیب اوسمین یہ ہے کہ مکان اور پنجرے مین جفتی نہین کرتا ہے باغون مین البتہ کرتا ہے **خواص اجزا** گوشت اسکا چشم
سرطان کے ساتھ جو شخص کپڑے مین سیکر پہنے سحر اوسپر اثر نکریگا جبتک کہ وہ کپڑا اوسکے پاس رہیگا


صورت بلبل کی یہ ہے

بوم یعنی الّو یہ جانور مشہور و معروف ہے دنکو باہر نہین
نکلتا ہے تنہائی کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ ویرانہ مین رہا کرتا ہے
لوگ اسکو منحوس جانتے ہین حتی کہ اپنی نحوست مین ضرب المثل
ہے سانپ وغیرہ اسکی آواز سے بھاگ جاتے ہین کوے سے
اسکو نہایت عداوت ہے دن کو یہ جانور بسبب ضعف
بصر کے ذلیل ہوتا ہے اور شب کو کوئی جانور اسپر غالب نہین
آتا ہے اسلیے کہ اور جانور شب کو ایسے ہوتے ہین جیسے دن کو
الّو ہوتا ہے اور جانور جب دن کو اسے دیکھتے ہین تو اسکے گرد جمع ہوتے ہین اسیوجہ سے چڑیمار الّو کو جال میں
رکھتا ہے تا اور جانور جال مین گرفتار ہون **خواص اجزا** دماغ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم
دفع ہو اور اگر روغن بنفشہ کے ساتھ جس جانب درد شقیقہ ہو ناک مین ڈالین تو درد مین سکون ہو لکھا ہے کہ

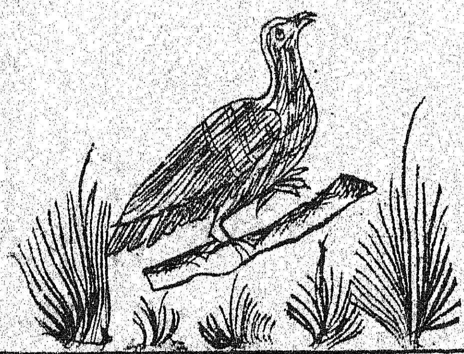
ایک آنکھ اوسکی بیداری لاتی ہے اور دوسری خواب پس دونون کو پانی مین ڈالدے جو پانی مین سیدھی رہے وہ خواب لاویگی اور جو اولٹی ہوجائے وہ بیداری لاویگی اگر سیدھی آنکھ کو کسی شخص کے سرھانے رکھدین تو وہ خواب سے بیدار نہو گا اور اگر اولٹی آنکھ انگشتری کے نگینے کے نیچے نصب کرین تو جسکے پاس وہ انگوٹھی ہوگی اوسکو نیند نہ آویگی اگر اسکی آنکھین مشک مین مخلوط کرین تو جسکی ناک مین بو اوسکی پہونچے گی اوسکو دوست رکھے گا دل اسکا بریان کیا ہوا صاحب لقوہ کو نافع ہے پتہ اسکا اگر چوب بلوط کی خاک کے ساتھ ملا کر صاحب سنگ مثانہ کو دین تو سنگ مثانہ دفع ہو اور جو شخص کہ خواب مین فرش پر پیشاب کرتا ہو اگر چوب طرفا کی خاک کے ساتھ استعمال کرے تو نافع ہو کبد اسکا زہر قاتل ہے اور قولنج بھی پیدا کرتا ہے اور علاج اوسکا دشوار ہوتا ہے ہڈی اسکی اگر مجلس شراب مین

صورت الّو کی یہ ہے



جلاوین سب شراب خوار باہم لڑینگے **تدرج** فارسی مین تدرو کہتے ہین یہ جانور مشہور ومعروف ہے لکھا ہے کہ خوش الحان ہوتا ہے اور باغون مین آشیانہ کرتا ہے جب شمالی ہوا چلتی ہے فربہ ہوتا ہے اور جب جنوبی ہوا چلتی ہے لاغر ہوجاتا ہے جب بیضہ دینے کا وقت قریب آتا ہے خاک نرم کا ایک دائرہ بناتا ہے اور بیضہ اوسکے اندر رکھتا ہے تا آفات سے محفوظ رہے بچہ اسکا مرغ کے بچہ سے مشابہ ہوتا ہے جس وقت بیضہ سے بچہ نکلتا ہے دانہ چننے لگتا ہے لکھا ہے کہ جب زلزلہ آنے والا ہوتا ہے ایک ساعت

صورت چکور کی یہ ہے



قبل سے یہ جانور مجتمع ہوکر فریاد کرتے ہین **تنوط** فارسی مین اسکو کبتو کہتے ہین ایک حال عجیب اسکا یہ ہے کہ خرمے کے درخت سے ریشہ لاتا ہے اور اوسکا ایک آشیانہ بناتا ہے اور اوسی ریشہ کی رسی اوس آشیانہ مین لگاکر درخت سے لٹکادیتا ہے اور اوس آشیانے مین اسقدر وسعت رکھتا ہے کہ بیضہ لیکر اوسمین بیٹھے اور جب بچے پیدا ہون تو وہ بھی بخوبی رہین **خواص اجزا** اگر اسکو شیشہ کی چھری سے ذبح کرین تو خون اوسکا جو شخص کھائے کسی شے کی مستی مین بیفائدہ جنگ جوئی نکریگا پتہ اسکا اگر شکر کے ساتھ لڑکے کو کھلاوین تو خوشخو اور چشم خلایق مین عزیز ہو اور ہڈی اسکی اگر شروع مہینے مین کہ قمر زائد النور ہوتا ہے اور لڑکے کے باندھین تو چشم خلائق مین محبوب ہوگا اگرچہ کتنے ہی کریہ منظر ہو۔

خاصیۃ الافعی اسکو
جب بیضہ دیتا ہے سانپ
اور اپنے بیضے وہان رکھکر
اپنے آشیانہ مین بیضہ
بیٹھتا ہے جب بچے
کے خلاف دیکھکر اونسے
فارسی مین اسکو چرز کہتے
ہوتا ہے سیاہی اسپر غالب
اور جانور کے بیضہ دیکھتا ہے
بیضون کی حفاظت کرتا ہے
مقابلہ ہوتا ہے حباری موقع
ڈال دیتا ہے پر اوسکے



صورت کلبتو کی یہ ہے



صورت دابہ افعی کی یہ ہے

دابہ افعی بھی کہتے ہین یہ جانور
آکر اوسکا بیضہ کھالیتا ہے
چلا آتا ہے جب یہ جانور
دیتا ہے اوسکو لیکر
پیدا ہوتے ہین اپنی صورت
گریز کرتا ہے حباری
ہین یہ جانور خوبصورت
ہوتی ہے یہ جانور جب کسی
اپنے بیضون کو چھوڑکر اوسکے
جب حباری اور چرغ سے
پاکے سرگین اپنا اوسپر
ٹوٹ جاتے ہین اور اونکے

سے باز رہتا ہے حباری بہت سے اوسکے گرد جمع ہوتے ہین اور پر اوسکے نوچ کر اوسکو ہلاک کرتے ہین اور سوا
اسکے جس جانور سے اسکو خصومت ہوتی ہے اسیطرح اوسکو ہلاک کرتا ہے **خواص اجزا** اگر اسکے
شکم کو خشک کرکے نمک اندرانی اور جلی روئی ہموزن لیکر سرمہ بناوین سپیدی چشم کو مفید ہو چرزی اسکی سنبل اور
قرط کے ساتھ مساوی الوزن دافع اسہال ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بیضہ اسکا خضاب کے واسطے لائق ہے
سپید ڈورے پر تجربہ اسکا کرلین تا طریقہ استعمال کا بخوبی معلوم ہوجاوے **حداۃ** فارسی مین اسکو

زغن ہندی مین چیل کہتے
اکثر جانور اسپر غلبہ کرتے
اور ایک سال مادہ ہوتا ہے
ہے چنانچہ اسکے بیضہ کو
وہان رکھدیتا ہے چیل اوسکی
پیدا ہوتا ہے کوے کی صورت
ہوتا ہے اور جانورون کو
دکھلاتا ہے اور اپنی مادہ کو ماتا



صورت چرز کی یہ ہے

ہین یہ جانور خسیس ہے
ہین لکھا ہے کہ ایک سال نر
کوے کو اس سے عداوت
کھا جاتا ہے اور اپنے بیضے
حفاظت کرتی ہے جب بچہ
ہوتا ہے اسکو کمال تعجب
جمع کرتا ہے اور اوس بچہ کو
ہے تا ہلاک ہوجاوے جب

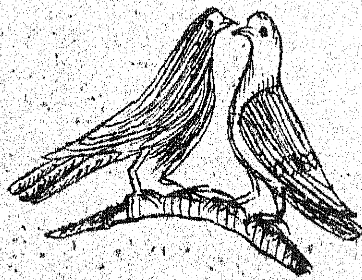
یہ جانور بیمار ہوتا ہے اپنے پر کھانے سے صحت پاتا ہے یہ جانور اگر کوئی شی سرخ دیکھتا ہے گوشت کے دھوکے سے اوسپر دوڑتا ہے صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ کبھی عقاب غن ہو جاتا ہے اور کبھی زغن عقاب خواص اچھا پتہ اسکا اگر خشک کرکے پیسین اور سانپ کی راہ مین ڈال دین جو سانپ اوسپر سے گذریگا ہلاک ہو جاویگا اور اگر عقرب گزیدہ اوسکو آنکھ مین لگاوے مگر شرط یہ ہے کہ جسطرف کاٹا ہو اوسیطرف کی آنکھ مین استعمال کرے تو درد مین سکون ہو مغز اسکا آب کراث اور شہد کے ساتھ جوش کرکے صاحب اسہال اور بواسیر کو نافع ہے خون اسکا دافع زہر قاتل ہے ہڈی سوختہ اسکی زخمہاے خبیث اور دنبلون کو نافع ہے حمام یعنی کبوتر یہ جانور بہت ذکی ہوتا ہے مواضع دور دراز سے اپنے مکان پر چلا آتا ہے ایک امر اوسکی ذکاوت کا یہ ہے کہ اپنے شہر کی علامات کو بخوبی جانتا ہے اگر اوسکو کسی مکان بعید سی چھوڑتے ہین اولاً بہت بلند ہوتا ہے حتی کہ نظر سے غائب ہو جاتا ہے بعد ازان ایک ساعت مین پھر اپنے مکان مین آجاتا ہے ایسے بلند ہوتے ہوتے کبھی ابر مین پوشیدہ ہو جاتا ہے اور درمیان نر و مادہ کے اسطرح پر الفت ہوتی ہے

صورت چیل کی یہ ہے



کہ جیسے مرد عورت مین دوستی ہوتی ہے وزیر بن مثنی نے لکھا ہے کہ جو معاملات مرد عورت مین ہوتے ہین وہی معاملات کبوترون کے نر و مادہ مین دیکھے ہین حتی کہ مادہ سواے اپنے زوج کے دوسرے کو اپنے پاس نہین آنے دیتی ہے مثل عورت پارسا کے اور بعض مادہ نر کی اطاعت نہین کرتی ہے اور دوسرے نر کے ساتھ رہتی ہے اور اوس نر کے پاس دو مادہ ہوتی ہین اور دونون سے برابر الفت رکھتا ہے اور کبھی دو مادہ ہم صحبت ہوتی ہین اور اون دونون سے چار بیضہ ہوتے ہین اور ایک ذکاوت کبوترون کی یہ ہے کہ جب مادہ بیضہ دیا چاہتی ہے نر کو اطلاع ہو جاتی ہے تنکے جمع کرکے آشیانہ بناتا ہے اسقدر وسعت کا کہ جسمین بیضہ اور کبوتر کی گنجایش ہو بعدہ جب مادہ بیضہ دیتی ہے دونون نر و مادہ ملکر اوسکی حفاظت کرتے ہین اگر ایک انہ وغیرہ کیواسطے جاتا ہے تو دوسرا بیضون پر بیٹھتا ہے اور جب بچے پیدا ہوتے ہین ایک کو نر اور دوسرے کو مادہ دانہ کھلاتی ہے مگر اولا صرف ہوا بھرتی ہین تاکہ غذا جانے کی صاف ہو جاوے بعدہ لعاب دہن کے ساتھ غذاے نرم اور شور دیتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ ابھی بچون کا شکم متحمل غذاے ثقیل کا نہین ہے اب شوریت کے سبب سے پختہ ہو جاویگا لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کبوترون کو بالوان مختلف بنایا چاہے پس چاہیے کہ کیڑیگا کبوتر

بناکے انواع مطلوبہ سے اونکو رنگ دے اور جہان کبوتر پانی پیتے ہون وہان رکھدے تا نظر کبوترون کی اسپر
کبوتر مصنوعی پر پڑے پس جب بچے اونکے پیدا ہونگے تو وہ ہی رنگ اون میں جو نکا ہوگا کبوتر بیماری مین بیٹ مرغی
کھانے سے صحت پاتا ہے اور جنگلی کبوتر حالت مرض مین نرکل کے پتے کھانے سے صحت پاتا ہے بعد ایک
امر عجیب یہ ہے کہ بچہ قبل جوان ہونے کے نسر اور عقاب مین فرق کرلیتا ہے یعنی جب عقاب کو دیکھتا ہے بھاگ
جاتا ہے اور اگر شاہین کو دیکھتا ہے سہم جاتا ہے جیسے بکری ہاتھی اونٹ بھینس کو دیکھنے سے خوف نہین
کرتی ہے مگر بھیڑیا دیکھتے ہی سہم جاتی ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ کبوتر تمام جوارح سے بہتر ہوتا ہے لیکن جب
جوارح کو دیکھتا ہے خوف اوسپر طاری ہوتا ہے اور سست ہو جاتا ہے جیسے دراز گوش شیر کے دیکھنے سے
مخوف ہوتا ہے اور بکری بھیڑیے کے دیکھنے سے **خواص اجزا** جو شخص آنکھ اوسکی کھالے از خود
رفتہ نہووے سپید کبوتر کا پتہ تاریکی اور پردہ چشم کو نافع ہے خون اسکا جھائین کو نافع ہے اور تشنج کو بھی دفع
کرتا ہے اور بچے کا خون اگر زخم پر ٹپکین تو مفید ہو اور کسی مقام پر صدمہ پہونچا ہو تو بھی سودمند ہو اسکے گوشت
کی مداومت سے انسان ذکی ہوتا ہے اسکی ہڈی کی خاک زخم فاسد کو نافع ہے اور حاملہ اگر استعمال کرے وضع حمل مین
آسانی ہو اور گوشت مردہ کو بھی زخم سے دفع کرتا ہے اور آتشک کو بھی نافع ہے سرخ کبوتر کی بیٹ دافع عسر البول
ہے اور قولنج کو بھی مفید ہے پر اسکا اگر دانہ نیل اور اصطرک کے ساتھ ہموزن لیکر روغن جوز مین ملاکر برص پر



صورت کبوتر کی یہ ہے

استعمال کرین نافع ہوگا اور رنگ اصلی آجاویگا
خطاف یعنی ابابیل فارسی مین اسکو بالوایہ
کہتے ہین انواع اسکے بہت ہین یہ جانور ملک سرد
سے ملک گرم سیر مین جاتا ہے جس مقام مین بہار ہوتی
ہے اکثر وہان جاکر اون بہار مین آشیانہ بناکر بیضہ دیتا ہے
اسلیے کہ ہوا ہے گرم سے بیضہ مین بچہ جلد پیدا ہوتا ہے
اور قوی ہوتا ہے اور آشیانہ بنانے کا جب ارادہ ہوتا ہے پرون کو مٹی مین مخلوط کرکے اوسکا آشیانہ بناتا ہے اور
بچے اسکے جبتک کہ بڑے نہین ہوتے ہین حرکت نہین کرتے ہین اسلیے کہ اگر حرکت کرین تو آشیانہ سے گر پڑین
اور آشیانہ چھت مین بناتے ہین تا شکار جوارح سے محفوظ رہے اور جب آشیانہ بنانیکا ارادہ ہوتا ہے بہت ابابیلین
جمع ہوتی ہین اور ایک دوسرے کی اعانت کرتی ہین بعد تیاری کے اوس سے جدا ہو جاتی ہین تا وہ خشک
ہو جاوے بعد ازان اوسی کے متصل دوسرا مکان تیار کرتے ہین اندر سے وہ مکان بہت سخت ہوتا ہے چونچ مین
پانی لاکر مکان کے اندر مٹی لگاتے ہین تھوڑی سی سداب کہ ایک گھانس ہوتی ہے مکان کے اندر ضرور رکھتے

ہین تا سانپ وغیرہ سے حفاظت ہے یہ امر مشہور ہے کہ اسکے آشیانہ کی مٹی مقطر کرکے عورت حاملہ کو درد
زہ مین دین تو وضع حمل مین آسانی ہو حکیم دسیقوریدس نے لکھا ہی کہ جب قمر زائد النور ہو خطاف کا بچہ لیکر اوسکے شکم سے
دونون ٹکڑے پتھر کے کہ ایک ایک رنگ اور دوسرا دو رنگ کا ہوتا ہی نکالے اور اوسکو پوست گوسالہ یا پوست شتر کہین
لپیٹ کر صاحب صرع کی گردن یا بازو مین باندھین تو اوسکو صحت ہوگی یہ عمل مجربات حکیم مذکور سے ہی خواص اجزا
پر اوسکے سر کے جس شخص کے سرہانے رکھین خواب وسپر غلبہ نکریگا اسکے دماغ کا سرمہ دافع ظلمت چشم ہے اور اگر روغن
کے ساتھ سر پر لگاوین تو جون سر مین نہ پیدا ہونگی آنکھ اوسکی اگر کپڑے مین باندھکر تخت مین لٹکاوین جو شخص اوس
تخت پر آرام کریگا خواب وسپر غالب نہوگا حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر انگور کے ساتھ استعمال کرین قوت باہ زیادہ
ہو خون اسکا اگر عورت کھالے شہوت اوسکی منقطع ہووے حتی کہ مرد کی خواہش نرہے گوشت اسکا روشنی چشم
زیادہ کرتا ہے تجربی ابابیل کا بازو دہنی طرف سے لیکر شیشہ مین اول خزیزان سے چالیس روزتک آفتاب مین
رکھے بعد ازان اوس روغن کو اگر چہرہ پر لگاوین تو وہ شخص چشم خلایق مین صاحب غضب ہوگا سرگین اوسکا



صورت ابابیل کی یہ ہے

دنبلو نکو پختہ کرتا ہی اور چرک سی پاک بھی کرتا ہی خفاش یعنی
چمگادڑ انکی آنکھ کی روشنی ضعیف ہوتی ہی اسلیوجہ سے
ضوء آفتاب کی متحمل نہین ہین اور دن کو آشیانہ سے
بہت کم نکلتی ہین درمیان تاریکی اور روشنی کے سیر کرتے
ہین صورت اوسکی مثل مرغ کے ہوتی ہے اور اوسکے
پر نہین ہوتے ہین صرف بازو کی قوت سے اوڑتے
ہین اور انکے بازو مین فقط ایک پوست باریک ہوتا ہے

پیدایش انکی مثل چوہے کے ہوتی ہے اور اپنے بچون کو دودھ پلاتی ہین دانت اسکے مثل چوہے کے ہوتے ہین
بنی اسرائیل نے حضرت عیسی علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا آپ نے مٹی سے ایک شکل ایسی ہی بنائی اور اوسمین
ہوا دم کی وہ شکل بحکم خالق عالم ذی روح ہوگئی اور اوڑنے لگی کہتے ہین کہ یہی چمگادڑ وہی جانور ہے غذا اس
جانور کی مکھی اور مچھر ہے اور اکثر اپنے بچونکو اوڑنے مین دودھ دیتا ہے اور انار کو دوست رکھتا ہے دانے اوسکے
اندر سے نکال کے کھا جاتا ہے اور اگر مہندی کی پتی اپنے مکان مین دیکھتا ہے وہان سے بھاگ جاتا ہے اگر ایک
چمگادڑ کو کسی درخت مین لٹکاوین تو ٹیڑی اوس گاون سے بھاگ جاویگی خواص اجزا سر اسکا اگر
کبوتر خانے مین رکھدین تو کبوتر اوس مکان سے الفت کرینگے اور اگر کسی کے سرھانے رکھدین تو اوسکو
نیند نہ آویگی شیخ نے لکھا ہے کہ دماغ اسکا دافع بیاض چشم ہے بیٹ اسکی ناخونہ اور سپیدی چشم کو نافع ہے

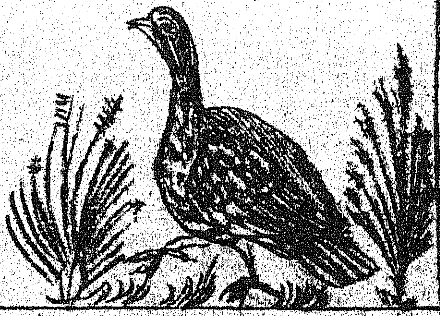
اگر بیٹ اسکی چونہ اور ہرتال کے ساتھ بالون پر لگاوین توبہت زمانہ تک وہان بال پیدا ہونگے اور اگر چیونٹی کے سوراخ مین اسکی بیٹ ڈالین تو چیونٹیان وہان سے بھاگ جاوینگی **دراج** یعنی تیتر یہ جانور مشہور اور مبارک ہے پشت اسکی محدب ہوتی ہے اسکی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا کہتا ہے بالشکر یدوم النعم جب ہوا شمالی چلتی ہے یہ جانور خوشدل اور فربہ ہوتا ہے اور جب جنوبی چلتی ہے تنگ دل اور لاغر ہوتا ہے اور اوڑ نہین سکتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ تیتر مکانون مین جفتی نہین کرتا ہے اور کچھ فہم بھی رکھتا ہے ایک بازدار سے حکایت ہے کہ اوسنے ایک مرتبہ باز کو تیتر کے شکار کے واسطے چھوڑا تیتر نے دو شاخین خاردار اوٹھالین اور اپنے جسم کو اون کانٹون سے چھپا دیا اور باز اوسکے شکار سے باز رہا **خواص اجزا** شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا مقوی دماغ ہے اور مبہی ہے اور فہم کو تیز کرتا ہے

صورت چمگادڑ کی یہ ہے

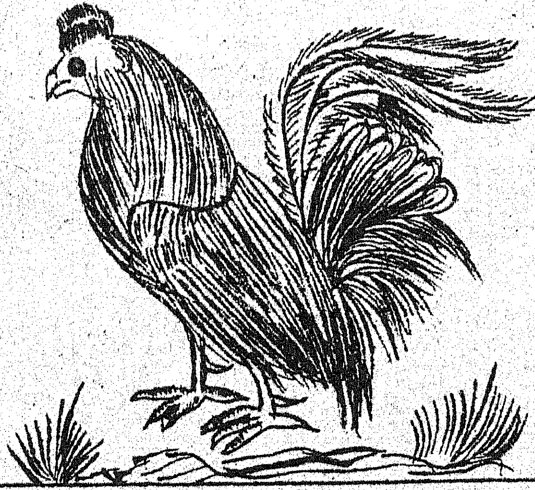


دیک یعنے مرغ فارسی مین اسکو خروس کہتے ہین سب پرندون سے یہ جانور شہوت اور خودبینی مین زیادہ ہے طلوع صبح کی اسکو بشارت دیتا ہے ایک امر عجیب اوسمین یہ ہے کہ ساعات شبکو بخوبی جانتا ہے یعنی جب رات پندرہ ساعت کی ہوتی ہے اپنی آواز کو پندرہ پر تقسیم کرتا ہے اور جب رات نو ساعت کی ہوتی ہے نو پر تقسیم کرتا ہے حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے ایک مرغ عرش اعظم کے نیچے پیدا فرمایا ہے اوسکے دو بازو ہین اگر دونون کو کھولدے تو مشرق سے مغرب تک کفایت کرین آخر شب کو اپنے بازو کو کھولدیتا ہے اور جنبش دیکر باآواز فصیح تسبیح کرتا ہے اور جسوقت وہ تسبیح کرتا ہے سب خروس زمین مانند اوسکے پر کھولتے ہین اور جنبش دیکر تسبیح کرتے ہین لکھا ہے کہ جو شخص مرغ کی آواز سے جاگتا ہے گرانی اور اثر خواب کا اوسکو نہین معلوم ہوگا لکھا ہے کہ شیر خروس سے بھاگتا ہے اور بہترین خروس وہ ہے کہ جسکے تھوڑے سے سرخ پر چونچ کے نیچے لٹکتے ہون اور صاحب تاج ہو اور جنگی مرغ بھی اچھا ہوتا ہے علامت اوسکی یہ ہے کہ چونچ سرخ اور گردن سبز اور تنگ چشم تیز چنگل بلند آواز ہووے جب مرغ خانگی کو دیکھتا ہے دانہ اپنی چونچ سے اوٹھاکر اوسکی طرف پھینکدیتا ہے لکھا ہے کہ یہ فعل زمان جوانی اور ہیجان شہوت مین

صورت تیتر کی یہ ہے

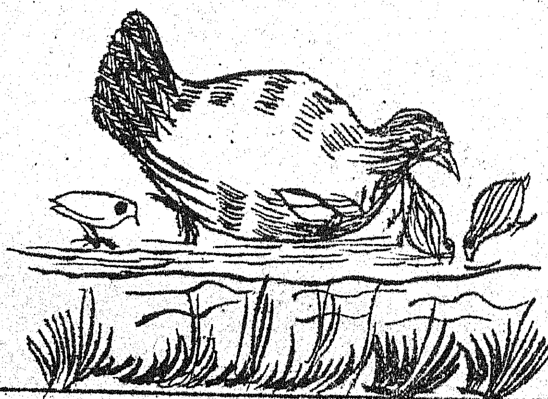


کرتا ہے اور جب ضعیف ہوتا ہے دانہ مرغ خانگی کیطرف نہین پھینکتا ہے لکھا ہے کہ خروس تمام عمر مین ایک بیضہ
دیتا ہے اوسکو بیضۃ العقر کہتے ہین اور جو شخص خروس افرق کو ذبح کرتا ہے اوسکے مال اور اسباب کو خرابی لاحق
ہوتی ہے اور جس مکان مین مرغ افرق ہوتا ہے بعض کے نزدیک وہان شیطان نہین آتا ہے **خواص اجزا**
پتہ اسکا سپیدی چشم کو مفید ہے اور شبکوری کو بھی دفع کرتا ہے جسکو تپ تمام روز رہتی ہو بازو اسکا باندھین
تپ دفع ہو اور اگر سوار اوسکو ران مین باندھ لے تو گھوڑا دوڑانے مین خستہ نہوگا وقت لڑائی مین جو خون اسکے
جسم سے نکلتا ہے اگر اوسکو ایک جماعت کے کھانے مین ملاوین تو اوس جماعت مین خصومت واقع ہوگی اور
اگر خون اوسکا شہد کے ساتھ جوش کرین تا قوام آجاوے بعدہ اوسکو وقت مجامعت کے قضیب پر لگاوے تو
قوت باہ زیادہ ہوگی اور لذت بھی بہت حاصل ہوگی اگر عقاب گوشت اسکا کھالے تمام پر اوسکے گرجاوین اور
اگر خشک کرکے مازو اور سماق کے ساتھ پیوزن لیکر نخود کے برابر گولی بناوین صاحب اسہال استعمال کرین
بہت نافع ہو اسکے شکم مین سنگریزہ ہوتے ہین بعض آسمانی اور بعض بلوری اگر اونکو مجنون کے باندھین
تو عاقل ہو اور اگر عاقل کے باندھین تو شہوت اوسکو زیادہ ہو خصیہ اسکا اسکی دم کے ساتھ جس شخص کے


صورت دیک کی یہ ہے

سرھانے رکھدین اوسکو طاقت مجامعت کی
نرہیگی جبتک کہ وہ سرھانے رہے اگر اوسکے
خصیہ کو اوسکے دماغ کے ساتھ ملا کر کھالے
تو شہوت زیادہ ہووے **دجاج** فارسی مین
اسکو مرغ خانگی کہتے ہین امر عجیب انمین یہ
ہے کہ اپنے تئین خروس سے لڑائی اور آواز مین
مشابہ کرتے ہین اور کبھی مادہ بسبب باد جنوبی
یا انقلاب بے نر کے بیضہ دیتی ہے مگر اوس
بیضہ سے بچے نہین ہوتا ہے ذائقہ اوسکا
خوب ہوتا ہے اور اگر اسی طرح بے نر کے بیضے جمع ہون ایک مرتبہ نر کی جفتی کرنے سے سب بیضے اچھے
ہوتے ہین جب مرغی بیضے پر ہوتی ہے اگر اوس وقت مین رعد کی آواز کری سنتی ہے تمام بیضے خراب ہوجاتے
ہین اور اگر باد جنوبی اوس عرصہ مین چلتی ہے تو بہت جلد بیضے خراب ہوجاتے ہین اور جب نر دجاج کا
ضعیف ہوتا ہے اوسکے بیضون مین بچے نہین ہوتے ہین اسلیے کہ بچہ سپیدی سے بنتا ہے اور زردی اوسکے
غذا ہوتی ہے اور ضعیف مرغ کے بیضہ مین زردی نہین ہوتی ہے اسیوجہ سے اوسمین بچہ نہین پڑتا ہے

جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر مرغیان بہت ہوتی ہین تو بیضے کم ہوتے ہین **خواص اجزا** اسپید مرغ کو دس عدد پیاز اور ایک چنگل تل مقشر کے ساتھ پکا کر شوربا مع گوشت کھاوین قوت باہ زیادہ ہو اور کثرت اسکے گوشت کی بواسیر اور نقرس پیدا کرتی ہے چربی اسکی جھائین چہرہ سے دفع کرتی ہے اور پیرون کے بھی شگافون کو نافع ہے پتہ اسکا مانع آب نزول ہے اگر آنکھ مین لگاوین اور لڑکون کو قوابض کے ساتھ مقوی مثانہ ہے اور اگر بیضہ اسکا تین روز سرکہ مین رکھین بعد ازان اوسکو آفتاب مین خشک کرکے بہق پر استعمال کرین تو بہق دفع ہو اور بیضہ نیم برشت اسکا مقوی باہ ہے بیٹ اسکی جسکے دروازے پر جلاوین وہان کے باشندون مین خصومت واقع ہوگی **زخمہ**


صورت مرغی کی یہ ہے

یہ جانور کرگس کے مشابہ ہوتا ہے پہاڑون پر رہتا ہے اور وہان بھی ایسے مقام پر آشیانہ کرتا ہے کہ گذر ہر ایک کا دشوار ہو جب بیضہ دینے کے دن قریب آتے ہین ملک ہند مین جاتا ہے اور وہان سے ایک پتھر مدور مجوف کر اوسکے اندر سے ہلاتے ہین آواز آتی ہے اور اوس پتھر کو ابرطاقیون کہتے ہین لاکر آشیانہ مین رکھتا ہے تا بیضہ باسانی ہووے جانور ہمیشہ لشکرون کے سر پر اوڑا کرتا ہے اسلیے کہ خوراک اسکی گوشت کشتگان ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا زیت کے ساتھ بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم کو دفع کرے اور اگر صاحب مد کے بازو مین باندھین تو مد زائل ہو خون اسکا صاحب کو نافع ہے اور روغن زیتون کے ساتھ اگر منہ پر ملین پادشاہ کی پاس مقبول ہون حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ ہڈی اسکی دہنے بازو کی اگر جلاکر خاک اوسکی جسکو دین وہ شخص دوستی کرنے لگے اور اگر بائین بازو کی ہڈی ہو تو دشمنی کرنے لگے


صورت زخمہ کی یہ ہے

بیٹ اسکی اگر عورت احمال کرے تو اسقاط حمل کرے **زاغ** یعنی کوا یہ جانور سیاہ رنگ ہوتا ہے عمر اسکی ہزار برس تک ہوتی ہے الو سے اسکو عداوت ہوتی ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ سب جانور جب بچہ بڑا ہوتا ہے اوسکو جدا کر دیتے ہین مگر زاغ ہمیشہ اپنی اولاد کو پاس رکھتا ہے **خواص اجزا**

اگر کوئی کوے جلا کر خاک اسکی بیٹ کے ساتھ جس مقام پہ لگاوین بال وہان پیدا ہونگے اگر اسکی آنکھ الو کی آنکھ کے ساتھ ملا کر درمیان دو
شخصون کے بخور کرین تو اون دونون مین عداوت قطعی ہوگی دل اوسکا اگر خشک کر کے مسافر پانی کے ساتھ پی لے اثنای راہ مین
پانی کی احتیاج ہوگی علی الخصوص ایام گرما مین کہ اون دنون مین کوا پانی نہین پیتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے پاس
رکھے اوسکو پیاس نہ معلوم ہوگی پتہ اسکا مرغ کے پتہ کے ساتھ اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم زائل ہو
اور پھر کبھی سپیدی پیدا نہوگی اور اگر بالون مین لگاوین تو خضاب بہت اچھا ہو گوشت اسکا اسی کے پوٹے کے
ساتھ شہد مین ملا کر پیسین اور تین روز بہق پر لگاوین تو نافع ہو چربی اوسکی روغن گل کے ساتھ منہ پر مل کے
سلطان کے پاس اگر کسی حاجت کو جاویگا ناامید نہ پھریگا خون اسکا اگر خشک کر کے ناسور پر چھڑکین تو نافع ہو
بیضہ اسکا اگر صاحب بواسیر تناول کرے اور ضماد بھی کرے تو نافع ہوگا اور جو شخص شراب کو دوست رکھتا ہو
اگر اوسکو کھلاوے تو پھر شراب کی طرف رغبت نکریگا بیٹ اسکی سرکہ کے ساتھ صاحب طحال کو مفید ہے


صورت کوے کی یہ ہے

زرزور فارسی مین اسکو سار کہتے ہین یہ جانور
ہوائے خوش اور بہار کا خواستگار رہتا ہے اور
اوسی مقام مین رہتا ہے جہان بہار ہوتی ہے اور
آب ہوا وہان اچھی ہوتی ہے ملک ہند سے جاتے
عراق کے جاتے ہین اور اکثر دریا مین ضائع
ہو جاتے ہین چنانچہ کنارے دریا کے خشک
ہو کر آجاتے ہین اور لوگ اونکو بجائے لکڑی کی جلاتے
ہین حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ بچے اسکے پکڑ کے زعفران مین رنگ دین اور پھر اونکے آشیانہ مین رکھدین تو
سار کو شبہ ہوگا کہ بچے بیمار ہین فی الفور ایک پتھر زرد لاتا ہے کہ بچون کی بیماری دفع ہو پس اگر وہ پتھر صاحب
یرقان کے پاس ہو تو اوسکو نافع ہوگا **خواص اجزا** گوشت اسکا مقوی بصر ہے اگر خشک کر کے
صاحب خناق کو دین تو نافع ہو اور اگر جلا کر زخمون پر رکھین تو مفید ہے **زمج** فارسی مین اسکو

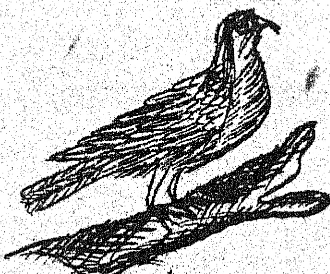

صورت سار کی یہ ہے

ترمک کہتے ہین پتہ اسکا سرکہ کے
ساتھ دافع تاریکی چشم اور شبکوری ہے لکھا ہے
کہ یہ تاثیر مجرب ہے **سمانی** فارسی مین اسکو
سمانہ کہتے ہین اور اسکو سلوی کہتے ہین جناب
باری نے بنی اسرائیل کو تیہ مین بھیجی تھی ایک


صورت زنک کی یہ ہے


صورت سمانہ کی یہ ہے

عجیب اسمین یہ ہے کہ تمام فصل سرما مین غمگین اور خاموش رہتے
ہین اور جب ایام بہار آتے ہین صبح کے وقت بولنے
لگتے ہین اور بیشو ایک گھانس ہوتی ہے زہر
قاتل جو حیوان اوسکو کھاتا ہے ہلاک ہوجاتا ہے
مگر سمانی اسکے کھانے سے فربہ ہوتا ہے
سنقر یہ جانور قسم جوارح سے ہے جثہ مین شاہین کے برابر
ہوتا ہے مگر پر اسکے بھاری ہوتے ہین اور ساقین اوسکی
لڑکون کی ساقون سے مشابہ ہوتی ہین ملک ترکستان مین
رہتا ہے ہندوستان مین بوجہ کثرت حرارت کے زندہ
نہین رہتا ہے ملک سرد سیر مین بعیش و آرام بسر کرتا ہے
جب اسکو شکار پر چھوڑتے ہین یہ جانور شکار کے سر پر دورہ کرتا ہے حتی کہ دورہ کرتے کرتے اوسکے قریب آجاتا ہے
اور شکار کو اوس دائرہ سے نکلنا دشوار ہوتا ہے اور جب شکار اوسکے دائرہ سے نیچے اوترنے کا قصد
کرتا ہے یہ بھی اوسکے ساتھ اوسی ہیئت سے نیچے آتا ہے حتی کہ قریب زمین کے دونو ہو نچتے ہین اوسوقت
باز دار شکار کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور کوئی جانور بھاگ نہین سکتا ہے **شاہین** یہ جانور مشہور ہے


صورت سنقر کی یہ ہے


صورت شاہین کی یہ ہے

کبوتر کا دشمن ہے جب کبوتر شاہین کو دیکھتا ہے ضعیف ہوجاتا
ہے اور اوڑنے سے باز رہتا ہے باوجودیکہ کبوتر شاہین سے
تیز ہے مگر اوسکی ہیبت سے اوڑ نہین سکتا ہے جب
شاہین کشف کیطرف متوجہ ہوتا ہے کشف منہ اپنا اندر کرلیتا ہے
اور شاہین کی چونچ اوسکے پشت پر اثر نہین کرتی ہے پس شاہین
اوسکو لیکر اوڑ جاتا ہے اور جس مقام پر پتھر سخت دیکھتا ہے چھوڑ
دیتا ہے تا وہ ٹوٹ جاوے اوسوقت ہوا سے اوتر کر کشف کو کھاجاتا
ہے اور جب بیمار ہوتا ہے ذراریح کھانے سے صحت پاتا ہے
شقیقین فارسی مین اسکو تیرک کہتے ہین جثہ مین کبوتر کے
برابر ہوتا ہے اور رنگ اسکا خاکی ہوتا ہے جاحظ نے لکھا ہے
کہ امر عجیب اس جانور مین یہ ہے کہ اگر جوڑے سے زیادہ کوئی

تلف ہو جاتا ہے تو دوسری مرتبہ کسی سے جوڑا نہین کرتا ہی **خواص اجزا** چرزل اسکی اگر بہرے کے کان مین
ڈالین نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین مد اور شبکوری نافع ہو بیٹ اسکی روغن گل کے ساتھ اگر عورت احتمال کرے درد ہا کے

صورت شنفین کی یہ ہے



زخم کو نافع ہی **شنقران** فارسی مین اس جانور کو کاسکینہ کہتے ہین
رنگ اسکا سبز اور چونچ سرخ یا زرد ہوتی ہے خرمے کا دشمن
ہے بعد کھانے کے جو پھل درخت مین دیکھتا ہے اوسکو
گرا دیتا ہے **صافر** یہ جانور کبھی آسودہ نہین ہوتا ہے
تمام رات شور و غل کیا کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ اس
خوف سے فریاد کیا کرتا ہے کہ آسمان مجھپر نہ گرے اور مین
اوسکے نیچے دب نہ جاؤن اور درخت مین اولٹا لٹکتا ہی

صورت شنقران کی یہ ہی



اور فریاد کرتا ہے جبتک سپیدہ صبح کا نمود نہین
ہوتا ہے **صقر** فارسی مین اسکو چرخ کہتے ہین یہ جانور
شکاری ہے اور سب شکاری جانورون سے اسکا شکار
جدا طریقہ سے ہوتا ہے اگر وہ صقر ہرن یا گاے وغیرہ
کے واسطے چھوڑتے ہین اولا ایک صقر اوسکے سر پر
آکر دونون آنکھین اوسکی اپنے بازو سے مجروح

صورت صافر کی یہ ہی

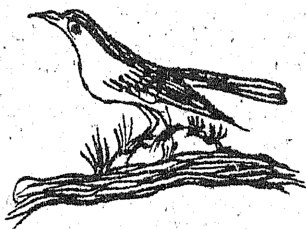


کرتا ہے بعدہ دوسرا آتا ہے اور کسی عضو کو زخمی کرتا ہے
یون ہین باری باری سے جانور کو زخمون سے چور کر دیتی
ہین اوسوقت صیاد شکار کو لیجاتا ہے سرخاب سے
چھوڑتا ہے ولیکن اوسکا بھی شکار کرتا ہے **طیر البحر** یہ جانور

صورت چرخ کی یہ ہی



عجیب ہے ہمیشہ دریا کی محاذات مین ہوا پر اوڑا کرتا ہی
اور کبھی خشکی مین نہین آتا ہی اور اوسکا آشیانہ نہین ہوتا ہی
اور نر و مادہ اوڑنے مین جفتی کر لیتے ہین اور جب بیضہ
دینے کے دن آتے ہین کف دریا لیکر آشیانہ بناتا ہے
اور اوسمین بیضہ رکھتا ہے اور رشل اور جانورون کے
حفاظت نہین کرتا ہے خود بخود اوسمین بچہ پیدا ہوتا ہے اور جب بچہ کو قوت ہوتی ہی بیضہ سے باہر نکل آتا ہی



صورت طیر البحر کی یہ ہے

طاؤس یعنی مور یہ جانور بہت خوبصورت ہوتا ہے اللہ تعالے نے خلقت طاؤس مین صنعت عجیب فرمائی ہے کہ ہر پر مین ایک ایک دائرہ طلائی اور کبودی اور سبزی وغیرہ سے آراستہ فرمایا کہ ان رنگون کا اجتماع باعث ازدیاد حسن طاؤس ہو لکھا ہے کہ عمر پچیس برس کی ہوتی ہے اور اس مدت مین سب رنگ اسمین پیدا ہوتے ہین ہر سال خزان مین کلیز کرتا ہے اور جب پر نکالتا ہے نئے رنگ کے پر نکالتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ جس مقام مین یہ جانور پر گراتا ہے ہوام وہان نہین آتے ہین **خواص اجزا** مغز اسکا سداب اور شہد کے ساتھ صاحب قولنج کو نافع ہے اور درد معدہ کو بھی سودمند ہے اور قرنفل کے ساتھ دیوانگی لاتا ہے خون اسکا ناسور کے واسطے صالح ہے پتہ اسکا سکنجبین کے ساتھ گرم پانی مین صاحب سعال کو نافع ہے اور سنگینی زبان کو بھی زائل کرتا ہے گوشت اسکا مقوی باہ ہے چربی اسکی درد زانو کے لیے مفید ہے ہڈی اسکی جسکے پاس ہو چشم بد سے محفوظ رہے چنگل اسکا دردزہ مین اگر عورت باندھ لے یا اوسکا بخور کرے بہ آسانی وضع حمل ہو گوشت اسکا مع چربی اگر پکا کر ذات الجنب والے کو شوربا کھلاوین تو مفید ہووے کثرت سے استعمال اسکے گوشت کا نسیان پیدا کرتا ہے



صورت طاؤس کی یہ ہے

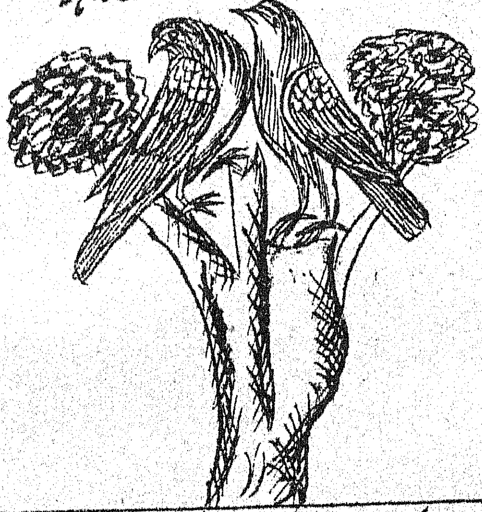
تیہوج فارسی مین اسکو تیہو کہتے ہین گوشت اسکا فربہی لاتا ہے اور صاحب سعال کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے



صورت تیہو کی یہ ہے

عصفور فارسی مین اسکو کنجشک کہتے ہین یہ جانور دو قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کو بہائم طیور کہتے ہین یہ قسم دانہ کھاتی ہے اور شکار نہین کرتی ہے اور دوسری قسم کو سباع طیور کہتے ہین یہ قسم گوشت کھاتی ہے اور دانہ بھی کھاتی ہے ٹیڑی وغیرہ کا شکار بھی کرتی ہے اور کنجشک آشیانہ اپنا آباد مکانون کی چھت مین

بناتی ہے اگر کسی شہر کو انسان خالی کرتے ہین کنجشک بھی وہان نہین رہتی اور جب وہ لوگ شہر مین پھر آتے ہین تو کنجشک
بھی معاودت کرتی ہین کنجشک اور سانپ مین عداوت ہے سانپ جب اسکو پاتا ہے زندہ نہین چھوڑتا ہے اور
کنجشک بھی کبھی موقع پا کر سانپ کے سر کو زخمی کر دیتی پس مکھی اور چیونٹیان اسپر جمع ہوتی ہین اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے
اور درازگوش سے بھی اسکو عداوت ہے اس وجہ سے کہ درازگوش کی آواز سے بیضے اسکے خراب ہو جاتے ہین
کنجشک اوسکی لپشت کو مجروح کرتی ہے تا مچھر اور مکھی اوسپر جمع ہووین اور اوسکی ہلاکی کا سبب ہو جب کنجشک
بیمار ہوتی ہے درازگوش کا گوشت کھانے سے صحت پاتی ہے اور کوئی جانور اس سے زیادہ جفتی نہین کرتا سوا اسکے
اسی وجہ سے کہتے ہین کہ عمر کنجشک کی کوتاہ ہوتی ہے **خواص اجزا** گوشت اسکا مقوی باہ اور دافع ریاح
ہے اور بیضہ بھی اسکا محرک شہوت باہ ہے اگر بیضہ اسکا
تین روز ریگ مین دفن کرین بعدہ اوسکو نکال کر ناصور پر
لگاوین تو نافع ہو اسکی بیٹ کا سرمہ شبکوری کو دفع کرتا ہے
اور بیٹ اسکی شراب کی ساتھ کسیکو پلاوین تو پینے والا
مثل مردہ کے زمین پر گر پڑیگا **عقاب** یہ جانور شکاری
مشہور ہے پنجہ اسکا بہت قوی اور سخت ہوتا ہے سب
پرندونکا شکار کرتا ہے حتی کہ چھوٹے درندے مثل خرگوش
اور لومڑی کے بھی اسکے شکار سے نہین بچتے ہین


صورت کنجشک کی یہ ہے

اور سواے دل و جگر کے اور کچھ نہین کھاتا ہے اور کبھی چونچ اسکی دراز ہو جاتی ہے تو شکار کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور
بسبب بھوک کے ہلاک ہو جاتا ہے صاحب فلاحۃ نے لکھا ہے کہ زغن کبھی عقاب ہو جاتا ہے اور عقاب کبھی زغن جاحظ
نے لکھا ہے کہ اسکے چنگل مین بھیڑیے کے پھاڑنے کے لیے خاصیت عجیب ہے اگر بھیڑیے پر اسکا چنگل پڑتا ہے
اوسکے جسم کو دو ٹکڑے کرتا ہے ہمیشہ لشکر کے ہمراہ رہا کرتا ہے صیادونکا قول ہے کہ عقاب شکار کے تعاقب مین
نہین جاتا ہے بلکہ بہت بلندی پر رہتا ہے جب کسی اور شکاری جانور کو شکار کرتے دیکھتا ہے اوسکی طرف متوجہ
ہوتا ہے اور شکار اوس سے لے لیتا ہے بلکہ وہ شکاری اپنی جان بچانے کے واسطے شکار پھینک کر بھاگ جاتا ہے
جب یہ جانور ضعیف ہوتا ہے اور اوڑنے سے معذور ہوتا ہے اولاد اوسکی خدمت کرتی ہے اور ایک مکان سے
دوسرے مکان کو لیجاتی ہے اور جب بسبب پیری کے روشنی اوسکے آنکھ کی کم ہو جاتی ہے ہوا مین اوڑتے اوڑتے
طبقہ نار کے قریب پہونچتا ہے وہان سب پر جلجاتے ہین وہان سے جب گرتا ہے تو اکثر پانی کے چشمہ مین ندہ
گرتا ہے پس غوطہ کھاتے ہی نئے پر نکل آتے ہین اور قوت بھی جسم مین آجاتی ہے عمر اسکی بہت ہوتی ہے اور

جوانی بھی عرصہ تک رہتی ہے اکثر اوقات اول بہار مین ملک عراق کو جاتا ہے اور آخر بہار مین ملک مین مین جاتا ہے یہ جانور آشیانہ اپنا پہاڑ پر بناتا ہی اسلیے کہ وہان زمین ہموار ہوتی ہے اور زمین ہموار پر اگر کبھی بچہ حرکت کرتا ہے اور نیچے گر پڑتا ہے پھر کبھی حرکت نہین کرتا ہی جبتک کہ اوسمین قوت پرواز کی نہین آتی ہے اسکے بچے کے جبتک کے سب برابر نہین ہوتے ہین پرواز کا قصد نہین کرتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا مولی کے عرق کے ساتھ حمام مین صاحب ذات الجنب کو نافع ہے پتہ اسکا تاریکی چشم کو مفید ہے اور اگر عورت کے پستان مین دودھ بستہ ہوگیا ہو تو اوسکے پتہ کا ضماد نافع ہو خون اسکا درد پہلو کو اگر خشک کرکے ہلیلہ زرد کے ساتھ پیسین اور سرمہ کے طور پر آنکھ مین لگاوین شبکوری دفع ہو چربی اسکی روغن زیت کے ساتھ صاحب نقرس کو نافع ہے اور وجع مفاصل کو بھی مفید ہے مغز اسکا شہد اور سوت کے ساتھ اگر دو تین مرتبہ ناسور پر لگاوین تو نافع ہو **عقعق** فارسی مین اسکو عکہ اور کندش بھی کہتے ہین یہ جانور چوری مین مشہور ہے یعنی زیور یا اور کوئی شئی نفیس اگر دیکھتا ہے اوسکو اوٹھا لیجاتا ہے اور دوسری جگہ پھینکدیتا ہے اور آشیانہ اپنا کسی چھت وغیرہ کے نیچے سایہ مین بناتا ہے اور برگ خیار اپنے آشیانہ مین خفاش کے خوف سے رکھتا ہے تا خفاش بیضون سے متعرض نہو اور کبھی بیضہ اور آشیانہ اور بچون کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا صاحب لقوہ یا فالج کے ناک مین اگر ڈالین تو مفید ہو خون اسکا جس مقام مین کوئی کانٹا یا ہڈی رہگئی ہو طلا کرین تو وہ باسانی وہان سے نکل آویگی اسکے بیضہ کی سپیدی اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو مغز اسکا اگر لڑکے کو کھلاوین تو فصیح ہو اسکے پرون کی خاک اگر چیونٹیون کے سوراخ مین ڈالدین تمام چیونٹیان وہان سے چلی جاوینگی **عنقا** یعنے سیمرغ یہ جانور عظیم الجثہ ہوتا ہے حتی کہ ہاتھی اور بھینس کو اسطرح سے اوٹھا لیجاتا ہے جیسے چیل چوہے کو اگلے زمانہ مین انسانون مین رہتا تھا جب انسان کو بہت اذیت دینے لگا حتی کہ ایک مرتبہ کسی دولہن کو مع زیور لوگون کے درمیان سے اوٹھا لے گیا پس حنظلہ علیہ السلام نے اوسکی دفع کے دعا کی

صورت عقاب کی یہ ہے



صورت عکہ کی یہ ہے



جناب باری عز اسمہ نے دعا مستجاب فرمائی اور عنقا کو ایک جزیرہ بحر محیط مین کہ تحت خط استوا کے واقع ہے
جگہ دی اور وہان انسان کا گذر نہین ہے مگر اور حیوانات مثل ہاتھی اور بھینس اور گینڈے اور ببر وغیرہ کے بہت ہین
یہ جانور اونکو شکار نہین کرتا ہے اسلیے کہ وہ سب اسکی اطاعت کرتے ہین اور شکار اوسکا سمک عظیم یا تنین ہے
کہ بیان اوسکا سابقا ہو چکا ہے اور جو کچھ شکار سے بعد کھانے کے باقی رہتا ہے اپنے تابعدارون کے سامنے ڈالدیتا ہے
اور خود مقام بلند پر بیٹھکر اونکا کھانا دیکھتا ہے اور جب اوڑتا ہے اوسکے پرون سے ایسی آواز زور شور کی نکلتی ہے
جیسے کسی بڑے سیلاب مین دریا کے پانی سے آواز آتی ہے اگر کسیکو راہ بھول جاتی ہے عنقا اوسکو اوٹھا لاتا ہے
اور پھر راہ پر کر دیتا ہے **حکایت** ایک تاجر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفر دریا مین راہ بھول گئے اتفاقا ایک
سیاہی مثل ابر کے نمود ہوئی ملاحون نے کہا کہ یہ سیمرغ ہے دعا کرو کہ اللہ تعالی اسکے پنجے سے نجات دے حتی کہ
کشتی ہماری اوسکے سایہ مین آگئی اور اوسکے ہمراہ چلی گئی یہانتک کہ راہ مل گئی اوسوقت وہ اپنی راہ پر چلا گیا اور
ہم سبکو اوس بلا سے نجات ملی لکھا ہے کہ عمر عنقا کی سترہ سو برس کی ہوتی ہے بعد پانچسو برس کے یہ جانور جفتی کرتا
ہی اور جبکہ مادہ بیضہ دینے کا آتا ہی مادہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے نر اپنی چونچ مین دریا سے پانی لاتا ہے اور مادہ کو
حقنہ دیتا ہے اوسوقت بیضہ بآسانی نکلتا ہے پس نر بیضہ پر بیٹھتا ہے اور مادہ شکار کرتی ہے اور بعد ایکسو پچیس
برس کے بیضہ سے بچہ نکلتا ہے جب بچہ جوان ہوتا ہے اگر وہ مادہ ہی تو اوسکی مان لکڑیان جمع کرتی ہے اور نر و مادہ اپنی
چونچ کو آپسمین گھستے ہین یہانتک کہ اوسمین سے آگ لکڑیون پر گرتی ہی اور وہ لکڑیان روشن ہوتی ہین پس مادہ اوس
آگ مین چلی جاتی ہے تا جل جاوے اور نر اپنے بچہ سے جفتی کرتا ہی اور اگر بچہ نر پیدا ہوتا ہے تو نر یہی عمل کرتا ہی اور جلجاتا ہے
اور بچہ نر مادہ سے جفتی کرتا ہی

صورت سیمرغ کی یہ ہی

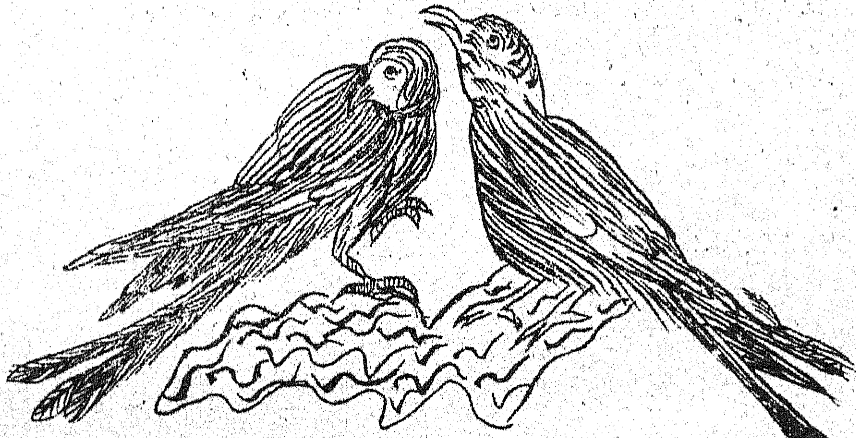


غراب یہ جانور مشہور ہی فارسی مین اسکو کلاغ اور ہندی مین گوّا کہتے ہین سفر ہامی دور دراز کرتا ہی اور اول بعد طلوع فجر کے یہ ہی جانور اوڑتا ہے اسکے بعد اور جانور اوڑتے ہین زلو عزیز رکھتا ہی اور بہت کھاتا ہی اور زمین مین دفن کرتا ہی تا ذخیرہ ہووے اسکی چونچ بہت تیز ہوتی ہے کہ زمین مین اوس سے سوراخ کرلیتا ہے اور اونٹ گھوڑے وغیرہ سے ڈرتا نہین ہے بلکہ اونپر جاکر بیٹھتا ہے کچھوے کی پشت مین سوراخ کرکے کھا جاتا ہے جب اونٹ کی پشت مین زخم ہو جاتا ہے اور اوسمین بدگوشت بڑھ جاتا ہے صاحب اوسکا اونٹ کو صحرا مین چھوڑ دیتا ہے تا کلاغ اوسکے بدگوشت کو دفع کرین اور جب نر اسکا مرجاتا ہی مادہ دوسرے سے جفتی نہین کرتی ہے اور اگر مادہ مرتی ہی تو نر دوسری مادہ سے جفتی نہین کرتا ہی اور جب بچہ بیضہ سے نکلتا ہی سپید ہوتا ہے مادہ اوسکو دیکھکر ڈرتی ہے اور اوسکو چھوڑکر چلی جاتی ہے اللہ تعالی مکھیون کو وہان بھیجتا ہے تا اوس بچہ کے منہ مین چلی جاوین وہ بچہ مکھیون کے کھانے سے قوی ہوتا ہے اور پر بھی نکال لاتا ہے اور وہ سیاہ ہوتے ہین مکحول شامی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ منجملہ دعاون حضرت داؤد علیہ السلام نے دعاؤن مین اللہ تعالی کو ساتھ ایسی خلقت کے ندا کی ہے یا رزاق البغاث فی عشہ ای رزق دینے والے مکھی مچھر کے اونکے آشیانون مین بعد ازان جب اوسکے پر نکلتے ہین اور سیاہ ہوتے ہین مادہ اوسکی اوسکے پاس آتی ہے اور اوسکے ساتھ محبت پیش آتی ہے اور مکھی اور مچھر کو اوسکے نزدیک سے دور کرتی ہے خلف الاحمر نے لکھا ہے کہ مین نے کلاغ کے بچے کو دیکھا کہ اوس سے بدصورت زیادہ کوئی جانور نہین ہوتا ہی یعنی بہت سر بڑا تھا اور بدن چھوٹا اور چونچ بڑی لانبی اور بازو چھوٹے چھوٹے بے پر کے تھے جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے انسان کا سرگین کھانے سے صحت پاتا ہے بعض کلاغ مثل طوطے کے کلام کرتا ہے بلکہ طوطے سے لفظ صاف ادا کرتا ہی **خواص اجزا** اسکی آنکھین الو کی آنکھون کے ساتھ جس قوم کے درمیان مین بخور کرین اونکے آپسمین خصومت واقع ہوگی حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر دل اسکا خشک کرکے کسیکو کھلاوین تمازت آفتاب سے اوسکو تشنگی نہ معلوم ہوگی اگر پتہ اسکا شراب کے ساتھ کوئی شخص کھالے پہلے ہی قدح مین مست ہو جاوے اگر طحال اسکی کسی شخص کے بازو مین باندھین عشق سے وہ شخص پریشان ہو جنگلی کلاغ کا سر اگر جس شخص کو کھلاوین وہ شخص شراب سے نفرت کریگا بیٹ اسکی پارچہ ریشمی نگین مین باندھکر اگر صاحب سعال کے ہاتھ مین باندھے تو سعال منقطع ہو **عقعق**


صورت کوے کی یہ ہے

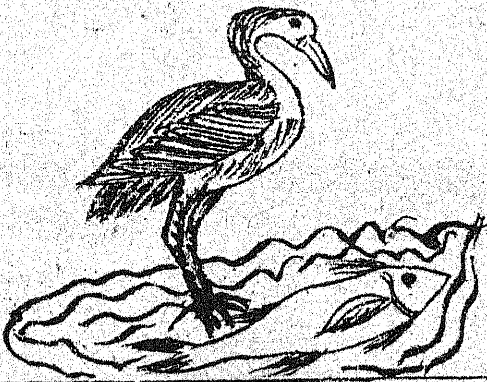
یہ جانور جانوران آبی سے ہے کنارے دریا کے رہتا ہی جب ہوا متغیر ہوتی ہے یہ جانور سب مل کے شہرونکا قصد کرتے ہین اور اوسوقت اپنی قوم مین کوتوال اور چوکیدار معتبر کرتے ہین تا حفاظت سبکی بخوبی کرین اور جب ہوا پر اوڑتے ہین بہت بلند

پروازی کرتے ہین حتی کہ کوئی پرندہ شکاری اوسکو نہین پاتا ہے اور جب مین پیدا نے کے واسطے آتے ہین آواز نہین کرتے ہین اس خوف سے کہ تاکوئی دشمن آواز نہ سنے اس جانور کو نیند آتی ہے سر اپنا درمیان بازو کے رکھکر سو رہتا ہے تا اگر کوئی آفت آوے تو بازو پر ہی سر پر اثر نکری اسلیے کہ اگر سر مین اثر ہوگا تو دماغ مین اذیت پہونچے گی اور سوتے مین ہر ایک ایک ہی پیر سے قائم رہتا ہے اسلیے کہ اوسکو خوف ہوتا ہے کہ اگر دونون پیر پر قائم ہوکر سوئینگا تو بہت غفلت ہو جاویگی اور دشمن بازی لیجاویگا اور کوتوال اور پاسبان نہین سوتے ہین اور سب طرف دیکھا کرتے ہین اگر کسیکو آتے دیکھتے ہین شور و غل کرتے ہین تا سب ہوشیار ہو جاوین **خواص اجزا** بیٹ اسکی کو اوسمین ناک کے اندر نافع ہوگا اس جانور کو ماہی خوار ملک بصرہ اطراف پھیکر فتیلہ تر کرین جو زخم ہوگا اوسکو



صورت غریق کی یہ ہے

غواص فارسی مین کہتے ہین مین ہوتا ہی نہرون پر مچھلی شکار کرتا ہے دیر تک پانی مین سر ڈالے رہتا ہے تا مچھلی دکھلائی دے اور اوسکا شکار کرے ایک امر عجیب اوسمین یہ ہی کہ دیر تک پانی مین سرنگون رہتا ہی اور پانی کے زور سے اوسکو جنبش نہین ہوتی ہی **حکایت** ایک شخص بیان کرتا ہے کہ ایک غواص پانی مین غوطہ لگا کر مچھلی لایا اور کوے نے پانی سے نکلتے ہی اوس سے مچھلی لے لی اوسنے پھر غوطہ مارا اور دوسری مچھلی لاکر کوے کے آگے ڈال دی جب کوا مچھلی کھانے مین مشغول ہوا اسنے کوے کو پکڑ کے پانی مین غوطہ مارا اور دیر تک پانی کے نیچے رہا حتی کہ کوا مر گیا اوسوقت اوسنے پانی سے سر نکالا **خواص اجزا** خون اسکا اگر خشک کرکے فریفتہ کرنا منظور ہو اوسکے اور وہ خون باہم ملاکے اپنے اوسکے اوسکو صبر نہ آویگا رکھے تو جسے اپنی محبت مین سر کے بال جلاکے خاک پاس رکھے ایک ساعت بدون اور یہ ہی اسکی خاصیت یہی تاثیر مشہور و معروف ہے لوگ کہ سانپ اسکی آواز سے



صورت غواص کی یہ ہی

رکھتی ہے **فاختہ** یہ جانور اسکو مبارک جانتے ہین اسلیے

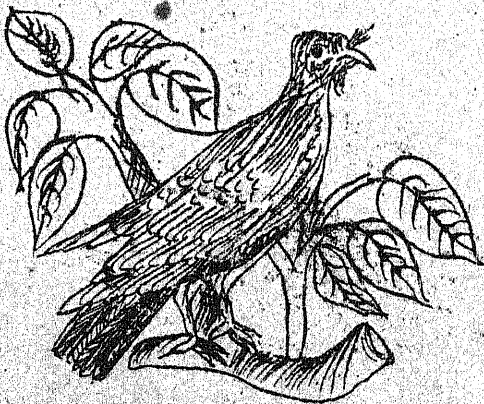
گریز کرتا ہے لکھا ہے کہ بعض شہرون مین سانپ کثرت سے ہوگئے لوگ اونکی کثرت سے پریشان ہوکر کسی طبیب کے پاس شاکی ہوئے اوسنے حکم کیا کہ سب لوگ فاختہ پالین چندروز مین سانپ بھی اوس شہر سے دفع ہوگئے

خواص اجزا

خون اسکا خون کبوتر اور زفت اور قطران کے ساتھ جسکی ناک مین ڈالین اوسکو نیند نہ آویگی


صورت فاختہ کی یہ ہے

قبج یعنے کبک ہے جانور پہاڑون مین رہتا ہے جب برف گرتی ہے صیاد اوسکے شکار کو جاتے ہین عجیب لطف ہوتا ہے کہ صیاد کو دیکھتے ہی سر اپنا برف کے نیچے چھپا لیتی ہے اس گمان سے کہ صیاد مجکو نہ دیکھتا ہوگا جیسے ہم صیاد کو نہین دیکھتے ہین پس صیاد جاکر ایک ایک پکڑ لاتا ہے اور یہ جانور شرمگین ہوتا ہے قفس یا مکانون مین جفتی نہین کرتا ہے جب دو نر ایک مادہ پر لڑتے ہین جو دونون سے غالب رہتا ہے اوسکے ساتھ مادہ ہوتی ہے اور ایک امر عجیب اسکا یہ ہے کہ جب نر آواز کرتا ہے اور بوجہ ہوا کے وہ آواز مادہ کو پہنچتی ہے بیضہ مادہ کے شکم مین پیدا ہوجاتا ہے اور پندرہ بچے دیتی ہے گر دو جگہ مین ایک جگہ نر بیٹھتا ہے اور دوسری جگہ مادہ بیٹھتی ہے سرود اور خوش آوازی کو دوست رکھتا ہے اور اکثر بشوق تمام زمین پر گر پڑتا ہے اور بیہوش ہو جاتا ہے چنانچہ صیاد اوسوقت مین جسقدر چاہتا ہے گرفتار کر لیتا ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور رافع نزول بھی ہو اگر اسکی بیٹ اور پتہ اور مروارید ناسفتہ ہموزن لیکر سرمہ بناوین تو سپیدی چشم کو نافع ہو کبد اسکا اگر بریان کر کے لڑکے کو کھلاوین صرع سے محفوظ رہے خون اسکا اگر آنکھ مین لگاوین شبکوری اور جراحات چشم کو نافع ہو گوشت اسکا فربہی لاتا ہے اور صاحب استسقا کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے اگر بیضہ اسکا مربہ اور پیاز دشتی کے ساتھ کھاوین درد شکم کو نافع ہے **قبر** فارسی مین اسکو چکور کہتے ہین مرغ مثل طاؤس کے چوٹی ہے خوش آوازی کو دوست رکھتا ہے اور بڑا صاحب احتیاط ہوتا ہے اگر کسی مقام مین اوترتا ہے ہر طرف نگران رہتا ہے اور باوجود اس احتیاط کے بہت جلد جال مین پھنستا ہے اور آشیانہ اپنا ایک طرز جدید کا بناتا ہے درخت سے ایک شاخ لیکر مثل


صورت چکور کی یہ ہے

سہ پایہ کے بناتا ہے اور گھاس اسکے گرد لگاتا ہے اور بیضہ اوس آشیانہ کے اندر رکھتا ہے اور آشیانہ کو درخت کے
پتون مین اٹکا دیتا ہے تا دوسرا جانور آشیانہ کو گرا نہ سکے گوشت اسکا دافع قولنج ہے **قطاۃ** فارسی مین اسکو



صورت قبرہ کی یہ ہے

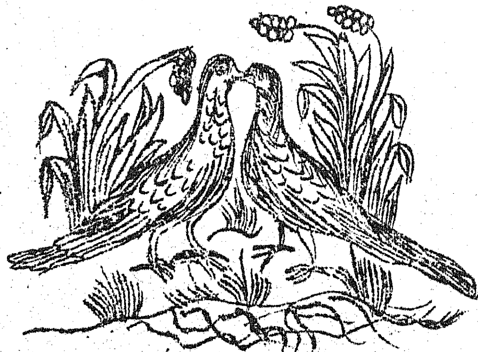
کتو کہتے ہین اور اوسکی آواز کا مفہوم بھی قطا ہی اسوجہ
سے اسکو قطاۃ کہتے ہین یہ جانور صحرا مین بیضہ
دفن کر کی چند روز غائب رہتا ہے بعد ازان آتا ہے
اور اوس مکان سے بیضہ نکال لیتا ہے شبکو
یہ جانور نہین سوتا اور آشیانہ کو چھوڑکر راہ مین
رہتا ہے تا راستہ چلنے والون سے باخبر رہے
لکھا ہے کہ اسکے ایک بیضہ سے زیادہ نہین
ہوتا ہے اور کبھی گھاس کے اندر بہت مختصر مکان
بناتا ہے چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختصار مکان مین اسکے آشیانہ سے تشبیہ دی ہے
جو شخص خدا کے واسطے مسجد بناوے اگرچہ بمقدار آشیانہ قطاۃ کے ہو اللہ تعالی اوسکے واسطے بہشت مین
مکان تیار فرماتا ہے **خواص اجزا** خون اسکا اگر داء الثعلب پر طلا کرین تو نافع ہو اور اگر قضیب پر
لگاوین محرک باہ ہو گوشت اسکا استسقا اور گرفتگی جگر اور سوء مزاجی وغیرہ کا دافع ہے اسکی ہڈی کی خاک
زیت کے ساتھ جس عضو پر لگاوین بال وہان پیدا ہونگے احشا اسکی ہڈی شکستہ اور از جاے رفتہ پر اگر طلا



صورت قطاۃ کی یہ ہے

کرین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین شبکوری کو دفع
ہو **قمری** یہ جانور مشہور ہے خوش آواز ہوتا ہے
لکھا ہے کہ ہمدم اسکی صورت سے بھاگ جاتے
ہین اگر اسکا جوڑا ہلاک ہوجاتا ہے دوسرے
سے جوڑا نہین قبول کرتا ہے اور آخر عمر تک
نوحہ کیا کرتا ہے اور اگر کافوری قمری کا بیضہ
فاختہ کے نیچے رکھین اور فاختہ کا
بیضہ قمری کے نیچے تو دونون سے
نیچے قمری کا بچہ پیدا ہوگا **قوقنس**
یہ جانور عجیب ہے ملک ہند مین ہوتا ہے

صورت قمری کی یہ ہے



تحفة الغرائب مین لکھا ہے کہ جب جانور جفتی کا ارادہ کرتا ہے اولا نر و مادہ لکڑی جمع کر کے آشیانہ بناتے ہین اور اوسپر بیٹھ کے جفتی کرتے ہین اور بعد جفتی کے چونچ آپسمین دونون رگڑتے ہین اوس مین سے آگ نکلتی ہے اور آشیانہ جلجاتا ہے وہ دونون اوسی مین جلکر خاک ہو جاتے ہین پھر جب اوس خاک پر پانی برستا ہے اوسمین سے دو جانور پیدا ہوتے ہین اور اونکے پر نکلتے ہین اور بڑے ہوتے ہین یہی صورت اونکی پیدائش کی ہے

صورت ققنس کی یہ ہے



کرکی فارسی مین اسکو کلنگ کہتے ہین اس جانور مین اتفاق بہت ہوتا ہے ایک دوسرے کی مخالفت نہین کرتا ہے ایک سردار انمین ہوتا ہے سب اوسکی اطاعت کرتے ہین اور باری سے ہر ایک سردار ہوتا ہے اور شام کو مقام محفوظ مین جمع ہوتے ہین اور ہر ایک باری سے پاسبانی کرتا ہے اور وہ تمام رات نہین سوتا ہے ایک پیر سے کھڑا رہتا ہے تا خواب غلبہ نہ کرے جاحظ نے لکھا ہے کہ کلنگ دونون پیر پر اسوجہ سے نہین کھڑا ہوتا ہے کہ شاید زمین مین بوجہ گرانی کے سما جاوے **خواص اجزا** اگر اسکی آنکھ کا سرمہ لگاوین نیند نہ آوے پتہ اسکا آب مرزنجوش کے ساتھ جسطرف لقوہ ہو ناک مین ڈالین اور دوسری جانب ناک مین روغن جوز ڈالین اور سات روز مکان تاریک مین صاحب لقوہ کو بٹھاوین لقوہ زائل ہو اور صاحب صداع کو پتہ اسکا مفید ہے اور سرمہ اسکا مانع نزلہ ہے گوشت اسکا مع چربی پکا کر اگر بہرے کے کان مین عرق اوسکا ڈالین تو نافع ہو مغز اسکا سرکہ اور پیاز دشتی کے ساتھ اگر ملا کر صاحب طحال حمام مین تناول کرین مفید ہے قضیب اسکا خشک بقدر دو درہم کے درد خصیہ اور مثانہ کو نافع ہے بشرطیکہ آب نخود کا استعمال رہے

کردان فارسی مین اسکو چہ پنیہ کہتے ہین گوشت اور چربی اسکی محرک شہوت ہے **لقلق** کہتے

یہ جانور مشہور ہے نام اسکا
مثل قطا کے غذا اسکی
مقام بلند پر مثل منارہ یا
بناتا ہے کہ ہر ایک کا گذر
اور اگر شاید ہو تو خراب
نہین ہوتا ہے اور کیا
بناتا ہے ایک ملک گرم
لکھا ہے کہ ایک اسکی
وبا کی آمد ہوتی ہے اگر بیضے
اپنا چھوڑکر چلا جاتا ہے
اسی واسطے تمام عوام اسکے
کے واسطے خوب ہے
اسکو بوتیمار کہتے ہین گردن
ہین جاحظ نے لکھا ہے
اس جانور کا ہے یہ جانور
رہتا ہے اور جب پانی نہر
غمناک ہوتا ہے اور پانی
کہ اگر پانی مین پی لون تو پانی
ضرورت لوگ تشنہ رہین
ہو جاتا ہے مکا اسکو
کہتے ہین صحرا مین رہتا ہے
بناتا ہے سانپ اسکے
ہلاک کرتا ہے ہشام ابن
سانپ نے اسکے بچو نکو
فریاد کنان پھرتی تھی

صورت کلنگ کی یہ ہے



صورت کردان کی یہ ہے



صورت لقلق کی یہ ہے



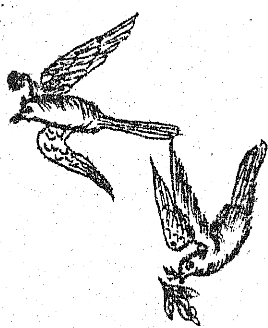
صورت بگلے کی یہ ہے

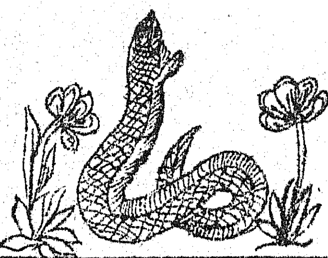


اسکی آواز کے مفہوم پر ہے
سانپ سے آشیانہ اپنا
درخت بلند کے بطرز عجیب
وہانتک دشوار ہوتا ہے
کرنے سے خراب
عقلمند ہوتا ہے کہ دو آشیانے
اور ایک ملک سرزمین شیخ میں
عقلمندی یہ ہے کہ جب
بھی دیئے ہون آشیانہ
حشرات الارض کا دشمن ہے
بھاگتے ہین بقیہ اسکا خضاب
مالک البحرین فارسی میں
اور پیر اسکے دراز ہوتے
کہ عجائب دنیا سے فضل
ہمیشہ نہرون کے کنارے
مین کم ہو جاتا ہے نہایت
نہین پیتا ہے اس خوف سے
کم ہو جاوے گا اور وقت
گے اور خود تشنگی سے ہلاک
فارسی مین شیان غریب
اور آشیانہ عجیب غریب
بچون کو جب دیکھتا ہے
سالم نے لکھا ہے کہ ایک
کھالیا مکا سانپ کے گرد
اور سانپ منہ اپنا کھولے تھا

تاکہ اوسکو بھی کھالے
جگہ سے توڑ کر کے سانپ
اوسی وقت ہلاک ہوگیا
کرگس کہتے ہین یہ جانور بڑا حریص
ہے اسقدر رکھتا ہے کہ اور نے
لکھا ہے کہ عمر اسکی ہزار برس
ہوتی ہے اور آشیانہ ایسے
ہے کہ کوئی جانور وہان نہ پہنچ
بیضہ دیتا ہے برگ ولیب

صورت سمکا کی یہ ہے





مکانے ایک گھانس اوسی
کے منہ مین چھوڑ دی سانپ
نسر فارسی مین اسکو
ہوتا ہے جب کسی مردار کو پاتا
کی طاقت نہین رہتی ہے
کی ہوتی ہے بلکہ کبھی انڈا بھی
مقام بلند اور تنگ مین بناتا
سکے لکھا ہے کہ نر جب
لاکر آشیانہ مین رکھتا ہے

تا خفاش اوسکے بیضون سے تعرض نکرے اور جب ایام بیضہ دینے کے قریب آتے ہین نر اسکا ملک ہند
کی طرف جاکر آس پتھر لاتا ہے اور مادہ کے نیچے رکھتا ہے تا بیضہ دینے مین اوسکو تکلیف نہو اور جب بیمار
ہوتا ہے انسان کا گوشت کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب اسکی بصارت مین فرق آتا ہے آدمی کا پتہ
اپنی آنکھون مین ملتا ہے پھر روشنی بدستور آجاتی ہے گلاب کی خوشبو اوسکو نقصان کرتی ہے اور طبیعت اوسکی
متحمل خوشبو کی اسوجہ سے نہین ہوتی ہے کہ وہ مردار خوار ہے اور بدبو اوسکو پسند ہے لشکرون کے ساتھ بطمع
مردار رہتا ہے اور حاجیون کے بھی ساتھ رہتا ہے اسلیے کہ وہ لوگ اونٹ کو جب کہ وہ مجروح اور معذور ہوتا ہے
صحرا مین چھوڑ دیا کرتے ہین **خواص اجزا** پتہ اسکا اگر بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر
سات مرتبہ آنکھ مین لگاوین تو رمد اور نزلہ اور شبکوری زائل ہو گوشت اسکا نمک اور کمون اور شہد کے ساتھ
ہوام گزیدہ کو بہت نافع ہے اور چربی اسکی اگر بہرے کے کان مین ڈالدین تو نافع ہو **نعامہ** فارسی مین

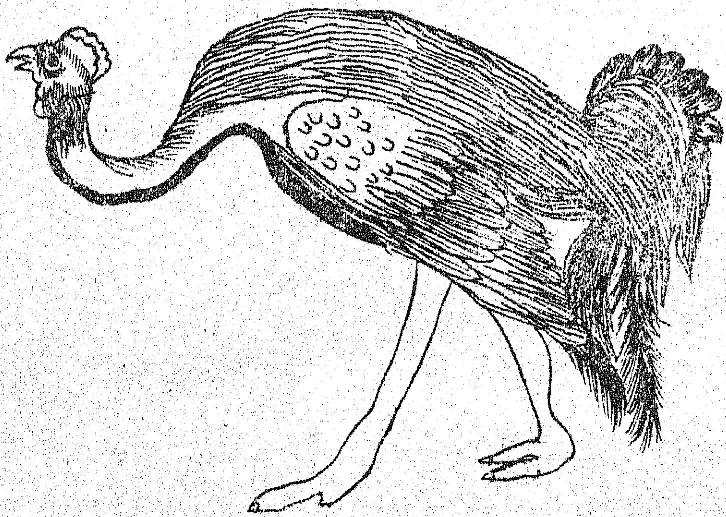
اسکو شتر مرغ کہتے ہین گردن
ہوتے ہین اور چونچ اور بازو
شامہ اور سامعہ اسکی بہت
پتھر کھالیتا ہے اور سبب
ہوجاتے ہین اور کچھ اوسکو
حتی کہ اگر سو دینار کے وزن
اوسکے آگے ڈالدین تو وہ

صورت کرگس کی یہ ہے



اور پیر اسکے اونٹ کے ایسے
اور پر مثل مرغ کے قوت
تیز ہوتی ہے یہ جانور کنکر
حرارت مزاجیہ کے وہ ہضم
نقصان نہین ہوتا ہے
کا پتھر آگ مین گرم کرکے
اوٹھاکر کھالے گا اور اوسکو

کچھ نقصان نہ پہونچے گا اور دوڑ مین کوئی جانور اس سے آگے نہین جاسکتا ہے گرمی کی فصل مین جب خربا سرخ ہوتا ہے اسکے پر بھی سرخ ہوجاتے ہین جب بیضہ دیتا ہے بیسں عدد ہوتے ہین اونکو تین حصہ کرتا ہے ایک حصہ آفتاب کے سامنے اور دوسرا خاک کے نیچے اور تیسرا اپنے نیچے رکھتا ہے جب بچے نکلتے ہین جو حصہ آفتاب



صورت اشتر مرغ کی یہ ہے

مین ہوتا ہے اوسکو توڑکر بچونکی غذا کرتا ہے اور جو حصہ خاک کے نیچے ہوتا ہے اوسکو بھی توڑ کے ڈالدیتا ہے تا مکھی وغیرہ اوسپر جمع ہون اور مکھی وغیرہ بچون کی غذا ہوویں اہل عرب حماقت مین اسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اسلیے کہ اکثر بھول اپنے دوسرے جانور کے بیضہ پر جابیٹھتا ہے اور اپنے بیضون کو بھول جاتا ہے اور ایک حماقت یہی ہے کہ غذا کے خیال سے کہ بیضے اپنے رائگان کرتا ہے

خواص اجزا پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم دفع ہو گوشت اسکا دافع امراض ریاحی اور قاطع نوازل ہے چربی اسکی دافع اورام ہے پوست اسکے بیضہ کا اگر دیگ مین ڈالدین گوشت جلد پختہ ہوجاتا ہے **ہدہد** یہ جانور مشہور و معروف ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے قتل سے ممانعت فرمائی ہے اسوجہ سے کہ اسنے حضرت سلیمان علیہ السلام کی رہبری کی تھی لکھا ہے کہ ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک روز آپ میری دعوت قبول فرمائیے اور غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیے آپ نے ارشاد کیا کہ مین تنہا آؤن اوسنے عرض کیا کہ مع لشکر فلان روز فلان جزیرے مین تشریف لائیے سلیمان علیہ السلام روز معینہ کو وہان تشریف لے گئے ہدہد نے ایک ٹیڑی پکڑکے گردن اوسکی کاٹ ڈالی اور اوسکو دریا مین ڈالدیا اور کہا کہ اوسکو تناول فرمائیے یہ شوربا ہے ٹیڑی کے گوشت کا حضرت سلیمان علیہ السلام اور آپ کا لشکر ایک سال تک اوسکے اس قول پر خندہ زن رہا ہدہد کے جسم سے بدبو آتی ہے بعض کہتے ہین کہ یہ جانور اپنے آشیانہ کو انسان کے سرگین سے آلودہ کرتا ہے اسیوجہ سے یہ بدبو اوسکے جسم سے آتی ہے جب

بچے اسکے دیکھتے ہین کہ یہ ضعیف ہوگیا ہے پر اسکے نوچ ڈالتے ہین اور اوسکو اپنے بازو کے نیچے رکھتے ہین چند روز مین وہ پھر جوان ہوجاتا ہے حالت مرض مین پہاڑی بچھو کھانے سے صحت پاتا ہے اگر بچہ اسکا سرطان پر باندھین تحلیل کردے **خواص اجزا** اگر اسکے سر کا تاج سر پر باندھین صداع کو نافع ہو آنکھ اسکی اگر خشک کرکے روغن کے ساتھ منہ پر ملین دوستی زیادہ ہو اور اگر سرھانے رکھین نیند نہ آوے اور اگر اپنے پاس رکھین بھولی بات یاد آوے اور اگر صاحب جذام کی گردن مین باندھین تو اوسکو نفع بخشے زبان اسکی جو شخص اپنے پاس رکھے دشمن پر فتحیاب ہو دل اسکا کمر مین باندھنا مقوی باہ ہے اور اگر بریان کرکے ایک روٹی کے ساتھ دو آدمی کھالین دونون مین دوستی پیدا ہوگی پتہ اسکا صاحب فالج کو مفید ہے دہنا بازو اسکا جسکے سرھانے رکھین اوسکو نیند آویگی اور اگر بہت دیر تک رکھین تو نیند نہ آویگی اور جہان کبوتر کے آشیانے بہت ہون اگر وہان جلاوین تو تمام کبوتر وہان سے بھاگ جاوین گوشت اسکا خشک کرکے پیس آٹے مین ملاکر روٹی پکاوین پس جو جو اوس روٹی کو کھاویگا اونمین دوستی اور محبت پیدا ہوگی ہڈی اسکی جس مکان مین جلاوین تمام ہوام وہان کے مر جاوینگے اور مدت تک وہان ہوام نہ آوینگے ناخن اوسکے اگر جلاکر خاک اوسکی عورت کھلاوے اور مرد سے ہم صحبت ہو تو حاملہ ہوگی اگر ہدہد کو اوس شخص کے دروازے پر ذبح کرین جسکا نام اسماعیل ہو اور خون کو شکر اور غالیہ مین ملاکر جو شخص استعمال کرے لوگ اوسکو دوست رکھینگے



صورت ہدہد کی یہ ہے

وطواط اسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر پانی مین وطواط غرق ہوجاوے اوس پانی کو جو شخص تناول کرے ایک مہینہ تک نیند نہ آویگی اور اگر انسان کے بال وطواط کے باندھ کر چھوڑ دین جبتک کہ وہ بال اوسکے بندھے رہینگے وہ ہلاک نہ ہوگا اسکو نیند نہ آویگی **خواص اجزا** اگر سر اسکا تکیہ کے اندر رکھین جو شخص اوسپر سر رکھے گا نیند اوسپر غالب ہوگی اور اگر دماغ اسکا شہد کے ساتھ آنکھ مین لگاوین مانع نزلہ ہو اور اگر روغن گل مین ملاکر عرق النسا پر استعمال کرین تو درد مین سکون ہو

پیرانہ یہ جانور چھوٹا ہوتا ہے اور اگر شب کو اوڑتا ہے جو دیکھتا ہے یہی تصور کرتا ہے کہ شعلہ آتش اوڑا جاتا ہے **یمامہ** یہ کبوتر مشابہ ہوتا ہے مکانون مین رہتا ہے اور بیٹھے

بہت دیکھتا ہے اور مثل انسان کے اسکے نر و مادہ مین مباس
وغیرہ ہوتا ہے مادہ بیضون پر بیٹھتی ہے اور پرورش بچون کی
نر کرتا ہے اگر وقت بیضہ کے رعد کی آواز اسکے کان مین
آتی ہے بیضون سے اوٹھ جاتی ہے اسلیے کہ بیضے
رعد کی آواز سے خراب ہو جاتے ہین ایک امر عجیب
انہین یہ ہے کہ جب بیضون مین بچے تیار ہوتے ہین پہلے
جسمین نر ہوتا ہے اوسکو توڑتا ہے اسلیے کہ نر مادہ سے
پہلے بیضہ مین تیار ہوتا ہے جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے
برگ نے کھاتا ہے صحت حاصل ہوتی ہے خواص

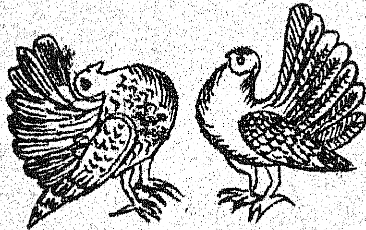
اسکے اجزا کا حمام یعنی کبوتر کے بیان مین
مذکور ہو چکا ہے

نوع ہفتم
ہوام کے بیان مین

اس نوع کا ضبط بوجہ کثرت کے کسی سے نہین ہوسکا خلقت
اس نوع کی ہوا فاسدہ عفنہ سے ہوئی تا ہوا صاف ہو اور فاسد نہو اسلیے کہ فساد
ہوا سے وبا پیدا ہوتی ہے اور صفائی ہوا مین مصالح عباد کثیر ہین اگرچہ [illegible]
ونکی نیش سے آدمی کو مضرت بھی ہے مگر حکیم مطلق مصالح
کلی کو مفاسد جزئی کے واسطے دفع نہین کرتا ہے جیسے
وجود مطر مین مصالح کلی ہین مثل اجبار بلاد و عباد کے
باوجودیکہ عمارت کہنہ کو اوس سے ضرر ہے خالق عالم بارش کو
عمارت کہنہ کے سبب سے حبس نہین کرتا ہے پس حکیم
مطلق نے عفونات سے حیوان پیدا فرمائے اور اونمین
سے بعض کو بعض کی غذا فرمائی ورنہ تمام کرہ ہوا انسے بھر جاتا اور نہایت تکلیف ہوتی ملکوت مین کوئی ذرہ حکمت سے
خالی نہین ہے اور ہر ذرہ مین فوائد بیشمار ہین مگر وقوف ہر فائدہ پر انسان کی طاقت سے خارج ہے جسکی حیوان
کے نیش مین زہر ہے اوسیکے گوشت سے اذیت اوسکی دفع ہوتی ہے اطبا متقدمین نے اسیوجہ سے اسکا
تریاک مین داخل کیا ہے اور تجربہ اسپر شاہد ہے اگر کسیکو عقرب نیش مارے اوسکے جسم کی رطوبت موضع
نیش پر لگاوین فی الحال درد مین سکون ہو ایام سرما مین اس نوع کا حال متغیر ہوتا ہے بعض بوجہ سردی کے

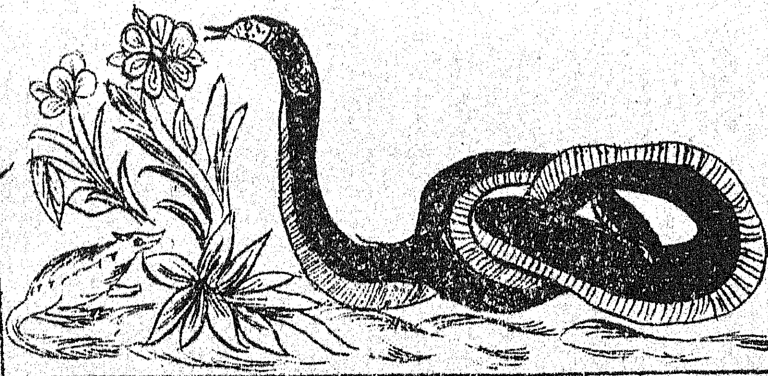

صورت وطواط کی یہ ہے


صورت براعہ کی یہ ہے

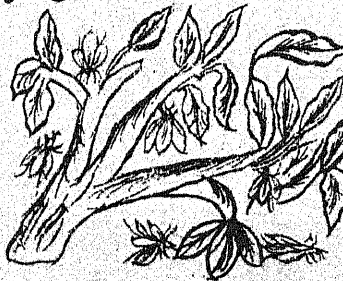

صورت یمامہ کی یہ ہے

ہلاک ہوجاتے ہین مثل مچھر وپسو وغیرہ کے اور بعض اندون مین زمین کے نیچے چلے جاتے ہین اور کچھ نہین کھاتے ہین مانند سانپ وبچھو وغیرہ کے اور بعض پہلے سے ذخیرہ کرلیتے ہین مثل چیونٹی اور مکھی کے اس مقام مین بعض کا ذکر بترتیب حروف معجم کیا جاتا ہے **ارضہ** یہ کیڑا اسپید اور چھوٹا ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چار روز ایک لکڑی کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے انتقال فرمایا اس کیڑے نے اوس لکڑی کو کھالیا آپ کی نعش مبارک زمین پر آگئی اوسوقت شیاطین کو آپ کے انتقال کی کیفیت معلوم ہوئی اور آشیانہ بنانے کا طریقہ عجیب ہے بعض کہتے ہین کہ اسکے جسم مین رطوبت بہت ہوتی ہے مٹی کو جمع کرکے اوسپر بیٹھا کرتا ہے رفتہ رفتہ اوسکی رطوبت سے جب وہ مٹی تر ہوجاتی ہے اوسکا مکان بنتا ہے لکھا ہے کہ ارضہ نے اوّلا بہت مکان خراب کیے تھے پس حق تعالی نے چیونٹی کو اوسپر مسلط کیا باوجودیکہ جثہ چیونٹی کا اسکے جثہ سے بہت کم ہے مگر جب اسکی پشت کی طرف آتی ہے شکار کرلیجاتی ہے اور جب سامنے سے آتی ہے غالب نہین ہوتی ہے **افعی** ایک قسم ہے سانپ کی دم اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور سب قسمون سے زیادہ خبیث ہوتا ہے آنکھین اسکی طولانی اور ظاہر ہوتی ہین لکھا ہے کہ اگر آنکھین اسکی جاتی رہتی ہین چلا جاتا ہے اور چار مہینے زمین کے نیچے پوشیدہ رہتا ہے بعدہ ویسا ہی اندھا نکلکر درخت رازیانج کی تلاش مین جاتا ہے اور اوس درخت مین اپنی آنکھین گھستا ہے قدرت خدا سے آنکھین اوسکی پھر روشن ہوجاتی ہین لکھا ہے کہ اگر دم یا دانت اوسکے قطع کرین بعد تین روز کے پھر نکل آتے ہین اور اگر اوسکو ذبح کرین تین روز تک متحرک رہتا ہے عورت اسکی بقر وحشی ہے جب وہ افعی کو دیکھتی ہے فی الفور کھا جاتی ہے کہتے ہین کہ ایام گرما مین وقت شب کے یہ سانپ راہ مین اپنے جسم کو لپیٹ کر پڑا رہتا ہے تا کوئی جانور اوسپر پیر رکھدے تو اوسکو کاٹ کھاوے زہر اسکا نہایت سریع الاثر ہے لکھا ہے کہ اگر اونٹ کے لب مین کاٹتا ہے فورًا وہ اونٹ مرجاتا ہے اور اگر بچہ بھی اوسکے شکم مین ہو تو وہ بھی مرجاتا ہے بلکہ بچہ اونٹ سے پہلے ہلاک ہوجاتا ہے جب افعی بیمار ہوتا ہے برگ درخت زیتون کھانے سے صحت پاتا ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا زہر قاتل ہے بہت کم علاج اوسکو نافع ہوتا ہے اگر اسکا خون آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور شب کوری زائل ہو اور اگر کوئی شخص بغل کے بال اوکھیڑکر چربی اسکی طلا کرے پھر بال وہان نہ پیدا ہونگے قلب اسکا خشک کرکے جو شخص اپنے پاس رکھے جادو اوسپر اثر نکریگا اور تپ ربع کو بھی مفید ہے حکیم بقراط کے نزدیک گوشت اسکا دافع امراض صعب ہے اور اعصاب کو بھی قوی کرتا ہے اور پیری کا بھی دیر مین لاتا ہے اور مستسقی کو نافع ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا جذام اور تاریکی چشم کو نافع ہے اور محرک شہوت جماع ہے اگر افعی کو روغن زیت مین پکاکر بدن مین لگاوین تو بال اوس مقام مین نہ پیدا ہونگے اور گوشت اسکا مار گزیدہ کو نافع ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص کسی درخت کے نیچے

سوتا تھا ایک سانپ نے اوسکے ہاتھ مین کاٹا بعد غفلت کے جب ویسی تشنگی غالب ہوئی اوٹھا اور قریب حوض کے کہ اوسی مقام پر تھا گیا اور پانی تناول کیا معًا درد مین سکون ہوا اوسکو تعجب ہوا اور ایک لکڑی لیکر اوس حوض کے پانی کو دیکھنے لگا پس دیکھا کہ دو افعی آپسمین لڑکر مرگئے اور پانی مین سڑبھی گئے ہین پس اسکو معلوم ہوا کہ انھین کے اثر سے مجکو شفا حاصل ہوئی شیخ نے لکھا ہی کہ اسکے پوست کی خاک داءالثعلب کو نافع ہی پوست یا سر اسکا اگر حاملہ باندھ لے تو اسقاط حمل نہو اور وضع حمل مین آسانی ہو لکھا ہی کہ اگر کسی کو افعی کاٹے افعی کے دو ٹکڑے کرکے مقام زخم پر رکھدین درد مین سکون پیدا ہوگا لکھا ہے کہ جو شخص نیلا سوت اور ارجونی افعی کے حلق مین اس طور پر باندھے کہ اوسکو کسیقدر تکلیف ہو اور پھر کھول کے اپنے پاس رکھے جس شخص کے حلق مین درد ہو اگر اوسکو باندھین تومعًا سکون ہوگا


صورت افعی کی یہ ہے

برغوث یعنی پسو فارسی مین اوسکو کیک کہتے ہین رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہی اور کثرت سے پیدا ہوتا ہے جب انسان کو نظر پڑتا ہے اوسکے دہنے بائین جست کرتا ہے تا انسان کی نظر سے غائب ہو جاوے جاحظ نے لکھا ہی کہ برغوث ہاتھی کے ہمشکل ہوتا ہے اور بیضیہ دیتا ہے اور اوس سے بچہ نکلتا ہے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ عمر برغوث کی پانچ روز سے زیادہ کی نہین ہوتی ہے اور یحیی ابن خالد نے لکھا ہے کہ جب برغوث کے پر نکل آتے ہین پروانہ ہو جاتا ہے لکھا ہی کہ برغوث کیڑے کی جون کو کھا جاتا ہی اور برگ خرزہرہ کی بو سے ہلاک ہو جاتا ہی


صورت پسو کی یہ ہی

بعوض یعنی مچھر یہ کیڑا ہاتھی کے ہمشکل ہوتا ہے جسقدر عضو ہاتھی کے ہوتے ہین اوسیقدر اسکے بھی ہوتی ہین بلکہ دو بازو ہاتھی سے اسکے زیادہ ہوتے ہین جثہ اسکا اسقدر چھوٹا ہوتا ہے کہ نظر اوسکے احساس سے قاصر ہے اور باوجود اس قلت جثہ کے سب اعضاے ظاہرہ اور باطنہ اوسکو عنایت کیے اور قواے خمسہ بھی مرحمت ہوے فسبحان من خلق لہ الاعضاء الظاہرۃ والباطنۃ وخلق

فی دماغ الفیل البعوض کما فی الحیوانات الکبار فانہ لا یعرف دقائق حکمتہ الا ھو سونڈ اسکی بال سے بھی باریک ہوتی ہے اور باوجود اس باریکی کے مجوف ہوتی ہے چونکہ جسم سے خون نکالتا ہے حتی کہ ہاتھی اور بھینس کی کھال بہت سخت ہوتی ہے اوسمین سے بھی سونڈ سے خون نکال لیتا ہے اور ہاتھی اور بھینس مچھر کی وجہ سے پانی مین بھاگ جاتے ہین ببول کے گوند کی تین گولیان بناوین اور ہر گولی مین ایک مچھر رکھدین اور صاحب تپ نوبت کے دن ایک گولی حلق کے نیچے اوتار جاوے عارضہ دفع ہوگا

صورت مچھر کی یہ ہے

ثعبان یعنی اژدہا یہ حیوان عظیم الجثہ ہے ہیبت ناک شکل رکھتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ چھوٹا اس نوع کا پانچ گز کا ہوتا ہے اور بڑا تیس گز کا اور اس سے زائد بھی ہوتا ہے اسکی دو آنکھین بہت بڑی ہوتی ہین اور نیچے کے جبڑے کے نیچے ایک بڑی گرہ سی ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ سانپ ملک نوبہ اور ہند مین بہت ہوتا ہے منہ اسکا زرد یا سیاہ نہایت سخت اور کشادہ ہوتا ہے اور بھوین اسقدر دراز ہوتی ہین کہ آنکھین اونکی حجاب مین رہتی ہین اور گردن سطبر ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ مینے اس نوع کا سانپ دیکھا اور گردن پر بہت بال تھے نر اسکا مادہ سے زیادہ خبیث ہوتا ہے جس حیوان کو پاتا ہے کھا جاتا ہے بعدہ کسی درخت مین اپنے جسم کو لپیٹتا ہے تا اوس حیوان کی ہڈیان ٹوٹ جاوین اسکی باطن مین اسقدر حرارت ہے کہ جو شی کھاتا ہے ہضم ہوجاتی ہے اور اکثر پانی مین رہا کرتا ہے آبی ہوجاتا ہے اور اکثر صحرا مین رہتا ہے تو صحرائی ہوجاتا ہے بلند پہاڑون پہ جاتا ہے تا برودت ہوا کی منقطع ہووے اور جس چیز پر گذرتا ہے اوسکو جلا دیتا ہے

خواص اجزا دل اسکا جو شخص کھاوے شجاع ہو پوست اسکا اگر عاشق کے باندھین عشق اوس سے زائل ہو اور جو شخص اسکے پوست کا ایک ذرہ بھی اپنے پاس رکھے تمام حیوان مسخر ہون سر اوسکا اگر کسی مقام مین دفن کرین کار خیر اوس مکان مین بہت ہونگے اور وہان کے باشندے خوشحال رہینگے

صورت اژدہے کی یہ ہے

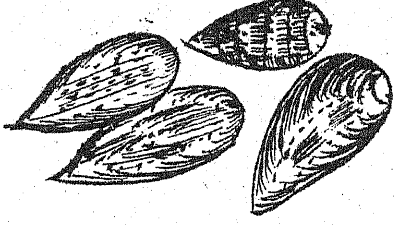


جراد یعنی ٹیڑی یہ جانور دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو فارس کہتے ہین اور یہ قسم ہوا مین بہت اوڑتی ہے اور ایک قسم کو راجل کہتے ہین یہ قسم جست کرتی ہے جب ایام بہار آتے ہین گھانس کھاتی ہے اور زمین نرم اور پاک ڈھونڈھکر اوسمین بیضہ دیتی ہے لکھا ہے کہ ہر ایک ٹیڑی ساٹھ بیضے دیتی ہے اور جب بیضہ دیتی ہے اونکو زمین مین دفن کرکے چلی جاتی ہے بعض کو جانور نکال کر کھا جاتے ہین اور بعض بوجہ سردی کے تلف ہوجاتے ہین بعدہ جب فصل ربیع آتی ہے بقیہ بیضیون کو شق کرتی ہے اوسمین سے بچے مثل پسو کے نکلتے ہین اور زراعت وغیرہ وہانکی کھا جاتے ہین اور قوی ہوکر اوڑتے ہین اور دوسرے ملک مین جاکر وہان بیضہ دیتی ہے اور ہمیشہ اوسکا یہی دستور رہتا ہے صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ جب جراد کسی مقام کا قصد کرتی ہے اگر وہانکے باشندے اوسوقت چھپ رہین تو وہان سے چلی جاویگی اور مقام تکینگی اور بعض جراد کو پکڑکے جلا دین تو سب وہان سے چلی جاویگی یا مر جاویگی **خواص اجزا** اگر لانبے پیر کی ٹیڑی صاحب تپ ربع کی گردن مین لٹکا دین تو نافع ہو اور اگر صاحب بواسیر کے دامن کے نیچے بخور کرین یا صاحب عسر البول کے دامن کے نیچے جلا دین تو نافع ہو خاک اسکی ناسور کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ پیر اسکے دافع ثالیل ہین


صورت ٹیڑی کی یہ ہے

حربا یعنی گرگٹ یہ جانور چھپکلی سے جثہ مین زائد ہوتا ہے منہ اسکا آفتاب کی طرف رہتا ہے اسیوجہ سے اسکو اہل فارس آفتاب پرست کہتے ہین رنگ اسکا خاکی ہوتا ہے بعد ازان گرمی آفتاب سے زرد اور سبز ہوجاتا ہے لکھا ہے کہ رنگ مختلف ہوتا ہے باختلاف ساعت روز کے ہر ساعت رنگ اوسکا دگرگون ہوتا ہے کوئی شخص اسکی طرف قصد کرتا ہے یہ جانور جسم اپنا زیادہ کر لیتا ہے تا وہ ڈر جاوے اور اس فعل سے اوسکو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے **خواص اجزا** اگر اس جانور کو تین شبانہ روز زمین کے نیچے دفن کرین بعدہ تین شبانہ روز آگ کے نیچے رکھین بعد ازان صاحب صرع کی گردن مین باندھین تو نافع ہو اگر پوست اسکا کھیت یا گانو کے کنارے نکالکر مقام بلند مین لٹکا دین تو اوس گانون سے اکثر آفات مندفع ہون **حلزون** جانور سیپ مین پیدا ہوتا ہے کنارہ دریا اور نہر وغیرہ کی دستیاب ہوتا ہے شخص دیکھتا ہے اوسکو گمان ہوتا ہے کہ سیپ ہے اور یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین کیڑا ہے سر اوس پتھر سے باہر نکالتا ہے آنکھ کان اسکے بہت خوبصورت ہوتی ہین اور پوست اسکا بہت رنگ ہوتا ہے نصف جسم اپنا اوس پتھر سے نکالکر چلتا پھرتا ہے اور غذا طلب کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر حلزون پیشانی پر طلا کرین نافع نزول آب ہو

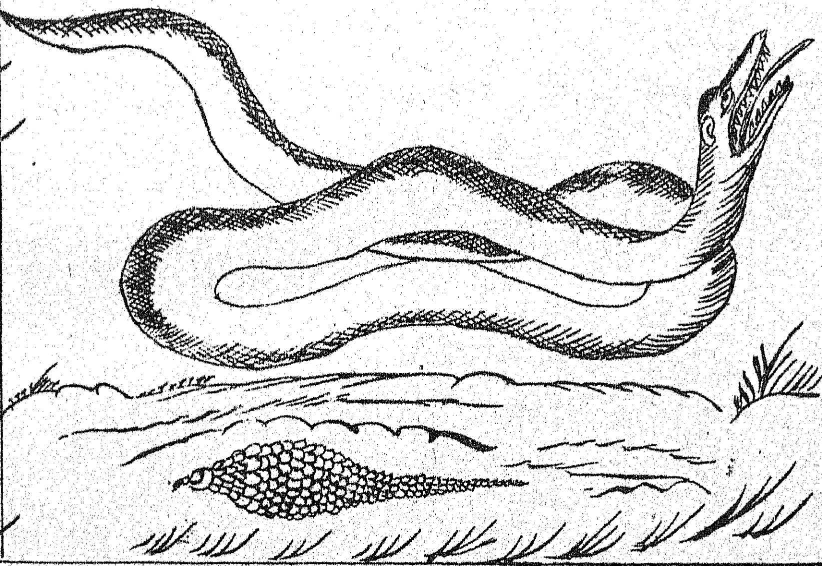

صورت گرگٹ کی یہ ہے



صورت حلزون کی یہ ہی

حیہ یعنی سانپ پر اسکا سبکے زہرون سے زیادہ
قاتل ہے لکھا ہی کہ اگر انسان کے بال کھاری پانی مین
پڑے ہین اور مدت دراز تک حرارت آفتاب کی اوسمین
اثر کرے تو وہ بال سانپ ہو جاوینگے ایک قسم سانپ
کی ہے کہ انسان سے متعرض نہین ہوتی ہے مگر اوسوقت
کہ اوسپر کوئی پیر رکھدے اور ایک قسم وہ ہی کہ جبتک اوسکے بیضے یا بچے کو کوئی اذیت نہین دیتا ہے اوسوقت تک
نہین کاٹتی ہے اور ایک قسم وہ ہی کہ جب خود تکلیف اوٹھالیتی ہے اوسوقت انسان کے کاٹنے کا قصد کرتی
ہے ایک قسم کا سانپ ہی کہ اوسکے زہر نہین ہوتا ہے اور نام اوسکا حفات ہے اور ایک قسم کا نام ملک ہے
اوسکے سر پر سپید خطوط ہوتے ہین اور جب زمین پر چلتا ہے جس شے پر گذرتا ہی وہ جل جاتی ہے اور تمام جانور اوسسے
پوشیدہ رہتا ہے اور جو جانور اوسکی آواز سنتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے اور درازی اسکی ایک بالشت کی ہوتی ہے
یہ سانپ جسم اپنا فربہ کرتا ہے اور خون اوسکے جسم سے جاری ہوتا ہی پس جو درندہ اوسمین سے کھالیتا ہی مر جاتا
ہے ابو الفرج عبید اللہ نے لکھا ہی کہ سب سانپون کی تین قسمین ہین قسم اول قویہ ہے اوسمین بہت قوت
ہوتی ہے اور زہر اوسکا بہت جلد اثر کرتا ہے قسم دوم ضعیفہ ہی کہ زہر اوسکا تدبیر سے دفع ہو سکتا ہے قسم سوم
معتدلہ ہی کہ صلاحیت تریاک کی رکھتی ہے عجائب سانپ سے ایک یہ امر ہی کہ جب کوئی سانپ کا قصد کرتا ہے اور اوسکو
یقین ہوتا ہے کہ مین کشتہ ہو جاؤنگا سر اپنا اپنے جسم مین چھپا لیتا ہے تا ضرب سر پر نہ پہونچے لکھا ہی کہ ہزار
برس زندہ رہتا ہی اور ہر سال ایک کھال گراتا ہے اور ایک نقطہ پشت پر ظاہر ہوتا ہے وہی نقطہ اوسکی عمر کا شمار ہی
اسکے تیس بیضے ہوتے ہین اکثر چیونٹی اور مچھر اوسکے بیضے خراب کرتے ہین مگر بعض سلامت بھی رہتے ہین جب سانپ کے
بچھو نیش مارتا ہی نمک تلاش کرتا ہے اور اوسمین سلامت رہتا ہے اور اگر نمک نہین پاتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے ایک
قسم کا سانپ ہوتا ہے اگر اوسکو لکڑی سے مارین ضارب فورًا ہلاک ہو جاوے اور ایک قسم کا سانپ ہوتا ہے
سرخ رنگ اور باریک جسکو دیکھتا ہے اوسکی طرف جست کرتا ہے اور کاٹ کھاتا ہی وہ شخص فورًا ہلاک ہو جاتا ہی
ابو جعفر نکعوف نحوی نے لکھا ہے کہ ہمارے ملک مین ایک سانپ ہوتا ہے کہ چھوٹے جانورون کو عجیب حیلہ سے
شکار کرتا ہے اور وہ حیلہ یہ ہے کہ جب دوپہر ہوتی ہے اور خوب گرمی ہوتی ہے جسم اپنا خاک مین چھپاتا ہے اور سر
باہر نکالے رہتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی درخت کی جڑ ہے پس جانور بوجہ شدت گرمی کے اوسپر آکر بیٹھتا ہی سانپ
اوسکو پکڑ کے کھالیتا ہے **خواص اجزا** دانت اوسکے اگر زندگی مین توڑے ہون صاحب تپ ربع کو
نافع ہین شیخ نے لکھا ہی کہ گوشت اسکا مقوی ہے اور حافظ حواس اور جوانی ہے اور جذام اور داء الثعلب کو

بھی نافع ہے محمد ابن زکریا نے لکھا ہے کہ گوشت کہنہ سانپ کا مستسقی کو مفید ہے حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ امراض عصب کو
سود مند ہے چربی اسکی نمک کے ساتھ بواسیر کو نافع ہے کینچل اسکی سرکہ مین پکا کر منہ مین رکھین درد دندان کو نافع
ہے اگر پوست اسکا ظرف مسی مین جلاوین درد ہائے چشم کو مفید ہے اور سبزی چشم کو سیاہ کرتا ہے جو شخص ایک فلس
اسکا کھالے ایک سال آنکھ مین درد نہو اور جو شخص دو کھالے دو برس درد نہو اور اگر دردزہ مین عورت کے باندھین
وضع حمل مین آسانی ہو جسم اسکا اگر جلا کر خاک اوسکی آنکھ مین لگاوین سل کو دفع کرے اور آب نزلہ کو بھی منع کرے
حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ شوربا اسکا مقوی بصر ہے سفیدہ اسکا اوان مین پیسکر برص پر لگاوین نافع ہو ++

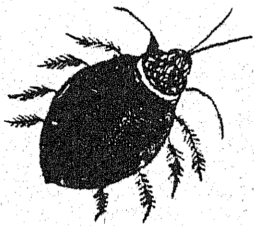

صورت حیہ کی یہ ہے

خراطین یہ کیڑا سرخ اور لانبا
ہوتا ہے اہل عرب اسکو شحمۃ الارض
کہتے ہین مواضع نمناک مین ہوتا ہے
خواص اجزا اگر اسکو بریان کرکے
صاحب یرقان استعمال کرے
نافع ہو اور اگر خشک کرکے پانی کے ساتھ
دردزہ مین عورت استعمال کرے وضع
حمل مین آسانی ہو اور خاک اسکی
روغن گل کے ساتھ دافع گنج ہے اور اگر
شہد کے ساتھ تالو مین لگاوین درد گلو
کو نافع ہو اگر اس کیڑے کو عورت کے
سر مین یا ین طور باندھین کہ اوسکو اطلاع نہو تو اسکو شہوت دماغ پیدا ہوگی اور اگر عاقرقرحا اور فرفیون کے ساتھ
ہموزن لیکر روغن زیت مین جوش دین بعد ازان اوسکو قضیب پر طلا کرین تو اوسمین قوت پیدا ہوگی اور باہ بھی زیادہ ہوگی

خنفسا یہ جانور سیاہ سرگین مین پیدا ہوتا ہے ہندی مین اسکو
گوبریرہ کہتے ہین اسمین بدبو ہوتی ہے **خواص اجزا**
اگر اسکو روغن مین جوش کرکے بواسیر پر گرم لگاوین تو نافع ہو
اور اگر اسکے دو ٹکڑے کرکے سلائی اوس مین تر کرکے آنکھ
مین لگاوین درد چشم کو مفید ہو اور اگر روغن مین جوش کرکے
بہرے کان مین ڈالین نافع ہو اگر اونٹ اسکو چارہ مین زندہ



کھا جاتا ہے تو اوسکی سرگین مین ندہ نکلتا ہے اگر یہ جانور ہرن کے دونون پہلو سے نکل جاوے تو ہرن ہلاک ہو اور ایک قسم اسکی ہوتی ہے کہ اوسکو جعل کہتے ہین سرگین کا غلولہ بنا کر اپنے گھر مین لیجاتا ہے اگر اس جانور کو کیچڑ مین ڈال دین جنبش نہین کرتا ہے تا لوگ معلوم کرین کہ مرگیا بعد ازان جب سرگین ڈالین تو پھر جنبش کرتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص نے اس جانور کو دیکھا کہا کہ اللہ تعالی نے اسکی پیدایش مین کیا فائدہ رکھا ہے آیا صورت خوب ہے یا بو اچھی ہے پس اللہ تعالی نے اوس شخص کو ایک زخم مین مبتلا کیا کہ اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوے اوسنے بھی علاج اوسکا ترک کیا ایک روز اوسکے شہر مین ایک طبیب وارد ہوا یہ بھی اوسکے پاس گیا جب طبیب نے زخم دیکھا اوس سے کہا کہ خنفسا کی خاک اسپر طلا کر چنانچہ اوسنے استعمال کیا اور صحت پائی اوسوقت اوسکو اپنا کلام سابق یاد آگیا اور حکمت حکیم ازلی کا مقر ہوا **دود القز** یعنی ریشم کا کیڑا یہ کیڑا چھوٹا ہوتا ہے جب چرنے سے سیر ہوتا ہے اپنی جگہ پر کہ درمیان درختون اور کانٹون کے ہوتی ہے اپنے جسم پر پوشش بناتا ہے مانند کیسہ کے تا گرمی اور سردی اور ہوا اور پانی سے محفوظ رہے اور تا وقت معینہ خواب کیا کرتا ہے جاننا چاہیے کہ پرورش کرنا اس کیڑے کا عجائب سے ہے صورت اسکے پرورش کی یہ ہے کہ اول بہار مین جب درخت توت مین پتے نکلتے ہین تخم اس کیڑے کا کپڑے مین لگا کر عورت اپنی پستان کے نیچے ایک ہفتہ تک رکھے تا حرارت جسم کی اوسکو پہونچے بعد ازان اوس تخم کو کسی چیز پر چھڑکا دین اور برگ توت مقرض وہان ڈالدین تا تخم اوسکو کھاوے ایک ہفتہ تک یہی فعل کرین بعدہ کیڑے کھانا ترک کرینگے تین روز تک بعد ازان پھر برگ توت کھاوینگے اور بعد ہفتہ کے پھر کھانا چھوڑ دینگے اوسی میعاد تک اور تیسری مرتبہ بھی یہی کرینگے چوتھی مرتبہ اونکو بہت چارہ دین تا بہت کھاوین اور عمل فیلچہ مین عجلت کرین اوسوقت اونکے جسم پر مثل تار عنکبوت کے کچھ بنا معلوم ہوگا اگر اوسوقت مین بارش ہو فیلچہ کو تری سے نرم کرین پس وہ کیڑے اوسمین سوراخ کرینگے اور اونکے دو پر بھی ہونگے اور اوس سے نکل آوینگے اور ریشم حاصل ہوگا اور اگر بارش نہو فیلچہ کو تمام کرین اور آفتاب مین رکھدین تو وہ کیڑے ہلاک ہون بعد ازان اوسکو اوٹھالین ابریشم ہوگا اور جسقدر تخم کے واسطے رکھنا منظور ہو آفتاب مین نرکھے تا اوس سے نکلکر بیضہ دین اوسکو شیشہ کے ظرف مین رکھین سال آیندہ تک کیڑا ریشمی دافع خارش ہے اور جون وغیرہ اس مین نہین پیدا ہوتی ہین **دیک الجن** یہ کیڑا چھوٹا ہوتا ہے باغون وغیرہ مین دستیاب ہوتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر اس کیڑے کو شراب کہنہ مین ڈالدین تا ہلاک ہو بعد ازان اوسکو نکال کر ظرف سفالی مین رکھکر منھ اوسکا بند کرین پس جس مکان مین دفن


صورت خنفسا کی یہ ہے

کرین وہ آفت چوب خوار سے محفوظ رہے گا **ذباب** یعنی مکھی قسمین اسکی بہت ہین پیدائش اسکی عفونت سے ہی بعض سرگین چارپایون سے پیدا ہوتی ہین اللہ تعالے نے اسکو پلک نہین عنایت کی عوض اوسکے دو ہاتھ رحمت فرمائے کہ اوسے آنکھون کا غبار دفع کرے اسیوجہ سے مکھی دونون ہاتھ سے آنکھین اپنی ملا کرتی ہے اسکی سونڈ ہوتی ہے جب کسیکا خون پینا اسکو منظور ہوتا ہے اوسکو منہ سے نکال کر خون پیتی ہے جب سیر ہوتی ہے پھر منہ کے اندر رکھ لیتی ہے آواز اسکی سونڈ سے مثل آواز دف کے نکلتی ہے ہاتھ پیر اسکے سخت ہوتے ہین اگر زخم ہموار پر بیٹھتی ہے لغزش نہین ہوتی ہے مچھر کا شکار کرتی ہے اسیوجہ سے مچھر دن کو کم معلوم ہوتے ہین اور شب کو بہت ہوتے ہین جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر مکھی مچھر نہ کھاتی مکان کے گوشون مین نہ جاتی جب کسی حیوان کے زخم پر بیٹھتی ہے وہ حیوان ہلاک ہو جاتا ہے لیکن اگر زخم ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ اوسکا منہ وہانتک پہونچے تو وہ حیوان اوسکو چاٹ لیتا ہے اور زخم پر بیٹھنے سے حیوان اسلیے ہلاک ہو جاتا ہے کہ یہ زخم پر سرگین کرتی ہے اور اسکے سرگین سے کیڑے پیدا ہوتے ہین۔ لکھا ہے کہ اگر سپیدی زخم پر سرگین کرتی ہے سیاہ ہو جاتا ہے اگر سیاہی پر سرگین کرتی ہے تو وہ زخم سپید ہو جاتا ہے اسلیے کہ سرگین اسکا دو رنگ کا ہوتا ہے جس رنگ پر سرگین کرتی ہے اوسکے خلاف رنگ ظاہر ہوتا ہے

صورت ریشم کے کیڑے کی یہ ہے

صورت دیکا الجن کی یہ ہے

خواص اجزا اگر سر اسکا جدا کرکے جسم اسکا مگس گزیدہ پر لگاوین درد مین سکون ہو اور اگر اسکو پکڑ کے بال وسکے پیر مین باندھین اور دوسرا بال کا صاحب مد کے باندھین تو نافع ہو یا کسی ظرف مین رکھکر اوسکو باندھین تو بھی مفید ہو اگر اسکو جلا کر خاک اوسکی شہد کے ساتھ داء الثعلب پر ضماد کرین تو مفید ہو اور اگر خشک کرکے سرمہ مین ملا کر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور پلک مین بھی بال پیدا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب مکھی کسیکے ظرف طعام مین گرے چاہیے کہ اوسکو غوطہ دے اسلیے کہ ایک بازو مین اسکے بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ایک قسم کی مکھی ہوتی ہے کہ شیر یا کتے پر بیٹھتی ہے اور جب انکے خارش ہوتی ہے اون سے دور نہین ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکو ہلاک کرے رتیلا یہ کیڑا مکڑی کے مشابہ ہوتا ہے مکھی کا شکار کرتا ہے سر اور شکم اسکا بڑا ہوتا ہے جس شخص کے جسم پر بیٹھتا ہے لعاب اپنے منہ کا اوسپر ڈال دیتا ہے اور وہ لعاب مہلک ہوتا ہے دوا اوسکی سرگین انسان ہے

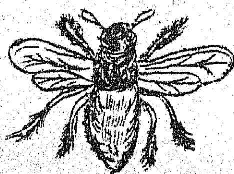
صورت مکھی کی یہ ہے

صورت رتیلا کی یہ ہے



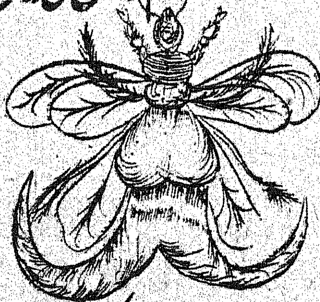
اور سب سے زیادہ خراب رتیلا مصریہ ہوتا ہے زنبور اکثر حالات اسکی شہد کی
مکھی سے مشابہ ہین ایام سرما مین اپنے گھر سے نہین نکلتی ہے اور جب
ہوا معتدل ہوتی ہے گھر سے نکلتی ہے مکھی کو شکار کرتی ہے اگر کوئی
شخص اسکے مکان سے متعرض ہوتا ہے سب زنبور ایک جا ہوکر اوسکو
کاٹتی ہین اگر روغن مین گرتی ہے مثل مردہ کے ہوتی ہے اور جب
اسپر سرکہ پڑتا ہے متحرک ہوتی ہے جب ایام سرما ہوتے ہین مقامات گرم مین جاکر خوب سوتی ہے اور جاڑے کے
واسطے ذخیرہ نہین کرتی ہے بخلاف چیونٹی کے اور جب ایام بہار آتے ہین بسبب شدت سردی کے
اور نہونے غذا کے مانند سوکھی لکڑی کے ہوجاتی ہے بعد ازان خدائے تعالے اوسمین پھر روح عنایت
فرماتا ہے اور یہ کیڑا بیضہ دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے **سام ابرص** اس کیڑے کی دم دراز اور قد کوتاہ

صورت زنبور کی یہ ہے



ہوتا ہے لکھا ہے کہ یہ جانور سانپ کا زہر پیتا ہے اور لوگون کے ظروف مین
ڈال دیتا ہے پس جو شخص اوس ظرف کو استعمال مین لاتا ہے ضرر
اوٹھاتا ہے اور جس مکان مین زعفران ہوتا ہے وہان یہ کیڑا نہین
رہتا ہے **خواص اجزا** اگر اسکو صاحب تپ ربع باندھے
شفا پاوے اور اگر عورت باندھ لے تو حاملہ ہو اور اگر اسکو مار کر سانپ کے
سوراخ مین ڈالدین سب سانپ اوس سوراخ سے بھاگ جاوینگے اگر یہ کیڑا نمک دیکھتا ہے اوسمین لوٹتا
ہے پس جو اوس نمک کو کھالیوے ابرص ہو نعوذ باللہ منہا جس مقام مین کانٹا وغیرہ رگیا ہو اوسکو
دو ٹکڑے کرکے وہان رکھدین تو وہ کانٹا نکل آویگا اور اگر مسون پر لگاوین تو منقطع ہون اور اگر روغن زیت
کے ساتھ سر پر لگاوین تو بال پیدا ہون کہ بیداسکا درد دندان کو نافع ہے گوشت اسکا عقرب گزیدہ اگر زخم پہ

صورت سام ابرص کی یہ ہے



رکھے نافع ہو **سلحفات** فارسی مین اسکو کشف کہتے ہین اور ہندی مین
کچھوا یہ جانور بری اور بحری ہوتا ہے لکھا ہے کہ اگر اس جانور کو باغ
یا زراعت مین اس طریقہ سے پھینکدین کہ پیر اوسکے ہوا کی طرف
ہون وہ مقام آفت سرما سے محفوظ رہے گا لکھا ہے کہ اگر بڑے
کچھوے کو لیکر شکم اوسکا صاف کرکے طفل مصروع کو اوس مین رکھدین
تو صرع اوس سے دفع ہو حکیم ارسطاطالیس نے لکھا ہے کہ ایک کچھوے کو مین نے دیکھا کہ ہاتھ اوسکے کتے
کے ہاتھ سے مشابہ تھے اور پیر اوسکے ہاتھی کے پیر سے اور سر اوسکا مثل سر افعی کے ہوتا ہے جب ایک

ان مین سے پانی کیطرف جاتا ہے بہت کچھوے اوسکے پیچھے جاتے ہین اور جب ایک پانی پیتا ہے سب
اوسکی طرف دیکھا کرتے ہین تشنگی اونکی دفع ہوتی ہے اگر کھال اسکی درندون کی کھال مین رکھدین درندونکی
کھال پارہ پارہ ہو جاوے **خواص اجزا** جس عضو مین درد ہو وہی عضو کچھوے کا اوس عضو پر رکھین تو
درد مین سکون ہو پتہ اسکا اگر ناک مین ڈالے صاحب صرع کے والدین تو نافع ہوگا اگر اسکے پوست کا سرپوش دیگ پر
رکھین تو اوسمین جوش نہ آویگا اگرچہ کتنی ہی آگ روشن کرین پیر اسکا اگر صاحب نقرس کے باندھین بشرطیکہ
دہنا دہنی طرف اور بایان بائین طرف تو بہت نافع ہو بیضہ اسکا بواسیر اور سموم ہوام کو مفید ہے خاک اسکی سرمہ
کے ساتھ آنکھ مین لگانا مقوی بصر ہے اور گائے کے پتہ کے ساتھ ناخونہ کو مفید ہے **ضاجہ** یہ جانور
عظیم الجثہ ہوتا ہے حتی کہ
کوئی جانور عظیم الجثہ نہین
ہوتا ہے گھر اپنا ایک فرسنگ
آنکھ اسکی پڑتی ہے وہ جانور
جانور کی آنکھ اسپر پڑتی ہے
سے جانور اوس ملک کے
گذرتے ہین آنکھین اپنی

اس سے زیادہ پشت نمین پر
ہے لکھا ہے کہ ملک تبت مین
مین بناتا ہے جس جانور پر
ہلاک ہو جاتا ہے یا جس
وہ بھی مرجاتا ہے اسیوجہ
جب ضاجہ کے قریب
بند کر لیتے ہین تا اوسپر نظر نہ پڑے

صورت کچھوے کی یہ ہے



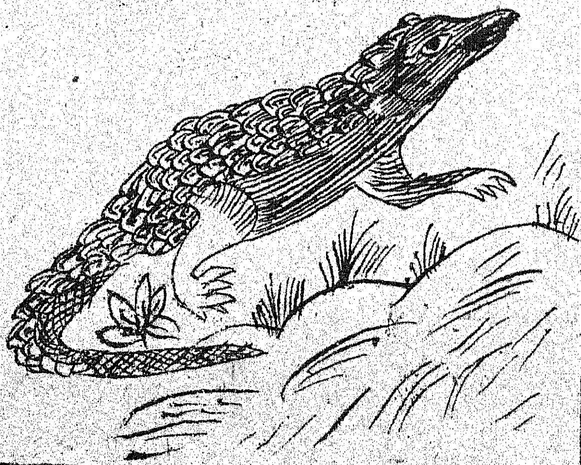
صورت ضاجہ کی یہ ہے



ضب فارسی مین اسکو سوسمار کہتے ہین یہ جانور بہت ہوشیار ہوتا ہے مکان اپنا مقام سخت اور بلند پر بناتا
ہے تا دواب کے سم سے محفوظ رہے اور سیلاب سے مامون اور اپنے مکان کے قریب کوئی علامت
بناتا ہے تا اوس نشان سے اپنے مکان کی راہ نہ بھولے اور اگر علامت نہین ہوتی ہے اپنے مکان کی

راہ بھول جاتا ہے اور اگر دوسرے مکان مین شبہہ سے چلا جاتا ہے تو وہ اوسکو شکار کر لیتا ہے جب بیضہ دینے کا
ارادہ ہوتا ہے مکان اپنا زمین کے نیچے مثل شتر مرغ کے بناتا ہے اور اسمین بیضہ دیتا ہے اور زمین مین دفن
کرکے چالیس روز چھوڑ دیتا ہے بعدہ آکر دیکھتا ہے کہ بیضے سے بچے نکل آئے ہین اوسوقت اوسمین سے جسقدر
چاہتا ہے کھا جاتا ہے اور باقی بادہ بھاگ جاتے ہین جاحظ نے لکھا ہے کہ جب سوسمار اپنے بچے کھانے کا ارادہ کرتا
ہے تنگ جگہ مین خود کھڑا ہوتا ہے اور دونون ہاتھ سے راہ بھاگنے کی بند کر لیتا ہے بعد ازان کھانا شروع کرتا ہے
اگر عقرب اس جانور کو نیش مارتا ہی ایک گھانس ہے کہ اوسکو اذن الفار کہتے ہین کھاتا ہے فی الفور درد مین سکون
پیدا ہوتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے ہوا کو اپنی غذا کرتا ہے اور کوئی جانور اس سے زیادہ بھوک مین صبر نہین
کرتا ہے اور حالت پیری مین بھی ہوا پر قناعت کرتا ہے اگر سوسمار انسان کے دونون پیر کے اندر سے نکلجاوے
تو وہ شخص زنا پر اقدام نہ کریگا اور اگر سوسمار کو شراب مین ڈالین تا ہلاک ہو بعد ازان اوسکو بواسیر پر لگائین تو نافع

ہو خواص اجزا جو شخص دل اسکا کھالے حزن اور ملال اوسکا دفع ہو اور جو شخص طحال کھالے عارضہ طحال
سے نجات پاوے اور خون اسکا آردنخود مین ملا کر بہق پر لگاوین یا بورق کے ساتھ کلف پر ضماد کرین تو نافع ہو
اور رنگ کو بھی صاف کرے گوشت اسکا امراض صعب کو مفید ہے اور زخم کو صالح ہے اور مجلی البصر اور تقویت
بدن ہے اور جو شخص اسکو کھاویگا عرصہ تک اوسکو تشنگی کا غلبہ رہے گا اسکے پشت کی ہڈی جو شخص اپنے پاس
رکھے شہوت جماع زیادہ ہو خصیہ اسکا جسکے پاس ہو خادم اوسکو دوست رکھین اگر اسکے پشت کی ہڈی
گھوڑے کے باندھین کوئی گھوڑا اوس سے سبقت نہ لیجاویگا پوست اسکا اگر تلوار کے قبضہ پر لگادین صاحب
شمشیر دلیر ہو اگر اوسکے پوست مین شہد رکھین پس جو شخص اوس شہد کو کھالے شہوت جماع زیادہ ہو سرگین
اسکا اگر برص اور کلف پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم اور نزول آب کو نافع ہو


صورت سوسمار کی یعنی گوہ کی یہ ہے

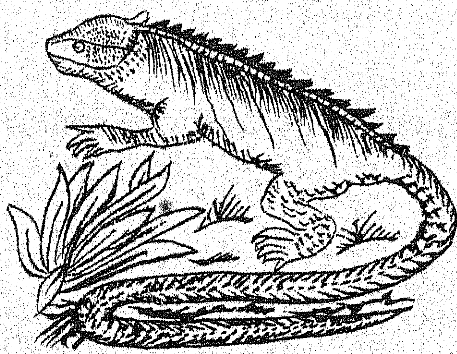
طربان یہ جانور مثل
زیادہ وہ کسی شے مین بدبو
اونٹ کی ناک مین اسکی
یکجا ہوتے ہین منتشر
کہ جمع کرنا اونکا دشوار ہو
کپڑے پر گذر کرے تو اگر
تو بھی اوسکی بو نہ جاویگی
ہے سوسمار اسکے خوف

بلی کے ہوتا ہے اس
نہین آتی ہے حتی کہ اگر
بو پہنچتی ہے اگر وہ سب
ہو جاتے ہین یہانتک
ہے اگر یہ جانور کسی
اوسکو پچاس شوب دین
یہ جانور سوسمار کا دشمن
سے اپنے مکان مین

چھپ رہتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ جب یہ جانور چاہتا ہے کہ سوسمار کو مع بچے کھا جاوے اوسکے گھر مین
جاکر ایک گوز کرتا ہے تا تمام مکان مین بو اوسکی منتشر ہو جاوے اور اوس بو سے سوسمار مع بچون کے پریشان
اور ضعیف ہو جاتا ہی بعد ازان دوسری مرتبہ گوز کرتا ہی پس سوسمار بیخود ہو جاتا ہی اور تیسری مرتبہ سب جاتی ہین یہ اونکو کھا جاتا ہے


صورت طربان کی یہ ہے

عطایہ یہ جانور گرگٹ کی ہم صورت ہوتا ہے
اور بعض کے نزدیک گرگٹ کی قسم سے ہے یہ
جانور کثیر الالتفات شدید الحرکت ہوتا ہی لکھا ہی
کہ اگر اوسکو سیاہ کپڑے مین لپیٹ کر صاحب
تپ ربع کے باندھین نافع ہو اور ایک قسم اس
جانور کی ملک کران مین ہوتی ہے سرخ
مثل یاقوت کے رنگ اوسکا سرخ اور شفاف
ہوتا ہے آنکھین اسکی نہایت خوب ہوتی ہین
سلاطین اسکو بطریق ہدیہ کے بھیجا کرتے ہین
خاصیت عجیب اسکی یہ ہے کہ اگر اسکا گذر کھانے کے خوان پر ہو جاتا ہے اور اوسکے کھانے مین زہر ہوتا ہی
تو اوسکی آنکھ سے اشک جاری ہوتے ہین۔


صورت عطایہ کی یہ ہے

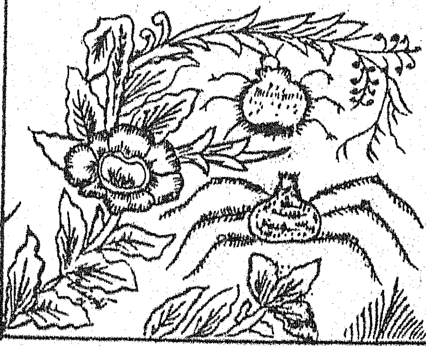
عقرب یعنی بچھو یہ جانور تمام حشرات
الارض مین خبیث تر ہی جس چیز کو دیکھتا ہی نیش مارتا ہی اگر
کسی شخص کو دیکھتا ہی بھاگ جاتا ہی اس جانور کی پیٹھ پر ہوتے
ہین اور آنکھین اسکی شکم پر ہوتی ہین اور
بچہ اسکی پشت سے نکلتا ہے بعد نکلنے بچہ
کے مان اوسکی ہلاک ہو جاتی ہے اول شب مین
سوراخ سے نکلتا ہی اور جسکو پاتا ہے نیش
مارتا ہے اور بعد نیش مارنے کے بھاگ
جاتا ہے سانپ اور بچھو مین عداوت ہے بچھو جب سانپ کو دیکھتا ہے نیش مارتا ہے اور اگر سانپ
بچھو کو پاتا ہے کھا جاتا ہے **خواص اجزا** اگر شکم اسکا چاک کر کے جس مقام پر اسنے کاٹا ہو رکھدین
فی الحال درد مین سکون ہو اگر عقرب کو ظرف سفالین مین رکھکر سر اوسکا بند کر کے تنور مین رکھدین

تا خاک ہو جاوے بعدہ اوس خاک کو اگر صاحب سنگ مثانہ نصف دانگ استعمال کرے سنگ پارہ پارہ ہو کر گر جاوے
اور اگر صاحب تپ ربع کو بچھو نیش مارے تپ اوسکی دفع ہو اور اگر صاحب فالج کو کاٹے تو اوسکو بھی صحت ہو اور اگر اسکا
بخور مکان مین کرین تو مکان مین کوئی بچھو نہ ہے بلکہ سب ہلاک ہو جاوین اگر بڑے بچھو کو خشک کر کے پیسین اور
سرکے کے ساتھ برص پر لگاوین نافع ہو خاک انکی روغن کے ساتھ جس مقام پر طلا کرین بال وہان نہ نکلین گے

صورت بچھو کی یہ ہی

عنکبوت یعنی مکڑی اسکی بہت قسمین ہوتی ہین اور
ہر ایک قسم فعل عجیب کرتی ہے منجملہ اونکے ایک قسم ہی
کہ پیر اوسکے دراز ہوتے ہین اور اس جانور کو دشمن کے
مقابلہ کی طاقت نہین ہی جب شکار کا ارادہ کرتا ہی اوسوقت
ایک گوشہ مین مکھی مچھر وغیرہ کا منتظر رہتا ہے جب مکھی
وغیرہ پاتا ہی رطوبت اوسکی جذب کر لیتا ہی ثقل اوسکا
جاڑون کے واسطے ذخیرہ کیا کرتا ہی اسلیے کہ اوس زمانہ مین مکھی مچھر کم ہوتے ہین اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو فہد
کہتے ہین پیر اوسکے کوتاہ ہوتے ہین مکان کی چھت مین تار لگا کر اوسمین لٹکتی ہی اور جب مکھی مچھر دیکھتی ہی ہوا مین مع تار
اوسکی طرف جا کر شکار کرتی ہے اور اگر مکان بہت وسیع ہوتا ہی ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ایک تار بنا کر اوسمین دوسرا تار جوڑ کر
لٹکتی ہی اور منجملہ اونکے ایک قسم ہی کہ اوسکو لبث کہتے ہین اوسکی چھ آنکھین ہوتی ہین جب مکھی کو دیکھتی ہی اپنے تئین زمین پر منبسط کرتی ہے جب مکھی پاس آتی ہی
جست کر کے اوسکو شکار کرتی ہی اور شکار مین اکثر کم خطا واقع ہوتی ہے اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو رتیلا کہتے
ہین ذکر اوسکا سابق مین کیا گیا ہی اب حاجت اعادہ کی نہین ہی کہتے ہین کہ ثعبان کو ہلاک کرتی ہی اور منجملہ اونکے ایک
قسم ہی کہ زمین یا پتھر پر جالا لگاتی ہی پس اگر کوئی مکھی وغیرہ وہان آجاتی ہی اوسکو شکار کر لیتی ہی اور منجملہ اونکے ایک قسم ہی
کہ صنعت اوسکی باریک ہوتی ہی اپنے جالے کا جال بنا کر چھوڑ دیتی ہی اور وہان سے خود جدا رہتی ہی جب مکھی اوس
جال مین پھنستی ہی یہ دور کھڑی رہتی ہی یہانتک کہ وہ مکھی تڑپ کر ہلاک ہو جاتی ہی اوسوقت اگر اوسکو بھوک ہوتی ہی
تو رطوبت اوسکی کہا لیتی ہی ورنہ اوسکو خشک ہونے دیتی ہی لکھا ہی کہ مادہ اوسکی جال بناتی ہی اور نر کو یہ صنعت نہین معلوم
ہوتی ہی اور بعض کے نزدیک دونون شریک ہوتے ہین اور بعض کے نزدیک مثل استاد و شاگرد کے ہوتے ہین **خواص اجزا** اگر
اسکو سیاہ کپڑے مین باندھ کر صاحب تپ ربع کے باندھین تو تپ دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر اوسکو پیس کر شراب کے ساتھ
تپ بلغمی کو کھلاوین تو مفید ہو جس شخص کو شب کے وقت تپ آتی ہو پہلے اسکے باندھین تو دفع ہو جس مقام سے
خون جاری ہو اگر وہان جالا اسکا رکھین تو خون موقوف ہو جاوے اور اگر اسکو مکان مین جلاوین تو مچھر وہان سے
بھاگ جاوین **فار** یعنی چوہا یہ جانور حیلہ انگیز اور مفسد ہے اسیوجہ سے قتل اسکا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

صورت مکڑی کی یہ ہی



وآلہ وسلم نے حرم مین جائز رکھا ہی ایک فساد اوسکا یہ ہی کہ چراغ سے
فتیلہ روشن نکال لیجاتا ہے اور اکثر اوس فتیلہ سے مکانات اور اسباب
اور آدمی جلکر تلف ہو جاتے ہین اور کتابون اور دفترون اور پوشاکہاے
لطیف کو اکثر کاٹ ڈالتا ہے اور اس مین ہزارون کا نقصان
ہوتا ہے اور طعام وغیرہ مین بعد کھانے کے سبیٹ کر کے چلا جاتا ہی
یا اکثر کنوئین مین گر پڑتا ہی تا نجس ہو جاوے اور جسکو کوئی درندہ
مجروح کرتا ہے اوسپر خاک ڈال دیتا ہے تا وہ ہلاک ہو جاوے بعض نے لکھا ہی کہ چوہے کو حافظہ نہین ہوتا ہی باوجودیکہ
اپنی معیشت مین بہت اہتمام کرتا ہے مگر لطائف الحیل اسکے دلیل ہین وجود حافظہ پر اور اوسکی عادات سے یہ ہے
کہ جب شیشہ یا بوتل مین روغن وغیرہ دیکھتا ہے اگر اوسکو منھہ تک بھرا پاتا ہی تو اوس سے کھاتا ہے اور اگر اسقدر خالی
ہوتی ہے کہ منھہ اوسکا روغن تک نہ پہونچے تو سنگریزہ لاکر اوسمین ڈالدیتا ہے تا روغن بلند ہو جاوے اوسوقت
اوسکو پیتا ہے اور اگر سنگریزہ ڈالنے سے بھی روغن منھہ تک نہین آتا ہے تو دم اپنی اوسمین ڈالتا ہے جب
دم تر ہو جاتی ہے اوسکو چاٹتا ہے اور پھر تر کرتا ہے اور ایسے ہی مکرر سہ کرر یہ حرکت کرتا ہے اور منجملہ اسکی عادتون کے
یہ ہی کہ جب کسی جانور کا بیضہ لیجانا منظور ہوتا ہے اوسکو خوب مضبوط ہاتھہ مین دباتا ہے اور دوسرا چوہا اوسکی
دم پکڑ کے کھینچتا ہے اور جب جوز کو اپنے مکان مین لیجانا چاہتے ہین تو ایک چوہا دوسرے چوہے کی پشت پر جوز
رکھہ دیتا ہے اور وہ اپنی دم اولٹ کر سر پر لاتا ہے تا جوز پشت اور دم کے درمیان مین ہے اور اسیطرح اپنے
مکان تک لیجاتا ہے اور ایک عجیب عادت یہ ہے کہ اگر چوہا کسی پانی کی ظرف مین گرتا ہے اور نکلنا اسکو دشوار
ہوتا ہے تو اور چوہے ہاتھہ اپنے اوس ظرف کے کنارے جماکر پانی مین ور آتے ہین تا وہ غریق انکی دم یا ہاتھہ کو پکڑ کے
اونکے ساتھہ باہر نکل آوے چوہے اور بچھو مین عداوت ہوتی ہے حتی کہ بعد لڑائی کے اگر چوہا غالب آتا ہے تو دم
اوسکی کاٹ ڈالتا ہے اور اگر بچھو غالب ہوتا ہے تو چوہے کو نیش مارتا ہے اگر دونون کو شیشہ مین بند کرین
عجیب کیفیت سے لڑائی ہوتی ہے چوہا چاہتا ہے کہ بچھو کی دم کاٹ ڈالے اور بچھو چاہتا ہے کہ چوہے کو نیش
مارے پس اگر چوہے نے دم اوسکی کاٹ لی تو خیر جان بچی ورنہ بچھو اسقدر نیش زنی کرتا ہے کہ چوہا ہلاک ہو جاتا ہے اور
منجملہ اونکے ایک قسم کے چوہے ہوتے ہین کہ اونکو آفرہنی کہتے ہین درہم اور دینار کو دوست رکھتا ہی اگر کہین سے
درہم یا دینار لیجاتا ہے اوس سے کھیلا کرتا ہے ایک شخص حکایت کرتا ہے کہ میرے مکان مین چوہون نے بہت
نقصان کیا ایک مرتبہ مین چوہے دان لایا اوسمین ایک چوہا گرفتار ہوا مین اس انتظار مین تھا کہ بلی آوے
تو اوسکو کھلادون اس عرصہ مین اوسکا جوڑا آیا اور اپنے جوڑے کو گرفتار دیکھکر چوہے دان کے گرد پھرنے لگا

جب اوسنے دیکھا کہ اس سے خلاصی دشوار ہی جاکر چند دینار لایا اور چوہے دان کے پاس رکھکر ایک لحظہ ٹھہرا پھر جب
دیکھا کہ اب بھی صورت خلاصی کی نہین ہی چند دینار اور لایا الغرض اسیطرح چند مرتبہ دینار لایا آخر کو جب دینار
اوسکے سوراخ مین نرہے کوٹھریان لاکر جمع کرنے لگا اوسوقت مین نے اوٹھکر وہ دینار لے لیے اور اوسکو چوہیدانسے
چھوڑ دیا اور منجملہ اونکے ایک قسم ہی یربوع نام یہ قسم دشتی چوہے کی ہے یہ قسم اپنے مکان مین بہت سے
پیچ بناتا ہے اور اپنے مکان مین دروازے بھی متعدد رکھتا ہی اسلیے کہ عدو اگر ایک طرف سے آئے یہ دوسرے دروازے
سے نکل جاوے جب نیولا وغیرہ اسکے مکان مین جاتا ہی بوجہ پیچ در پیچ کے چوہے کو نہین پاتا ہے اور اس قسم مین
ایک رئیس بھی ہوتا ہی جب اپنے سوراخ سے باہر نکلنے کا ارادہ ہوتا ہے اول رئیس باہر نکلکر دیکھتا ہے اگر کوئی عدو
نظر آتا ہی تو پھر جاتا ہی اور کوئی نہین نکلتا ہی ورنہ سب نکلتی ہین اور رئیس موضع بلند پر جاکر قیام کرتا ہی اور سب کی نگہبانی کرتا ہی اور وہ سب
جو کچھہ لاتی ہین اوسمین سے رئیس کا حصہ نکالکر جدا رکھتے ہین اور اگر رئیس کسی عدو کو دیکھتا ہی آواز دیتا ہی تا سب اپنے مکانون کو
بھاگ جاوین اور اگر رئیس کی غفلت سے عدو انکے قریب آجاتا ہی اور بعض کو ہلاک بھی کرتا ہی تو سب جمع ہوکر اوسکو
ہلاک کرتے ہین اور منجملہ اونکے ایک قسم ہی اوسکو خلد کہتے ہین اس قسم کی آنکھین نہین ہوتی ہین مگر قوت سامعہ اسکی
بہت قوی ہوتی ہی حتی کہ دور سے آہٹ اسکے کان مین پہونچتی ہے اور یہ قسم جنگلون مین رہتی ہی گھاس کی جڑ
کھاتی ہی جب اسکا شکار منظور ہوتا ہی پیاز دشتی اسکے سوراخ کے منہہ پر رکھتے ہین یہ اوسکی بو سے باہر نکلتا ہے
لوگ اوسوقت اسکا شکار کرتے ہین جب اسکی مادہ حاملہ ہوتی ہی سب وس سے کنارہ کرتے ہین اور منجملہ اونکے
ایک قسم ہے اوسکو فارۃ المسک کہتے ہین ملک تبت مین یہ قسم ہوتی ہے اسکے سر مین مشک ہوتی ہے جیسے
ہرن کے سر مین مشک ہوتی ہے مگر اسکی مشک ہرن کی مشک سے اچھی ہوتی ہی حتی کہ ایک مثقال اسکی دس
مثقال مشک ہرن کی قیمت کے برابر ہوتی ہے صیاد ناف اسکی باندھ دیتے ہین تا خون اوس مین منجمد ہو جاوے
اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے اوسکو ذات النطاق کہتے ہین نصف جسم اوپر کا اوسکا سپید ہوتا ہی اور نصف آخر
سیاہ اس قسم کو اوس عورت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین کہ دو کپڑے پہنے ہو دو رنگ کے اور کمر اپنی باندھے ہو
اور اوپر کے کپڑے کو لٹکائے ہو اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو فارۃ البیش کہتے ہین اور بعض کے نزدیک یہ چوہا
نہین ہی دوسرا جانور چوہے کے ہم شکل ہوتا ہی گھاس کھاتا ہے اور گھاس مین رہتا ہی وہ گھاس زہر قاتل ہوتی ہے
منبت اوسکا ملک ہند ہی اور منجملہ اونکے ایک قسم ہی اوسکو سمندر کہتے ہین یہ بھی چوہے کے مشابہ ہے مگر چوہا نہین
ہی ملک غور مین ہوتا ہی آگ مین چلا جاتا ہی اور جلتا نہین اسکی کھال کا دسترخوان بناتے ہین جب وہ بہت میلا
ہو جاتا ہی آگ مین ڈالدیتے ہین صاف ہو جاتا ہے اگر کوئی چاہے کہ اپنے مکان سے چوہون کو دفع کرے
بڑا نے چوہے کو گرفتار کرے اور دم اوسکی کاٹ لے یا اوسکو خصی کرکے چھوڑے سب چوہونکا مغز کھالے گا اور

جس چوہے کو دیکھ پاویگا ہلاک کریگا بلکہ بلی اور نیولے پر بھی حملہ کریگا بھنساری اکثر یہ فعل کرتے ہین
خواص اجزا اگر چوہے کو دو پارہ کرکے اوس عضو پر رکھین کہ جس مین کانٹا وغیرہ رہگیا ہو تو
نکل آوے سر اوسکا پارہ کتان مین لپیٹ کر صاحب صداع کے باندھین تو درد سر موقوف ہو اور صاحب صرع کو
بھی نافع ہو اور اگر خاک اوسکی سر پر لگاوین تو بال پیدا ہون آنکھین اسکی اگر ٹوپی مین قاصد رکھے تو راہ
چلنے مین تکلیف نہ ہو اور اگر وہ شخص کسی قوم مین جاوے تو اکثر لوگ قوم کے اوس سے بیخبر ہونگے
اور اگر وہ کلاہ صاحب تپ ربع کے باندھین تو شفا پاوے پتہ سمندر کا اگر صاحب جذام تناول کرے نافع ہو
اور خون سمندر کا اگر قضیب پر طلا کرین قوت باہ بکثرت ہو اگر پلک سے کوئی بال توڑکر خون چوہے کا وہان
لگاوین تو پھر وہان بال نہ پیدا ہوگا چربی اسکی روغن گل کے ساتھ اگر چھائین پر لگاوین تو مفید ہو گوشت اسکا
اگر بریان کرکے لڑکے کو کھلاوین سیلاب لعاب کا مونھ سے موقوف ہو خصیہ اسکا اگر عورت باندھے تو حاملہ
نہوگی موم اسکی اگر صاحب صرع باندھے تو صرع زائل ہو اگر صبح کو پوست اسکا نکالکر مکان مین لٹکاوین تو
چوہے اوس مکان سے بھاگ جاوینگے سرگین اسکا روغن مین ملاکر سر پر لگاوین دار الثعلب کو نافع ہو اگر
اسکی سرگین اور پیاز اور شکر سرخ اور بورق سے شیاف کرین صاحب قولنج کو مفید ہو گھوڑے کی آنکھ مین جو ناخونہ
ہوتا ہے اگر اسپر سرگین اسکا لگاوین تو ناخونہ منقطع ہو اور اگر لڑکا کھالے تو سنگ مثانہ دفع ہو اور صاحب عسر البول
کو مفید ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین تو سپیدی چشم دفع ہو پس خوردہ اسکا نسیان پیدا کرتا ہے چنانچہ حدیث
شریف سے بھی ثابت ہے کہ پانچ چیزین باعث نسیان ہین ازانجملہ چوہا ہے

صورت چوہون کی یہ ہے

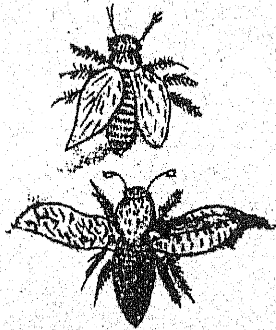
حلد　یربوع　فارة البیش　ذات النطاق

اغربینی　فارة المسک　سمندر

فراش یعنی پروانہ شمع کے گرد پھراکرتا ہے حتی کہ جلجاتا ہے لکھا ہے کہ فراش اولا عموض ہوتا ہے اور عموض ایک سرخ رنگ کا کیڑا ہوتا ہے بعدہ جب اوسکے پر نکلتے ہین تو پروانہ ہوجاتا ہے اور شعلہ شمع پر اسوجہ سے گرتا ہے کہ شگمان کرتا ہے کہ مین تاریک مکان مین ہون اور شعلہ کو روزن تصور کرتا ہے اور اسی تصور پہ چلتا ہے جب قریب شعلہ کے پہونچتا ہے اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ روشندان نہین ہے پھر وہانسے پھرتا ہے اور جانتا ہے کہ مین روزن تک نہین پہونچا پھر دوسری مرتبہ اوسکی طرف قصد کرتا ہے اور اسی طرح ہر مرتبہ آمد و رفت کیا کرتا ہے حتی کہ ہلاک ہوجاتا ہے خفیف سمرقندی نے لکھا ہے کہ ایک شب پروانہ شمع کے گرد بہت جمع ہوے پس اونکو کسیقدر جمع کیا دیکھا تو اونمین بہتر قسمین تھین **فساقس** شیخ نے لکھا ہے کہ یہ کیڑا اثل و قراد کے ہوتا ہے لکڑی مین پیدا ہوتا ہے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ وہ شخص تناول کرے کہ جسکے حلق مین جونک اٹکی ہو تو وہ جونک گرجاوے گی اور اگر اوسکو سونگھین تو درد شکم کو مفید ہے اور اگر اسکو پیکر صاحب عسر البول کے پیشاب کے مقام مین رکھے تو نافع ہو اور اگر سات عدد ان کیڑون سے لیکر باقلے کے ساتھ حلق مین قبل آنے تپ کے اوتارے تو تپ دفع ہو اور اگر کسی اور شی کے ساتھ حلق مین اوتارے تو گزندہ ہوام سے محفوظ رہے **قمل** یعنے جون یہ حیوان عرق اور چرک جسم سے پیدا ہوتا ہے اور انسان کے کپڑون مین بیضہ دیتا ہے اور اسقدر مضبوط کپڑے مین جمتا ہے کہ جدا کرنا اوسکا دشوار ہوتا ہے سپید بالون مین جو پیدا ہوتی ہین وہ سپید ہوتی ہین اور سیاہ بالون مین جو پیدا ہوتی ہین وہ سیاہ ہوتی ہین اور سرخ بالون مین سرخ ہوتی ہین اگر کسی شخص کو دریافت کرنا اس امر کا منظور ہو کہ عورت کے شکم مین بچہ نر ہے یا مادہ پس چاہیے کہ اوس عورت کے دودھ مین جون ڈالدے اگر وہ جون دودھ کے اوپر آجاوے تو معلوم کرے کہ بچہ مادہ ہے اور اگر جون اوپر نہ آسکے تو جاننا چاہیے کہ بچہ نر ہے **قنفذ** فارسی مین اسکو خارپشت کہتے ہین اسکی پشت پر خار ہوتے ہین جب اپنے اعضا کو اون کانٹون مین چھپالیتا ہے مثل کرہ کے معلوم ہوتا ہے اپنے مکان مین دو دروازے رکھتا ہے ایک مقابل باد شمالی کے اور دوسرا مقابل باد جنوبی کے سانپ سے اسکو عداوت ہے اگر سانپ کی گردن پاتا ہے اوسکو کھاجاتا ہے اگر دُم اوسکی پاتا ہے تو دُم پکڑکے سر اپنا کانٹون مین چھپالیتا ہے اور پشت اوسکی طرف کردیتا ہے پس سانپ اپنے جسم کو اوسکی پشت پر مارتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے خارپشت انگور کے درخت پر جاتا ہے اور پھل توڑکر زمین پر گرادیتا ہے بعدہ خود آکر ان پھلون پر لوٹتا ہے وہ سب پھل اسکے کانٹون مین چسپان ہوجاتے ہین پس اونکو بچون کے واسطے گھر لیجاتا ہے اور ایک قسم کے خارپشت ہوتے ہین کہ ان خارپشتون سے بڑے ہوتے ہین جس مقام پر جاتے ہین خار اپنے جسم کے پھینکتے ہین اور خطا کم واقع ہوتی ہے جیسے تیر کہ اکثر نشانہ سے خطا نہیں کرتا ہے **خواص اجزا** اسکی آنکھ اسکی روغن زیت مین جوش کرے اگر بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو پتہ اسکا اگر بال اوکھیڑکر لگاوے تو پھر وہان بال نہ پیدا ہونگے اور اگر گندہک او پارہ کے ساتھ بہن پر

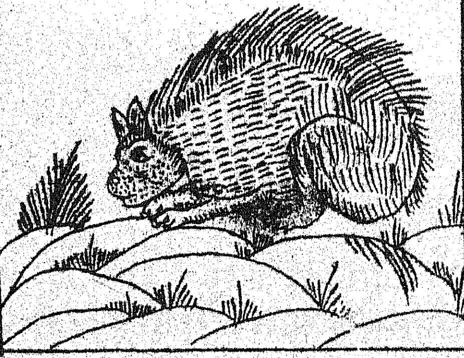
طلا کرین تو نافع ہو طحال اسکی اگر بریان کرکے صاحب طحال کو کھلاوین تو نافع ہووے اگر وہ اسکا خشک کرکے بقدر ایک درہم کے پیسکر آب نخود سیاہ مین کہ جوش کیا گیا ہو ملاکر صاحب عسر البول استعمال کرے تو مفید ہو خون اسکا اگر گزیدہ سگ دیوانہ پر طلا کرین تو نافع ہو گوشت اسکا نمک کے ساتھ دار الفیل اور جذام کو مفید ہے اور جو اوسکا فرش پر پیشاب کرتا ہے اوسکو بھی سود مند ہے اور ہوام گزیدہ اور برص اور تشنج اور سل اور ریاح کو بھی نافع ہے پوست اسکا جلا کر داء الثعلب پر لگاوین تو سود مند ہو خایہ اسکا شہد کے ساتھ محرک باہ ہے دہنے جانب کا ناخن اسکا صاحب تپ ربع کے دامن کے نیچے جلا دین تو مفید ہو

نحل یعنی شہد کی مکھی یہ جانور صنعت عجیب کرتا ہے اور ان مین بادشاہ ہوتا ہے سب اوسکی اطاعت کرتے ہین عربی مین اوسکو یعسوب کہتے ہین اوسکے آبا اور اجداد سے حکومت چلی آتی ہے حاکم انکا مکان سے باہر نہین نکلتا ہے اسلیے کہ اگر وہ باہر نکلے سب مکھیان باہر نکل آتی ہین حاکم کسیکو اوسکی خدمت کے واسطے ہے اور کسیکو شہد کے واسطے تو مکان بنانے کا حکم دیتا


صورت شہد کی مکھی کی یہ ہے

حکم دیتا ہے اور جو کچھ کام نہین جانتے ہین اونکو گھر سے نکالدیتا ہے اور جب بادشاہ انکا ہلاک ہوتا ہے یہ سب ہلاک ہو جاتے ہین اسلیے کہ نہ کوئی شہد کا حکم کرتا ہے اور نہ کوئی مکان بنانے کی اجازت دیتا ہے اور انہین دریافت ہوتے ہین کہ جو مکھی نجاست پر بیٹھے اوسکو مکان مین نہ آنے دین اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ مکان مسدس متساوی الاضلاع بناتے ہین اور ایسی تساوی اون مین ہوتی ہے کہ اوسکی دید سے مہندسون کو تحیر ہوتا ہے اور اس شکل کو اسوجہ سے اشکال مربع اور مثلث وغیرہ پر ترجیح دی کہ اشکال مذکور مین زاویہ خالی رہتے ہین اور اس شکل مین فرجہ کچھ نہین رہتا ہے فصل خزان اور بہار مین شگوفون اور پتون سے رطوبت دہنیہ لیکر مکان بناتا ہے اور اسکے دو دانت بہت تیز ہوتے ہین اونسے رطوبت درختون اور پھلون کی کھاتے ہین اللہ تعالے نے اوسکے شکم مین ایک حرارت ایسی پیدا فرمائی ہے کہ اس رطوبت کو پختہ کرکے شہد کر دیتی ہے اور وہ ہی اوسکی اور اوسکے اولاد کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ کھانے سے پس انداز ہوتا ہے اوسکو بعض مکانون مین ذخیرہ کرکے اوس مکان کے منہ پر ایک پردہ نہایت باریک ڈالدیتے ہین تا شہد ہوا اور غبار سے محفوظ رہے اور بعض مکانون مین بیضے دیتے ہین اور اونکی پرورش کرتے ہین اور بعض مین خواب کرتے ہین جن ایام مین کہ عمل شہد کا نہین کرتے ہین اوس ذخیرہ سے اپنا اور اپنی اولاد کا قوت کرتے ہین اور ایک امر عجیب انکا یہ ہے کہ جب کوئی انکے

آشیانہ کے قریب آگ روشن کرتا ہے یہ سب جلد جلد شہد کھانے مین مصروف ہوتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ آگ شہد کے نکالنے کے واسطے روشن کی گئی ہے لکھا ہی کہ سپید شہد جوان مکھی کا عمل ہے اور زرد شہد سن رسیدہ مکھی کا عمل ہے اور سرخ شہد ضعیف کا عمل ہے شہد مین فوائد کثیر ہین اگر کسی شخص کا مزاج حار ہو شہد سکنجبین وغیرہ کے ساتھ تناول کرے تو حرارت دفع ہو اور جسکا مزاج سرد ہو شہد خالص تناول کرے برودت اوسکی دفع ہو اور ایک خاصیت شہد کی یہ ہے جو شے جلد خراب ہو جاتی ہے اوسکو شہد مین ڈالدین تو زمانہ دراز تک رہے گی اور خراب نہ ہوگی شہد مشک کے ساتھ اگر آنکھ مین لگاوین مانع نزول آب ہو اور جو شخص بدن مین لگاوے جوئین وغیرہ اوسکے جسم سے دفع ہون اور کھانا اسکا گزیدہ سگ دیوانہ کو بھی مفید ہی ایک قسم کا شہد سم قاتل ہوتا ہے اوسکی بو سے انسان بیہوش ہو جاتا ہے اور موم انکے مکانون کی دیوارین ہین سیاہ موم انکے آشیانہ کا میل ہی کانٹے وغیرہ زخم سے نکالتا ہی جسکے پاس موم ہوتا ہی اوسکو غم و اندوہ پیدا ہوتا ہے اور احتلام نہین ہوتا ہی


صورت خارپشت کی یہ ہے

نمل یعنی چیونٹی یہ جانور غذا جمع کرنے مین نہایت حریص ہی جو شی اپنے جسم سے زیادہ سنگین ہوتی ہے اوسکو بھی لوٹھا لیتا ہی اور اسقدر غذا جمع کرتا ہے کہ برسون کو کفایت کرے حالانکہ عمر اوسکی ایک ہی سال کی ہوتی ہے اور مکان اسکا مثل محل سرا کے ہوتا ہی یعنی جدا جدا منازل ہوتے ہین اور دو منزلہ بھی مکان ہوتے ہین ان سب مکانون کو غلہ سے سب مل کر بھرتے ہین اور بعض مکانون کو اسطرح پر بناتے ہین کہ اون مین پانی کا گذر نہین ہوتا ہے اگر کسی شے کے اوٹھانے کا قصد ہوتا ہے اور وہ شے ایک سے نہین اوٹھتی ہے تو دو چار ملکر اوسکی اعانت کرتے ہین اور اگر اعانت کرنے مین کوئی کمی کرتی ہے تو سب ملکر اوسکو ہلاک کرتے ہین ہر ایک دانہ کو اپنے گھر لاکر دو ٹکڑے کرتے ہین تا روئیدگی سے محفوظ رہے اور کشنیز کے چار ٹکڑے کرتے ہین اسلیے کہ کشنیز کے دو ٹکڑے کرکے بوتے ہین اور جو اور باقلے کو مقشر کرتے ہین تا اوسکی بھی قوت فوت ہو اور جو شے تر ہوتی ہے اوسکو آفتاب مین رکھتے ہین تا بوجہ رطوبت ذاتی اور برودت ارضی کے وہ شے متعفن نہووے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام نماز استسقا کے واسطے باہر نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ دونون پیر سے کھڑی اور دونون ہاتھ کھولے جناب باری مین ملتجی ہے کہ ای پروردگار مین بھی تیری مخلوق ہے ہون مجکو تیرے فضل سے غنا نہین مجکو اپنے بندگان خاطی کے ساتھ ماخوذ نہ فرما اور باران رحمت بھیج کہ شجر بار

ہوون اور زراعت پیدا ہوتا میری غذا ہو اور ایک امر عجیب انہین یہ ہے کہ کسی شے سے مثل انسان یا جانور
یا درخت وغیرہ کے متعرض نہین ہوتے ہین جبتک کہ وہ سالم رہتا ہے اور جب اونہین کچھ نقصان پیدا ہوتا ہے
تو وہان جمع ہوتے ہین اور اوسکی ہلاکی تک وہانسے جدا نہین ہوتے ہین اگر سانپ مین کوئی زخم ہوتا ہے تو اوسکے
پاس جمع ہوتے ہین اور جبتک کہ وہ ہلاک نہین ہوتا ہے اوسکے نزدیک سے الگ نہین ہوتے ہین اگر کوئی
شخص دفع انکا چاہے چاہیے کہ تھوڑی چیونٹی مکان مین جلاوین تو سب وہان سے چلے جاوینگے جب
ایکسال کی چیونٹی ہوتی ہے اوسکے پر نکلتے ہین اور ہلاکی کے ایام قریب ہوتے ہین گنجشک وغیرہ اونکو
شکار کرتے ہین بیضے اسکے اگر بقدر نصف درہم کے کوئی شخص کھالے حدث اوسکو نہ اختیار ہوگا
اور اگر اسکو پیسکر کسی مقام مین لگاوین تو بال وہان نہ پیدا ہونگے اور اگر بیضہ اسکے کسی قوم کے درمیان ڈالدین
تو وہ قوم سب پراگندہ ہو جاوینگی ورل یہ جانور سوسمار سی چھوٹا
اور بلی سے بڑا دم دراز سریع الحرکت ہوتا ہے سانپ اور سوسمار کا دشمن ہے
انکے سوراخ مین جاکر سر انکا کاٹکر پھینکدیتا ہے اور جسم انکا کھاجاتا ہے
کوئی جانور سانپ کادشمن اس سے قوی نہین ہوتا ہے اور اپنا مکان
نہین بناتا ہے بلکہ سانپ کے سوراخ مین جاکر مکان اوسکا

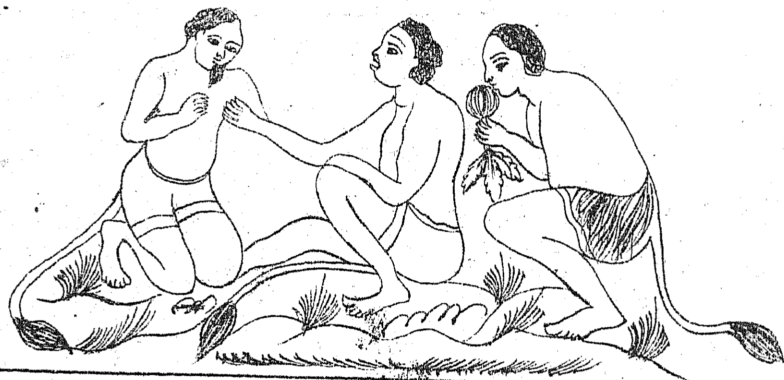

صورت چیونٹی کی یہ ہے

غصب سے لے لیتا ہے خواص اجزا گوشت اور چربی اسکی اگر عورت کھالے فربہ ہو اور اگر زخم پر رکھین پیکان
وغیرہ زخم سے نکل آوے چربی اسکی شکر اور جو کے آٹے کے ساتھ گوشت رہ مین پکاوین بعدہ شوربا اوسکا اگر عورت
تناول کرے فربہی بہت جلد پیدا ہو جلد اسکی روغن زیت کے ساتھ ملاکر اگر مثانہ پر لگاوین درد
مثانہ کو نافع ہو اور اگر چھائین پر طلا کرین تو بھی مفید ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم کو دفع
کرے اور اگر مسون پر ضماد کرین تو نافع ہو واللہ اعلم بالصواب

خاتمہ حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان مین

ان حیوانون کی صورت خلاف صور حیوانات معہودہ کے
ہین بعض کا اونمین ذکر تین قسمون مین کیا جاتا ہے **قسم پہلی** اوس گروہ کے بیان مین کہ اللہ پاک
نے اونکو اطراف زمین اور جزائر مین پیدا فرمایا ہے منجملہ اونکے یاجوج ماجوج ہین تعداد اونکی سوائے
خدائے تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے اوپر کا نصف جسم انکا مثل انسان کے ہوتا ہے اور دانت
انکے مانند درندون کے ہوتے ہین اور ناخن کی جگہ انکے چنگل ہوتا ہے اور انکی دم پر بال ہوتے ہین عمر
انکی اسقدر ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کی چند پشتین دیکھتے ہین اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے کہ اوسکو
منسک کہتے ہین یہ قوم ملک مشرق مین قریب یاجوج ماجوج کے رہتی ہے کان انکی مثل ہاتھی کے

صورت یاجوج ماجوج کی یہ ہی



ہوتے ہین جب لوگ سوتے ہین ایک کان بچھاتے ہین اور دوسرا اوڑھتے ہین آور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے

صورت منسک کی یہ ہی



پہاڑون ہین قریب سد سکندری کے رہتے ہین قد انکے پانچ بالشت کے ہوتے ہین اور منھ انکا عریض ہوتا ہی پوست انکا سیاہ ہوتا ہی اور اوسپر نقطے سپید اور زرد ہوتی ہین آدمی غیرہ سی بھاگتے ہین اور انسان سے ہرگز موانست نہین کرتی ہین

صورت اونکی یہ ہی



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہی جزیرہ زنگ مین بصورت انسان کے انکے پر ہوتے ہین کہ اوسے اوڑتے ہین اور
پر انکے سپید سیاہ زرد ہوتے ہین کلام انکا سمجھ مین نہین آتا ہے مانند انسان کے اکل و شرب کرتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے جزیرہ رامی مین برہنہ رہتا ہے کلام انکا سمجھ مین نہین آتا ہے قد انکا
چار بالشت کا اونچین کے ہاتھ سے ہوتا ہے بال انکے سرخ ہوتے ہین مثل انسان کے کھاتے پیتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہی بعض جزائر ملک زنگ مین مسکن گزین ہی قد اونکا ایک گز کا ہوتا ہی اکثر وہ لوگ یک چشم ہوتے ہین اونکو
ایک جانورون کی قسم ہی ہر سال انکی ملک مین آتی ہین اور انسے لڑائی ہوتی ہی پس انکو چونچ مارتی ہین وہ لوگ یک چشم ہوجاتے ہین

اور منجملہ اونکے ہے بعض ملک زنگ ہے سر انکا گے اور تمام انسان کے انکی میوجات فربہ جانور فی الفور کہا لیتے لاغر ہوتا ہے فربہ کرتے اوسکو اور منجملہ اونکے بعض جزائر ملک

ایک قوم جزائر ہین رہتی مثل سگ کے جسم انکا مانند ہوتا ہے غذا ہے اور اگر پاتے ہین ہین اور اگر تو میوہ کہلا کر ہین بعدہ کہا جاتے ہین ایک قوم ہے زنگ ہین

صورت اونکی یہ ہے

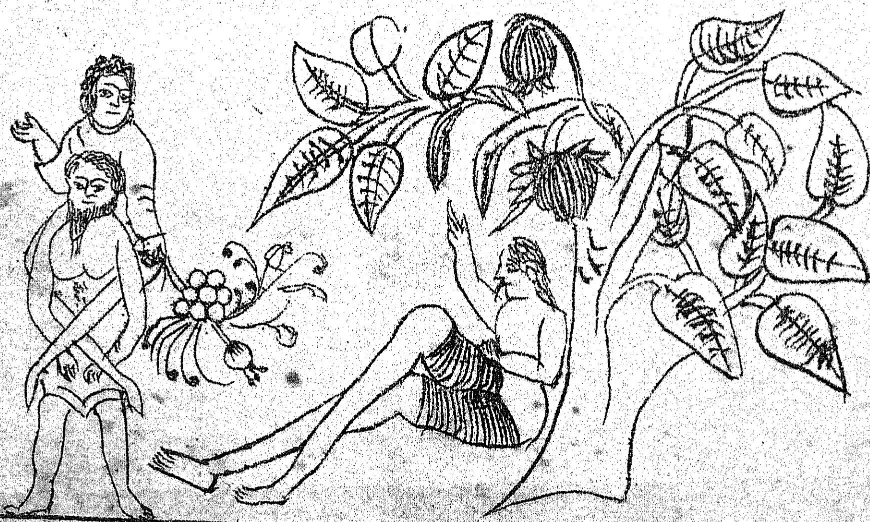


صورت اونکی یہ ہے



صورت اونکی مثل انسان کے بہت خوبصورت ہوتی ہے انکے پیر مین ہڈی نہین ہوتی ہے چلتے ہین پیر گھستے جاتے ہین اگر کسی انسان کو دیکھتے ہین اپنے پاس بلاتے ہین جب وہ قریب آتا ہی جست کرکے اوسکی گردن پر سوار ہوتے ہین اگر انسان چاہتا ہے کہ اوسکو گراوے تو ناخن سے اوسکے چہرہ کو مجروح کرتے ہین اور جس طور سے انسان چارپایکو سواری مین اپنا محکوم کرتا ہے اس طور سے وہ انسان کو اپنا مطیع کرتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے بعض جزائر مین اسکے بازو اور سونڈہ اور بال ہوتے ہین بار یک اور دراز کبھی دو پیر سے چلتے ہین اور کبھی چار پیر سے اور کبھی ہوا پر اوڑتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ قوم قسم جن سے ہے

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے دراز قد سبز چشم انکے بازو ہوتے ہین اور یہ قوم نہایت سبک پرواز ہے سر انکا گھوڑے کے سر کے مشابہ ہے اور جسم انکا انسان کے جسم سے اشبہ ہے

صورت اونکی یہ ہے

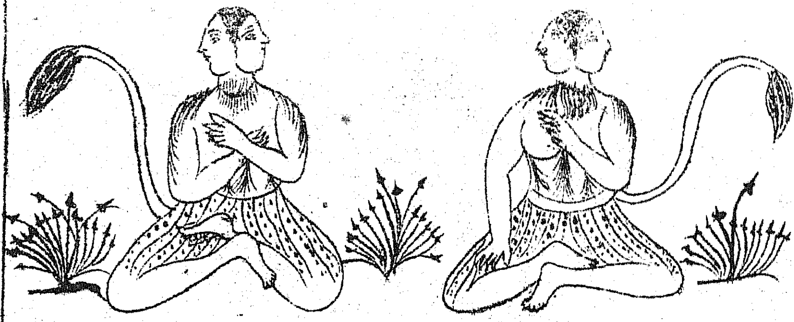


اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے کہ چہرے اونکے دو ہوتے ہین اور جسم ایک اور انکی دم بھی ہوتی ہے اور صورت انکی مثل انسان کے ہوتی ہے

اور منجملہ اونکے
گروہ اونکے دو سر
اور آواز اونکی مثل
ہوتی ہے اور دم
اور بدن انکا مثل
ہوتا ہے اور منجملہ
ہے بصورت
اونکے بال بہت
ہین ہمیشہ یہ قوم
اور مثل عورتون
بھی ہوتی ہین
نہین ہوتا ہے
ہوتی ہین اور
ایک گروہ ہے
مثل انسان کے
مانند سانپ کے
منجملہ اونکے ایک
جزائر ملک چین
ہوتا ہے منہ اور
ہوتی ہین لکھا ہے
ایک شخص وہانکے
پاس اپنی قوم
برسالت آیا تھا
ایک گروہ ہے
کہتے ہین مثل

ایک گروہ ہے
اور یہ بہت ہین
آواز طنبور کے
انکی دراز ہوتی ہے
بدن انسان کے
اونکے ایک گروہ
عورتون کے
لانبے ہوتے
برہنہ رہتی ہے
کے چھاتیان
اور رانین
ہرن سے حاملہ
منجملہ اونکے
کہ سر اونکے
اور جسم اونکے
ہوتے ہین اور
گروہ ہے بعض
مین انکے سر نہین
آنکھین انکی سینہ پر
کہ اس قوم سے
بادشاہ کے
کی طرف سے
اور منجملہ اونکے
کہ اوسکو نسناس
انسان کے

صورت اونکی یہ ہے



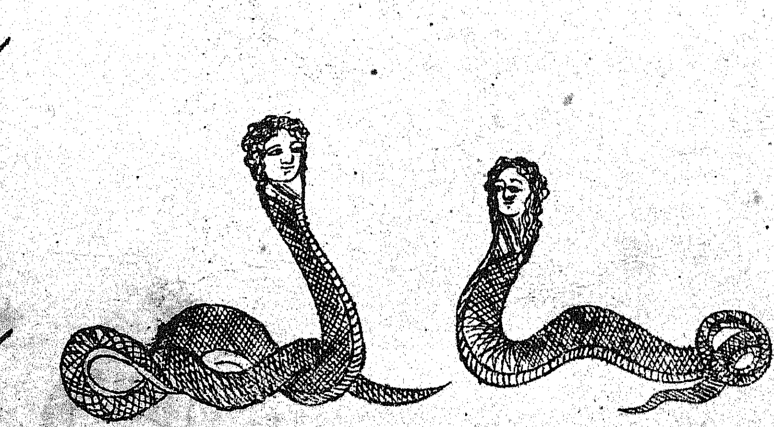
صورت اونکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



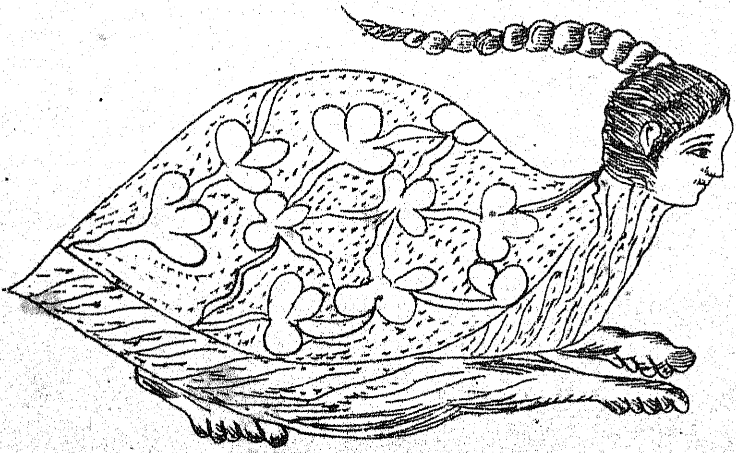
ہوتے ہین ہر ایک شخص کا نصف سر اور ایک ہاتھ اور ایک پیر ہوتا ہے کودنے اور دوڑنے مین بہت چست و چالاک ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک قوم ہے کہ چہرہ اونکا مثل انسان کے اور جسم اونکا مثل کچھوے کے ہوتا ہے اور انکے سر پر شاخ بہت لانبی ہوتی ہے

صورت اونکی یہ ہے



قسم دوسری اون حیوانون کے بیان مین کہ دو حیوان مختلف النوع سے بشکل عجیب و غریب پیدا ہوتے ہین جیسے خچر کہ بعض عضو اوسکا گھوڑے کے مشابہ ہے اور بعض گدھے کے منجملہ اونکے زرافہ ہے کہ گفتار نر

اور مادہ شتر وحشی سے پیدا ہوتا ہے بشکل عجیب پس جب جانور وحشی گاے کے ساتھ جفتی کرتا ہے زرافہ پیدا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کفتار نر اور مادہ شتر وحشی سے اولا ایک جانور عجیب پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اوس سے اور گاے وحشی سے زرافہ پیدا ہوتا ہے



صورت زرافہ کی یہ ہے

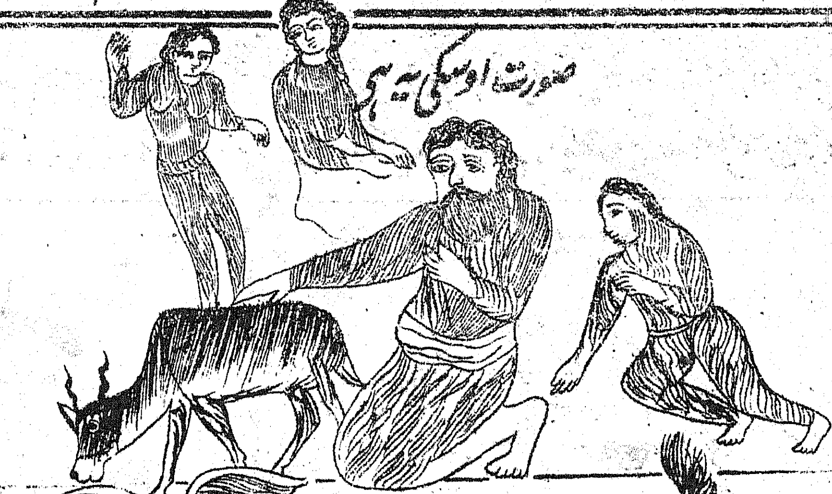
اور بعض اوسمین سے وہ ہین کہ گھوڑے اور گدھے وحشی سے پیدا ہوتے ہین یہ جانور بہت خوبصورت ہوتا ہے لکھا ہے کہ آردشیر کے پاس ایک جانور تھا اجدر نام ایک مرتبہ بھاگ کر صحرا کو چلا گیا اور وہان کسی گدھے سے جفتی کی اولاد بہت حسین ہوئی اوسکو اجدری کہتے ہین اور بعض وہ ہین کہ شتر فوالج اور تازی سے پیدا ہوتے ہین اہل عرب اوسکو بختی کہتے ہین نوع شتر ہین اس سے بہتر کوئی قسم نہین ہے اور یہ قسم ملک خراسان اور ماوراء النہر مین پیدا ہوتی ہے اور بعض وہ ہین کہ انسان اور ریچھ سے پیدا ہوتے ہین ایک شخص حکایت کرتا ہے کہ مین نے اس قوم کو دیکھا ہے صورت اوسکی مثل انسان کے ہوتی ہے مگر تمام جسم پر بال مثل ریچھ کے ہوتے ہین اور کلام بھی مثل انسان کے کرتے ہین



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے

اور بعض چیزین کہ گفتار اور بھیڑیہ
سے پیدا ہوتے ہین انکی بھی
شکل عجیب ہوتی ہے
اگر گفتار نر ہوتا ہے
اوسکے بچے کو سمع کہتے
ہین اور اگر نر بھیڑیا ہوتا ہے
تو اونسکے بچے کو عبار کہتے
ہین اور بعض وہ ہین کہ
کتے اور بھیڑیے سے پیدا
ہوتے ہین انکو اہل عرب
دیسم کہتے ہین لکھا ہے



صورت اونکی یہ ہے

کہ ملک چین مین کتا بھیڑیہ سے جفتی کرتا ہے اوسکی اولاد کو سلوقی کہتے ہین یہ قسم نہایت خبیث ہوتی ہے

اور بعض وہ ہین کہ کبوتر
خانگی اور کبوتر کوہی سے
پیدا ہوتے ہین انکی بھی
شکل عجیب غریب ہوتی
ہے اور اسکو اہل عرب
راعی کہتے ہین قسم



صورت اونکی یہ ہے



صورت اونکی یہ ہے

تیسری افراد حیوانات غریبۃ الصور کے بیان مین اطبا
نے لکھا ہے کہ جب مزاج غریب ہوتا ہے صورت بھی
غریب پیدا ہوتی ہے اور اہل نجوم کے نزدیک اقتضا
طالع قلیل الوقوع سے صورت غریب حادث ہوتی ہے
منجملہ اونکے عوج بن عنق ہے وہب ابن منبہ نے لکھا ہے
کہ عوج بن عنق بہت خوبصورت تھا جسامت اور درازی اوسکے قد کی خارج از بیان ہے اللہ تعالی نے
اوسکو عمر دراز عطا فرمائی تھی زمانہ طوفان نوح علیہ السلام سے تا زمان موسی علیہ السلام

زندہ رہا آب طوفان
اوسکی کمر تک تھا
اوسکی طینت مین جبر اور فساد
تھا جب قوم بنی اسرائیل
زمین تیہ مین جمع ہوئی عوج
بن عنق نے ایک پتھر بقدر
اُنکے لشکر کے اوٹھا کر چاہا کہ
اونکے اوپر پھینکے حضرت موسی
علیہ السلام کو اوسکے قصد
سے اطلاع ہوئی آپ نے اپنا
عصا مارا وہ گرگیا اور دونون
ساق پا اوسکے دریائے نیل پر
بطور پل کے زمانہ دراز تک
رکھے رہے اور منجملہ اونکے محمد
بن فضلان رسول مقتدر
باللہ نے لکھا ہے کہ مین نے
بادشاہ بلغار سے پوچھا کہ مین نے
سنا ہے آپ کی سرکار مین ایک
شخص عظیم الخلقت ہے بادشاہ نے
کہا کہ وہ شخص ہمارے ملک کا
نہین ہے بلکہ ایک مرتبہ


صورت عوج بن عنق کی یہ ہے

دریا مین سیلاب آیا اوسکے ساتھ مین یہ شخص یہان آگیا قد اوسکا بارہ گز کا ہے اور سر اوسکا مانند بڑی
دیگ کے اور ناک اوسکی زائد ایک ہاتھ سے اور آنکھین بہت بڑی اور ہر اونگلی اوسکی بقدر ایک ہاتھ
کے تھی نہ وہ ہم سے کلام کرتا تھا اور نہ ہماری بات سمجھتا تھا ایک زمانہ دراز تک یہان رہا بعدہ ایک مرتبہ
اوسکے سینہ پر ایک زخم نمود ہوا اور مرگیا معلوم نہین کہان سے آیا اور کس قوم سے تھا

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ حکایت کی ہے فقہاے موصل نے کہ بعض پہاڑون مین موصل کے آدمی دیکھے گئے ہین کہ قد اونکا نو گز کا تھا حالانکہ سن اونکا اوس وقت مین پندرہ برس سے کم تھا اور منجملہ اونکے

وہ ہے کہ منقول ہے امام شافعی
رحمتہ اللہ علیہ سے کہ فرمایا امام شافعی
رحمتہ اللہ علیہ نے کہ ملک یمن مین ایک شخص
کو دیکھا کہ اوپر کا جسم اوسکا دو جسم
تھے جدا جدا چار ہاتھ دو سر دو منھ اور
دونون منھ سے کھاتا پیتا تھا
اور آپس مین لڑتا تھا اور صلح کرتا
تھا اور نیچے کا جسم اوسکا مثل عورت کے تھا

صورت اوسکی یہ ہے



بعد دو برس کے جب پھر وہان جانیکا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ اوس شخص کا ایک جسم باقی تھا لوگون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک جسم اوسکا مر گیا تھا اوسکو قطع کر ڈالا اور ایک جسم سے وہ اپنے بخوبی چلتا پھرتا تھا

اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ ابو سعید سیرافی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ ایک شخص ناقل تھا کہ مین ایک مرتبہ قاضی یحیی کے پاس گیا دیکھا کہ اوسکے پہلو مین ایک پنجرہ رکھا ہے اور پنجرے مین ایک جانور بشکل کوے کے تھا سر اوس جانور کا مثل انسان کے اور اوسکی پشت اور سینہ پر دو سلعہ تھے مین نے قاضی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اوس جانور نے خود بزبان فصیح عربی مین چند اشعار پڑھے

صورت انسان دو جسم آلی کی یہ ہے



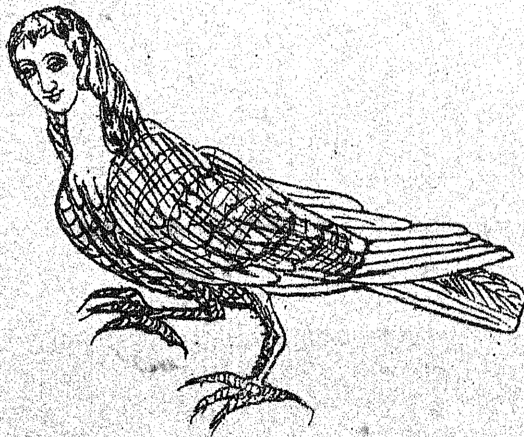
اشعار

انا الراعی ابو عجوۃ + انا ابن اللیث اللبوۃ + احب الراح والریحان + والنشوۃ والقهوۃ + ولی اشیاء بطرو یوم الفرس والدعوۃ + فمنها السلعۃ فی الظهر لا یسترها الفروۃ + واما السلعۃ الاخری فلو کان لها عروۃ + لما شک فیها انها رکوۃ بعدۃ +

جب ان اشعار کے پڑھنے سے فارغ ہوا فریاد کرنے لگا اور اپنے تئین پنجرے مین گرا دیا مین نے قاضی سے اوسکی کیفیت پوچھی اوسنے کہا مجھکو اسکے حال سے اطلاع نہین ہے بلکہ سلطان کے پاس ایک کتاب ہے اوسمین اسکا حال مذکور ہے

اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ ابوریحان خوارزمی نے لکھا ہے کہ حاکم مستجاب نے نوح بن سامانی کے پاس ہدیے روانہ کیے اوس مین دو چیزین عجیب تھین ایک گھوڑا کہ اوسکے سر پر دو سینگ تھے اور دوسرے روباہ کہ اوسکے

صورت راعی کی یہ ہے



دو باز و تھی جب اوڑتی تو باز و کھول دیتی تھی اور جب ساکن ہوتی تو بند کر لیتی تھی ابو ریحان نے کہا کہ عہد کیانیان مین روباہ پرندہ تھی لوگ وسکو جانتے تھے

صورت گھوڑے سینگدار کی یہ ہے

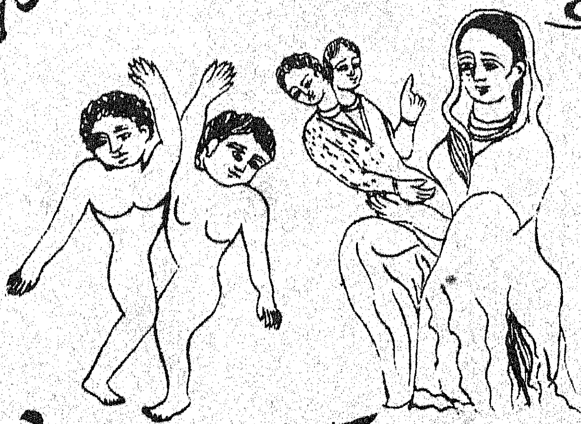


صورت روباہ پردار کی یہ ہے



اور منجملہ اونکے وہ ہے وساسان نام ایک قریہ پیدا ہوا اوسکے دو سر کہ ایک بدن سے دو سر بچہ پیدا ہوتا ہی واللہ

کہ ملک خراسان مین گگ ہر وہان ایک عورت کے لڑکا اور بعض وقت واقع ہوتا ہی اور چار ہاتھ اور دو پیر کا اعلم بالصواب



ترجمہ کا واللہ اعلم المرجع و صلی اللہ خلقہ محمد اجمعین فقط

تمام ہوا عجائب المخلوقات بالصواب و الیہ المآب و علی خیر وآلہ و صحبہ

تمت

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب عجائب المخلوقات اردو حسب فرمایش لالہ بہاری لال صاحب ماہ شوال المکرم ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۹۴ء بار اول مطبع ... احمدی لکھنؤ مین چھپی



اشتہار

حق تالیف اس کتاب کے ترجمہ کا

حسب بیعنامہ رجسٹری شدہ مورخہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۹۳ء

محفوظ ہے۔

کوئی صاحب بلا اجازت راقم قصد طبع کا نفرما دین

بعد طبع حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء

داخل رجسٹر گورنمنٹ کی جاوے گی۔

العبد

